بسم الله الرحمن الرحيم

مقالہ برائے پی ایچ-ڈی

پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ

(پاکستان کے خصوصی حوالے سے)

تحقیق کار

شہزاد احمد

نگراں

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید

کلیہ معارفِ اسلامیہ، جامعہ کراچی-کراچی

2012ء

تحقیق کنندہ

شہزاد احمد

مشیر و نگران

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید

عنوان

"پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ"

(پاکستان کے خصوصی حوالے سے)

انتساب

اپنے اُن اساتذہٗ کرام کے نام
کہ جن کی تربیت اور توجہ ہمیشہ میرے شامل حال رہی

حضرت علامہ مولانا محمد عبدالقدوس قادری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت علامہ مولانا سید محمد ہاشم فاضل شمسی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت علامہ مولانا سید محمد مرغوب اختؔر الحامدی قادری رضوی ضیائی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت علامہ شمس الحسن صدیقی المعروف شمسؔ بریلوی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت بابا سید رفیقؔ عزیزی یوسفی تاجی علیگ رحمتہ اللہ علیہ

شہزاد احمد

اظہار تشکر

الحمدللہ! میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اس مقالہ کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی۔

میں اپنے محترم استاد اور نگران مقالہ پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے تحقیق کے اس سفر میں میری نہ صرف رہنمائی فرمائی، بلکہ عملی مدد بھی کی۔

اس سلسلے میں پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوجؔ، خالد جامعی، پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ڈاکٹر سید منصور علی جعفری، ڈاکٹر عبدالقیوم نے اس مقالے کی تکمیل میں گاہے بگاہے بے حد تعاون فرمایا۔

آخر میں، میں اپنے تمام احباب و رفقا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کسی نہ کسی صورت میں اس مقالہ کی تیاری میں میری مدد فرمائی۔

شہزاد احمد

تصدیق نامہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ تحقیقی مقالہ ''پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ''

(پاکستان کے خصوصی حوالے سے) شہزاد احمد ولد عبدالجمیل خان نے میری نگرانی میں

مطلوبہ شرائط کے تحت مکمل کیا ہے۔

دستخط:

Prof. Dr. Muhammad Saeed
Principal
Tariq Bin Ziad College Regd/Recog.
Shah Faisal Colony, Karachi.

سپروائزر: پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید

دستخط:

ریسرچ اسکالر (شہزاد احمد)

A RESEARCH STUDY OF POETICAL WORK ON NAAT
(In Pakistan Particularly)

Share of Naat, Poets in Movement for creation of Pakistan and its Soliditary
The Shares of poetical works on Naat depends on long struggle since independence from British Colonial rule, beginning of 20th century, movement of Pakistan till its creation on 14th August, 1947.

A Research and Analytical study on poetical work on Naat
This section can be explained such as definition of Naat, actual meaning of Naat reformed meaning of Naat, initial and its later stage vza since revelation of Prophet hood of Hazrat Muhammad (P.B.U.H) and as the style / composing of the Naat then. God communication with Holy Prophet (P.B.U.H) in Quran. Narration and report in Hadith about style of Naat, Naat from kith and kin of Holy Prophet (P.B.U.H), Naat from nearest comparisons and Naat from the House of the Prophet (P.B.U.H) and in later stages from time to time.

An introduction to the well known poets of Naat
There is a very large scope available for the poets in the field of literary work, print media. Naat is a poetry work. Nevertheless it is expressed verbally and in written forms. The scope of Naat has been broadcast to Radio, numerous TV Channel (both private and Govt owned), periodicals, Journals and various newspapers. They are greatly involved in propagating the sacred tasks of Naat and they will continue to work in future also. There is a prominent poet HALI is still remembering in out heart through his lively literary work in the hard time of country. Currently, we can see the hard struggle of our poets during Rabil-ul-Awal, Ramzan-ul-Mubarik and in Muharram-ul-Haram depicted by media.

Dedicated Personalities in the cause of Naat
There are large number of numerous popular personalities / serving in the cause of naat through their limited role in poetry and written literature which they devoted their full time for this sacred task, Government of Pakistan awarding them great destination from time to time in the mentioned days on electronic media for appreciation / commendable poetry work.

Importance of Urdu Naat and its Future Impacts
From the foregone, it is understood that initial NAAT were imposed in Arabic language. In the later stages were interpreted in regional languages in the sub-continent, before Mughal Era and available mentioned were read and written in Persian language, in the subsequent stages Urdu were introduced as combine language of different peoples then poets have been worked on Urdu Naat with very much dedication and devotion which were landed by different Nawab / personalities like Nawab of Oudh / Nizam etc. The same live and style is still exist and are morally the lives of our peoples greatly by inspiring their spirit and good character / conduct in life. Basically NAAT directly connected with good traditions of Holy Prophet (P.B.U.H.)

The Role of Journalism in the cause of Naat
The future of journalism in the field of NAAT is very broad and progressive. The NAAT is gaining popularity in the every nook and corner of the country and hence local journalist of regional languages are come into the limelight. In fact, our print / electronic media are displaying them on each and every national occasion Benificially.

A Method on Commentary in Pakistan
A research has been done in the field to define the true picture of Holy Prophet (P.B.U.H) in each literacy world. A great attention has been paid to this point and has been explained in clear and simple audience of a counter-discussion for its important has also been made to urge new comers in this field. A certain has also been seat out to improve / insight in NAAT research / progress in the time to come in different ways.

Summary and Suggestions
In the fact there are lot of work has been done both on practical and on literacy (written) side. No doubt, they have been greatly infused the thinking of Pakistan in particular and the world in general. We Pakistani, should devote more and more attention to this sacred task in every means especially in print and electronic media.

A countrywide symposium is required to be held annually particularly on Rabi-ul-Awal for which we can give comments and take guidance from intellectuals in improvement / progression.

مقدمہ

اسلامی فکر کے مطابق ایک سچا مسلمان ہونے کے لئے صرف خدا اور اس کی توحید پر ایمان ویقین کافی نہیں، بلکہ مقصود کائنات پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت وعقیدت اور رسالت کا اقرار بھی لازمی امر ہے کیوں کہ اس کے بغیر اسلام کے ایک اہم عقیدہ کی تکمیل نہ ہو سکے گی اور اس طرح بارگاہ خداوندی میں شرف باریابی ممکن نہیں یوں بھی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جذبہ خلوص اور والہانہ عشق کا اظہار ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہی نہیں بلکہ اصل ایمان کی حیثیت رکھتا ہے۔ ''تم میں اس وقت تک کوئی کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک ماں باپ اور تمام انسانوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔'' (صحیح بخاری ومسلم) اور عام طور پر حصول نجات اور روز حشر بخشش کا وسیلہ گردانا جاتا ہے۔ تقاضائے محبت ضرور پورا ہونا چاہیے اس کے لئے عقیدت کے پھول نعت کی صورت میں اہل محبت پیش کرتے ہیں۔ اسی بناء پر میں نے اپنے موضوع کا انتخاب ''پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ'' پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی عقیدت وارادت کو مدنظر رکھتے ہوئے شعرائے کرام نے شعروسخن کے گلشن سجائے ہیں چنانچہ نعت کا اطلاق ایسے کلام پر کیا گیا ہے جس میں پیغمبر اسلام کی تعریف وتوصیف بیان کی گئی ہو اور ان سے والہانہ محبت اور مخلصانہ ارادت کا اظہار کیا گیا ہو۔ نعت کے لئے صنف شعر کی کسی ہیئت کی پابندی نہیں۔ یہ شاعر کا اپنا مزاج ہے کہ وہ اپنے جذبات واحساسات کو اصناف سخن کے کس قالب میں سموتا ہے۔ دور حاضر کی رائج کردہ اور اس سے قبل کی تمام مروجہ ہیئتوں میں نعت کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ صرف نعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ کسی مخصوص ہیئت کی محتاج نہیں بلکہ یہ جس ہیئت کو چاہے تقدس مآب اور پاکیزہ تر بنا دیتی ہے عصر جدید کی تمام ہیئتیں نعت کے نور سے جگمگا رہی ہیں اسی طرح ہر دور میں آنے والی نئی نئی ہیئتوں کا پرتپاک استقبال نعت سے کیا جاتا رہے گا۔ نعت گوئی کی مستقل روایت عربی سے فارسی اور فارسی سے اردو میں آئی۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ طیبہ آمد کے موقع پر مدینے کی بچیوں کا وہ خیر مقدمی گیت ہو[1] یا آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر خانہ کعبہ کے اندر لے جا کر دعائیہ اشعار پڑھنا ہو۔[2] آپ کے عمِ نامدار حضرت ابو طالب کے مدح نبوی میں کہے گئے اشعار ہوں۔[3] یا آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ سلام اللہ علیہا نے آپ کی پیدائش کے وقت جو اشعار کہے۔[4] اہل بیت اطہار یا صحابہ کبار علیہم الرضوان جو شعر کہتے تھے۔ ان تمام نے حضور اکرم کی تعریف و توصیف کے نغمے بکھیرے ہیں جن میں خصوصیت کے ساتھ حضرت حسان بن ثابت، حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت کعب بن زہیر، حضرت کعب بن مالک، کے علاوہ خلفائے راشدین اور دیگر بے شمار صحابہ شامل ہیں تابعین و تبع تابعین اور عہد عباسی میں کہے گئے قصیدے نعت گوئی کی روایت میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جب عربوں کی فتوحات کا دائرہ وسیع تر ہوا تو انہوں نے ایران کو فتح کیا۔ اسلام کی آفاقی کرنوں نے ایرانیوں کے قلب و ذہن کو منور کیا اور عربی زبان و ادب نے فارسی شاعری کو متاثر کیا۔ ایرانی شاعروں نے نعت گوئی کی روایت کو اپنے سینوں سے لگایا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنے والہانہ جذبات کا اظہار جس حسنِ عقیدت سے اشعار کی صورت میں کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان قابل ذکر فارسی شعراء میں سنائی، خاقانی، نظامی گنجوی، خواجہ فریدالدین عطار، مولانا جلال الدین عارف رومی، عراقی، سعدی، امیر خسرو، جامی، فیضی، عرفی، قدسی کے نام سرفہرست ہیں یہ تھے چند نام ان شعراء کے جنھوں نے فارسی زبان میں نعت گوئی کی روایت کو اعتبار بخشا اور مقصود کائنات کی ذات والا صفات کو اپنے حسن کلام سے خراج عقیدت پیش کیا۔

عربی اور فارسی کی طرح اردو شاعری کا دامن بھی 1400 صدی عیسوی کی ابتدا سے نعتیہ اشعار میں ملتا ہے۔ اُردو کے ابتدائی نعت نگاروں میں خواجہ بندہ نواز گیسودراز (۸۲۵ھ/ 1421ء)، فخر الدین نظامی کا تعلق آٹھویں صدی ہجری سے ہے جب کہ نویں اور دسویں صدی ہجری کے اکثر صوفیائے کرام مثلاً سید برہان الدین قطب عالم، شیخ صدرالدین، شاہ میراں جی شمس العشاق، شیخ بہاؤالدین باجن، کبیر، شاہ اشرف سابسانی، قاضی محمود

1 اشفاق، سید رفیع الدین، ڈاکٹر اُردو میں نعتیہ شاعری اُردو اکیڈمی سندھ کراچی 1976ء ص69

2 عبدالقدوس، محمد، پروفیسر عربی نعت فکر و نظر (ماہنامہ) اسلام آباد مارچ 1977ء ص449

3 ندوی، عبداللہ عباس، ڈاکٹر عربی میں نعتیہ کلام اُردو اکیڈمی سندھ کراچی 1982ء ص34

4 جاوید، محمد اقبال، پروفیسر مخزنِ نعت علمی کتاب خانہ کبیر اسٹریٹ اُردو بازار لاہور مارچ 1979ء ص42

دریائی، شاہ علی محمد جیوگام دھنی، شاہ برہان الدین جانم اور خوب محمد چشتی وغیرہ کے نعتیہ کلام کے نمونے ان کے ملفوظات یا صوفیانہ رسالوں میں درج ہیں۔ جو میری تحقیق میں بنیادی حیثیت کے شعراء ہیں۔

اردو نعت کا باقاعدہ آغاز گیارہویں صدی ہجری میں ہوا۔ اردو کے پہلے صاحب دیوان شاعر سلطان محمد قلی قطب شاہی نے نعت کی مستقل حیثیت کو متعارف کرایا۔ اس کے کلیات میں نعت کے نادر نمونے شامل ہیں اسی صدی میں مثنوی میں نعتیہ اشعار لکھنے کا رواج عام ہوا۔ اس کے ساتھ ہی نورنامے، مولودنامے، معراج نامے، وفات نامے اور منظوم سیرت نگاری بھی شروع ہوئی اس ضمن میں ملا وجہی، غواصی، ابن نشاطی، نصرتی، طبیعی، فتاحی، بلاقی، صنعتی اور قدرتی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

بارہویں صدی ہجری میں ولی دکنی کا نام سب سے نمایاں ہے ولی کے معاصرین میں قاضی محمود بحری، فراقی بیجاپوری، مرزا سودا، نوازش علی شیدا اور محمد باقر آگاہ کے نام نمایاں ہیں۔ تیرہویں صدی ہجری میں اردو نعت نے مستقل فن کی حیثیت اختیار کی۔ ان میں میر تقی میر، کرامت علی شہیدی، مومن خان مومن، امیر مینائی، محسن کاکوری، کفایت علی کافی، غلام امام شہید، حافظ لطف بریلوی، شیر محمد ایمان، اعزالدین نامی، فیاض الدین بندہ، محمود علی ناظم وغیرہ معروف ہیں۔ اردو نعت کے جس دور کا خاتمہ محسن کاکوری پر ہوا۔ بقول محسن کاکوروی:

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے سب سے افضل　　　میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل
ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی　　　نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل 5

اس میں نعت زیادہ تر حصول سعادت اور دلی اطمینان کا باعث تھی۔

نعت گوئی کا جدید دور 1857ء کی جنگ آزادی سے تعبیر کیا جاتا ہے اس دور میں نعت گوئی کے نئے نئے امکانات سامنے آئے۔ نعت میں نیا طرز احساس، اجتماعی شعور اور تازہ لے سنائی دینے لگی اس دور کے قابل ذکر شعراء میں مولانا حالی، شبلی نعمانی، نظم طباطبائی، مولانا احمد رضا خاں بریلوی، حسن رضا بریلوی، بیدم وارثی، اکبر وارثی میرٹھی، جلیل مانکپوری شامل ہیں۔ اس کے بعد کے شعراء نے قیام پاکستان تک اس پاکیزہ اور محبوب صنف سخن کی بنیادوں کو مربوط کیا مولانا محمد علی جوہر، ضیاء القادری بدایونی، اقبال سہیل اعظم گڑھی، سیماب اکبر آبادی، امجد حسین امجد حیدر آبادی، بہزاد لکھنوی، منور بدایونی، ماہر القادری، افق کاظمی امروہوی، عاقل اکبر

5　اُردو میں نعتیہ شاعری　ص 332

آبادی، عزیز جے پوری، حفیظ جالندھری سرفہرست ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد ہمارے شعراء نے نعت کی ضرورت کو بہت شدت سے محسوس کیا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں نعت نے مسرت افزا طور پر ترقی کی۔ دین اسلام کے نام پر قائم ہونے والی اس مملکت میں ذکر رسول کے چرچے عام ہونے لگے ابلاغ عامہ کے قومی اور نجی ذرائع نے نعت کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ جس سے نعت گوئی کی رفتار تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ اب اس کی حدود موضوعات اور فنی تجربات میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان دنیا بھر میں نعت گوئی کا مرکز بن چکا ہے نعت کی تحقیق، نعت کی ترویج، نعت کی تدوین کے علاوہ نعتیہ صحافت، نعتیہ تذکرہ نگاری اور نعتیہ تنقید نگاری کے ضمن میں خوشگوار اضافے سامنے آرہے ہیں قیام پاکستان کے بعد اس خطے کے مسلمانوں میں یکجہتی، اتحاد و اتفاق اور نظریہ پاکستان سے محبت اور لگاؤ پیدا ہوا۔ ان حقائق کی روشنی میں "پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ (پاکستان کے خصوصی حوالے سے) میں نے اپنی اس تحقیق کے لیے قرآن و حدیث علماء و فقہا اور محدثین کے لٹریچر سے مواد حاصل کرنے کے ساتھ پاکستان میں ہونے والی نعت گوئی اور اس حوالے سے شائع شدہ لٹریچر، رسائل و جرائد اور اس کی خدمت کرنے والی تنظیموں اور اداروں سے بھی استفادہ کیا ہے۔

جب ہم اس پس منظر میں پاکستان کے نعتیہ سفر پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بڑا وسیع و عریض ہے اور اس کی علاقائی حد بندیوں میں مختلف نعت گو شعرائے کرام نے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے دین اسلام اور نعتیہ شاعری کی جو خدمات انجام دیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں اور اس پر مختلف نعتیہ محققین نے اپنی کاوشوں سے پوشیدہ خزانوں کو عوام کے استفادہ کے لئے عام بنایا۔

میں نے کافی سوچ و بچار کے بعد اس تحقیقی موضوع کو منتخب کیا۔ میرا تحقیقی موضوع پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ (پاکستان کے خصوصی حوالے سے) جو کہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

پہلا باب: قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں نعت گو شعرا کا حصہ

دوسرا باب: نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

تیسرا باب: پاکستان کے معروف نعت گو شعراء کا تذکرہ

(ا) محافل ذکر رسولؐ بزرگان دین کے ایام (ب) ریڈیو ٹی وی

(ج) رسائل و جرائد' اخبارات

چوتھا باب: نعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات
نعتیہ تنظیموں، مکتبوں اور اداروں کا جائزہ

پانچواں باب: پاکستان میں اردو نعت گوئی کے آئندہ اثرات

چھٹا باب: پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار

ساتواں باب: پاکستان میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت

آٹھواں باب: خلاصہ بحث اور تجاویز

کتابیات:

اس موضوع پر کام کرتے ہوئے مجھے بڑی محنت، ہمت اور لگن کی ضرورت تھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرا تحقیقی کام مکمل ہوا میں مشکور ہوں اپنے اساتذہ کرام کا کہ جنہوں نے میرے شکستہ حوصلے کو ولولہ تازہ بخشا۔

میں بہت ممنون ہوں استاد پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید صاحب کا کہ جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے مجھ جیسے ادنیٰ طالب علم کو بھی فیض یاب ہونے کا موقع فراہم کیا اور میری نگرانی اور رہنمائی کرتے رہے جس کے نتیجے میں، میں نے اپنے مقالے کو حتمی شکل دی اور قارئین آئندہ اندازہ کریں گے کہ میری تحقیق قوم وملک کے لئے مفید ہے۔

میں شکرگزار ہوں ان احباب کا کہ جنہوں نے مجھے اپنے ذاتی کتب خانوں سے استفادہ کا موقع فراہم کیا۔ فرداً فرداً تو یہ شکریہ ادا کرنا بہت مشکل ہے مگر اہم کتب خانے جن سے میں مستفید ہوا ہوں۔

1- ہمدرد لائبریری مدینتہ الحکمت حب ریور روڈ۔ کراچی
2- بیدل لائبریری بہادر آباد، شرف آباد۔ کراچی
3- بہادر یار جنگ لائبریری، بہادر یار جنگ اکادمی بہادر آباد۔ کراچی
4- لائبریری بینک دولت پاکستان آئی آئی چندریگر روڈ۔ کراچی
5- حسرت موہانی میموریل لائبریری۔ پہاڑ گنج، بلاک اے شمالی ناظم آباد کراچی
6- نعت ریسرچ سینٹر بی۔50 سیکٹر 11-A نارتھ کراچی، کراچی
7- ڈاکٹر ایوب قادری لائبریری زبیر منزل نارتھ ناظم آباد کراچی

8- حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان شاہ فیصل کالونی کراچی

9- حرا فاؤنڈیشن پاکستان ٹرسٹ ایل 100 گلشن فاروق نارتھ کراچی

10- انجمن عاشقان مدحتِ مصطفیٰ لطیف آباد، حیدر آباد سندھ

11- تنظیم استحکام نعت ریڈیو پاکستان ہاؤسنگ سوسائٹی کورنگی

12- رنگ ادب پبلی کیشنز جی پی او بکس نمبر 17880 گلشن اقبال کراچی

میں تہہ دل سے ان کی عنایت کا ممنون ہوں کہ مجھے اپنے مقالے کے مواد کے حصول کے لئے مذکورہ لائبریریوں سے علمی مواد اور بھرپور تعاون ملا۔ اس کے ساتھ ہی میں بہت احسان مند ہوں اپنی رفیقہ حیات کا کہ جس نے مجھے خانگی ذمہ داریوں سے دور رکھا اور میری علمی معاونت میں ہمیشہ میرے ساتھ رہی اس کے علاوہ میرے تمام بچے اس کام کے دوران مجھے سہولیات فراہم کرتے رہے۔ میری بیٹیاں عائشہ کنول اور سعدیہ شہزاد تصحیح خوانی میں مددگار ثابت ہوئیں میرے بیٹے محمد حسان شہزاد اور محمد بلال شہزاد مختلف کاموں کے لئے دوڑ بھاگ میں مددگار رہے۔ بہت ضروری ہے کہ اس موقع پر برادرم شبیر احمد انصاری کا ذکر خیر بھی کروں کہ جنہوں نے مقالے کی تصحیح کے لئے اپنی پرخلوص خدمات پیش کیں۔

مجھے یہ بھی اعتراف ہے کہ ''پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ'' (پاکستان کے خصوصی حوالے سے) موضوع پر میری تحقیق حرفِ آخر نہیں ہے بلکہ اس کے اندر بہت سارے ایسے گوشے موجود ہیں کہ جن پر تحقیق کرنے کی کافی گنجائش باقی ہے۔ یقیناً آئندہ آنے والے محققین اس جانب متوجہ ہوں گے اور ان کی کاوشوں سے علمی، تاریخی و تحقیقی کام کا سفر جاری رہے گا۔

بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ رب ذوالجلال میری اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

(شہزاد احمد)

طالب علم پی ایچ-ڈی

کلیہ معارف اسلامیہ، جامعہ کراچی

کراچی (پاکستان)

عنوان

پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ

(پاکستان کے خصوصی حوالے سے)

پہلا باب: قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں نعت گو شعرا کا حصہ

دوسرا باب: نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

تیسرا باب: پاکستان کے معروف نعت گو شعراء کا تذکرہ

(ا) محافل ذکر رسول، بزرگان دین کے ایام (ب) ریڈیو ٹی وی

(ج) رسائل و جرائد اخبارات

چوتھا باب: نعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات

نعتیہ تنظیموں، مکتبوں اور اداروں کا جائزہ

پانچواں باب: پاکستان میں اردو نعت گوئی کے آئندہ اثرات

چھٹا باب: پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار

ساتواں باب: پاکستان میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت

آٹھواں باب: خلاصہ، بحث اور تجاویز

کتابیات:

باب اوّل

قیامِ پاکستان اور استحکامِ پاکستان میں نعت گو شعرا کا حصہ

باب اوّل

قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں نعت گو شعراء کا حصہ

تمہید

تمام تعریفیں اُس وحدہٗ لاشریک کے لیے سزاوار ہیں جو (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ)[1] ہے اور جو تمام جہان کو پالنے والا ہے جس نے تمام مخلوقات میں انسان کو خاک سے پیدا فرما کر اشرف المخلوقات کے منصب پر فائز کر دیا ہے۔ درود و سلام اُس محسن انسانیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں جو مقصودِ کائنات اور (وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ)[2] کے منصب جلیلہ پر فائز ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ، فرمودات اور آپ کی تعلیمات نے انسان کا تزکیہ نفس فرما کر رشد و ہدایت کے ساتھ جادۂ رحمت پر گامزن کر دیا۔ بعدازیں ''پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ'' (پاکستان کے خصوصی حوالے سے) زیرِ نظر مقالے میں جو کچھ بیان کیا جائے گا، قرآن و حدیث اور اکابرین نعت کے ارشادات و اقوال کی روشنی میں ہوگا تاکہ نعتیہ شاعری کے اصل حقائق سے نوع انسانی کو متعارف کرایا جا سکے۔ پاکستان میں نعتیہ شاعری کے تحقیقی جائزے میں نعت اور اس کے پاکستانی معاشرے پر اثرات اور اس کے فروغ کی مختلف جہتوں کو پیش کیا جائے گا۔ اس مقالے کے ضمن میں پہلا باب ''قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں نعت گو شعراء'' کے حصے پر مشتمل ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل عنوانات متعین ہیں۔ یعنی جدوجہد آزادی، بیسویں صدی کی ابتداء، تحریک پاکستان و قیام پاکستان، عصر حاضر کی نعت اور قیام پاکستان و استحکام پاکستان میں شریک نعت گو شعراء کی حمد و نعت کے ضمن میں قومی و ملی شاعری پر مشتمل ہے۔ اس مقالے کا تعلق پاکستانی شعبہ نعت سے ہے۔ لہٰذا یہ بات موزوں ہوگی کہ نعت کے حوالے سے پہلے باب کا آغاز پاکستانی شعراء کی نمایاں نعتیہ خدمات سے کیا جائے۔

''قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں نعت گو شعرا کا حصہ'' میں نے اپنی اس ''تخلیق'' کے پہلے باب میں اختصاص کے ساتھ صرف اُن چند نعت گو شعرا کو شامل کیا ہے جن کی شاعری میں نعت کے ساتھ ساتھ

---

1. القرآن الکریم ترجمہ ''سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا'' (1-فاتحہ) پاک کمپنی (رجسٹرڈ) لاہور (سن ندارد) ص 2
2. ایضاً ترجمہ ''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے'' (107-انبیاء)

استغاثہ[3] اور استمداد[4] کا پہلو بھی شامل ہے۔

شہر آشوب[5] اور آشوبِ ذات کی عکاسی ان شعرا کے کلام سے عیاں ہے۔ ''فریاد''[6] کی باریابی اور ''فریادرس''[7] سے نظرِ کرم کی توقع ہے۔ ''فریادی''[8] ''فریادرسی''[9] بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بصورتِ امداد چاہتے ہیں۔

اس باب میں ''جدید افکارِ نعت'' کے تحت ایسی نظموں کا بھی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ جن کے مضامین قومی و ملی شاعری کے ضمن میں آتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان میں اُمتِ مسلمہ کے رنج وغم اور خاصہ خاصانِ رسل کی منظم التجائیں بھی بیان ہوئی ہیں۔ طویل طویل نظموں سے اجتناب برتا گیا ہے۔ موضوع سے مطابقت رکھتے ہوئے صرف چند منتخب اشعار پابند پیش کیے گئے ہیں۔

اس تحقیقی مقالہ کے شروع میں جو شعرائے کرام وفات پا چکے ہیں ان کی ترتیب ''سالِ وفات'' کے

---

3 نیّر، نورالحسن نوراللغات حصہ اول نیر پریس پاٹا نالہ لکھنؤ (انڈیا) 1924ء ص289
(استغاثہ۔فریادرسی کی طلب کرنا۔دادخواہی، فریاد، نالش، (مسرور)

4 ایضاً ص290
(استمداد۔''بالکسر و کسر سوم وسکون چہارم''۔مؤنث۔مدد چاہنا)

5 اردو لغت بورڈ اردو لغت (جلد دوازدہم) اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ)، کراچی 1991ء ص761
(شہر آشوب (الف) اند۔ص 761 پر آشوب کی دو تعریفیں لکھی ہیں۔ اولاً شہر کے لیے فتنہ اور ہنگامہ، نظم کی وہ صنف جس میں مختلف طبقوں اور مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے لڑکوں کے حسن و جمال اور ان کی دلکش اداؤں کا بیان ہوتا تھا۔ ثانیاً وہ نظم جس میں کسی شہر یا ملک کی اقتصادی یا سیاسی بے چینی کا تذکرہ ہو)
صاحب ''فیروز اللغات'' مولوی فیروزالدین نے ''شہر آشوب'' کی تعریف ص 455 پر یہ لکھی ہے ''وہ نظم جس میں کسی شہر کی پریشانی و بربادی کا ذکر ہو۔''
صاحبِ ''فرہنگِ آصفیہ'' جلد دوم سید احمد دہلوی نے ''شہر آشوب'' کو ص195 پر اس طرح بیان کیا ہے۔(ف) اسم مذکر (1) وہ مدح یا ذم جو شعرا کسی شہر کی نسبت لکھیں۔ کسی شہر کے اُجڑنے یا برباد ہونے کا نظمیہ ذکر یا ماتم۔

6 ایضاً (جلد سیزدہم) ص931
(فریاد۔دہائی دینا، نالہ وفغاں، آہ وزاری کرنا)

7 احمد دہلوی، سید فرہنگ آصفیہ (جلد سوم) مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار، لاہور سن ندارد ص339
(فریادرس۔(ف) اسم مذکر: فریاد کو پہنچنے والا، دہائی سننے والا، مغیث، داد دینے والا، منصف، نیاؤ کرنے والا)

8 فیروزالدین، مولوی فیروز اللغات (جدید نیا ایڈیشن) فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور سن ندارد ص502
(فریادی۔(ف۔صف وا۔مذکر۔دہائی دینے والا، انصاف چاہنے والا)

9 ایضاً ص502
(فریادرسی (مؤنث) انصاف کرنا)

حوالے سے رکھی جائے گی۔ جس کا انتقال پہلے ہوا ہے۔ اس کا ذکر بھی پہلے ہی کیا گیا ہے۔ پہلے مرحوم نعت گو شعراء کا تذکرہ تسلسل کے ساتھ موجود ہوگا۔

حیات نعت گو شعرا کے سال پیدائش کو اولیت دی گئی ہے۔ جو پہلے پیدا ہوا ہے اس کا ذکر بھی پہلے ہی کیا گیا ہے تا کہ مرحوم اور حیات نعت گو شعرا میں حدِّ فاصل قائم ہو سکے۔

مرحوم نعت گو شعرا کی وضاحت کے لیے میں نے معروف قلمی نام کے ساتھ پہلے سال پیدائش اور پھر اس کے ساتھ ہی سالِ وفات کو بھی درج کر دیا ہے تا کہ پیدائش سے وفات کا دورانیہ بہ یک نظر سامنے آ سکے۔ جب کہ حیات نعت گو شعرا کے معروف قلمی نام کے ساتھ اس کا سالِ پیدائش درج ہے تا کہ دونوں طبقوں میں امتیاز برقرار رہے۔ اس باب کا موضوع اتنا وسیع ہے کہ اس فہرست میں مزید کئی اور شعرائے کرام بھی شامل ہو سکتے ہیں مگر اس موضوع کی وضاحت کے لیے ہم نے صرف چند نمائندہ نعت گو شعرا کو شامل کیا ہے۔

جدوجہدِ آزادی

ہمارا موضوع جدوجہد آزادی اور تحریک پاکستان و قیام پاکستان کی تفصیلی روداد بیان کرنا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے صرف اشارتاً ان عوامل کا ذکر کیا ہے۔ متذکرہ ان عوامل کے ذریعے پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ پاکستان کے خصوصی حوالے سے پیش کرنا مقصود ہے۔ تاہم جستہ جستہ ہم ان عوامل کو بھی بیان کریں گے۔ ''مسلمانوں کی فطرت یہ ہے کہ سختی اور مصیبت ہی میں یہ بیدار ہوتے ہیں۔''[10] یہ جملہ اتنا درست اور بارآور ہے کہ یہی آگے چل کر تحریک پاکستان و قیام پاکستان کا سبب بنا۔ 1857ء کے حوالے سے راجا رشید محمود اپنی صائب رائے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''نعت کا عصر جدید، جنگ آزادی (1857ء) سے قیام پاکستان 14 اگست 1947ء کے درمیانی عرصے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ زمانہ ہندوستان میں مسلمانوں کی قومی و ملی تحریکوں کا زمانہ ہے۔ اس عرصے میں جو قریب قریب ایک صدی پر محیط ہے، قومی و ملی تحریکوں نے اُردو نعت کے موضوعات اور اسالیب کو بھی متاثر کیا۔ موضوع نعت میں دربارِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرضِ حال اور استمد اد و استغاثہ کا انداز اس عصر کی دین ہے۔ پہلے اُردو نعت میں انفرادی مصائب و آلام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرضداشت اور نجات طلبی کی مثالیں تو کہیں کہیں نظر آتی تھیں مگر قومی و ملی آشوب پر اجتماعی صورتِ حال کا تذکرہ 857ء کے بعد ہی موضوع بنا۔[11]

10۔ ریاض، سید حسن پاکستان ناگزیر تھا شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی، کراچی 1967ء ص 544

11۔ محمود، راجا رشید پاکستان میں نعت ایجوکیشنل ٹریڈرز، اُردو بازار، لاہور ستمبر 1994ء

1857ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں میں زندگی کا ایک نیا جذبہ بیدار ہوا۔ آزادی کی جدوجہد میں ناکامی نے مسلمانوں کو ایک نئے انقلاب سے دوچار کر دیا۔ درحقیقت یہ انقلاب ایک نئے خیال اور ایک نئے آہنگ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ نئے خیال و آہنگ کی اس وسعت نے مذہب وملت، غرض یہ کہ ہر شعبہ ہائے زندگی کی طرح علم و ادب اور شعر و سخن کو اپنے حصار میں لے لیا۔ اسی دور سے سادگی، سلاست، حقیقت پسندی کا آغاز ہوا۔ مذہب وملت اور شعر و ادب کے اس جدید رجحان کے تحت بناوٹ، تکلف اور تصنع سے دور ہونے لگے۔ ایسے مضامین و موضوعات منظوم و منثور رقم ہونے لگے کہ جن کا تعلق براہِ راست انسانی زندگی اور معاشرے سے تھا۔ زندگی کی اسی نئی کروٹ نے شعر و سخن اور اردو ادب کو ایسی معرکتہ الآرا نظموں سے ہمکنار کر دیا جن میں مختلف تجربات، نت نئے مشاہدات اور فکری پہلوؤں کی جلوہ گری شدت کے ساتھ دکھائی دینے لگی جس کے تحت تاریخی، سیاسی، اسلامی، اصلاحی اور اخلاقی مضامین بھی ''اردو ادب'' میں فروغ پانے لگے۔ دین اسلام کی سربلندی اور ہمہ گیری پھر سے اُمت مسلمہ کے دلوں میں راسخ ہونے لگی تعلیماتِ اسلامی اور فرمودات نبوی کا چرچا ہونے لگا۔

بیسویں صدی کی ابتدا

بیسویں صدی کی ابتدا مسلسل انتشار و افتراق سے عبارت ہے۔ ہر طرف سیاسی بے چینی اور باہمی اخوت و محبت نفرت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ یہود و ہنود کی سازشیں مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب بن چکی تھیں، پوری دنیا کی بدلتی ہوئی صورت حال نے ہر چیز کو متاثر کر دیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ''بیسویں صدی عیسوی کی ابتدا سے ہی برصغیر کی سیاسی جدوجہد بامِ عروج کو پہنچ چکی تھی۔ اعتدال پسندی ناپید ہوگئی تھی سیاسی سرگرمیاں انتہا پسندی کی علامت بن چکی تھیں۔ صرف برصغیر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں فتح و شکست اور قوم پرستی کی تحریکیں زوروں پر تھیں اٹلی اور جرمنی کی وحدت روبہ عمل ہو چکی تھی۔ قوم پرستی کی تحریکیں مصر، ترکی اور ایران میں بھی زور پکڑ رہی تھیں۔ چنانچہ برصغیر کے لوگ اس سے زیادہ متاثر ہوئے۔''[12]

''مجدد الف ثانی سے لے کر تصور پاکستان تک ایک ہی فکر مختلف صورتوں اور مختلف تحریکوں میں کارفرما رہی اور اس سلسلے کی تمام تحریکات دراصل اسی ایک واحد مقصد کے تحت تھیں کہ مسلمانوں کے لیے غیر اللہ کی

---

12 عبدالرسول، صاحبزادہ پاک و ہند کی اسلامی تاریخ ایم آر برادرز، لاہور ہفتم 1973ء ص390

غلامی سے نجات اور حاکمیت الٰہی کے حصول کے لیے جدوجہد کی جائے تا کہ یہ ملک اگر کلیتہً نہیں تو ایک بڑی حد تک دارالسلام بن جائے۔[13]

تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے ضمن میں پروفیسر محمد یونس شاہ گیلانی کی رائے ملاحظہ کیجئے۔ تحریک آزادی کے پس پردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، اصول، کردار اور استقلال اور تسلیم و رضا کا اسوۂ حسنہ کارفرما تھا جو دلوں کو حوصلہ اور روحوں کو سکون بخشتا تھا۔ وہ لوگ جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا، اس بات پر شاہد ہیں کہ انگریزی استعمار کے خلاف مسلمانوں کے جلوسوں اور جلسوں میں جس عظیم شخصیت کے نامِ نامی سے گرمی پیدا ہوئی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس تھی۔ نعت خوان خوش الحانی سے نعتیں پڑھتے تھے اور جلسہ کے شرکاء اپنے سینوں کے اندر ایک نیا جوش اور ولولہ پاتے تھے۔ اس دور کی نعتیہ شاعری میں ایک فریاد کی لے ہوتی تھی جسے سن کر طوفانوں سے بھڑ جانے کو جی چاہتا تھا۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات مسلمانوں کے تمام گروہوں اور مسلکوں کے لیے منبع انوار ہے اور آپ کے حوالے سے گنہ گار سے گنہ گار مسلمان بھی سر کٹوانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔"[14]

تحریک پاکستان و قیام پاکستان

14 اگست 1947ء کو پاکستان کے نام سے جو آزاد اسلامی و جمہوری ریاست معرضِ وجود میں آئی وہ کوئی اچانک یا اتفاقی واقعہ نہ تھا۔ اس کے پیچھے اسباب وعلل کا ایک طویل سلسلہ کارفرما تھا۔ یہ واقعات برصغیر میں اسلامی سلطنت کے قیام کے ساتھ ہی ظہور پذیر ہونے لگے تھے۔ اس آزاد اسلامی ریاست کے معرض وجود میں آنے تک تقریباً نصف صدی کا عرصہ برصغیر کی سیاست خصوصاً مسلمانوں کی سیاسی زندگی کا نہایت ہنگامہ خیز دور تھا۔ یہ آزاد اسلامی مملکت جس کی آزاد فضا میں ہم زندگی گزار رہے ہیں کن ہولناک مصائب اور کتنی روح فرسا قربانیوں کے بعد معرضِ وجود میں آئی؟ اس سے وہ لوگ تو باخبر ہیں جنہیں ان مراحل سے گزرنا پڑا۔ لیکن موجودہ نسل جس نے آزاد فضا میں آنکھ کھولی اسے نہ تو ہندوستان کے غیر مسلموں کے مظالم برداشت کرنا پڑے اور نہ غیر ملکی حکمرانوں کے ظلم وستم سے سابقہ پڑا۔ اس لیے اگر وہ اس آزادی کی قدر و قیمت سے ناواقف ہے تو

---

13 عقیل، معین الدین، ڈاکٹر تحریک آزادی میں اردو کا حصہ مجلس ترقی ادب، لاہور 2008ء ص15

14 یونس شاہ گیلانی، پروفیسر تذکرہ نعت گویانِ اُردو (جلد دوم) مکہ بکس، 5- بخشی اسٹریٹ، متصل چوک اُردو بازار لاہور نومبر 1984ء ص393

اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

اس مملکتِ خداداد پاکستان کے لیے بے شمار مشکلات موجود تھیں، جب کہ ان پر قابو پانے کے لیے ذرائع ناپید تھے۔ مفلوک الحالی اور بے سروسامانی پورے عروج پر تھی۔ نہ دفاتر نہ عملہ نہ عمارات اور نہ فرنیچر، ذرائع آمد ورفت بھی نہ ہونے کے برابر تھے۔ مگر اس کے باوجود پوری قوم میں ایک عجیب ولولہ اور جوش تھا۔ پوری قوم آہنی عزم کے ساتھ ملک کی تعمیرِ نو میں لگ گئی۔ ابتدائی تمام مشکلات ملک کی ترقی میں حائل نہ ہوسکیں۔ اندرونی سیاسیات اور دستوری مسائل، نوزائیدہ مملکت کے نت نئے مسائل، پاکستان سیاسیات عالم میں ہر مسئلہ کے ساتھ انتہائی معاملہ فہمی سے نبرد آزما ہوتا رہا۔

تحریک پاکستان و قیامِ پاکستان میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔ پاکستان کا قیام اجتماعی اور قومی اتحاد کی علامت ہے۔ پاکستان کے قیام کے دوران علمائے کرام و مشائخ عظام نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ ادباء و صلحائے امت بھی پیش پیش رہے وکلاء طلبا اور "قومی زندگی کے اس نازک دور میں مسلمان خواتین نے مردوں کے شانہ بشانہ کام کیا۔ چنانچہ مسلمان خواتین نے روایتی پابندیوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جدوجہد آزادی میں عملی شرکت کا آغاز کیا۔ جابجا جلسے منعقد کیے، جلوس نکالے، یہاں تک کہ اہم سرکاری عمارتوں پر مسلم لیگ کا پرچم لہرانے کا سہرا بھی خواتین کے سر ہے۔"15

پاکستان کا قیام بے شمار قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ جس سے موجودہ دور کی نئی نسل تقریباً ناواقف ہے۔ اس وقت بھی ہمارے درمیان ایسے افراد موجود ہیں کہ جنھوں نے بنفسِ نفیس پاکستان کے قیام اور اس کی تعمیرِ نو میں حصہ لیا تھا۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم سب مل کر پاکستان کی بقا اور سلامتی کے لیے کام کریں ہماری "اس نئی نسل کو صحیح طور پر معلوم ہی نہیں کہ یہ ملک کن قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا ہے اور اس کے اسلاف نے ہندو اور انگریز کے کیسے کیسے چرکے برداشت کیے ہیں۔ آج وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم نئی نسل کو پاکستان کی جدوجہد، اس کے مذہبی، سیاسی، تمدنی اور اقتصادی پس منظر سے آگاہ کریں تاکہ ہماری یہ نسل اپنی تاریخ سے پوری طرح باخبر ہوسکے۔" 16۔

---

15 محکمہ قومی تعمیرِ نو نمودِ سحر (تحریک پاکستان کی مصور کہانی) محکمہ قومی تعمیرِ نو، لاہور 1970ء ص99

16 پیام شاہجہاں پوری تاریخ نظریۂ پاکستان کتب خانہ انجمن حمایت اسلام، لاہور 1970ء ص4

''تحریک پاکستان کی تاریخ خود پاکستان کے وجود کا جواز ہے، اسے ہم جس قدر دیانت اور تفصیل کے ساتھ محفوظ کریں گے نئی نسل کے ذہنوں میں پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی اہمیت اتنی ہی واضح ہوگی، اور اگر ہم غور کریں تو اندازا ہو جائے گا کہ اسی عمل میں پاکستان کا استحکام بھی پوشیدہ ہے۔ پاکستان سے دشمنی کے لیے خارجی عوامل کی مضبوطی ضروری نہیں پاکستان کی فکری اور نظریاتی بنیادیں جتنی کمزور ہوں گی، مخالفوں کی آرزوئیں پوری ہونے کے امکانات اتنے ہی واضح ہوتے چلے جائیں گے۔'' 17

تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے حصول میں کامیابی مسلمانوں کی خوش قسمتی ثابت ہوئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم اپنے اس وطن عزیز کی نگہداشت کیسے کریں ۔ ''پاکستان کی تحریک کو کما حقہٗ سمجھنے کے لیے وہی لوگ زیادہ اہل ہیں جن کا قیام پاکستان کی تحریک سے قریبی تعلق رہا ہو۔'' 18 چودھری خلیق الزماں کے مندرجہ بالا جملے اتنے موثر ہیں کہ ان کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ مگر اب اس کا کیا جائے کہ پاکستان کی تحریک کو کما حقہٗ سمجھنے والے ہم سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ لینے والا کوئی نہیں۔

اس حوالے سے راقم کی رائے یہ ہے کہ اب ہمیں اپنی نسل نو کو اسلاف کے سنہری کارناموں سے واقف کرانا ہوگا تا کہ پاکستان کی بقا اور سلامتی کا خواب اب خواب نہ رہے بلکہ ایک حقیقت کے طور پر اسے ہم تسلیم کریں۔ اس کی اندرونی اور بیرونی سرحدوں کی حفاظت ہمارے اولین فرائض میں شامل ہو۔ اسلامی تعلیمات کا احیا اور فرمودات نبوی ﷺ کی پیروی ہی پاکستان کی بقا اور سلامتی کی ضامن ہے۔ اس مملکت خداداد کا قریہ قریہ گوشہ گوشہ ذکرِ رسول سے گونج رہا ہے۔ عشاقانِ رسول کی امانت پاکستان کی صورت میں ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمیں اس کی حفاظت اور تعمیر نو کے لیے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا ہوگی۔

عصرِ حاضر کی نعت

1857ء کے بعد کے دور کو ہر اعتبار سے جدید دور سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ اس جدید دور نے علماء وصلحا، ادباء وشعرا کو ایک نئی فکر اور طرزِ سخن سے آشنا کیا۔ اسی صورت حال نے نعت گو شعرا کو بھی متاثر کیا۔ جدید مضامین اور عصرِ حاضر کے موضوعات نعتیہ شاعری میں نئی روح پھونکنے لگے۔ نعت اب ذاتیات سے

---

17. حسنین کاظمی، پروفیسر تحریک پاکستان کی تاثراتی تاریخ دادا بھائی فاؤنڈیشن، کراچی 1988ء ص8
18. خلیق الزماں، چودھری شاہراہ پاکستان انجمن اسلامیہ پاکستان، کراچی 1967ء ص356

بالاتر ہو کر کائنات کو مسخر کرنے لگی ہے۔

نعت کے حوالے سے ایک بہت خوبصورت بات ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے کہی ہے ''حق بات یہ ہے کہ عظمت انسانی کے جتنے گیت آج تک گائے گئے ہیں اور ایک عظیم انسان کے بارے میں جتنے تصورات آج تک قائم کیے ہیں وہ آنحضرت کی رحمۃ للعالمینی کے ایک ادنیٰ جزو کی حیثیت رکھتے ہیں۔''[19] آج کے دور میں نعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے پروفیسر سید یونس شاہ گیلانی کہتے ہیں'' آج کی نعتیہ شاعری میں انسانی زندگی کے مسائل اور اس کے دکھوں کی نشاندہی موجود ہے، اگر جذبہ صادق ہو اور بات دل سے نکلے تو وہ ضرور اثر پذیر ہوتی ہے۔''[20]

''شاعری کو ذاتی مناقشات، تذکرہ جنگ و جدال، نفرت، کینہ پروری، تکبر، ریاکاری، قومی تعصب اور عشق مجازی کی داستانوں سے نکال کر اس میں وسعت نظری پیدا کرنے کا کام نعت ہی نے کیا۔ نعت نے صرف نبی کریم کی ذاتِ میمنت لزوم کے شعری بیان ہی میں اپنے کو محصور نہیں رکھا بلکہ اس نے پیغام محمدی کو عوام تک پہنچایا۔ مادی وسائل میں پست قوموں میں علو ہمتی، آگے بڑھنے کا حوصلہ پیدا کیا۔ [21]

عصرِ حاضر کی نعت تعلیمات اسلامی اور فرمودات نبوی کے اظہار کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ نعت ایک تسلسل و تواتر کے ساتھ محوِ سفر ہے عصرِ حاضر میں اور ہر آنے والے دور میں اس کی رفتار، اس کی آواز اور اس کا آہنگ فزوں تر ہے نعت کا پیغام پہلے سے کہیں زیادہ پر اثر اور توانا ہے۔ عصرِ حاضر کی نعت نئے انداز اور جدید اسلوب کی آئینہ دار ہے۔ اس میں کسی مقام پر صورت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کی جلوہ گری ہے تو کسی دوسرے مقام پر سیرت پاک صاحب لولاک کی اثر پذیری ہے۔ کہیں ذاتی غم کے حوالے موجود ہیں تو کہیں ملت اسلامیہ کا استغاثہ حضور اکرم کے دربارِ اقدس میں اجتماعی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ شہر آشوب اور آشوب ملت بھی اس دور کی نعت کا مقصود و محور ہے کہیں دادرس سے دادرسی کی درخواست ہے۔ تو کہیں فریادرس سے فریادرسی کی التجا ہے۔ کہیں دہائی اور آہ و نالہ ہے تو کہیں ظلم و زیادتی کی شکایت ہے۔ کہیں حضور سے نظرِ کرم کی

---

19 فرمان فتح پوری، ڈاکٹر اُردو کی نعتیہ شاعری آئینہ ادب چوک مینا انارکلی، لاہور 1974ء ص 22

20 یونس شاہ گیلانی، پروفیسر تذکرہ نعت گویانِ اُردو (جلد دوم) مکہ بکس، 5 بخشی اسٹریٹ متصل چوک اُردو بازار لاہور نومبر 1984ء ص403

21 آزاد فتح پوری، محمد اسمٰعیل، ڈاکٹر نعتیہ شاعری کا ارتقاء (عربی و فارسی کے خصوصی مطالعہ کے ساتھ) فائن آرٹ ورکس الٰہ آباد (انڈیا) 1988ء ص23

درخواست ہے تو کہیں ان مشکل حالات میں امداد طلبی کا حصول شاعر کے لیے طمانیت کا باعث ہے۔

نعت گوئی کا دامن اسلام کے ساتھ ساتھ پھیلتا گیا اور عرب کے بعد عجمی ممالک میں جب نورِ اسلام جلوہ گر ہوا تو اس موضوع میں کچھ مقامی رنگ کی بھی آمیزش ہوتی گئی۔ خصوصاً فارسی نعت گوئی جو طلوعِ اسلام سے کم وبیش صدیاں بعد وجود میں آئی، جو طلوعِ اسلام سے کم وبیش تین صدیاں بعد وجود میں آئی، اس میں ایک اور موضوع کا اضافہ ہوا، اور وہ تھا ''آشوبِ ذات یا آشوبِ دہر'' پر شاعروں کی مرثیہ گوئی۔''[22]

غرض یہ کہ عصرِ حاضر کی نعت ہمارے سامنے تمام مسائل کا حل پیش کر رہی ہے۔ یہ صرف میری ذاتی رائے نہیں بلکہ اس موضوع کے حوالے سے دیگر اکابرین نعت بھی یہی نظریہ رکھتے ہیں۔ سب سے پہلے ہم آپ کے سامنے ڈاکٹر ریاض مجید کی رائے پیش کر رہے ہیں۔ ''نعت کا ایک اہم اور مشہور انداز حضور ﷺ کی جناب میں اپنے حالات اور درپیش مسائل اور مصائب و آلام اور مشکلات کا اظہار کر کے ان سے مدد طلب کرنا ہے، حضور اکرم ﷺ سے استغاثہ اور استمداد اور آپ کے حضور فریاد اور مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لیے آپ کی بارگاہ رحمت میں یہ سوال آغازِ نعت ہی سے نعت کے اجزائے ترکیبی میں شامل رہا ہے۔ ہر عہد، ملک اور زبان کے شعرا نے نعت میں رفع مشکلات، شفائے امراض، حصولِ مقاصد اور مصائب و مسائل سے نجات حاصل کرنے کے لیے سیّد کونین کے حضور اپنی عرضداشت پیش کی ہے۔ [23] مندرجہ بالا رائے کی روشنی میں اب ہم اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ نعت ہی ہمارے دکھوں کا مداوا ہے۔ اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے حفیظ تائب کہتے ہیں ''نعت میں اس انقلاب کی بازگشت صاف سنائی دینے لگی ہے۔ جسے برپا کرنے کے لیے حضور اکرم تشریف لائے تھے۔ وہ روحانی، تمدنی اور اخلاقی آشوب بطورِ خاص نعت کا موضوع بنا ہے، جس سے اُمتِ مسلمہ اور عہدِ حاضر کا انسان دوچار ہے۔ اس دور کے نعت نگار اپنے ذاتی اور کائناتی دکھوں کا مداوا حضور پُر نور ﷺ کی سیرت اطہر میں تلاش کرتے ہیں۔ اور حضور اکرم کے منشورِ حیات اور تعلیمات کو نعت میں سمویا جا رہا ہے یوں نعت زندگی سے ہم آہنگ ہو کر، عہد حاضر کا سب سے مقبول اور محبوب موضوعِ سخن ٹھہری ہے اور ورفعنا لک ذکرک کی صداقت کا ثبوت بہم پہنچا ہے''۔ [24] ڈاکٹر شوکت زرّیں چغتائی رقم طراز ہیں۔ ''قیامِ پاکستان کے پیدا کردہ فیوض و برکات کا عصر حاضر بھی ممنون اور معترف ہے۔ جس نے اردو کی نعتیہ شاعری کو

---

22 علیم ناصری نعتیہ شہر آشوب ماہنامہ ''شام وسحر'' لاہور (نعت نمبر 3) جلد نمبر 9، شمارہ نمبر 12، جنوری فروری 1983ء

23 ریاض مجید، ڈاکٹر ''اُردو میں نعت گوئی'' اقبال اکادمی پاکستان لاہور 1990ء ص 50

24 تائب، حفیظ ''اُردو نعت'' مشمولہ ''نقوش رسول نمبر (جلد دہم (لاہور) شمارہ نمبر 130 جنوری 1984ء ص 188

نگاہِ بلند، سخن دل نواز سے آشنا اور ممتاز کیا اور اسی دور میں حقیقت پسندی اس کا اہم ترین ثبوت ہے۔"[25]

مذکورہ بالا ان تمام آرا کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوئی کہ عصرِ حاضر کا سب سے مقبول اور محبوب موضوعِ سخن نعت ہے۔ قیام پاکستان اور استحکام پاکستان کے نعت گو شعرا ہوں یا بعد میں آنے والے نعت گو شعرا سب نعت کی ہمہ گیری اور وسعت کے قائل ہیں۔ نعت اب ہمارے دور کی پہچان اور وجہِ افتخار ہے۔ دنیا بھر میں ہمارے ملک کی پہچان اور شناخت نعت سے مشروط ہو چکی ہے۔ عصر حاضر کی نعت کے جائزے کے بعد اب طوالت سے بچنے کے لئے باب اوّل کے چند نعت گو شعرا کی اور ان کی حمد یہ و نعتیہ شاعری کے تناظر میں قومی و ملی شاعری کے انداز ملاحظہ کیجیے۔

☆☆☆

25 شوکت زریں چغتائی، ڈاکٹر اُردو نعت کے جدید رجحانات بزمِ تخلیقِ ادب پاکستان، کراچی 2011ء ص 20

سیماب اکبر آبادی (1880ء۔1951ء)

سیماب اکبر آبادی کا پیدائشی نام محمد عاشق حسین صدیقی ہے۔آپ کی ولادت اکبر آباد آگرہ بھارت میں 1880ء میں ہوئی۔[26] آپ کے والد مولوی محمد حسین مرحوم فاضل عصر اور عالم تبحر اور انتہائی پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔وہ اجمیر شریف میں ٹائمس آف انڈیا پریس کے اعلیٰ افسر تھے۔

سیماب اکبر آبادی نے ابتدائی تعلیم اس دور کے جید اساتذہ سے حاصل کی۔شاعری گھٹی میں پڑی تھی۔ سیماب عربی فارسی کی کتابیں پڑھنے کے بعد انگریزی اسکول میں داخل ہوئے۔ابھی وہ ایف اے کا آخری امتحان بھی نہ دینے پائے تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہوگیا۔فرزند اکبر ہونے کی وجہ سے تمام باران کے ناتواں کندھوں پر آن پڑا۔ ریلوے میں ملازم ہوگئے۔کچھ عرصہ کانپور اور اجمیر میں رہے۔پھر ملازمت ترک کر کے آگرہ چلے گئے اور رسالہ ''مرصع'' کے مدیر مقرر ہوئے۔کچھ عرصہ بعد ٹونڈلہ سے ''آگرہ اخبار'' جاری کیا۔ سلسلۂ معاش کے سبب چند سال لاہور میں بھی رہے۔ 1921ء میں آگرہ میں تصنیف وتالیف کا ایک ادارا ''قصر الادب'' قائم کیا۔انہی ایام میں یکے بعد دیگرے تین رسالے پیمانہ، ثریا اور شاعر نکالے۔موخر الذکر اگست 1947ء تک جاری رہا۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی میں مستقل سکونت اختیار کی۔حکومت پاکستان نے ان کی بے پنہاں ادبی خدمات پر نشان سپاس سے بھی نوازا۔

31 جنوری 1951ء کو سیماب اکبر آبادی نے کراچی میں داعی اجل کو لبیک کہا۔قائد اعظم کے مزار سے قریب آپ کا مزار جیکب لائن کراچی میں واقع ہے۔[27]

علامہ سیماب اکبر آبادی کو فصیح الملک نواب مرزا داغ دہلوی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔آپ کے شاگردوں کی کثیر تعداد ہے۔ سیماب اکبر آبادی نے مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں لکھیں۔''ساز حجاز'' 1984ء آپ کی نعتوں کا مجموعہ ہے۔اس کے علاوہ آپ کا قرآن مجید وفرقان حمید کا منظوم ترجمہ ''وحی منظوم'' بھی یادگار ہے۔خواتین کے لیے زنانہ میلادنامہ لکھا۔[28]

---

26 سیماب اکبر آبادی ساز حجاز سیماب اکیڈمی، کراچی 1984ء ص3

27 ایضاً ص4

28 جاوید صدیقی محمد مظفر عالم، ڈاکٹر اردو میں میلاد النبی گلشن ہاؤس، 18 مزنگ روڈ، لاہور، مارچ 1998ء ص698 (برصغیر پاک و ہند میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر یہ پہلی تحقیقی کاوش ہے جس پر فاضل مقالہ نگار کو ''ڈاکٹریٹ'' کی سند سے نوازا گیا ہے۔اس مقالے میں اردو میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے تحقیق، تنقید اور تاریخ بیان کی گئی ہے۔

سیماب اکبر آبادی کا بنیادی وصف آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے بے پناہ عشق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی نعت گوئی اور آپ کی قومی وملی شاعری میں جگہ جگہ اللہ کے پیارے رسول کی الفت ومحبت کے حوالے ملتے ہیں۔

آپ کی معروف نعتوں کے چند اشعار دیکھیے۔

پیام لائی ہے باد صبا مدینے سے　　کہ رحمتوں کی اٹھی ہے گھٹا مدینے سے
الٰہی کوئی تو مل جائے چارہ گر ایسا　　ہمارے درد کی لادے دوا مدینے سے
حساب کیسا نکیرین ہوگئے بے خود　　جب آئی قبر میں ٹھنڈی ہوا مدینے سے

تڑپ ہے آؤ مزار حسین پر سیماب
کچھ ایسی دور نہیں کربلا مدینے سے [29]

مجھ سے پوچھو ماجرائے رحمۃ للعٰلمین　　میں ازل سے ہوں گدائے رحمۃ للعٰلمین
کفر کی تاریکیاں بھی جگمگا اٹھیں تمام　　اس طرح پھیلی ضیائے رحمۃ للعٰلمین
سایۂ اغیار میں کیوں جاؤں صبح حشر میں　　مجھ کو کافی ہے لوائے رحمۃ للعٰلمین

بندۂ عاصی ترا سیماب ہے کب سے مریض
رحم کر یارب! برائے رحمۃ للعٰلمین [30]

(نوٹ: علامہ سیماب اکبر آبادی نے وصال سے ایک روز قبل بستر مرگ پر نعت کے یہ چند اشعار کہے تھے۔)

"آپ نے غزلوں کے علاوہ منظومات جدیدہ میں بھی نام پیدا کیا، ان میں برصغیر کے جملہ مسائل پر اظہار خیال کیا ہے۔"[31]

علامہ سیماب اکبر آبادی، جدوجہد آزادی اور تحریک پاکستان کے عظیم مبلغ تھے۔ مختلف رسائل وجرائد سے وابستہ رہے اور اپنی نوک قلم اور اپنے اعجاز سخن کے ذریعے ملک وملت کی ترقی وبقا کے لیے راستوں کی نشاندہی کرتے رہے۔ تحریک پاکستان کے دوران آپ نے برصغیر کے مسلمانوں کی آزادی اور علیحدہ وطن کے قیام

---

29 سیماب اکبر آبادی　ساز حجاز　سیماب اکیڈمی، کراچی 1984ء ص47

30 ایضاً ص116

31 یونس شاہ گیلانی، پروفیسر　تذکرہ نعت گویان اُردو (جلد دوم)　مکہ بکس، 5 بخشی اسٹریٹ متصل چوک اُردو بازار لاہور

کے لیے اپنی تحریروں سے بڑا موثر کام لیا۔ قائداعظم کے دست راست رہے۔ قائداعظم کے ہر اقدام کی ستائش کرنے والوں میں آپ کا نام سرفہرست ہے۔ ''قائد کی خوشبو'' کے عنوان سے آپ کا مجموعہ کلام بھی شائع ہوا۔ تحریک آزادی کے دوران سیماب اکبرآبادی کی تخلیقات میں شاعرانہ اجتہاد اور سیاسی نظریات کی پختگی واضح رہی۔ آپ نے اپنے کلام سے مسلمانوں کے دلوں میں آزادی کی لہر پیدا کردی۔ جس نے آگے چل کر ایک انقلابی سیلِ رواں کی صورت اختیار کرلی۔

سیماب اکبرآبادی نے اپنی قومی وملی شاعری میں زیادہ تر ''قائداعظم'' کو مخاطب کیا ہے۔ آپ کی ہر نظم قائد کی محبت سے لبریز ہے۔ ان نظموں کے عنوانات سے آپ اندازا کرسکتے ہیں۔ ''محمد علی جناح''، ''نگراں انقلاب''، ''شکریہ اے قائداعظم''، ''شعلہ گلرنگ'' اور ''میر کارواں'' وغیرہ۔

بمبئی میں اک امیر کارواں پیدا ہوا ''ذوالجناحی'' دبدبے کا پہلواں پیدا ہوا
اس کا مستقبل تھا ذہن فطرت آگاہ میں پرورش فرمائی مغرب کی سیاست گاہ میں
''قائد اعظم'' بنا کر ہند میں لائی اسے دے دیا اک دل نشین انداز گویائی اسے
جان ڈالی اس نے ''مسلم لیگ'' کی آواز سے نغمۂ مشرق ہوا بیدار غربی ساز سے
اپنے ایک ہم نام کا ہے جانشین ارجمند آج اسلامی سیاست کا ہے اس سے سربلند
حکمت خالق کی اس کی ذات سے تحدیث ہے حامی توحید اک پروردۂ تثلیث ہے
گھر بنا دست خلیل اللہ سے ایمان کا
یہ ''خلیل ہند'' ہے معمار پاکستان کا [32]

سیماب اکبرآبادی نے اس پوری نظم میں قائداعظم کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ اس نظم کا ہر لفظ اور مصرعہ قائد کی خوشبو سے معمور ہے۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ہاتھوں اہل ایمان کا جو گھر تعمیر ہوا تھا اُس کے پس منظر میں شاعر نے قائداعظم کو خلیل ہند سے تشبیہ دے کر معمار پاکستان قرار دیا ہے۔

سیماب کی نعتیہ اور قومی شاعری کے ایک انداز کے بعد دوسرے شاعر کو ملاحظہ کیا جائے۔

☆☆☆

---

32 آزادی کے ترانے جنگ پبلشرز، آغاخان روڈ، لاہور 1989ء ص30

ظفر علی خان (1874ء-1956ء)

مولانا ظفر علی خان 17 جنوری 1874ء مہرتھ ضلع سیالکوٹ میں مولوی سراج الدین احمد کے گھر پیدا ہوئے۔[33] ابتدائی تعلیم مشن اسکول وزیر آباد میں حاصل کی۔ 1892ء میں علی گڑھ کالج سے ایف اے اور بی اے کا امتحان درجہ اول میں پاس کیا۔

برصغیر کے نامور صحافی اور قادر الکلام شعراء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ معروف ادیب، مشہور مترجم اور مقبول سیاسی راہنما کے طور پر زندگی گزاری۔ مولانا ظفر علی خان نے قومی بیداری اور آزادی کی جدوجہد کے لئے جملہ مصائب کا مقابلہ خندہ پیشانی سے کیا۔ وقفے وقفے سے قید و بند کی مشقت برداشت کی۔ تقریباً بارہ سال قید فرنگ میں کٹے۔ آپ کو شاعری کے علاوہ تقریر اور تحریر میں بھی زبردست کمال حاصل تھا۔ آپ کی شاعری زور بیان اور روانی کی بہترین مثال ہے۔ آپ کے مقالات اور اردو تراجم آج بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ شعری کتب میں بہارستان، چمنستان، نگارستان شامل ہیں۔

آپ کی وفات 27 نومبر، 1956ء کو ہوئی کرم آباد تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں سپرد خاک ہوئے۔[34]

مولانا کی نعتیہ شاعری میں قومی رنگ، نہایت درد انگیز اور پر اثر صورت میں ملتا ہے آپ کی نعت گوئی کو معراج کمال جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے حاصل ہے۔ یہی جذبہ آپ کے رگ و پے میں جاری و ساری ہے جو الفاظ کا جامہ پہن کر نعت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ مولانا کی اولین نعت جو اگست 1910ء میں کہی گئی تھی۔ اس نعت کے چند منتخب اشعار سن لیجئے۔[35]

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

جو فلسفیوں سے کھل نہ سکا اور نکتہ وروں سے حل نہ ہوا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکر و عمر عثمان و علی
ہم مرتبہ ہیں یاران نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں[36]

---

33 سلیج، محمد منیر احمد، ڈاکٹر وفیات ناموران پاکستان اردو سائنس بورڈ، لاہور 2006ء ص447

34 ایضاً ص447

35 نظیر لدھیانوی تذکرہ عندلیبان ریاض رسول ماہنامہ "شام وسحر" لاہور (نعت نمبر 1) جلد نمبر 7، شمارہ 2-1، جنوری، فروری 1981ء ص57

36 ظفر علی خان، مولانا چمنستان پبلشرز یونائیٹڈ، لاہور 1944 ص23

مولانا ظفر علی خان کی مشہور نعتوں کے منتخب اشعار ملاحظہ کیجیے۔

میرے ہزار دل ہوں تصدق حضور پر
میری ہزار جان ہو قربان مصطفیٰ

رشتہ مرا خدا کی خدائی سے ٹوٹ جائے
چھوٹے مگر نہ ہاتھ سے دامان مصطفیٰ

لائے نہ کیوں یہ نغمہ ملائک کو وجد میں
گاتا ہے جس کو بلبل بستان مصطفیٰ ☆

زمانے میں چمکا ہے نام محمد
ہوئی روکش صبح و شام محمد

نہ پہنچے وہاں جبرئیل امین بھی
بلند اس قدر ہے مقام محمد

مرا منہ لیا چوم روح الامین نے
لیا میں نے جس وقت نام محمد

فقط دو حقائق پہ دنیا ہے قائم
بقائے خدا و دوام محمد

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو

پھوٹا جو سینہ شب تار الست سے
اس نور اولیں کا اجالا تم ہی تو ہو

جلتے ہیں جبرئیل کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تم ہی تو ہو

وہ اٹھا خاک بطحا سے سعادت کا امیں ہوکر
علم بردار حق بن کر سپہ سالار دیں ہوکر

خدا نے اس کو اپنے حسن کے سانچے میں ڈھالا ہے
چھنا ہے اس کا پرتو نورِ صبح اولیں ہوکر [37]

''بیسویں صدی کے اُردو شعراء میں نعت گو کی حیثیت سے مولانا ظفر علی خان کا نام حالی اور اقبال کے بعد سب سے زیادہ اہم ہے۔'' [38]

مولانا ظفر علی خان نے تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ جو آئندہ نسل کے لئے مینارہ نور ہے۔ مولانا ظفر علی خان کردار و گفتار کے غازی تھے۔ ان کی سادہ اور موثر تحریروں کا ایک ایک لفظ دل میں اترتا چلا جاتا ہے۔ عربی، فارسی، انگریزی اور اردو میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ نظم و نثر میں فی البدیہہ اشعار کہنے پر قدرت رکھتے تھے۔

☆ ظفر علی خان کے اس شعر کے تناظر میں سعید ہاشمی نے اپنے انتخاب نعت کا نام ''بلبل بستانِ مصطفیٰ'' رکھا۔ یہ انتخاب نعت سعید ہاشمی کی سلور جوبلی دسمبر 1993ء کے موقع پر شائع کیا گیا۔ اس انتخاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں سعید ہاشمی کی پڑھی نعتوں کو شامل کیا ہے۔ بلبل بستانِ مصطفیٰ ایک لائقِ مطالعہ اور صفِ اوّل کا انتخاب ہے جسے بڑی دیدہ وری کے ساتھ مسلسل پچیس سالہ ریاضتِ نعت خوانی کے بعد مرتب کیا گیا ہے

37 ظفر علی خان بہارستان عالمگیر الیکٹرک پریس، لاہور 1937ء ص 46-49

38 فرمان فتح پوری، ڈاکٹر اُردو کی نعتیہ شاعری آئینہ ادب چوک مینارانارکلی، لاہور 1974ء

سیاست اور صحافت کے میدان میں اسلام دشمنوں سے برسرِ پیکار رہے۔ تحریک پاکستان کے عظیم مقصد کو فعال بنانے میں ہمیشہ آگے رہے۔ آزادی کی جدوجہد میں انہیں قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلنا پڑیں، لیکن انگریزوں اور ہندوؤں کے جابرانہ سماجی نظام کو دل سے قبول نہیں کیا۔ "چرخہ اور تلوار" کے عنوان سے مولانا ظفر علی خان کی ایک نظم آپ کے ذوقِ طبع کے لیے پیش کی جارہی ہے۔ جس میں ایک نعت گو شاعر کے آزادی اور وطن سے متعلق دلی جذبات واحساسات دیکھے جاسکتے ہیں۔

جینا کی صدا اور ہے گاندھی کی کتھا اور
بطحا کی فضا اور ہے وردھا کی ہوا اور

بیٹا ہے وہ تلوار کا چرخہ کی یہ اولاد
ہے لطف جہاد اور اہنسا کا مزا اور

اس کا ہے یہ نقشہ کہ دل اور زباں ایک
اس کی یہ علامت کہ کہا اور کیا اور

زیبا ہے اسے ملت بیضا کی قیادت
اسلام سے کیا مرتبہ دے اس کے سوا اور

وہ بادہ آیا ہے خمستان عرب سے
ساقی مجھے اس بادہ کا اک جام پلا اور

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ملت ہے وطن سے
حالانکہ ہے فرمودۂ شاہ دوسرا اور

ملت کا تقاضا ہے کہ اے قائداعظم
اسلامیوں کی شان میں کچھ چاند لگا اور

مغرب کے حریفوں کو جو زک دینی ہے منظور
مشرق کی سیاست کا کوئی دام بچھا اور

باتوں سے نہ مانیں گے لاتوں کے ہیں یہ بھوت
ان سے جو نبٹنا ہے تو حربہ کوئی لا اور

گاندھی کے جھکانے کی جو ہے تم کو تمنا
اللہ کی دہلیز پہ گردن کو جھکا اور

وہ ہند میں گونجا تو یہ آفاق میں گونجا
ٹیگور کا راگ اور ہے نغمہ میرا اور [39]

مولانا ظفر علی خان نے اس کے علاوہ اور بھی آزادی کے لئے نظمیں کہی ہیں۔ قرار دادِ لاہور منظور ہونے سے قبل مولانا نے یہ نظم پڑھی تھی۔ ظفر علی خان کی یہ نظم بھی قائداعظم کی حمایت اور گاندھی کی مخالفت پر مشتمل ہے۔ اس نظم میں بھی وہ اسلام کی آفاقیت اور پیغمبر اسلام کی حقانیت شعری آہنگ میں پیش کر رہے ہیں۔ اب اسی کیفیت کو ایک اور شاعر ملک نصر اللہ عزیز کو ملاحظہ کیا جائے۔

☆☆☆

---

39 آزادی کے ترانے (حصہ اوّل) جنگ پبلشرز آغا خان روڈ، لاہور 1989ء ص 12

عزیزؔ (1897-1976ء)

ملک نصر اللہ خاں عزیز 1897ء میں اپنے آبائی وطن گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ اپنا مستقر لاہور کو ٹھہرایا۔ 2 جولائی 1976ء تاریخ وفات ہے۔[40]

''کاروان شوق'' آپ کی نعتیہ تخلیق ہے۔ نصر اللہ خاں عزیز ایک بطل حریت اور جری شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ مصائب و آلام کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔ قید و بند کی سختیاں بھی برداشت کیں۔ عزیز نصر اللہ خاں کی شاعری عامیانہ نہیں بلکہ ان کے اشعار میں ایک عظمت نظر آتی ہے۔ ''عزیز اپنی نعتوں کی وجہ سے عزیز ربّ دو جہاں ہو گئے۔ نڈر اور بے باک صحافی، عشق نبی میں سرمست، اسلام کے لیے زندگی وقف کر دی۔''[41]

نقش قدم ترا در جنت کی ہے کلید   یکتائے دوجہاں ہے تری شان رہبری
تو پیکر جمال ہے تو پیکر جلال   تجھ کو خدا نے بخشی ہے ہر ایک برتری
ممکن نہیں کہ تیری ثنا ہوسکے مگر   یہ قول تیری مدح میں ہے حرف آخری
''بعد از خدا بزرگ تو قصہ مختصر''[42]

عزیز نے پاکستان کی بقا، سالمیت اور شمع آزادی پر نظمیں اور عشق حقیقی و مجازی میں غزلیں کہی ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا اشعار سے علم ہوتا ہے ان کی ساری شاعری پر رنگ تغزل غالب ہے۔ جلال و جمال کی رعنائیوں کے بجائے عزیز نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے سرور کائنات، فخر موجودات کی نعت کا سہارا لیتے ہوئے امت کی پستی اور زبوں حالی کا ذکر اس انداز سے کیا ہے۔

وہ قوم جس کا شجر تو نے خون سے سینچا   وہ جس کے غم میں تو راتوں کو اشکبار ہوا
وہ جس کے غم میں ترے بال تک سفید ہوئے   تو حق سے جس کی شفاعت کا خواستگار ہوا
لقب دیا ہے خیر الامم کا خالق نے   وہ جس کے واسطے فردوس بے قرار ہوا

---

40 عزیز، نصر اللہ خاں، ملک کاروانِ شوق الحراب سن آباد، لاہور 1969ء ص7
41 یونس شاہ گیلانی ص362
42 عزیز، نصر اللہ خاں، ملک کاروانِ شوق الحراب سن آباد، لاہور 1969ء ص75

وہ قوم آج ذلیل و خراب ایسی ہے   زمیں کی پشت پہ اس کا وجود بار ہوا

بلند پھر یہ تری قوم بے نوا ہوجائے
حضور حق میں جو اس کے لئے دعا ہوجائے

عزیز بلاشبہ شمع حریت کے پروانے ہیں۔ قوم کی زبوں حالی دیکھ کر آنسو نہیں بہاتے بلکہ اسے سر گرداب و پریشانی سے نکالنے کے لیے سرکار دو عالم کا اسوۂ حسنہ پیش کرتے ہیں۔ غم فراق اور عشق نبی ان کی شاعری کا سرمایہ ہے۔ عزیز وطن کی آزادی کے دل و جان سے خواہاں ہیں۔ اور آزادی کے بعد اس مملکت خداداد پاکستان کی آبرو شہ انبیاء کے آئین کے نفاذ میں پاتے ہیں۔ وطن کی محبت سے زیادہ آپ کی محبت کا دم بھرتے ہیں۔

میرے وطن کی آبرو   میرے وطن کا اعتلاء
میرے وطن کی عظمتیں   میرے وطن کا ارتقاء

مجھ کو یہ سب عزیز ہیں تو ہے تمام سے عزیز
اس میں کیا شک ہے کہ ہندوستاں مجھے محبوب ہے
ارض بطحا لیکن اس سے بھی سوا مرغوب ہے

عزیز نے اپنی کتاب کا آغاز اس قطعہ سے کیا تھا

مری زندگی کا مقصد ترے دین کی سرفرازی
میں اسی لیے مسلماں، میں اسی لیے نمازی
مری تیغ ہو کہ خامہ، ترے دین کے لیے ہے
میں اسی لیے صحافی اور اسی لئے میں غازی[43]

عزیز نصر اللہ کی شاعری عامیانہ شاعری نہیں بلکہ ان کے اشعار عظمتِ ایمانی کی روشن دلیل ہیں۔ عزیز اپنی زندگی کے مقصد کو دین کی سرفرازی سے ماخوذ کرتے ہیں۔ وہ اپنی تلوار اور قلم کے استعمال کو دین کے لیے وقف کر چکے ہیں۔ اب اسی تناظر میں ایک اور معروف شاعر اُفق کاظمی امروہوی کے کلام کو دیکھا جائے۔

☆☆☆

---

43 عزیز، نصر اللہ خاں، ملک کاروانِ شوق الحراب سمن آباد، لاہور 1969ء ص100

اُفق کاظمی (1893ء۔1976ء)

اُفق تخلص، سید حبیب احمد امروہوی نام ہے 44 کاظمی نقشبندی، مجددی نسبتیں ہیں۔ جب کہ تاریخی نام سید محفوظ علی تھا جو بہ سبب طوالت استعمال نہیں ہوسکا۔ افق کاظمی 23 رمضان المبارک 1310ھ مطابق 1893ء کو امروہہ میں پیدا ہوئے۔ 45 ان کی والدہ بی بی فاطمہ نے اپنے فرزند کو بچپن ہی سے عمدہ تربیت کے ساتھ قرآن کریم اور اردو کی ابتدائی تعلیم دی۔ چند پارے بھی حفظ کیے۔ فارسی اور عربی کی تعلیم کی تکمیل اور صرف ونحو عربی کی بھی تحصیل کی۔

زمانۂ طالب علمی میں ہر زبان کی ادبیات سے فطری ذوق تھا اس لئے شاعری ومضمون نگاری سے رغبت تھی۔ شعبہ صحافت سے منسلک رہے۔ عربی وفارسی کتب کے ترجمے کئے شاعری کا شوق آپ کو ابتدا ہی سے تھا۔ 15 سال کی عمر سے شاعری کا آغاز کیا۔ اردو کے علاوہ عربی زبان میں شعر کہتے تھے۔ شاعری میں شرف تلمذ آپ کو غریب سہارنپوری سے تھا۔ تقسیم کے بعد پاکستان آگئے اور مستقل سکونت آپ نے ملتان میں اختیار کی۔

افق کاظمی کا انتقال 18 اگست 1976ء کو ہوا۔ ملتان کے مشہور قبرستان حسن پروانہ میں آسودۂ لحد ہیں۔ 46

افق کاظمی امروہوی کا نعتیہ مجموعہ "فروغ محامد"☆ 1979ھ کے نام سے مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس، ملتان سے شائع ہوا۔ 162 صفحات کے اس مجموعہ نعت میں حمدیں، نعتیں، نعتیہ قصائد اور مناجات شامل ہے۔ 47

افق کاظمی کا شمار اساتذہ میں ہوتا ہے۔ نثر اور نظم دونوں میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ حمد ونعت سے خصوصی شغف تھا۔ انہوں نے حمد ونعت کو تبلیغ وتحریک بنا کر پیش کیا۔ ان کے ہاں عشق وعلم کا حسین امتزاج ہے۔ اسلوب شعری عالمانہ ہے۔ ان کی شاعری میں ملی وقومی اصلاح کا تصور غالب ہے۔ ان کی نعتوں میں عجز

---

44 افق کاظمی امروہوی فروغ محامد ناشر: مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس، ملتان 1959 ص۔2

45 صدیقی، احمد حسین کشورِ اولیاء (امروہہ) ناشر: محمد حسین اکیڈمی فیڈرل بی ایریا کراچی (سن ندارد) ص 199-200

46 ایضاً ص 202

47 محمود، راجا رشید "اردو کے صاحب کتاب نعت گو (اوّل)" مشمولہ: "ماہنامہ نعت" (لاہور) جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 4، اپریل 1988ء ص 45

☆ واضح رہے کہ "فروغ محامد" کے اعداد بھی 1379ھ بنتے ہیں جو کہ کتاب کا سال طباعت بھی ہے۔ راجا رشید محمود نے اس کی تاریخ درست درج کی ہے۔ جب کہ غوث میاں نے اپنی فہرست میں 1960ء اور پاکستان کے نعت گو شعرا کے مرتب سید محمد قاسم نے 1966ء درج کی ہے، یہ دونوں تاریخیں درست نہیں۔ جب کہ قاسم صاحب نے افق کاظمی امروہوی کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات دونوں درج نہیں کیں۔

وانکسار کی مہکار موجود ہے۔

''حمد باری تعالیٰ''

یارا نہیں ثنائے خدائے جلیل کا ہاتھ آئے خامہ بھی جو پرِ جبرئیل کا
ہستی میں تیری دخل نہیں قیل و قال کا اس راستے میں لنگ ہے مرکب دلیل کا
کر مجھ کو میرے شاہدِ مقصد سے ہمکنار اللہ صدقہ اپنے حبیب جلیل کا [48]

نعت (طلوع ماہِ رسالت)

''ان کی نظم ''طلوع ماہِ رسالت'' اپنے اختصار، بحر روانی و سادگی اور فکری خوبیوں کے باعث اُردو کی خوبصورت نعت ہے۔'' [49]

کیا بزم جہاں میں روشنی ہے ظلمت کافور ہوگئی ہے
ساری دنیا ہے بقعۂ نور محفل ہے کہ جگمگا رہی ہے
کیوں بھیڑ ہے یہ ملائکہ کی کیوں عرش زمین بن رہی ہے
شیطانِ رجیم کیوں ہے گریاں کیوں شاد ہر ایک آدمی ہے
کیوں زلزلہ ہے عجم میں برپا کسریٰ کے محل میں کھلبلی ہے
دنیا میں ہے آج اس کی آمد دنیا جس کے لئے بنی ہے
ہاں وہ ہے کلیدِ کنزِ مخفی مفتاحِ کُن فکاں وہی ہے
وہ بدرِ علوم و فضل و اخلاق تہذیب و ادب کا مشتری ہے
وہ قاطعِ حلقۂ غلامی آزادیٔ عام جس نے دی ہے
صد شکر افقؔ کہ تو جہاں میں اس تاجِ رُسل کا اُمتی ہے [50]
کھلا ہے باغ عالم میں وہ گل بستان فطرت کا کہ خود صناع قدرت مدح خواں ہے جس کی نکہت کا
وجود پاک جن کا باعث تخلیق عالم ہے ظہور ذات سے جن کے کھلا ہے راز فطرت کا

---

48 عاصی کرنالی، ڈاکٹر اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر: اقلیم نعت کراچی 2001ء ص392
49 ریاض مجید، ڈاکٹر اردو میں نعت گوئی اقبال اکادمی پاکستان، 16 میکلوڈ روڈ، لاہور
50 عاصی کرنالی، ڈاکٹر اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر: اقلیم نعت کراچی 2001ء ص393-392

جو وہ پیدا نہ ہوتے تو نہ ہوتے دو جہاں پیدا انہی کی ذات اقدس مطلع اوّل ہے خلقت کا
ہوئی دنیا منور جلوۂ حسن محمد سے مٹا اس شمع نورانی سے یکسر نام ظلمت کا
افق وہ کاش رؤیا میں دکھا دیتے جمال اپنا
مٹا دیتے دلِ پُرشوق سے یہ داغ حسرت کا[51]

افق کاظمی، مولانا الطاف حسین حالی اور علامہ اقبال کی شاعری سے بہت متاثر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے مولانا حالی اور علامہ اقبال کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنی شاعری کے ذریعے اپنی قوم میں جذبۂ آزادی، اسلامی اخوت و مساوات کا پیغام پہنچایا۔[52] یہاں آپ کی ایک طویل نظم ''ہمارا ماضی اور حال'' کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں۔ یہ مناجات بارگاہِ خداوندی میں بصورت مسدس پیش کی گئی ہے۔ جس میں استغاثہ اور استمداد کا پہلو نمایاں ہے۔

ہمارا ماضی اور حال

ارتباط باہمی کے ساتھ سب ہوتے تھے کام رات دن رہتا تھا گھر گھر میں خوشی کا اہتمام
کارہائے دین و دنیا کا مکمل تھا نظام محو رہتے تھے عبادت میں خدا کی خاص و عام
دین و دنیا کی ترقی کے تمام اسباب تھے
کامیابی کے کشادہ ہر طرف سے باب تھے

ترک کردیں ہم نے وہ باتیں جو تھیں اسلام کی اب نہیں ہوتیں کسی مجلس میں باتیں کام کی
ہوگئیں خوگر زبانیں غیبت و دشنام کی گاؤ خر دل میں زباں ذکر خدا کے نام کی
بھول بیٹھے روزہ کہتے ہیں کسے کیا ہے صلوٰۃ
رمز حج معلوم ہے ہم کو نہ مقصود زکوٰۃ

''میر اُفق کاظمی ان اساتذہ میں شامل ہیں جن کا ذہن و قلم دینی اور ملّی شاعری کے لیے وقف رہا اور جنھوں نے حمد و نعت کو تبلیغ و تحریک بنا کر پیش کیا۔''[53]

---

51 محمود، راجا رشید نعت کائنات: جنگ پبلشرز آغا خان روڈ، لاہور 1993ء ص128

52 صدیقی، احمد حسین کشور اولیاء (امروہہ) ناشر: محمد حسین اکیڈمی فیڈرل بی ایریا کراچی (سن ندارد) ص200

53 عاصی کرنالی، ڈاکٹر اُردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر اقلیم نعت کراچی E-201، صائمہ ایونیو سیکٹر B-14 شمالی کراچی جون 2001ء ص392
ڈاکٹر وحید قریشی کی نگرانی میں عاصی کرنالی کا یہ تحقیقی مقالہ لکھا گیا۔ جس پر مقالہ نگار کو ''ڈاکٹریٹ'' کی سند تفویض ہوئی۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی وہ دوسرے خوش نصیب پاکستانی ہیں کہ جنھوں نے اُردو حمد و نعت کے موضوع پر مقالہ لکھا۔

طاق نسیاں پر اُٹھا کر رکھ دیا قرآن کو　　لے کے رسمیں کفر کی غارت کیا ایمان کو
حج کو جائے کون دے تکلیف اپنی جان کو　　جب خدا رزّاق ہے کیوں دیں زکوٰۃ انسان کو
ہائے کیا اُلٹی سمجھ الٹا عقیدہ ہو گیا
طالع بیدار اپنا جاگتا تھا سو گیا
اے خدا پھر تو مناجات افق میں دے اثر　　مل کر پھر آپس میں ہم ہوں صورت شیر و شکر
پھر بنے ہر فرد مسلم صاحب فکر و نظر　　پھر ہمیں ممتاز کردے دولت علم و ہنر
اے خدا پھر اوج پر پستی سے پہنچادے ہمیں
اے خدا پھر شوکت اسلام دکھلادے ہمیں[54]

افق کاظمی کی شاعری اصلاحِ امت کی آئینہ دار ہے۔ انہوں نے نعت رسول ﷺ کے پیرائے میں امت کی زبوں حالی کو بیان کیا ہے۔ وہ بارگاہ سرورِ کونین سے نظر کرم اور نظرت عنایت کی قوی امید رکھتے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ وہ ایک دن اپنی کھوئی ہوئی عظمتِ رفتہ کو دوبارہ حاصل کریں گے اور یہ امت پھر سرخرو ہوگی۔

اُنھوں نے اپنی اس نظم میں مسلمانوں کے ماضی کو دہراتے ہوئے حال کی بدحالی کا ذکر کیا ہے۔ افق کاظمی اپنی اس نظم میں عظمت رفتہ کے تناظر میں اُمت کی پستی کو بڑے دکھ سے بیان کر رہے ہیں۔ اب آپ کے سامنے ایک اور نعت گو قمر میرٹھی کو پیش کیا جائے گا۔

☆☆☆

قمر میرٹھی (1914-1977ء)

قمر میرٹھی کا پیدائشی نام قمرالدین احمد ہے۔ آپ 1914ء میں میرٹھ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[55] آپ کے والد شمس الشعراء شمس الدین احمد شمس وارثی میرٹھی نامور شعرا میں شمار کیے جاتے تھے۔ دندان سازی کا پیشہ آپ کی خاندانی وراثت ہے۔ خود ڈاکٹر قمر میرٹھی نے میٹرک کرنے کے بعد دانتوں کے علاج میں سند حاصل کر کے مدتوں اس فن کو ذریعۂ روزگار بنایا۔

قمر میرٹھی نے 1933ء میں شاعری کا آغاز کیا۔ میرٹھ میں آل انڈیا مشاعرے میں پہلی بار کلام پیش کرنے کا موقع ملا۔ والد گرامی معروف اور قادرالکلام شاعر تھے ان کی صحبت اور تربیت نے جلا بخشی۔ یہی وجہ

54 صدیقی، احمد حسین، ص 200-202
55 قمر میرٹھی 1976ء، شمس و قمر مکتبۂ علم و ادب، لاہور ص 3

ہے کہ قمر میرٹھی دور دور تک مقبول ہونے لگے۔

لاہور کے نعت گوشعراء میں محمد دین کلیم لکھتے ہیں ''اسی دوران تحریک پاکستان کے ساتھ ایسے وابستہ ہوئے کہ قریہ قریہ، شہر شہر گھوم گئے اور پاکستان کے متعلق ولولہ انگیز نظمیں پڑھ کر جوش و جذبہ ابھارتے رہے۔''56 قمر صاحب نے بعض ہندو شاعروں کے جواب میں متعدد نظمیں لکھیں جو پمفلٹوں کی صورت میں ہزاروں کی تعداد میں چھپتیں اور تقسیم ہو جاتیں۔ ان میں ''نعرۂ مسلم لیگ'' ''نغمۂ مجاہد'' ''عزم پاکستان'' اور ''دیس راگ'' جیسی نظموں نے بہت شہرت حاصل کی۔

تحریک پاکستان کے دور میں قمر میرٹھی نے ہندو شعراء کی مسلم دشمن نظموں کا ترکی بہ ترکی جواب دیا اور اپنی تڑپا دینے والی اور قلب کو گرما دینے والی نظموں سے تحریک پاکستان کو ایک ولولۂ تازہ بخشا۔ قرارداد پاکستان کے بعد کانگریس، احرار، جمعیت علما ہند اور دیگر پاکستان دشمن جماعتوں کے مذموم پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دیا۔''

قیام پاکستان کے بعد اپنا سب کچھ چھوڑ کر لاہور میں آ بسے تھے۔ ذکر رسول کو عام کرنے والے اور تحریک پاکستان کے اس عظیم سپوت نے طرح طرح کے مصائب آلام اور عوارضات سے نبرد آزما ہوتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہا۔ 31 دسمبر 1977ء کو ساڑھے نو بجے شب انتقال ہوا۔ قبرستان میانی صاحب لاہور میں مدفون ہیں۔57

قمر میرٹھی کے کلام کا بیشتر حصہ نعتوں پر مشتمل ہے۔ آپ کی نعت گوئی قاری کے دل کو حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار کرتی ہے۔ آپ کا نعتیہ مجموعہ کلام ''شمس و قمر'' 1976ء میں لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

قمر میرٹھی کے نعتیہ کلام کا نمونہ ملاحظہ فرمایئے۔

کس سے ہو کون و مکاں میں شرح احسان رسول — داستان کن فکاں ہے زیر عنوان رسول
بس گئی ہے دیدہ و دل میں مدینے کی بہار — رچ گئی ہے روح وتن میں بوئے بستان رسول
کردیا دنیا کے بندوں کو خدا سے آشنا — کس قدر ہے نسل آدم پر یہ احسان رسول

پیش ہوگا دفتر اعمال جب پیش خدا
تھام لوں گا دونوں ہاتھوں سے میں دامان رسول

قمر میرٹھی کی یہ نعت ''یا حبیب خدا یا حبیب خدا'' آنکھوں کو نم اور دل کو گداز دیتی ہے۔ طوالت سے بچنے

---

56 کلیم، محمد دین لاہور کے نعت گوشعراء ماہنامہ ''شام وسحر'' لاہور (نقش ثانی) جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 2-1، جنوری، فروری 1982ء ص 314

57 میرٹھی، نور احمد تذکرہ شعرائے میرٹھ ادارۂ فکر نو کورنگی، کراچی 2003ء ص 801-802

کے لئے اس کے صرف دو بند پیش کر رہا ہوں۔ ملک و ملت کے حوالے سے نعت گو شعراء کی بے چینی و تڑپ کا انداز دیکھئے۔ جسے شاعر خوش بیان نے بارگاہ رسالت میں ''استغاثہ'' کے طور پر پیش کیا ہے۔

دوست رکھتے ہیں دشمن سے اک ساز باز کس طرح راز اپنا رہے کوئی راز
کوئی پھر غزنوی ہو، کوئی پھر ایاز المدد، المدد یا شہ دوسرا
یا حبیب خدا، یا حبیب خدا
پھر ہو صبح سکوں کا طلوع آفتاب عظمت رفتہ پھر لوٹ آئے شتاب
پھر مسلماں ہوں دنیا میں سطوت مآب کیجیے اپنی امت کے حق میں دعا
یا حبیب خدا، یا حبیب خدا

''قمر میرٹھی مرحوم نہایت عمدہ نعت گو تھے۔ وہ بھی ایک مخمس نعتیہ شہر آشوب بعنوان ''بحضورِ رحمتِ تمام علیہ الصلوٰۃ والسلام'' میں اپنا دردِ دل اور اُمت کی بدحالی کا نوحہ اس طرح کرتے ہیں۔''[58] میرے حضور التفات! میرے حضور التفات ایک اور نعت ملاحظہ ہو۔

میرے حضور التفات! میرے حضور التفات
ایسے بجے چراغ شام، اختر شب بھی سو گئے جن سے توقعات تھیں وہ بھی فضا میں کھو گئے
غیر تو خیر غیر تھے، اپنے بھی غیر ہو گئے بگڑی ہے یوں جہاں میں اب، بنتی نہیں بنائے بات
میرے حضور التفات! میرے حضور التفات
آپ ہیں نازش خدا، آپ ہیں رحمت تمام سلسلہ انبیاء کا ہے، آپ پہ ختم لاکلام
آپ پہ روز و شب درود، آپ پہ رات دن سلام آپ دعا کریں کہ ہو، دور یہ دور مشکلات
میرے حضور التفات! میرے حضور التفات
قلب صمیم سے ہوں میں، معترف گنہ حضور فرد عمل میں ہیں مری، صرف قصور ہی قصور
اس کے بدوصف، امید عفو رکھتا ہے یہ قمر ضرور طالب التفات پر، ایک نگاہ التفات
میرے حضور التفات! میرے حضور التفات [59]

---

58 علیم ناصری نعتیہ شہر آشوب ماہنامہ ''شام و سحر'' لاہور (نعت نمبر 3) جلد نمبر 9، شمارہ نمبر 2-1 جنوری، فروری 1983ء ص 105

59 کلیم، محمد دین لاہور کے نعت گو شعراء شام و سحر، لاہور، ماہنامہ (نعت نمبر نقش ثانی) جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 2۔1 جنوری۔ فروری 1982ء ص 315

حفیظ جالندھری (1900ء-1982ء)

فردوسِ اسلام' ابوالاثر حفیظ ☆ جالندھری قومی ترانے کے خالق اور اردو کے نامور شاعر تھے۔ [60] بچوں کے افسانہ نگار کی حیثیت سے بھی شہرت حاصل تھی ۔شاہنامۂ اسلام لائق احترام کاوش ہے 14' جنوری 1900ء کو جالندھر مشرقی پنجاب (انڈیا) کے راجپوت (چوہان) خاندان میں پیدا ہوئے آپ کے والد کا نام حافظ شمس الدین تھا۔مولانا غلام قادر گرامی جالندھری کے تلمیذ تھے۔

حفیظ جالندھری کا انتقال 21 دسمبر 1982ء کو لاہور میں ہوا۔اولاً تدفین ماڈل ٹاؤن لاہور میں ہوئی پھر جسد خاکی کو مینار پاکستان لاہور میں منتقل کر دیا گیا۔ [61]

حفیظ جالندھری ہر صنف سخن میں ماہرانہ قدرت رکھتے تھے ان کا مشہور کارنامہ یہ ہے کہ تاریخ اسلام کے زرّیں واقعات کو منظوم کر کے شاہنامہ اسلام کی شکل میں پیش کیا ہے یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے حفیظ جالندھری کی شاعری ایک طرف شباب کی مستانہ ترنگوں اور جوانی کی حسین امنگوں کی آئینہ دار ہے تو دوسری طرف قومی و ملی تحفظ کی بھی محافظ ہے انہوں نے قومی و ملی شاعری میں کافی نام پیدا کیا۔

"حفیظ نے تاریخ اسلام کو جس واقعیت اور جوشِ محبت کے ساتھ نظم کیا ہے اُردو میں کسی اور کے یہاں اس کی مثال نہیں ملتی۔" [62] "حفیظ کی خصوصیت یہ ہے کہ تغزل سے ہٹ کر اسوۂ حسنہ کے بیان کو محبت آمیز بنا کر پیش کرتے ہیں۔" [63]

حفیظ جالندھری نے شاہنامہ اسلام کے ذریعے بارگاہ رسالت میں بھی دل نشین نذرانے پیش کیے ہیں آپ کا ایک سلام مقبول عام اور معروف ہے۔ اکثر محافل میں پڑھا جاتا ہے۔

☆ حفیظ جالندھری کی حمد، نعت، ثنا، دعا، التجا، درود وسلام

زباں پر اے خوشا صلِ علیٰ یہ کس کا نام آیا　　　　کہ جبریلِ امیں میرے لیے لے کر سلام آیا

"نعت خواں" حفیظ جالندھری کے اس مجموعے میں وہ تمام حمدیہ و نعتیہ کلام جمع کر دیا گیا ہے۔ جو حفیظ نے لڑکپن کی عمر سے آج تہتر برس کی عمر تک دربارِ رسول میں پیش کیا ہے۔ صفحات 224 عکسی مجلد ہدیہ 10 روپے بحوالہ ماہنامہ اسلام جلد چہارم بہ اشاعت 1973ء ص 240

60 حفیظ جالندھری (سن ندارد) نعت خواں ایوان اردو سنت نگر، لاہور ص 5

61 وفیات اہل قلم ص 143

62 فرمان فتح پوری، ڈاکٹر ص 102

63 اشفاق، سید رفیع الدین، ڈاکٹر اُردو میں نعتیہ شاعری اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی اکتوبر 1976ء ص 572

""سلام""

سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی سلام اے فخر موجودات، فخر نوع انسانی
سلام اے ظل رحمانی، سلام اے نوریزدانی ترا نقش قدم ہے زندگی کی لوح پیشانی
ترے آنے سے رونق آ گئی گلزار ہستی میں شریک حال قسمت ہوگیا پھر فضل ربانی
تری صورت، تری سیرت ترا نقشہ، ترا جلوہ تبسم، گفتگو، بندہ نوازی، خندہ پیشانی
زمیں کا گوشہ گوشہ نور سے معمور ہوجائے ترے پرتو سے مل جائے ہر اک ذرے کو تابانی
حفیظ بے نوا بھی ہے گدائے کوچۂ الفت عقیدت کی جبیں تیری مروت سے ہے نورانی

ابوالاثر حفیظ جالندھری ""شاہنامہ اسلام"" اور ""قومی ترانے"" کے خالق ہیں۔ ان کی شاعری نے نہ صرف ہمارے ادب پر بلکہ سیاسی رجحانات پر بھی دور رس اثرات مرتب کیے۔ حفیظ جالندھری کی تخلیق ""شاہنامہ اسلام"" نے ملت اسلامیہ کی فوز و فلاح اور ترقی و بقا میں اہم کردار ادا کیا۔

پاکستان کے قومی ترانے کے خالق کی حیثیت سے آپ کی تہذیبی و تاریخی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ جدوجہد آزادی اور قیام پاکستان کی تحریک میں حفیظ جالندھری کا کلام مسلمانوں کے دل و دماغ کو منور کرتا رہا۔ قیام پاکستان کی تحریک میں آپ کی نظمیں اور آزادی کے گیت زبان زد عام رہے۔

""معجزہ"" کے عنوان سے حفیظ جالندھری نے 13 مارچ 1940ء میں ایک نظم کہی تھی۔ اس کا صرف ایک جز آپ کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔ جس میں پاکستان کے قیام کو معجزات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ایک ""معجزہ"" قرار دیا گیا ہے۔

ہر طلوع صبح ہے اس معجزے کی یادگار جو بشکل ملک پاکستان ہے عالم آشکار
معجزہ ایمان کا، الحاد کے اس دور میں میں نے دیکھا اپنی آنکھوں سے اسی لاہور میں
مہر عالم تاب سے یا چاند سے تاروں سے پوچھ یا قریبی مسجد شاہی کے میناروں سے پوچھ
آمقام پیر ہجویری سے کر کسب نگاہ قلعہ اورنگ زیب اس معجزے کا ہے گواہ
پوچھ قطب الدین ایبک کی زبانِ حال سے یا طلب کر یہ حقیقت مرقد اقبال سے
ہاں یکے از معجزات رحمۃ للعالمین
معجزہ ان بخت بیداروں نے دیکھا ہے یہیں [64]

شملہ عید گاہ میں نماز عید کے بعد قائداعظم کی تلقین پر مسلمانوں کے لیے صبر وضبط اور امن کا پیغام کے طور

64 آزادی کے ترانے ص35

پر ''آزادی کی اولین عید الفطر'' پر نظم کہی گئی۔

اے فرزندان توحید! تم کو مبارک صبح عید!
حاصل ہوگیا پاکستان آخر بر آئی امید
فضل خدا لے آیا ہے آزادی کا روز سعید
آزادی کے معنی ہیں نفس کے اوپر جبر شدید
امن و امان و صلح و صفا آنحضرت کی ہے تاکید
غیر بھی اپنے بن جائیں اب وہ دکھاؤ خلق حمید
دنیا بھر میں پھیلاؤ احکام قرآن مجید!
منزل تک پہنچائے گی اللہ والوں کی تقلید
جو مظلوم کا یاور ہو وہ ہے غازی اور شہید
مایوسی کی دنیا میں بن جاؤ صبح امید
تم کو مبارک صبح عید
اے فرزندان توحید! 65

حفیظ جالندھری اپنی اس نظم میں فرزندانِ توحید سے مخاطب ہو کر انہیں ان کی ذمہ داریاں یاد دلا رہے ہیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات اور احکامِ قرآنِ کریم کی ابدی تعلیم پس منظر میں مسلمانوں کو درسِ نصیحت دے رہے ہیں۔ حفیظ کے بعد اب دوسرے شاعر منور بدایونی کو ملاحظہ کیا جائے۔

☆☆☆

منور بدایونی (1908ء۔1984ء)

منور بدایونی نعت گو شاعر کے حوالے سے بہت معروف ہیں۔ جن کا تفصیلی ذکر ہم نے باب سوم ''پاکستان کے معروف نعت گو شعرا کے تذکرے'' میں کیا ہے۔ ان کا ایک شعر تو زبان زد خلائق ہو چکا ہے۔

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

منور بدایونی نے شعبہ نعت گوئی کے علاوہ قومی و ملی شاعری کے حوالے سے بھی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ تحریک پاکستان اور استحکام پاکستان میں آپ کا حصہ شامل ہے قیام پاکستان کے بعد کی شاعری میں

---

65 آزادی کے ترانے ص36

استحکام پاکستان کے تمام شواہد آپ کی شاعری میں موجود ہیں۔

منور بدایونی کے تین مختلف موضوعات 128 صفحات کی ایک کتاب میں یکجا ہیں۔ ''شیخ عبدالقادر جیلانی'' (مناقب) ''منور غزلیں'' (بہاریہ کلام) جبکہ ''منور نغمات'' قومی و ملی شاعری پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب گابا بک پوائنٹ انارکلی آرکیڈ گلشن اقبال بلاک نمبر 14 کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ سال اشاعت ندارد ہے۔ منور غزلیں کا ''پیش لفظ'' ڈاکٹر محمود حسین کراچی یونیورسٹی کا تحریر کردہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے پیش لفظ میں تاریخ 11 جنوری 1970ء درج کی ہے۔ [66]

جبکہ ''منور نغمات'' کا تعارف مولانا منتخب الحق قادری صدر شعبۂ اسلامیات کراچی یونیورسٹی کی تحریر سے مزین ہے۔ مولانا منتخب صاحب نے اپنی تاریخ ''تعارف'' میں 25 اکتوبر 1969ء تحریر کی ہے۔ [67]

منور بدایونی نے پاکستان کے لیے بہت کم لکھا۔ آپ کا یہ کم لکھا گیا بھی دوسروں کے بہت پر ''غالب'' ہے۔ منور بدایونی ایک کامیاب نعت گو شاعر کی حیثیت سے اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ آپ نے اسلامی حدود میں رہتے ہوئے وطن پرستی کے جذبے کو بھی عام کیا ہے۔ آپ نے کل آٹھ ملی نظمیں کہی ہیں۔ یہ تمام نظمیں وطن پرستی کے شدید جذبہ کی عکاس ہیں۔ ہر نظم اپنی جگہ مکمل ہے۔

مٹی مری مٹ کر بھی منور ہی رہے گی
جو خاک میں مل جائے یہ وہ خاک نہیں ہے
(منور بدایونی) [68]

منور بدایونی نے جن اہم موضوعات کو سامنے رکھ کر ملی شاعری کی ہے۔ اس کے عنوانات کو ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے۔ ترانۂ پاکستان، نغمۂ وطن، نعرۂ جہاد، فوج پاکستان تیرا شکریہ، قومی یکجہتی، نوجوانانِ وطن سے خطاب، خواتین پاکستان سے خطاب اور دربار رسول میں فریاد شامل ہیں۔

''منور بدایونی کے یہاں خیال سے اظہار تک اور فکر سے لہجے تک نہایت جاذبیت، دلکشی اور اثر آفرینی

---

66 منور بدایونی منور غزلیں گابا بک پوائنٹ گلشن اقبال، کراچی 1970ء ص36

67 منور نغمات ص105

68 منور بدایونی ص107

پائی جاتی ہے۔ ان کے یہاں زبان و بیان کی لطافتیں اور الفاظ کا شعری تنظیم میں دروبست بہت خلاقانہ ہے۔"[69] منور بدایونی کی نعتیں مقبول بارگاہ ہیں۔ آپ کی بہاریہ شاعری نہایت حسین اور لاجواب ہے۔ جبکہ آپ کی قومی و ملی شاعری بھی جوش و جذبہ ولولہ اور امنگ کے ساتھ ساتھ خوداعتمادی کے جوہر سے مالا مال ہے۔

"ترانہ پاکستان"

بج رہا ہے ساز پاکستان کا
آج دنیا بھر میں اس کی دھوم ہے اس کا خالق قادر قیوم ہے
ہے بجا ہر ناز پاکستان کا
بج رہا ہے ساز پاکستان کا
ہر مجاہد تیغ جوہر دار ہے ہر سپاہی آہنی دیوار ہے
ہر جواں جاں باز پاکستان کا
بج رہا ہے ساز پاکستان کا [70]

"نغمۂ وطن"

دشمن دیں سے گھٹے گی نہ تری شانِ وطن ہے خداوند جہاں تیرا نگہبان وطن
تجھ پہ قربان وطن سارے مسلمان وطن
رائیگاں جا ہی نہیں سکتا شہیدوں کا لہو ہے ترے واسطے اللہ کا فرمان وطن
تجھ پہ قربان وطن سارے مسلمان وطن [71]

اسرائیلی جارحانہ حملہ سے متاثر ہو کر شاعر نے "دربار رسول میں فریاد" پیش کی ہے اس فریاد کا آہنگ و انداز ملاحظہ کیجیے۔ پوری نظم اسلامی جذبے اور پیغمبر اسلام کی محبت کے سائے میں کہی گئی ہے۔ مولانا الطاف حسین حالی کی مشہور مسدس کے مطلع پر چار مصرعوں کی جلوہ فگنی دیکھیے۔

---

69 عاصی کرنالی، ڈاکٹر ص619
70 منور بدایونی ص109
71 ایضاً ص119

''دربار رسول میں فریاد''

چھائی ہوئی عالم پہ قیامت کی گھٹا ہے　　بدلی ہوئی دنیا میں زمانے کی ہوا ہے
گردش میں مسلماں ہیں فلک کانپ رہا ہے　　غیروں کی شکایت نہیں اپنی ہی خطا ہے

اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے [72]

''دربار رسول میں فریاد منور بدایونی کا من پسند موضوع ہے۔ انھوں نے اپنی فریاد کو حالؔی کی لے میں پیش کیا ہے۔ دنیا میں مسلمانوں پر جو ظلم و جبر کی فضا چھائی ہوئی ہے اسے اپنی خطا قرار دیتے ہوئے امت کی دستگیری کی درخواست منظوم کی ہے۔ اب اسی تناظر میں ثمر عبدالکریم کی شاعری کو ملاحظہ کیا جائے۔

☆☆☆

ثمؔر، عبدالکریم، (1908ء۔1989ء)

عبدالکریم پیدائشی نام، ثمر تخلص ہے۔ والد کا اسم گرامی حاجی منیر الدین ہے۔ حکیم عبدالکریم ثمر کے نام سے معروف ہیں۔ 1908ء کو اچھرہ لاہور میں پیدا ہوئے۔ [73] تعلیمی میدان میں فاضل فارسی اور طبیہ کالج لاہور سے فارغ التحصیل تھے۔

عبدالکریم ثمر کی نعتیہ شاعری نصف صدی سے زیادہ عرصے پر محیط ہے۔ اللہ کے رسول سے قلبی وابستگی اور شیفتگی ان کی نعتوں سے عیاں ہے۔ علامہ اقبال اور اُن کی شاعری سے حد درجہ متاثر ہیں۔ ان کا نعتیہ کلام عشق رسول کی کیفیات کا آئینہ دار ہے۔ عبدالکریم ثمر ایک قادر الکلام نعت گو شاعر کے علاوہ ادیب بھی تھے۔ نظم ونثر میں کئی کتابیں موجود ہیں۔

گوہر ملسیانی اپنے تذکرے ''عصر حاضر کے نعت گو'' میں عبدالکریم ثمر کی نعتیہ خصوصیات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''ثمر نے نعت کو دلکش الفاظ کا جامہ پہنایا ہے۔ ان کے اشعار میں خیالات کی ندرت اور اسلوب کی تازگی ہے۔'' [74]

18، فروری 1989ء حکیم عبدالکریم ثمر کا سال وفات ہے لاہور میں آسودۂ لحد ہیں [75] عبدالکریم ثمر

---

72 منور بدایونی ص120

73 گوہر ملسیانی　عصر حاضر کے نعت گو　گوہر ادب پبلی کیشنز صادق آباد پنجاب 1983ء ص107

74 ایضاً ص112

75 قاسم، سید محمد　پاکستان کے نعت گو شعرا (جلد اوّل) ہارون اکیڈمی اورنگی ٹاؤن، کراچی 1993ء ص265

کے تین مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں پہلا ''شعروالہام'' کے نام سے 1962 میں غزلوں اور نظموں کا مجموعہ شائع ہوا جس کے آخر میں 39 نعتیں شامل تھیں۔ 1975ء میں دوسرا مجموعہ کلام ''شاخ سدرہ'' کے نام سے شائع ہوا یہ مکمل حمدیہ ونعتیہ کلام پر مشتمل تھا۔ جب کہ تیسرا مجموعۂ کلام ''احسن تقویم'' 1982ء میں شائع ہوا۔ یہ بھی مکمل حمدیہ و نعتیہ کلام سے مرصع ہے۔ 1987ء میں ''شاخ سدرہ'' کا جدید ایڈیشن اعجاز ٹریڈرز، لاہور نے شائع کیا ہے۔

ثمر عبدالکریم کی حمدیہ تب وتاب ملاحظہ کیجئے

اے ہمہ نور ہمہ حسن ہمہ ناز بتا
میں کہاں جا کے سناؤں غم دل کی تفصیل | بے نیازی ہی تری شان سہی رب جلیل
کیا کوئی اور بھی ہے بارگہِ ناز بتا
سر توحید کھلا دین کی دولت پائی | کس کے فیضان سے انسان نے خلافت پائی
ہے محمد کے سوا کون جہاں ساز بتا [76]

''نعت رسول''

حدود وسعت کون و مکاں سے ملتی ہے | مرے خیال کو وسعت کہاں سے ملتی ہے
گناہگار کو سنتے ہیں اے شہ کونین | نوید خلد ترے آستاں سے ملتی ہے
مری زباں پہ ہے نام محمد عربی | مری نوا بھی بلالی اذاں سے ملتی ہے
یہ آستان محمد ہے، اس طرف آؤ | سکون قلب کی دولت یہاں سے ملتی ہے
وہ آبرو کہ ہے محروم آدمی جس سے | حضور سرور کون ومکاں سے ملتی ہے
دیار ہست میں بستان مصطفیٰ ہے ثمرؔ
ریاض خلد کی نزہت جہاں سے ملتی ہے [77]

حکیم عبدالکریم ثمر تحریک آزادی کے ایام میں مسلم لیگ کے منعقدہ جلسوں میں نظمیں پڑھتے تھے۔ عبدالکریم ثمر نے اپنے کلام سے مسلمانوں میں جذبۂ آزادی کو اُبھارا۔ قیام پاکستان کے اہم مقاصد سے آگاہ

---

76 غوث میاں انتخاب حمد حضرت حسان حمد ونعت بک بینک پاکستان کراچی 1998ء ص 149

77 محمود راجا رشید نعت کائنات (انتخاب) جنگ پبلشرز آغا خان روڈ، لاہور 1993ء ص 153

کیا۔ عملی طور پر بھی مسلمانان ہند کے ساتھ جدو جہد آزادی میں بھر پور حصہ لیا۔

1946ء میں خضر وزارت کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں اور مصائب و آلام برداشت کیے۔ آپ کی ملی نظمیں تحریک پاکستان کا قومی اثاثہ ہیں۔ ملی و قومی خدمات کے اعتراف میں آپ کو 1987ء میں ''تحریک پاکستان گولڈ میڈل'' سے نوازا گیا۔ آپ کو نعت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نمایاں خدمات انجام دینے پر بھی 1405ھ (1984ء) میں ہجری ایوارڈ دیا گیا۔

''ثمر دورِ حاضر کی بے راہ روی کا علاج دامانِ رسول میں تلاش کرتے ہیں۔''[78] عبدالکریم ثمر نے تحریک آزادی، قیام پاکستان اور قائداعظم محمد علی جناح کے لیے کئی قومی و ملی نظمیں کہیں، مگر آپ کی زیادہ مشہور ہونے والی نظموں کے عنوانات دیکھیے۔ ''مسلمان سے خطاب'' ''پاکستان'' اور ''محمد علی جناح'' زیادہ مقبول ہیں۔ ''مسلمان سے خطاب'' والی نظم آپ کی نذر ہے۔

''مسلمان سے خطاب''

مسلم یہ تیری سادگی پُر پیچ ہے دنیا بڑی
لاریب ہندو کے لیے اوتار ہے گاندھی مگر
اک ساحر الموط ہے اللہ پر ایمان کی
رسی اگر مضبوط ہے بے کار ہے ڈرنا ترا
ناموس ملت کے لیے قومی حمیت کے لیے
جائز ہے اب مرنا ترا مانا کہ تو مظلوم ہے
لیکن وہی مخدوم ہے جو لیگ کا خادم بنے
مانا کہ تو احرار ہے سرحد کا خدمت گار ہے
تو کانگریس میں ہے ابھی یہ وقت کی ہے راگنی
ملت کی یہ تجویز ہے آ لیگ کے سائے تلے
جھنڈا ہلالی ہے ترا رتبہ بلالی ہے ترا

78۔ یونس شاہ گیلانی ص399

لیکن فضائے ہند میں صد حیف تو محکوم ہے
اپنا وہی مخدوم ہے جو لیگ کا خادم ہے [79]

ثمر عبدالکریم کی یہ نظم مسلمان سے خطاب، بہت مقبول ہوئی۔ شاعر کہتا ہے کہ تو ہلالی جھنڈے کا مالک ہے اور تیرا رُتبہ بلالی ہے تو ناموسِ ملت اور قومی حمیت پر قربان ہو جا۔ اسی تناظر اور انہی کیفیات میں ایک اور شاعر عبرت صدیقی کو ملاحظہ کیا جائے۔

☆☆☆

عبرت صدیقی (1909ء-1990ء)

عبرت تخلص اور پیدائشی نام تبارک علی تھا جب کہ شہرت، عبرت صدیقی بریلوی کے حوالے سے تھی اردو کے ممتاز شاعر بالخصوص نعت گو شعرا میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ 1909ء میں بدایوں کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ [80]

ابتدائی عمر سے ہی شعر و شاعری سے ربط پیدا ہو گیا تھا حضرت دل شاہجہانپوری کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ہندوستان سے ہجرت کر کے 1965ء میں کراچی آ گئے تھے علمی اور ادبی حلقوں نے خوب پذیرائی کی۔ اکثر نعتیہ محافل میں انہیں صدارت کے لیے بلایا جانے لگا۔ آخری وقت میں صرف حمد و نعت سے رشتہ جوڑ لیا تھا۔

عبرت صدیقی بریلوی کا انتقال 2 دسمبر 1990ء کو کراچی میں ہوا جب کہ تدفین نارتھ کراچی میں ہوئی۔ [81]

''موج کوثر'' کے نام سے عبرت صدیقی بریلوی کا نعتیہ مجموعہ کلام 20 دسمبر 1982ء میں تشکیل برادرس لیاقت آباد کراچی نمبر 19 نے شائع کیا۔

''موج کوثر'' میں حمد و نعت کے علاوہ ''تعمیر حیات وطن''، ''عرفانیات'' اور ''تغزل جدید'' کے حوالے سے بھی شاعری موجود ہے۔

عبرت صدیقی بریلوی کی شاعری پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ کے کلام میں تقدس، نفاست، اور حقیقت آفرینی کی فضا موجود ہے۔ آپ کا نعتیہ کلام اور اصلاحی و اسلامی نظمیں نئی نسل کے لیے تحفہ ہیں۔ آپ

---

79 آزادی کے ترانے (حصہ اوّل) 1989ء ص 40

80 قاسم، سید محمد پاکستان کے نعت گو شعراء (جلد دوم) حرا فاؤنڈیشن پاکستان (رجسٹرڈ)، کراچی 2007ء ص 281

81 (i) شیخ، محمد میر احمد، ڈاکٹر وفیاتِ اہلِ قلم اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد 2008ء ص 296

(ii) جعفری، عقیل عباس پاکستان کرونیکل ورثہ و فضلی سنز اردو بازار کراچی 2010ء ص 674

کی حمد ''نورانی کلیاں'' میں روانی دیکھیے۔

''نورانی کلیاں''

گلوں کی پھبن میں بہاروں میں تو ہے مہکتے ہوئے لالہ زاروں میں تو ہے
تراشے ہیں سیارے حکمت نے تیری جمال آفریں شاہکاروں میں تو ہے
چہک کر کلی گیت گاتی ہے تیرا چمن کی شگفتہ بہاروں میں تو ہے
ترے لطف کی بارشیں ہر طرف ہیں بیاباں میں تو سبزہ زاروں میں تو ہے
تیرے دل میں بھی نور یزداں ہے عبرتؔ
بفضل خدا دینداروں میں تو ہے 82

''حمد خدا کا پیارا گیت'' کے عنوان سے بھی عبرت صدیقی نے حمدیہ گیت کہا ہے اس حمدیہ گیت کی اٹھان، سادگی اور سلاست بھی ملاحظہ کیجئے۔

''حمد خدا کا پیارا گیت''

پھولوں کا گہوارہ گیت میٹھی نیند کا جھونکا گیت
صاف سریلا میٹھا گیت دل میں اترنے والا گیت
حمد خدا کا پیارا گیت
دیپک راگ بجائے جا نوری دیئے جلائے جا
ہر محفل پہ چھائے جا اے دل مضطر گائے جا
حمد خدا کا پیارا گیت 83

عبرت صدیقی بریلوی کی نعت گوئی موثر ہے۔ بحریں عموماً رواں اور مترنم استعمال کرتے ہیں۔ جس میں سلاست اور جدید لفظیات کے استعمال کا حسن بھی جلوہ گر ہوتا ہے۔ اس نعت میں سلاست و روانی کا جہان تازہ موجود ہے۔

---

82 عبرتؔ صدیقی موجِ کوثر شکیل برادرس لیاقت آباد، کراچی 1982ء ص 8
83 ایضاً ص 9-10

عالم میں روشنی ہے محمد کے نور سے　　ہر شے بکھر گئی ہے محمد کے نور سے
روشن ہوئی ہیں خلوت و جلوت کی ظلمتیں　　ہر شمع جل رہی ہے محمد کے نور سے
دنیا ہی فیضیاب نگاہ کرم نہیں　　جنت میں تازگی ہے محمد کے نور
یہ چاند یہ حسیں ستارے یہ کہکشاں　　بزم عمل بھی ہے محمد کے نور سے
جلوہ بکف ہیں محفل ہستی کی ظلمتیں　　کافور تیرگی ہے محمد کے نور سے
لب پر ہر ایک گل کے ہے بے ساختہ ہنسی　　کھل کر کلی ہنسی ہے محمد کے نور سے

عبرت بہر نگاہ بہ نظارۂ جمال
فطرت چمک اٹھی ہے محمد کے نور سے 84

عبرت صدیقی کی اس نعت کی جولانی وروانی دیکھیے۔

آنکھوں میں مدینہ کی فضا گھوم رہی ہے　　فردوس نگاہوں کو مری چوم رہی ہے
گل کے لب نازک پہ تبسم ہے نبی کا　　شبنم رخ ارباب چمن چوم رہی ہے
بھولے نہ غریبوں کو کسی حال میں آقا　　ہر وقت نظر جانب مظلوم رہی ہے
شاید کہ یہی نقش کف پائے نبی ہو　　ہر شے کو مدینہ کی نظر چوم رہی ہے

ہر دور میں عبرت مرے سرکار سے پہلے
مخلوق خدا مضطر و مغموم رہی ہے 85

اس چھوٹی بحر میں عبرت صدیقی کی مضمون آفرینی دیکھیے۔

مظہر حسن ذات کیا کہنا　　سرور کائنات کیا کہنا
بزم انسانیت چمک اٹھی　　آپ کا التفات کیا کہنا
زندگی لفظ میں پنہاں　　آپ کی بات کیا کہنا
داغ ہجر نبی متاع حیات　　یہ مری کائنات کیا کہنا 86

---

84 عبرت صدیقی موج کوثر شکیل برادرس لیاقت آباد، کراچی 1982ء ص13-16
85 ایضاً ص 20
86 ایضاً ص35

میری تحقیق کے مطابق عبرت صدیقی بریلوی نے قومی شاعری بھی کی ہے۔ اسلامی واصلاحی نظمیں بھی کہی ہیں۔ تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے لئے قلمی جدوجہد کے ساتھ شریک رہے۔ آپ کی قومی وملی شاعری جذبۂ حب الوطنی اور وسیلۂ حب الوطنی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے آراستہ ہے۔ آپ کی فکر اور آپ کا قلم بارگاہ رسالت سے استمداد طلب کرتا نظر آتا ہے۔ کیونکہ دنیا کے اصل نجات دہندہ اور آزادیٔ انسانیت کے سب سے بڑے علمبردار، سرور کائنات فخر موجودات کی ذات پاک ہے۔ کوئی وطن کا قائد ہوا ہے۔ کوئی صوبہ کا قائد ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری دنیا کے قائد و مصلح ہیں۔

عبرت صدیقی کی ایک نظم ''تعمیر حیات وطن'' کا انداز و آہنگ ملاحظہ کیجیے۔

''تعمیر حیات وطن''

کہتا ہے لب تعمیر سے تعمیر کا یہ دور — سعی طالب شوق ابھی اور ابھی اور
دیدار کے انجام پہ کچھ ہو نہ سکا غور — کہنا تو تھا کچھ اور مگر کہہ دیا کچھ اور
نکلیں گے اگر عظمت کردار کی دھن میں — ہم اب بھی بدل دیں گے اشارا میں رخ اور
اسلام کے سایہ میں جو اللہ نے چاہا — دم بھر میں بدل ڈالیں گے ہم اب بھی رخ دور
نکلیں گے اگر عظمت کردار مسائل — ہر شے میں نظر آئے گا ماضی کا نیا دور
رخ پھیر لے یک لخت کوئی بعد توجہ — یہ عہد محنت کا ہے دشوار ترین دور
یہ وقت ٹھہرنے کا نہیں راہ عمل میں — منزل کا تقاضہ ہے ابھی اور ابھی اور
غفلت کے حسیں خواب سے جاگا ہے مسلماں — کشمکش دور کا بدلے گا ہر اک دور
پستی کی طرف ہوتا ہے نہ مائل کبھی مائل — اسلاف کے اسوہ پہ کیا ہوتا اگر غور
تبدیل ہوگئے نگہ حسن کے تیور — ہم عشق کے انجام پہ کرتے ہی رہے غور

صد شکر کہ عبرت کی نظر دیکھ رہی ہے
اسلام کے گلشن میں بہاروں کا نیا دور [87]

شاعر کو تعمیر حیاتِ وطن سے بہت سی اُمیدیں وابستہ ہیں وہ اس آزادی کو غفلت کے حسین خواب سے

---

87 موج کوثر ص93

جاگنے پر محمول کر رہے ہیں وہ اس کشمکش کے دور سے ضرور آزاد ہوں گے۔ وہ سلامتی کے گلشن میں بہاروں کا نیا دور دیکھ رہے ہیں۔ عبرت بریلوی کے بعد اب غنی جبل پوری کو اسی تناظر میں دیکھا جائے۔

☆☆☆

غنی جبل پوری (1898ء 1990ء)

شاہ محمد عبدالغنی جبل پوری کی تاریخ پیدائش ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ مطابق 19 فروری 1898ء جمعۃ المبارک ہے۔ جائے پیدائش قصبہ امیریا ضلع جبل پور (بھارت) ہے۔[88] 5 مئی 1990 کو کراچی میں انتقال ہوا۔

1916ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ علی گڑھ یونیورسٹی سے گریجویشن اور ناگپور یونیورسٹی سے فارسی و اردو میں ڈبل ایم اے کیا۔ درس و تدریس آپ کا پیشہ رہا۔ ساری زندگی محنت اور جدو جہد سے عبارت ہے۔

مرشد گرامی حضرت قبلہ ڈاکٹر شاہ مرزا مرتضیٰ حسین قادری چشتی نیازی نظامی۔

اہم موضوعات پر قابل قدر تصنیف و تالیف یادگار ہیں۔ ا''قرآن تصوف اور اقبال۔ ۱۳۸۰ھ'' ۲۔ ''ریاض الفضائل ۱۳۸۳ھ'' ۳۔ ''مخزن انوار توحید۔ ۱۳۸۳ھ'' ۴۔ ''مقالات و مضامین و خطبات صدارت وغیرہ'' ۵۔ عظمت شاہ محمد (غیر مطبوعہ) ۶۔ ''نور آفتاب رحمت ۱۳۸۸ھ'' (یعنی عظمت مقام محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور نعت گوئی) ۷۔ نذرانہ ادب (چند نعتوں کا مجموعہ) ۸۔ نغمات عشق 72-1971ء اس کے علاوہ غیر مطبوعہ کتابوں پر تبصرے، شرح اشعار، مومن، مقدمہ دیوان زیبا، وغیرہ۔

ان سب انعامات کا حاصل وہ والدین کی خدمت اور پیر و مرشد کی نظرِ کرم کو گردانتے ہیں۔ آپ کی حمدیہ و نعتیہ شاعری بلکہ آپ کے پورے مجموعہ کلام نے بہت متاثر کیا ہے۔ الحاج شاہ محمد عبدالغنی (علیگ) نظامی، نیازی جبل پوری کے حمدیہ اشعار کا آہنگ ملاحظہ کیجیے۔

ہر ذرہ جپ رہا ہے ہر وقت نام تیرا — تو نور ہر دو عالم ہر جا مقام تیرا
آنکھوں میں نور تیرا سر میں ترا ہی سودا — دل میں تری تجلی لب پر کلام تیرا
ہر ذرہ آئینہ ہے تیری تجلیوں کا — ہر شے سنا رہی ہے ہر دم پیام تیرا

---

88 غنی جبل پوری، نظامی نیازی، پروفیسر نغمات عشق (مجموعہ کلام) 72-1971ء ص 9

دانشوروں سے تیرا انکار بن نہ آیا   تیرے وجود پر ہے شاہد نظام تیرا

ماہی کو بحر ہی ہے منزل بھی راستہ بھی

پایا غنی نے ہر دم ہر جا مقام تیرا [89]

عبدالغنی جبل پوری کا بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ استغاثہ ملاحظہ فرمائیے۔

امت بہت ہے آپ کی ناشاد یا نبی   سنیے خدا کے واسطے فریاد یا نبی

بے دیں ہوئے ہیں بانیٔ بیداد یا نبی   کرتے ہیں نت نئے ستم ایجاد یا نبی

للہ اس پہ کیجیے الطاف کی نظر   کب تک رہے گی قوم یہ برباد یا نبی

مانا ہماری بھول ہے ہم ہیں خطا شعار   رحمت سے اپنی کیجیے ہمیں شاد یا نبی

حرف غلط کی طرح زمانہ مٹا نہ دے   وقت مدد ہے کیجیے امداد یا نبی

پھولوں نے جل کے آگ لگا دی بہار میں   خود ہم صفیر بن گئے صیاد یا نبی

کشتی غنی کی پار لگا دیجئے حضور

قید الم سے کیجیے آزاد یا نبی [90]

اکثر پڑھی جانے والی یہ نعت بھی عبدالغنی نیازی جبل پوری کی رشحات فکر کی آئینہ دار ہے۔

دریائے حقیقت ہے پیمانہ محمد کا   سر چشمۂ رحمت ہے مے خانہ محمد کا

مدہوش ہو کتنا ہی ٹھوکر نہیں کھا سکتا   ہشیار سے بہتر ہے دیوانہ محمد کا

غل ہوگا سر محشر دیکھیں گے غنیؔ کو جب

ہٹ جاؤ کہ آتا ہے دیوانہ محمد کا [91]

غنی جبل پوری کی حمدیہ و نعتیہ شاعری کے علاوہ قومی و ملی شاعری کا بھی حقیقی درد ملاحظہ کیجئے۔

گلا اس تیغ دودم سے نہ اپنا آپ کاٹو تم   مثال ذوالفقار حیدری اس کو چلاؤ تم

تمہاری گھات میں بیٹھا ہوا ہے دشمن جانی   ذرا چوکے تو سمجھو رہ نہ جائے گا نشاں باقی

---

89 غنی جبل پوری، پروفیسر نظامی نیازی نغمات عشق (مجموعہ کلام) 72-1971ء ص 174-173

90 ایضاً ص 37، 69

91 ایضاً ص 111

خدا کے واسطے دل سے نکالو ہر تعصب کو ڈرو اللہ سے اس کے غضب کو اب نہ دعوت دو
''وطن'' ہی کا نہ قائل جب ہو آئین خداوندی کہاں ''صوبائیت'' کی اس میں گنجائش رہی باقی؟
رسول اللہ کی امت میں مسلم بھائی بھائی ہیں
نہ پنجابی نہ بنگالی نہ ہندی ہیں نہ سندھی ہیں[92]

پروفیسر شاہ محمد عبدالغنی نیازی جبل پوری کی یہ نظم جو بعنوان ''درد و درماں'' لکھی گئی ہے۔ یہ نظم مسلمانوں کی بہبودی و فلاح، عروج اور ارتقا کے لیے سبق آموز اور غافلوں کے لیے عبرت انگیز ہے۔ اس نظم کے تین حصے ہیں بظاہر پہلے دو حصے معذور و مجبور یا ''قومیت متحدہ'' کے شکار ہندوستانی مسلمانوں سے متعلق ہیں اور تیسرا حصہ بالخصوص برادران پاکستان کے لیے ہے۔ لیکن دراصل ''درد و درماں'' کا تعلق بحیثیت مجموعی تمام ملت اسلامیہ سے ہے۔

نظم ''درد و درماں'' کا حصہ اول ''فریاد امت بہ بارگاہ رسالت'' حصہ دوم ''نسخہ احیاء ملت'' کے عنوان سے ہے جبکہ اس کا حصہ سوم ''برادران پاکستان سے مزید گزارش'' کے حوالے سے ہے۔ اس نظم کا تیسرا حصہ بھی طویل ہے۔ اس میں سے صرف ابتدائی دو بند حاضر خدمت ہیں۔

''برادران پاکستان سے مزید گزارش''

گزارش اہل پاکستان سے اتنی اور ہے میری خدا نے فضل سے اپنے تمہیں بخشی ہے آزادی
یہی دولت ہے پہلے جو کبھی تم نے لٹائی تھی یہ نعمت ہے وہی جس کو کبھی ٹھوکر لگائی تھی
سزا پاتے رہے صدیوں تم اپنی سخت غفلت پر اٹھائیں تم نے لاکھوں ذلتیں کفران نعمت پر
خدا نے پھر کرم تم پر کیا ہے بعد صدیوں کے تمہیں دوبارہ بخشی ہے یہ نعمت فضل سے اپنے
خدا بخشے انہیں جو اس کی خاطر جان سے گزرے
جزائے خیر دے ان کو جو اب خدام ہیں اس کے[93]
عطا کی ہے تمہیں اللہ نے ''کنجی'' خزانے کی کہ آزادی ملی ملت کو طاقتور بنانے کی
عطا تم کو ہوا ہے اک سہارا پھر سنبھلنے کا ملا ہے پھر یہ موقع موت کے منہ سے نکلنے کا[94]

---

92 تمنیٰ جبل پوری، پروفیسر، نظامی نیازی نغمات عشق (مجموعہ کلام) 72-1971ء ص 13
93 ایضاً ص 115
94 تمنیٰ جبل پوری، پروفیسر، نظامی نیازی نغمات عشق (مجموعہ کلام) 72-1971ء ص 175-176

غنی جبل پوری آزادی کی نعمت کو خزانے کی کنجی سے تعبیر کر رہے ہیں۔ وہ اس آزادیٔ ملت کو ایک بار پھر موت کے منہ سے بچ نکلنے کا شاخسانہ قرار دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اب بھی وقت ہے سنبھل جاؤ۔ اب اسی رنگ میں طفیلؔ ہوشیار پوری کو ملاحظہ کیا جائے۔

☆☆☆

طفیلؔ ہوشیار پوری (1914ء۔1993ء)

محمد طفیل المعروف طفیل ہوشیار پوری 14 جولائی 1914ء کو ضلع ہوشیار پور (پنجاب) بھارت میں پیدا ہوئے۔[95] 79 برس کی عمر میں 4 جنوری 1993ء کو ملک عدم کے سفر پر روانہ ہوئے۔[96] ''میرے محبوب وطن'' کے نام سے ایک شعری ملی نغمات پر مجموعہ بھی مشتمل ہے۔غزل کی تقسیم ہند کی تلخی اور مہاجرت کے نشتر ان کے کلام سے عیاں ہیں۔

طفیل ہوشیار پوری ہمارے عہد کے ایک کہنہ مشق اور قادر الکلام شاعر تھے۔وہ بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے۔ان کی عمر بھر کی کمائی،نعت رسول کے کام آئی۔وہ غزل کی طرح مرصع نعت بھی کہتے تھے۔''رحمت یزداں'' کے نام سے ان کا نعتیہ مجموعہ کلام نومبر 1992ء میں احسان اکیڈمی شیخ بلڈنگ رائل پارک لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

''رحمت یزداں'' میں ''کچھ اپنے متعلق'' کے عنوان سے طفیل ہوشیار پوری رقم طراز ہیں ''تقسیم ملک کے بعد ریڈیو پاکستان سے تلاوت کلام پاک اور ہدیۂ نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پروگرام کا آغاز ہونے لگا۔اس پروگرام میں ہدیۂ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوتی تھی۔چنانچہ اس سعادت نے میری حوصلہ افزائی کی اور میں نے نعت کو وظیفہ جاں بنالیا۔علامہ اقبال،مولانا ظفر علی خاں،حسرت موہانی اور بیدم وارثی کے کلام نے میرے ذوق وشوق کی تربیت کی۔میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی۔[97]

نعت گوئی کا عطا مجھ کو ہنر ہو یارب
زندگی مدح پیغمبر میں بسر ہو یارب

---

95. انجم،زاہد حسین ہمارے اہلِ قلم ملک بک ڈپو چوک اردو بازار،لاہور 1988ء ص313
96. سلیح،محمد منیر احمد،ڈاکٹر وفیاتِ اہلِ قلم اکادمی ادبیات پاکستان،اسلام آباد 2008ء ص250
☆ ڈاکٹر منیر احمد سلیچ نے طفیل ہوشیار پوری کی تاریخ پیدائش 17 جولائی 1914ء لکھی ہے۔
97. طفیل ہوشیار پوری رحمتِ یزداں احسان اکیڈمی شیخ بلڈنگ رائل پارک،لاہور 1992ء ص12

اس قدر میری محبت میں اثر ہو یارب
دل جو دھڑکے شہ بطحا کو خبر ہو یارب

احمد ندیم قاسمی ان کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''طفیل ہوشیار پوری نہ صرف شاعرانہ ترنم پر پوری طرح حاوی ہیں بلکہ انہیں فن موسیقی کا علم بھی حاصل ہے۔ اسی لیے وہ نعتوں کے لیے نہ صرف مترنم بحریں استعمال کرتے ہیں بلکہ لفظوں کی اصوات کا بھی خاص لحاظ رکھتے ہیں۔'' [98]

طفیل ہوشیار پوری کے نعتیہ کلام ''رحمت یزداں'' کا حسن آغاز اللہ رب العزت جل جلالہ کی حمد و ثنا سے ہوا ہے۔ رب کی ربوبیت، مالک بحر و بر اور تاجداروں کے تاجور کے حضور گلہائے حمد کہے گیے ہیں۔ اس کتاب کی پہلی حمد دیکھئے۔

''حمد باری تعالیٰ''

تیرا سب سے اونچا ہے مرتبا تری شان جل جلالہٗ نہیں تجھ سا کوئی تیرے سوا تیری شان جل جلالہٗ
تیرا نام مالک بحر و بر ترے در پہ جھکتا ہے سب کا سر تو ہی ساری دنیا کا ہے خدا تری شان جل جلالہٗ
ترا ذرے ذرے پہ راج ہے تو ہی تاجداروں کا تاج ہے تو ہی بے کسوں کا ہے آسرا تری شان جل جلالہٗ [99]

طفیل ہوشیار پوری ایک قادر الکلام اور صاحب طرز شاعر ہیں۔ انہوں نے شاعری کی سب ہی اصناف کو برتا ہے مگر ان کی تخلیقی فن کاری نے بطور خاص ان کی غزل اور نعت میں اظہار پایا ہے چنانچہ ان کی نعت کا ایک ایک مصرع، ایک ایک شعر نہایت سلیقہ مندی اور بے ساختگی کا آئینہ دار ہے رسول پاک صاحب لولاک سے محبت ان کا جزو ایمان ہی نہیں، ان کی ایک داخلی ضرورت بھی ہے اسی لیے یہ کلام اثر انگیز اور دل آویز ہے۔

نعت رسول

آرائش حیات کا باعث تمہیں تو ہو توقیر کائنات کا باعث تمہیں تو ہو
روشن ہوئی ہے صبح ازل جن کے فیض سے ایسی تجلیات کا باعث تمہیں تو ہو
تکمیل دین حق کی سعادت ملی تمہیں تزئین شش جہات کا باعث تمہیں تو ہو

---

98 طفیل ہوشیار پوری رحمتِ یزداں احسان اکیڈمی شیخ بلڈنگ رائل پارک، لاہور 1992ء ص6
99 ایضاً ص17

تم سے ملا جہان کو انسانیت کا درس　　انسان کی نجات کا باعث تمہیں تو ہو
رحمت کے التفات کی ہم کو تلاش تھی　　رحمت کے التفات کا باعث تمہیں تو ہو[100]

طفیل ہوشیار پوری کے دو "استغاثے" جو انہوں نے بارگاہ رسالت میں پیش کیے ہیں ہم آپ کے ذوق طبع کی نذر کر رہے ہیں۔ ان دونوں استغاثوں میں جو بصورت مسدس کہے گیے ہیں۔ امت مسلمہ کی زبوں حالی کی جیتی جاگتی منظر کشی موجود ہے۔ اپنی خطاؤں کا اعتراف اور بارگاہ رسالت سے نظر کرم کی درخواست اور التجا کا رنگ غالب ہے۔

رہبر محتشم، ہادیٔ محترم　　شمع بزم حرم اے امیر امم
چل سکے تیرے نقش قدم پر نہ ہم　　کون سے منہ سے آقا کریں عرض ہم
ہم خطا کوش ہیں ہم خطا وار ہیں
ہادیٔ محترم ہم گنہ گار ہیں

ایک دھبہ ہیں ہم نام اسلام پر　　طنز ہیں ایک قرآن کے پیغام پر
عزتیں دم بلب غیرتیں مرچکیں!　　پھر بھی کردار پر اپنے نادم نہیں
آج آپس میں مصروف پیکار ہیں
ہادیٔ محترم ہم گنہ گار ہیں

شاہِ لولاک ہیں تو ترے امتی　　تجھ سے نسبت تو ہے نام ہی کو سہی
جذب فاروق دے حب صدیق دے　　اپنے رستے پہ چلنے کی توفیق دے
تیری رحمت کے آقا طلب گار ہیں
ہادیٔ محترم ہم گنہ گار ہی[101]

یہ دوسرا مسدس بھی تقریباً اسی کیفیات کو بیان کر رہا ہے تاہم اس میں الفاظ وفکر جدا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ استغاثہ بھی امت مسلمہ کے حسب حال ہے۔ استمداد ونظر عنایت اور بھنور سے کشتی امت کو نکالنے کے لیے شاعر بے چین ہے۔

---

100 طفیل ہوشیار پوری رحمتِ یزداں　احسان اکیڈمی شیخ بلڈنگ رائل پارک، لاہور 1992ء　ص 40-41

101 طفیل ہوشیار پوری رحمتِ یزداں　احسان اکیڈمی شیخ بلڈنگ رائل پارک، لاہور 1992ء　ص 256-258

نظر کرم کی غریبوں پہ ڈالیے مولا
بھنور سے کشتیٔ امت نکالیے مولا

قدم قدم پہ ہیں طوفان سر اٹھائے ہوئے   تباہیوں پہ ہیں موسم ادھار کھائے ہوئے
وہ تیرگی ہے کہ ساحل نظر نہیں آتا   کسی کو بھی رخ منزل نظر نہیں آتا

یہ ناؤ ڈول رہی ہے سنبھالیے مولا
نظر کرم کی غریبوں پہ ڈالیے مولا

حضور دشمن کردار ہوگئی امت   طلسم زر میں گرفتار ہوگئی امت
ضمیر بیچ کے حفظ انا کو بھول گیے   بتوں کے شوق میں لوگ اب خدا کو بھول گیے

دلوں میں لات و ہبل پھر سجا لیے مولا
نظر کرم کی غریبوں پہ ڈالیے مولا

خدائے پاک کے انعام کی تباہی پر   تلا ہے ہر کوئی اسلام کی تباہی پر
جو لمحہ پیش نظر ہے وہ حشر ساماں ہے   حضور آپ کی امت بہت پریشاں ہے

سنبھالنے کی گھڑی ہے سنبھالیے مولا
نظر کرم کی غریبوں پہ ڈالیے مولا

گناہ گار ہیں ہم راندۂ زمانہ ہیں   حضور آپ کے الطاف بیکرانہ ہیں
حضور صدقۂ حسنین صدقۂ زہرا   قبول کیجئے للہ بے کسوں کی دعا

کوئی تو عفو کی صورت نکالیے مولا
نظر کرم کی غریبوں پہ ڈالیے مولا[102]

طفیل ہوشیار پوری اپنے استغاثہ کے آخر میں اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے حضور کے الطاف کریمانہ کو بیان کر رہے ہیں۔ حسنین کریمین اور سیدہ زہرا کا صدقہ دے کر نظر کرم کے ملتجی ہیں۔ اب ایک اور وطن کے سپاہی عاقل اکبر آبادی کو ملاحظہ کیا جائے۔

---

102 طفیل ہوشیار پوری رحمتِ یزداں احسان اکیڈمی شیخ بلڈنگ رائل پارک، لاہور 1992ء ص263-259

عاقلؔ اکبرآبادی (1922ء-1994ء)

ممتاز عالم دین حضرت مولانا عاقل اکبرآبادی کا پیدائشی نام محمد اسماعیل خان ہے۔ 1922ء کو آگرہ' یو۔پی (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔[103]

عاقل اکبرآبادی ایک دینی و علمی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام حضرت مولانا احمد سعید خان افغانی نقشبندی مجددی ابوالخیری رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ کے والد گرامی اکبرآباد آگرہ میں نصف صدی سے زیادہ مدت تک درس و خطابت کے ذریعہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن کرتے رہے۔ آپ کے برادر بزرگ واجد علی خان برق اکبرآبادی مرحوم کا شمار آگرہ کے معروف شعراء میں ہوتا تھا۔ آپ کے دوسرے بھائی محمد یوسف خان عزم اکبرآبادی بھی صاحب طرز شاعر تھے اور منفرد انداز سے کے اشعار کہنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ غرض یہ کہ آپ کی تربیت مذہبی و ادبی ماحول کے زیر اثر ہوئی۔ جس سے عشق رسول، محبت صحابہ، عقیدت اہل بیت اور اولیائے کاملین کی نسبت آپ کو ورثہ میں نصیب ہوئی۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کی نعتیہ شاعری صرف شوکت الفاظ اور رونق قرطاس کا نمونہ نہیں بلکہ اس میں حقیقی جذبات کی عکاسی نظر آتی ہے۔ ہر ہر لفظ، جملہ، مصرعہ اور شعر عشق رسول کا ترجمان ہے۔

آگرہ میں آپ نے اپنی کتاب ''آئینہ عمل''، ''اصلاح میلاد'' کی تصنیف کے علاوہ سب سے پہلے رسالہ ''اہلسنت والجماعت'' کا اجرا کیا۔ اس کے بعد 1941ء میں ماہنامہ ''فیضان'' جاری کیا۔ تقسیم ہند کے بعد مولانا عاقل اکبرآبادی مارچ 1950ء میں کراچی تشریف لائے۔ جون 1951ء میں یہاں سے بھی ماہنامہ فیضان جاری کیا۔ بعدہ ہفت روزہ فیضان بھی ساتھ ساتھ نکلتا رہا۔ ایک عرصہ تک ماہنامہ ''اذان'' کراچی کے مدیر بھی رہے۔ ''تذکرہ شاہ ولایت''، ''آئینہ عمل'' اور ''تردید یزیدیت'' آپ کی بہترین تالیفات ہیں جو شائع ہو کر مقبول عام ہو چکی ہیں۔

عاقل اکبرآبادی کا انتقال 14 اکتوبر 1994ء کو 72 سال کی عمر میں ہوا۔ خاموش کالونی قبرستان لیاقت آباد کراچی میں مدفون ہیں۔[104]

---

103 راشدی، زین العابدین انوار علمائے اہلسنت سندھ زاویہ پبلشرز، لاہور 2006ء ص 557

104 ایضاً ص 561

مولانا عاقل اکبرآبادی ایک متحرک اور فعال قومی خدمت گزار تھے۔ آپ نے 1955ء میں ''آل پاکستان سیرت النبی کانفرنس نامی تنظیم قائم کی۔ آپ کو اس کانفرنس کا صدر منتخب کیا گیا۔ 1956ء میں پہلی ''بین الاقوامی سیرت النبی کانفرنس کا آغاز کیا۔ آپ کی شبانہ روز کاوشوں کے نتیجے میں 1959ء میں ایک عظیم الشان سہ روزہ بین الاقوامی سیرت النبی کانفرنس کے، جی اے گراؤنڈ کراچی میں منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مکتبۂ فکر کے مقامی علما کے علاوہ مختلف ممالک کے اسکالرز اور دانشور بھی شریک ہوئے جب کہ اس دور کے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے بہ نفس نفیس شرکت فرما کر دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا نذرانہ عقیدت بصورت تقریر پیش کیا۔ مولانا عاقل اکبرآبادی کے کلام میں راست فکری کا عنصر غالب ہے۔ آپ کی شاعری کی خصوصیات میں سنجیدہ بالیدگی اور پروقار متانت نمایاں ہیں۔ مولانا عاقل اکبرآبادی نے قیام پاکستان کے سلسلے میں اپنے زور خطابت، فن شاعری اور جریدہ فیضان کے ذریعہ جو اہم خدمات انجام دیں وہ ناقابل فراموش اور تاریخ کا حصہ ہیں۔ مولانا کی قومی و ملی شاعری ان کے سیاسی طرز فکر کی آئینہ دار ہے۔

مولانا عاقل کی شاعری کا آغاز ایک نعتیہ مشاعرہ میں شرکت سے ہوا۔ جو درگاہ عالیہ حضرت شاہ علاول بلاول علاؤالدین چشتی المعروف بہ شاہ ولایت قدس سرہ العزیز واقع دربار شاہ جی آگرہ میں عرس شریف کے موقع پر منعقد ہوا تھا۔ عاقل اکبرآبادی نے ابتداً اپنا کلام اپنے بڑے بھائی واجد علی خاں برق اکبرآبادی (مرحوم) کو دکھایا۔ بعد میں ان کے مشورہ اور حکم سے حضرت خواجہ محمد امیر صبا اکبرآبادی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔[105]

مولانا عاقل اکبرآبادی دینی علوم سے آراستہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی نعتیہ شاعری میں جگہ جگہ قرآن وحدیث کے حوالے ملتے ہیں۔ اس ''حمد ونعت'' کے انداز دیکھیے۔

''حمد ونعت''

آلائشوں سے پاک کروں پہلے قلب کو — تب عقل و روح کو میری عرفان نور ہو
پھر حمد خالق دو جہاں کی ہو ابتدا — جس نے کہ لفظ کن سے دو عالم دیئے بنا
وہ پاک ذات جس کی صفت لایموت ہے — لَیس کمثلہ کا مکمل ثبوت ہے

وہ قادر و قدیر رحیم و غفور ہے
المختصر اسی کا دو عالم میں نور ہے

105 عاقل اکبرآبادی، مولانا گلدستۂ نعت ناشر: مولانا اسد دیوبندی، کراچی 1986ء ص4

اس نور پاک سے ہوا اک نور رونما — جس کی تجلیوں سے دو عالم میں ہے ضیا
محمود اور محمد و احمد ہے جس کا نام — بھیجا ہے جس پہ حق نے، فرشتوں نے بھی سلام
انسان اس کی مدحت و تعریف کیا کرے — توصیف جس کی خالق ہر دوسرا کرے
عاقل سنا رہا ہوں یہاں اس طرح کلام — جس طرح عرض کرتا ہے دربار میں غلام

اس جا فرشتگان خدا کا ورود ہے
اے حاضرین بزم مقام درود ہے 106

عاقل اکبرآبادی کی کچھ نعتوں کے مطلع پیش کر رہا ہوں۔

مرتبہ اللہ اکبر کیا ہے اعلیٰ نور کا — دونوں عالم میں جسے دیکھو ہے شیدا نور کا
نزول رحمت باری ہے ایوان محمد میں — ہیں جبریل امیں بھی اب غلامان محمد میں
تمہارا رتبۂ عالی مقام کیا کہنا — خدا کے ساتھ سلام و پیام کیا کہنا
گناہ گاروں کو روز محشر شفیع محشر سے کام ہوگا! — وہ بخشا جائے گا جس کی جانب خیرالانام ہوگا

یا ''رسول اللہ'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ردیف میں عاقل اکبرآبادی کی نعت ملاحظہ کیجئے۔ جس میں آج کل کے حالات کی منظر کشی دکھائی دیتی ہے۔ بالخصوص مسلمان جس دورِ ابتلا و آزمائش سے گزر رہے ہیں۔

جو آئے ہاتھ میں دامن تمہارا یا رسول اللہ — تو چمکے میری قسمت کا ستارا یا رسول اللہ
سرِ عرش بریں جانا تمہارا یا رسول اللہ — بنا امت کی بخشش کا سہارا یا رسول اللہ
مدد کو آگئے میری نوازا اپنی رحمت سے — تمہیں مشکل میں جب میں نے پکارا یا رسول اللہ
میں اس لائق نہیں لیکن یہ قسمت ہے مقدر ہے — مجھے کہتی ہے سب دنیا تمہارا یا رسول اللہ
فرشتوں کی نگاہیں روز محشر ہوگئیں خیرہ — جو دیکھا چاند سا چہرہ تمہارا یا رسول اللہ
ازل کے روز ہی سے آپ کے نور تجلی سے — خدا نے بزم امکاں کو سنوارا یا رسول اللہ
پکارا آپ کو جب ڈوبنے والے نے طوفاں میں — ملا دریا کی موجوں میں کنارا یا رسول اللہ

106 عاقل اکبرآبادی، مولانا گلدستۂ نعت ناشر: مولانا اسد دیوبندی، کراچی 1986ء ص 10-11

مدد فرمایئے آ کر گناہگاران امت کی! بھنور میں ہے پھنسا بیڑا ہمارا یا رسول اللہ

میری بگڑی ہوئی تقدیر بن جائے گی محشر میں
جو اپنا کہہ کے عاقل کو پکارا یارسول اللہ [107]

''شراب تلخ'' پاکستان بننے سے پہلے اور پاکستان بننے کے بعد کے عنوان سے حضرت مولانا عاقل اکبر آبادی کی مشہور نظم ہے۔ایک سوایک اشعار پر مشتمل یہ نظم 1960ء میں شائع ہوئی تھی۔

عاقل اکبرآبادی آزادی کے جام پیتے ہوئے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ سے استغاثہ وفیض حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ حقیقی نعت گوشاعر ہیں کہ جن کا قلم معجز رقم چاہے کچھ رقم کرے مگر یہ اپنے آقا و مولا کی حمد وثنا اور تعریف وتوصیف کی سعادت ضرور حاصل کرتے ہیں۔

گلدستہ عقیدت کے مرتب مولانا اسد دیوبندی نے ''گلدستہ نعت'' میں اس نظم کا اقتباس پیش کیا ہے۔ میں اس اقتباس سے بھی اقتباس پیش کر رہا ہوں۔

''شراب تلخ''

کس کا شکوہ کیجئے کس کی شکایت کیجیے ہے مناسب خود بیاں اپنی حکایت کیجیے
یاد ایامے اسیروں کی طرح رہتے تھے ہم جبر کیا کیا سطوت افرنگ کے سہتے تھے ہم
گرم جوشی میں جو آہ سرد اک بھرتے تھے ہم بہر آزادئ ملت یہ دعا کرتے تھے ہم
اے خدائے دو جہاں صدقہ رسول پاک کا واسطہ اصحاب و آل سید لولاک کا
بہر ترویج و اشاعت، دین اللہ و رسول مستقر اپنا الگ اے کاش ہوجائے حصول
جس میں آزادی سے ہم قرآن کو اپنا سکیں ہو غلامی ختم سردار امم کہلا سکیں
امر بالمعروف پر ہو اپنا پورا اختیار سید کونین کے بن جائیں سچے جاں نثار

''نعرۂ آزادی'' کے عنوان سے عاقل اکبرآبادی نے 1945ء میں ایک نظم کہی تھی۔ یہ نظم تحریک پاکستان کے عظیم الشان جلسہ اکبرآباد آگرہ۔یوپی میں قائداعظم کے سامنے پڑھی گئی۔اس جلسے کی صدارت نواب محمد فیاض خان صدر مسلم لیگ آگرہ فرمارہے تھے۔

جاگ اٹھا ہے اب مسلمان جوش ایمانی کے ساتھ
شوق آزادی کا دل میں ہے فراوانی کے ساتھ

107 عاقل اکبرآبادی،مولانا گلدستۂ نعت ناشر: مولانا اسد دیوبندی، کراچی 1986ء ص 57-58

جذبۂ ملت نے لیں انگڑائیاں کس شان سے
سیل آزادی رکے گا اب نہ آسانی کے ساتھ
منقسم ہندوستان ہو کر رہے گا عنقریب
اور پاکستان بنے گا فضلِ یزدانی کے ساتھ
کفر کا انداز بھی اک عقدۂ دشوار تھا
کردیا حل قائد اعظم نے آسانی کے ساتھ
جوش مسلم کا مذاق کفر سے کیا واسطہ
آگ مل کر رہ نہیں سکتی کبھی پانی کے ساتھ
عظمت اسلام کی خاطر جو عاقل مرمٹے
قوم ان کو یاد رکھے گی ثنا خوانی کے ساتھ [108]

عاقل اکبرآبادی ایک قادرالکلام اور زود گو شاعر تھے۔ انھوں نے اپنی اس نظم میں جذبہ ملت، جوش مسلم اور عظمت اسلام کے پس منظر میں تحریک پاکستان کی خونچکاں روداد کو شعری آہنگ دیا ہے۔ اب اسی رنگ میں دوسرے شاعر کرم حیدری کو ملاحظہ کیا جائے۔

☆☆☆

کرؔم حیدری (1915۔1994)

پیدائشی نام محمد کرم داد اور حیدری سلسلۂ نسب ہے۔ 13 اگست 1915ء میں مری کے ایک گاؤں موضع تریٹ تحصیل مری ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔[109] شاعری کا آغاز 1940ء میں ہوا۔ ابتدائی کلام میں مولانا عبدالمجید سالک کا مشورۂ سخن شامل رہا سالک کی زندگی تک نیازمندی کا سلسلہ برقرار تھا۔

کرم حیدری نے غزل کے شعبے میں بھی اپنے جوہر دکھائے، مگر حقیقی طور پر وہ نظم کے دلدادہ تھے۔ قومی اور ملی شاعری میں بھی ان کی نظمیں خصوصیت کی حامل اور لائق مطالعہ ہیں۔

31 جنوری 1994ء کو اسلام آباد میں انتقال ہوا۔ مدفن مرکزی قبرستان، اسلام آباد ہے

نعتوں کے دو مجموعے شائع ہوئے پہلا مجموعہ "نغم" 1980ء اور دوسرا مجموعہ یا ایھا الرسول

108۔ عاقل اکبرآبادی، مولانا گلدستۂ نعت ناشر: مولانا اسعد دیوبندی، کراچی 1986ء ص 107-110

109۔ کرؔم حیدری نغم تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی 1980ء ص 9

1986ء میں شائع ہوا۔ نعم حمد و نعت اور مناقب پر مشتمل مختصر نعتیہ مجموعہ کلام ہے 80 صفحات پر محیط اسے تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی نے 1400ء/1980ء میں شائع کیا ہے اس نعتیہ مجموعہ کلام میں ایک حمد' 14 نعتیں' 4 پنجابی نعتیں' 9 اردو اور پنجابی مناقب شامل ہیں۔

کرم حیدری کی اس "حمد باری تعالیٰ" سے کتاب کا آغاز ہوا ہے۔ مالک فنا و بقا' رب ذوالجلال والاکرام کی جناب میں کرم حیدری کی حمد یہ عقیدت ملاحظہ کیجئے۔

اے خالق وجود و عدم ' صورت و خیال   اے مالک فنا و بقا' رب ذوالجلال
تو اصل ہر کمال ہے ' تو شان ہر جمال   دنیا تمام ہے ترا آئینۂ خیال 100

"صلی اللہ علیہ وسلم" کی ردیف میں کرم حیدری نے مرصع نعت کہی ہے۔ اس کے منتخب اشعار ملاحظہ کیجئے

حق طالب ' مطلوب محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم   شمع احد اور روشنی احمد صلی اللہ علیہ وسلم
ناف زمیں ہے ان کا مولد مرکز دیں ہے ان کی مسجد   شمع یقین ہے ان کا مرقدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
دیر، کلیسا ' مندرؐ ہیکل اوروں کے محدود ٹھکانے   ساری زمیں ہے ان کا معبد صلی اللہ علیہ وسلم
ان کے پیار میں کھوئے ہوئے ہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں   اصغر و ابیض' احمر و اسودؐ صلی اللہ علیہ وسلم 111
ان کے نور سے دل ہے منور ان کے کرم سے جاں ہے مکرم   ان پر قرباں میرے اب وجد صلی اللہ علیہ وسلم

"حضور اقدس سے گہری عقیدت اور والہانہ محبت کے انہی جذبوں اور احساسات کی کچھ مثالیں اشعار میں بھی ملتی ہیں۔" 112 کرم حیدری کی شاعری دلوں کے تاروں کو چھیڑتی ہے "امت کے لیے چشمۂ انوار وہی ہے" اور "مناجات" بدرگاہ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم خاصے کی شاعری ہے یہ دونوں نظمیں باہم مربوط ہیں بخوف طوالت چند اشعار پیش کر رہا ہوں "امت کے لیے چشمۂ انوار وہی ہے" اور "مناجات" بارگاہ رسالت میں امت کیلئے استغاثے کی خوبصورت ترین مثال ہے۔ اس کے مطالعے سے ایمان میں حرارت پیدا ہوتی ہے۔

"امت کے لیے چشمۂ انوار وہی ہے"

انسان کی بہبود ہے پیغام محمد   ہے عظمت انسان کا امیں نام محمد
کب نام کے قابل تھا کوئی کام ہمارا   اس نام سے باقی ہے مگر نام ہمارا
وہ صاحب کونین' وہ مولائے مسلماں   دنیا میں بھی' عقبیٰ میں بھی ماوائے مسلماں

110 کرم حیدری نعم تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی 1980ء ص10
111 ایضاً ص12-13
112 شوکت زریں چغتائی، ڈاکٹر ص257

آقا وہیؔ مالک وہیؔ مختار وہی ہے — امت کے لیے چشمۂ انوار وہی ہے
جو اس کے ہوئے ان سا زمانے میں نہیں ہے — جو اس کے نہیں ان کی نہ دنیا ہے نہ دیں ہے
اے امت گم گشتہ اسی در پہ پہنچ جا — جینا ہے تو پھر زیست کے محور پہ پہنچ جا
اس در پہ ترا غنچۂ امید کھلے گا — جو کچھ بھی ملے گا تجھے اس در سے ملے گا[113]

مندرجہ بالا نظم میں شاعر نے جس دردمندی کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں امت کی ابتری کو منظوم کیا ہے وہ انہی کا خاصہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم اگر چاہتے ہوں کہ تمہارا غنچہ امید کھلے تو تمہیں سرکارِ دو عالم کے در تک جانا پڑے گا کیونکہ اُمتِ گم گشتہ کے لیے چشمہ انوار وہی ہیں۔

''مناجات''

امت تری بے طرح گرفتار بلا ہے — ''اے خاصۂ خاصان رسل وقت دعا ہے''
بچ نکلا تھا طوفان سے تو خیر اپنا سفینہ — ساحل پہ جو پہنچے ہیں تو دل ڈوب رہا ہے
اے سرور کونین! امیں تیرا لقب تھا — صد پارہ مگر اپنی امانت کی قبا ہے
اے اسود و احمر کو بہم جوڑنے والے — امت کا ہے یہ حال کہ ایک اک سے جدا ہے
رسوائے زمانہ ہوئی اب ملت بیضا — اخلاق نہ کردار نہ احساس رہا ہے
یہ قوم کہ تھی عدل و مساوات میں یکتا — ہر قوم سے اب ظلم و تعدی میں سوا ہے
شاہا! ہمیں پھر بخش وہ توقیع غلامی — شاہی سے فضیلت میں جو سوبار سوا ہے
آقا! ہمیں اپنے در رحمت سے عطا کر — وہ خاک حقیقت میں جو اکسیر شفا ہے
داتا! ہمیں پھر دے وہ بصیرت کا خزینہ — کھویا ہے جسے ہم نے تو یہ حال ہوا ہے
اے صاحب لولاک! نظر سوئے کرم بھی — جو خستہ و دل ریش ترے در پہ کھڑا ہے
اپنے لیے لیکن نہ کوئی آہؔ نہ آنسو — یہ سوز و تپش سب غم ملت کی عطا ہے

کب ہم پہ نظر ہوگی کہ اے شافع محشر
بن اس کے ہمارے لیے اک حشر بپا ہے[114]

---

113 کرم حیدری نعم تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی 1980ء ص 47-48
114 ایضاً ص 48-49

کرم حیدری نے مذکورہ نظم میں بہ اندازِ حالی اُمت مسلمہ کی زبوں حالی اور بے راہ روی کا ذکر کیا ہے پھر اسے خاصۂ خاصانِ رُسل کی بارگاہ میں دُعا کی ترغیب دی گئی ہے۔ شاعر اور شاعری کا انداز موثر اور موضوع کی حقانیت کو پیش کر رہا ہے۔

پروفیسر کرم حیدری، پنجاب کے مختلف کالجوں میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ 1972ء میں کالج کی ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد وزارت اطلاعات و نشریات اور پھر وزارت مذہبی امور سے وابستہ رہے۔ آپ نے تحقیقات اسلامی، اسلام آباد میں بھی امتیازی خدمات انجام دیں۔

کرم حیدری اردو اور انگریزی میں اعلیٰ قابلیت کے علاوہ عربی اور فارسی پر بھی عبور رکھتے تھے۔ آپ کی یہ خصوصیات آپ کے کلام سے ظاہر ہیں۔ آپ کی تحقیقی اور ادبی تخلیقات کی ایک طویل فہرست ہے جس میں پوٹھوہار کے علاقائی ادب سے لے کر حمد و نعت، اردو منظومات اور قومی و مذہبی تاریخ تک کے متنوع موضوعات شامل ہیں۔

پروفیسر کرم حیدری نے تحریک آزادی کے لیے مختلف وقتوں میں متعدد نظمیں کہی ہیں۔ چند معروف و مقبول ملی نظموں کے عنوانات دیکھیے۔ ''شب پاکستان''، ''ہم اہل حرم''، ''کشمکش'' اور ''امیر کارواں'' شامل ہیں۔

''شب پاکستان''

یہ رات آج کی لیلائے عالم آرا ہے　　ہزار صبحوں نے اس رات کو سنوارا ہے
کہا گیا جسے ام الکتاب میں شب قدر　　یہی وہ رات ہے جس کی طرف اشارا ہے
زہے نصیب کہ طوفان سے گزر آئے　　اٹھ اے حبیب! کہ اب سامنے کنارا ہے

بیا کہ خیمہ زدہ ابر نو بہار بیا
پیالہ در کف و سرمست و نغمہ بار بیا [115]

یہ نظم 14 اور 15 اگست کی درمیانی رات کو بارہ بج کر ایک منٹ پر جب اعلان آزادی ہوا اور ریڈیو پاکستان لاہور سے پہلی بار تلاوت قرآن حکیم نشر ہوئی تو شاعر نے مری کے بڑے چوک میں ایک بہت بڑے اجتماع میں پڑھی تھی جس میں بلا مبالغہ پچاس ساٹھ ہزار سے بھی زیادہ افراد تھے۔

مذکورہ بالا نظم میں ''شب پاکستان'' کو شب قدر اور اُم الکتاب کا صدقہ قرار دیا ہے۔ شاعر نے ہزار صبحوں سے تشبیہہ دیتے ہوئے شب پاکستان کا ذکر کیا ہے۔ وہ پاکستان کے قیام کو نئے دور سے تعبیر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اُفق پر صبح کے تارے کی طرح جلوہ فگن ہوا ہے۔ اب ایک اور شاعر ماجد الباقری کو دیکھا جائے۔

115　　آزادی کے ترانے (حصہ اوّل) 1989ء ص98

ماجدالباقری (1928ء۔1995ء)

ماجدالباقری کا پیدائشی نام سید محمد ماجد علی اور ماجد تخلص تھا۔ 23 جولائی 1928ء تاریخ پیدائش اور محمد آباد تحصیل اعتماد پور آگرہ' اکبر آباد (انڈیا) جائے پیدائش ہے۔ تقسیم کے بعد والدین اور قرابت داروں کے ساتھ راولپنڈی میں سکونت اختیار کی۔ [116] 1960 تک 50 سنٹرل ورکشاپ EME چک لالہ راولپنڈی میں ملازمت کرتے رہے۔ ماجد مختلف سرکاری ملازمتوں سے وابستہ رہے۔ کافی عرصہ گوجرانوالہ میں رہے پھر ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل طور پر پنڈی آ گئے۔

پنڈی میں ماجد اور سید حسن رضوی المعروف شکیب جلالی گہرے دوست تھے یک جان دو قالب کہلاتے تھے 52-51 میں دونوں یوسف صدیقی سے مشورۂ سخن کرتے تھے۔ ماجد الباقری کا انتقال 31 مئی 1995 یکم محرم ۱۴۱۶ھ کی شام کو راولپنڈی میں ہوا۔ یہیں انہیں سپرد خاک کر دیا گیا۔ [117]

قمر رعینی' ماجدالباقری کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ

''کلاسیکی شاعر ہونے کے باوجود انہوں نے جدید شاعری میں بھی نام پیدا کیا۔ بیشتر اصناف سخن میں طبع آزمائی کی' نعتیں بھی کہی ہیں ایک نعت کے چند شعر دیکھیے۔''

اللہ کے بعد نام تیرا اللہ رے یہ مقام تیرا
سب فرش نشیں بھی جانتے ہیں ہے عرش بریں مقام تیرا
بنتی ہیں وہیں پہ سجدہ گاہیں ہوتا ہے جہاں قیام تیرا
توحید کا نور پی گیا ہے جس نے بھی پیا ہے جام تیرا
ہر لحہ نماز میں ترا ذکر چرچا ہے یہاں مدام تیرا
یہ دونوں جہاں ترے لیے ہیں ان میں جو ہے تمام تیرا

ہوتا ہی رہے گا یا محمد
ماجد پہ عیاں' دوام تیرا [118]

---

116 قمر رعینی 2003ء تذکرہ نعت گویان راولپنڈی، اسلام آباد انجم پبلی کیشنز کمال آباد نمبر 3، راولپنڈی ص 88

117 ایضاً ص 88

118 ایضاً ص 88

شعر و ادب سے بچپن سے ہی لگاؤ تھا۔ جذبہ آزادی بیدار تھا۔ تحریک آزادی کے زمانے میں متعدد قوالیاں، نظمیں اور ترانے لکھے۔ جو مسلم لیگ کے جلسوں میں پڑھے جاتے تھے۔ آپ کی لکھی ہوئی نظموں کو خصوصیت کے ساتھ یو۔ پی کے علاقے میں بڑی مقبولیت حاصل رہی۔ آپ کی قومی نظمیں دہلی، آگرہ اور بمبئی کے اخبارات و رسائل میں شائع ہوتی تھیں۔ ماجد الباقری تحریک پاکستان میں اپنے والد سید امجد علی مرحوم کے ہمراہ شریک رہے۔ 1945ء کے انتخابات میں ایک کارکن کی حیثیت سے مسلم لیگ کے لئے کام کرتے رہے۔ ماجد الباقری کی متعدد نظمیں مختلف عنوانات کے تحت لکھی گئی تھیں۔ جن میں ''نظم''، ''دل کی آواز'' اور ''ترانہ'' زیادہ مقبول رہیں۔

''دل کی آواز''

تبلیغ نبی احکام خدا قرآن نہ بدلا جائے گا
ہوں کفر کے حملے لاکھ مگر ایمان نہ بدلا جائے گا
تاریکی باطل لا حاصل یہ کفر کی ظلمت ہے بے معنی
غازی و شہید ملت کا ارمان نہ بدلا جائے گا
تسلیم کہ کفر و باطل کو ہے زعم ارادوں پر اپنے
اے سعی مسلسل نصرت کا امکان نہ بدلا جائے گا
محمود اور قاسم کے نغمے دنیا نے ابھی تک گائے ہیں
یہ بت شکنی توبہ توبہ پیمان نہ بدلا جائے گا
دستور زباں بندی کیوں ہے جب اہل نظر پر روشن ہے
یہ قید نہ بدلی جائے گی دربان نہ بدلا جائے گا
ہم عزم مصمم کیوں توڑیں جذبات کا طوفان کیوں روکیں
باطل سے کوئی کہہ دے بڑھ کر میدان نہ بدلا جائے
سینچا ہے مسلماں نے خوں سے اسلام کی کھیتی کو ماجد
یعنی کہ رسول اکرم کا فرمان نہ بدلا جائے گا[119]

---

119 آزادی کے ترانے (حصہ اوّل) 1989ء ص95

قیام پاکستان سے قبل قوالی کے انداز میں لکھی گئی۔ مسلم لیگ کے جلسوں اور دوسرے اجتماعات میں پڑھی جاتی تھی۔ ماجد الباقری تحریک پاکستان کے بے باک سپاہی تھے۔ انھوں نے اپنی ملی نظموں کے ذریعے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا۔ تبلیغ نبی احکام خدا قرآن نہ بدلہ جائے گا۔ اس کا عنوان ''دل کی آواز'' ہے۔ اُن کے دل کی آواز پورے تحریک پاکستان کے سلسلے میں جدوجہد کرنے والوں کے دل کی آواز بن چکی تھی۔ اس نظم کا ہر لفظ اور ہر مصرع اسلامی شان وشوکت سے مربوط ہے۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اب جنوں بنارسی کی خدمات کو بھی دیکھا جائے۔

☆☆☆

جنوؔں بنارسی (1920ء۔1995ء)

بشیر احمد خان نام' جنوؔں تخلص' ادبی دنیا میں جنوؔں بنارسی کے نام سے شہرت پائی۔ 1920ء میں محلہ اردلی بازار پوسٹ آفس کینٹ بنارس۔ یوپی (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی عبدالعزیز خان ہے۔[120]

جنوں بنارسی کمسنی میں ہی والد کے سایہ سے محروم ہو گئے تھے۔ ان کی والدہ محترمہ نے ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دیئے۔ جنوؔں بنارسی کی والدہ ادبی ذوق وشوق کی حامل خاتون تھیں۔ انہیں شعر و شاعری سے بھی لگاؤ تھا اور خود بھی شعر کہا کرتی تھیں۔ مگر گھریلو ذمہ داریوں کے سبب شاعری پروان نہ چڑھ سکی۔ انہوں نے یہ عطیہ خداوندی اپنے بیٹے جنوؔں بنارسی کو منتقل کر دیا۔ ابتداء فوجی ملازمت سے کی پھر شعبہ و تدرس سے وابستہ ہو گئے۔

ابتداء میں حکیم مولوی محمد رفیق اثر بنارسی سے شرف تلمذ حاصل رہا۔ جنوں بنارسی 1951ء میں بنارس سے ہجرت کر کے وارد ارض پاک ہوئے۔[121] ☆ کراچی کو اپنا مستقر ٹھہرالیا۔ جنوں بنارسی' رئیس امروہوی' عیش ٹونکی' نازش حیدری اور خاور نظامی سے بھی مشورہ سخن کرتے تھے۔

''کلیاتِ جنوؔں'' 1994ء میں بزم تخلیق ادب پاکستان' قصبہ کالونی کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوئی۔ جس میں آئینہ ازل (طویل نظم)' افکار جنوں (نعتیں)' اذکار جنوں (غزلیں) جب کہ ''صدائے جنوں'' میں

---

120 جنوؔں بنارسی کلیاتِ جنوں بزم تخلیق ادب پاکستان قصبہ کالونی' کراچی 1994ء ص 25

121 مہر چیلی بھیتی تذکرہ شعراء و شاعرات پاکستان :اذکار و افکار گلشن مصطفیٰ' کراچی 1983ء ص 115-116

☆ مہر چیلی بھیتی نے اپنے مرتبہ تذکرہ میں جنوں بنارسی کے ساتھ خالق دینا حال کراچی میں ہونے والی زیادتی کا ذکر بھی کیا ہے جب کہ شاعر کی قادر الکلامی' راست گوئی کا تذکرہ بھی اچھے انداز سے کیا ہے (ش۔1)

نظمیں اور قطعات شامل ہیں۔کلیات جنوں کے صفحات کی تعداد 272 ہے۔کلیات جنوں اور دیگر تمام کتب جنوں بنارسی نے مفت تقسیم کی تھیں۔''کلیات جنوں'' کے مرتب سیّد معراج جامی نے انتہائی سلیقے سے اس کلیات کو مدون کیا ہے۔جنوں بنارسی نے ہر صنف شاعری کو اہتمام سے نبھایا ہے۔لفظیات سادہ اور سہل ہونے کے باوجود چست بندشیں اور مضمون پر مکمل گرفت کی آئینہ دار ہیں' غزلیں رنگ قدیم اور رنگ جدید کا حسین امتزاج ہیں۔اشعار میں غنائیت' فکر میں جدت اور خیالات میں ندرت کی دنیا آباد ہے۔جنوؔں بنارسی نے تحریک آزادی کو اپنی جوانی میں دیکھا تھا۔انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعہ قیام پاکستان کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ جنوں بنارسی نے قیام پاکستان سے ایک سال قبل ''آزادی یا خواب آزادی'' کے عنوان سے ایک نظم کہی تھی۔اس کے علاوہ ''انقلاب''،''پیغام عمل'' اور ''تقسیم ہند'' کے عنوان سے بھی نظمیں کہی ہیں۔جنوؔں بنارسی کی شاعری یادِ خدا اور حُبِّ مصطفیٰ سے عبارت ہے۔غزل کی شوخی بھی کلام میں شامل ہے۔جبکہ قومی اور ملی شاعری کا بھی اہتمام نظر آتا ہے۔1995ء میں کراچی اورنگی ٹاؤن میں انتقال کر چکے ہیں۔

''حمد باری تعالیٰ''

جبینِ شوق سجدہ کے لئے مسجود برحق ہے — یہی تو لائقِ حمد و ثنا معبود برحق ہے
توہی تو ہے بنائے زندگی اس بزمِ عالم کی — پرستارِ خدائے لم یزل ہے نسلِ آدم کی
سنور جاتی ہے قسمت آدمی کی سجدہ گاہوں سے — اگر نادم ہو رب سے پھر کرے توبہ گناہوں سے
یقیناً بخش دے گا ہر خطا وہ ربّ قادر ہے — وہی ہے کائناتِ کُل کا مالک یہ بھی ظاہر ہے[122]

''نعت رسول''

خدا کی مکمل خدائی نہ ہوتی — زمانے میں گر مصطفائی نہ ہوتی
خبر بھی نہ ہوتی کہ منزل کہاں ہے — محمد کی گر رہنمائی نہ ہوتی
مصائب سے ہوتے نہ آزاد انساں — دو عالم کی رحمت جو آئی نہ ہوتی
یتیموں غلاموں پر ہر ظلم ہوتا ! — اسیروں کی ہرگز رہائی نہ ہوتی
حقیقت کا فانوس روشن نہ ہوتا — اگر روشنی دل نے پائی نہ ہوتی

122 جنوؔں بنارسی کُلیاتِ جنوں بزمِ تخلیقِ ادب پاکستان قصبہ کالونی' کراچی 1994ء ص 34

جنوںؔ زندگی بھر بھٹکتا ہی رہتا
رہِ عشقِ احمد جو پائی نہ ہوتی [123]

"آزادی یا خوابِ آزادی"

نہیں ہے سر میں خمار شرابِ آزادی — نہ چھیڑ مطربِ رنگیں رُبابِ آزادی
نہ اتحاد مکمل، نہ ہے یقیں محکم — کُھلے تو کیسے کھلے ہم پہ بابِ آزادی
یقین و عزم کے ہاتھوں، الٹ دو آج جنوںؔ — نقاب ہائے رُخِ آفتاب آزادی [124]

جنوں بناری کی ایک نظم "انقلاب" سے صرف دو شعر آپ کی نذر ہیں۔

مومن کا خون ان کے ساغر سے ہے چھلکتا — آنکھوں میں خار بن کر اسلام ہے کھٹکتا
ڈر ہے انہیں اگر کچھ تو ڈر ہے بس انہی سے — اک خوف ہے مسلط، دینِ محمدی سے [125]

'پیغام عمل" کے بھی یہ اشعار دیکھیے۔

اٹھاؤ پرچم ایمان آگہی بڑھ کر — بتوں کے شہر میں روشن خدا کا نام کرو
منافقین کا شیوہ ہی خود نمائی ہے — فریب کار ہیں یہ دور سے سلام کرو
صدائے ارض حرم کا یہی تقاضا ہے — نظامِ کفر بدلنے کا انتظام کرو [126]

"تقسیم ہند" کے عنوان سے بھی جنوںؔ بناری نے ایک نظم کہی ہے۔اس کا بھی رنگ و آہنگ دیکھیے۔

تعصب رکھنے والوں کے لئے یومِ حساب آیا — زمینِ ہند کی تقسیم سے اک انقلاب آیا
نیا اک نام اُبھرا پاک کا دنیا کے نقشے پر — خوشی و کامرانی ساتھ لے کر آفتاب آیا [127]

جنوں بناری تقسیم ہند کو یومِ حساب گردان رہے ہیں۔وہ پاکستان کو دنیا کے نقشے پر جلوہ گر ہونے کو انقلاب سے تعبیر کر رہے ہیں۔اب اسی تناظر میں قصری کانپوری کو دیکھا جائے۔

☆☆☆

123۔ جنوںؔ بناری کلیاتِ جنوں بزمِ تخلیقِ ادب پاکستان قصبہ کالونی، کراچی 1994ء ص88
124۔ ایضاً ص194
125۔ ایضاً ص201
126۔ ایضاً ص221
127۔ ایضاً ص264

قصرؔی کانپوری (1916ء۔1996ء)

مطلوب حسین نام [128]، قصرؔی تخلص، وطن کانپور۔ ادبی دنیا میں قصری کانپوری کے نام سے متعارف ہوئے۔ 1916ء میں کانپور یوپی (انڈیا) میں پیدا ہوئے [129]۔ ابتدائی تعلیم گورنمنٹ اسکول میں حاصل کی۔ 1936ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اور فوج میں ملازمت اختیار کرلی۔ رئیس المتغزلین حسرؔت موہانی اور ابو العلا ناطقؔ لکھنوی کا پڑوس نصیب تھا۔ ان قابلِ ذکر استادان فن کی موجودگی سے یہ علاقہ شعروسخن اور علم وادب کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ قصری نے اسی شعروادب کے ماحول میں آنکھ کھولی چنانچہ شعروسخن مزاج کا حصہ بن گیا۔ ناطق لکھنوی کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کردیے اور فکرِ سخن میں مصروف ہوگئے۔

قصرؔی کانپوری نے 1950ء میں ہجرت کی اور کراچی لیاقت آباد کو مسکن بنالیا۔ قصری صاحب کا معاشی مشغلہ درس وتدریس رہا اور وہ ماسٹر مطلوب حسین کہلاتے تھے [130]۔ معاشی پریشانیوں کے باوجود شعروسخن سے اپنے رشتے کو استوار رکھا۔ وہ بنیادی طور پر غزل گو شعراء کی صف میں شامل تھے۔ مگر ان کی نعتوں نے قبولِ عام حاصل کیا۔ ان کا نعتیہ مجموعہ ''نورِازل'' بے حد مقبول ہوا۔ اور اس کے لگاتار تین ایڈیشن شائع ہوئے۔

جنوری 1996ء میں قصرؔی کانپوری اس دارِ فانی سے ملک بقا کی جانب روانہ ہوگئے۔ [131] ڈاکٹر ابوالخیر کشفی نورِازل کے حوالے سے رقم طراز ہیں ''یہ نعتیہ مجموعہ صفحات کے اعتبار سے مختصر ہے، مگر اس میں اتنی قوت ہے کہ زندگی کے کسی معرکہ میں تھک ہار کر آپ اس سے رجوع کریں گے تو ایک نئی قوت حاصل ہوگی۔ یہ قوت ذکرِ محمد کی دین اور عطیہ ہے۔'' [132] اس کتاب پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے شاعر لکھنوی کہتے ہیں ''ان کی فکر کا زاویہ رحمۃ اللعالمین کی توصیف ومدحت کی طرف ہے، اور ان کے شعور کی پختگی ''نورِازل'' کی صورت میں ڈھل کر

128۔ احمد، سید سعید، ڈاکٹر شہرادب کانپور سید اینڈ سید (پبلشرز) کراچی 2001ء ص300

معروف تذکرہ نگار احمد حسین صدیقی نے اپنے مرتبہ تذکرے دبستانوں کا دبستان کراچی جلد سوم (مطبوعہ: محمد حسین اکیڈمی کراچی، 2010ء) کے صفحہ نمبر 279 پر قصری کانپوری کا اصل نام مطلوب حسن لکھا ہے۔ جو کہ درست نہیں۔ اصل نام مطلوب حسین تھا۔ اس کے لئے مہر پیلی بھیتی کا ''تذکرہ شعراء وشاعرات پاکستان'' 1983ء اور ڈاکٹر سید سعید احمد کی ''شہرادب کانپور'' دیکھی جاسکتی ہے (ش۔1)

129۔ مہر پیلی بھیتی تذکرہ شعراء وشاعرات پاکستان از کاروانکار گلشن مصطفیٰ کراچی 1983ء ص281

130۔ صدیقی، احمد حسین دبستانوں کا دبستان کراچی محمد حسین اکیڈمی فیڈرل بی ایریا کراچی 2010ء ص279

131۔ قصرؔی کانپوری نورازل مکتبہ قصری لیاقت آباد کراچی باردوم 1982ء ص7

132۔ ایضاً ص10

ان کے اسلوب اظہار کو نیا رنگ دے رہی ہے۔[133]

قصرؔی کانپوری کا مختصر سا نعتیہ مجموعہ کلام "نورِ ازل" کے نام سے شائع ہوا۔ جس میں ایک حمد ایک مختصر 63 بندوں کا مسدس قصرؔی "کُل 23 نعتیں اور 6 قطعات شامل ہیں۔ قصری کانپوری کا یہ سرمایہ شعری ضخامت رکھنے والوں کے مجموعوں پر بھاری ہے۔ کم کہا ہے مگر خوب کہا ہے۔ حمد ونعت ہو یا مسدس وقطعات سب میں قصری کانپوری کا دل دھڑکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ان کی سادگی اور روانی جذب واثر سے مالا مال ہے۔ فکر کی گہرائی مضامین کی ندرت ان کی نعتیہ شاعری کی خصوصیات ہیں۔

"حمد کردگار"

اے خداوندِ دو عالم مالکِ ارض و سما   اے کہ تیری ذات ہے فہم و خرد سے ماورا
گوشۂ دل میں ترا احساس یوں پیدا ہوا   روح کے پردے پر اُبھری ایک انجانی صدا
اے کہ تیری حمد کے لائق نہیں میری زباں   کس طرح ہو ذکر تیرا باہمہ اوصاف ہا

زندگی تیری رضا تیری عبادت میں کٹے
کم سے کم قصرؔی کو یہ توفیق دے میرے خدا [134]

"نعتِ رسولِ پاک"

غمِ حیات نہ خوفِ قضا مدینے میں   نمازِ عشق کریں گے ادا مدینے میں
تجلّیوں کی عجب ہے فضا مدینے میں   نگاہِ شوق کی ہے انتہا مدینے میں
اِدھر اُدھر نہ بھٹکتے پھرو خدا کے لئے   براہِ راست ہے راہِ خدا مدینے میں
اُٹھا ہے جھوم کے ابرِ کرم مدینے سے   پہنچ گئی میری آہِ رسا مدینے میں
میرے سفینے کو طوفانِ غم کا خوف نہیں   خُدا مدینے میں ہے ناخُدا مدینے میں
عجیب کیف ومسرت ہے روح پر طاری   نگاہ دل پہ ہے اور دل میرا مدینے میں

قدم بڑھاؤ مدینے کی سمت اے قصرؔی
ہے بے کسوں کا بڑا آسرا مدینے میں [135]

---

133 قصرؔی کانپوری نورازل مکتبۂ قصری لیاقت آباد کراچی باردوم 1982ء ص 19
134 ایضاً ص 54
135 ایضاً ص 21-50-51

ان اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر دل و دماغ میں عقیدتِ مدینہ اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے۔ مزید ان کی مسدس کو ملاحظہ کریں۔

قصرؔی کانپوری نے اپنی مسدس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے ساتھ ساتھ اُمت مسلمہ کی تباہی اور زبوں حالی کو بھی منظوم کیا ہے۔ اُمت کی جانب سے بارگاہِ رسالت میں قصری کانپوری نے جو استغاثہ پیش کیا ہے۔ اُس میں اُمت کی ابتری کا ذکر کرتے ہوئے نظرِ کرم اور استمداد کی درخواست کی گئی ہے۔ قومی و ملی شاعری کے حوالے سے صرف چند بند ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

''مسدس قصرؔی''

نازاں ہوں سعادت کے گُہر رول رہا ہوں میزانِ محبت پہ انہیں تول رہا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بول بڑے بول رہا ہوں تعریف محمد میں زباں کھول رہا ہوں
کچھ اتنا اثر میرے مسدس کو خدا دے
ہر لفظ درخشاں ہو ہر اک حرف صدا دے

یوں قوتِ باطل نے زمانے کو ہے گھیرا ہے صحن میں ہر روز کے ظلمات کا ڈیرا
انسان کی تقدیر نہ بن جائے اندھیرا آجائیے بیدار ہو خوابیدہ سویرا
خوشبو کی طرح لوگ پریشاں رہیں کب تک
بے ربط سے افسانے کا عنواں رہیں کب تک

اے حکم خُدا قاسمِ انوارِ الٰہی اے ہادیٔ برحق کوئی اعجاز نگاہی
اُمت پہ مسلّط ہوئی جاتی ہے تباہی منسوب تری ذات سے کونین پناہی
تسلیم کہ ہر چند گنہگار ہیں ہم لوگ
لیکن تیری رحمت کے سزا وار ہیں ہم لوگ

اے حُسن ازل محرمِ اسرار خدائی اے باعثِ تخلیق جہاں جلوہ نمائی
قُربت کی کوئی شکل بعنوانِ رسائی درکار اجازت ہے پئے مدح سرائی
ایمان ہے قصرؔی کا اگر آپ صدا دیں
کھنچ جائیں اِسی وقت زمینوں کی طنابیں[136]

---

136 قصرؔی کانپوری نورازل مکتبۂ قصری لیاقت آباد کراچی بار دوم 1982ء ص79

قصری کانپوری کا یہ مکمل مسدس اُمت مسلمہ کی زبوں حالی کا آئینہ دار ہے۔شاعر نے بڑی دردمندی سے اپنی خطاؤں کو تسلیم کیا ہے مگر اس کے باوجود سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کی سزاواری کی بھی اُمید قائم کی ہے۔

قطعہ

وہ محمد جو رسولوں میں گرامی تر ہیں
جن کے احسان بہ ہر طور زمانے پر ہیں
کل بھی دُنیا کو ضرورت تھی ہدایت کے لئے
آج بھی آپ زمانے کے لئے رہبر ہیں [137]

قصریؔ کانپوری نے اپنے اس نعتیہ قطعہ میں حضور اکرمؐ سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کا نجات دہندہ اور رہبر کہا ہے۔جس کی رہبری کی ضرورت ہر زمانے کو رہے گی۔اب اگلے شاعر ضمیر جعفری کو دیکھا جائے۔

☆☆☆

ضمیؔر جعفری (1916ء۔1999ء)

ضمیر حسین شاہ خاندانی نام ہے۔پہلے درد تخلص تھا پھر ضمیؔر تخلص کرنے لگے۔والد کا نام سید حیدر شاہ ہے۔16 'جنوری 1916ء کو چک عبدالخالق ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ [138] ان کا ننھیال پنجابی کے معروف شاعر میاں محمد سے تعلق رکھتا ہے تعلیمی قابلیت بھی بی اے ہے۔انہیں اپنے وقت کے مشہور و معروف اساتذہ کرام کی صحبت کا شرف حاصل تھا۔وہ فوج میں شامل ہوئے اور میجر کے عہدے تک پہنچ کر ریٹائر ہوئے۔ضمیر جعفری نے سنجیدہ شاعری کے علاوہ مزاحیہ شاعری میں بھی نام پیدا کیا۔اس کے ساتھ ہی بے شمار قومی اور ملی نغمے لکھے جو آج بھی سماعت گوش ہو کر دلوں کو گرماتے ہیں۔شاکر کنڈان کہتے ہیں"ان کی درجنوں کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں سنجیدہ بھی ہیں' مزاحیہ بھی' طنزیہ بھی ہیں اور تراجم بھی' سوانح بھی اور جنگ نامے بھی حب الوطنی کے حوالے سے بھی ہیں اور نعتیہ بھی۔گویا ان کی شخصیت اپنی ذات میں ایک انجمن ہے۔" [139]

---

137 قصریؔ کانپوری نورازل مکتبۂ قصری لیاقت آباد کراچی باردوم 1982ء ص80

138 قمر رعینی تذکرہ نعت گویان راولپنڈی۔اسلام آباد انجم پبلی کیشنز کمال آباد، راولپنڈی 2003ء ص29

139 شاکر کنڈان اُردو نعت اور عساکرِ پاکستان نعت، لاہور، ماہنامہ جلد نمبر 10، شمارہ نمبر 11، نومبر 1997ء ص30

ضمیر جعفری کا انتقال 12 مئی 1999 کو نیو یارک میں ہوا اسلام آباد میں مدفون ہیں۔

ضمیر جعفری کی نعتوں کا مجموعہ ''نعت نذرانہ'' مکتبہ المختار سے 1993ء میں شائع ہو چکا ہے۔ جس میں ان کی اردو کے علاوہ کچھ پنجابی نعتیں بھی شامل ہیں چند مناقب اور ہدیہ محبت بھی کتاب کا حصہ ہے۔

''نعت''

یاس میں آس کا آستاں آپ ہیں — زندگی دھوپ ہے سائباں آپ ہیں
دو جہانوں کی سب رونقیں آپ سے — باعث خلقت دو جہاں آپ ہیں
زندگانی کی تپتی ہوئی دھوپ میں — آب شیریں کی رود رواں آپ ہیں
اس کی سب نعمتیں برکتیں آپ سے — کائنات ایک قالب ہے جاں آپ ہیں
آپ سے سب زمینوں کی ہریالیاں — آسمانوں کا ابر رواں آپ ہیں

آپ کی اک نگاہ کرم ہے بہت
مجھ کو کیا غم، اگر مہرباں آپ ہیں [140]

ضمیر جعفری نے قومی نظمیں ایک تسلسل سے کہی ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد بھی آپ کا یہ ذوق وشوق پروان چڑھتا رہا۔ قومی نظموں پر مشتمل پہلا مجموعہ ''لہو ترنگ'' کے نام سے 1953ء میں شائع ہو چکا ہے۔ ''میرے پیار کی زمیں'' یہ دوسرا مجموعہ بھی قومی و ملی نظموں پر مشتمل ہے۔ یہ بھی اپریل 1975ء میں شائع ہوا تھا۔ [141]

ضمیر جعفری نے یوں تو بے شمار قومی نظمیں کہی ہیں۔ انہوں نے پہلی صبح آزادی کا خیر مقدم کرتے ہوئے جو نظم کہی تھی۔ ''ٹوٹا در قفس'' آپ کے ذوق کی نذر کر رہے ہیں۔

''ٹوٹا در قفس''

دل کی چمک، نظر کی ادا مل گئی ہمیں — اپنی خبر، بفضل خدا مل گئی ہمیں
واماندۂ سخن تھے، نوا مل گئی ہمیں — ہم برہنہ بدن تھے، قبا مل گئی ہمیں
ہم رو چکے تھے جس کے جمال و جلال کو — وہ اپنی چھب، وہ اپنی ادا مل گئی ہمیں

---

140 تذکرہ نعت گویان راولپنڈی اسلام آباد ص 29

141 ضمیر جعفری، سید میرے پیار کی زمیں 1975ء، ص 8

روٹھی ہوئی بہار کی رت لوٹنے لگی　　　گم گشتہ ساحلوں کی ضیا مل گئی ہمیں
گونجی ہے پھر شعور میں اپنے لہو کی چاپ　　　پھر اپنی دھڑکنوں کی صدا مل گئی ہمیں
مدت کے بعد کھلنے لگا ہے فضا کا حبس　　　مدت کے بعد تازہ ہوا مل گئی ہمیں
پھر منزلوں کی سمت مڑی حوصلوں کی باگ　　　پھر ملتوں میں فخر کی جا مل گئی ہمیں
نکلے خیامِ شب سے ارادوں کے کارواں　　　اک روشنی راہ نما مل گئی ہمیں

لطف نگاہ خواجۂ کونین کے طفیل
پھر ساعتِ قبولِ دعا مل گئی ہمیں[142]

شاعر نے مذکورہ بالا نظم "ٹوٹا درِ قفس" سے مراد پاکستان کا قیام لیا ہے۔اس نظم کے ایک ایک شعر سے شاعر کی محبت عیاں ہے۔سادہ اور موثر الفاظ میں انھوں نے تشکر و امتنان کی فضا قائم کی ہے،اس نظم کے آخری شعر میں نگاہِ لطف خواجۂ کونین کی عنایت کے طفیل قبولِ دعا کا ذکر ہے۔اب دوسرے شاعر جمیل نقوی کو دیکھا جائے۔

☆☆☆

جمیل نقوی (1914ء۔1999ء)

سید جمیل احمد نقوی 1914ء☆ کو امروہہ یو۔پی انڈیا میں پیدا ہوئے۔[143] ان کے والد کا اسم گرامی عقیل احمد نقوی تھا ابتدائی تعلیم امروہہ میں حاصل کی 1927ء میں مراد آباد سے میٹرک کا امتحان پاس کیا بعدازاں ایم اے تک تعلیم حاصل کی۔1929ء میں علی گڑھ یونیورسٹی کی لائبریری سے لائبریرین کا امتحان پاس کیا تقسیم کے بعد ہجرت کر کے پاکستان آئے اور کراچی میں سکونت اختیار کی مختلف ملازمتوں کے بعد ایکسپورٹ پروموشن بیورو سے باقاعدہ ملازمت کا آغاز کیا۔1971 میں ڈپٹی ڈائریکٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

جمیل نقوی تقریباً پچیس کتابوں کے مصنف تھے شاعری کے حوالے سے ایک خوش فکر شاعر،تحقیق کے حوالے سے ایک دقیقہ رس محقق اور تنقید کے حوالے سے ایک بالغ نظر نقاد تھے حضرت سید حبیب احمد افق کاظمی

142　ضمیر جعفری،سید میرے پیار کی زمیں 1975ء ص103

☆　احمد حسین صدیقی نے اپنے تذکرہ میں 7 جنوری 1912ء سال پیدائش لکھی ہے جو کہ درست نہیں۔ارمغان جمیل کے اندرونی پہلے فلیپ پر 1914ء درج ہے۔یہ کتاب شاعر کی وفات سے بہت پہلے ان کے سامنے ہی شائع ہوئی تھی۔ (ش۔ا)

143　جمیل نقوی ارمغانِ جمیل الیٹ پبلشرز لمیٹڈ سائٹ کراچی 1985ء فلیپ

امروہوی(1893۔1976ء) سے مشورہ سخن کیا کرتے تھے۔ ''ارمغان جمیل'' اردو مجموعہ حمد و نعت ہے۔ جب کہ انگریزی نعتوں کا مجموعہ''Luyue Homage'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

19 جنوری 1999ء کو جمیل نقوی خواب اجل سے دوچار ہوئے۔ سخی حسن کراچی کے قبرستان میں آسودۂ لحد ہیں۔[144]

''ارمغان جمیل'' جمیل نقوی کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔ جسے الیٹ پبلشرز کراچی نے 1984ء میں شائع کیا ہے جمیل نقوی کا یوں تو سارا ہی نعتیہ کلام فکر و فن اور عقیدت رسول کے نور سے جگمگا رہا ہے مگر آپ کی ایک مشہور زمانہ منفرد و یگانہ نعت جسے ام حبیبہ نے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔ یہ نعت بہت مقبوم عام ہے اس کے منتخب اشعار اور اس سے پہلے حمد باری تعالیٰ پیش خدمت ہے۔

''حمد باری تعالیٰ''

یہ مہر و ماہ یہ انجم یہ کہکشاں ساقی
اٹھا بھی دے یہ حجابات درمیاں ساقی

عطا ہو روح کو میری طہارت ازلی
بفیض رحمت محبوب دو جہاں ساقی

یہی ہے ایک تمنا یہی ہے ایک دعا
مرے شفیع ہوں سالار مرسلاں ساقی

دلوں میں جاگ اٹھے عزم حیدر و فاروق
نڈھال ہیں ترے کعبہ کے پاسباں ساقی

تو لایزال، تری ذات لا شریک لہٗ
تری ثنا سے ہے عاجز مری زباں ساقی

وہ جن کے نور سے روشن ہے عرش کی قندیل
وہی ہیں تیری مشیت کے رازداں ساقی

جمیل بھی ہے انہیں کا غلام خاک نشین
عطا ہوئے جنہیں اسرار کن فکاں ساقی[145]

جمیل نقوی کی شاعری اثرانگیز ہے۔ اُن کی حمد ہو یا نعت الفاظ کی دروبست پر ان کی مکمل گرفت نظر آتی ہے۔ ساقی کو ردیف بنا کر انھوں نے یہ مرصع حمد کہی ہے۔ اس حمدیہ نظم کا ہر شعر ان کی عقیدتِ شعری کا مظہر ہے۔

---

144 صدیقی، احمد حسین دبستانوں کا دبستان کراچی (حصہ اول) محمد حسین اکیڈمی فیڈرل بی ایریا کراچی 2003ء ص 123

145 جمیل نقوی ارمغانِ جمیل الیٹ پبلشرز لمیٹڈ سائٹ کراچی 1985ء ص 26-28

"نعت رسول"

میری جانب بھی ہو اک نگاہ کرم اے شفیع الوریٰ خاتم الانبیاء
آپ نور ازل آپ شمع حرم آپ شمس الضحیٰ خاتم الانبیاء

اے جمیل الشیم اے امام الامم آپ ہیں صاحب جود و ابر کرم
ہستی محتشم قبلۂ محترم اے رسول خدا خاتم الانبیاء

اے فصیح البیاں اے بلیغ اللساں اے وحید الزماں ماورائے گماں
آپ کا نور ہے از کراں تا کراں شاہد کبریا خاتم الانبیاء

مرسل مرسلاں سرور عرشیاں ہادیٔ انس و جاں مقبول و مقبلاں
آپ کی ذات ہے باعث کن فکاں راز ارض و سما خاتم الانبیاء

آپ ہیں حق نگر آپ ہیں حق رسا سدرۃ المنتہیٰ آپ کے زیر پا
آپ ہیں مظہر ذات رب العلیٰ رہبر حق نما خاتم الانبیاء

آپ کے سر پہ لولاک کا تاج ہے آپ ہی کو فقط فخر معراج ہے
آپ کے ہاتھ اسلام کی لاج ہے یا نبی مصطفیٰ خاتم الانبیاء

آپ نور الہدیٰ کنز خلق و ادب آپ نطق خدا آپ امی لقب
ہے جمیلؔ آپ کے در کا ادنیٰ گدا بحر جود و سخا خاتم الانبیاء [146]

مذکورہ بالا نعت مقبولیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہے۔ شاعر نے کمالِ فن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے ہر مصرعے اور شعر کو عقیدتِ رسول اور محبتِ رسول سے سجایا ہے۔ وہ سرکارِ دو عالم کے اوصافِ حمیدہ نظم کرتے ہوئے اپنی جانب نگاہِ کرم کے بھی منتظر ہیں۔

بیت اللہ شریف کے حوالے سے جمیل نقوی کا یہ کلام بھی معروف ہے۔ اسے بھی ام حبیبہ نے پڑھا ہے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے اکثر نشر ہوتا ہے۔ اس کے صرف تین اشعار حاضر ہیں۔

کعبہ پہ پڑی جب پہلی نظر کیا چیز ہے دنیا بھول گیا
یوں ہوش و خرد مفلوج ہوئے دل ذوق تماشا بھول گیا

پہنچا جو حرم کی چوکھٹ تک اک ابر کرم نے گھیر لیا
باقی نہ رہا یہ ہوش مجھے کیا مانگ لیا کیا بھول گیا

ہر وقت برستی ہے رحمت کعبہ میں جمیلؔ اللہ اللہ
خاطی ہوں میں کتنا بھول گیا عاصی ہوں میں کتنا بھول گیا [147]

"پرچم کا ہلال جگمگایا" جمیل نقوی کی قومی نظموں پر مشتمل مجموعہ کلام ہے۔ پہلی بار 27 اکتوبر 1960ء میں سلطان حسین اینڈ سنز 22، سوگن مینشن بندر روڈ کراچی نے اس کو شائع کیا ہے۔

---

146 جمیل نقوی ارمغانِ جمیل الیٹ پبلشرز لمیٹڈ سائٹ کراچی 1985ء ص 35-37

147 ایضاً ص 136-137

''کچھ اپنی زباں میں'' کے عنوان سے جمیل نقوی رقم طراز ہیں ''شاعری کے لئے زمان ومکان کی کوئی قید نہیں۔اس ''مہتمم بالشان تاریخی واقعہ'' سے پہلے بھی جسے ''قیام پاکستان'' کہتے ہیں، میں شعر کہتا تھا۔ اگر چہ اس کی نوعیت کچھ اور تھی۔اس کے بعد آزادی کی خوشگوار فضا پیدا ہوئی تو اس نے دیگر نواسنجان گلشن کی طرح میرے ذوق نوا سنجی پر بھی گہرا اثر کیا اور وقتاً فوقتاً قومی نغمے زبان پر آتے رہے۔''

جدید دور انقلاب کی ولولہ انگیز، مسرت آمیز، کیف آفریں اور روح پرور فضا نے شعراء کے دل ودماغ پر ایک خاص اثر کیا۔یہی سبب ہے کہ ہر شاعر نے وطن سے اپنی اپنی محبت کا اظہار مختلف انداز سے کیا ہے۔جمیل نقوی ایک ممتاز ومحترم نعت گو شاعر کے حوالے سے بھی اپنی پہچان رکھتے ہیں۔قومی شاعری کے اس آہنگ کو دیکھئے جس کا اظہار انہوں نے اپنی نظم ''چودہ اگست'' میں کیا ہے۔

''چودہ اگست''

آج کے دن ہی فرنگی کا فسوں ٹوٹا تھا — اپنے کاندھوں پہ غلامی کا جنازہ لے کر
ہم نکل آئے تھے آزاد گزر گاہوں پر — طنز کرتی تھی غلاموں کی نظر شاہوں پر
اپنے اجداد کی عظمت کا سہارا لے کر — جسے افرنگ کے قزاقوں نے ہی لوٹا تھا
بجلیاں کوندیں اندھیرے کی کمر ٹوٹ گئی — دو صدی بوڑھی غلامی کی چتا جلنے لگی
تیرگی سسکیاں بھرتی ہوئی آوارہ ہوئی — تیرہ و تار فضا نور کا گہوارہ ہوئی
آج کے دن ہی تو وہ ظلم کا رشتہ ٹوٹا — ذہن آزاد ہے پر دل ہے ابھی محو الم [148]

شاعر نے اس نظم میں ''14 اگست'' کے دن کو موضوع بنا کر قیام پاکستان کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ مسموم فضاؤں کے پس منظر میں گلستانِ حیات کے مہکنے کو خوبصورتی اور دلآویزی سے نظم کیا ہے۔جمیل نقوی کی حمدیہ، نعتیہ اور قومی وملی شاعری کے اس انداز کے بعد دوسرے شاعر اصغر سودائی کو ملاحظہ کیا جائے۔

☆☆☆

---

148 جمیل نقوی، پرچم کا ہلال جگمگایا سلطان حسین اینڈ سنز بندر روڈ، کراچی 1960ء ص 50-51

اصغر سودائی (1926ء۔2009ء)

اصغر سودائی 17 دسمبر 1926ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔[149] محمد اصغر اصل نام ہے۔اسلامیہ کالج میں درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ رہے علامہ اقبال کالج سیالکوٹ کا سنگ بنیاد رکھا ڈائریکٹر تعلیمات کے عہدے پر ڈیرہ غازی خان میں تعینات رہے موصوف تحریک پاکستان کے ہراول دستے میں شامل تھے۔آپ کا لکھا ہوا پاکستان کا مطلب کیا، لا الہٰ الا اللہ تحریک آزادی کا مشہور ترانہ ہے جسے نمایاں شہرت حاصل ہوئی۔

اصغر سودائی کا مجموعہ نعت ''شہ دوسرا'' سیالکوٹ سے شائع ہوا ہے اصغر سودائی نعت گو شاعر بھی تھے ان کی بارگاہ رسالت میں عقیدت و محبت ملاحظہ کیجئے۔

ہو جائے دہر میں مری پہچان ایک نعت　　اے شاہ دوسرا ترا احسان ایک نعت
لوگوں کے پاس بام، دریچے علم سپاہ　　تیرے فقیر راہ کا سامان ایک نعت[150]

اصغر سودائی کا تعلق علامہ اقبال کے شہر سیالکوٹ سے ہے۔سیالکوٹ شروع میں قومی اور سیاسی سرگرمیوں کا مرکز رہا ہے۔سیالکوٹ کے نوجوان طالب علموں نے تحریک و قیام پاکستان کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔اصغر سودائی مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن سیالکوٹ کے میر کارواں تھے۔تحریک پاکستان کے لیے بہت کام کیا۔اسلامیہ کالج ان دنوں تحریک پاکستان کا سب سے بڑا مرکز تھا۔اسلامیہ کالج کے ہر جلسے میں اصغر سودائی اپنے ولولہ انگیز کلام سے سامعین کے دلوں کو گرماتے تھے۔

اصغر سودائی کو حضرت قائداعظم سے ملاقات کا شرف بھی حاصل تھا۔وہ بڑے دل آویز انداز میں شعر کہتے تھے۔بچپن ہی سے شاعری سے لگاؤ تھا۔1944ء کے زمانہ طالب علمی میں انہوں نے ایک مشہور ترانہ لکھا جو بالآخر ایک نعرہ بن گیا۔تحریک آزادی اور قیام پاکستان کے حوالے سے یہ نعرہ آج بھی مقبول ہے۔''پاکستان کا مطلب کیا'' سنتے ہی اس تحریک آزادی کے مجاہد اصغر سودائی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

پاکستان کا مطلب کیا، لا الہٰ الا اللہ

شب ظلمت میں گزاری ہے　　اٹھ وقت بیداری ہے
جنگ شجاعت جاری ہے　　آتش و آہن سے لڑ جا

149۔ اصغر سودائی　شہ دوسرا　شاعر خود سیالکوٹ 1989ء ص15

150۔ ایضاً ص35

پاکستان کا مطلب کیا، لا الہٰ الا اللہ

چھوڑ تعلق داری چھوڑ اٹھ محمود بتوں کو توڑ
جاگ اللہ سے رشتہ جوڑ غیر اللہ کا نام مٹا

پاکستان کا مطلب کیا، لا الہٰ الا اللہ

پنجابی ہو یا افغان مل جانا شرط ایمان
لے کے رہیں گے پاکستان حکم نبی منشائے خدا

پاکستان کا مطلب کیا، لا الہٰ الا اللہ

اے اصغر اللہ کرے ننھی کلی پروان چڑھے
پھول بنے خوشبو مہکے وقت دعا ہے ہاتھ اٹھا

پاکستان کا مطلب کیا، لا الہٰ الا اللہ[151]

اصغر سودائی وہ خوش نصیب شاعر ہیں کہ ان کی لکھی ہوئی نظم "پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ" تحریک پاکستان کا نعرہ بن گئی تھی۔ اس نظم کے ہر بند میں شاعر نے اُمت مسلمہ کو بیداری اور سمجھ داری کا درس دیا ہے۔

☆☆☆

شمیم ملیح آبادی (1920ء)

صفیہ نام، شمیم تخلص، دیدار حسن کی بیٹی، اور جوش ملیح آبادی کی بھانجی ہیں۔ نو سال کی عمر سے ہی شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ ابتدا میں امید تخلص کرتی تھیں۔

دل میں کچھ درد پھر ہوا امید یاد شاید مجھے کیا اس نے

صفیہ 27 مارچ 1920ء کو ملیح آباد لکھنو میں پیدا ہوئیں۔[152] شروع میں باقاعدہ تعلیم مدرسہ میں ہوئی۔ لیکن جلد ہی پردہ میں بٹھادی گئیں۔ اس کے بعد اپنی ذہانت اور والد و بڑے بھائی جلال ملیح آبادی کی مدد سے گھر ہی پر تعلیم حاصل کی۔ خالو ابرار حسن خاں اثر ملیح آبادی نے بھی مدد کی۔ کلام پر اصلاح، جوش، حکیم آزاد انصاری اور اثر لکھنوی سے لی۔ 1947ء میں ترک وطن کر کے اپنے شوہر کے ساتھ پاکستان آ گئیں۔

---

151 آزادی کے ترانے (حصہ اوّل) 46-47

152 شفیق بریلوی تذکرہ شاعراتِ پاکستان مکتبہ خاتونِ پاکستان، کراچی 1961ء ص 147
سلطانہ مہر کے مرتب کردہ تذکرہ "آج کی شاعرات" (مطبوعہ: محرابِ ادب، کراچی، 1973ء) میں صفیہ شمیم ملیح آبادی کا ذکر نہیں ہے۔

1950ء میں جنرل ہیڈکوارٹر آف آرمی کا رسالہ "پاسبان" نکلا تو انہیں اعزازی مدیرہ مقرر کیا گیا۔ 1954ء میں فوجی بینڈ کے لیے صفیہ شمیم نے ایک ترانہ لکھا۔

تمہیں ہو غربت چمن بڑھے چلو　　تمہیں ہو دولت چمن بڑھے چلو

یہ ترانہ باقاعدہ منظور کر لیا گیا تھا۔ شمیم، اقبال، جوش اور نذر الاسلام کی شیدائی ہیں۔ نظم و غزل دونوں کو پسند کرتی ہیں۔ لیکن رباعی خوب کہتی ہیں۔ پابند صوم وصلوۃ ہیں۔ شمیم ملیح آبادی کی یہ حمد بارگاہ رب العزت میں ایک خوبصورت نذرانہ ہے۔ شمیم نے اسماء الحسنٰی کو حمد باری تعالیٰ کے پیکر میں بہت خوبصورتی اور پرکاری سے نظم کیا ہے۔ یہ حمد درحقیقت اسماء الحسنٰی کا ورد ہے۔ جسے موصوفہ نے شعری جامہ پہنایا ہے۔ مثنوی کے انداز میں شاعرہ نے اسے شاعرانہ کمال فن کے ساتھ نظم کیا ہے۔ یہ بہت طویل ہے یہ اشعار صرف نمونتاً دیے گئے ہیں۔

"حمد باری تعالیٰ"

یا خدا یا رحیم رب جلیل　　مالک و مہرباں وکیل و کفیل
اول و آخر و سمیع و بصیر　　حاضر و ناظر و لطیف و خبیر
واحد و ماجد و حمید و مجید　　ظاہر و باطن و مجیب و رشید
مالک ذوالجلال والاکرام　　ہر طرف تیری بارش انعام

بطفیل نبی برائے کرم
ہم بھی ہوں باریاب باب حرم [153]

"نعت رسول"

سامنے روضہ شاہ دیں آگیا　　کام اتنا تو حسن یقیں آگیا
آپ ہی کا تصدق ہیں ارض و سما　　آپ آئے تو دنیا میں دین آگیا
اللہ اللہ رخ مصطفیٰ کی ضیا　　جس نے دیکھا خدا پر یقین آگیا
میرے آقا ہیں وہ سید المرسلیں　　جن کے قدموں میں عرش بریں آگیا
اٹھ کے رحمت کے بادل برسنے لگے　　آپ آئے تو دور حسین آگیا

153 غوث میاں　خواتین کی حمدیہ شاعری　حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان، کراچی 2002ء ص 95-97

روح طیبہ کی جانب روانہ ہوئی
نام کس کا دم واپسیں آ گیا [154]

صفیہ شمیم ملیح آبادی نے نعت گوئی کے علاوہ غزل و نظم میں بھی اپنا نام پیدا کیا ہے۔اس کے علاوہ آپ کی ملی شاعری بھی توجہ کی مستحق ہے۔''ترانہ وطن'' کے عنوان سے اس نظم کے اقتباس کو دیکھئے۔

ارض مشرق کا روشن ستارا ہے تو — قلب گیتی کا رنگیں شرارا ہے تو
اے کہ طوفان غم کا کنارا ہے تو — اے کہ ٹوٹے دلوں کا سہارا ہے تو
اے وطن زندگی کے سہارے وطن
تیرے ذروں پہ قرباں ستارے وطن

اے کہ سرمایہ دین و ملت ہے تو — زندگی کی مقدس امانت ہے تو
ظلمت ہے غم میں نور مسرت ہے تو — مسکراتی ہوئی صبح جنت ہے تو
اے وطن زندگی کے سہارے وطن
تیرے ذروں پہ قرباں ستارے وطن

تجھ میں تابندہ ہے نقش اقبال بھی — ساز پنجاب بھی سحر بنگال بھی
حسن کشمیر بھی ، جوش چترال بھی — شان ماضی بھی ہے ، دولت حال بھی
اے وطن زندگی کے سہارے وطن
تیرے ذروں پہ قرباں ستارے وطن

شان اپنی وفا کی دکھادیں گے ہم — تیری عزت پہ سر کو کٹادیں گے ہم
تیرے قدموں پہ جانیں لٹادیں گے ہم — دھوم تیری جہاں میں مچادیں گے ہم
اے وطن زندگی کے سہارے وطن
تیرے ذروں پہ قرباں ستارے وطن [155]

---

154 غوث میاں خواتین کی نعتیہ شاعری حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان، کراچی 2002ء ص 256
(ان دونوں کتابوں کے نام محل نظر ہیں۔''خواتین کی حمدیہ شاعری اور''خواتین کی نعتیہ شاعری'' حمدیہ اور نعتیہ انتخاب ہیں۔ جبکہ کتابوں کے نام سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ کوئی تحقیقی مقالے ہیں۔(ش۔ا)

155 عاطف، خان محمد، ڈاکٹر پٹھان شاعرات کا تذکرہ پبلشرز نعمارد 1983ء ص 159-172

ان مذکورہ بالا عبارات سے یہی چیز ثابت ہوتی ہے کہ پاکستان کے قیام میں نعت گو شعرائے کرام نے اپنے کلام سے قومی و ملی سطح پر نمایاں اور یادگار تحریری خدمات انجام دی ہیں اور یہی نعت گو شعرا اپنے کلام سے استحکامِ پاکستان کی بنیاد ثابت ہوئے۔

اس باب کے شعراء اور ان کے کلام کو دیکھنے اور جائزہ لینے کے بعد اب دوسرے باب کو ملاحظہ کیا جائے جس میں نعتیہ شاعری کے پس منظر کو پیش کیا گیا ہے۔

☆☆☆

باب دوم

نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

باب دوم

نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

تمہید

پاکستان کے قیام میں نعت گوشعرائے کرام کی خدمات کے بعد اب زیرِ نظر باب میں نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جائے گا اور اس باب میں شاعری اور قرآن کریم' خالق کائنات سب سے پہلا وصاف رسول' اولین نعت میں محققین کی ترجیحات' اولیات نعت' مدینے کی بچیوں کا خیر مقدمی گیت' حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب' حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب' حضرت خنساء' شعرالجنی یا شعرالمجہول' مبشرات کی اہمیت' نعت کی اہمیت اور افادیت' نعت کا مجموعہ اول ام الکتاب قرآن مجید' قرآن کریم میں نعت' احادیث نبوی میں نعت نعت کے لغوی معنی' نعت کے اصطلاحی معنی' نعت کی تعریف' عہد نبوی کی نعتیں' خلفائے راشدین کے نعتیہ اشعار' عربی نعت' فارسی نعت' اردو نعت' اردو کے اولین نعت گو' غرض یہ کہ مختصر طور پر عہد بہ عہد کی نعتیہ شاعری کا اجمالاً ذکر کیا جائے گا تا کہ پاکستان میں نعتیہ شاعری کے تحقیقی جائزے کو اپنے تسلسل کے ساتھ مربوط کیا جا سکے۔

الحمدللہ! تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے سزاوار ہیں۔ سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے۔ جو لم یزل ولا یزال ہے۔ جس کی ذات وصفات میں کوئی شریک نہیں' وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ کائنات کا ذرّہ ذرّہ اس مالکِ حقیقی کی حمد وثنا میں رطب الالسان ہے۔ جس نے انبیائے کرام کے رشد وہدایت کے سلسلے کو اپنے حبیب لبیب خاتم النبین احمدِ مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر تمام کیا۔ ختم نبوت کے اس درخشندہ نگیں کا ورفعنا لک ذکرک کے سائے میں بول بالا کیا۔ حاضر وناظر' خوش خبری اور ڈر سنانے والا بنایا۔ سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ خلق عظیم کے اعلیٰ وارفع منصب پر فائز کیا۔ اللہ خود فرشتوں کے ساتھ اپنے نبی پر درود بھیجتا ہے۔ اور اہل ایمان سے بھی کہتا ہے کہ ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ درود وسلام کے اس قرآنی حکم سے نعت کو پر پرواز ملتے رہے۔

شاعری اور قرآن کریم

قرآن کریم میں شاعری کے حوالے سے ایسے شعراء کے لئے تنبیہ آئی ہے۔ جو قرآن کریم کے مطابق ہر وادی میں سر گرداں پھرنے والے زبان سے جو کہتے ہیں اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ شعراء سے پہلے ہم قرآن کریم کا وہ ارشاد نقل کرتے ہیں جس میں حضور اکرم سید عالم نور مجسم ﷺ کے شاعر نہ ہونے کا ذکر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
وما علمنه الشعر و ما ینبغی له '(یٰس 69)[1] ترجمہ: اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہیں۔

---
1 القرآن الکریم (یٰس۔69)

حضور اکرم ﷺ کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی شعر و شاعری کا فن آپ کے شایان شان ہے۔ یہ ضرور ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے جاں نثار صحابۂ کرام رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرمائش کر کے اشعار ضرور سنے ہیں۔

صحیح مسلم شریف سے صرف دو حدیثیں پیش کی جارہی ہیں۔ پہلی حدیث میں حضور اکرم ﷺ کی اشعار سے رغبت ظاہر ہورہی ہے۔ جب کہ دوسری حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے شاعروں کے کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے لبید کے شعر کو سب سے زیادہ سچا فرمایا ہے۔ اللہ کی حمد و ثناء کے بعد اُمیہ بن ابی الصلت کی دلی کیفیات بھی بیان کی جارہی ہیں۔ دونوں احادیث مبارکہ شعر کی اہمیت کو واضح کررہی ہیں۔

عمر وبن الشريد عن ابيه قال ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل معك من شعر امية بن ابى الصلت شئ قلت نعم قال هيه فانشد ته بيتا فقال هيه ثم انشدته بيتا فقال هيه حتىٰ انشدته مائة بيت. (كتاب الشعر، صحيح مسلم، ص632، جلد6)

عمرو بن شرید اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوا، آپ نے فرمایا کیا تم کو امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے کچھ شعر یاد ہیں، میں نے کہا جی! آپ نے فرمایا! سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا، آپ نے فرمایا اور سناؤ، میں نے ایک اور شعر سنایا، آپ نے فرمایا اور سناؤ، حتیٰ کہ میں نے ایک سو اشعار سنائے۔2

عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصدق كلمة قالها شاعر كلمة لبيد. الا كل شئ ما خلا الله باطل و كاد امية بن ابى الصلت ان يسلم(كتاب الشعر، صحيح مسلم، ص933، جلد6)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! شاعروں کے کلام میں لبید کا شعر سب سے زیادہ سچا ہے، سنو! اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے، اور امیہ بن ابی الصلت اسلام قبول کرنے کے قریب تھا۔3

بسا اوقات یہ بھی ہوا آپ ﷺ نے خود شعرائے کرام کو رجز پڑھنے کا حکم دیا۔ ان حضرات کو آگے ان کے کلام و بیان کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔ حضور اکرم سید عالم نور مجسم ﷺ نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو منبر پر بٹھا کر ان سے نعتیں سنی ہیں۔ سیدنا حسان بن ثابت کی مدح کے دوران سرکار دوعالم ﷺ اپنے

---

2 شرح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال لاہور 2008ء ص632 ج6
3 شرح صحیح مسلم علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال لاہور 2008ء ص632 ج6

جاں نثاروں کے ساتھ مسجد کے فرش پر جلوہ افروز ہوتے تھے۔اللہ کے رسول اس دفاعی شاعری کے اس عظیم کارنامے پر **الھمــہ ایـدہ بــروح القدس** (اے اللہ اس کی روح القدس سے تائید فرما)4 والی بشارت سے سیدنا حسان بن ثابت کو نوازتے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث جو امام بخاری نے اپنی کتاب بخاری شریف میں کتاب الصلوٰۃ، باب الشعر فی المسجد کے عنوان کے تحت درج کی ہے۔اس حدیث میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حسب ذیل تائیدی اور تعریفی جملے حسان بن ثابت کے حوالے سے کہے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن عوف انہ سمع حسان ابن ثابت الانصاری یستشھد ابا ھریرۃ انشدک اللّٰہ ھل سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا حسان اجب عن رسول اللہ صلی للّٰہ علیہ وسلم اللّٰھم ایدہ بروح القدس قال ابو ھریریرۃ نعم.(باب الشعر فی المسجد بخاری،جلد ۱،ص 243)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ تمہیں خدا کی قسم کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے اے حسان اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے (مشرکین) کو جواب دو۔اے اللہ حسان کی روح القدس سے تائید فرما۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ہاں) میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔5

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد نبوی میں سیدنا کعب بن زہیر سے نعت سن کر بطور انعام اپنی چادر مبارک عطا فرمادی۔ بعد میں یہی چادر والی روایت امام بوصیری کے قصیدہ بردہ کے حوالے سے بھی معروف ہے رسول اکرم نے امام بوصیری کے خواب میں جلوہ افروز ہوکر قصیدہ بردہ کی فرمائش کی۔اس موقع پر اپنی ردائے مبارک عطا فرمائی۔جس کی برکت سے آپ کا لاعلاج مرض دور ہوگیا۔لیکن حضور اکرم ﷺ نے از خود شاعری نہیں کی۔البتہ آپ نے سیدنا کعب بن زہیر کے شعر میں اصلاح ضرور فرمائی ہے جسے شاعری کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

ان الرسول لنور یستضاء بہ

مھند من سیوف اللہ مسلول

---

4 گیلانی، سید یونس شاہ، پروفیسر تذکرہ نعت گویان اردو (اول) مکہ بکس اردو بازار لاہور 1982ء ص 78

5 بخاری، الصحیح، کتاب الصلوٰۃ، باب الشعر فی المسجد، ص 243 ترتیب 437

سیوف الہند کی جگہ سیوف اللہ فرمانا یہ معنی و مفہوم کی اصلاح تھی [6] حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمانا۔

ان النبی لا کذب ان ابن عبدالمطلب [7]

یہ شاعری نہیں ہے۔ بلکہ اسے اظہار حقیقت کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ بظاہر دیکھنے میں تو یہ شعر ہی لگتا ہے۔ کیونکہ اس میں قوافی کے حوالے سے شعری موزونیت بھی پائی جاتی ہے۔ یہی انداز بعض مقامات پر قرآن کریم میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ جس میں قوافی اور موزونیت دونوں شامل ہیں۔ جب کہ قرآن کریم کی کوئی آیت شعر نہیں ہے۔

قرآن کریم میں شعرا کا ذکر اس انداز میں کیا گیا ہے

الشعراء.......................وذکر اللہ کثیر (الشعراء، 224-226) [8]

ترجمہ: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی۔

مندرجہ بالا آیہ کریمہ کی روشنی میں تو یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ شاعری اور شعراء دونوں قرآن کریم کے حوالے سے خسارے میں ہیں اور ان کی بڑے شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون سے شعرا ہیں جو اس وعید کے زمرے میں شامل ہیں اور کون شعرائے کرام کو اس سے استثنا حاصل ہے۔ صاحب خزائن العرفان فی تفسیر القرآن میں مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی ان آیات کی تفسیر کا نچوڑ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ ''ان کے اشعار میں کہ ان کو پڑھتے ہیں رواج دیتے ہیں باوجود یہ کہ وہ اشعار کذب و باطل ہوتے ہیں۔ یہ آیت شعراء کفار کے حق میں نازل ہوئی جو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو میں شعر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ جیسا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور ان کی قوم کے گمراہ لوگ ان سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے ان لوگوں کی آیت میں مذمت فرمائی گئی۔ اور ہر طرح کی جھوٹی باتیں بناتے ہیں اور ہر لغو باطل میں سخن آرائی کرتے ہیں۔ جھوٹی مدح کرتے ہیں۔ جھوٹی ہجو کرتے ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اگر کسی کا جسم پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ شعر سے پر ہو۔ مسلمان شعرا جو اس طریقہ سے اجتناب کرتے ہیں اس حکم سے مستثنیٰ کیے گئے۔ اس میں شعراء اسلام کا استثنا فرمایا گیا وہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد لکھتے ہیں۔ اسلام کی مدح لکھتے ہیں پند و نصائح لکھتے ہیں اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ

---

6 شفا حکیم محمد یحییٰ خاں عربی زبان میں نعتیہ کلام نقوش رسول نمبر جلد دہم جنوری 1984ء ص 124

7 ایضاً ص 24

8 القرآن کریم (الشعراء 224 تا 227)

مسجد نبوی میں حضرت حسان کے لیے منبر بچھایا جاتا تھا۔ وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مفاخر پڑھتے تھے۔ اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب دیتے تھے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے حق میں دعا فرماتے جاتے تھے۔ بخاری کی حدیث میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بعض شعر حکمت ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں اکثر شعر پڑھے جاتے تھے۔ جیسا کہ ترمذی میں جابر بن سمرہ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ شعر کلام ہے بعض اچھا ہوتا ہے بعض برا، اچھے کو لو برے کو چھوڑ دو، شعبی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق شعر کہتے تھے۔ حضرت علی ان سب سے زیادہ شعر فرمانے والے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور شعر ان کے لئے ذکر الٰہی سے غفلت کا سبب نہ ہو سکا بلکہ ان لوگوں نے جب شعر کہا بھی تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور اس کی توحید اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اور اصحاب کرام و صلحاء امت کی مداح اور حکمت و موعظمت اور زہد وادب میں کفار سے ان کی ہجو کا کفار کی طرف سے کہ انہوں نے مسلمانوں کی اور ان کے پیشواؤں کی ہجو کی۔ ان حضرات نے اس کو دفع کیا اور اس کے جواب دیئے۔ یہ مذموم نہیں بلکہ مستحق اجر و ثواب ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی۔ یہ ان حضرات کا جہاد ہے۔ یعنی مشرکین جنہوں نے سید الطاہرین افضل الخلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجو کی۔ موت کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جہنم کی طرف اور وہ برا ہی ٹھکانہ ہے۔ [9]

صریحاً متذکرہ آیات اور اس کی تفسیری روشنی میں یہ بات واضح ہوئی ہے کہ قرآن کی نظر میں معتوب شعراء کی پیروی میں گمراہی ہے۔ جو ہر وادی میں منہ مارتے پھریں اور ان کی گفتار و کردار میں یکسانیت نہ ہو ہاں اگر وہ صاحب ایمان ہیں۔ اچھے اعمال کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں تو ان کی پیروی میں گمراہی نہیں۔ صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، اولیاء اللہ و بزرگان دین اور آج کے دور کے مسلمان رسول ﷺ کی نعت اس لئے بھی کہتے ہیں کہ نعت گوئی سنت رحمٰن ہے۔ نعت تعریف کے معنوں میں ہمیشہ تسلیم کی گئی ہے اور آپ کی نعت اور تعریف اس طرح ہوتی ہے کہ اللہ رب العزت خود رسول پر اپنے ملائکہ کے ساتھ درود بھیجتا ہے اور ابد تک آنے والے اہل ایمان کو بھی خوب درود و سلام بھیجنے کا حکم دیتا ہے۔

خالق کائنات سب سے پہلا وصاف رسول

مندرجہ ذیل قرآنی آیت کے مفہوم کے بارے میں پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کہتے ہیں" تاریخ شاید

---

9 مولانا نعیم الدین مرادآبادی خزائن العرفان فی تفسیر القرآن پاک کمپنی لاہور

ہے کہ خالق کائنات جسے سب سے پہلا وصاف رسول ناعت رسول ہونے کا اعزاز حاصل ہے، سے بڑھ کر نعت کہنے والا اور کون ہوگا جس نے سورۂ احزاب میں یہ کہہ کر نعت محبوب کا حق ادا کر دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان اللہ و ملٰکتہ یصلون علی النبی یا یھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماo(احزاب.56) [10]

ترجمہ: "تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔" اس آیۂ کریمہ میں نہ صرف اللہ تعالیٰ نے نعت حبیب کہنے کا نہ صرف حق ادا کر دیا بلکہ اپنے ساتھ اپنی کبریائی اور حمد بیان کرنے والے فرشتوں کو شریک کر کے ایمان والوں کو بھی نعت رسول مستقل کہتے رہنے کا حکم دیا۔ جس سے نہ صرف مقام و مرتبہ مصطفیٰ کی معراج و عظمت کا واضح ثبوت ملتا ہے بلکہ نعت کے مختلف ادوار میں تقسیم کا مسئلہ بھی آسانی کے ساتھ حل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس آیت کے حصہ اول پر غور کرنے سے یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ نعت رسول اس وقت بھی کہی جا رہی تھی، اور اسی طرح نعت رسول اس وقت بھی مسلسل کہی جا رہی ہوگی، جب کوئی بھی ذی نفس موجود نہ ہوگا اور قیامت کا اعلان ہو چکا ہوگا۔ کیونکہ ذات خداوندی کو اس وقت بھی موجود ہوگی گویا نعت ایک ایسی سنت رب العالمین ہے جو اول سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ [11] ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے خالق کائنات کو سب سے پہلا وصاف رسول قرار دیا ہے۔ اب ڈاکٹر طلحہ رضوی برق کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق اپنا نظریہ نعت پیش کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ "نعت اس کلام منظوم کو کہتے ہیں، جو حضور انور محمد رسول اللہ کی شان اقدس میں زیب قرطاس ہو۔ نعت کی تعریف جب یہ ٹھہری، تو میں ایسا کہنے میں حق بجانب ہوں گا کہ اول اول خدائے قدوس نے ہی اپنے حبیب کی مدح فرمائی، ان پر درود بھیجا اور ہمیں اس کا حکم دیا۔" [12] ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے اولین طور پر خدوانِد قدوس کو مدح گو قرار دیا ہے۔ اب آئندہ اسی سلسلے میں ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری کی فکر کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری نعت کی بابت کہتے ہیں۔ "سب سے پہلی نعت گو شخصیت خداوند قدوس کی ہے، جس نے جملہ انبیاء کی زبان سے آپ کی مدح طرازی کی۔ نعت کے معنی جیسا کہ پہلے عرض کئے جا چکے ہیں وصف کے ہیں اور اوصاف نبی کو نعت سے متصف کیا جاتا ہے۔" [13] مندرجہ بالا سطور میں محققینِ نعت کی وہ آرا ملاحظہ کیں۔ جن میں خالقِ کائنات کو سب سے پہلا وصاف رسول یعنی نعت کہنے والا قرار دیا گیا ہے۔ اب دیگر محققینِ نعت کی اولین نعت کی ترجیحات کو دیکھا جائے گا۔

---

10. سورۂ احزاب آیت 56
11. آفتاب احمد نقوی، ڈاکٹر قرآن حکیم میں نعت رسول اوج لاہور نعت نمبر 931-1992ء ص 99تا100
12. برق، طلحہ رضوی، ڈاکٹر اردو کی نعتیہ شاعری دانش اکیڈمی آرا بہار انڈیا 1974ء ص 6
13. آزاد فتح پوری، محمد اسماعیل، ڈاکٹر نعتیہ شاعری کا ارتقاء فائن آفسٹ ورکس الہ آباد 1988ء ص 27

اولین نعت میں محققین کی ترجیحات

ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نعت گوئی میں اولیت کے موضوع پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں ''نعت گوئی کی ابتداء بہرحال سب سے پہلے عربی زبان میں ہوئی۔ رسول مقبول کی شان اقدس میں پہلا قصیدہ عربی شاعر میمون بن قیس سے منسوب ہے۔اس طرح نعت گوئی میں اولیت کا سہرا میمون بن قیس کے سر رہا۔'' [14] ڈاکٹر طلحہ رضوی برق نے نعت گوئی میں اولیت کا سہرا میمون بن قیس کے سر باندھا ہے۔اب ڈاکٹر شمیم گوہر کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر قادری ابوالعلائی فرماتے ہیں۔ ''ہجرت رسالت مآب ﷺ سے ایک ہزار سال قبل بادشاہ یمن تبع حمیری نے بحر و وزن کے ساتھ نعتیہ اشعار لکھ کر نعتیہ شاعری کی ابتدا کی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نعتیہ شاعری کی ساکھ اور اس کی روحانی قدریں کتنی مستحکم اور قدیمی ہیں کہ تقریباً پچیس سو برسوں سے یہ مقدس فریضہ انجام دیا جارہا ہے۔ اور اللہ کے نیک بندے ہر عہد میں عرفان حُب کے چراغ روشن کرتے آرہے ہیں۔ بالخصوص عربی و فارسی اور اردو زبان میں کثرت نعت کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔'' [15] ڈاکٹر سید شمیم گوہر نے ہجرت رسالت مآب سے ایک ہزار سال قبل بادشاہ یمن تبع حمیری کے نعتیہ اشعار کو اولین نعت قرار دیا ہے۔ جس سے نعتیہ شاعری کی ساکھ، اس کی روحانی قدریں، اس کا استحکام اور اس کی قدامت کا پتہ چلتا ہے اب آئندہ ایک اور محقق گوہر ملسیانی کی اولین نعت کے سلسلے میں فکر کو دیکھا جائے گا۔ گوہر ملسیانی سب سے پہلی نعت کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ''نعت کا آغاز تو مکہ سے ہو چکا تھا۔ آپ کے مربی و محسن عم نامدار ابو طالب کے قصیدہ میں حضور کی نعت کے اشعار موجود ہیں۔ سیرت النبی میں ابن ہشام نے قصیدہ کے سات شعر نقل کئے ہیں جن کو ہم سب سے پہلی نعت قرار دے رہے ہیں کیونکہ اس قصیدہ سے پہلے کوئی ایسا کلام نہیں ملتا جس میں براہ راست نبی کریم ﷺ کی نعت یا مدح ہو۔'' [16]

گوہر ملسیانی نے اپنی رائے کے مطابق عم نامدار اللہ کے رسول کے مربی و محسن حضرت ابو طالب کے لکھے گئے قصیدوں کو سب سے پہلی نعت قرار دیا ہے۔ اب ایک اور محقق ادیب رائے پوری کی فکر نعت کو دیکھا جائے گا۔

---

14. اردو کی نعتیہ شاعری ص 7
15. گوہر سید شمیم ڈاکٹر اردو کا نعتیہ ادب مطبع اینگل پرنٹرس الہ آباد انڈیا 2001ء ص 10
16. گوہر ملسیانی عصر حاضر کے نعت گو گوہر ادب پبلی کیشنز صادق آباد پنجاب 1983ء ص 33

اولین نعت

ادیب رائے پوری قرآنِ مجید فرقانِ حمید سے بھی پہلے نعت کا وجود بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

مصحف کو نہ کیوں فخر ہو اس صورت پر   قران سے پہلے یہ کتاب آئی ہے

(مرزا سلامت علی دبیر لکھنوی)

''صنفِ شاعری میں مقید نعت کی عمر بہت مختصر ہے۔ لیکن نعت کی قدامت کے لئے مرزا دبیر کا یہ مصرعہ کہ 'قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے' اس کی قدامت کا پتہ دے رہا ہے' یہی نہیں بلکہ دنیا کی سب سے پہلی تحریر جو کسی انسان کی نگاہ سے گزری ہے' وہ بھی حمدِ باری اور نعتِ رسول ہے۔ ''اللہ نے فرمایا'' اے آدم! تو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کیسے پہچانا' ابھی تو میں نے (جسداً) پیدا بھی نہیں فرمایا۔ انہوں نے عرض کی' اے میرے پروردگار! جب تو نے مجھ کو پیدا فرمایا اپنے ہاتھوں سے اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے اپنا سر اُٹھایا اور عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا دیکھا۔

لا اِلہٰ اِلاّ اللہ محمدٌ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آگے چل کر ادیب رائے پوری نے ''قرآن اور نعت'' کے حوالے سے مختلف سورتوں میں بیان کردہ نعتوں کے مختلف نمونے دیئے ہیں۔ ادیب رائے پوری نے ''نعت رسول بزبان رسول''۔ نعتِ رسول بزبانِ ملائکہ' اجنّا کی نعت اور صحائف آسمانی میں نعت کے موضوع پر سیر حاصل معلومات فراہم کی ہیں۔ [17]

ادیب رائے پوری نے اولین نعت کے سلسلے میں قرآن مجید فرقانِ سے بھی پہلے نعت کے وجود کا ذکر کیا ہے۔ اس بارے میں اُنھوں نے تفصیلی انداز اختیار کرتے ہوئے کافی معلومات یکجا کر دی ہیں۔ اب آئندہ اولیات نعت کے ضمن میں راجا رشید محمود کو دیکھا جائے گا۔

اولیات نعت

راجا رشید محمود نے مختلف حوالوں سے ان قابلِ ذکر حضرات کی ابتدائی نعتوں کا تفصیلاً ذکر کیا ہے۔

حضرتِ عبدالمطلب' حضرتِ ابو طالب' اعشیٰ بن قیس' ورقہ بن نوفل' قیس بن ساعدہ' تبع (شاہ یمن)' حضرت کعب بن لوی۔ راجا صاحب مزید رقم طراز ہیں کہ ''اولین نعت حقیقت یہ ہے کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولین نعت گو تبان اسعد بن کلیکرب تھے جنہیں تبع شاہ یمن کہا جاتا ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کم از کم سات سو سال پہلے ہوئے ہیں یوں' یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ تبع اول حمیری

---

17   ادیب رائے پوری   مدارج النعت   مصنف وناشر خود ادیب رائے پوری 1982ء   ص 82-83

شاہ یمن اولین نعت گو ہے۔ بعض لوگ تبع کی نعتیہ شاعری کو 'بشارت' کے عنوان سے نقل کرتے ہیں۔ واقعہ یہی ہے کہ اس سے پہلے کے کسی شاعر کا کوئی نعتیہ شعر دستیاب نہیں ہے اور منظوم مدحت رسول کریم (علیہ التحیتہ و التسلیم) کے معنوں میں "نعت" کا اولین شاعر تبع اوّل حمیری ہی ہے۔

شهدت علی احمد انه — نبی من الله باری النسمه
فلومد عمری الیٰ عمره — لکنت وزیراً له' وابن عمه
وجاهدت بالسیف اعداه — وفرجت عن صدره کل غمه
لـه' امة سمیت فی الزبور — لـه' امة هی خیر الامـه [18]

راجا رشید محمود نے اپنے مقدمہ میں اپنے طور پر اولیات نعت کی ترتیب کچھ اس طرح سے دی ہے۔

- حضرت سرور کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے پہلے نعت گو تبع اوّل حمیری (تبان اسعد بن کلیکرب) ہیں۔
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد میں سے پہلے نعت گو حضرت کعب بن لوی ہیں۔
- حضور حبیب خداوند کریم علیہ الصلوٰۃ التسلیم کی پیدائش کے بعد سب سے پہلے نعتیہ اشعار حضرت عبدالمطلب کے ملتے ہیں۔
- خواتین میں سب سے پہلے نعتیہ اشعار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے ملتے ہیں۔ [19]

مندرجہ بالا سطور میں راجا صاحب نے مختلف حضرات کی فکر کو اپنے انداز میں پیش کر کے اولیات نعت کے موضوع کی وسعت کو ظاہر کیا ہے۔ اب اسی فکر کے تناظر میں ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کو دیکھا جائے گا۔

مدینے کی بچیوں کا خیر مقدمی گیت

ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق نے مدینے کی بچیوں کے خیر مقدمی گیت کو اوّلیت کا درجہ دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ "عربی نعت میں ہم سب سے پہلے مدینہ کی بچیوں کا وہ گیت پیش کرتے ہیں جو نہایت معصوم انداز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں استقبال کے موقع پر گایا گیا۔

اشرق البدر علینا — من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا — مادعیٰ لله داع
ایها المبعوث فنا — جئت بالا مر المطاع

---

18. محمود راجا رشید — نعت کائنات (انتخاب) جنگ پبلشرز آغا خان روڈ لاہور 1993ء — ص 13
19. نعت کائنات — ص 14

ان اشعار میں بیان کی سادگی کے ساتھ خلوص اور محبت کی فراوانی پائی جاتی ہے رسول کریم کو بدر سے تشبیہ دی گئی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر کا اظہار ہے کہ اس نے انہیں ہدایت سے نوازا۔ ساتھ ہی اطاعتِ رسول کے عزم کا بیان بھی سادہ اور پُرعظمت ہے۔"[20] ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے مدینے کی بچیوں کے اُس خیر مقدمی گیت کو اولین قرار دیا ہے جو انھوں نے رسول کریم کے مدینے میں استقبال کے موقعہ پر گایا تھا۔ اب ایک اور مداح رسول صفیہ بنت عبدالمطلب کو دیکھا جائے گا۔

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب، حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی تھیں۔ آپ نے بارگاہ رسالت میں چند اشعار کہے ہیں۔ واضح ہو کہ عبدالمطلب کی آٹھ بیٹیاں تھیں اور سب کی سب برجستہ شعر کہنے والی تھیں۔ حضرت صفیہ کے اس قصیدے میں اس زمانے کی سادگی اظہار غم اور زبان و ترکیب میں یک رنگی ملتی ہے۔ اشعار یہ ہیں۔

الایا رسول اللہ، کنت رجا عنا　　　وکنت بنا برا ولمہ تک جافیا

وکنت بنا رئو وفا رحیما نبینا　　　لیبک علیک الیومہ من کان باکیا [21]

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب حضور اکرم کی پھوپھی جان کے اشعار کو دیکھا۔ اب ایک اور پھوپھی حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب کو دیکھا جائے گا۔

حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب

حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب، رسول اکرم ﷺ کی دوسری پھوپھی ہیں آپ نے بھی رسول اکرم کی بارگاہ میں مرثیہ کے چند اشعار کہے ہیں۔ برجستہ کہے گئے اشعار میں عقیدت کی روانی اور جذبات کا بہاؤ دیکھئے۔ ان اشعار میں اس زمانے کی سادگی اور اظہار غم کا پہلو بہت نمایاں ہیں۔

أعینیی جودا بالد مروع السواجم　　　علی المصطفی بالنور من آل هاشمی

علی المصطفیٰ بالحق و النور و الهدی　　　وبالرشید بعد المندبات العظالم [22]

حضور اکرم کی دوسری پھوپھی جان حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب کے بعد اب آئندہ ایک اور صحابیہ حضرت خنساء کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر عاصی کرنالی نے عہد رسالت میں کہئے گئے اشعار میں سے ایک ایک شعر سب کا دیا ہے۔ اس میں خواتین سے متعلق حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ شعر بھی درج ہے۔

20　اشفاق، سید رفیع الدین ڈاکٹر　　اردو میں نعتیہ شاعری　　اردو اکیڈمی سندھ کراچی 1976ء ص 67-68

21　عباس ندوی، عبداللہ ڈاکٹر　　عربی میں نعتیہ کلام　　اردو اکیڈمی سندھ کراچی 1982ء ص 111

22　عربی میں نعتیہ کلام　　ص 113

حضرت خنساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا (ارثی العرب)

ونلبس فی الحروب نسبح الحدید   وفی السلم نلبس خزاونبرا

جنگ میں ہم لوہے کی بنی ہوئی پوشاک (زرہیں) پہنتے ہیں اور صلح و امن کے زمانے میں ریشم و کتان کا لباس فاخرہ زیب تن کرتے ہیں۔[23]

حضرت خنساء کے بعد شعراء الجنی یا شعرا المجہول جسے ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی نے حضرت ابوطالب کے بعد دوسری نعت قرار دیا ہے کو دیکھا جائے گا۔

شعراء الجنی یا شعرا المجہول

''جس دن ام معبد کے یہاں یہ واقعہ پیش آیا۔ سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اس رات تمام اہل مکہ نے سنا کہ کوئی شخص بڑی دل نشیں آواز میں چند اشعار پڑھ رہا ہے۔ آواز اس قدر صاف اور دل کش تھی کہ ہر ایک کو یہ اشعار یاد رہ گئے۔ وہ شخص کون تھا اور کہاں سے آیا تھا اس کا کوئی سراغ نہ مل سکا۔ اسی لیے ان اشعار کو شعرا الجنی یعنی کوئی جن رہا ہوگا یا شعرا المجہول' کسی نے نامعلوم شخص کے کہے ہوئے شعر کے عنوان سے نقل کیا گیا ہے۔ بہرحال نعت کے یہ اشعار اُم معبد کے واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس طرح جناب ابوطالب کی نعت کے بعد تاریخی طور پر یہ دوسری نعت کہی جاسکتی ہے''۔

جزی اللہ رب الناس خیر جذائہ   رفیقین حلاخیمتی ام معبد

ھما نزلا بالبر وارتحلابہ   فافلح من امسی رفیق محمد[24]

مندرجہ بالا سطور میں آپ نے محقق نعت کی فکر کو ملاحظہ کیا۔ اب آئندہ ایک اور محقق نعت ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کی فکر کو دیکھا جائے گا۔

مبشرات کی اہمیت

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پیش کردہ مبشرات کو اوّلیت کا درجہ دیا ہے۔ مبشرات کے حوالے سے انہوں نے اپنی تحقیق کے دائرہ کو قرآنِ کریم سے متصل کیا ہے۔ ''المدائح النبویۃ کی روایت اور ابتدائی مدح نگار کے سلسلے میں آپ رقم طراز ہیں۔ ''مدحِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاریخی سفر' آغازِ کائنات سے شروع ہوا' اور تخلیق کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ جاری رہا'

23 عاصی کرنالی' ڈاکٹر   اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر   اقلیم نعت کراچی 2000ء   ص 95
24 رشاد عثمانی' شاہ' ڈاکٹر   اردو شاعری میں نعت گوئی   مجلس مصنفین اسلامی گیا۔ انڈیا   1991ء   ص 47

رشد و ہدایت کے تمام سلسلوں نے صراحۃً یا کنایۃً آنے والے نبی کی خبر دی اور کتب آثار و روایات نے اس صبح نو کی نوید سنائی، پیش گوئیوں کا طویل سلسلہ روایت ہوا ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد جانفزا کی خبر موجود ہے۔ بعض اہلِ علم نے ان پیش گوئیوں کے بین السطور کی نشاندہی کے لئے خاصی محنت کی۔ کتب سیرت میں بھی ان مبشرات کو اہمیت دی گئی یہ موضوع طویل تحقیق چاہتا ہے جس کا یہ محل نہیں اس لیے کتب ماسبق کے حوالوں سے صرف نظر کرتے ہوئے صرف قرآن مجید کی صراحت پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید کی گواہی ہے کہ اہل کتاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے باخبر تھے کیونکہ آپ کا ذکر ان کی کُتب میں موجود تھا۔ [25]

ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے مبشرات کی اہمیت کے پیش نظر مبشرات کو اولیت کا درجہ دیا ہے۔ اب آئندہ نعت کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر قرآنِ کریم میں نعت کو دیکھا جائے گا۔

نعت کی اہمیت اور افادیت

قرآنِ مجید و فرقانِ حمید اللہ جل جلالہٗ کی آخری کتاب ہے جو اُس نے اپنے محبوب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی۔ قرآنِ کریم رہتی دنیا تک سرچشمہ ہدایت ہے۔ اُس وحدہٗ لاشریک اور خالقِ کائنات نے اپنے حبیبِ پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود نعت کہی ہے۔ جو جا بجا ہمیں قرآن کریم میں نظر آتی ہیں۔

نعت کا مجموعہ اوّل اُمّ الکتاب قرآنِ مجید

راجا رشید محمود اپنی رائے پیش کرتے ہیں۔

راجا رشید محمود اولین نعت کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ ”اس بیان یا تحریر جو نظم یا نثر میں آقائے کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی مدح میں تخلیق ہو نعت ہے......تو بلاشبہ نعت کا مجموعۂ اوّل اُمّ الکتاب قرآنِ مجید اور اوّلین نعت گو خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خالق ومحبِ حقیقی ہے۔ اس صورت میں قرآن پاک میں بیان ومضامینِ توصیف سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اوّلین نعتیں کہا جاسکتا ہے۔

قرآن کریم میں نعت

o اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا (45۔احزاب)

25 قریشی، محمد اسحاق ڈاکٹر برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری محکمہ اوقاف حکومت پنجاب 2002ء ص 277

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا۔

o قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ (15۔مائدہ)

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آیا۔

o وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَo (107۔انبیاء)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

o اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (4۔قلم)

ترجمہ: بے شک تمہاری خوبُو (خلق) بڑی شان کی ہے۔

o اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَo (1۔کوثر)

ترجمہ: اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطاء فرمائیں۔

o وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (4۔اِنشراح)

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا۔

o اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (56۔احزاب)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والوں ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

ورفعنا لک ذکرک کے سائے میں بول بالا بھی ہو رہا ہے اور ہر لحظہ ذکر بھی اونچے سے اونچا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ سلسلہ مزید وسعت پا رہا ہے اور انشاء اللہ قیامت تک یہ مزید پھلتا پھولتا رہے گا۔ دنیا کی وہ کون سی جگہ ہے کہ جہاں مسلمان دن میں پانچ مرتبہ اذان میں اللہ کی وحدانیت کے اقرار کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی نہ دے رہے ہوں۔ قرآن کریم میں نعت کے بعد اب آئندہ احادیث نبوی میں نعت کو دیکھا جائے گا۔

احادیث نبوی میں نعت

قرآن کریم کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف کا مستند ترین ذریعہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ احادیث نبوی میں ''نعت'' کا لفظ ہمیں با آسانی دستیاب ہے۔ لفظِ نعت کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی کہتے ہیں۔ ''قرآن مجید میں اس مادہ کا

کوئی صیغہ نہیں آیا ہے۔ احادیث میں دو تین جگہ یہ لفظ آیا ہے اور ہر جگہ خوبیوں کے بیان میں آیا ہے۔"[26]

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے پروفیسر ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق فرماتے ہیں۔"قرآنِ کریم کے بعد مستند طور پر جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سب سے بڑا ذخیرہ حدیث کا ہے۔ بہت سی احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور نعت ملتی ہے۔ سیرت وشمائل کی تمام حدیثیں اس میں داخل ہیں۔ یہاں ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (1) وہ احادیث ہیں جن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب میں دیکھنا ہے اور نفسِ واقعہ بیان کرنے کے لئے ایسے الفاظ بیان فرمائے ہیں جن سے نعت کا پہلو بھی ظاہر ہوتا ہے۔ سب سے پہلے یہ حدیث پیش کی جاتی ہے۔

عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اصطفىٰ من ولد ابراهيم اسماعيل بنى كنانة و اصطفےٰ من بنى كنانة قريشا واصطفىٰ من قريش بنى هاشم و اصطفانى من بنى هاشم. (ابواب المناقب جامع ترمذين جلد ۲، صفحه 575)

روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے چن لیا اولادِ ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور ان سے بنی کنانہ کو، اور ان میں سے قریش کو اور ان میں سے بنی ہاشم کو اور ان میں سے مجھ کو۔ یعنی آپ خلاصۂ موجودات اور اشرف اولادِ ابراہیم ہیں۔ امام ترمذی نے اسے حدیث حسن اور صحیح فرمایا ہے۔[27]

(۲) احادیث کی دوسری قسم وہ احادیث ہیں جن میں صحابہ کرام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کے متعلق تعریفی جملے بیان کیے ہیں۔ اس میں آپ کے اخلاقِ حسنہ اوصاف، سیرت اور کردار، رفتار و گفتار، معاشرت، تعلقات اور معاملات آپ کی نشست و برخاست غرض زندگی کے ہر شعبہ اور ہر گوشے کے متعلق مدحیہ اور نعتیہ جملے نقل ہیں۔ اس سلسلے میں دو حدیثیں پیش کی جارہی ہیں جس میں آپ کا اخلاقِ حسنہ مذکور ہے

فقالت خديجة كلا والله مايخزيك الله ابدا. انك تصل الرحم و تحمل الكل و تكسب المعدوم و تقرى الضعيف و تعين علىٰ نوائب الحق (بخارى صفحه73، جلد 1)

حضرت خدیجہ نے کہا ہرگز نہیں بخدا اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، ضعیفوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں محتاجوں کے لیے کماتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں۔[28]

---

26 ندوی، سید عبدالقدوس ہاشمی، مولانا "ورفعنا لک ذکرک" مشمولہ ارمغان نعت کراچی سوم 1979ء ص15
27 جامع الترمذی، باب المناقب، اسلامی کتب خانہ لاہور ج2 ص75
28 بخاری شریف، باب الوحی شبیر برادرز لاہور جولائی 2006ء ج1 ص73

عن انس قال خدمت النبی صلی الله علیه وسلم عشر سنین فما قال لی اف قط وما قال لشیٔ صنعته لم صنعته ولا لشیٔ ترکته لم ترکته و اکان رسول الله صلی الله علیه وسلم من احسن الناس خلقا ولا مسست خزاقط ولا حریرا ولا شیئا کان الین من کف رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا شممت مسکا قط ولا عطرا کان اطیب من عرق رسول الله صلی الله علیه وسلم (باب خلق النبی ،جامع ترمذی شریف،ص 575،جلد2)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرمﷺ کی دس سال خدمت کی۔آپ نے کبھی بھی مجھے ''اُف نہیں'' فرمایا اور میں نے جو کام کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تم نے یہ کیوں کیا؟ میں نے جو کام نہیں کیا اس کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تم نے اسے کیوں نہیں کیا۔ نبی اکرمﷺ سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے میں نے آپ کے دست مبارک سے زیادہ نرم وملائم کوئی ریشم نہیں چھوا اور آپ کی خوشبو مبارک سے زیادہ اور کسی مشک یا عطر کی خوشبو نہیں سونگھی۔(امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے)[29]

ڈاکٹر ریاض مجید نے اس سلسلے کو مزید آگے بڑھایا ہے وہ کہتے ہیں''احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شمائل نبوی (حافظ محمد بن عیسیٰ) میں نعت کا لفظ اپنی مختلف نحوی اور صرفی صورتوں میں تقریباً پچاس مقامات پر استعمال ہوا ہے۔''[30]''احادیث کا وہ حصہ خاص طور پر ہر زبان اور ہر عہد کے نعت گو شعراء کی توجہ کا مرکز رہا جن میں واضح طور پر آپ کی توصیف اور مدح کا بیان ہے۔ احادیث کے بعض مجموعوں میں ان احادیث کو علیحدہ ابواب میں جمع کیا گیا ہے۔جن میں آپ کے مناقب وفضائل کا ذکر ہے مثلاً مشکوۃ شریف میں فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے ایک مستقل باب ہے۔جس میں ایسی احادیث جمع کی گئی ہیں جن میں یا تو آپ کی اپنی زبان مبارک سے یا صحابہ کرام اور ازواج مطہرات سے آپ کی تعریف اور خصائل وفضائل کی توصیف کا اظہار کیا گیا ہے۔سنن ترمذی میں بھی مناقل النبی پر ایک باب موجود ہے۔علاوہ ازیں شمائل النبیﷺ کے نام سے امام ترمذی نے ایک علیحدہ مجموعہ احادیث بھی مرتب کیا ہے جس میں آپ کے حلیہ مبارک، اشیائے استعمال، لباس، وخوراک، عبادات وعادات، طریق نشست ورفتار، آپ کے نعلین، پسینہ بال، مہر نبوت اور اسمائے مبارک کی فضیلت اور توصیف کا بیان ہے۔''[31]احادیث نبوی میں نعت کے بعد اب

---

29 جامع الترمذی شریف باب خلق النبیﷺ شبیر برادرز لاہور مارچ 2011ء ج2 ص575

30 ریاض مجید ڈاکٹر اردو میں نعت گوئی اقبال اکادمی پاکستان لاہور 1990ء ص4

31 ایضاً ص106

نعت کے لغوی معنیٰ کو دیکھا جائے گا۔

نعت کے لغوی معنیٰ

سرکار دو عالم صاحب لولاک ﷺ کی تعریف و توصیف میں کہا جانے والا لفظ "نعت" اپنے لغوی اور اصطلاحی معنوں میں اس قدر معروف و مشہور ہو گیا ہے کہ مزید کسی تشریح و توضیح کی گنجائش نہیں۔ اب صرف نعت کہہ دینے سے سارا مفہوم سامنے آجاتا ہے۔ تاہم ہر نعتیہ محقق نے اپنے اپنے انداز میں نعت کی تعریف کو ضرور بیان کیا ہے۔ جس سے نعت کا فکری و فنی تسلسل جاری ہے۔ زندہ ادب کی بھی یہی علامت ہے کہ وہ روز و شب فزوں سے فزوں تر رہتا ہے۔

نعت (ن۔ع۔ت) عربی زبان کا معروف سہ حرفی لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنیٰ تعریف و توصیف بیان کرنے کے ہیں۔ نعت عربی کا اسم اور مونث ہے۔ عرف عام میں منظوم کلام کے علاوہ نثر میں بھی مشتمل ہے۔ یعنی لفظ نعت کا اطلاق نظم و نثر دونوں میں مروج ہے۔

مولانا سیّد عبدالقدوس ہاشمی ندوی نعت کی تعریف اس طرح بیان فرماتے ہیں۔ "نعت عربی زبان کا ایک مادّہ ہے۔ نعت میں اس کے معنی ہیں۔ "اچھی اور قابلِ تعریف صفات کا کسی شخص میں پایا جانا۔ اور ان صفات کا بیان کرنا۔"[32] نعت کے لغوی معنیٰ کے بعد اب نعت کے اصطلاحی معنیٰ کو دیکھا جائے گا

نعت کے اصطلاحی معنیٰ

شاعری کی اصطلاح میں جب ہم نعت کے اصطلاحی معنوں پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں تو اس سے مراد سرورِ کونین صاحب قاب قوسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح سرائی ہوتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اظہار محبت ہے۔ نعت کے اصطلاحی معنیٰ پر بھی نعتیہ محققین نے اپنی آپنی آرا مختلف انداز میں پیش کی ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری اس سلسلے کو یوں آگے بڑھاتے ہیں "ادبیات اور اصطلاحاتِ شاعری میں "نعت" کا لفظ اپنے مخصوص معنیٰ رکھتا ہے یعنی اس سے صرف آنحضرت کی مدح مراد لی جاتی ہے۔ اگر آنحضرت کے سوا کسی دوسرے بزرگ یا صحابی و امام کی تعریف بیان کی جائے تو اُسے منقبت کہیں گے۔"[33]

راجا رشید محمود "نعت کا اصطلاحی معنیٰ" بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں "یوں اب قریباً دنیا بھر کی مسلم علاقوں کی زبانوں میں "نعت" لغوی معنوں کے دائرے سے نکل کر اصطلاحی معنوں کے واضح اور وسیع تناظر

---

32 "ورفعنا لک ذکرک" ص 15

33 فرمان فتح پوری ڈاکٹر اردو کی نعتیہ شاعری آئینہ ادب چوک مینار انارکلی لاہور 1974ء ص 21

میں نظر آنے لگی ہے۔" 34 ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی نعت کی اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہیں۔"نعت کے لغوی معنی تو مدح و تعریف کرنے کے ہیں۔ لیکن اصطلاحاً اس سے مراد صرف حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف و ستائش ہے۔ ایسی منظومات کے لئے شروع میں مدح و ثناء کا لفظ استعمال ہوتا رہا۔ لیکن جلد ہی لفظ"نعت" اپنے اصطلاحی معنوں میں استعمال ہونے لگا۔" 35

ڈاکٹر عاصی کرنالی نے نعت کے لغوی معنی و مطالب کو فارسی اور اردو کی 13 مستند لغات کے ذریعے واضح کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔"لغوی معانی و مفاہیم کے باوجود اصطلاحی طور پر نعت کا لفظ حضرت محمد ﷺ ہی کی ذات گرامی اور صفات حمیدہ و طیبہ ہی کے بیان کے لئے مخصوص ہے جبکہ دوسری ہستیوں کے لئے وصف، مدح، مدحت، منقبت، تعریف، توصیف کے الفاظ کا استعمال انہیں ممتاز و مختلف کرتا ہے۔" 36

ڈاکٹر عاصی کرنالی آگے چل کر مزید کہتے ہیں۔"حضرت محمد ﷺ کے اسمائے مبارک جن میں ہر اسم اپنی جامع معنویت کے سبب"یک لفظی نعت" کا مقام و منصب رکھتا ہے۔" 37

اسمائے النبی ﷺ کے حوالے سے ڈاکٹر عاصی کرنالی کی"یک لفظی نعت" کی جدید اصطلاح خوش آئند ہے۔ جسے آپ نعت کے جدید دور سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

لفظ نعت کی وضاحت کرتے ہوئے مبین مرزا کہتے ہیں"اب سوال یہ ہے کہ کیا لفظ"نعت" کا اطلاق رسول اللہ کی مدح کے سوا کسی اور شخص کی مدح پر ہو سکتا ہے؟ ☆"نعت" عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی تعریف، توصیف اور مدح کے ہیں۔ تاہم اب یہ لفظ ہمارے یہاں اپنے لغوی معنوں میں نہیں بلکہ اصطلاحی معنوں میں رائج ہے۔ اس لفظ کا اصطلاحی مفہوم ہے'رسول اکرم ﷺ کی منظوم توصیف اہل علم اور اہل زبان کا

---

34 نعت کائنات ص 13

35 حمید یزدانی' خواجہ' ڈاکٹر فارسی نعت ایک سرسری جائزہ نقوش رسول نمبر جلد دہم شمارہ نمبر 130 جنوری 1984ء ص 146

36 اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر ص 62 تا 63

37 ایضاً ص 74

☆ مبین مرزا شعر و ادب اور افسانہ و مکالمہ کے حوالے سے شہرت رکھتے ہیں وہ اپنے ایک مضمون (لفظ"نعت" کا استعمال...... ایک توجہ طلب مسئلہ) میں علمی طور سے اس بات کو بصیرت افروز انداز میں رد کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کسی دوسرے شخص کی مدح کے لئے لفظ"نعت" کا استعمال نہیں کرنا چاہیے" مرزا صاحب کا یہ مضمون سری کرشن کے لئے لکھی گئی نظم جسے"نعت" کا عنوان دیا گیا ہے۔ اس کے بعد ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔ صلاح الدین پرویز کئی حوالوں سے معروف آدمی ہیں۔ شعر گوئی میں شناخت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ادبی رسالے"استعارہ" کا اجراء کیا تو اس پرچے کی پشت پر ہندی گیتوں کے اسلوب میں لکھی گئی ایک نظم بھی شائع کی پروفیسر جیلانی کامران نے ماہنامہ"علامت" (جولائی 2000ء) کے"ادبی زاویے" میں اس نظم کا ذکر کیا ہے۔ جو سری کرشن کے لئے لکھی گئی ہے اور جسے نظم نگار صلاح الدین پرویز نے"نعت" کا عنوان دیا ہے۔ جیلانی کامران اس نظم کو نہ صرف نعت باور کرتے ہیں بلکہ اپنے موقف کی تائید کے لئے یہ نکتہ بھی اٹھاتے ہیں۔"اگر نعت کی لفظیات کا اطلاق سری کرشن پر ہو تو سری کرشن کو عظیم پیغمبروں میں شامل کر کے خدا کے رب العالمین ہونے کی صفت کا اقرار ہوتا ہے۔" متذکرہ مکمل مضمون پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ش۔ا۔

قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی لفظ اصطلاحی معنی اختیار کر لے تو اس کے استعمال میں احتیاط برتتے ہیں۔ ہم نے کبھی کہیں یہ نہیں پڑھا اور نہ ہی کسی کو کسی سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ فلاں شخص فلاں صاحب کی بہت "نعت کر رہا تھا" (یعنی تعریف کر رہا تھا) اس لئے نہیں سنا کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد سے لے کر کم علم بلکہ مطلق لاعلم شخص تک سب کے سب یہ بات قطعی واضح طور پر جانتے ہیں کہ لفظ "نعت" صرف و محض محمد الرسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے توصیفی تذکرے کا مفہوم رکھتا ہے اور اسے کسی اور کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے [38] نعت کے اصطلاحی معنی کے بعد اب آئندہ نعت کی تعریف کو دیکھا جائے گا۔

نعت کی تعریف

نعت کی تعریف مختلف انداز میں بیان ہوئی ہے۔ نعت کی تعریف والا عنوان کافی دلچسپ ہے۔ متفرق حضرات کی آراء شعبہ نعت کے لئے تقویت کا باعث ہیں۔

ڈاکٹر سید شمیم احمد گوہر قادری ابو العلائی نعت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "نعت عربی زبان کا معروف لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی تعریف و توصیف بیان کرنے کے ہیں۔" [39] اس کے بعد اب آئندہ ایک اور رائے کو دیکھا جائے گا

ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین نعت کی تعریف کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ "نعت کے معنی ہیں کسی کی خوبیوں کو بیان کرنا۔ وصف اور نعت میں فرق یہ ہے کہ وصف میں مدح اور ذم دونوں شامل ہیں اور نعت کا تعلق صرف مدح کے ساتھ ہے۔" [40] نعت کی اس تعریف کے بعد اب ایک اور محقق کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

پروفیسر سید محمد یونس شاہ گیلانی نعت کی تعریف میں کچھ اس طرح سے رطب اللسان ہیں "نعت کا مفہوم اہل لغت کے نزدیک ان اچھی صفات، عادات و خصائل کا بیان کرنا ہے۔ جو خلقتہً وطبعاً کسی شخص میں پائی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ نعت کا لفظ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی تعریف و توصیف کے لئے مختص ہو گیا ہے۔ نعتِ رسولِ مقبول کا بیان روزِ اوّل سے لے کر آج تک مسلسل و متواتر جاری ہے، اور ابد تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔" [41] پروفیسر یونس شاہ گیلانی کی رائے کے بعد اب رشید وارثی کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

---

38 مبین مرزا، لفظ نعت کا استعمال ایک توجہ طلب مسئلہ مشمولہ نعت رنگ کراچی شمارہ 11 مارچ
39 اردو کا نعتیہ ادب ص3
40 صغیر الدین ابوالفتح، ڈاکٹر صحابہ کرام کی نعت گوئی مشمولہ صریر خامہ نعت نمبر حیدرآباد 1978ء ص13
41 تذکرہ نعت گویان اردو (حصہ اول) ص3

رشیدوارثی ''مقاصد نعت'' ذرا وضاحت سے بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔ ''لفظ نعت کے لغوی معنی تعریف وتوصیف ہیں۔ اسلامی ادب کی اصطلاح میں اس لفظ سے مراد اللہ تبارک وتعالیٰ کے سب سے زیادہ برگزیدہ اور محبوب بندے اور رسول، ذاتِ کبریا کے نائب اعظم، رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک ''محمد'' کے لغوی معنی ہیں وہ ذات جو سراپا توصیف وستائش ہو، جس کی بیحد تعریف وتوصیف کی گئی ہو اور ہمیشہ کی جائے، جو ذات ہر عیب سے مبرا ہو۔ اس لفظ مبارک کا مصدر ''تحمید'' اور مادہ ''حمد'' ہے۔ چنانچہ یہ نامِ اقدس اپنے معنی اور اعتبارات کے لحاظ سے بھی ایک مکمل نعت ہے۔''[42]

نعت کی اس تعریف کے بعد اب آئندہ مزید نعت کی تعریف کو دیکھا جائے گا۔

''نعت عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی صفت کے ہیں اس کا مادہ ''ن'' ''ع'' اور ''ت'' ہے۔ لفظ مختلف ابواب میں گھوم پھر کر مادہ اصلیہ کو محفوظ رکھتے ہوئے اپنے کو مختلف صورتوں میں تبدیل کرتا ہے اور اپنے اصلی معنی برقرار رکھتا ہے۔''[43] ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد فتح پوری کی رائے کے بعد اب ڈاکٹر سید شمیم گوہر کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

''عہد رسالت مآب ﷺ سے نعتیہ شاعری کا آغاز ہوا اور بتدریج ارتقائی مراحل طے کرتے ہوئے آج آفاقی عظمت کی حامل بن گئی۔ نعتیہ ادب کی خوشبو قیامت تک مہکتی رہے گی۔''[44] اب آئندہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

''نعت صفت وثناء تعریف وتوصیف مجازاً حضرت سید المرسلین ﷺ کی توصیف'' اور مزید تعریف کے عنوان سے یہ بھی تعریف مرقوم ہے۔ دائرۃ المعارف جلد 22 میں نعت کی تعریف کچھ اس طرح سے رقم ہے۔ ''اردو اور فارسی میں آنحضرت ﷺ کی تعریف وتوصیف کے بارے میں اشعار کو نعت کہا جاتا ہے، جو عربی میں مستعمل نہیں۔ عربی میں ایسے کلام کو مدح النبی یا المدائح النبویہ کہتے ہیں''۔[45] اب ایک اور محقق ڈاکٹر ریاض مجید کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

''نعت (ن ع ت) بالفتح (مونث) عربی زبان کا ایک مادہ ہے۔ جو عام طور پر وصف کے مفہوم میں مستعمل ہے۔ لیکن اگر اس لفظ کے لغوی مفہوم کی تلاش میں عربی نعت نگاروں کے خیالات کا بنظر غائر جائزہ لیں

---

42 رشید وارثی — خوشبوئے التفات — بزم وارث شاہ فیصل کالونی نمبر 1 کراچی — 2004ء، ص 48
43 آزاد فتحپوری، محمد اسمٰعیل، ڈاکٹر — نعتیہ شاعری کا ارتقاء — فائن آفسٹ ورکس الہ آباد 3 انڈیا — 1988ء، ص 19
44 گوہر، سید شمیم، ڈاکٹر — نعت کے چند شعرائے متقدمین — خانقاہ حلیمیہ ابوالعلائیہ الہ آباد انڈیا اکتوبر 1989ء، ص 9
45 اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد نمبر 22 — دانش گاہ پنجاب لاہور — 1989ء، ص 395

تو اس لفظ کی کئی معنوی پرتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔"[46] اسی تناظر میں اب ایک اور رائے کو دیکھا جائے گا۔

"نعت عربی زبان کا لفظ ہے' عربی میں یہ لفظ صفت کے مرادف' ایک نحوی اصطلاح ہے' اس کے لغوی معنی تعریف یا وصف بیان کرنے کے ہیں۔ [47] اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک اور کو دیکھا جائے گا۔

"تعریف' مدح' ثنا' تحمید' توصیف اور نعت کے الفاظ مختلف مقامات پر حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ و السلام کی مدح میں استعمال کئے گئے ہیں۔ لیکن جو اصطلاح خاص طور پر کثرت کے ساتھ مدح حضورﷺ کے لیے استعمال ہوئی ہے' وہ نعت ہے۔"[48] اب آئندہ ایک اور محقق نعت کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

بابا سید رفیق عزیزی کہتے ہیں "حضور نبی کریمﷺ کے اوصاف' احوال' کردار' افکار' اشغال' عادات' معاملات' سخاوت' عفو و درگذر کے حوالے سے جو شاعری کی جاتی رہی ہے اور کی جارہی ہے' اس صنف سخن کا نام "نعت" طے پاچکا ہے۔ ناقدین ادب نے نعت شریف کے اسالیب اور انداز بیان پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔"[49] اب اس سلسلے کی ایک اور رائے کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر شوکت زریں چغتائی کہتی ہیں "یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ نعت صدیوں کا سفر کرتی ہوئی آج انتہائی عروج پر ہے۔ آج کا دور اپنی مادیت پسندی کے باوجود دامن رحمت میں پناہ ڈھونڈ رہا ہے۔ یہ عہد حاضر کی مجبوری نہیں بلکہ افتخار ہے کہ اس نے اپنے تشخص کا احساس نعت کے حوالے سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کامیاب کوشش"۔ [50]

نعت کی تعریف مختلف نعتیہ محققین کی آرا کی روشنی میں آپ نے ملاحظہ کی، ہر محقق نے نعت کی تعریف مختلف زاویوں اور حوالوں سے پیش کی ہے۔ متذکرہ تمام محققین کی آرا و خیالات نعت کے سلسلے میں قابلِ قدر اور اہمیت کے حامل ہیں۔ مندرجہ بالا تمام آرا و تعریف کے بعد راقم الحروف اب یہ بات کہنے میں حق بجانب ہے کہ لفظ "محمد" کے رکھتے ہی "نعت" کا آغاز ہو چکا تھا۔ کیونکہ لفظ "محمد" کے معنی (بہت تعریف کیا گیا۔ نہایت سراہا گیا۔) جب کہ "نعت" کے معنی بھی تعریف و توصیف کے ہیں۔ ادیب رائے پوری نے بیہقی، طبرانی، زرقانی علی المواہب در منثور اور مستدرک حاکم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ جس میں "لا الٰہ إلا اللہ محمد رسول اللہ" کو حضرت آدم نے عرش اعظم کے ستونوں پر لکھا دیکھا تھا۔ اس حوالے سے ادیب صاحب

---

46 ریاض مجید' ڈاکٹر اردو میں نعت گوئی اقبال اکادمی پاکستان لاہور 1990ء ص 1

47 رشاد عثمانی' شاہ' ڈاکٹر اردو شاعری میں نعت گوئی مجلس مصنفین اسلامی گیا بہار انڈیا 1991ء ص 20-21

48 محمود' راجا رشید پاکستان میں نعت ایجوکیشنل ٹریڈرز، اردو بازار لاہور ستمبر 1994ء ص 10

49 صدیقی' عبدالرؤف (مرتب) خزینہ نعت ٹریڈ کرانیکل نئی چالی' کراچی 1998ء ص 7

50 شوکت زریں چغتائی' ڈاکٹر اردو نعت کے جدید رجحانات بزم تخلیق ادب پاکستان' کراچی 2011ء ص 14

کہتے ہیں کہ "دنیا کی سب سے پہلی تحریر ہے جو کسی انسان کو نگاہ سے گزری ہے، وہ بھی حمدِ باری اور نعت رسول ہے۔ یعنی یہی کلمہ طیب ہے۔

میری تحقیق کے مطابق میں اس طرح سے کہتا ہوں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے تو لفظ "محمد" کلمے کے ساتھ عرش اعظم کے ستونوں پر لکھا دیکھا تھا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب لفظ "محمد" رکھا گیا یا منتخب ہوا تب ہی سے نعت کا آغاز ہو چکا تھا۔ کیونکہ لفظ محمد کے معنی (بہت تعریف کیا گیا۔ نہایت سراہا گیا) کے ہیں۔ اور لفظ "نعت" کے معنی بھی تعریف وتوصیف کے ہیں۔ اگر کوئی نعت نہ بھی کہے اور صرف محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کہہ دے تو وہ بھی نعت ہی بیان کرتا ہے۔ اس طرح سے وہ بھی نعت گو اور ثنا خوانوں کے زمرے میں شامل ہو جاتا ہے۔ درحقیقت لفظِ محمد ہی نعت کی اصل اور مکمل شکل ہے

نعت کی تعریف میں مختلف نعتیہ محققین کی آراء کو آپ نے ملاحظہ کیا۔ اب عہد نبوی کی نعتوں کو دیکھا جائے گا۔

عہد نبوی کی نعتیں

"نعت" سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قوی محبت کا اظہار ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان ہر شئے سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اُس دور کی نعتیں عقیدت کے ساتھ ساتھ حقیقت پر مبنی ہیں۔ مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی نے اِس حقیقت حال کی جانب اشارہ کیا ہے۔ "مسلمانوں کو عموماً اور صحابہ کرام کو خصوصاً جو محبت اور دل بستگی ذات قدسی صفات حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی اُس کا تقاضا ہی یہ تھا کہ دل کی بات زبان پر آئے اور جب آئے تو کیوں نہ شعر وسخن بن کر آئے اس لئے تقریباً ان تمام صحابہ کرام نے جو شعر کہتے تھے نعتیہ اشعار کہے ہیں۔ کسی نے بہت کم اور کسی نے بہت زیادہ"۔

اِسی تناظر میں آپ کے سامنے عہد نبوی کی نعتوں کا ایک مختصر ومنتخب انتخاب پیش کیا جا رہا ہے۔ جس میں اُس دور کی خصوصیات اور شاعر کے جذبات جو سرورِ کونین، نبی الحرمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہوا کرتے تھے۔ کیسے سعید بخت اور قسمت کے سکندر تھے وہ لوگ جو مرکزِ نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنی عقیدتوں کے نذرانے پیش کیا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں پہلے خلفائے راشدین کے اشعار کو پیش کیا جائے گا۔

خلفائے راشدین کے نعتیہ اشعار

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خلیفہ اول، ثانی اثنین، خسر رسول، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نعتیہ اشعار تاریخ وسیر اور

ادب کی کتابوں میں موجود ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق کے پانچ اشعار "شفیق بریلوی" [51] نے اپنی کتاب میں دیئے ہیں۔ جب کہ یہی پانچ اشعار من وعن "نقوش رسول نمبر" [52] میں موجود ہیں۔ نقوش رسول نمبر کے پانچوں اشعار بمعہ ترجمہ مکمل طور پر شفیق بریلوی کا تتبع نظر آتے ہیں۔ البتہ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی [53] نے اس میں سے چار اشعار منتخب کیے ہیں اس کے علاوہ سات اشعار مزید بھی دیئے ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر کے معروف اشعار کا صرف پہلا شعر دیکھئے جس میں حضور اکرم کے پردہ فرمانے کا ذکر شدت غم کے ساتھ موجود ہے۔

یاعین فابکی ولاتسامی
وحق البکاء علی السید
تو اے آنکھ خوب رو' اب یہ آنسو نہ تھمیں
قسم ہے سرور عالم پر رونے کے حق کی [54]

عربی کی نعتیہ شاعری پر خصوصیت سے کام کرنے والے ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی [55] نے عربی اشعار کے بعد ترجمے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ اس کے علاوہ شفیق بریلوی مرحوم اور محمد طفیل نے بھی عربی و فارسی نعتوں کے انتخاب میں دیدہ وری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ترجمے کی روایت کو برقرار رکھا ہے۔ جب کہ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی نے عربی ادب کے عالم وفاضل ہونے کے باوجود اپنے تحقیقی مقالے میں عربی نعتوں کے ساتھ ترجمے کا اہتمام نہیں کیا۔ نعتوں میں ترجمے کے نہ ہونے سے ایک تشنگی سی محسوس ہوتی ہے۔ اب خلیفۂ دوم فاروق اعظم کے نعتیہ اشعار کو دیکھا جائے گا۔

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہٗ

خلیفہ دوم' مراد رسول' حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، سے منسوب چار اشعار بھی کتب میں موجود ہیں۔ شفیق بریلوی [56] کی تتبع میں یہی چار اشعار لفظ بہ لفظ "نقوش رسول نمبر" [57] میں درج کر دیئے ہیں۔ البتہ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی [58] نے دو نئے شعروں کا اضافہ بھی کیا ہے۔ ان چاروں اشعار میں اللہ کے دین کو

---

51. شفیق بریلوی — ارمغان نعت — نفیس اکیڈمی اسٹریچن روڈ' کراچی طبع سوم 1979ء ص39
52. طفیل محمد (مدیر) — نقوش رسول نمبر جلد دہم شمارہ نمبر 130 جنوری 1984ء ص231
53. برصغیر پاک وہند میں عربی نعتیہ شاعری ص324
54. ارمغان نعت ص39
55. عربی میں نعتیہ کلام ص40
56. ارمغان نعت ص42
57. نقوش رسول نمبر جلد دہم ص230
58. برصغیر پاک وہند میں عربی نعتیہ شاعری ص325

غالب کرنے اور کفار کے شکست کھا کر بھاگنے کا ذکر ہے۔ ان میں سے آخری شعر دیکھئے۔

فامسیٰ رسول اللہ قد عزز نصرہ'

وامسی عداہُ من قتیل و شارد

پس رسول اللہ کو اللہ کی نصرت نے غلبہ بخشا

اور ان کے دشمن مقتول ہوئے اور شکست کھا کے بھاگے [59]

خلفیۂ دوم کے اشعار کے بعد اب آئندہ سیدنا عثمان غنی کو دیکھا جائے گا۔

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ'

خلیفہ سوم' ذوالنورین' داماد رسول' حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ایک ہی شعر درج ہے۔ جسے شفیق بریلوی مرحوم [60] نے اور حکم محمد یحییٰ خان شفا [61] نے اپنے اپنے انتخاب میں دیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی [62] نے بھی مزید دو اشعار کا صرف ذکر کیا ہے۔ نمونتاً کوئی بھی شعر نہیں دیا۔ ڈاکٹر اسحاق قریشی نے حضرت عثمان غنی سے منسوب شعر کو بروایت ابن سعد اسے حضرت ابوبکر کا شعر قرار دیا ہے۔

فیاعینی ابکی ولاتسامی

وحق البکائو علی السید

تو اے میری آنکھ آنسو بہا اور نہ تھک

اپنے سردار پر آنسو بہانا تو لازم آچکا [63]

خلیفۂ سوم کے بعد اب آخری خلیفہ سیدنا علی المرتضیٰ کو دیکھا جائے گا۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ'

خلیفہ چہارم' داماد رسول' شوہر بتول' والد حسنین کریمین' حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نظم ونثر دونوں میدان کے شہسوار ہیں۔ آپ کے خطبات' نثرِ بلیغ میں شمار ہوتے ہیں۔ جب کہ شاعری میں بھی آپ کو ملکہ حاصل ہے ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے رسول اللہ ﷺ کے وصف میں نعت کے لفظ کا پہلے پہل استعمال حضرت

---

59 ارمغان نعت ص44

60 ایضاً ص44

61 نقوش رسول نمبر جلد دہم ص137

62 برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری ص325

63 ارمغان نعت ص44

علی کرم اللہ وجہہ سے منقول کیا ہے [64]۔ شفیق بریلوی مرحوم [65] اور محمد طفیل مرحوم [66] کے دونوں انتخاب یکساں ہیں۔ اسا انتخاب میں بھی شفیق بریلوی سے محمد طفیل کا استفادہ دکھائی دیتا ہے۔ البتہ ڈاکٹر اسحاق قریشی نے ایک نیا انتخاب دیا ہے اور دیوان علی کے نام سے مکمل دیوان بارہا چھپنے کا ذکر بھی کیا ہے۔

امن بعد تکفین النبی و دفنہ　　　　باثوابہ اسی علیٰ ھالک ثوی

نبی کو کپڑوں میں کفن دینے کے بعدٗ میں اس مرنے والے
کے غم میں غم گین ہوں جو خاک میں جا بسا [67]

خلفائے راشدین یعنی سیدنا صدیق اکبرؓ سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی اور سیدنا علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اشعار آپ نے ملاحظہ کئے۔ اب آپ کے سامنے دیگر صحابہ کبار و اہل بیت اطہار کے اشعار قدر اختصار کو دیکھا جائے گا۔

عربی نعت

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہٗ سے یہ سلسلہ نعت شروع ہوا ہے۔ اس میں صحابی شعراء وغیر صحابی شعرا کا مختصر سا تعارف بھی شامل ہے۔ یہاں پر بھی طوالت سے اجتناب اور اختصار کی روایت کو ملحوظ رکھا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

بارگاہ رسالت کے معروف ومقبول شاعر ہیں۔ بڑے خلوص سے حضور کی شان میں قصیدے کہے۔ آپ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ خود نبی کریم نے ان کو حکم دے کر بھی قصیدے پڑھوائے ہیں۔

یا رکن معتمد وعصمۃ لائذ　　　　و ملاذ منتجع و جار مجاورِ [68]

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ

آپ کا شمار عرب کے مشہور شعرا میں ہوتا تھا۔ اسلام کی عظمت کے علمبردار تھے۔ مجاہدین اسلام کی کمان کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔

و فینا رسول اللہ یتلو کتابہ　　　　اذا انشق معروف من الفجر ساطع [69]

---

64 اردو میں نعتیہ شاعری ص31
65 ارمغان نعت ص45
66 نقوش رسول نمبر جلد دہم ص284
67 ارمغان نعت ص45
68 ورفعنا لک ذکرک ص18
69 ورفعنا لک ذکرک ص18

حضرت اسید بن ابی ایاس الکنانی رضی اللہ عنہ

آپ کا شمار جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے۔ مجاہد اسلام تھے۔ رسول اکرم ﷺ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔

فما حملت من ناقة فوق رحلها　　　ابر و اوفی ذمة من محمد [70]

حضرت مالک بن النمط رضی اللہ عنہ

آپ کا شمار عرب کے مشہور شعراء میں ہوتا تھا۔ بارگاہ رسالت کے پسندیدہ اور مقبولیت کے مقام پر فائز اور مجاہد صحابی تھے۔

ذکرت رسول اللہ فی فحمة الدجیٰ　　　و نحن باعلیٰ رحرحان و صلدِ [72]

حضرت ابوعزۃ الجمی رضی اللہ عنہ

آپ صحابی رسول ہیں۔ آپ کا شمار بارگاہ رسالت کے شعرا میں ہوتا تھا۔

من مبلغ عنی الرسول محمدا　　　بانک حق و الملیک حمید [72]

حضرت مالک بن عوف النصری رضی اللہ عنہ

آپ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں۔ عرب کے شعرا میں آپ کا شمار ہوتا تھا۔

ما ان رایت ولا سمعت بمثله　　　فی الناس کلهم بمثل محمدِ [73]

حضرت عمر بن سبیع الرہاوی رضی اللہ عنہ

شاعر دربار رسالت اور صحابی رسول ﷺ ہیں جنگ صفین میں شہادت پائی۔

الیک رسول اللہ من سرو حمیر　　　اجوف الفیافی سلمقابعد سملق [74]

حضرت اصید بن سلمۃ السلمی رضی اللہ عنہ

عرب کے نامور شعرا میں شمار کئے جاتے تھے۔ بارگاہ رسالت میں اشعار کہتے تھے۔ بنو سلیم کے ساتھ اسیر ہو کر مدینہ منورہ آئے اور اسلام قبول کیا۔

ان الذی سمک اسماء بقدرة　　　حتی علافی ملکی فتوحدا [75]

حضرت عباس بن عبد المطلب

آپ حضور اکرم ﷺ کے عم محترم ہیں۔ آپ کا ایک شعر ہے۔

---

70 ایضاً ص19
71 ارمغان نعت ص19
72 ایضاً ص19
73 ایضاً ص19
74 برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری ص337
75 برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری ص328

من قبلها طبت فی لظ لال و فی

مستو دع حیث یخصف الورق [76]

حضرت العباس بن مرداس السلمی رضی اللہ عنہ

آپ مقبول بارگاہ رسالت ہیں۔ مجاہدین اسلام میں شامل ہیں۔ نعت میں بہت سے اشعار کہے ہیں۔

یـا خـاتـم النبـاء انک مـرسـل   بالحق کل هدی السبیل هدا کا [77]

حضرت ابوسفیان بن الحارث رضی اللہ عنہ

آپ صحابی رسول کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی بھی ہیں۔ آپ کے چند اشعار نعت کے حوالے سے ملتے ہیں

لعـمـرک انـی یـوم احـمـل رایة   لتغلب خیل اللات خیل محمد [78]

حضرت اعشیٰ بکر بن وائل رضی اللہ عنہ

عرب کے نامور اور معروف شعراء میں شامل تھے۔ آپ کا ایک قصیدہ بہت مقبول ہے۔

الـم تـغـتـمـض عیـنـاک لیلة ارمـدا   وبـت کـمـا بات السلیم مسهدا [79]

حضرت الاعشیٰ المازنی رضی اللہ عنہ

آپ صحابی رسول ہیں۔ مختلف اوقات میں رسول اکرم کو مخاطب کر کے نعتیہ اشعار میں اپنی عقیدت پیش کی ہے۔

یـا مـالک الـنـاس و دیان العـرب   انـی لـقیـت ذربة مـن الـذرب [80]

حضرت کلیب بن اسید الحضرمی رضی اللہ عنہ

آپ کا شمار نامور صحابہ میں ہوتا ہے۔ آپ اسلام کے بہادر مجاہد تھے۔ آپ بحیثیت شاعر کے معروف نہیں مگر بہت سے اشعار بصورت نعت ملتے ہیں۔

انـت الـنـبـی الـذی کـنـا نـخـبـره   و بشـر تـنابه التوراة و الرسول [81]

حضرت نابغہ الجعدی رضی اللہ عنہ

آپ نامور شاعر اور صحابی رسول ﷺ تھے۔ آپ کا ایک شعر ہے۔

76. ورفعنا لک ذکرک ص20
77. ایضاً ص24
78. ایضاً ص20
79. ایضاً ص20
80. ارمغان نعت ص20
81. ارمغان نعت 20

اتیت رسول اللہ اذجاء بالھدیٰ ویتلو کتابا کالمجرۃ نیرا [82]

حضرت قیس بن بحر الاشجعی رضی اللہ عنہ

آپ عرب کے قادرالکلام شعرا میں شامل تھے۔ آپ کا وصف خاص یہ ہے کہ آپ ایک نامور خطیب بھی تھے۔

فمن مبلغ عنی قریشاً رسالۃ فھل بعدھم فی المجلمن متکرم [83]

حضرت فضالۃ اللیثی رضی اللہ عنہ

آپ صحابی رسول اللہ ﷺ تھے۔ آپ کے نعتیہ قطعہ کا ایک شعر یہ ہے۔

لوما رایت محمد او جنودہ بالفتح یوم تکسر الاصنام [84]

حضرت ماذن بن الغضوبۃ الطائی رضی اللہ عنہ

آپ یمنی صحابی ہیں۔ قبیلہ بنی طے آپ کی شاعری پر نازاں رہا کرتے تھے۔ آپ نے ایک نعتیہ نظم میں اپنے حاضر مدینہ ہونے کا ذکر بہت خوبصورتی سے کیا ہے۔

الیک رسول اللہ خبت مطیتی تجوب الفیافی من عمان الی العرج [85]

حضرت عبداللہ بن الزبعری رضی اللہ عنہ

آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ نے بارگاہ رسالت میں ایک نظم کہی ہے جس کا مطلع پیش خدمت ہے۔

منع الرقاد بلابل و ھموم والیل معتلج الرواق بھیم [86]

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

بارگاہ رسالت کے مقبول شاعر اور مجاہد اسلام تھے۔ غزوات میں رسول اکرم کے ساتھ رہنے کا اعزاز حاصل تھا۔ غزوہ خیبر میں شریک تھے۔ اس حوالے سے آپ کے نعتیہ اشعار ملتے ہیں۔

قضینا من تھامۃ کل ریب و خیبر ثمہ اجمعنا السیوفا [87]

---

82 ارمغان نعت 20
83 ورفعنا لک ذکرک ص21
84 ایضاً
85 ایضاً
86 ارمغان نعت ص21
87 ایضاً ص21

حضرت کعب بن زہیر مکی رضی اللہ عنہ

آپ کا مشہور قصیدہ بانت سعاد عربی نعتیہ ادب میں شہرت کا حامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ قصیدہ سن کر آپ کو اپنی چادر مبارک عطا فرمادی تھی اسے چادر والا قصیدہ بھی کہا جاتا ہے۔

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول ۔۔۔ متیم اثرھا لمه یفد مکبول

وما سعاد غداة البین اذرحلوا ۔۔۔ الا اغن غضیض الطرف مکحول

ان الرسول لسیف یستضاء به ۔۔۔ مھند من سیوف اللہ مسلول [88]

حضرت ابو طالب بن عبد المطلب

حضور اکرم ﷺ کے شفیق چچا حضرت ابو طالب نے نعتیہ قصیدے کہے ہیں۔ آپ کی مدح میں ایک شعر ایسا زبان سے نکلا جو ضرب المثل ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھه ۔۔۔ ثمال الیتامیٰ عصمة للأرامل [89]

حضرت حمزہ بن عبد المطلب بن ہاشم

آپ کے محبوب چچا سید الشہداء حضرت امیر حمزہ کی نعت کا پہلا شعر دیکھئے۔

حمدت اللہ حین فوادی ۔۔۔ الی الاسلام والدین المنیف [90]

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

دختر رسول، خاتون جنت حضرت بی بی فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا یہ شعر دیکھئے۔

ماذا علیٰ من شم تربة احمد ۔۔۔ الا یشم مدی الزمان غوالیا [91]

حضرت ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب ابن عم النبی

آپ کے معظم چچا حضرت ابو سفیان بن الحارث کے بھی نعتیہ اشعار ملتے ہیں آپ کا ایک شعر ملاحظہ کیجئے۔

ارقت و بات لیلی لا یزول ۔۔۔ ولیل احی المصیبة فیه طول [92]

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ

زوجہ رسول اللہ، بنت سیدنا صدیق اکبر، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یہ دو شعر بہت مشہور ہیں۔

---

88. ارمغان نعت ص21
89. ارمغان نعت ص35
90. ایضاً ص36
91. ایضاً ص38
92. ارمغان نعت ص40

متیٰ یبد فی الداجی البهیم جبینهٗ　　　یلح مثل مصباح الدجی المتوقد [93]

حضرت عمر (جن)

حضرت عمر (جن) کا قصیدہ جنیہ ایک عجیب وغریب قصیدہ ہے۔ جو قوم جنات کے ایک بزرگ حضرت عمر جو رسول مقبول کے صحابہ کرام میں تھے۔ ان کا لکھا ہوا ہے۔

فعدو دع ذکرا لهم　　　بل کیف وانت بهمه نصب [94]

امام زین العابدین علی السجاد بن الحسین

چند مدحیہ اشعار حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے بھی منسوب ہیں۔ اس میں جذب وشوق کی والہانہ کیفیت پائی جاتی ہے۔ اس کے بعض اشعار الحاقی نظر آتے ہیں۔

ان نلت یاروح الصبایومالی ارض الحرم　　　بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم [95]

امام اعظم ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت

بارگاہ رسالت ﷺ میں امام اعظم ابوحنیفہ کے اس قصیدے کو بہت شہرت حاصل ہے۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے۔

یا سید السادات جئتک قاصدا　　　ارجو رضاک و احتمی بحماک [96]

ابن العربی ابوبکر محی الدین (الشیخ الاکبر)

ابن عربی شیخ اکبر کہلاتے ہیں بارگاہ نبوت میں آپ کے نعتیہ اشعار بھی اہمیت کے حامل ہیں۔

الا بابی من کان ملکا و سیدا　　　و ادم بین الماء والطین واقف [97]

بوصیری شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن زید

امام شرف الدین بوصیری مداحین رسول میں بہت معروف اور آفاقی شہرت کے حامل ہیں آپ کا قصیدہ مقبول بارگاہ ہے دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں اس کی شرحیں لکھی گئیں میلاد اور ذکر رسول کی محفلوں میں اسے بہت پذیرائی حاصل ہے مختلف انداز وآہنگ سے پڑھا جاتا ہے۔

محمد سید الکونین والثقلین　　　والفریقین من عرب و من عجم [98]

93　ارمغان نعت　ص48
94　ایضاً　ص50
95　ایضاً　ص54
96　ایضاً　ص55
97　ایضاً　ص66
98　ارمغان نعت　ص70

ابن خلدون ولی الدین عبدالرحمٰن

عبدالرحمان بن خلدون کا 20 اشعار پر مشتمل نعتیہ قصیدہ بہت مقبول ہے۔اس مقبول قصیدہ کا ایک شعر یہ ہے۔

فتوم من اکناف یثرب مامنا　　　یکفیک ماتخشاه من تثریب [99]

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی نعت و مدائح میں متعدد قصیدہ کہے ہیں صرف ایک شعر دیکھئے۔

فلست اری الا الحبیب محمد　　　رسول اله الخلق جم المناقب [100]

آزاد بلگرامی سید غلام علی حسینی واسطی

آزاد بلگرامی بارھویں صدی ہجری کے قابل قدر علماء و فضلاء میں شامل تھے۔عربی زبان کے جید ادیب اور شاعر تھے۔اپنے کمال نعت گوئی کی وجہ سے ''حسان الہند'' کہلاتے تھے۔

روحی الفداء لروضة قدیسة　　　مملوءة بلطافة و صفاء [101]

مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی ابن شاہ ولی اللہ

شاہ رفیع الدین کے نعتیہ اشعار بھی معروف ہیں۔آپ کا عربی قصیدہ بہت معروف ہے۔جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

یا احمد المختار یا زین الوریٰ　　　یا خاتما للرسل ما اعلاک [102]

مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی ابن شاہ ولی اللہ

مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی کے بھی نعتیہ قصیدے مشہور ہیں۔اس کا ایک شعر ہے۔

فیا ریح الصبا عطفا و رفقا　　　الی ذاک الحمیٰ بلغ سلامی [103]

مولانا محمد فضل حق خیر آبادی

شہید جنگ آزادی مولانا محمد فضل حق خیر آبادی نے عربی نعتیں کہی ہیں۔ان کی نعت کا شعر ہے۔

فلا ملاذ سویٰ خیر الوریٰ جمعا

فی الخلق و الُخلق والاحسان و الجودٖ [104]

مولانا حامد حسن قادری (بچھرایونی)

مولانا حامد حسن قادری نے اردو نعتیں بھی کہیں ہیں۔اس کے علاوہ آپ نے شیخ سعدی کی رباعی پر عربی زبان میں تضمین بھی کہی ہے۔

---

99. ارمغان نعت　ص78
100. ایضاً　ص97
101. ایضاً　ص103
102. ایضاً　ص110
103. ارمغان نعت　ص111
104. ایضاً　ص125

هو افصح بمقاله　　هو اکمل بنواله
هو اعظم بجلاله　　هو افقد بمثاله
بلغ العلیٰ بکماله　　کشف الدجیٰ بجماله
حسنت جمیع خصاله　　صلوا علیه واله[105]

ابو محمد طاہر سیف الدین

ابو محمد طاہر سیف الدین کا یہ نعتیہ قصیدہ معروف ہے۔اس کا ایک شعر ہے۔

صلی علیٰ محمد ربہ
حبیبہ من حبہ حبہ[106]

39 شعرائے کرام کے عربی نعتیہ اشعار آپ نے مختصر طور پر ملاحظہ کیئے۔جس میں عربی شعرا کے اشعار پیش نظر تھے۔ جس میں عہد نبوی کے صحابہ اور غیر صحابی شعرا شامل تھے عربی شعرا کا یہ سلسلہ یکم صدی ہجری سے شروع ہو کر 14 ویں صدی ہجری پر اختتام پزیر ہوا ہے۔اب آئندہ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے فارسی کے نعت گو شعرا کو پیش کیا جائے گا۔

فارسی نعت

فارسی کے دور اول کا پہلا اور اہم شاعر رودکی کہلاتا ہے۔یہ عہد سامانی کا شاعر ہے۔جسے فارسی شاعری کے بابائے آدم کا درجہ حاصل ہے۔رودکی کے توشہ آخرت میں نعت کے پھول شامل نہیں۔[107] فارسی کا دوسرا عہدٗ عہد غزنوی سے شروع ہوتا ہے۔[108] اس عہد یعنی چوتھی صدی ہجری میں فردوسی جیسا باکمال اور نامور شاعر نظر آتا ہے۔[109] شفیق فارسی نعت گو شعرا کا یہ انتخاب فردوسی کے ذکر سے شروع ہوتا ہے۔

فردوسی، ابوالقاسم حسن بن شرف شاہ طوسی

فردوسی نے ساٹھ ہزار اشعار پر مشتمل مثنوی شاہنامہ کہی [110]۔اس میں وہ کہتا ہے کہ اگر تم برائیوں اور بلاؤں سے بچنا چاہتے ہو تو پیغمبر ﷺ کے فرمان پر چلو۔اس کی ایک نعت میں حضور اکرم کی تعریف و توصیف

105. ایضاً　ص220
106. ایضاً　ص224
107. اردو میں نعتیہ شاعری　ص81
108. ایضاً
109. ایضاً
110. فارسی نعت ایک سرسری جائزہ　ص146

کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا ذکر بھی شامل ہے۔

بگفتار پیغمبرت راہ جوی دل از تیرگیہا بدیں آب شوی

ترا دین و دانش رہاند درست رہ رستگاری بباید بجست

سنائی غزنوی، مجد الدین ابوالمجد

حکیم سنائی سلجوقی دور سے منسلک ہے۔ اس دور میں صوفیانہ شاعری پروان چڑھی۔ غزنوی دربار سے منسلک تھا۔ دربار سے اپنے تعلقات منقطع کر کے صوفیانہ مسائل اور نعتیہ مضامین کو شعری جامہ پہنانے میں پوری عمر بسر کر دی۔

زہے پشت و پناہ ہر دو عالم سروسالارِ فرزندانِ "آدم"

شبستان مقامت قاب قوسین درِ درگاہِ تو "بطحا" و "زمزم"

خیام، عمر بن ابراہیم

حکیم عمر خیام کی یہ رباعی براہ راست حمد و نعت کے ضمن میں آتی ہے۔

ساقی قدحے کہ ہست عالم ظلمات جز روئے تو نیست در جہاں آب حیات

از جان و جہان و ہرچہ در عالم ہست مقصود توئی و بر محمد صلوات

سیدنا محی الدین عبدالقادر جیلانی (الغوث الاعظم)

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی والحسینی اولیاء اللہ کے سردار ہیں۔ آپ کی یہ نعت نسبت رسول کی علامت کا مظہر ہے۔ مشہور نعت کے دو شعر یہ ہیں

غلام حلقہ بگوش رسول ساداتم زہے نجات نمودن حبیب و آیاتم

کفایت است ز روح رسول اولادش ہمیشہ وردِ زباں جملہ مہماتم

خاقانی، افضل الدین ابراہیم

حکیم خاقانی کا شمار صف اول کے نعت گو شعرا میں ہوتا ہے۔ وہ نبی کریم سے اپنے والہانہ عشق اور اس کے برملا اظہار کی وجہ سے "حسان العجم" کہلاتا ہے۔[111] وہ اکثر اپنے نعتیہ قصائد میں اس لقب پر فخر کرتا ہے۔

در ملک تو عقل پیر تدبیر در بزم تو روح چاشنی گیر

ارواح علم برِ سپاہت جبریلؑ بریدِ بارگاہت

111 ایضاً 149

نظامی گنجوی، نظام الدین

نظامی گنجوی کے قصائد اور خصوصاً مثنویوں میں حمد و نعت کا ایک کثیر، وقیع اور معتد بہ حصہ موجود ہے۔ اس کی مثنویوں کے اشعار کی تعداد اٹھائیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔

چراغ افروز چشم اہل بینش طرازِ کار گاہِ آفرینش

سرو سرہنگ میدان وفا را سپہ سالار خیلِ انبیا را

خواجہ قطب الدین بختیار کعکی

خواجہ قطب الدین بختیار کعکی فارسی گوشعرا میں شامل ہیں۔ آپ کی یہ نعت مقبول عام ہے۔ جس میں آپ نے حضور اکرم کے تقدم باشرف آپ کی امت اور معجزہ شق القمر کو لطیف پیرائے میں منظوم کیا ہے۔

اے از شعاع روئے تو خورشید تاباں را ضیا آنی کہ ہستی راشرف بالاتر از عرش علا

گرچہ بصورت آمدی بعد از ہمہ پیغمبراں اما بمعنی بودۂ سرخیلِ جملہ انبیاء

خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری

خواجہ غریب نواز کی یہ نعت اکثر محافل میں سماعت گوش ہوتی ہے۔ اس نعت میں جذب واثر کی والہانہ کیفیات شامل ہیں آپ کی مشہور نعت کے دو شعر یہ ہیں

در جاں چو کرد منزل جانان ما محمد صد در کشادہ در دل از جان ما محمد

ما بلبلیم نالاں در گلستانِ احمد ما لولوئیم و مرجاں عمان ما محمد

عطار نیشاپوری، خواجہ فرید الدین

خواجہ فرید الدین عطار کے کلام میں حمد و نعت دونوں کی جلوہ گری موجود ہے۔ منطق الطیر ایک تمثیلی مثنوی ہے جس میں طیور کی زبانی اسرار و معرفت کے نکات بیان کئے گئے ہیں۔

آفتاب شرع دریائے یقیں نورِ عالم رحمت للعالمیں

خواجۂ کونین و سلطانِ ہمہ آفتابِ جان و ایمانِ ہمہ

شمس الدین تبریز

حضرت شمس تبریز مولانا روم کے پیر و مرشد تھے۔ صوفیانہ مشرب تھا اکثر شاعری بھی کیا کرتے تھے۔ نعت رسول کے حوالے سے آپ کی یہ نعت اکثر منتخبات میں دکھائی دیتی ہے۔

اے طائران قدس را عشقت فزودہ بالہا در حلقہ سودائے تو روحانیاں را حالہا

اے سروراں را تو سند بشمار ماں رازاں عدد　　دانی سراں را ہم بود اندر تبع دنبالہا

رومی مولانا جلال الدین

مولانا عارف رومی بہت بڑے صوفی شاعر ہیں۔ جن کی مثنوی کو "ہست قرآں در زبان پہلوی" (یعنی فارسی زبان کا قرآن کہا گیا ہے۔) رومی نے مثنوی میں حضور اکرم کو مختلف اسماو القاب سے یاد کیا ہے۔

سید و سرور محمد نور جاں　　بہتر و مہتر شفیع مذنباں

با محمد نور عشق پاک جفت　　بہر عشق او را لولاک گفت

سعدی شیرازی، شیخ مصلح الدین

شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی وہ خوش نصیب شاعر ہے کہ جس کے نعتیہ قطعہ کو شہرت دوام حاصل ہے "بلغ العلیٰ بکمالہ" [112] کی صدائیں کانوں میں رس گھولتی ہیں۔

عرش است کمیں پایہ ز ایوان محمد　　جبریل امین خادم دربان محمد

آن ذات خداوند کہ مخفی است بعالم　　پیدا و عیان است بچشمان محمد

مولانا شہاب الدین مہمرہ بدایونی

مولانا شہاب الدین مہمرہ بدایونی کے نعتیہ اشعار بھی قصیدے کی صورت میں ملتے ہیں

بشرے ملک نظافت فلکے زمین تواضع　　چوفلک بہ پاک جسمی چوملک بہ پاک جانی

گہرے کہ بود جائش بہ خزانہ الٰہی　　قمرے کہ تافت نورش ز سپہر جاودانی

بوعلی شاہ قلندر پانی پتی، شیخ شرف الدین

بوعلی شاہ قلندر، قلندریہ مسلک سے منسلک تھے ان کی غزلوں میں صرف چار پانچ واضح طور پر نعتیہ غزلیں ملتی ہیں۔ وہ حضور اکرم کو سردار انبیاء کہہ کر حضور کے آستان عالی کو زمین پر آسمان قرار دیتے ہیں۔

اے ثنایت رحمتہ للعالمیں　　یک گدائے فیض تو روح الامیں

اے کہ نامت راخدائے ذوالجلال　　زد رقم برجبہۂ عرشِ بریں

خواجہ نظام الدین اولیاء، بدایونی ثم الدہلوی

خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی مقربان خدا میں شامل تھے۔ بارگاہ نبوت میں نعتیں بھی کہی ہیں۔ آپ کی یہ نعت زبان زد خلائق ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری آپ کے اضطراب شوق پاس ادب اور خلوص قلب کی مظہر ہے۔

112　نعتیہ شاعری کا ارتقا　　ص320

صبا بسوئے مدینہ روکن ازیں دعا گو سلام برخواں　　بگرد شاہ مدینہ گردو بصد تضرع پیام برخواں

بنہ بچندیں ادب طرازی سر ارادت بخاک آں کو　　صلوٰۃ وافر بروح پاک جناب خیر الانام برخواں

حضرت امیر خسرو ابن ابی الحسن لاچین

حضرت امیر خسرو مشہور صوفی شاعر اور حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کے مرید خاص تھے۔ خسرو نے اپنے اشعار میں حضور اکرم ﷺ کی ذات ستودہ صفات کے طفیل کائنات کے وجود میں آنے اور شفاعت مصطفیٰ کا ذکر کیا ہے۔[113]

زہے روشن ز رویت چشم بنیش　　وجود کیمیائے آفرینش

مبارک نامۂ قرآں تو داری　　کہ مرغ نامہ شد روح الامینش

عراقی ہمدانی، شیخ فخر الدین ابراہیم ابن شہریار

فخر الدین عراقی صوفیانہ اسلوب کا شاعر ہے۔ اس کے کلام میں حضور اکرم کے اسوۂ حسنہ خلق عظیم اور ختم المرسلین کے پہلو نظر آتے ہیں۔ عراقی کی نعتوں میں فریاد و استغاثہ بھی ہے۔

نقل کن از وبال کفر بدیں　　مصطفےٰ را دلیل مطلق بیں

خاتم انبیاء ، رسول ہدیٰ　　صاحب جبرئیل ، امین خدا

جامی، مولانا نور الدین عبد الرحمٰن

مولانا جامی جامع کمالات شخصیت کے مالک تھے۔ صوفی مشرب سے تعلق رکھتے تھے۔ جس کی بدولت حضور اکرم سید عالم نور مجسم ﷺ سے آپ کی عقیدت و وابستگی بہت گہری تھی جامی کی نعتیں آج بھی اپنے اثرات لئے ہوئے ہیں۔[114]

یا شفیع المذنبین بار گناہ آوردہ ام　　بردرت ایں بار باپشت دوتاہ آوردہ ام

چشم رحمت برکشاہ موئے سفید من نگر　　گرچہ از شرمندگی روئے سیاہ آوردہ ام

شہنشاہ نصیر الدین ہمایوں

مغل فرمانروا شہنشاہ نصیر الدین ہمایوں نے بھی اپنی عقیدت بارگاہ رسالت میں پیش کی ہے۔

اے سرور کائنات در اصل وجود　　حقا کہ توئی حبیب حق معبود

برخیز و نما جمال عالم آرا　　زیرا کہ توئی ز خلق عالم مقصود

عرفی، مولانا جمال الدین

مولانا جمال الدین عرفی کا مقام شعرائے متقدمین میں نہایت بلند ہے۔ عرفی آقائے نامدار کی مدح میں زبان کھولتا ہے تو اس بارگاہ کے آداب کا پورا پورا لحاظ رکھتا ہے۔

---

113 اردو میں نعتیہ شاعری　ص 87

اے جود تو دست و دل سخا را　　اے عزم تو بال و پر صبا را
گر نقشِ جمال تو نہ گیرد　　از سینہ بروں کنم صفا را

فیضی، ابوالفیض

فیضی کو فارسی شعر وسخن پر ملکہ حاصل تھا۔اصناف سخن میں قصیدہ اور غزل کا یہ شیدائی تھا۔نزاکت تخیل اور جوش بیان اس کے سرمایہ نعت کی ممتاز خصوصیات ہیں۔

چہ نقش بدیعست کز پردہ سرزد　　زہے حسن قول و زہے لطف قائل
بنام زہے کعبۂ پاک بازاں　　کہ دل ہائے پاکاں سوئے اوست مائل

خواجہ باقی باالله نقشبندی، محمد رضی الدین

خواجہ باقی باالله نقشبندی کا شمار خاصان خدا میں ہوتا ہے۔اکثر نعتیہ اشعار بھی کہا کرتے تھے۔

گرم فیض ازل بخشد دل و دست　　کہ درہم ریزم ایں بت خانۂ پست
ازیں اقبال یابم احترامے　　کنم خاصان احمد را سلامے

نظیری نیشاپوری

نظیری نیشاپوری کا شمار فارسی کے قابل قدر شعراء میں ہوتا ہے۔نظیری نعت کے حوالے سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔

صفا از عقدۂ دل ہاست آں زلف معقد را　　بحمد الله کہ ربطے ہست با مطلق مقید را
کہ دادے روح را با جسم الفت گر نہ گردیدے　　محمد کارواں سالار ارواح مجرد را

شیخ عبدالحق حقی محدث دہلوی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نابغہ روزگار شخصیت کے حامل ہیں۔بارگاہ رسالت میں نعتوں کے نذرانے بھی پیش کیے ہیں۔

وگرخواہی زباں بکشائے و در راہ سخن پوئی　　ثنائے پادشاہ یثرب و سلطان بطحا کن
اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری　　بدرگاہش بیاؤ ہرچہ می خواہی تمنا کن

قدسیؔ، حاجی جان محمد

حاجی جان محمد قدسی کی نعت بارگاہ رسول میں بہت مقبول ہے بے شمار شعرا نے اس مقبول عام نعت پر تضمینات کہی ہیں۔اس نعت کا ایک ایک لفظ، مصرع اور شعر، شاعر کے والہانہ پن اور جذبہ عشق رسول کا آئینہ دار ہے۔[115]

---

114. ایضاً　ص89
115. نعتیہ شاعری کا ارتقاء　ص351

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم اللہ اللہ چہ جمالست بدیں بوالعجبی

فارسی اشعار کا یہ انتخاب فارسی کے 25 نعت گو شعراء پر مشتمل ہے۔ فارسی شعر کا یہ سلسلہ چوتھی صدی ہجری سے شروع ہو کر فارسی کی مشہور نعت حاجی جان محمد قدسی کے تذکرہ پر تمام ہوا ہے۔ اب اسی تناظر میں اردو نعت کے شعرائے کرام کو دیکھا جائے گا۔

اردو نعت

اردو زبان کو یہ افتخار حاصل ہے کہ یہ اپنے آغاز سے ہی توحید و رسالت کے نغموں کی صدائیں بلند کرتی رہی ہے۔ اس زبان کی شروعات حمد و نعت سے عبارت ہے۔ ابتدا میں اس ہکلاتی 'لڑکھڑاتی اور اپنے پیروں پر کھڑی ہوتی زبان کی بنیادیں اللہ اور اس کے رسول صاحب لولاک ﷺ کے ذکر سے استوار نظر آتی ہیں۔ جسے ہم آسان انداز میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس زبان کی اساس اللہ کی وحدانیت اور محمد رسول الہ کی رسالت سے معمور ہے۔ اس کی تراش خراش، بناؤ سنگھار اور اس کے گیسو سنوارنے میں اولیائے کرام وصوفیائے عظام کے ہاتھوں کا لمس اور فکری تخیل کار فرما ہے اولیائے کاملین' صوفیائے واصلین اور بزرگان دین نے اس زبان کی نگہداشت اور آبیاری کی' اور اسے شجر سایہ دار بنا دیا۔ اب یہ زبان صرف شجر سایہ دار ہی نہیں بلکہ ایسی ثمر بار اور باغ و بہار ہے کہ اس کا دامن خزینہ حمد و نعت سے لبریز ہے۔ اس حقیقت کے اعتراف میں بھی کوئی مضائقہ نہیں کہ حمد و نعت کے موضوع پر قرار واقعی کام نہیں ہو سکا۔ وگرنہ اس موضوع کی وسعت اور ہمہ گیری دیکھنے سے تعلق رکھتی۔ الحمدللہ! اب بھی اس جستہ جستہ کام نے اس موضوع کو تقویت اور خاطر خواہ فائدہ پہنچایا ہے۔ متعدد قابل ذکر محققین کی کاوشوں کے بعد اسے اب تک قدیم و جدید نعت گو شعرا ایک مرکز پر جمع نہیں ہو سکے۔ مگر اس سلسلے میں مختلف محققین کی کاوشیں جاری ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ جب مقبول عام اور گمنام نعت گو شعراء کو ایک مرکز پر لایا جا سکے گا۔ زیر نظر کاوش بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ جس میں شعرائے کرام کو ان کے ادوار کے لحاظ سے شامل کیا ہے تا کہ نعت گو شعراء کے بتدریج ارتقاء کو ظاہر کیا جا سکے۔ اردو نعت گو شعرا کا یہ تذکرہ آٹھویں صدی ہجری سے شروع ہو کر قیام پاکستان 1947ء یعنی چودھویں صدی ہجری سے مربوط ہے۔ اس کے بعد پھر پاکستانی نعت گو شعرا کی نعت گوئی اور خدمات کو بیان کیا ہے۔ اب خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (۸۲۵/1421ء) سے درجہ بدرجہ ان تمام نعت گو شعرائے کرام کے نعتیہ اشعار کو دیکھا جائے گا

اردو کے اولین نعت گو۔ سید محمد حسینی

ساتویں صدی ہجری کے بزرگ اردو کے اولین نعت گو سید محمد حسینی، خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (م۔825ھ/1421ء) کو کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی نظم کردہ نعت کو اردو کی پہلی نعت" قرار دیا گیا ہے۔ اس نعت کے آغاز میں یہ شعر درج ہے۔

اے محمد مجلو جم جم جلوہ تیرا
ذات تجلی ہوئے گی سیں سیورن سہرا [116]

مولوی عبدالحق نے خواجہ بندہ نواز گیسودراز کے کچھ اشعار کو اردو نعت کا اولین نمونہ قرار دیا ہے۔ [117] ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے بھی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کو اولین نعت گو کے طور پر [118] اولیت دی ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے بھی "اردو نعت کا اولین نمونہ" کے طور پر خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی نعت کو اولین قرار دیا ہے مگر آگے چل کر ڈاکٹر جمیل جالبی کی رائے مثنوی کرم راؤ پرم راؤ سے بھی اتفاق کیا ہے۔ [119]

سید محمد اکبر حسینی

سید محمد اکبر حسینی، حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے فرزند تھے جن کا علم و فضل میں بڑا شہرہ تھا۔ ۸۲۳ ہجری میں انتقال ہوا۔ تصوف کے موضوع پر ان کی ایک کتاب ہے۔ جس میں نظم و نثر دونوں شامل ہیں۔ ان کے ایک شعر کا نعتیہ مصرع درج ہے۔

بعد از ثنا خدا کی بھیجوں درود نبی پر [120]

اردو کی پہلی مثنوی فخر دین نظامی

اردو دائرہ معارف میں" ڈاکٹر جمیل جالبی کی تحقیق کی رو سے فخر الدین نظامی کی مثنوی کدم راؤ پدم راؤ (تصنیف ۸۲۵ تا ۸۳۸ھ) میں حمد کے بعد آنے والے اشعار کو اردو نعت کا پہلا مستند نمونہ سمجھنا چاہیے

---

116. ارمغان نعت ص80
117. عبدالحق، مولوی، ڈاکٹر اردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی 1987ء ص23
118. اردو میں نعتیہ شاعری ص126
119. اردو میں نعت گوئی ص168
120. اردو میں نعتیہ شاعری ص127

اگرچہ ان میں سنسکرت اور پراکرت کے الفاظ کا غلبہ نظر آتا ہے" [121]

تمہیں ایک ساچا گسائیں امر

سری دوی نین جگ تورا دگر [122]

کمال یہ ہے کہ اردو دائرہ معارف نے اولیت تو ترتیب کے لحاظ سے خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کو ہی دی ہے۔ خواجہ صاحب کا ذکر پہلے کیا ہے۔ بعد میں مندرجہ بالا عبارت درج کی ہے۔ اور اس میں مشورہ دیا گیا ہے کہ ان اشعار کو اردو نعت کا پہلا مستند نمونہ سمجھنا چاہیے۔ اگر کوئی اسے پہلا مستند نمونہ نہیں بھی سمجھے تو کوئی حرج نہیں۔ زیادہ تر محققین نے اولیت کا تاج خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کو ہی پہنایا ہے۔ یہی درست ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق' ڈاکٹر ریاض مجید اور حمایت علی شاعر نے نظامی کا ذکر خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے بعد کیا ہے۔ تینوں نے اس نعت کا املا مختلف انداز میں دیا ہے۔ راقم نے نمونہ کلام ڈاکٹر اشفاق کی کتاب سے لیا ہے۔

ڈاکٹر آزاد فتح پوری کی نئی تحقیق

ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری اپنی تحقیق کے مطابق کہتے ہیں۔ "اردو کی سب سے پہلی تصنیف ملا داؤد کی "مثنوی چندائن" ہے۔ جو اردو زبان کا اولین لسانی و ادبی نمونہ ہے...... ملا داؤد نہ صرف یہ کہ اردو کے پہلے شاعر ہیں۔ بلکہ وہ اردو کے پہلے نعت گو بھی ہیں۔ مثنوی چندائن میں نعت کو اردو کی پہلی نعت ہونے کا فخر حاصل ہے۔ ملا داؤد نے چندائن ۷۸۱ھ/1379ء میں بعہد فیروز شاہ تغلق تصنیف کی تھی۔ اس مورکا اور چاندا کی داستان عشق بیان کی گئی ہے۔ ملا داؤد کا عرصہ حیات شیخ بہاؤ الدین باجن (۷۹۰ھ۔916ھ) خواجہ بندہ نواز گیسو دراز متوفی ۸۲۵ھ اور سید محمد اکبر حسینی متوفی ۸۱۲ھ سے قبل کا ہے"

ملا داؤد کے مضامین نعت' دنیائے نعت کے عام مرغوب مضامین ہیں۔ نمونہ کے طور پر یہ شعر دیکھئے۔

پرش اک سرجس اجیارا

ناؤں محمد جگت پیارا [123]

---

121 اردو دائرہ معارف ص403

122 اردو میں نعتیہ شاعری ص127

123 اردو شاعری میں نعت (جلد اول) ص43

فخر دین نظامی کی مثنوی "کدم راؤ پدم راؤ" چندائن کے بعد کی تصنیف ہے۔لیکن داؤد کی زبان نظامی کی زبان کے مقابلے میں زیادہ صاف، زیادہ سلیس اور زیادہ رواں ہے"[124]

اردو کے اولین نعت گو

سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز (م۔۸۲۵ھ/ 1421ء)

اے محمدؐ! مجلو جم جم جلوہ ترا

ذات تجلی ہوئے گی سیں سپورنہ سیرا [125]

سید محمد اکبر حسینی (م۔۸۲۳ھ)

بعد از ثنا خدا کی بھیجوں درود نبی پر

فخر دین نظامی

تمہیں ایک ساچا گسائیں مر

سری دوی نین چک تورا دگر

صدرالدین (م۔۸۷۶ھ)

ناؤں لے اللہ محمد کا اول

کسب کا سب کو کہوں در ہر محل

محمد قلی قطب شاہ (م۔۱۰۲۰ھ/ 1611ء)

اسم محمد تھے اہے، جگ میں سوخا قانی مجھے

بندہ نبی کا جم رہے ہستی ہے سلطانی مجھے

خوب محمد چشتی گجراتی (م۔۱۰۲۳ھ)

جو سا آرسی وحدت جان

جسم محمد اسے پہچان

124۔ آزاد فتح پوری، محمد اسماعیل، ڈاکٹر اردو شاعری میں نعت جلد اول نسیم بک ڈپو لکھنؤ انڈیا 1992ء ص 40-41

125۔ تائب عبدالحفیظ اردو نعت مشمولہ نقوش رسول نمبر جلد دہم شمارہ نمبر 130 جنوری 1984ء ص 169

ملاوجہی (۱۰۰۱ھ۔۱۱۰۰ھ)

محمد نبی نانو تیرا ہے

عرش کے اوپر چھانو تیرا ہے

عبداللہ قطب شاہ (م۔۱۰۸۳ھ/1672ء)

لکھ فیض سوں پھر آیا دن‘ دین محمد کا

آفاق صفا پایا، دن‘ دین محمد کا

نصرتی بیجاپوری (م۔۱۰۸۵ھ)

تمہیں اے شہنشاہ دنیا و دیں

شجاعت کی ہے صف کا کرسی نشیں [126]

ولی دکنی (گجراتی) (۱۰۶۰ھ۔۱۱۱۹ھ)

یا محمد! دو جہاں کی عید ہے تجھ ذات سوں

خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھ پر قربانی کرے

محمود بحری‘ قاضی (۱۱۲۹ھ/1717ء)

محمد گر مدد ہوگا ہمارا

سکل دکھ درد رد ہوگا ہمارا [127]

فراقی بیجاپوری‘ سید محمد (م۔۱۱۴۴ھ/1731ء)

مدینے میں اگر پیدا ہوا ہوتا تو کیا ہوتا

محمد کی گلی بھیتر فنا ہوتا تو کیا ہوتا

---

126 نظیر لدھیانوی تذکرہ عندلیبان ریاض رسول شام و سحر لاہور ماہنامہ شمارہ نمبر 2-1 جنوری فروری 1981ء ص 27

127 اردو کی ابتدائی نشو نما میں صوفیائے کرام کا کام ص 68

سراجؔ اورنگ آبادی (م۔۱۱۷۷ھ/1763ء)

نام تیرا مطلع فہرست ہے دیوان کا
ہے زباں کا ورد خاصا اور وظیفہ جان کا

سوداؔ مرزا محمد رفیع (م۔۱۱۹۵ھ/1780ء)

دلا دریائے رحمت قطرہ ہے آب محمد کا
جو چاہے پاک ہو پیرو ہو اصحاب محمد کا

میر حسنؔ دہلوی (م۔۱۲۰۴ھ/1790ء)

نبی کون یعنی رسول کریم
نبوت کے دریا کا در یتیم

میر تقی میرؔ (م۔۱۲۲۵ھ/1810ء)

جرم کی کھو شرمگینی یا رسول　　اور خاطر کی حزینی یا رسول
کھینچوں ہوں نقصان دینی یا رسول　　تیری رحمت ہے یقینی یارسول
رحمتہ للعالمینی یارسول
ہم شفیع المذنبینی یارسول

جرأتؔ شیخ قلندر بخش (م۔۱۲۲۵ھ/1810ء)

محمد ہے نبی ممدوح ذات کبریائی کا
کہے بندہ اگر مدح اس کی دعویٰ ہے خدائی کا

انشاؔ انشاء اللہ خاں (م۔۱۲۳۳ھ/1817ء)

آپ خدا نے جب کہا صل علیٰ محمد　　کیوں نہ کہیں پھر انبیا صل علیٰ محمد
عرش سے آتی ہے صدا صل علیٰ محمد　　نور جمال کبریا صل علیٰ محمد
صل علیٰ مبینا صل علیٰ محمد

مصحفی امروہوی، غلام ہمدانی (م۔ ۱۲۴۰ھ/1824ء)

حنا سے ہے یہ تری سرخ، اے نگار! انگشت

کہ ہو نہ پنجۂ مرجاں کی زینہار انگشت 128

سچل سرمست، حافظ عبدالوہاب سچے ڈنہ (۱۱۵۲ھ/۱۲۴۲ھ)

مری آنکھوں نے اے دلبر! عجب اسرار دیکھا تھا

میان ابر اس خورشید کا انوار دیکھا تھا

نظیر اکبر آبادی، ولی محمد (م۔ ۱۲۴۶ھ/1831ء)

تم شہ دنیا و دیں ہو یا محمد مصطفیٰ — سرگروہ مسلمیں ہو یا محمد مصطفیٰ

حاکم دین متین ہو یا محمد مصطفیٰ — قبلہ اہل یقین ہو یا محمد مصطفیٰ

رحمتہ للعالمین ہو یا محمد مصطفیٰ

رنگین دہلوی، سعادت یار خاں (م۔ ۱۲۵۱ھ/1835ء)

لکھوں نعت اس کی میں کس طرح ساری

براق ادنیٰ تھا جس کی اک سواری

مائل، میر غلام علی (۱۱۸۱ھ/۱۲۵۱ھ)

اے صبا جا در مدینہ مصطفیٰ کوں کہہ سلام — اس سراپا نور ذات کبریا کوں کہہ سلام

آفتاب اوج دیں بدر الدجیٰ کوں کہہ سلام — نور مجمل حضرت نور الہدیٰ کوں کہہ سلام ص69

ناسخ لکھنوی، شیخ امام بخش (م۔ ۱۲۵۴/1838ء)

دکھا اس کو جہاں میں غل ہے جس کی آمد آمد کا

الٰہی ہوں بہت مشتاق دیدار محمد کا

---

128 صدیقی، احمد حسین کشور اولیاء امروہہ محمد حسین اکیڈمی، کراچی 1999ء ص196

شہیدؔی بریلوی، میر کرامت علی خاں (م۔۱۲۵۶ھ/ 1840ء)

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے

قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

غمگیںؔ دہلوی، سید علی شاہ (م۱۲۶۸ھ/ 1851ء)

ظاہر و باطن ہے حمد و نعت ہر انسان کا

معنی وصورت یہ مطلع ہے مرے دیوان کا

مومنؔ دہلوی، حکیم سید حبیب اللہ علوی (م۔۱۲۶۹ھ/ 1852ء)

ہوں تو عاشق مگر اطلاق یہ ہے بے ادبی　　　میں غلام اور وہ صاحب ہے، میں امت، وہ نبی

یا نبی یک نگہ لطف بامی و ابی　　　مرحبا سید مکی مدنی العربی!

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ذوقؔ دہلوی، شیخ محمد ابراہیم (م۔۱۲۷۱ھ/ 1854ء)

رہے نام محمد لب پہ یارب اول و آخر

الٹ جائے بوقت نزع جب سینے میں دم میرا

کافیؔ شہید، مولانا کفایت علی مرادآبادی (م۔۱۲۷۴ھ/ 1858ء)

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا

129 پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

ظفرؔ، بہادر شاہ، سراج الدین ابوظفر (م۔۱۲۷۹ھ/ 1862ء)

اے سرور دو کون شہنشاہ ذوالکرم

سرخیل مرسلین و شفاعت گر امم

غالبؔ دہلوی، میرزا اسد اللہ خاں (م۔۱۲۸۵ھ/1869ء)

حق جلوہ گر ز طرز بیان محمد است

آرے کلام حق، بزبان محمد است

شیفتہؔ دہلوی، نواب مصطفیٰ خاں (م۔۱۲۸۶ھ/1869ء)

کیا تھا نور جب اللہ نے پیدا محمد کا

اسی دن سے ہوا ہے عاشق شیدا محمد کا

حافظؔ پیلی بھیتی، خلیل الدین حسن، مولوی (م۔۱۲۹۰ھ/1873ء)

سر اگر تن سے جدا ہو تو جدا ہو حافظ

سر سے ہوگا نہ در احمد مختار جدا

انیسؔ لکھنوی، میر ببر علی (م۔۱۲۹۱ھ/1874ء)

منظور تھا کہ اور روایت کروں رقم　　یاد آگئی مگر یہ حدیثِ غم و الم

مسجد میں جلوہ گر تھے رسول فلک حشم　　ہلتے تھے ذکرِ حق میں لب پاک دم بدم

روشن تھے بام و در رخ روشن کے نور سے

آئینہ بن گئی تھی زمیں تن کے نور سے

دبیرؔ لکھنوی، مرزا سلامت علی (م۔۱۲۹۲ھ/1875ء)

کیا قامت احمد نے ضیا پائی ہے　　چہرے میں عجب نور کی زیبائی ہے

مصحف کو نہ کیوں فخر ہو اس صورت پر　　قرآن سے پہلے یہ کتاب آئی ہے

نصرؔ پھلواروی، شاہ محمد علی حبیب (م۔۱۲۹۵ھ/1878ء)

رہا دل میں میرے خیال محمد

خدا مجھ کو دیوے وصال محمد

شہیدؔ امیٹھوی، غلام امام (م۔۱۲۹۶ھ/1879ء)

جب سے ہوا وہ گل چمن آرائے مدینہ

جبریل بنا بلبل شیدائے مدینہ [130]

قلقؔ میرٹھی، حکیم غلام مولیٰ عرف مولا بخش (م۔۱۲۹۶ھ/1879ء)

برق سحاب مہر ہے ابروئے مصطفیٰ

ہے طرہ اوسپہ سایہ گیسوئے مصطفیٰ

لطفؔ بریلوی، حافظ لطف علی خاں، مولوی (م۔۱۲۹۸ھ/ 1881ء)

شفیع الوریٰ! یا شفیع الوریٰ!

مجھے بخشوا یا شفیع الوریٰ

نساخؔ عظیم آبادی، عبدالغفور (م۔۱۳۰۶ھ/ 1888ء)

اب رقم کرتا ہوں نعت مصطفیٰ

جس سے عالم کو ہوئی حاصل صفا

وحیدؔ ہسوی، سید واحد علی (م۔۱۳۱۶ھ)

یا نبی جلوہ پرُنور دکھایا ہوتا

کوئی دن مجھ کو مدینے میں بلایا ہوتا

امدادؔ، مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (م۔۱۳۱۷ھ)

کرکے نثار آپ پہ گھر بار یا رسول

اب آپڑا ہوں آپ کے دربار رسول

بیانؔ ویزدانیؔ میرٹھی، سید محمد مرتضیٰ (م۔ ۱۳۱۷ھ/1900ء)

ضیائے دیدۂ حق بیں ہے رخسار احمد کا

کہ ہے اللہ کا دیدار نظارا محمد کا

---

130 اردو کی نعتیہ شاعری ص51

امیرؔ مینائی لکھنوی، مفتی امیر احمد (م۔۱۳۱۸ھ/1900ء)

سکہ رائج جب سے دین مصطفیٰ کا ہوگیا

غلغلہ ساری خدائی میں خدا کا ہوگیا 131

داغؔ دہلوی، نواب مرزا خاں (م۔۱۳۲۲ھ/1905ء)

کرو غم سے آزاد یا مصطفیٰ

تمہیں سے ہے فریاد یا مصطفیٰ

محسنؔ کاکوروی، مولوی محمد محسن (م۔۱۳۲۳ھ/1905ء)

سخن کو رتبہ ملا ہے میری زباں کے لیے

زباں ملی ہے مجھے نعت کے بیاں کے لیے

حسنؔ رضا بریلوی، مولانا حسن رضا خاں (م۔۱۳۲۶ھ/1908ء)

سیر گلشن کون دیکھے دشت طیبہ چھوڑ کر

سوئے جنت کون جائے در تمہارا چھوڑ کر

شبلیؔ نعمانی، مولانا (م۔۱۳۳۲ھ/1914ء)

جب کہ آمادۂ خون ہوگئے کفار قریش

لاجرم سرور عالم نے کیا عزم سفر

حالیؔ پانی پتی، مولانا خواجہ الطاف حسین (م۔۱۳۳۳ھ/1914ء)

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دعا ہے

اُمت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے

آسیؔ غازی پوری، مولانا محمد عبدالعلیم رشیدی (م۔۱۳۳۵ھ/1916ء)

---

131 اردو کا نعتیہ ادب ص 56

وہاں پہنچ کے صبا یہ کہنا سلام کے بعد

132 تمہارے نام کی رٹ ہے خدا کے نام کے بعد

رضاؔ بریلوی، مولانا احمد رضا خاں (م۔۱۳۴۰/ 1921ء)

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

عشقیؔ حیدر آبادی، غلام مصطفیٰ (۱۴۰۰ھ)؟

وصف محبوب خدا کا جو رقم ہوتا ہے

سر بجدہ پئے تعظیم قلم ہوتا ہے

جوہرؔ رامپوری، مولانا محمد علی (م۔۱۳۴۹ھ/ 1931ء)

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں

بھیجی ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

عزیزؔ لکھنوی، میرزا محمد ہادی (م۔۱۳۵۴ھ/ 1935ء)

بزم توحید سے تبلیغ کا نامہ آیا

کوئی پہنے ہوئے قرآن کا جامہ آیا

اصغرؔ گونڈوی، اصغر حسین (م۔۱۴۵۵ھ/ 1936ء)

دل نثارِ مصطفیٰ جاں پائمالِ مصطفیٰ

یہ اویسِ مصطفیٰ ہے وہ بلالِ مصطفیٰ

اقبالؔ، محمد اقبال، ڈاکٹر، علامہ (م۔۱۳۵۷ھ/ 1938ء)

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

133 یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

---

132 تذکرہ نعت گویان اردو (حصہ دوم) ص158

133 اردو شاعری میں نعت (جلد دوم) ص64

کیفؔ ٹونکی، محمد عالمگیر خان، حافظ (م۔۱۳۵۹ھ/1940ء)

در نبی پر پڑا رہوں گا، پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا

اکبرؔ الہٰ آبادی، سید اکبر حسین (م۔۱۳۶۰ھ/1941ء)

در فشانی نے تری قطروں کو دریا کردیا
دل کو روشن کردیا آنکھوں کو بینا کردیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے رہبر بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

خلقؔ، نواب بہادر یار جنگ (م۔۱۳۶۳ھ/1944ء)

اے کہ ترے وجود پر خالقِ دو جہاں کو ناز
اے کہ ترا وجود ہے وجہِ وجودِ کائنات

بیدمؔ شاہ وارثی، سید غلام حسنین (م۔۱۳۶۳ھ/1944ء)

آئی نسیم کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کھنچنے لگا دل سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سائلؔ دہلوی، نواب سراج الدین احمد خاں (م۔۱۳۶۴ھ/1945ء)

کب تک رہے سینہ میں تمنائے مدینہ
کب تک دل بیتاب کہے ہائے مدینہ

سہیلؔ اعظم گڑھی، اقبال احمد خان (م۔۱۳۶۵ھ/1946ء)

احمد مرسل، فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
مظہر اول، مرسل خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

جلیل مانکپوری، جلیل حسن (م۔۱۳۶۵ھ/1946ء)

الٰہی عشق دے اس کا مدینہ کا جو سلطاں ہے

محمد نام ہے تاج رُسل ہے شاہ خوباں ہے [134]

اختر شیرانی، محمد داؤد خاں ٹونکی (م۔۱۳۶۷ھ/1948ء)

کس نے پھر چھیڑ دیا قصہ لیلائے حجاز

دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز

راقم تحقیق کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ پاکستان میں اسلامی تعلیمات اور مصطفوی فرمودات کی زیادہ تر ترویج بصورت نعت، شعرائے نعت نے فرمائی۔ پاکستان میں آنے کے بعد اس علاقے کو ہمیشہ کے لیے منتخب کیا اور سرزمین پاکستان کو توحید و رسالت کے نغموں سے سرشار کردیا۔ شعرائے نعت کی اسلام کے لیے مساعی جمیلہ کو ہر دور میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ نعتیہ شاعری کی زریں دور کو دیکھتے ہوئے بالکل واضح طور پر اب یہ کہا جاسکتا ہے کہ سرزمین پاک میں اسلام ہمیشہ رہے گا اور ورفعنا لک ذکرک کی صدائیں اس مملکت کی حفاظت کرتی رہیں گی۔ درحقیقت ورفعنا لک ذکرک کے چرچے اور تذکرے اس کی بقا اور سلامتی کے ضامن ہیں۔

پاکستان میں نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کے پس منظر کو دیکھنے کے بعد اب اس بات کو دیکھا جائے گا کہ پاکستان کے معروف نعت گو شعرا نے نعتیہ شاعری کے فروغ و ارتقا میں کس طور پر نمایاں خدمات انجام دیں۔ محافل ذکر رسول بزرگان دین کے ایام، ریڈیو ٹی وی، اور رسائل، جرائد و اخبارات نے پاکستانی معاشرے پر کیا اثرات مرتب کیے۔

---

134 ارمغان نعت ص191

باب سوم

پاکستان کے معروف نعت گو شعرا کا تذکرہ

(ا) محافلِ ذکرِ رسول، بزرگانِ دین کے ایّام

(ب) ریڈیو، ٹی وی

(ج) رسائل و جرائد، اخبارات

باب سوم

پاکستان کے معروف نعت گوشعرا کا تذکرہ

(ا) محافل ذکر رسول بزرگان دین کے ایام (ب) ریڈیو، ٹی وی (ج) رسائل، جرائد و اخبارات

تمہید

گزشتہ باب دوم میں نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کے پس منظر کو اس طرح بیان کیا گیا تھا کہ اس میں نعت کے لغوی و اصطلاحی معنی، نعت کی تعریف، نعت کی اہمیت اور افادیت قرآن وحدیث اور اکابرین نعت کے اقوال و ارشادات کی روشنی میں مواد جمع کیا گیا تھا اور زیرنظر باب میں پاکستان کے معروف نعت گوشعرا (محفل ذکر رسول، بزرگان دین کے ایام، ریڈیو، ٹی وی، رسائل، جرائد و اخبارات) کے متعلق اہم معلومات دی جائیں گی۔ جو نعتیہ شاعری کے علاوہ فروغ نعت میں اہم کردار کا سبب ہیں اس تذکرے میں صرف وہ معروف نعت گوشعرا شامل ہیں۔ کہ جن کے روز و شب نعت گوئی کے ساتھ ساتھ شعبہ نعت کی ترقی و ترویج اور تشہیر وتحریک سے عبارت ہیں ان کے متعلق معلوماتی انداز میں جائزہ لینا مقصود ہے اور اس میں شک نہیں کہ پاکستان کی سرزمین پر خاصی تعداد میں نعت گوشعرا موجود تھے اور موجود ہیں ہر کوئی اپنے طور پر تبلیغ نعت میں مصروف ہے۔ سلسلہ حمد و نعت ارتقا پذیر ہے لیکن زیر مطالعہ باب میں خالصتاً پاکستان کے قابل احترام اور نمائندہ نعت گوشعرا کا مطالعہ واحد مقصد ہے اس حوالے سے نعت گوشعرا کے مقام اور مرتبے کو دیکھا جاتا ہے۔

لہٰذا نعتیہ شاعری امت مسلمہ کی روایت کا ایک مستقل اور زریں باب ہے جس میں اس محسن اعظم خیرالبشر ﷺ کی ذات کاملہ کا بیان ہوتا ہے جو مقصود کائنات ہے قرنِ اول سے لحہ موجود تک نعت گوشعرا نے آپ کی حیات پاک کا ایسا احاطہ کیا ہے کہ عمر عزیز کا کوئی لحہ اور حیات پاک کا کوئی پہلو پوشیدہ اور نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے آپ کی ذات ستودہ صفات کے حوالے سے گویا نعت گوشعرا نے ایک کامل زندگی کا عملی نمونہ پیش کیا ہے جس میں دینی و دنیاوی لحاظ سے وہ سب کچھ موجود ہے۔ جو زندگی کی اساس اور غرض و غایت ہے۔

ان نعت گوشعرائے کرام کی نگارشات اور خدمات کو منظر عام پر لانے کی ایک اپنی سی کوشش ہے نعت گو شعرا نے آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو مدنظر رکھ کر تعلیمات اسلامی اور فرمودات نبوی کے ہر گوشے کو منظوم کرنے کی

سعی کی ہے یہی وجہ ہے کہ ذکر رسالت مآب کے چرچے دنیا بھر میں پذیرائی واحترام کا باعث ہیں۔ پاکستان کے ان قابل احترام نعت گوشعراء کی اجتماعی تذکرہ نگاری کا باقاعدہ آغاز 70 کی نصف دہائی سے ملتا ہے۔ اس دور کے مشاہیر لکھنے والوں میں ڈاکٹر طلحہ رضوی، برق ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، علامہ شمس الحسن صدیقی شمس بریلوی، علامہ سید اختر الحامدی رضوی ضیائی اور ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی قابل ذکر ہیں۔ یہ وہ سب اولین حضرات ہیں کہ جنہوں نے نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کو مختلف حوالوں سے دوام بخشا۔ اب اسی تناظر میں پاکستانی نعت گوشعراء کے حوالے سے شائع ہونے والے تحقیقی مقالے اور اہم نعتیہ کتب کو دیکھا جائے گا۔

پاکستانی نعت گوشعراء کے حوالے سے پاکستان میں سب سے پہلی کتاب ''اردو کی نعتیہ شاعری'' ہے۔ 1974 میں شائع ہونے والی اس کتاب کے تخلیق کار پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری ہیں پاکستان کی تاریخ میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے [1] جس میں زیادہ تر پاکستانی نعت گوشامل ہیں۔ اسی دوران انڈیا میں ڈاکٹر طلحہ رضوی برق کی کتاب اردو کی نعتیہ شاعری جنوری 1974ء شائع ہو چکی تھی [2] دونوں میں نام کی مماثلت ہے دونوں 1974ء میں شائع ہوئیں مگر ڈاکٹر طلحہ رضوی برق کی کتاب میں جنوری 1974ء درج ہے اسے آپ ہندوستان کی پہلی کتاب کہہ سکتے ہیں جبکہ پاکستان میں اولیت کا شرف ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی کتاب ''اردو کی نعتیہ شاعری'' کو حاصل ہے یہ بات بھی دلچسپی کا باعث ہوگی کہ پروفیسر ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق کا ڈاکٹریٹ کا مقالہ ''اردو میں نعتیہ شاعری'' 1976ء میں کراچی سے شائع ہوا ہے [3] اس پر فاضل مقالہ نگار کو 1955 میں ناگپور یونیورسٹی انڈیا سے ڈگری مل چکی تھی [4] اولیت تو ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کو ہی حاصل ہے مگر سال اشاعت کی وجہ سے رفیع الدین اشفاق کی کتاب بعد کی معلوم ہوتی ہے۔ اس مقالے میں پاکستان کے اہم نعت گوشعراء بھی شامل ہیں جو اس وقت حیات تھے۔ شمس بریلوی نے ''کلام رضا کا تحقیقی اور ادبی جائزہ'' کے نام سے کتاب لکھی جسے مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی نے 1976 میں شائع کیا [5] یہ کتاب مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے حوالے سے شائع ہوئی ہے مگر اس میں شمس بریلوی نے جس طور پر اردو کی نعت گوئی کا محققانہ اور ناقدانہ جائزہ پیش کیا ہے اس سے پاکستان میں ہونے والی نعتیہ شاعری کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ شمس

---

1 فرمان فتح پوری، پروفیسر ڈاکٹر اردو کی نعتیہ شاعری آئینہ ادب چوک مینار انارکلی لاہور 1974ء ص 15
2 برق طلحہ رضوی، ڈاکٹر اردو کی نعتیہ شاعری دانش اکیڈمی ملکی محلہ آرہ بہار انڈیا جنوری 1974 ص 4
3 اشفاق، سید رفیع الدین، ڈاکٹر اردو میں نعتیہ شاعری ڈاکٹریٹ اردو اکیڈمی سندھ کراچی 1976ء ص 12
4 ایضاً ص 4
5 شمس بریلوی علامہ کلام رضا کا تحقیقی و ادبی جائزہ مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی 1976ء ص 18

بریلوی کے بعد اب اسی قبیل کی دوسری کتاب کو دیکھا جائے گا۔

''امام نعت گویاں'' ہے۔ کتاب کے تالیف کرنے والے اختر الحامدی رضوی ہیں۔ اختر الحامدی رضوی ضیائی کا شمار پاکستان کے جید اور قادر الکلام شعراء میں ہوتا ہے آپ کی نعتیہ خدمات کا دائرہ برصغیر پاک و ہند پر محیط ہے ''امام نعت گویاں'' کے نام سے 1977ء [6] میں آپ نے ایک کتاب تخلیق کی جس میں فاضل بریلوی کے فنی و شعری محاسن بیان کئے گئے ہیں اس کتاب میں پاکستان کی نعتیہ شاعری پر جو اثرات مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی شاعری نے مرتب کئے ہیں اس کے اثرات اس کتاب میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس کتاب میں مولانا احمد رضا خان کی نعتیہ شاعری سے جو شعرا متاثر ہوئے۔ انہوں نے اپنی نعتیہ شاعری میں مولانا رضا کے رنگ کو اختیار کیا۔ الغرض اکثر شعراء کے اثرات ہمیں نظر آتے ہیں۔ اثر بیان اس کے بعد اب ہم ایسے تذکرے اور تذکرہ نگار کو پیش کر رہے ہیں ان میں اہم حمایت علی شاعر ہیں کہ جس نے سب سے پہلے اردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال کے حوالے سے کام کیا ہے۔ اور اس کتاب کے اس کے آخر میں پاکستانی نعت گو شعرا بھی شامل ہیں۔

نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے سب سے پہلا تذکرہ ہے ''اردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال'' حمایت علی شاعر کا تحریر کردہ ہے جسے صریر خامہ شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی جام شورو نے 1978ء میں شائع کیا تھا اردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال [7] کا یہ جائزہ مکمل طور پر اردو نعت کا احاطہ تو نہیں کرتا مگر اس کے باوجود نعت کے ابتدائی مطالعات میں اس جائزے اور انتخاب کو زیادہ عرصہ پر محیط ہونے کی بناء پر مثالی حیثیت کا حامل ہے مقالہ نگار نے اس میں پاکستانی نعت نگاروں کی روایت کو بھی اہتمام سے قلم بند کیا ہے۔ یہ تذکرہ علیحدہ سے 1999ء ''عقیدت کا سفر'' [8] کے نام سے بھی شائع ہو چکا ہے۔ حمایت علی شاعر کا مرتبہ تذکرہ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز سے شروع ہو کر سعیدہ عروج مظہر تک اختتام پذیر ہوا ہے۔ اس میں صرف مرحوم شعرا 1978ء تک نمائندگی دی گئی ہے۔ کل 111 شعراء شامل ہیں۔ مندرجہ بالا تذکرے کے بعد اب ایک اور تذکرے کو دیکھا جائے گا جو ''ماہنامہ شام و سحر'' میں موجود ہے۔

اس ماہنامہ شام و سحر لاہور میں پاکستانی نعت گو شعراء کے حوالے سے مختلف اشاعتوں میں گرانقدر مضامین شائع ہوئے ہیں ماہنامہ شام و سحر لاہور کا پہلا نعت نمبر جنوری فروری 1981ء میں شائع ہوا تو اس میں ''تذکرہ عندلیبان ریاض رسول'' [9] کے نام سے نظیر لدھیانوی مرحوم کا مضمون شائع ہوا جس میں برصغیر کے قابل ذکر شعراء کے علاوہ پاکستان کے نعت گو شعرا کا تذکرہ بھی شامل ہے۔ بلکہ زیادہ تر شعراء کا تعلق پاکستان سے ہے نظیر

---

6 اختر الحامدی امام نعت گویاں مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال 1977ء ص 9

7 شاعر، حمایت علی اردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال صریر خامہ جام شورو مجلہ 1978ء ص (ج)

8 شاعر، حمایت علی عقیدت کا سفر دنیائے ادب الفلاح سوسائٹی کراچی 1999ء ص 7

9 نظیر لدھیانوی تذکرہ عندلیبان ریاض رسول ماہنامہ شام و سحر لاہور (نعت نمبر 1) جلد نمبر 7 شمارہ نمبر 2-1 جنوری فروری 1981ء ص 5 2

لدھیانوی نے اپنے اس تذکرے میں کل 61 شعرا کے فکر و فن پر گفتگو کی ہے۔ غلام امام شہید سے شروع ہونے والا یہ تذکرہ عنایت علی خان کے ذکر پر تمام ہوا ہے ابتدائی تذکروں میں اس تذکرہ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ بہت خوبصورت اور معلومات افزا کام ہے۔ اب آئندہ ہم اس موضوع پر شائع ہونے والی ایک کتاب کا ذکر کریں گے۔ جس میں اس موضوع کو نبھایا گیا ہے۔

پاکستانی نعت گو شعرا کے حوالے سے ہمیں باقاعدہ لفظ تذکرہ کے ساتھ سب سے پہلی کاوش کتابی انداز میں پروفیسر سید یونس شاہ گیلانی کی ''تذکرہ نعت گویان اردو'' حصہ اول 1982ء[10] میں نظر آتی ہے اسی تذکرہ کی جلد دوم بھی 1984ء[11] میں شائع ہو چکی ہے پروفیسر یونس شاہ گیلانی نے دوسری جلد میں پاکستانی نعت نگاروں کی خدمات کو اجاگر کیا ہے۔ تذکرہ نعت گویان اردو کی جلد اول ابتدا تا 1857ء اور جلد دوم 1857ء سے لے کر عصر حاضر پر مشتمل ہے۔ دونوں جلد میں ابتدائی تذکروں میں قابل اعتبار اضافہ ہیں۔ ذکر مختصر ہونے کے باوجود جامع ہے۔ اب اس کے بعد ایک اور کتابی تذکرہ نگار گوہر ملسیانی کو پیش کریں گے۔

گوہر ملسیانی نعتیہ ادب کے ایک معروف نعتیہ تذکرہ نگار ہیں کہ جنہوں نے ''عصر حاضر کے نعت گو'' کے عنوان سے پاکستان کے نعت گو شعراء کی خدمات اور ان کی نعتیہ شاعری کے محرکات کو بیان کیا ہے۔ 1983ء[12] میں شائع ہونے والے اس تذکرے کو بنیادی تذکرہ نگاری میں شمار کیا جا سکتا ہے اس تذکرہ کے فاضل مرتب نے نہایت جامع انداز میں پاکستانی شعراء کے محامد محاسن بیان کئے ہیں۔ شعراء کے فکر و فن پر گفتگو کی گئی ہے۔ گوہر ملسیانی کا مرتب کردہ کتابی تذکرہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول میں نعت کے معنی نعت کی تعریف اور اردو نعت کی تدریجی ترقی بیان ہوئی ہے۔ حصہ دوم میں 26 شعرا کے فکر و فن پر تفصیلی گفتگو اور حصہ سوم میں 19 شعراء کے تعارف اور کلام پر ضمنی تحریر شامل ہے۔ اس کے بعد اب ہم ایک اور نعت گو حفیظ تائب کے کام کو دیکھیں گے۔

گل چیدہ نمبر 1 حفیظ تائب کا مرتب کردہ ہے جسے 1983ء[13] میں سیرت مشن پاکستان لاہور سے شائع کیا گیا ہے حفیظ تائب نے اپنی تمام تر سلیقہ شعاری اور ہنر مندی کے ساتھ دس شعرائے کرام کے اس تذکرے کو ترتیب دیا ہے پاکستان کے نعت گو شعرا کے حوالے سے یہ ایک منفرد اور مثالی کام ہے، جس میں نظریہ نعت گوئی اور سفارش کے عنوان سے شعراء کے تاثرات اور نعت کے امکانات کے بارے میں رائے اور سفارشات بھی شامل ہیں۔ حفیظ تائب کا گل چیدہ کل 10 شعرائے کرام کے شعر و سخن اور فکر و فن کو پیش کر رہا ہے۔ جس میں نعت کے نئے امکانات بھی زیر بحث آئے ہیں۔ ابھی تک آپ نے تذکروں اور تذکرہ جاتی کتب کو ملاحظہ کیا اب ہم ایک ایسے تذکرہ نگار کو پیش کر رہے ہیں کہ جس نے خواتین کی نعتیہ شاعری کے کام کو آگے بڑھایا ہے۔

ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری نے تذکرہ نعت گو شاعرات 1984ء[14] میں مرتب کیا تھا یہ اولین تذکرہ

---

10. گیلانی، سید یونس شاہ، پروفیسر تذکرہ نعت گویان اردو حصہ اول مکہ بکس 5 بخشی اسٹریٹ متصل چوک اردو بازار لاہور 1982ء ص 7
11. یونس شاہ گیلانی تذکرہ نعت گویان اردو حصہ دوم، مکہ بکس 5 بخشی اسٹریٹ متصل چوک اردو بازار لاہور 1984ء ص (ب)
12. گوہر ملسیانی عصر حاضر کے نعت گو گوہر ادب پبلی کیشنز 367 مظہر فرید کالونی صادق آباد 1983ء ص 5
13. تائب، عبدالحفیظ گل چیدہ نمبر 1 لاہور سلسلہ انتخاب سلسلہ نمبر 1 اپریل 1983 ص 64
14. شاہجہانپوری، ابوسلمان، ڈاکٹر تذکرہ نعت گو شاعرات ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان کراچی 1984ء ص 11

ہے جس میں نعت گو شاعرات کی نعتیہ شاعری اور خدمات کو بیان کیا گیا ہے اس تذکرے میں خصوصیت کے ساتھ زیادہ تر وہ پاکستانی شاعرات شامل ہیں جن کا تعلق پاکستان سے ہے۔ پاکستان میں خواتین کی نعتیہ شاعری کے ضمن میں یہ تذکرہ بنیادی نوعیت کا ہے جسے ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کے بعد آئندہ ہم ایک اور مقالہ نگار ڈاکٹر ریاض مجید کو پیش کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر ریاض مجید کا نام اردو کے نعتیہ ادب میں بڑی اہمیت کا حامل ہے آپ وہ پاکستانی ہیں کہ جنہوں نے نعت کے موضوع اردو میں نعت گوئی [15] پر سب سے پہلا نعتیہ پی ایچ ڈی کیا۔ آپ ایک بالغ نظر نقاد اور معروف نعت گو شاعر کے حوالے سے اپنی پہچان رکھتے ہیں۔ آپ کا ڈاکٹریٹ کا یہ مقالہ 1990ء میں شائع ہوا تھا۔ جس میں عصر حاضر کی نعت نگاری کے عنوان سے پاکستانی خدمت گزار نعت کا ذکر بھی موجود ہے۔ پاکستان میں اس تحقیقی مقالے نے نعتیہ فضا بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر ریاض مجید کا یہ تحقیقی و علمی مقالہ نہایت ہی محنت اور عرق ریزی سے لکھا گیا ہے۔ ترتیب و تدوین اور تحقیق کا عمدہ معیار اس مقالے سے عیاں ہے اس پہلے مقالے کی اشاعت کے بعد نعتیہ تحقیق کے دروازے کھلتے چلے گئے۔ اب ایک اور پاکستان میں نعتیہ شاعری کے حوالے سے کام کرنے والے خدمت گزار راجا رشید محمود کو پیش کریں گے۔

راجا رشید محمود کے متعلق معلومات تدوین کار اور زود گو شاعر ہیں آپ کے روز و شب خدمات نعت سے عبارت ہیں "اردو کے صاحب کتاب نعت گو" [16] چار حصے 1990ء میں ترتیب دیئے جس میں کتابی معلومات بیان کی گئی ہیں نعتوں کے پانچ پانچ مطلعے بھی مرتب کے سامنے کارفرما رہے ہیں تذکروں کی دنیا میں یہ ایک قابل ذکر تذکرہ ہے جس میں قدر اہتمام کے ساتھ پاکستان کے نعت گو شعراء کی کتب زیر بحث رہی ہیں۔ یہ کتابی تذکرہ راجا رشید محمود کے ابتدائی کاموں میں شامل ہے۔ مجموعی اعتبار سے یہ تذکرے فروغ نعت کے سلسلے میں ایک اہم پیش رفت ہے جس سے مدیر اعلیٰ کے ذوق تحقیق کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اب ہم ایک اور خدمت گزار غوث میاں کو دیکھیں گے جنہوں نے اس موضوع پر کام تو سب سے کم کیا ہے مگر ان کے کام محور صرف پاکستان ہے انہوں نے پاکستانی نعت گو شعرا کو پیش کیا ہے۔ گذشتہ معلومات میں کتب اور تذکروں کا ذکر تھا۔ اب ایک طویل مضمون بھی ملاحظہ کریں۔

غوث میاں نے اپنا ایک معلوماتی مضمون پاکستان کے نعت گو شعراء لکھا جو مجلہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی میں 1992ء میں شائع ہوا [17] غوث میاں نے اپنے اس معلوماتی مضمون میں صرف 22 نعت گو شعراء کا تذکرہ

---

15 ریاض مجید، ڈاکٹر — اردو میں نعت گوئی — اقبال اکادمی پاکستان لاہور — 1990ء — ص 71

16 محمود، راجا رشید — اردو کے صاحب کتاب نعت گو (چار حصے) — نعت لاہور ماہنامہ — 1990ء ص 112

17 غوث میاں — حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی مجلہ 1992ء ص 107 — حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان کراچی

جامع انداز میں مرتب کیا ہے صحت معلومات اور درستگی کے حوالے سے یہ مضمون بڑے کاموں پر بھاری ہے۔ یہ مضمون کم صفحات پر مشتمل ہونے کے باوجود وسیع اور جامع معلومات سے لبریز ہے۔اس مضمون کو دیکھ کر مضمون نگار کی توجہ اور دلچسپی کا اندازہ ہوتا ہے۔غوث میاں کے بعد اب ہم نعت کے ایک اور خدمت گزار پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کو دیکھیں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی مرحوم نے مجلّہ اوج لاہور نعت نمبروں کی صورت میں 93-1992ء[18] میں بہت عمدہ کام کیا مجلّہ اوج کے دونوں نعت نمبر صرف پاکستان کی نعتیہ شاعری نہیں بلکہ پاکستان میں نعت کی جس بھی جہت پر کام جو کام ہوا ہے اس کے لئے بہت مفید ہیں اگر پاکستان میں نعت کا فروغ دیکھنا ہے تو اس کا مطالعہ از حد ضروری ہے یہ پاکستان کی نعتیہ شاعری اور نعت گو شعراء کا سب سے بڑا تذکرہ ہے اب آئندہ اس موضوع پر باقاعدہ کام کرنے والے سید محمد قاسم کو دیکھا جائے گا۔

پاکستان کے نعت گو شعراء کے حوالے سے سید محمد قاسم اب تک اس تذکرے کے تین حصے شائع کر چکے ہیں موصوف کا مرتب کردہ پہلا تذکرہ 1993ء دوسرا 2007ء اور تیسرا 2010ء میں شائع ہو چکا ہے [19] پہلا اور دوسرا تذکرہ کچھ غنیمت کہا جا سکتا ہے۔لیکن تیسرے تذکرے میں غلط معلومات شامل ہیں جس کی وجہ سے نعتیہ ادب کی بہت سی باتیں غلط منسوب کر دی گئی ہیں۔

عصری حوالے سے طاہر سلطانی حمد و نعت کے خدمت گزار کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں 1997ء میں ''اذان دیر''[20] کے نام سے غیر مسلم حمد گو شعراء کا تذکرہ و انتخاب شائع کیا 1999ء میں ''حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر'' شاعرات کی حمد گوئی پر مشتمل تھی ان کی اس کے علاوہ بھی کئی کتب شائع ہوئی ہیں مسلسل فروغ حمد و نعت میں مصروف ہیں۔ طاہر سلطانی کی مرتب کردہ کتابیں اور تذکرے اس موضوع پر اضافے کا باعث ہیں۔

اس تذکرہ کے بعد اب ہم آپ کے سامنے پاکستانی معروف نعت گو شعرا کو انتخاب پیش کر رہے ہیں جس میں کوشش کی گئی ہے کہ وہ نعت گو شعرا اس میں ضرور شامل ہو سکیں کہ جنہوں نے نعتیہ شاعری کے علاوہ فروغ نعت کی تشہیر و ترقی کے لئے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔

اس ابتدائی تمہید میں تذکرہ نگار جنہوں نے تحریراً اور نثر سے کام لیا ان کو بیان کیا گیا ہے۔اب آنے والے صفحات میں وہ شعرا جو اشعار نعت کی صورت میں پیش کرتے ہیں ان کے نعتیہ کلام کو پیش کیا جائے گا۔

---

18. آفتاب احمد نقوی، ڈاکٹر   اوج لاہور، مجلّہ اول دوم نعت نمبر   گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور 93-1992ء   ص

19. قاسم، سید محمد   پاکستان کے نعت گو شعراء   جہان حمد پبلی کیشنز اردو بازار کراچی   2010ء   ص 20

20. طاہر سلطانی   اذان دیر   ادارہ چمنستان حمد و نعت لیاقت آباد کراچی   دسمبر 1997ء ص 46

اکبر وارثی (1852ء؟-1953ء)

''میلادِ اکبر'' اکبر وارثی میرٹھی کی تصنیف لطیف ہے۔[21] جس کا سب سے نمایاں وصف ہے کہ یہ عام میلاد ناموں کی نسبت زیادہ مقبول و معروف ہے۔اور سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے۔درحقیقت اکبر وارثی میرٹھی کی یوں تو ساری تصنیفات عشق رسول کا مظہر ہیں مگر جو شہرت ''میلادِ اکبر'' کو حاصل ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اکبر وارثی میرٹھی تخلص اور خواجہ محمد اکبر خان پیدائشی نام ہے۔(1852ء؟) میں موضع بجولی تھانہ کھر کھودا، تحصیل ہاپڑ، ضلع میرٹھ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔اکبر میرٹھی صوفی سلسلہ کی نسبت سے کہلاتے تھے۔ وارثی تھے اس کے علاوہ انہیں سلسلہ قادریہ و چشتیہ سے بھی ربط خاص حاصل تھا۔

دورِ حاضر کے نعت گو شعراء میں اکبر وارثی میرٹھی نے نمایاں شہرت حاصل کی ہے۔ان کی شہرت کی نمایاں اور منفرد خصوصیت یہ ہے کہ ان کے دلنشیں نعتیہ کلام کے بے شمار اشعار بلا تخصیص و امتیاز بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کے علاوہ عورتوں کو بھی ازبر ہیں۔

''میلادِ اکبر'' یہ خواجہ محمد اکبر وارثی میرٹھی کا میلاد و نعت پر مشتمل مجموعہ ہے جسے عوام الناس اور حلقہ خواص میں یک گونہ شہرت حاصل ہے۔اسے شیخ غلام علی اینڈ سنز (پرائیویٹ لمیٹڈ) پبلشرز لاہور نے شائع کیا ہے۔اس کے کل صفحات 88 ہیں جب کہ اس پر سال اشاعت درج نہیں ہے۔

''اردو میں نعتیہ شاعری'' کے محقق ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق نے اپنے مقالے میں درج ذیل کتب کا تذکرہ کیا ہے کہ ''اکبر میرٹھی کے نعتیہ کلام کے کئی مجموعے ہیں۔پہلے دو مجموعے اپنے تاریخی ناموں کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔یعنی باغ کلام اکبر اور نہال روضہ اکبران کے علاوہ ریاض اکبر (تیسرا مجموعہ) گلزار اکبر (چوتھا) اور گلستان اکبر (پانچواں) بھی شائع ہوئے ہیں۔پھر کلیات، احوال، شہادتیں وملال حسنین روایت مشاطہ، ہدیہ اعظم، جنت کی کلی، جنت کا پھول، میلاد شریف اکبر، معراج مجلی، تاریخ اسلام وغیرہ اکبر کی مختلف تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔''[22]

---

21 اکبر وارثی میلادِ اکبر شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور (سن ندارد) 88 ص

22 اشفاق، سید رفیع الدین، ڈاکٹر اردو میں نعتیہ شاعری اردو اکیڈمی سندھ کراچی 1776ء ص525

میلادِ اکبر کا سن تصنیف ۱۳۳۷ ہجری مطابق 1919ء عیسوی ہے۔ جس کا اظہار مولانا مولوی حافظ محمد خلیل الدین حافظ رئیس و آنریری مجسٹریٹ نے اپنے قطعہ تاریخ میں کیا ہے جو بطور تقریظ لکھا گیا۔

چھاپ دو حافظ کی بھی تاریخ طبع ۔۔۔ اب چھپی روداد میلادِ حضور
۱۳۳۷ھ

اکبر وارثی میرٹھی کے اس سن تصنیف سے بخوبی ان کی نعت گوئی کا ادبی ☆ معیار اس دور کے دیگر نعت گو شعراء کے نعتیہ رجحانات کے بارے میں وقوف حاصل ہو سکتا ہے۔

اکبر وارثی میرٹھی کا وصال ☆ بروز بدھ ۶ رمضان المبارک ۱۳۷۲ھ مطابق 20 مئی 1953ء کو کراچی میں

☆ اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی (مرحوم) نے اپنے ایک مضمون "تذکرہ عندلیبان ریاض رسول" میں اکبر وارثی میرٹھی کے بارے میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے وہ حقیقت سے قریب نہیں۔ ان کا یہ مضمون لاہور سے شائع ہونے والے ماہنامہ "شام و سحر" کے نعت نمبر 1 میں شائع ہوا تھا۔ نظیر لدھیانوی کی رائے ملاحظہ کیجئے۔ "اکبر میرٹھی حضرت بیان (یزدانی) کے شاگرد تھے۔ انہیں علمیت تو واجبی ہی تھی لیکن نعت خوانی کی وجہ سے شہرت عام حاصل کر لی تھی۔ پنجاب کے اکثر اضلاع کا دورہ کرتے رہتے تھے اور جگہ جگہ مجالس میلاد منعقد کرتے تھے۔ پیشہ ور نعت گو تھے.......... ان کے کلام میں کوئی بات نہیں تھی۔ سادہ زبان میں عام فہم نعتیں ہیں"۔ ص ۴۳

نظیر لدھیانوی مرحوم کی محولہ بالا رائے کی روشنی میں جب اس کے برعکس ان مشاہیر و دانشوران نعت کی آراء کو دیکھا جاتا ہے جنہوں نے اپنے اپنے مقالے و مضامین میں اکبر وارثی میرٹھی کی نعتیہ شاعری کو نہ صرف خراج عقیدت پیش کیا ہے بلکہ ان سب نے اکبر وارثی کے علمی و ادبی مقام کو بھی واضح کیا ہے۔ بخوف طوالت میں ان آراء سے پرہیز کرتے ہوئے صرف ایسے لوگوں کے نام اور کتب درج کر رہا ہوں جن کی رائے اکبر وارثی میرٹھی کے حق میں ہے۔

ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق، اردو میں نعتیہ شاعری/ 1976ء۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، اردو کی نعتیہ شاعری/ 1974ء۔ پروفیسر سید یونس شاہ گیلانی، تذکرہ نعت گویان اردو (حصہ دوم)/ ۔ 1984ء۔ ڈاکٹر ریاض مجید، اردو میں نعت گوئی/ 1990ء۔ راجا رشید محمود، ماہنامہ "نعت" (وارثیوں کی نعت)/ اگست 1990ء۔

مندرجہ بالا متذکرہ کتب کے تمام مقالہ نگاروں نے ہر جگہ اکبر وارثی میرٹھی کی نمایاں خدمات کی تعریف کی ہے اور ان کی استادانہ مہارت اور فنی خوبیوں کو بھی سراہا ہے۔ ان تمام مثبت آراء کو دیکھتے ہوئے ایسے میں نظیر لدھیانوی مرحوم کی رائے مناسب اور درست معلوم نہیں دیتی۔ "وارثیوں کی نعت" اگست 1990ء میں ماہنامہ نعت لاہور نے شائع کی تھی۔ جس میں "اکبر وارثی میرٹھی" پر راجا رشید محمود کا مضمون تحریر تھا۔ انہوں نے بھی بڑے دلچسپ انداز سے نظیر لدھیانوی مرحوم کی رائے کو رد کیا ہے۔ نظیر لدھیانوی کا نعتیہ مجموعہ کلام "آفتاب حرا" کے نام سے 1988ء میں لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

☆ ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق نے اپنی کتاب "اردو میں نعتیہ شاعری" کے صفحہ 525 پر اکبر وارثی کیلئے لکھا ہے کہ "کراچی میں غالباً سنہ 1952ء میں انتقال کیا" شفیق بریلوی (مرحوم) نے اپنے مرتب کردہ نعتیہ انتخاب "ارمغان نعت" میں اکبر میرٹھی کا سال وفات ۱۳۴۸ھ/ 1930ء لکھا ہے۔ نقوش "رسول نمبر" جلد دہم (مدیر محمد طفیل میں) اکبر وارثی کا سال وفات 1952ء درج ہے۔ پروفیسر محمد یونس شاہ کے مرتب کردہ "تذکرہ نعت گویان اردو" کے حصہ دوم میں بھی متوفی 1930ء مطابق ۱۳۴۸ھ تحریر ہے راجا رشید محمود نے اپنے ایک مضمون "اکبر وارثی میرٹھی" کے صفحہ 31 پر ان کا سن وفات ۱۳۴۸ھ/ 1930ء لکھا ہے۔ ان کا یہ مضمون ماہنامہ "نعت" لاہور کے شمارہ 8 اگست 1990ء "وارثیوں کی نعت" کے حوالے سے شائع ہوا تھا۔ جبکہ "اردو میں نعت گوئی" کے فاضل ادیب ڈاکٹر ریاض مجید نے اکبر وارثی کے سال وفات کو اپنی کتاب میں جگہ ہی نہیں دی۔ مندرجہ بالا مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر کسی نے ایک دوسرے سے استفادہ کیا ہے اور کسی نے بھی یہ بات جاننے کی کوشش نہیں کی کہ اکبر وارثی میرٹھی کی سال وفات میں اس قدر اختلاف کیوں ہے اور ان کا اصل سال وفات کیا ہے۔ اولاً تو راقم الحروف ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق کے "غالباً" کو "حقیقتاً" میں بدلتا ہے کہ ان کا وصال حقیقت میں کراچی ہی میں ہوا ہے اور وہ کراچی کے سب سے پرانے اور بڑے قبرستان میوہ شاہ میں مدفون ہیں۔

ثانیاً یہ کہ ان کا سال وفات سب نے غلط در غلط تحریر کیا ہے میں ان کے مزار کے پاس لگی ہوئی تختی پر لکھی عبارت من وعن درج کر رہا ہوں تا کہ کسی بھی احتمال کی گنجائش باقی نہ رہے۔

"مزار اقدس، مداح رسول، خواجہ اکبر وارثی میرٹھی مصنف (میلادِ اکبر) سن وفات ۱۳۷۳ھ ۶ رمضان المبارک اور دوسری طرف ان کے خادم حاجی عبدالکریم مدفون ہیں۔ اکبر وارثی کی آخری آرام گاہ کو دیکھ کر ان کے لواحقین اور ان کے متعلقین کی بے حسی کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ (ش ۱)

ہوا۔اور کراچی کے سب سے پرانے اور سب سے بڑے قبرستان میوہ شاہ میں مدفون ہیں۔اکبر وارثی میرٹھی کے نعتیہ اشعار ملاحظہ کیجئے۔ان اشعار میں شاعر کا حد درجہ خلوث اور بے پایاں محبت کا عنصر شامل ہے

ثانی ترا کونین کے کشور میں نہیں ہے ۔۔۔ بس حد ہے کہ سایہ بھی برابر میں نہیں ہے
ہو جلوہ محبوب کے کیا ماہ مقابل ۔۔۔ اس چاند کے دھبہ رخ انور میں نہیں ہے [23]
تعظیم سے لیتا ہے خدا نام محمد ۔۔۔ کیا نام ہے اے صل علیٰ نام محمد
قرآن میں جنت میں سر عرش سر لوح ۔۔۔ کس شان سے خالق نے لکھا نام محمد [24]
ترے کرم کا رسالت مآب کیا کہنا ۔۔۔ ثواب ہوگئے سارے عذاب کیا کہنا
تمام اگلے صحیفوں کو کر دیا منسوخ ۔۔۔ رسول پاک تمہاری کتاب کا کیا کہنا
سنا کے نعت نکرین کو کیا خاموش ۔۔۔ تمہارا اکبر حاضر جواب کیا کہنا [25]

لہٰذا مذکورہ بالا اشعار اکبر وارثی کی قادر الکلامی کے آئینہ دار ہیں۔مزید ان کے اشعار کو دیکھتے ہیں۔ ان اشعار میں عالمانہ شان پائی جاتی ہے تلمیحات اور استعارات کے استعمال نے اس کو دو آتشہ کر دیا ہے۔

(اکبر وارثی کے اس سلام کو بڑی شہرت حاصل ہے۔)

رحمتوں کے تاج والے ۔۔۔ دو جہاں کے راج والے
عرش کے معراج والے ۔۔۔ عاصیوں کی لاج والے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک ۔۔۔ یا حبیب سلام علیک ۔صلوات اللہ علیک
جان کر کافی سہارا ۔۔۔ لے لیا ہے در تمہار
خلق کے وارث خدارا ۔۔۔ لو سلام اب تو ہمارا
یا نبی سلام علیک یارسول سلام علیک ۔۔۔ یاحبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک [26]

اکبر وارثی کا مندرجہ بالا سلام برصغیر کے معروف اور مقبول سلاموں میں شامل ہے۔ پاکستان کے ایک اور معروف نعت گو شاعر مولانا ضیاء القادری بدایونی کو اب پیش کیا جائے گا۔

23؎ اکبر وارثی نہال روضۂ اکبر یعنی رحمت پیغمبر علی بھائی شرفعلی اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمبئی 1948ء ص12
24؎ اکبر وارثی گلشن وارث یعنی گلزار اکبر (نو ترمیم حصہ چہارم) علی بھائی شرفعلی اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمبئی (سن ندارد) ص5
25؎ ایضاً ص14-15
26؎ ایضاً ص36

ضیاء القادری (1883ء۔1970ء)

ضیاء القادری بدایونی[27] کا پیدائشی نام محمد یعقوب حسین تھا۔۲۲ رجب ۱۳۰۰ھ بمطابق 2 جون 1883ء میں بدایوں (بھارت) کے مشہور و ممتاز ملا خاندان میں پیدا ہوئے۔[28] ضیاء القادری سات سال کی عمر میں والدہ اور والد گرامی ملا یاد حسین کے سایۂ شفقت سے محروم ہو گئے۔

والدین کے انتقال کے بعد ان کی خالہ اور خالو حضرت علی احمد اسیر بدایونی نقشبندی نے انہیں گود لے لیا۔ یہ اسیر بدایونی کی تربیتِ خاص کا کرشمہ تھا کہ مولانا ضیاء القادری اوئل عمری سے شعر و ادب کے علاوہ تصوف وطریقت کی طرف مائل ہو گئے۔ عربی کی تعلیم حضرت مولانا شاہ عبدالرسول محب احمد قادری سے حاصل کی۔

واضح رہے کہ ضیاء القادری بدایونی حضرت اسیر بدایونی کے شاگرد تھے اور اسیر بدایونی مرزا غالب دہلوی کے شاگرد تھے۔

مولانا ضیاء القادری نے بے شمار نعتیں کہیں ہیں، سینکڑوں طویل اور مختصر نظمیں سپرد قلم کیں۔ بے حساب مناقب لکھے۔ مولانا ابتدائی عمر سے برصغیر کے ممتاز دینی رسائل اور جرائد خصوصاً رسالہ مولوی وپیشوا میں مذہبی نوعیت کے تحقیقی و علمی مقالے اور مضامین لکھتے رہے۔ برصغیر پاک و ہند کا شاید ہی کوئی ایسا ماہنامہ ہوگا جس میں مولانا کی حمد، نعت اور منقبت شائع نہ ہوتی رہی ہوں۔ ماہنامہ ''آستانہ'' دہلی میں مولانا کے نام کے علاوہ ''شاعر آستانہ'' یا ''شاعر خصوصی آستانہ'' کے نام سے برسوں کلام چھپتا رہا۔[29]

ضیاء القادری 1970ء میں قمری لحاظ سے 90 سال مکمل کر چکے تھے۔ 13 اگست 1970ء کو اذان فجر کا وقت ہوا کہ مولانا اپنے معبود برحق کی بارگاہ میں پہنچ گئے اور کنٹری کلب روڈ کراچی کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ ☆

ضیاء القادری بدایونی کی شخصیت نعتیہ شاعری کیلئے ایک دبستان بن گئی تھی۔ سینکڑوں شعراء ان سے

---

27 ضیاء القادری خزینۂ بہشت/۱۳۷۹ھ بزم ضیاء فیڈرل بی ایریا، کراچی 1959ء 480ص

28 لیلۃ النعت، کراچی مجلہ ص30

29 راجا رشید محمود نے ماہنامہ نعت لاہور کے چار مختلف شمارے ضیاء القادری بدایونی کے کام کے حوالے سے شائع کیے۔ جولائی اور اگست 1989ء میں ''کلام ضیاء القادری حصہ اوّل و دوم شائع کیے۔ بعد ازاں اکتوبر 2001ء میں ''سلام ضیاء حصہ اول اور مارچ 2002ء میں ''سلام ضیاء حصہ دوم شائع کیا۔ ایڈیٹر ماہنامہ نعت لاہور نے اپنے ماہنامہ کی تنگ دامنی کا اظہار کرتے ہوئے اس بات کا اقرار کیا کہ فی الحال ان کے سیکڑوں سلاموں میں سے صرف چالیس کا انتخاب نذر قارئین کیا جا رہا ہے۔

☆ اردو میں نعت گوئی کے حوالے سے ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق کے تحقیقی مقالے ''اردو میں نعتیہ شاعری'' کو بڑی اہمیت حاصل ہے دنیائے نعت کا سب سے پہلا پی ایچ ڈی ہونے کی وجہ سے اور بھی اس کی اہمیت مسلم ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین کے اس نعتیہ مقالے کا ایک کمال یہ بھی ہے اس کی مدد اور اس کے مرکزی خیال سے استفادہ کرتے ہوئے کئی حضرات نعتیہ محققین کی صف میں داخل ہو چکے ہیں۔ اسکے علاوہ ''تذکرہ نعت گویان اردو'' (حصہ دوم) پروفیسر سید یونس شاہ گیلانی اور ''اردو میں نعت گوئی'' ڈاکٹر ریاض مجید کے مقالے بھی اپنے اندر انفرادیت لئے ہوئے ہیں۔

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اصلاح لینے لگے ۔ان کے قابل ذکر شاگردوں میں شکیل بدایونی ، ماہرالقادری، طالب انصاری ،صوفی عبدالشکور کمبل پوش ،ناظم جبلپوری، اختر الحامدی، خادمی اجمیری،، ماہر شکوہ آبادی ،مختار اجمیری، کاشف بالاپوری، جالب بدایونی ،حفیظ وارثی ،ضیائی مین پوری، ہاشم بدایونی، پروانہ ضیائی، نسیم بستوی ،وحید اجمیری، حشر القادری، محشر بدایونی، صوفی رہبر چشتی اور رئیس بدایونی وغیرہ نے نعتیہ شاعری میں بلند مقام حاصل کیا۔ان میں صرف چند کے علاوہ تقریباً تمام ہی صاحب دیوان ہیں بلکہ صاحب دواوین نعت گو شعراء کی صف میں شامل ہیں اور یہی نہیں بلکہ دنیائے نعت گوئی میں ملک گیر شہرت کے حامل بھی ہیں۔ یہ بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ ضیاء القادری کے شاگردوں نے صنف نعت گوئی میں بیش بہا اور گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔

''خزینہ بہشت'' یہ ضیاء القادری بدایونی کا ایک ضخیم نعتیہ دیوان ہے جو ۱۳۷۹ھ/1959ء میں بزم ضیاء جوہر آباد فیڈرل بی ایریا کراچی سے شائع ہوا ہے۔اس کے صفحات کی تعداد 480 ہے۔

خزینہ بہشت مولانا کا تیسرا نعتیہ دیوان ہے۔اس سے پہلے ضیاء القادری کے کئی دواوین زیور طباعت سے ہمکنار ہو چکے تھے۔چند قابل ذکر دواوین کے نام درج ذیل ہیں۔

''تاج مضامین'' یہ پہلا دیوان ہے جو عثمانی پریس، بدایوں سے ۱۳۴۵ھ میں اور دوسرا دیوان ''تجلیات نعت'' آستانہ بک ڈپو دہلی، ۱۳۶۴ھ میں شائع ہو چکا ہے۔

آثار بے خودی/۱۳۳۴ھ مرقع شہادت (کربلا کے منظوم واقعات)/۱۳۵۸ھ نغمہ ربانی (میلادیہ مثنوی)/ 1957ء، جوار غوث الورا (بغداد و دیگر مقامات مقدسہ کا نظم و نثر میں منظوم سفرنامہ)/۱۳۷۳ھ نغمہ ہائے مبارک (سلاموں کا مجموعہ)۱۳۶۹ھ، چراغ صبح جمال (قصائد نورانی)۱۳۷۸ھ، دیار نبی (حج کا منظوم سفرنامہ) 1950ء، آئینہ انوار/ 1967ء، ستارۂ چشت/ 1951ء شامل ہیں۔اس کے علاوہ مولانا ضیاء القادری کی نثر میں بھی کئی نایاب اور اہم کتب موجود ہیں۔

مندرجہ بالا تینوں قابل تذکروں میں کہیں بھی تکلفاً ضیاء القادری بدایونی کی نعتیہ خدمات یا ان کا ذکر موجود نہیں۔ یہ بات تو ناممکنات میں سے ہے کہ ضیاء القادری بدایونی کا تذکرہ ان حضرات کے سامنے سے نہ گزرا ہو۔آخر وہ کیا وجہ ہو سکتی ہے کہ یہ تینوں تذکرے مولانا ضیاء القادری کے ذکر سے تشنہ ہیں۔ یہ مقالے اگر غیر جانبداری سے لکھے گئے ہیں تو اس میں ضیاء القادری بدایونی کی نمایاں نعتیہ خدمات کا ذکر ہونا ضروری تھا۔ ورنہ جانبداری کی صورت میں یہ روش تو گوارہ ہے مگر تحقیق کے اصول کے خلاف ہے۔ یہ روش کہیں چلن نہ بن جائے اس لئے میں نے اس جانب اشارہ کر دیا ہے۔

اردو کی نعتیہ شاعری کے فاضل مقالہ نگار ڈاکٹر فرمان فتح پوری اپنی کتاب کے صفحہ نمبر 106 پر ضیاء القادری کے بارے میں رقم طراز ہیں ''مولانا محمد یعقوب حسین صاحب ضیاء القادری بدایونی کا شمار پاک و ہند کے ان مشاہیر اور نعت لکھنے والوں میں ہوتا ہے جن کا رنگ مخصوص ہے۔ان کی نعتوں کا ایک ایک شعر عزت و توقیر سرکار سید ابرار کا آئینہ دار اور خلوص و عقیدت میں ڈوبا ہوا ہے۔ان کا انتقال چند ہی برس ہوئے کراچی میں ہوا۔ان کی ساری زندگی سن شعور سے وفات تک نعت و مناقب میں گزری، اس لئے انہیں لسان الحسان کہا جاتا ہے۔

راجا رشید محمود جنہوں نے ماہنامہ نعت لاہور کے دو شمارے جولائی/اگست 1989ء ''کلام ضیاء'' کے نام سے شائع کئے اس میں ضیاء القادری بدایونی کے مطبوعہ کلام کے علاوہ غیر مطبوعہ کلام بھی شامل ہے۔(ش۔ا)

ضیاء القادری بدایونی کی پوری زندگی حمد و نعت کے لئے وقف تھی جس کا اظہار ان کے اشعار میں موجود ہے۔اسی قبیل کے دوشعر کے علاوہ ان کی نعتوں کا انداز بھی ملاحظہ کیجئے۔

حمد رب نعت مصطفیٰ کے سوا　　ہم سے کچھ اور اے ضیاء نہ ہوا

اعمال حسن کچھ پاس نہیں یوں عمر بسر ہوتی ہے ضیاء　　یا نعت محمد لکھتے ہیں یا حمد الٰہی کرتے ہیں

جس نے چمن شاہ رسولاں نہیں دیکھا　　اس نے بخدا گلشن رضواں نہیں دیکھا

خیر البشر و ختم الرسل تم بخدا ہو　　کونین میں تم سا کوئی انساں نہیں دیکھا

ہر وقت ہے نعت شہ لولاک زباں پر　　تم سا بھی ضیاء کوئی ثنا خواں نہیں دیکھا

ضیاء القادری نے امت کی زبوں حالی وآشفتہ سامانی کا ذکر بارگاہ رسالت میں اس استغاثہ کی صورت میں پیش کیا ہے۔

تیز تر ہے گردش دوراں،الغنی یا رسول اللہ　　زندگی ہے اب وبال جاں،الغنی یا رسول اللہ

سیرت اقدس کا ذہنوں میں نہیں کوئی خیال　　طاق نسیاں میں ہے اب قرآں،الغنی یا رسول اللہ

دین کی تجدید اور احیاء ملت کیلیے　　کچھ نظر آتے نہیں ساماں،الغنی یا رسول اللہ

آپ ہی سے التجا ہے امت ناشاد کی　　آپ ہیں مجموعہ احساں،الغنی یا رسول اللہ [30]

ضیاء القادری بدایونی مندرجہ بالا اشعار میں گردش دوراں کا ذکر کرتے ہوئے زندگی کے دکھ اور تکلیفوں کو بیان کررہے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سیرت اقدس اور قرآن کریم کو طاق نسیاں بنادیا ہے۔اس مشکل اور کڑے وقت میں آپ ہی رہبری فرمایئے کیونکہ آپ ہی ہمارا آخری سہارا ہیں۔اب اس تناظر میں ایک اور نعت گو نیر حامدی ضیائی جودھپوری کو ملاحظہ کیا جائے۔

نیّر حامدی (1914ء-1970ء)

مفتی سید محمد ریاض الحسن نیّر حامدی رضوی جیلانی جودھپوری (مرحوم) 1914ء میں ریاست جودھپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ [31]نعت میں نیر تخلص کرتے تھے۔ابتدائی تعلیم اپنے نانا سید راحت علی راحت اور مولانا بیدل بدایونی سے حاصل کی بعد میں آپ کے والد مفتی سید عنایت علی جیلانی نے انہیں جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی میں حضرت مولانا حامد رضا خاں قادری بریلوی کے سپرد فرمادیا۔جامعہ رضویہ منظر اسلام سے تعلیم مکمل کرکے جب جانے لگے تو حضرت مولانا حامد رضا خاں نے سند فراغت اور سند اجازت دونوں سے نوازا اور اپنا خلیفہ نامزد فرمایا۔اور جودھپور جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔پاکستان میں علامہ ضیاء القادری بدایونی کے سامنے زانوئے تلمذتہ کردیے۔

---

30 ضیاء القادری بدایونی، ص188

31 نیر حامدی نعت نیر نعت نما کندن اسٹریٹ کراچی 1997ء ص5

قیام پاکستان کے بعد شہر حیدر آباد کی نواحی بستی امریکن کوارٹرز میں مستقل آباد ہو گئے۔ حیدر آباد آنے کے بعد امریکن کوارٹرز میں جامع مسجد قائم فرمائی اور اسی مسجد میں ایک مدرسہ قائم فرمایا اور تا حیات اسی مسجد اور مدرسہ میں لوگوں کو علوم دینی سے بہرہ ور کرتے رہے۔

آپ 27 رمضان المبارک 1970ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ ٹنڈو یوسف قبرستان حیدر آباد (سندھ) میں آپ کی آخری آرام گاہ موجود ہے۔[32]

نیؔر حامدی کے حوالے سے اکتوبر 1997ء میں مسرور کیفی مرحوم نے اپنے ادارے نعت نما کراچی کے زیر اہتمام "نعت نیر" کی اشاعت کا اہتمام کیا تھا۔ 48 صفحات پر مشتمل اِسے "نعت نیر" کا انتخاب یا تلخیص کہہ سکتے ہیں۔ مرحوم شعرا کے حوالے سے نعت نما کی یہ دوسری پیشکش تھی۔

مفتی ریاض الحسن جیلانی نیؔر حامدی کے صاحبزادے سیّد ضیاء الحسن جیلانی شکیل مرحوم نے "نعت نیر" از سرِ نو مرتب کی۔ جس کی طباعت کا اہتمام جنوری 2000ء میں انجمن انوار القادریہ کراچی نے کیا تھا۔ 382 صفحات کے اس ضخیم مجموعۂ کلام میں نیؔر حامدی کی حمد، نعت، مناقب، سلام، غزل اور قطعات سب شامل ہیں۔

نیر حامدی جودھپوری کی نعت کا انداز ملاحظہ کیجئے۔

قوسین ما و راز ہے رفعت رسول کی ۔۔۔ اللہ جانے کیا ہے حقیقت رسول کی
حد ہے کہ تھک کے طائر سدرہ بھی رہ گیا ۔۔۔ قاصر مگر ہوئی نہ عزیمت رسول کی
محسوس سے مبرہ ہے معقول سے ہے پاک ۔۔۔ ادراک سے ورا ہے حقیقت رسول کی
اصنام اوندھے منہ گرے سنتے ہی جاء الحق ۔۔۔ پتھر کو موم کرتی ہے ہیبت رسول کی
سو جاں سے میں ہوں گنبد خضرا ترے نثار ۔۔۔ تو عرش حق ہے تجھ میں ہے تربت رسول کی
محشر میں سنیوں کو کہیں دیکھ کر ملک ۔۔۔ دیکھ وہ آ رہی ہے جماعت رسول کی
ہوتا ہے دم زدن میں وہ عاصی خطا سے پاک ۔۔۔ جس پر ذرا ہو چشمِ عنایت رسول کی
میں نقد جاں کو وار دوں نیؔر ہزار بار ۔۔۔ حاصل ہو یونہی کاش زیارت رسول کی[33]

اختر الحامدی (مرحوم) نے نیر حامدی جودھپوری کی اس نعت پر تضمین کہی ہے۔ یہ تضمین اختر الحامدی کے نعتیہ مجموعہ کلام نعت محل /1974ء میں شامل ہے۔ اس تضمین کردہ نعت کے کل گیارہ بند ہیں جس میں صرف مطلع اور مقطع ملاحظہ فرمایئے۔

کونین سے سوا ہے حقیقت رسول کی ۔۔۔ ارض و سما رسول کے، جنت رسول کی
ہے عرش، فرش یہ ہے عظمت رسول کی ۔۔۔ قوسین ما و راز ہے رفعت رسول کی
اللہ جانے کیا ہے حقیقت رسول کی

---

32 نیر حامدی نعت نیر نعت نما کنڈن اسٹریٹ کراچی 1997ء ص 5
33 نیر حامدی نعت نیر (بار دوم) انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ کراچی 2000ء ص 175-177

اختر کی یہ دعا ہے خداوند کردگار　　مجھ سے نہ جیتے جی چھٹے سرکار کا دیار
ہو جاؤں خاک روضہ پُر نور پر نثار　　میں نقد جاں کو وار دوں نیّر ہزار بار
حاصل ہو یونہی کاش زیارت رسول کی [34]

نیر حامدی ضیائی کا شمار مرصع نعت کہنے والوں میں ہوتا ہے۔ ان کی نعتیں سوز دروں اور دلی کیفیات سے ہم آہنگ ہیں۔ وہ عام انداز میں موثر نعتیں کہتے ہیں۔ اختر الحامدی کی مندرجہ بالا تضمین نے اس نعت کی افادیت اور اہمیت میں اضافہ کیا ہے۔ اب ایک اور پاکستان کے مقبول عام نعت گو، بہزاد لکھنوی کو دیکھا جائے گا

بہزاؔد لکھنوی (1904ء۔1974ء)

بہزاد لکھنوی کا پیدائشی نام سردار حسین خاں تھا۔ ان کی رہائش لکھنؤ کے وسطی محلہ امین آباد میں تھی ان کا سال پیدائش 1904ء ہے اور جائے پیدائش لکھنؤ (بھارت) ہے۔

بہزاد لکھنوی کا تعلق خانقاہ نیازیہ بریلی (بھارت) سے تھا آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ محمد تقی عرف

حضرت عزیز میاں کی نظر کیمیا اثر کا یہ فیضان تھا کہ آپ کا دل ہمیشہ عشق رسول میں سرشار و سرمست رہتا تھا۔ مسلسل فلمی حیثیت سے زندگی بسر کرنے کے بعد بھی سرشت میں داخل اور خمیر میں گندھے ہوئے عشق رسول نے کہیں بھی چین نہ لینے دیا اور بالآخر بہزاد لکھنوی نعت گوئی کیلئے وقف ہو کر رہ گئے۔ تب کہیں ان کی بے قراریوں کو قرار اور بے ثباتیوں کو ثبات آیا۔

بہزاد لکھنوی نے آخری سانسوں تک نعت گوئی و نعت خوانی کو حرز جاں بنائے رکھا۔ اور آخرش ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ بمطابق 15 اگست 1974ء کو حمد و نعت کے نغمے بکھیرنے والا یہ عظیم نعت گو کراچی میں خاموش ہو گیا۔ یخی حسن (کراچی) کا قبرستان اس عاشق رسول کی آخری آرام گاہ ہے۔ [35]

دور جدید کے نعت گو شعراء میں بہزاد لکھنوی کو بہت نمایاں مقام حاصل ہے [36] اور ان کا شمار ان خوش قسمت نعت گو شعراء میں ہوتا ہے، جنہوں نے اپنی زندگی ہی میں سچی شہرت حاصل کر لی تھی۔ بہزاد لکھنوی کی نعت گوئی اور ان کے نعت پڑھنے کے دلنشین انداز نے پورے ملک میں گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ جس کی وجہ سے فروغ حمد و نعت میں خاطر خواہ اضافے ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں ان کی نعتیہ خدمات کو یاد رکھا جائے گا۔ اور ہر آنے والا مؤرخ ان کی نعتیہ شاعری کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کر کے اپنے نعتیہ مقالے کو تقویت پہنچاتا رہے گا۔

34　اختر الحامدی　نعت محل　مکتبۃ الرضا ٹکسالی گیٹ، لاہور　1974ء ص 139-141
35　لیلۃ النعت کراچی، ص 32
36　بہزاد لکھنوی　کرم بالائے کرم　مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ، کراچی (سن ندارد)　ص 2

بہزاد لکھنوی کے متعدد نعتیہ مجموعہ ہائے کلام شائع ہوئے جس میں آہ ناتمام، ثنائے حبیب، کفر وایمان، مصحف بہزاد، نقش بہزاد، نغمۂ طور، کیف وسرور، موجِ طور اور چراغِ طور وغیرہ کافی مقبول ہوئے جبکہ کفر و ایمان/1948ء میں لاہور سے اور درمانِ غم، ذکر حضور، نغمۂ روح اور کرم بالائے کرم کراچی سے شائع ہوئے۔

''کرم بالائے کرم'' یہ بہزاد لکھنوی کا آخری نعتیہ مجموعہ کلام تھا۔ جسے مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی نے شائع کیا ہے۔ 200 صفحات کی اس کتاب پر سال اشاعت درج نہیں۔ عالم شوق، عالم کیف، یادِ مدینہ اور ثنائے حضور کے عنوان کے تحت کل 142 نعتیں اس میں موجود ہیں۔

بہزاد لکھنوی کے نعتیہ اشعار دیکھئے۔

مدینے کو جائیں یہ جی چاہتا ہے　　مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے
جہاں دونوں عالم ہیں محو تمنا　　وہاں سر جھکائیں یہ جی چاہتا ہے
محمد کی باتیں محمد کی سیرت　　سنیں اور سنائیں یہ جی چاہتا ہے
پہنچ جائیں بہزاد جب ہم مدینے　　تو خود کو نہ پائیں یہ جی چاہتا ہے[37]
مدینے دل وروح وجاں لے کے جاؤں　　محبت کا سارا جہاں لے کے جاؤں
جو سرگرم رہتی ہے انکی ثناء میں　　وہ فکر سخن وہ زباں لے کے جاؤں
''محمد محمد'' ہو، ہونٹوں پہ میرے　　میں ایماں کی گل کاریاں لے کے جاؤں
جو تڑپا رہا ہے مری زندگی کو　　وہی دل کا درد نہاں لے کے جاؤں[38]

بہزاد لکھنوی عموماً سہل ممتنع میں بلند پایا نعتیں کہتے تھے۔ مندرجہ بالا نعتیہ اشعار ان کی نعتیہ شاعری کا بہترین اظہار ہیں۔ بہزاد لکھنوی نے ہمیشہ آسان زبان میں بلند پایا نعتیں کہنے کی طرح ڈالی ہے۔ ان کی نعتیں عام تکلفات سے عاری ہیں۔ وہ بہت سادگی کے ساتھ جذب وکیف سے مرصع نعتیں کہتے ہیں۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک معتبر نعت گو عزیز جے پوری المعروف عزیز الاولیا کو دیکھا جائے گا۔

عزیز جے پوری (1889ء۔1975ء)

عزیز الاولیاء سلیمانی و محقق پاکستانی کے القابات سے معروف ہیں، شاعری میں آپ کو عزیز جے پوری کے حوالے سے ہی جانا جاتا ہے۔ آپ بیک وقت عالم دین، واولیاء کاملین کے سلاسل سے وابستہ ہیں۔ افضل علی شاہ جعفری صواتی کے صالح فرزند کا پیدائشی نام سید محمد یوسف علی جعفری رکھا گیا۔ 1306ء ہجری 14 مارچ 1889ء بروز جمعرات محمد آباد ٹونک (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔[39] ڈھائی برس کے بعد والد گرامی کے

---

37 لیلۃ النعت کراچی، ص 32

38 ایضاً ص 32

39 عزیز جے پوری نغمۂ عندلیب خواجہ عزیز الاولیاء سلیمانی ٹرسٹ لانڈھی کراچی 1998ء ص 321

سایۂ پدری سے محروم ہوگئے۔ آپ کے خالو محمد فیاض خاں یوسف زئی بونیری صوبے دار توپ خانہ لاولد تھے انہوں نے آپ کی پرورش جے پور میں کی۔

دینیات، اردو اور فارسی کی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ نو برس کی عمر میں حفظ قرآن کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے مہاراجہ کالج جے پور میں تعلیمی استعداد مکمل کی۔ فن حرب وضرب توپ خانہ کے کامل بزرگوں سے حاصل کی۔ ستمبر 1909ء سے 20 دسمبر 1920ء تک ریاست کی فوج میں اکاؤنٹنٹ، صوبیدار میجر، میجر پھر ترقی کرتے ہوئے مختلف اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے، مختلف ملازمتوں میں رہنے کے بعد آخر 1947ء سے 1950ء تک دیوانی حضوری میں پرانے تاریخی کاغذات کے محافظ ومترجم رہ کر 1951ء میں پینشن یاب ہوئے اس کے بعد حکومت پاکستان کو درخواست دے کر مستقل سکونت کراچی میں اختیار کی۔

عزیز الاولیاء نے ساری عمر تبلیغ دین اور اطاعت دین مصطفوی میں گزاری۔ آپ تمام مکاتب فکر کے علماء و ادباء میں یکساں ہر دلعزیز تھے۔ آپ کا فرمان تھا کہ دوسروں کے عقائد کو چھیڑو نہیں اور اپنے عقیدے کو چھوڑو نہیں۔ اسی وجہ سے آپ نہ صرف شیعہ اور سنی علماء میں مقبول رہے بلکہ غیر مسلموں میں بھی اسی قدر معروف اور قابل احترام سمجھے جاتے تھے۔

آپ کی تصانیف اسلام، ادب، تاریخ، سوانح، شریعت وطریقت پر مبنی ہیں۔ آپ کے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد پاک وہند میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ کے مریدوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ ساری زندگی سادگی، سچائی اور وقت کی پابندی پر کاربند رہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی تمام زندگی عبادت وریاضت، سجدہ گزاری وشکر گزاری کے علاوہ تعلیم وتفہیم اور حکمت ودانائی سے عبارت ہے۔

ادب اور تاریخ کے حوالے سے چھ درجن کتب آپ کی یادگار ہیں۔ 9 لاکھ اشعار کے خالق اور بروک کی ہسٹری کے درست انتقاد کے صلے میں بجا طور پر محقق مانے گئے۔

بابائے اُردو مولوی عبدالحق مرحوم اکثر یہ فرما کر تعارف کرایا کرتے تھے کہ دنیائے ادب مجھے بابائے اردو کہتی ہے۔ لیکن یہ دادائے اُردو ہیں۔

یہ ایک فرد ہے انجمن کی برابر　　گُل تازہ ہے گُل چمن کی برابر

(مولوی عبدالحق) 40

عزیز جے پوری حضرت آگاہ دہلوی (شاگرد رشید مرزا غالب) کے شاگرد تھے۔ شاعری کی تمام اصناف سخن مثلاً حمد ونعت، غزل ونظم، قصیدہ وقطعہ، رباعی ومثنوی، مرثیہ ومثلث، سجع وخمسہ، مستزاد ومربع، مخمس ومسدس، مثمن ومعشر، ترکیب بند وترجیع بند اور فرد ومتسع وغیرہ میں مہارت وکمال رکھتے تھے۔

---

40 عزیز جے پوری نغمۂ عندلیب خواجہ عزیز الاولیاء سلیمانی ٹرسٹ لانڈھی کراچی 1998ء ص 323

عزیز الاولیاء ایک باکمال علمی وادبی شخصیت کے علاوہ اسلام اور تصوف کے بھی شناور تھے آپ کی نادر و مفید کتب کی فہرست دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے شعر وسخن اور علم وادب کے ہر موضوع پر آپ کو دسترس حاصل تھی۔ صرف کتب کے عنوانات ہی روح کو تازہ کر دیتے ہیں۔

آپ کا وصال 7 ذیقعد 1395ھ بمطابق 12 نومبر 1975ء بروز بدھ گلزار مسجد کراچی میں ہی ہوا۔ آپ کی آخری آرام گاہ لانڈھی ریڑھی قبرستان کراچی سے متصل ہے۔ 41

نغمۂ عندلیب حضرت خواجہ حافظ سید محمد یوسف علی عزیز الاولیاء سلیمانی و محقق پاکستانی کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے ۔جس کے مرتب سید صداقت علی جگرِ عزیز وسجادہ نشین اوّل ہیں ۔ 350 صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ کلام 11 ربیع الاوّل 1419ھ (1998ء) کو شائع ہوا۔ یہ مجموعہ آپ کی نعتوں کی صرف تلخیص ہے وگرنہ آپ نے نعتیں بے شمار کہی ہیں ۔ یہ کتاب عزیز الاولیاء سلیمانی ٹرسٹ لانڈھی کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے ۔نغمۂ عندلیب بہت خوبصورت اور عمدہ کتابت و کاغذ کے ساتھ طبع شدہ ہے۔

عزیز جے پوری نعتِ رسولِ دوجہاں کے لئے کوثر سے دھلی ہوئی زبان اور قرآن سے ملا ہوا ایسا بیان چاہتے ہیں کہ جس میں تائید ربانی بھی شامل ہو۔اب اس کی لطافت ولذت ملاحظہ کیجئے۔

کوثر سے دُھلی ہوئی زباں ہو　　قُرآں سے مِلا ہوا بیاں ہو
تائید خُدائے انس و جاں ہو　　جب نعتِ رسول دو جہاں ہو 42

عزیز الاولیاء اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ اس سے بھی بڑی بات کہہ رہے ہیں۔

پڑھنی ہے نعتِ پاک شہ انبیاء مجھے　　اپنی زبان دے دے ذرا اے خدا مجھے 43

حمدِ باری تعالیٰ

تیرے ہونے کا کھلا راز ہے میرا ہونا　　میرے ہونے ہی نے ثابت کیا تیرا ہونا
لاکھ جلوے تری خلوت کی ضیاء سے پیدا　　ایک ہنگامۂ محشر ترا تنہا ہونا
سوکے اُٹھنا مرا ہر روز جتا جاتا ہے　　مرکے انسان کو اِک روز ہے زندہ ہونا 44

نعت رسول

عزیز اب نہیں خوف روزِ جزا کا　　کہ میں اُمتی ہوں شفیعِ الوریٰ کا
قصیدہ، رباعی، غزل یا مسمط　　وہ ہے جس میں کچھ ذکر ہو مصطفیٰ کا

---

41 عزیز جے پوری نغمۂ عندلیب خواجہ عزیز الاولیاء سلیمانی ٹرسٹ لانڈھی، کراچی 1998ء ص 327
42 ایضاً ص 5-7
43 ایضاً ص 15-16
44 ایضاً ص 20-21

چہک کر یہ کہتے ہیں غنچے چمن میں — کہ اس منہ سے اور وصف خیر الوریٰ کا
رُخ پاک کی حق سے تفسیر پوچھو — مصوّر ہے وہ صورت والضحےٰ کا
یہاں سے وہاں تک وہاں سے یہاں تک — ہمیں آسرا ہے شہِ دوسرا کا

عزیزؔ اہلِ طاعت ہیں طاعت پہ نازاں
یہاں آسرا ہے شفیع الوریٰ کا[45]

عزیز ؔجے پوری کی ہر نعت رواں مترنم ہے۔اکثر نعتیں نہایت ہی فاضلانہ اور عالمانہ انداز میں کہی گئی ہیں۔آپ صاحبِ علم وادب عالم دین صوفی باصفا اور ولی کامل تھے☆۔یہی وجہ ہے کہ بعض نعتیں عارفانہ انداز میں بھی ملتی ہیں۔آپ کے کلام میں ہر رنگ کی نعت شامل ہے۔عزیزؔ جے پوری کا نعت شریف کے حوالے سے اُس مقام کا تعین نہیں ہوسکا جس کے وہ صحیح حقدار تھے۔اب ایک اور نعت گو بابا شکور کمبل پوش نظامی اکبر آبادی کو دیکھا جائے گا۔

شکورؔ کمبل پوش نظامی (1894ء۔1975ء)

مولانا صوفی پیر محمد عبدالشکور صادق شاہ نظامی کمبل پوش اکبر آبادی کی پیدائش 27' رجب المرجب 1311ھ 1894ء دوشنبہ کو صبح صادق کے وقت ہوئی[46]۔آپ کے حقیقی نانا سید محبوب علی عطار قادری سلسلہ سے وابستہ تھے انہوں نے اپنے نواسے کی خود تربیت فرمائی اور خود ہی عربی وفارسی کی تعلیم دی۔اور کھاتہ نویسی کی رغبت دلائی جس کی وجہ سے آپ کا شمار کامیاب ترین کھاتہ نویسوں میں ہونے لگا۔کئی فرموں میں بطور کھاتہ نویس کام کیا۔

پاک وہند کی تقسیم کے بعد آپ اپنی والدہ اور اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ 1947ء مطابق 27 رجب المرجب 1366ھ کو وارد ارض پاک ہوئے اور حیدر آباد سندھ کو اپنا مستقر ٹھہرایا' ابتداء میں کافی پریشانیوں کا سامنا رہا۔پھر آہستہ آہستہ حالات درست ہونے لگے۔

ابتداء میں سید نواب محمد خادم حسن زبیری اجمیری کی فیض صحبت نے آپ کو شاعری کی راہ پر ڈال دیا۔خود منقبت کا ایک دیوان مرتب کیا اور حضرت قبلہ نواب صاحب نے تصحیح فرما کر دیوان کا نام "عثمانیہ میخانہ" الموسوم دیوانِ شکور رکھا یہ دیوان عثمانی معینی کمیٹی آگرہ کی جانب سے ماہ اپریل 1943ء میں غالب پریس کھاری کنواں

---

45 عزیزؔ جے پوری نغمہ عندلیب خواجہ عزیز الاولیاء سلیمانی ٹرسٹ لانڈھی' کراچی 1998ء ص 24-23

☆ ڈاکٹر سید منصور علی نے عزیز الاولیاء کی دینی وعلمی خدمات کے حوالے سے کراچی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ کر کچھ کمی کو پورا کیا ہے'واضح رہے ڈاکٹر سید منصور علی نے عزیزؔ جے پوری کے نبیرہ ہیں۔ڈاکٹر صاحب نے عزیز الاولیاء کی نعتوں کے حوالے سے ایک خوبصورت انتخاب نعت ارمغان عزیز کے نام سے بھی شائع کیا ہے۔

46 شکور کمبل پوش دیوان ذوقِ تصوف، 1386ھ، صوفی محمد یعقوب شاہ نظامی کمبل پوشی کورنگی کراچی 1962ء ص 3

اجمیر شریف سے شائع ہوا۔ پاکستان میں آپ علامہ ضیا القادری بدایونی کے حلقۂ تلامذہ میں شامل تھے۔ آپ کا ضخیم "دیوان ذوق تصوف" 1382ھ/1962ء میں صوفی محمد یعقوب شاہ نظامی کمبل پوشی کورنگی کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ 472 صفحات پر مشتمل اس باقاعدہ دیوان میں 342 طویل طویل کلام شامل ہیں۔ ذوق تصوف 1943ء کے پورے کلام پر مشتمل ہے۔ آپ کے کلام پر تصوف کا رنگ غالب ہے۔ حمد نعت اور منقبت آپ کا خاص رنگ ہے۔

عبدالشکور صادق شاہ نظامی اکبر آبادی کا وصال 1975ء میں ہوا۔ آپکا مزار لطیف آباد حیدرآباد سندھ میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے خلفاء اور مریدین کی تعداد ہزاروں پر مشتمل ہے آپ کا سالانہ عرس انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔

شکور نظامی کی شاعری قادر الکلامی کی مظہر ہے۔ "ردیفِ 'الف'" سے پہلے کلام کا آغاز ہوا ہے۔

"ردیفِ الف"

ثنائے رب خلاصہ ہے میرے جذباتِ بے حد کا — سرِ دیوان رقم عنوان ہے یہ حمدِ ایزد کا
قلم آغاز ہو الحمد سے اُس حمدِ بے حد کا — سرِ دیوان رقم پھر نام کر پیارے محمد کا
کہاں اللہ اکبر ذاتِ باری اور کہاں یہ منہ — لکھوں میں کس طرح جملہ کوئی اُس حمدِ بے حد کا
ازل سے دل میرا ہے شیفتہ آلِ محمد پر — ازل ہی سے ہوں شیدا چار یارانِ محمد کا
شکورِ مست کا دعویٰ ہے جنت کا وہ مالک ہے — کہ جس نے صدقِ دل سے پڑھ لیا کلمہ محمد کا[47]

"نعتِ رسول"

مرحبا صلِ علیٰ ہے رُخِ تاباں کیسا — نور ہی نور ہے عالم میں فروزاں کیسا
عشقِ محبوبِ دو عالم تجھے حاصل نہ ہوا — آدمیت ہی میسر نہیں انساں کیسا
یاد میں سرورِ عالم کے مٹی ہے ہستی — تن پہ جامہ ہی نہیں ذوق گریباں کیسا
ہر ورق اس کا ہو مقبول رسولِ اکرم — آپ فرما دیں کہ لکھا ہے یہ دیواں کیسا
فیض ہے سب میرے اُستاد ضیا کا ورنہ — طفلِ مکتب بھی نہیں ہوں، میں غزل خواں کیسا
شکر صد شکر کہ مداحِ نبی ہے تو شکور — لوگ کہتے ہیں تجھے صاحبِ عرفاں کیسا[48]

شکور کمبل پوش نظامی کی نعتیہ شاعری سلیقہ مندی اور جذب و مستی سے سرشار ہے۔ مذکورہ بالا اشعار شاعر کی فن پر گرفت اور قادر الکلامی کے مظہر ہیں۔ اب ایک اور شاعر ماہر القادری کو دیکھا جائے گا۔

---

47 شکور کمبل پوش دیوان ذوقِ تصوف، 1386ھ، صوفی محمد یعقوب شاہ نظامی کمبل پوشی کورنگی کراچی 1962ء ص 19-20
48 ایضاً ص 31-32

ماہرالقادری (1906ء۔1978ء)

محمد معشوق علی ظریف کے صاحبزادے کا پیدائشی نام منظور حسین ہے۔جبکہ شعری دنیا میں مولانا ماہرالقادری کے حوالے سے مقبول ہیں ۔منظور حسین کے تاریخی عدد ۱۳۲۴ھ 1906ء ہوتے ہیں اور یہی ماہرالقادری کا سن پیدائش ہے۔جبکہ جائے پیدائش کیسر کلاں ضلع بلند شہر (بھارت) ہے اور یہی ان کا آبائی وطن تھا۔[49]

ماہرالقادری اہم نعت گوشعراء میں شمار کیے جاتے ہیں ۔ہجرت کے بعد یکم نومبر 1947ء میں کراچی کو اپنا مستقر بنایا۔کراچی سے علمی وادبی اور اخلاقی واسلامی ماہنامہ ''فاران'' شائع کیا جو آخری وقت تک ان کی زیرادارت شائع ہوتا رہا۔

ماہرالقادری کی گھٹی میں نعت رسول کا ذوق وشوق شامل تھا۔ان کے والد مرحوم ظریف تخلص کرتے تھے ابتداء میں عاشقانہ غزلیں کہیں مگر پھر آخری عمر تک حمد ونعت کہتے رہے ۔ماہرالقادری نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہ حمد ونعت سے آراستہ تھا۔ماہرالقادری نے اپنی شاعری کا آغاز حمد ونعت سے کیا عاشقانہ غزلیں بھی کہیں ، فلمی دنیا سے بھی تعلق رہا مگر اصل رشتہ ان کا حمد ونعت سے ہی جڑا رہا ۔1954ء میں روضۂ مبارک پر حاضری کا بھی شرف حاصل ہو۔

ماہرالقادری 12 مئی 1978ء سعودیہ عرب جدہ میں مشاعرے میں شریک تھے کہ انہیں دل کا دورہ پڑا اور وہ جانبر نہ رہ سکے، جنت المعلیٰ میں ان کا مدفن ہے۔[50]

ذکر جمیل نعتیہ مضامین پر مشتمل ہے ۔اس کے علاوہ مولانا ماہرالقادری کے کئی مجموعہ کلام فردوس، نغمات ماہر شائع ہو چکے ہیں جس میں صرف چند نعتوں کے علاوہ غزلیں، نظمیں اور رباعیاں شامل ہیں ۔ جبکہ ''ظہورِ قدسی''☆ کے نام سے ان کی میلادیہ نظم بیت التوحید کراچی سے شائع ہو چکی ہے اس پر سن اشاعت موجود نہیں ہے۔

''ذکر جمیل'' ماہرالقادری کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے جو سب سے پہلے اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن سے 128 صفحات پر شائع ہوا بعدازاں ''ذکر جمیل'' 1989ء میں لاہور سے بھی شائع ہو چکا ہے۔

---

49 ماہرالقادری ذکرِ جمیل بزم فاران ملتان روڈ، لاہور 1989ء ص6

50 ایضاً ص6

☆''ظہور قدسی'' مفتی انتظام اللہ شہابی کی کتاب کا نام ہے۔اس پر سال اشاعت موجود نہیں اور یہ کراچی سے شائع ہوئی ہے۔ ''ظہور قدسی'' کے نام سے اعلیٰ حضرت کے سلام مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام کی 170 ۔ابیات پر یہ تضمین مولانا عبدالجبار رہبر اعظمی کی بھارت سے شائع ہو چکی ہے۔ رہبر اعظمی نے مطلع پر طبع آزمائی نہیں کی (بحوالہ ماہنامہ ''استقامت'' کانپور (بھارت) مدیر ظہیرالدین قادری۔ اکتوبر 1987ء)

مولانا ماہر القادری کی نعتوں کے علاوہ مولانا کے لکھے ہوئے سلام کو بھی بہت شہرت حاصل ہے۔

رسول مجتبیٰ کہیے محمد مصطفیٰ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہیے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صل علیٰ کہیے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
میری آنکھوں کو ماہر چشمہ آب بقا کہیے [51]

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

سلام اس پر کہ جس کی سادگی درس بصیرت تھی
سلام اس پر جس کی ذات فخر آدمیت تھی [52]

ماہر القادری نے مندرجہ بالا اشعار میں حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بعد حضور اکرام ﷺ کے مقام و مرتبہ کو بیان کیا ہے اور ذکر نبی کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا ہے۔ متذکرہ سلام کا شمار مقبول بارگاہ سلاموں میں ہوتا ہے اب اختر الحامدی ضیائی رضوی کو دیکھا جائے گا۔

اختر الحامدی (1921ء۔1981ء)

اختر الحامدی کا تاریخی نام "محمد مرغوب" (۱۳۴۰ھ) ہے آپ کی پیدائش اپنے ننھیال جودھپور مارواڑ (بھارت) میں ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۴۰ھ/ 1921ء میں جمعۃ المبارک کے دن ہوئی۔[53] آپ نسباً سید، مسلکاً سنی حنفی اور مشرباً قادری تھے۔ ہجرت کے بعد مستقل سکونت لطیف آباد یونٹ نمبر 11 حیدرآباد (سندھ) میں اختیار کی اور آخری وقت تک شعبہ درس و تدریس سے وابستہ رہے۔

اختر الحامدی کے والد مولوی محمد ایوب منش اجمیری کا شمار بہترین غزل گو شاعروں اور اساتذہ فن میں ہوتا تھا۔ حضرت خلش اجمیری کے شاگرد رشید تھے اور حضرت خلش اجمیری کو حکیم مومن خاں مومن دہلوی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ اختر الحامدی کا شمار پاکستان کے صفِ اوّل کے نعت گو شعراء میں ہوتا ہے۔ پاک و ہند میں آپ کی شہرت یکساں ہے۔

اختر الحامدی نے سب سے پہلے حضرت بیدل بدایونی سے اصلاح لی ان کے رحلت فرمانے کے بعد حضرت لسان الحسان علامہ ضیاء القادری بدایونی کی خدمت میں زانوئے ادب تہ کئے۔ واضح رہے کہ علامہ ضیاء القادری حضرت اسیر بدایونی کے شاگرد تھے۔ اور حضرت اسیر بدایونی غالب دہلوی کے تلامذہ میں شامل تھے۔ حضرت ضیاء القادری نے اپنی زندگی ہی میں سند تکمیل اجازت سے سرفراز فرما کر 17 جولائی 1966ء کو

---

51 ماہر القادری ذکرِ جمیل بزم فاران ملتان روڈ، لاہور 1989ء ص6

52 ایضاً ص99

53 اختر الحامدی نعت محل مکتبۃ الرضا ٹکسالی گیٹ، لاہور 1974ء ص18

اپنا جانشین نامزد فرما دیا تھا۔[54] مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز (خلف الرشید فاضل بریلوی) سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اور اسی نسبت سے اپنے آپ کو "حامدی" لکھتے تھے۔

اختر الحامدی نے ہر صنف شاعری پر طبع آزمائی کی ہے۔ لیکن اب بقول خود ان کے

اختر ہے شغل نعت عبادت مرے لئے میری کتابِ فکر کے عنواں ہیں مصطفیٰ

اختر الحامدی 1947ء سے بھی پہلے سے لکھ رہے تھے۔ ابتداء میں انہوں نے افسانے بھی لکھے جو ماہنامہ مشہور (دہلی) میں شائع ہوتے رہے۔ آپ کی نعتیں پاک و ہند کے مختلف جرائد۔ ضیائے حرم، ترجمان اہلسنت، رضوان، آستانہ، ماہ طیبہ، انوار صوفیہ اور آئینہ وغیرہ میں شائع ہوتی رہی ہیں۔

اختر الحامدی کا تعلق نعت گوئی کے اس دبستان سے ہے جسے "دبستان رضا" کہا جاتا ہے۔ آپ کے کلام میں کلام رضا کی جھلک اور سوز و گداز موجود ہے موصوف نے مختلف اصناف سخن پر قلم اٹھایا ہے۔ مثلاً غزل، مسدس اور مثنوی لیکن تضمین نگاری کے میدان میں ان کا ہم پلہ مشکل سے نظر آئے گا۔ آپ نے نعت گوئی خصوصاً فن تضمین نگاری میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ اعلیٰ حضرت کے مشہور سلام بلاغت نظام "مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام" ☆ کی مشہور تضمین نے آپ شہرت کو بامِ عروج پر پہنچا دیا ہے۔[55] اس تضمین کے دو بند دیکھئے۔

جس کی عظمت پہ صدقے وقار حرم جس کی زلفوں پہ قرباں بہار حرم
نوشہ بزم پروردگار حرم شہر یار ارم، تاجدار حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس کے چہرے پہ جلووں کا پہرہ رہا من رآنی کی جھرمٹ میں چہرا رہا
حسن جس کا ہر اک حجب میں گہرا رہا جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام[56]

اختر الحامدی پاکستان کے چنیدہ نعت گو شعرا میں شامل ہیں آپ کی نعتیں نعتیہ ادب کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ آپ کا منفرد و یگانہ، سلام کا نذرانہ مقبولیت سے آشکارا ہے۔ آپ کی نعتیں علمیت اور ادبیت سے آراستہ نظر آتی ہیں۔

اختر الحامدی کے تلامذہ کا یوں تو حلقہ بہت وسیع ہے مگر ان میں سے صرف چند کے نام پیش خدمت ہیں۔

حسان پاکستان اختر الحامدی کے نام سے سابق مدیر ماہنامہ "ترجمان اہلسنت" مفتی احمد میاں برکاتی نے اختر

---

54 اختر الحامدی نعت محل مکتبہ الرضا ٹکسالی گیٹ، لاہور 1974ء ص 38

55 ایضاً ص 106-112

56 ایضاً ص 115-116

☆ سلام رضا پر اختر الحامدی مرحوم کی تضمین کو اولیت کا شرف حاصل ہے۔ یہ تضمین سب سے پہلے ماہنامہ "ماہ طیبہ" کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ کے (عید میلاد نمبر) شمارہ نمبر 4-5، اکتوبر نومبر 1955ء میں شائع ہوئی۔ پھر ضلع بستی یوپی انڈیا سے کتابی شکل میں شائع ہوئی۔ بعد ازاں گوجرانوالہ پاکستان سے "مکتبہ رضائے مصطفیٰ" نے اس کو شائع کیا۔ مکتوب۔ اختر الحامدی بنام۔ شہزاد۔ 2 جنوری 1981ء

الحامدی کی رحلت کے بعد یہ مضمون تحریر کیا تھا یہ مضمون ستمبر 1981ء کے شمارہ نمبر 3 ''ترجمان اہلسنت'' کراچی میں شائع ہوا تھا۔ [57] ان تمام شعراء کے وہ خطوط جو اصلاح کے لئے اختر الحامدی کے پاس آتے تھے ان سے یہ فہرست تیار کی گئی ہے اور مفتی احمد میاں برکاتی نے ان سے اصلاح لینے والوں کے یہ نام درج کئے ہیں۔

''محترم راجا رشید محمود' محترم قمر یزدانی' محترم سرور بجنوری' محترم اختر شاہجہانپوری' محترم صابر براری' محترم مقبول الوری راقم الحروف (احمد میاں برکاتی) اور دیگر شعرائے کرام شامل ہیں۔

اختر الحامدی کا وصال یکم رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ 4 جولائی 1981ء شنبہ شام 4 بجے اکسٹھ سال کی عمر میں حیدر آباد میں ہوا۔ اور لطیف آباد یونٹ نمبر 11 کے قبرستان میں انہیں مدفون کیا گیا۔ مگر یہ اہل خانہ کی بدقسمتی یا ان سے وابستگان کی لاپرواہی کہیے کہ اختر الحامدی ساری زندگی جن لوگوں کو نشان منزل دیتے رہے ان سب لوگوں نے مل کر اختر الحامدی کے آخری نشان قبر کو بھی گم کر دیا ہے اور اب کسی کو بھی نہیں معلوم کہ اختر الحامدی کی قبر کون سی ہے۔

اختر الحامدی کی وہ مطبوعہ کتب جو مختلف وقتوں میں شائع ہوتی رہیں۔ بہار عقیدت:۔ [58] اختر الحامدی نے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے مشہور زمانہ سلام مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام پر تضمین کہی تھی۔ یہ تضمین سب سے پہلے سیالکوٹ پھر بھارت کے علاوہ گوجرانوالہ' سکھر' کراچی اور لاہور سے بھی شائع ہوئی ہے۔ سال اشاعت 1955ء ہے۔ ۳۲ صفحات ہیں۔ جمال رسول:۔ [59] جمال رسول کو ۱۳۸۰ھ 1960ء میں 16=20x30 کے سائز میں مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدر آباد سندھ نے شائع کیا تھا۔ یہ مثنوی کے انداز میں لکھی گئی ہے۔ جس میں ذکر ولادت کے علاوہ سرکار دو عالم کے سراپا کو نہایت اچھوتے انداز میں منظوم کیا گیا ہے۔ کمال رسول:۔ [60] یہ بزم رضا حیدر آباد نے 1960ء میں شائع کی۔ یہ مثنوی کی صورت میں ذکر معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے ۱۳۲/اشعار پر مشتمل نظم ہے۔ انوار عقیدت:۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی کے قصیدہ نور کے تمام اشعار پر یہ تضمین کہی گئی ہے۔ جو مکتبہ رضائے مصطفیٰ' گوجرانوالہ نے ۱۳۹۲ھ میں ۳۲ صفحات پر شائع کیا ہے۔

نعت محل ملقب بہ ذوق نعت نبوی ۱۳۹۴ھ مکتبہ الرضا لاہور نے 1974ء میں شائع کی صفحات ۲۲۴ ہیں جس میں نعتیں' نعتیہ مسدس' مثنوی انوار العرفان' سلام اور ۹ شعراء کی نعتوں پہ تضمین ہیں آخر میں مناقب بھی شامل ہیں۔

امام نعت گویاں:۔ یہ 1977ء میں مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال سے شائع ہوئی۔ اس کے صفحات 144 ہیں اور اس کا سائز 16=23x36 ہے۔ امام نعت گویاں میں اختر الحامدی نے اعلیٰ حضرت کے کلام کا مختصر مگر جامع تعارف کرانے کے علاوہ حضرت رضا کے کمالات شاعری پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

---

57 حافظ مفتی احمد میاں برکاتی حسان پاکستان اختر الحامدی ترجمان اہلسنت کراچی شمارہ نمبر 3، 1981ء ص5

58 اختر الحامدی بہار عقیدت مکتبہ رضائے احمد' اقبال روڈ سیالکوٹ 1955ء ص32

59 اختر الحامدی جمال رسول مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدر آباد (سندھ) 1960ء ص16

60 اختر الحامدی کمال رسول بزم رضا حیدر آباد (سندھ) 1960ء ص32

اختر الحامدی کی غیر مطبوعہ کتب اعلیٰ حضرت کے نعتیہ دیوان ''حدائق بخشش'' کی شرح پر کام شروع کیا۔اس کی چند قسطیں بھی شائع ہوئیں مگر افسوس کہ یہ کام مکمل نہیں ہو سکا۔ ہمارے اہل قلم:۔ فت[1] یہ اختر الحامدی (مرحوم) کا ایک ایسا کارنامہ تھا جسے ہر دور میں یاد رکھا جاتا۔ اس پر بہت کام بھی ہوا۔ مگر یہ کام بھی ادھورا ہی رہا۔ فکر جمیل:۔ یہ اختر الحامدی کی نعتوں اور تضمینات پر مشتمل نیا مجموعہ کلام تھا۔ جس کا ذکر احمد میاں برکاتی نے اپنے مضمون ''حسان پاکستان اختر الحامدی'' ماہنامہ ''ترجمان اہلسنت کراچی'' کے شمارہ 3 ستمبر 1991ء میں کیا ہے۔ اختر الحامدی مرحوم نے اس ناچیز کو خود اپنا غیر مطبوعہ دیوان کا مسودہ دکھایا تھا اور اس کا نام ''نعت نگر'' تجویز کیا تھا۔ مگر اب اس نعتیہ دیوان کا دور دور تک بھی پتہ نہیں۔

اختر الحامدی کی نعتیں اور ان کی نعتیہ خدمات کو سرسری انداز میں پیش کیا گیا۔ اب آپ کے سامنے ایک اور نعت گو منور بدایونی کا تذکرہ کیا جائے گا۔

منور بدایونی (1908ء۔1984ء)

خاک بدایوں سے منور بدایونی کو پیدائشی نسبت کا شرف حاصل ہے ان کا پیدائشی نام ثقلین احمد تھا۔ منور بدایونی کے نام سے شہرت پائی ۔مسلک میں ''حنفی سنی'' تھے۔نسب میں ''صدیقی'' تھے مشرب ''رحمانی'' حاصل تھا۔ منور بدایونی کی ولادت 2 دسمبر 1908 میں بدایوں انڈیا میں ہوئی۔ [61]

منور بدایونی صدیقی رحمانی کے والد حکیم حسنین احمد مؤرخ بدایونی معروف شاعر اور فن تاریخ گوئی میں بہت شہرت کے حامل تھے۔ موصوف نے شعروادب کے گہوارے میں آنکھ کھولی۔ حضرت امیر مینائی کے ارشد تلامذہ میں ایک نمایاں نام عیش مینائی بدایونی کا بھی آتا ہے۔ان سے منور بدایونی کو نسبت تلمذ حاصل تھا۔ بعد میں محمد عبدالجامع جامی بدایونی سے بھی شرف تلمذ حاصل رہا۔

1951ء میں ہجرت کے بعد کراچی میں مستقل سکونت اختیار کی ۔آخری وقت تک شعبہ نعت سے منسلک رہے۔ بروز جمعۃ المبارک بوقت شام سات بجے ۳ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ بمطابق 6 اپریل 1984ء کو کراچی میں وصال ہوا۔ [62]

منور بدایونی نے عنفوان شباب میں غزلیں بھی کہیں ان کا بہاریہ کلام شائع بھی ہوا مگر پھر بعد میں اپنے آپ کو حمد و نعت، سلام و منقبت کے لئے وقف کر دیا تھا۔

''منور نعتیں'' منور بدایونی کا نعتیہ کلام ہے۔ جسے اقبال بک ہاؤس صدر کراچی نمبر 3 نے 1975ء میں ''حالیہ کلام'' کے اضافے کے ساتھ شائع کیا ہے جبکہ اس میں 32 صفحات کا ایک کتابچہ بعنوان ''شیخ عبدالقادر جیلانی'' بھی موجود ہے۔ یہ کتاب 112 صفحات پر مشتمل ہے۔

---

61 منور بدایونی کلیات منور جہان حمد پبلی کیشنز اُردو بازار کراچی 2008ء ص 21

62 لیلۃ النعت، کراچی، ص 32

منور بدایونی کو فن تضمین نگاری میں بھی شہرت حاصل ہے۔انہوں نے متعدد معروف بزرگوں کی مقبول نعتوں پر تضمینات بھی سپردِ قلم کی ہیں۔ان کی چند مشہور نعتوں کے اشعار پیشِ خدمت ہیں۔

نہ کہیں سے دور ہیں منزلیں نہ کوئی قریب کی بات ہے ‏ ‏ جسے چاہے اس کو نواز دے یہ درِ حبیب کی بات ہے

جسے چاہا در پہ بلا لیا، جسے چاہا اپنا بنا لیا ‏ ‏ یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

وہ خدا نہیں بہ خدا نہیں، وہ مگر خدا سے جدا نہیں ‏ ‏ وہ ہیں کیا مگر وہ ہیں کیا نہیں یہ محب حبیب کی بات ہے[63]

دل میں دردِ شہ کونین کی دولت ہے بڑی ‏ ‏ ہوں تو نادار میں لیکن مری قیمت ہے بڑی

کملی والے سرِ محشر مرا پردہ رکھ لے ‏ ‏ آج کے دن ترے مجرم کو ندامت ہے بڑی[64]

منور بدایونی وہ خوش نصیب شاعر تھے کہ جن کے اشعار زبان زدِ خلائق ہیں۔خصوصیت کے ساتھ مذکورہ بالا شعر سے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنالیا۔یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔یہ شعر منور بدایونی کی شناخت اور پہچان ہے۔ایک اور نعت گو ستار وارثی بریلوی کو دیکھا جائے گا۔

ستّار وارثی (1924ء۔1985ء)

ستار وارثی کا نام عبدالستار خاں تھا۔1924ء میں روہیل کھنڈ کے صدر مقام بریلی (بھارت) میں جمعۃ المبارک کے روز پیدا ہوئے۔[65] وہ مولداً بریلوی،نسباً یوسف زئی،مسلکاً سنی حنفی اور مشرباً وارثی تھے۔

حاجی وارث علی کے خادم خاص اور فقیر کامل حضرت فیضو شاہ وارثی کے توسط سے ستار وارثی کو بھی نسبت سرکار وارثیہ حاصل ہے ان کے والد حضرت عبدالغفار خان "دیوانہ شاہ وارثی" کا شمار سلسلۂ وارثیہ کے صاحب کشف و کرامات بزرگوں میں ہوتا ہے۔

اسلامی تقویم کے حساب سے عمر کے 63ویں برس ان کا وصال ۱۵ جمادی الثانی بروز جمعۃ المبارک بمطابق 8 مارچ 1985ء کو بعد نماز عصر ہوا۔[66] کراچی کی قومی شاہراہ کے کنارے شاہ فیصل کالونی کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ستّار وارثی معروف نعت گو و بالغ نظر تنقید نگار رشید وارثی اور صاحبِ طرز نعت گو سعید وارثی کے والدِ گرامی تھے۔

"آیۂ رحمت" یہ ستار وارثی کا سلسلۂ اشاعت کے اعتبار سے پہلا نعتیہ شعری مجموعہ ہے۔جولائی 1979ء میں اسے بزم وارث 1/90۔شاہ فیصل کالونی کراچی نے شائع کیا۔

معطر معطر (دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام) 1986ء،عرفان وارث (حاجی وارث کی مناقب) 1988ء میں

63۔ منور بدایونی ص 89

64۔ ایضاً ص 93

65۔ ستار وارثی آیۂ رحمت بزم وارث شاہ فیصل کالونی نمبر 1، کراچی 1979ء ص 8

66۔ ستار وارثی معطر معطر مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ، کراچی 1986ء ص 4

شائع ہو چکے ہیں۔ جبکہ تیسرا اور آخری نعتیہ مجموعہ کلام ''حرف معتبر'' اور ''خوشبوئے دوست'' (چوتھا) (عارفانہ کلام) پر مشتمل مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں۔

ستار وارثی بریلوی کی نعت کے اشعار دیکھئے۔

ان کے ٹکڑوں پر شہنشاہوں کو پلتے دیکھا ۔۔۔ تاج والوں کو بھی قدموں میں مچلتے دیکھا
وہ سخی ایسے کہ قاسم بھی ہیں مختار بھی ہیں ۔۔۔ بھیک سے ان کی نصیبوں کو بدلتے دیکھا
اللہ اللہ وہ بنتا گیا قرآن مبین ۔۔۔ دہن پاک سے جو لفظ نکلتے دیکھا
گلشن خلد کی زینت ہے اسی سے ستار ۔۔۔ آتش عشق نبی میں جسے جلتے دیکھا [67]

تم نے چمکا دیا قسمت کا ستارا آقا ۔۔۔ سارا عالم مجھے کہتا ہے تمہارا آقا
مل گیا جب سے غم عشق تمہارا آقا ۔۔۔ ہو گیا میرا ہر اک غم سے کنارا آقا
ناز جتنا بھی نہ ہو کم ہے مجھے قسمت پر ۔۔۔ لطف فرما ہے جو ستار وہ پیارا آقا [68]

ستار وارثی عام انداز سے خوبصورت نعتیں کہتے تھے ان کی سادگی بھی اثر پذیر تھی ان کے اشعار بارگاہ رسالت میں گلدستہ عقیدت ہیں خیال کی وسعت اور مضامین پر گرفت ان کی شاعری سے نمایاں ہے اب اگلے شاعر مفتی خلیل خان برکاتی مارہروی کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جائے گا۔

خلیل مارہروی (1920ء۔1985ء)

مفتی محمد خلیل خان القادری برکاتی، خلیل مارہروی کا پیدائشی نام محمد خلیل خان لودھی تھا۔ موضع کھریر ریاست دادوں ضلع علی گڑھ یو۔ پی (بھارت) میں ذی قعدہ ۱۳۳۸ھ مطابق جولائی 1920ء میں پیدا ہوئے۔ [69]

قیام پاکستان کے بعد میر پور خاص، کراچی اور پھر حیدر آباد سندھ کو اپنا مستقر ٹھہرایا۔ بیشمار مذہبی کتب کے مصنف تھے۔ نعت گوئی میں آپ کو مولانا امین الدین سے شرف تلمذ حاصل تھا۔

حیدر آباد سندھ کی مشہور علمی و دینی درس گاہ ''دار العلوم احسن البرکات'' کے بانی اور مہتمم اعلیٰ تھے۔ مفتی خلیل برکاتی ساری عمر دین اسلام کی ترویج و ترقی میں معروف رہے۔

خلیل مارہروی ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ/18 جون 1985ء بروز سہ شنبہ وقت مغرب ساڑھے چھ بجے بعمر 62 سال اپنے مالک برحق سے جا ملے۔ آپ کی تدفین 29 رمضان کو دربار جیلانیہ سخی عبدالوہاب شاہ رحمتہ اللہ علیہ (حیدر آباد) کے احاطہ میں ہوئی۔ [70]

---

67 معطر معطر ص82
68 ایضاً ص37
69 خلیل مارہروی جمال خلیل مفتی محمد خلیل اکیڈمی حیدر آباد (سندھ) 1995ء ص20
70 ایضاً ص 21

خلیل مارہروی غزل کے علاوہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہتے تھے۔ ''جمال خلیل'' ان کے غزلیہ اور نعتیہ کلام کا اولین مجموعہ ہے۔ جسے مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد کی نگرانی میں شائع کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور ڈاکٹر راحت عالم نسیم نے اس کی تقدیم لکھی ہے۔ مفتی صاحب کے چند شعر دیکھئے۔

غلامی شاہ والا کی شرف ہے آدمیت کا یہ دولت اصل سرمایہ ہے انساں کی عقیدت کا

سہارا ڈوبتوں کو مل گیا اشک ندامت کا شفاعت ڈھونڈ لائی خود سیہ کاران امت کو

کہ چہرہ فق ہوا جاتا ہے خورشید قیامت کا[71] یقیناً ہے یہ گیسوئے نبی کی جلوہ سامانی

جیسے کہیں بجتی ہو فردوس میں شہنائی یاد شہ کوثر میں یوں دل ہے طرب آگیں

جب بھی مرے عصیاں نے چاہی مری رسوائی[72] رحمت نے خلیل ان کے دامن میں اماں بخشی

خلیل مارہروی ایک عالم دین تھے۔ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے نمایاں خدمات انجام دیں۔ بارگاہ نبوی میں نعتیں بھی کہتے تھے آپ کی نعتوں میں علمی وسعت اور خیال کی بلندی پائی جاتی ہے۔ غلامی شہ کونین کو آدمیت کا شرف بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ دولت ہی انسان کا اصل سرمایہ ہے۔ اب ایک اور شاعر بسمل آغائی بھی یہی جذبات رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جائے گا۔

بسمل آغائی (1931ء۔ 1987ء)

بسمل آغائی (مرحوم) کا پیدائشی نام حاجی عبدالرحمٰن خان تھا۔ 17 اگست 1931ء کو پیدا ہوئے۔[73] نثر کے علاوہ منشی اور ادیب فاضل تھے۔ حضرت عارف اکبرآبادی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ ان کی نعتوں اور غزلوں کا مجموعہ ''سلسلہ خواب'' 240 صفحات پر مشتمل ہے جو کہ 1980ء میں مجلس مصنفین حیدرآباد نے شائع کیا تھا۔ بسمل آغائی کا نعتیہ کلام مختلف کتب و رسائل میں شائع ہونے کے علاوہ ریڈیو اور ٹی وی کے نعتیہ پروگراموں میں بھی شامل ہوتا ہے۔ بحیثیت نعت گو انہیں بہت شہرت حاصل ہوئی۔

بسمل آغائی کا انتقال 24 مئی 1987ء میں ہوا اور حیدرآباد (سندھ) میں مدفون ہیں۔

ان کی چند معروف نعتوں کے منتخب اشعار حاضر ہیں۔

گر طلب سے بھی کچھ ماسوا چاہیے ان کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے

ان کے در سے تو سب کچھ ملے گا مگر اپنا کردار بھی دیکھنا چاہیے

سامنے سرور دو جہاں آگئے حشر میں اور بسمل کو کیا چاہیے[74]

---

71 خلیل مارہروی ص 61-62

72 ایضاً ص 97

73 بسمل آغائی سلسلۂ خواب مجلس مصنفین حیدرآباد سندھ 1980ء ص 240

دل درد آشنا محروم جلوا ہو نہیں سکتا — شہ دیں بھول جائیں ہم کو ایسا ہو نہیں سکتا
نظر سے دوران کا روئے زیبا ہو نہیں سکتا — یہ آئینہ کسی صورت میں دھندلا ہو نہیں سکتا [75]

دل کو تسکین ملی روح کو آرام ملا — جب مجھے شاہ عرب کا کوئی پیغام ملا
اپنی قسمت پہ نہ کیوں ناز کرے وہ امت — جس کو قرآن ملا، وہ ملے اسلام ملا
راہ طیبہ میں مزہ پھول کا کانٹوں نے دیا — مختصر یہ ہے کہ آرام ہی آرام ملا [76]

بسمل آغائی کی نعتیں سرکار دو عالم کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا مرقع ہیں۔ وہ سادگی کے انداز میں موثر نعتیں کہنے کے فن سے بخوبی واقف تھے۔ ان کی نعتیں زیادہ تر سہل ممتنع میں کہی گئی ہیں۔ اسی کیفیت کے تناظر میں اب اگلے شاعر عارف اکبر آبادی کو دیکھا جائے گا۔

عارؔف اکبرآبادی (1929ء۔1987ء)

حافظ محمد یوسف خان المعروف عارف رئیسی اکبر آبادی (مرحوم) 21 اکتوبر 1929ء کو تحصیل جلیسر ضلع ایٹہ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ [77] بعد میں آپ کے اہل خانہ نے اکبر آباد میں سکونت اختیار کی۔

عارف اکبر آبادی سن بلوغ کی دہلیز پر بھی نہیں پہنچے تھے کہ ایک ناگہانی ووائی مصیبت چیچک نے آپ کی بینائی کو آنکھوں سے ہمیشہ کے لئے دور کر دیا۔ تقریباً تین سال جنونی انداز میں گزارے۔ جب آپ کے حواس درست ہوئے تو آپ نے حضرت مولوی محمد نعمان سے باقاعدہ عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور اسی دوران قرآن حکیم کو بھی اپنے سینے میں محفوظ کر لیا۔ علم الحکمت آپ کی عبادت اور ذریعہ معاش تھا جس سے ہمیشہ خلق خدا کی بلاتخصیص واتمیاز خدمت کی۔

عارف اکبر آبادی نے 19 دسمبر 1948ء کو سید سخاوت علی جعفری بالقابہ شوق اکبر آبادی (جانشین مرزا خادم حسین المتخلص رئیس اکبر آبادی، رئیس درباری) کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کر دیئے۔

عارف اکبر آبادی نے 17 اگست 1987ء میں بعارضہ فالج اپنی جان مالک حقیقی واہدی کے سپرد کردی۔ اور حیدر آباد سندھ کے قبرستان ٹنڈو یوسف (اسلام آباد) میں ہمیشہ کے لئے پیوند خاک ہو گئے۔ [78]

"فردوس آرزو" عارف اکبر آبادی کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جو ستمبر 1991ء میں بزم جمیل (عارفی قبیلہ) حیدر آباد اور حراء ایجوکیشنل اکیڈمی کراچی کے تعاون سے شائع ہوا ہے۔ اس کے کل 96 صفحات ہیں۔ منظر عارفی کا

74۔ بسمل آغائی ص 64
75۔ ایضاً ص 61
76۔ ایضاً ص 62
77۔ عارف اکبر آبادی فردوس آرزو بزم جمیل (عارفی قبیلہ) حیدر آباد، سندھ 1991ء ص 17
78۔ ایضاً ص 2

مرتب کردہ "عرفانیاتِ عارف" فروری 2007ء میں شائع ہو چکا ہے جس میں حمد و نعت اور مناقب و مراثی شامل ہیں۔

عارف اکبر آبادی کی نعت کے چند شعر دیکھئے۔

نبی کی یاد میں یوں رت جگا ہو ۔۔۔ زباں خاموش ہو دل بولتا ہو
زباں پر ذکر محبوب خدا ہو ۔۔۔ یہ دریا ہو مگر ٹھہرا ہوا ہو
علاج اس درد کے مارے کا کیا ہو ۔۔۔ جو جنت میں مدینہ ڈھونڈتا ہو
عطا کر مجھ کو اے ساقیٔ کوثر ۔۔۔ وہ اک قطرہ جو قلزم آشنا ہو [79]

"رباعی"

احساس رہے روح کی گہرائی کا
دامن نہ چھٹے صبر و شکیبائی کا
لَو شمع مدینہ سے لگائے رکھیے
عارف یہی معیار ہے بینائی کا [80]

دردؔ اسعدی (1919ء۔1990ء)

مرتضیٰ علی خاں درد اسعدی میٹرک اور ادیب فاضل تھے۔ ان کی پیدائش 12 جون 1919ء میں شاہ جہاں پور، یوپی بھارت میں ہوئی۔ [81] وہ بنیادی طور پر غزل کے شاعر تھے۔ جن کی شہرت حیدر آباد میں ہی نہیں بلکہ پورے پاکستان میں ایک کہنہ مشق صاحب طرز اور بے باک شاعر کے حوالے سے تھی۔

درد اسعدی (مرحوم) ایک باکمال اور پختہ کار شاعر تھے۔ یہ مولانا صدیق حسن اسعد شاہجہانپوری مرحوم کے شاگردان خاص میں شمار کیے جاتے تھے۔ اسعد شاہجہانپوری کے اسعدی قبیلے کے لئے سب سے زیادہ کام درد اسعدی نے کیا ہے اور اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ اسعد شاہجہانپوری کے حلقہ تلامذہ میں جو عزت و مقبولیت درد اسعدی کو نصیب ہوئی وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آئی۔

درد اسعدی نے یوں تو غزلوں کی کئی یادگار کتب چھوڑی ہیں۔ مگر جو استحکام اور شہرت انہیں 77 شعراء کے نعتیہ کلام پر مشتمل انتخاب ثنائے خواجہ کونین/شوال ۱۴۰۴ھ 1984 کے شائع کرنے سے ہوئی ہے [82] اس کا

79۔ عارف اکبر آبادی ص43
80۔ عارف اکبر آبادی عرفانیات عارف مرتب: منظر عارفی 581 شاہ فیصل ٹاؤن 3، کراچی 2007ء ص26
81۔ درد اسعدی (مرتب) ثنائے خواجہ کونین خود مرتب لطیف آباد حیدر آباد 1984ء ص115
82۔ ایضاً ص272

تو عالم ہی کچھ اور ہے۔ پھر اس کے بعد "حمد" کے نام سے بھی ربیع الاول ۱۴۰۶ھ (1985ء) میں ایک حمد یہ انتخاب ترتیب دیا جس نے ان کی شہرت و مقبولیت میں اور بھی چار چاند لگا دیئے۔[83] 28 دسمبر 1990ء ہفتہ کے دن بوقت شام 6 بجے درد اسعدی کا حیدر آباد سندھ میں انتقال ہوا۔ اور یہیں مدفون ہیں۔

"ہمہ رنگ" درد اسعدی کے مختلف النوع کلام کا مجموعہ ہے جس میں حمد و نعت تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ ہمہ رنگ میں مناقب وسلام بدرگاہ خلفائے راشدین و حضرات امام حسینؑ" و بزرگان دین' نظمیں و قطعات' غزلیات کے علاوہ بہت سارے قطعات اور منتخب اشعار بھی شامل ہیں۔ یہ کتاب 142 صفحات پر مشتمل 1981ء میں بزم شعر و ادب حیدر آباد کے زیر اہتمام شائع ہوئی تھی۔

درد اسعدی نعت گوئی میں بھی ایک ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ ان کی کہی ہوئی نعتوں کے چند شعر دیکھئے۔

میں دیوانہ ہوں اس روئے مبیں کا　　جو ہے محبوب رب العالمیں کا
محمد یا محمد یا محمد　　وظیفہ ہے دل اندوہ گیں کا
نظر رہتی ہے میری سوئے بطحا　　سفر در پیش ہو چاہے کہیں کا
مری ہر نعت کو لکھنا ' عبادت　　فریضہ ہے کراماً کاتبیں کا
کہیں گے اہل بطحا درؔد اک دن　　یہ دیوانہ ہے دیوانہ یہیں کا

چراغ زیست جب گل ہو رہا ہو　　نگاہوں میں شبیہہ مصطفا ہو
وہ کیوں الفاظ کو کاغذ پہ لائے　　جو خود ہی نعت بن کر رہ گیا ہو[84]

وہ دل جس میں عشق رسول خدا ہے　　بہت محترم ہے بڑے کام کا ہے
کبھی درد کو آپ اپنا کہیں گے　　اسی آرزو میں وہ زندہ رہا ہے[85]

درد اسعدی خوبصورت اشعار کہنے پر قدرت رکھتے تھے۔ زیادہ تر نعتیں جذب و کیف کا اثر لیے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نعتیں پڑھنے والے کو متاثر کرتی ہیں۔ زبان سادہ ہے جب کہ سادگی میں بھی بلند مضامین رقم ہوئے ہیں۔ اب اسی کیفیت کے اگلے شاعر حبیب نقشبندی کو دیکھا جائے گا۔

حبیب نقشبندی (1901ء۔1992ء)

سید حبیب احمد نام، حبیب تخلص اور نقشبندی، محسنی، تلہدی نسبت تھی۔[86] 1901ء میں قصبہ تلہر ضلع شاہجہانپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ نقشبندی سلسلہ میں بیعت و اجازت کا شرف حاصل تھا۔ حبیب نقشبندی

83. درد اسعدی (مرتب) حمد (انتخاب) خود مرتب لطیف آباد حیدر آباد 1985ء ص 200
84. درد اسعدی ہمہ رنگ بزم شعر و ادب لطیف آباد حیدر آباد 1981ء ص 48-47
85. ایضاً ص 33-34
86. حبیب نقشبندی نذر حبیب رضوی کتب خانہ اردو بازار، لاہور 1978ء ص 2

حیدر آباد کے جید اور باعمل علمائے کرام اور پیران طریقت وشریعت میں شمار کیے جاتے تھے۔ان کی شاعری سے متعلق ان کے بارے میں بہت کم لوگ واقف تھے۔

حبیب نقشبندی نے 91 سال کی عمر پائی تھی۔29 اگست 1992ء جب کہ صفر المظفر کی تاریخ بھی ۲۹ تھی ہفتہ کی شام 5 بج کر 40 منٹ پر اپنے داور حقیقی کو لبیک کہا اور آستانہ حبیبیہ قبرستان یونٹ نمبر 11 لطیف آباد حیدر آباد (سندھ) میں مدفون ہیں۔

''نذر حبیب'' 200 صفحات پر مشتمل ہے۔یہ حبیب نقشبندی کا سب سے پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جسے رضوی کتب خانہ اردو بازار لاہور نے ۱۳۹۸ھ (1978ء) میں شائع کیا تھا۔''نعت رسول'' کے نام سے ایک اور نعتیہ مجموعہ کلام حیدر آباد سے شائع ہوا۔جس پر سال اشاعت درج نہیں ہے۔یہ دونوں کتابیں 20x30=16 کے سائز میں شائع ہوئی تھیں۔

دیوانِ نذرِ حبیب کا آغاز

جب کہ بسم اللہ سے آغاز ہے قرآن کا — کیوں نہ پھر عنوان ٹھہرے یہ مرے دیوان کا
شکر ہو کیون کر ادا اُس ایزدِ سبحان کا — اُمتی جس نے بنایا احمدِ ذی شان کا
تو نے جو بھیجا محمد کو ہدایت کے لیے — کیا ٹھکانہ ہے بھلا یارب ترے احسان کا
اُس ترے پیارے نبی پر جان و دل میرے نثار — جس سے پایا ہے پتہ میں نے ترے عرفان کا[87]
نہ ہو کیوں ہر جگہ کونین میں جلوا محمد کا — کہ ہے تخلیقِ فرش و عرش سب صدقہ محمد کا
ہمیشہ سے ہے بٹتا رات دن باڑا محمد کا — سلاطین و گدا کھاتے ہیں سب صدقہ محمد کا
زمینوں آسمانوں میں جہاں دیکھو جدھر دیکھو — نظر آتا ہے بجتا ہر جگہ ڈنکا محمد کا
حبیبؔ اللہ اکبر کیسی پیاری وہ گھڑی ہوگی — نظر آئے گا زیرِ قبر جب جلوہ محمد کا[88]

حبیب نقشبندی سے ملاقات کے دوران اُنھوں نے مجھے ازراہ عنایت اپنے نعتیہ مجموعہ کلام نذر حبیب کی فوٹو اسٹیٹ کاپی عطا کی اس دوران ان کی دو غیر مطبوعہ نعتیں (حاجیوں کے لئے) بھی میرے پاس چلی آئیں یہ ان کی امانت آج بھی میرے پاس موجود ہے جسے آج میں اس مقالہ کی نظر کر رہا ہوں۔

وہ آ رہے ہیں دیکھو کعبے سے آنے والے — گلہائے خلد کے ہیں گجرے گلے میں ڈالے

---

87 حبیب نقشبندی ص3
88 ایضاً ص5

آئے ہیں یہ خدا کے گھر کا طواف کر کے　　رحمت کے کیوں نہ برسیں ان کے سروں پہ جھالے
عرفات اور منیٰ میں لبیک کہنے والو　　جنت کے کھل گئے ہیں سب بند تم پہ تالے
کیوں راہ میں نہ ان کے آنکھیں بچھائیں ہم سب　　ہیں مہربان ان پر آقا مدینے والے

اللہ و مصطفٰے کے مقبول ہیں یہ بندے
تو بھی حبیبؔ ان سے بڑھ کر دعا لے

سلام ان کو جو کعبے کی زیارت کر کے آئے ہیں　　سلام ان کو جو لاکھوں برکتیں ساتھ لائے ہیں
سلام ان کو طواف کعبہ کی جن کو ملی دولت　　سلام ان کو جنہوں نے سر وہاں اپنے جھکائے ہیں
سلام ان کو جو آئے دیکھ کر ہیں گنبد خضرا　　سلام ان کو شفاعت کی جو دستاویز لائے ہیں

حبیبؔ اے کاش پھر وہ دن ہو ہم جائیں مدینے کو
یہی دن رات اب اللہ سے ہم لو لگائے ہیں

حبیب نقشبندی کے مذکورہ بالا اشعار حاضری بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ کی کیفیات کے آئندہ دار ہیں۔ وہ وہاں کی ایک ایک چیز کو پہلے خراج تحسین پیش کرتے ہیں پھر دوبارہ سے اپنی حاضری کی لولگائے بیٹھے ہیں اب عنبر شاہ وارثی کو دیکھا جائے گا۔

عنبر شاہ وارثی (1900-1993ء)

صوفی سید محمد ظہور حسین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے کو سید عنبر علی شاہ وارثی چشتی اجمیری کے نام سے جانا جاتا ہے۔ عنبر وارثی 1900ء میں اجمیر شریف (بھارت) میں پیدا ہوئے۔89 ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ بعد میں وہ دارالعلوم معینیہ عثمانیہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ حدیث پاک کی تعلیم آپ نے صدر الشریعہ مصنف بہار شریعت مولانا امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کی (میٹرک اجمیر شریف اور بی اے علی گڑھ یونیورسٹی سے کیا۔

عنبر وارثی نے بدھ کی صبح 8 بجے 5 مئی 1993ء کو ایک طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اور جونا دھوبی گھاٹ کے قبرستان میوہ شاہ کراچی میں مدفون ہیں۔

''العشق ہو اللہ'' یہ الحاج خواجہ سید عنبر علی شاہ وارثی چشتی اجمیری کے مجموعہ کلام کا نام ہے، جس میں حمد و نعت کے علاوہ ایک وقیع حصہ مناقب و عارفانہ غزلوں پر بھی مشتمل ہے۔ اس کتاب کی ترتیب و تدوین محمد یامین وارثی اور مشتاق کے ہاتھوں انجام پائی ہے۔ اس کتاب کے ناشر مولانا محمد اکبر وارثی اکادمی پاکستان۔ وارثی

89 عنبر وارثی، العشق ھو اللہ، مولانا محمد اکبر وارثی اکادمی لانڈھی، کراچی 1991ء، ص6

بک ہاؤس اللہ والی مارکیٹ لانڈھی نمبر 6 کراچی ہیں ۔ یہ کتاب ماہ صفر المظفر 1412ھ مطابق اگست 1991ء میں شائع ہوئی ہے ۔ کتاب پر قیمت درج نہیں ہے ۔ مگر اس کا ہدیہ =/75 روپے لیا جاتا ہے۔ کتاب کے کل صفحات 168 ہیں ۔ اور تمام تر آرٹ پیپر پر شائع ہوئی ہے۔

شیخ سعدی اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے قطعات پر آپ کی تضمینات کو عروج حاصل ہے۔ تضمین بر قطعہ شیخ سعدی

سر لامکاں سے طلب ہوئی — سوئے منتہیٰ وہ چلے نبی
کوئی حد ہے ان کے عروج کی — بَلَغَ العُلٰی بِکَمَالِہٖ 90

تضمین بر قطعہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی

داتا سخی کریم ید اللہ نامور — بندہ نواز بادشہ حسن سر بسر
تیرے بھکاری شاہ و گدا اور تاجور — سلطانِ دو جہاں شہنشاہ بحر و بر
بندے پہ اپنے مہر کی ہو جائے اک نظر — یا صاحب الجمال و یا سید البشر 91

عارضِ تاباں، مصحفِ قرآں، سیدنا و محمدنا — صورتِ انساں، جلوۂ یزداں، سیدنا و محمدنا
لوحِ جبیں پر نورِ رسالت مشعلِ ایماں شمعِ ہدایت — وحدت و کثرت رخ سے نمایاں سیدنا و محمدنا 92

عنبر شاہ وارثی ایک صوفی مشرب اور عارف مسلک شاعر تھے ان کی شاعری میں زیادہ تر عشق حقیقی کی کیفیات جلوہ گر ہیں ۔ وہ عاشق کے ساتھ ساتھ عارف بھی تھے جس کے سبب ان کی نعتیہ شاعری عام شاعر کی شاعری نہیں وہ سارے رموز و نکات جو ایک عارف کامل کی شاعری کا طرہ امتیاز ہوا کرتے ہیں وہ سب ان کی شاعری میں موجود ہیں مذکورہ بالا اشعار ان کی مشہور و معروف نعتوں سے ماخوذ ہیں اب اسی تناظر میں ایک اور شاعر اعظم چشتی کو دیکھا جائے گا۔

''صحیفہ سیفی'' کے نام سے عنبر شاہ وارثی ☆ کا ایک مجموعہ کلام بھی شائع ہو چکا ہے ۔ جس میں نعتیں اور مناقب اہل بیت شامل تھیں ۔ یہ مجموعہ بوہری قوم کے پیشوا السید طاہر سیف الدین کے نام سے منسوب کیا تھا۔

---

90 عنبر شاہ وارثی ، ص36
91 ایضاً ، ص33
92 ایضاً ، ص15
☆ ''کلیات عنبر شاہ وارثی'' کے نام سے عشرت ہانی و نور محمد وارثی کا مرتب کردہ کلام مارچ 2006ء میں شائع ہو چکا ہے۔ حضرت دلبر شاہ وارثی اس کلیات کے نگراں تھے۔ عنبر شاہ وارثی کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ الحق ہو اللہ میں یامین وارثی نے 1900ء کلیات عنبر شاہ وارثی میں 1906ء جب کہ تاریخ رفتگاں جلد دوم میں 1911ء درج ہے۔ ''الحق ہو اللہ'' حضرت عنبر شاہ وارثی کی حیات میں شائع ہوئی تھی۔ میں اسی تاریخ پیدائش کو درست سمجھتا ہوں۔ (ش۔ا)

اعظم چشتی (1921ء۔1993ء)

محمد اعظم پیدائشی نام؛ اعظم تخلص اور چشتی نسبت ہے؛ جب کہ شہرت اعظم چشتی کے حوالے سے ہے؛ اعظم چشتی 15 مارچ 1921ء میں موضع برج؛ چک نمبر 102، ضلع فیصل اباد میں پیدا ہوئے۔ اعظم چشتی نے جس ماحول میں آنکھ کھولی وہ مذہبی و اسلامی ماحول سے عبارت ہے۔ اعظم چشتی کے والد مولوی محمد دین چشتی ایک نیک سیرت عالم دین تھے۔ ان کی بزرگی اور شفقت نے اعظم چشتی کو ایک راست سمت عطا کر دی۔ جس کے سائے و عاطفت میں اعظم چشتی کا شعور بیدار ہوا اور انہیں مطالعہ کتب بینی کے ساتھ ساتھ شعری ملکہ بھی حاصل ہونے لگا۔ وہ درسِ نظامی کے فارغ تھے۔ عربی و فارسی میں بھی درک رکھتے تھے۔ ان کا پیشہ تصنیف و تالیف تھا۔ اس کے علاوہ انہیں بہترین نعتیہ خدمات انجام دینے پر "تمغۂ حسنِ کارکردگی اور تحریک پاکستان میں حصہ لینے پر "تحریک پاکستان گولڈ میڈل" سے نوازا گیا تھا۔

اعظم چشتی کا شمار ملک کے صفِ اوّل کے نعت خوانوں میں ہوتا تھا۔ وہ ارض پاک میں فروغ نعت خوانی کے اولین علمبردار تھے۔ انہوں نے نعت خوانی میں ایک مخصوص لحن و لہجہ کو اپنایا۔ ان کے اس انداز و لحن کو وہ فروغ حاصل ہوا کہ آج نعت خوانی کے حوالے سے پنجاب میں بڑے سے بڑا نعت خواں شاعر اور زیادہ تر نعت خواں ان کے اس لحن اور مخصوص انداز فن کو اپنائے ہوئے ہیں۔

با کمال نعت خواں اعظم چشتی کی ایک نمایاں خصوصیت جو انہیں دوسرے نعت خوانوں سے ممتاز کرتی ہے۔ وہ ان کی "نعت گوئی" ہے۔ ان کا مسلک و مشرب عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچار تھا۔ وہ ایک نغز گو اور صاحبِ دل نعت گو تھے۔ عصرِ حاضر کے نعت گو شعرا میں انہیں بلند مقام حاصل تھا۔ ان کی نعتیہ شاعری افراط و تفریط سے پاک اور وارداتِ قلبی کی آئینہ دار ہے۔

معروف نعت گو و نعت خواں اعظم چشتی آخری وقت میں دل اور گردے کے مرض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ انہوں نے 72 سال کی عمر پائی تھی۔ 10 صفر المظفر 1414ھ مطابق 31 جولائی 1993ء [93] بروز ہفتہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ موصوف کو میاں میر لاہور کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

یہ نعت گو شاعر سہ جہتی شاعر ہے۔ اعظم چشتی کی ابتدائی شاعری کا حصہ غزل و غزال سے معمور ہے۔ دوسرا حصہ نعتیہ شاعری پر مشتمل ہے۔ جب کہ وہ پنجابی شاعر کی حیثیت سے بھی خاصے معروف تھے۔ ان کی غزل اور پنجابی شاعری پر بھی علیحدہ علیحدہ مضمون باندھے جا سکتے ہیں۔ مگر راقم کے پیشِ نظر صرف ان کی نعتیہ شاعری

93۔ اعظم چشتی؛ کلیات اعظم، خزینۂ علم و ادب اردو بازار لاہور 2000 ص10

ہے۔لہذا اسی حوالے سے یہ معروضات پیش خدمت ہیں۔

اعظم چشتی کی تمام تر شاعری کا طرۂ امتیاز ان کی ''نعتیہ شاعری'' ہے۔اسی ضمن میں ان کی نعتیہ خدمات کتب کی روشنی میں حاضر ہیں۔

''غذائے روح'' یہ اعظم چشتی کا سب سے پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جسے 1968ء میں مکتبۂ اسلامیہ لاہور نے شائع کیا تھا۔''رنگ وبو'' کے نام سے ان کا دوسرا مجموعہ کلام مکتبہ نبویہ لاہور نے شائع کیا تھا۔اس کتاب کا سن ندارد ہے۔اس میں اردو اور پنجابی نعتوں کے علاوہ دیگر کلام بھی شامل تھا۔''نیرّ اعظم'' یہ تیسرا مجموعہ کلام ہے اسے بھی مکتبہ نبویہ لاہور نے 1981ء میں شائع کیا ہے۔''اُنیندرے'' یہ اعظم چشتی کا چوتھا مجموعہ کلام ہے جو پنجابی زبان کی معروف صنف سخن''دوہڑے'' پر مشتمل ہے مکتبہ نبویہ نے اسے بھی شائع کیا ہے اس پر بھی سن ندارد ہے۔اعظم چشتی کا آخری اور پانچواں نعتیہ مجموعہ کلام''معراج'' کے نام سے شائع ہوا۔

''کلیاتِ اعظم'' کے نام سے محمد اعظم چشتی کی کلیات شائع ہوئی ہے جس میں اعظم چشتی کے شائع شدہ پانچوں مجموعہ ہائے کلام شامل ہیں۔خزینہ علم وادب اردو بازار لاہور نے اسے اکتوبر 2000ء میں شائع کیا ہے،خزینۂ علم وادب والوں کی یہ بڑی خدمت ہے کہ انہوں نے کلامِ اعظم چشتی کو یکجائی دے کر زمانے کی دست برد سے محفوظ کر دیا۔ایک ایک کتاب کی تلاش کا حصول تکلیف دہ ہوتا ہے۔

اعظم چشتی کا حمدیہ رنگ ملاحظہ کیجئے۔

حمدِ باری تعالیٰ

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو
بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو [94]

اے خدائے جمال و زیبائی خوب ہے تیری عالم آرائی

اعظم چشتی کی مقبول ہونے والی نعتوں کے چند اشعار دیکھیے۔

کتنا بڑا ہے مجھ پہ یہ احسان مصطفیٰ کہتے ہیں لوگ مجھ کو ثنا خوانِ مصطفیٰ [95]
ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر عرش نشیں ہے

---

94 اعظم چشتی نیرّ اعظم مکتبۂ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور 1981ء ص 23-24
95 ایضاً ص 37

ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے　　اک لفظ نہیں ہے کہ ترے لب پہ نہیں ہے [96]

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے　　بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے

یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی یہ بات　　زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے

چھوڑ ایا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم　　آ رہا ہوں، مرا سامان مدینے میں رہے [97]

اعظم چشتی مقبول عام نعت خواں تھے ان کی نعت خوانی کی مستقل ریاضت ان کی نعتیہ شاعری میں پورے شباب پر دکھائی دیتی ہے ان کا ہر لفظ اور ایک ایک مصرعہ جذب وکیف کی دولت سے مالا مال ہے۔ ان کی کئی نعتیں مقبولیت کے مقام پر فائز ہیں۔ اعظم چشتی کی نعتیہ شاعری پر ان کا دروبست مکمل اعتماد کے ساتھ دکھائی دیتا ہے اب آئندہ شاعر سکندر لکھنوی کو دیکھا جائے گا۔

سکندر لکھنوی (1918ء۔1993ء)

مرزا محمد سکندر بیگ المعروف سکندر لکھنوی 1918ء میں لکھنؤ (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ حضرت میاں علی محمد خان صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ بی تھے شریف (مدفون درگاہ بابا فرید گنج شکر) سے بیعت تھے۔ بہزار لکھنوی سے مشورہ سخن کرتے تھے۔ [98]سکندر لکھنوی ایک زود گو شاعر تھے۔ نعتوں کے کئی مجموعہ کلام شائع ہو چکے ہیں۔ کراچی کے نعت گو شعراء میں ممتاز حیثیت کے حامل تھے۔

"تسکین روح"/1963ء　سحاب رحمت /1968ء، ارمغان حرم / 1974ء، ممدوح کائنات/ 1976ء، سفینۂ دل/ 1979ء، سراجاً منیرا/ 1980ء، قاسم خلد/ 1980ء، امام القبلتین/ 1981ء، سید المرسلین/ 1983ء، نعت حبیب/ 1985ء نعتِ حبیب کریم/ 1985ء، گلستان ثنا/ 1986ء، مختار کونین/ 1987ء

"تسکین روح" سکندر لکھنوی کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جو 1963ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ اس کے صفحات 80 ہیں۔ سکندر لکھنوی کی کتابوں کے بعد میں کئی ایڈیشن بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔ اس کتاب کو خلیل بکڈپو 347/3 لیاقت آباد کراچی نمبر 19 سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سکندر لکھنوی کے دیگر نعتیہ مجموعہ

96　سکندر لکھنوی　ص29

97　ایضاً　ص81-82

98　سکندر لکھنوی　نعت حبیب کریم　خلیل بک ڈپو لیاقت آباد، کراچی　1985ء　ص16-17

کلام جو شائع ہو چکے ہیں۔

سکندر لکھنوی کی نعتوں کے چند اشعار دیکھئے۔

بتاؤں کیا نعمتیں ملی ہیں مکین خضرا تری گلی میں ۔ سرور بخشا تری گلی نے سکون پایا تری گلی میں

نگاہ کو روشنی ملی ہے تو دل کو تابندگی ملی ہے ۔ جبیں نے سجدوں میں کیف پایا کیا جو سجدہ تری گلی میں

خدا کی مرضی خدا کی حکمت خدا ہی جانے ولیکن ہم نے ۔ سروں کا کعبہ حرم میں دیکھا دلوں کا کعبہ تری گلی میں[99]

جو عشق نبی کے جلووں کو سینوں میں بسایا کرتے ہیں ۔ اللہ کی رحمت کے بادل ان لوگوں پہ سایہ کرتے ہیں

جب اپنے غلاموں کی آقا تقدیر بنایا کرتے ہیں ۔ جنت کی سند دینے کے لئے روضے پہ بلایا کرتے ہیں

مخلوق کی بگڑی بنتی ہے خالق کو بھی پیار آ جاتا ہے ۔ جب بہر دعا محبوب خدا ہاتھوں کو اٹھایا کرتے ہیں

ہے شغل ہمارا شام وسحر اور ناز سکندر قسمت پر ۔ محفل میں رسول اکرم کی ہم نعت سنایا کرتے ہیں[100]

سکندر لکھنوی کے مندرجہ بالا اشعار مکمل جذب و کیف کے آئینہ دار ہیں آپ کی نعتیں عشق رسول کا خزینہ ہیں ہر نعت ایک نئے آہنگ و انداز سے مرصع ہے۔ روانی اور سلامت آپ کی شاعری سے عیاں ہے۔ بحریں نغمگی کئے ہوئے ہیں اب اگلے ایک شاعر محشر بدایونی کو اسی تناظر میں دیکھا جائے گا۔

سکندر لکھنوی اپنے گھر پر ہر ماہ کی دس تاریخ کو گیارھویں شریف کی محفل منعقد کرتے تھے۔ ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ بروز جمعتہ المبارک 24 دسمبر 1993ء کو صبح گیارہ بجے انتقال ہوا۔ نیو کراچی قبرستان، کراچی میں مدفون ہیں۔ انتقال بعارضہ فالج 80 سال کی عمر میں ہوا پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ (بروایت الحاج سعید ہاشمی)

محشر بدایونی (1926ء۔1994ء)

فاروق احمد کو شعر و سخن کے میدان میں محشر بدایونی کے نام سے جانا جاتا ہے۔[101] 4 مئی 1926ء میں بدایوں (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ پیشہ ملازمت تھا۔ بنیادی طور پر غزل کہتے تھے۔ کئی غزلیہ مجموعہ کلام طبع ہو چکے ہیں۔

''حرف ثنا'' محشر بدایونی کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جس میں حمد، نعت، نعتیہ نظمیں، نعتیہ مسدس اور

---

99 سکندر لکھنوی تسکین روح خلیل بک ڈپو لیاقت آباد، کراچی 1963ء ص 16

100 ایضاً ص 55

101 محشر بدایونی حرف ثنا مقبول اکیڈمی چوک انارکلی، لاہور 1986ء ص 7

مناقب شامل ہیں۔ مقبول اکیڈمی 199 سرکلر روڈ۔ چوک انارکلی لاہور نے اس کو شائع کیا ہے۔ 152 صفحات ہیں۔ اس پر سال اشاعت درج نہیں ہے جبکہ ''پیام حضوری'' کے عنوان سے محشر بدایونی کے تاثرات میں 12 جولائی 1986ء درج ہے۔ محشر بدایونی کے نعتیہ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

یہ جی میں ہے نعت نبی گنگنائیں　　مدینے سے رحمت کی اٹھیں گھٹائیں
سلاطین عالم ذرا سر جھکائیں　　دو عالم کے آقا کریں گلہ بانی
کبھی خوں کے پیاسوں کو بخشیں ردائیں　　کبھی جان کے دشمنوں کو امان دی
درو بام سے پھوٹ نکلیں ضیائیں[102]　　وہ ماہ عرب جگمگایا جو محشر

محشر بدایونی کے یہ دو شعر تو ضرب المثل بن چکے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ میں کب مدینے جاؤں گا　　سکوں ملے گا جب ہی جب مدینے جاؤں گا

ساری اچھائیاں ایک انسان میں　　اس کو کہتے ہیں تکمیل انسانیت

محشر بدایونی کی نعتیہ شاعری کمال فن اور ندرت خیال سے لبریز ہے شاعر نے کمال ہنرمندی سے اشعار کی خوبصورت کہکشاں سجائی ہے۔ ان کی شاعری روزمرہ اور تلمیحات و استعارات سے جگمگا رہی ہے۔ مذکورہ بالا شعر میں انہوں نے انسانیت کی تکمیل اور ساری اچھائیوں کو دامن مصطفیٰ سے مشروط کر دیا ہے۔ اب اسی تناظر میں ایک اور شاعرہ قمر القادری کو دیکھا جائے گا۔

محشؔر بدایونی نے 9 نومبر 1994ء کو وفات پائی اور کراچی کے سخی حسن قبرستان میں مدفون ہیں۔[103]

قمؔر القادری (1936ء۔1995ء)

قمؔر القادری کا پیدائشی نام ''سیّدہ'' تخلص اور قلمی پہچان بھی قمر ہے۔ قمر القادری 1936ء میں سرہند شریف مشرق پنجاب (انڈیا) میں پیدا ہوئیں۔ حضرت مجدد الفتانی کے خاندان سے آپ کا تعلق تھا۔ 1974ء میں آپ نے حیدر آباد سندھ میں سکونت اختیار کی۔ 25 اگست 1995ء کو حیدر آباد میں ہی آسودہ لحد ہیں۔[104]

بیگم قمؔر القادری کا پہلا مجموعہ کلام ''لمعات قمر'' ہے۔ جس میں حمد و نعت اور منقبت کے علاوہ نظمیں اور غزلیں بھی شامل ہیں۔ یہ مجموعہ کلام 1992ء میں مکتبہ ذوقی 285 بی لطیف آباد یونٹ 10 حیدر آباد سے

102. ایضاً ص22
103. وفیات اہل قلم، ص378
104. سرور احمد زئی، ص231

شائع ہوا ہے۔ اس کے کل صفحات 144 ہیں۔

بیگم قمر القادری ایک دین دار خاتون تھیں۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو ایمان کا جز قرار دیتی تھیں۔ یہ تعلیم نسواں کے ساتھ تربیت نسواں کی بھی مبلغ تھیں۔ ان کی شاعری میں حمد و نعت اور مناقب کے مضامین کے علاوہ خوش اخلاقی اور اصلاح کے پہلو پر بھی توجہ دی گئی ہے۔

بیگم قمر القادری کے شعر دیکھیے۔

مدینے کا سفر ہے اور میں ہوں — مرے آقا کا در ہے اور میں ہوں
نبی کے حسن کی ہے بارش نور — سمندر موج پر ہے اور میں ہوں
مری آنکھوں کا عالم، کچھ نہ پوچھو — غبار خاک در ہے اور میں ہوں[105]
اخلاق کریمانہ ہیں ایمان کی تفسیر — ہے رب علیٰ آپ ثناء خوان محمد
محبوب کی عظمت کا نشاں ہے شب معراج — جبریل امیں بن گئے دربان محمد

قمر القادری کی نعتیہ شاعری صنف نازک میں ایک قابل قدر اضافہ ہے۔ جذبات کی سچائی، خیالات کی پاکیزگی اور مضامین کی تازگی ان کے مندرجہ بالا اشعار سے عیاں ہے دلکشی جاذبیت اور سادگی کا بے پایاں اظہار محترمہ کی شاعری میں پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہے اب اسی تناظر میں آئندہ شاعر اختر لکھنوی کو دیکھا جائے گا۔

اختر لکھنوی (1935ء۔1995ء)

حافظ محمد حسین کے صاحبزادے کا پیدائشی نام محمود الحسن ہے جنہیں شعری دنیا میں اختر لکھنوی کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ اختر لکھنوی 1935ء میں محلہ زہئی، لکھنؤ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[106] 1956ء سے 1961ء تک شعبۂ صحافت سے منسلک رہ کر ڈھاکہ میں مختلف رسائل و جرائد کی ادارت کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ 1962ء سے ریڈیو پاکستان سے وابستہ تھے۔

مطبوعہ کتب میں تذکرہ شعرائے مشرقی پاکستان سقوط ڈھاکہ کے حوالے سے شعری مجموعہ "دیدۂ تر" اور نعت کا مجموعہ "حضور" شامل ہیں۔ جبکہ غیر مطبوعہ کتب میں "پلکوں کی ردائیں" اور تذکرہ شعرائے روانگی شامل ہے۔

"حضور" اختر لکھنوی کے نعتیہ کلام کا نام ہے۔ یہ کتاب ربیع الاول 1409ھ (1988) میں شائع ہوئی

105۔ قمر القادری لمعات قمر مکتبۂ ذوقی لطیف آباد نمبر 10 حیدرآباد سندھ 1992ء ص 31
106۔ اختر لکھنوی، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قلم نشان پاکستان اورنگی ٹاؤن، کراچی 1988ء فلیپ 1

اس کے صفحات 112 ہیں اسکے ناشر قلم نشان پاکستان 5/174 ای۔اورنگی کراچی ہیں۔چند شعر دیکھئے۔

دل کو شعور ذہن کو گیرائی مل گئی　پہنچے دیارِ نور تو بینائی مل گئی

ہم نے سجائی بزم درود و سلام کی　جب بھی بساطِ وقت پر تنہائی مل گئی [107]

کیا ہے عرش سے اختر کلام ہم نے بھی　درِ نبی پہ پڑھا ہے سلام ہم نے بھی

جہاں سے جاتا ہے ہر راستہ خدا کی طرف　خوشا کہ دیکھ لیا وہ مقام ہم نے بھی [108]

حضور نے شجر سایہ دار میں رکھا ہے　مجھے بلایا اور اپنے دیار میں رکھا ہے

پہنچ کے شہرِ مدینہ یہ کام پہلے کیا　خزاں کے درد کو صحنِ بہار میں رکھا ہے

میں جتنا بھی فخر کروں کم ہے میرے آقا نے　مجھے بھی اپنے حساب و شمار میں رکھا ہے

کرم تو دیکھئے احساں تو دیکھئے ان کا　مجھے خزاں سے نکالا بہار میں رکھا ہے [109]

اختر لکھنوی کی نعتوں میں جذبے کی سچائی کیفیت کی گہرائی اور فکر و فن کا اسلوب نمایاں ہے۔ان کی نعتوں میں زیادہ تر دیارِ نور کے کوچہ و بازار کے حوالے سے جذبات، مشاہدات اور محسوسات کا ارتقائی سفر جلوہ ریز ہے۔مذکورہ بالا نعتیہ اشعار ان کے کیف آفرین اور روح پرور کلام کا حصہ ہیں اب ایک اور شاعر خادمی اجمیری کو دیکھا جائے گا۔

واضح رہے کہ اختر لکھنوی کی یہی نعتیں لکھنؤ میں والی آسی نے ''آقا'' کے عنوان سے شائع کی ہیں۔

اختر لکھنوی 27 ستمبر 1995ء کو کراچی میں وفات پا گئے۔اورنگی ٹاؤن کراچی کے قبرستان میں ابدی نیند سو رہے ہیں [110]

خادمی اجمیری (1925ء۔1996ء)

خادمی اجمیری کا پیدائشی نام محمد حسین ہے۔[111] اجمیر شریف کی سرزمین سے رشتہ ہے۔1925ء کو دیارِ غریب نواز کے کوچہ میں آنکھ کھولی۔تعلیم واجبی سی ہونے کے باوجود شعر و شاعری میں کافی نام پیدا کیا ہے۔فن شاعری کی ہر ہیئت میں لکھا ہے مگر خادمی اجمیری کی محبوب و مرغوب صنف نعتیہ شاعری ہے۔یہی ان کی شناخت

---

107. اختر لکھنوی ص 33-34
108. ایضاً ص 37
109. 1995ء میں ''سرکار'' کے نام سے اختر لکھنوی دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام بھی شائع ہو چکا ہے۔ایضاً ص 39
110. وفیاتِ اہلِ قلم ص 46
111. خادمی اجمیری　نکہت و نور بزمِ فروغِ ادب حیدرآباد (سندھ) 1985ء ص 7

ہے اور اسی صنف سخن پر انہیں ناز ہے۔

خادمی اجمیری بنیادی طور پر ایک نعت خواں تھے۔ وہ اجمیر شریف کے مقبول نعت خوانوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ تقسیم پاک و ہند سے پہلے ہی شعر کہنا شروع کر دیئے تھے۔ پاکستان آنے کے بعد مولانا ضیاء القادری بدایونی (مرحوم) کے حلقہ تلامذہ میں شامل ہو گئے پھر مولانا ضیاء القادری بدایونی کی ایما سے مولانا محمد انوارالحق نہال اجمیری (حیدرآباد) کو اپنی نعتیں دکھانا شروع کر دیں۔ اور پھر ان کا شمار نہال اجمیری (مرحوم) کے لائق وفائق شاگردوں میں ہونے لگا۔ 13 جون 1996ء کو آپ کا وصال حیدرآباد سندھ میں ہوا۔[112]

نکہت ونور:۔ یہ خادمی اجمیری کا نعت ومنقبت پر مشتمل مجموعہ کلام ہے۔ جسے بزم فروغ ادب سادات منزل نزد روپ محل ہیرآباد حیدرآباد نے نومبر 1985ء میں شائع کیا تھا۔ یہ کتاب 180 صفحات پر مشتمل اور 16=23x36 کے سائز میں ہے۔ ان کے چند شعر ملاحظہ کیجئے۔

قرینہ ساز بنایا ہے بے قرینوں کو　　خرد کا تاج دیا بادیہ نشینوں کو
لرز کے رہ گئے بت کائنات باطل کے　　صداقتوں نے سنوارا جب آستینوں کو[113]

دل میں یاد نبی جلوہ گر ہو گئی　　زندگی خوب سے خوب تر ہو گئی
جب رسالت کی زلفیں سنواری گئیں　　تیرگی چھٹ گئی اور سحر ہو گئی
ہو گئی خادمی ساری دنیا ادھر　　ان کی چشم عنایت جدھر ہو گئی[114]

گلشن مدح وثنا کے در کھلے　　طائر فکر رسا کے پر کھلے
جب خیال نعت گوئی آ گیا　　خادمی اسرار حق دل پر کھلے[115]

خادمی اجمیری کے بعد نعتیہ اشعار طبیعت کو اس قدر متاثر کرتے ہیں جو کہ عشق مصطفیٰ کی مخموری میں سرمست کر دیتے ہیں ویسے تو ان کا پورا کلام نعتیہ نہایت لطیف اور دلکش ہے مگر میں یہاں بہت اختصار کے ساتھ مذکورہ بالا اشعار مثال کے طور پر پیش کر رہا ہوں جس میں فنی پختگی اور ایک ایک حرف سے محبت وعقیدت کے جذبات ابھر کر سامنے آئے ہیں۔ اب دوسرے شاعر طفیل دارا کو دیکھا جائے گا۔

---

112 سرور احمد زئی　حیدرآباد سندھ کے اردو شعرا　سہ ماہی عبارت حیدرآباد جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 32 2003ء
113 نکہت ونور،　ص 39
114 ایضاً　ص 68
115 ایضاً　ص 35

دارا طفیل (1923ء ۔1997ء)

پیدائشی نام میاں محمد طفیل ہے قلمی نام طفیل دارا[116] ہے اور دارا تخلص کرتے ہیں ۔یکم اپریل 1923ء میں امرتسر (بھارت میں پیداء ہوئے ۔تعلیم ایم اے اردو ہے ۔ پیشہ درس وتدریس تھا ایم اے او کالج لاہور سے 1983ء میں ریٹائرڈ ہوئے ۔قیام لاہور میں تھا۔

''بعد از خدا'' یہ طفیل دارا کا کلام نعتیہ ہے 192 صفحات کی اس کتاب کو جون 1982ء میں'' آئینہ ادب چوک انارکلی لاہور نے شائع کیا ہے ۔''لاشریک'' یہ طفیل دارا کا حمدیہ کلام ہے ۔☆ جس میں مختلف عنوانات کے تحت حمد رب کو موضوع سخن بنایا گیا ہے ۔یہ کتاب 128 صفحات پر مشتمل ہے ۔اسے بھی حسب سابق آئینہ ادب (لاہور) نے شائع کیا ہے ۔کتاب پر سال اشاعت درج نہیں' مگر ڈاکٹر سید عبداللہ اور مرزا ادیب کے فلیپ سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ کتاب نومبر 1984ء میں شائع ہوئی ہے ۔حمدیہ شعر دیکھئے

قدرت تو تری کن کے نتائج سے عیاں ہے ناقص ہے جو ہر رنگ میں وہ میرا بیاں ہے
مجھ سے بھی ہیں زندہ تری رحمت کے سہارے ہر چیز مری تیری عنایت کا نشاں ہے
اے میرے خدا! امتِ احمد پہ کرم کر رستے میں مسافر کے پڑا سنگِ گراں ہے[117]

نعتیہ شعر ملاحظہ کیجئے

دہر سارا جسم ہے اس کا جسم کا دل آپ ہیں میرے آقا سارے انسانوں میں کامل آپ ہیں
آپ کے قول و عمل کو دیکھ کر کہنا پڑا اپنے ماضی' حال' مستقبل کا حاصل آپ ہیں[118]

طفیل دارا ذات رسالت اور قرآن وسنت سے گہری وابستگی رکھتے تھے ۔یہی وجہ ہے کہ ان کی حمد ہو یا نعت سب میں اعتماد کی لے نظر آتی ہے ۔ان کی نعتوں میں تازگی اور توانائی دونوں موجود ہیں ۔ان کی نعتوں میں تلمیذ محمد اور درویش محمد کی اصطلاحیں بھی شامل ہیں ۔شاعر کی مومنانہ بصیرت اسلام اور پیغمبر اسلام کی مقلد ہے ۔مذکورہ اشعار ان کی نعتوں سے انتخاب ہیں ۔اب آئندہ نعت گو قمر الدین انجم کو دیکھا جائے گا۔

طفیل دارا کا انتقال 16 اگست 1997ء کو لاہور میں ہوا ۔تدفین میانی صاحب کے قبرستان میں ہوئی ۔[119]

---

116. دارا طفیل' لاشریک' آئینہ ادب چوک انارکلی لاہور 1984ء' ص 3
117. ایضاً ص 7
118. بعد از خدا' آئینہ ادب چوک انارکلی لاہور 1982ء ص 29
119. وفیات اہل قلم' ص 250
☆ طفیل دارا کا ایک نعتیہ مجموعہ کلام ''المزمل'' کے نام سے بھی 1986ء میں شائع ہو چکا ہے ۔اس کے ناشر بھی آئینہ ادب لاہور ہیں

انجم، قمر (1926ء۔1999ء)

قمرالدین احمد نام اور انجم تخلص ہے ۔1926ء میں بھارت کے شہر ''اودے پور'' میں پیدا ہوئے۔[120] 1947ء میں ہجرت کے بعد کراچی کو اپنا مسکن بنالیا تھا۔فن شاعری میں وقار صدیقی اجمیری (مرحوم) کے شاگرد تھے۔پاکستان کے چند مایہ ناز ماہر تعمیرات میں ان کا شمار ہوتا تھا۔

''حسنت جمیع خصالہ'' قمر انجم کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔صفحات کی تعداد 256 ہے اور سال اشاعت 1979ء ہے۔اس کا ہدیہ ''دعائے خیر'' رکھا گیا ہے۔یہ مجموعہ ایوان نعت اسٹیٹ ویو بلڈنگ نزد بمبئی ہوٹل آئی آئی چندریگر روڈ کراچی سے شائع ہوا ہے۔

قمر انجم کا دوسرا نعتیہ مجموعۂ کلام ''ستونِ نعت'' کے نام سے 1991ء میں شائع ہو چکا ہے۔

قمر انجم کی نعتوں کے چند اشعار دیکھئے۔

جبیں میری ہو سنگ در تمہارا یا رسول اللہ یہی ہے جینے کا سہارا یا رسول اللہ

ندامت ہے خطاؤں پر مگر نازاں ہوں قسمت پر میرے ہاتھوں میں ہے دامن تمہارا یارسول اللہ[121]

سینہ ہستی روشن روشن کہکشاں ہے جگمگ جگمگ ماہ مدینہ تیری ضیاء سے سارا جہاں ہے جگمگ جگمگ[122]

قمر انجم نے اپنے مسلک کی وضاحت اس قطعہ میں کچھ اس طرح کی ہے۔

کتنی قومیتیں وجود میں ہیں دہر میں خشک و ترک کے رشتے سے

ہم نے بنیاد دوستی رکھی یاد خیر البشر کے رشتے سے[123]

قمر انجم کی نعتیہ شاعری میں نغمگی کا دریا رواں ہے۔وہ رسمی طور پر نعت کہنے کے قائل نہیں بلکہ ذکر رسول ان کے مزاج کا حصہ بن چکا ہے۔قمر انجم کے یہاں ادب' عرفان اور شاعرانہ اسلوب کے تمام محاسن یکجا نظر آتے ہیں۔وہ نعت کے جدید اسلوب میں شاہکار نعتیں کہتے ہیں۔مندرجہ بالا اشعار ان کی نعتیہ شاعری کی ادنیٰ سی جھلک ہیں۔آئندہ شاعر اقبال صفی پوری کو دیکھا جائے گا۔

قمر انجم کا وصال 18 مارچ 1999ء کو کراچی میں ہوا۔سخی حسن قبرستان کراچی میں مدفون ہیں۔[124]

---

120. انجم، قمر حسنت جمیع خصالہ ایوان نعت آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی 1979ء ص15
121. ایضاً ص74-75
122. ایضاً ص99
123. ایضاً ص8
124. صابر براری تاریخ رفتگاں جلد دوم ادارۂ فکر نو، کراچی 2000ء ص190

اقبال صفی پوری (1916-1999ء)

شاہ جمال احمد خلیلی کے فرزند کو شعر و سخن کے دبستان میں اقبال صفی پوری کے نام سے جانا جاتا ہے۔۔ان کا پیدائشی نام اقبال احمد خلیلی ہے۔یہ 1916ء میں صفی پور ضلع اناؤ۔یوپی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[125]

اقبال صفی پوری کے نعتیہ مجموعہ کلام کا نام ''رحمت لقب'' ہے۔یہ 104 صفحات پر مشتمل ہے اور 1988ء میں مرکز نعت صفی پور ہاؤس ناظم آباد نمبر 1 کراچی نمبر 18 سے شائع ہوا ہے۔

ان کی نعتوں کے شعر دیکھئے۔

ادھر ڈھونڈتی ہے ،ادھر ڈھونڈتی ہے — مدینے کو میری نظر ڈھونڈتی ہے
وہ ہے خواب گاہ شہ ہر دو عالم — دعا بھی جہاں خود اثر ڈھونڈتی ہے
بلائیں گے ،اقبال اک دن وہ در پر — جنہیں مدتوں سے نظر ڈھونڈتی ہے[126]

کہاں کوئی اس کو پہنچ سکا وہ جو گفتگوئے رسول ہے — وہ ادائے غنچہ وگل کہاں جو ادائے خوئے رسول ہے
مرا عزم ہے مرا ہم سفر،مر شوق ہے مر اراہ بر — مجھے پیچ وخم کی کہاں خبر،مرا دل تو سوئے رسول ہے
یہ ضیائے انجم و کہکشاں جو حسین ہے تو ہوا کرے — مرے قلب وروح کی روشنی فقط آرزوئے رسول ہے[127]

اقبال صفی پوری نعتیہ مشاعروں کے حوالے سے بہت مقبول تھے آپ بلاشبہ ایک قابل احترام نعت گو تھے۔آپ کی نعتیہ شاعری خوبصورت اور دیدہ زیب تلمیحات وتشبیہات سے مزین ہے۔آپ کا لفظ لفظ عشق رسول سے وابستہ نظر آتا ہے۔آپ کی نعتوں میں روح پرور اور کیف آور فضا موجود ہے۔مذکورہ بالا اشعار اس سلسلے میں بہترین حوالہ ہیں۔اب اگلے شاعر کاوش وارثی کو دیکھا جائے گا۔

اقبال صفی پوری 24 مئی 1999ء کو ملک بقا کی جانب روانہ ہو گئے۔پاپوش نگر کے قبرستان میں آسودۂ لحد ہیں۔[128]

کاوش وارثی (1937-1999ء)

فیاض احمد خاں نام اور کاوش تخلص ہے۔[129] 1937ء میں اٹاوہ (یوپی) ہندوستان میں پیدا ہوئے وارثی ہیں اس لئے اپنے نام اور تخلص کے ساتھ وارثی نسبت کو ظاہر کرتے تھے۔

فیاض کاوش تقسیم ہند کے بعد 1952ء میں پاکستان آئے اور میر پور خاص (سندھ) کو اپنا مستقر ٹھہرایا۔ آپ کا مستقل قیام میر پور خاص میں تھا۔آپ کا پیشہ درس وتدریس ہے ایم اے ہیں شاہ عبداللطیف گورنمنٹ

---

125. اقبال صفی پوری رحمت لقب مرکز نعت صفی پور ہاؤس ناظم آباد نمبر1،کراچی 1988ء ص5
126. ایضاً ص32
127. ایضاً ص95
128. دبستانوں کا دبستان کراچی اول، ص72
129. کاوش وارثی 'نور و نکہت' اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ 1979ء ص3

کالج میر پور خاص (سندھ) میں شعبۂ اردو کے صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہے شاعری کے علاوہ آپ کا شمار پاکستان کے معروف قلمکاروں میں بھی ہوتا ہے۔

''نور و نکہت'' یہ فیاض کاوش کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جس میں حمد و نعت، سلام و مناقب اور قطعات و رباعیات موجود ہیں۔ اس مجموعہ کے ناشر ''اسلامی کتب خانہ'' اقبال روڈ، سیالکوٹ ہیں 160 صفحات پر مشتمل یہ کتاب 1979ء میں شائع ہوئی ہے۔ نور و نکہت سے چند اشعار دیکھئے۔

جو اٹھاؤں سر تو کیسے بھلا تیرے آستاں سے | مری بندگی یہی ہے، مری زندگی یہی ہے
یہی التجا سدا ہے، مری ربِ دو جہاں سے | ہو مجھے بھی کاش حاصل کبھی سیر کوئے بطحیٰ! 130

''دورِ جہالت سے عہدِ رسالت تک'' یہ فیاض کاوش کی نعتیہ نظم کا عنوان ہے اس میں تاریخ اسلام کے ابتدائی حالات دلنشین پیرایئے میں منظوم کئے گئے ہیں اس نعتیہ نظم میں روانی اور ندرتِ اسلوب کی بہترین مثالیں موجود ہیں۔ اس نظم کے دو مختلف بند دیکھئے پہلے میں دورِ جہالت کا ذکر ہے جبکہ دوسرے میں عہدِ رسالت کی آمد کا مژدہ جانفزا ہے۔

کوئی جگنو بھی شب کو نہ گلبن میں تھا | ذہن چٹخا کیا روح گھٹتی رہی
ہار خاروں کا پھولوں کی گردن میں تھا | صبح دم صحن گلشن میں دیکھا یہی
شب پہ جس طرح شب خون مارا گیا | یوں افق در افق جھلملاتی شفق
ہر طرف انقلابِ حسیں آگیا | اور پھر نور کا ایسا تڑکا ہوا 131

فیاض کاوش وارثی اناوی کا نعتیہ کلام رفعت و بلندی اور جذبے کی صداقت سے ہمہ شتہ ہے ان کی نعتیہ شاعری اخلاص فکر و عمل کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کاوش وارثی کے نعتیہ کلام کی نمایاں خوبیوں میں خدا کی محبت رسول خدا کی محبت اور بندگان خدا کی محبت موجود ہے مذکورہ بالا نعتیہ اشعار اس صداقت کے آئینہ دار ہیں۔ آئندہ اشعار حافظ لدھیانوی کو دیکھا جائے گا۔

ممتاز ادیب و نقاد، سماجی و مذہبی کارکن صدارتی ایوارڈ یافتہ نعت گو شاعر پروفیسر فیاض احمد خان کاوش وارثی اناوی تقریباً دو ماہ کی علالت کے بعد بروز منگل 2/رجب المرجب 1420ھ/12 اکتوبر 1999ء کو بجے اس عالمِ فنا سے عالم بقا کی جانب روانہ ہوئے۔ میر پور خاص سندھ میں مدفون ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی امامت میں پڑھی گئی۔ 132

---

130 کاوش وارثی ص 29
131 ایضاً، ص 32-34
132 خط بنام راقم۔ مرسلہ۔ قدرت اللہ بیگ 26 اکتوبر 1999ء

حافظ لدھیانوی (1921ء-1999ء)

حافظ محمد عظیم کے فرزند کا پیدائشی نام حافظ سراج الحق ہے شاعری میں حافظ لدھیانوی کے نام سے مقبول تھے۔ حافظ لدھیانوی 7 جولائی 1921ء میں لدھیانہ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[133] بی اے گورنمنٹ کالج لدھیانہ سے کیا۔ نیشنل سیونگز ڈیپارٹمنٹ پاکستان میں ملازمت کی۔ فیصل آباد میں شعبۂ نعت میں خدمات انجام دے رہے تھے۔

''ثنائے خواجہ'' یہ حافظ لدھیانوی کا سب سے پہلا نعتیہ مجموعہ ہے جسے منیب الرحمان اینڈ برادرز سرگودھا نے 1971ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے صفحات 182 ہیں۔

نشیدِ حضوری 1980ء؛ نعتیہ قطعات 1981ء؛ کیف مسلسل 1982ء؛ مطلع فاراں 1987ء؛ صَلِّ علٰی النبی 1990ء؛ معراج سفر 1990ء؛ یا صاحب الجمال 1990ء؛ جذبِ حساں 1991ء؛ تائید جبریل 1992ء؛ نعتیہ رباعیات 1992ء؛ خاتم النبیین کے حضور 1993ء؛ معراجِ فن 1994ء؛ سلام بحضور خیر الانام۔ سال اشاعت درج نہیں۔ نعتیہ اشعار دیکھئے۔

جو خوش نصیب حضوری میں جا نکلتا ہے — لبوں سے نغمہ صلِ علٰی نکلتا ہے
نگاہِ شوق کو ملتا ہے اذنِ گویائی — خموشیوں میں بھی اک مدعا نکلتا ہے
جنابِ رحمتِ عالم کا فیض ہے ''حافظ'' — جو میرے شعر سے مضموں نیا نکلتا ہے[134]

اشکِ غم کا درِ اقدس پہ دعا ہو جانا — میں نے دیکھا ہے خموشی کا صدا ہو جانا
تو جو آئی ہے حضوری سے مشرف ہوکر — قریہ جاں سے بھی اے بادِ صبا ہو جانا
حادثہ ایسا دل و جاں پہ نہ گزرا تھا کبھی — اک قیامت ہے مدینے سے جدا ہو جانا[135]

حافظ لدھیانوی غزل سے نعت کی طرف آئے ہیں۔ اسی لئے ان کے ہاں جذبے کا رچاؤ انتہا پر ہے۔ حافظ صاحب کی نعتوں کے ایک ایک لفظ میں معنی و مفہوم کا سمندر موجزن ہے ان کی ترکیبات و تشبیہات منفرد ہیں روحانی واردات اور وجدانی کیفیات سے ان کی شاعری مرصع ہے اب لطیف اثر کو دیکھا جائے گا۔

حافظ لدھیانوی کا انتقال 16 اکتوبر 1999ء کو ہوا اور تدفین فیصل آباد میں ہوئی[136]

1333 حافظ لدھیانوی — نشیدِ حضوری — ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور — 1979ء، ص16
134 ایضاً ص76
135 ایضاً ص21
136 وفیات اہل قلم، ص129

اثرؔ،لطیف (1922ء۔2000ء)

لطیف اثر15دسمبر 1922ء میں کانپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[137] لطیف اثر کا تعلق لکھنواور سندیلہ ضلع ہردوئی۔یوپی (بھارت) سے تھا لیکن ان کے والد بغرض ملازمت کانپور آئے اور یہیں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

1936ء سے باقاعدہ شعر گوئی کا آغاز کیا۔حضرت سید شاہ ابو محمد علاء ثاقب کانپوری (سجادہ نشین شاہ غلام رسول رسول نما عرف دادامیاں) سے اصلاح سخن لیتے تھے۔

لطیف اثر کی متعدد کتب شائع ہوچکی ہیں۔صحیفۂ نعت 1989ء،صحیفۂ ذات (حمد) 1992ء،صحیفۂ نور 1992ء، چراغ راہِ حرم 1994ء، سرکارِ دو عالم (غیر منقوط) 1995ء، شافع محشر 1995ء، اللّٰھم (غیر منقوط) 1996ء،طلوعِ حمد 2000ء کے علاوہ بھی کتب شائع ہوئی ہے۔جب کہ غیر مطبوعہ کتب اس کے علاوہ ہیں۔لطیف اثر کی تمام کتابیں وقاص اکیڈمی بیناہاؤس 9۔بی بلاک آئی نارتھ ناظم آباد کراچی سے شائع ہوئی ہیں۔

''صحیفۂ حمد'' یہ لطیف اثر کے حمد یہ کلام کا مجموعہ ہے۔جس میں انہوں نے اللہ رب العزت کے 99صفاتی اسماء حسنیٰ کو شعری آہنگ دیا ہے۔1988ء میں کراچی سے شائع ہونے والے اس مجموعہ کلام کے کل صفحات 230ہیں۔ان کی حمد و نعت کے چند اشعار دیکھیے۔

حمد

تیرے محبوب کے سوا اب تک　　کس نے جانا ہے تیرا راز ملک
طفیلِ احمد مرسل پہنچ رہاہوں میں　　تیراہوں اور تجھے پہچانتاہوں الواسع[138]
لاکھ کثرت میں ہو لیکن وحدت　　تیری پہچان ہے الہ الناس

نعت

گلشن زیست جن پہ ناز کرے　　سو بہاروں کی وہ بہار بشیر[139]
خوف ہو کیوں اثر کو محشر کا　　آپ کا جب ہو آسرا عاقب[140]

میرے آقا سے کہا اللہ نے بالیقین وما ارسلنک الا رحمۃ للعٰلمین
اس امر میں ہیں وہی وہ اور کوئی ان سا نہیں وماارسلنک الا رحمۃ للعالمین

---

137 اثر،لطیف صحیفۂ حمد وقاص اکیڈمی بیناہاؤس نارتھ ناظم آباد، کراچی 1988ء ص5
138 ایضاً ص13-14
139 اثر،لطیف صحیفۂ نعت // // // 1989ء ص53
140 ایضاً ص36

ان پہ قربان ہو میرا ایمان و دیں اللھم صل علیٰ محمد
جن سے وابستہ ہے جلوۂ آفرین اللھم صلّ علیٰ محمد

لطیف اثر کی نعتیں رسول مقبول ﷺ سے والہانہ محبت کی آئینہ دار ہیں مذکورہ بالا اشعار لطیف اثر کی قادر الکلامی کے شاہد ہیں۔ اکثر سخت اور مشکل ردیفوں میں بھی بامعنی اور صاف صاف شعر کہتے نظر آتے ہیں۔ اب آئندہ شاعر اقبال عظیم کو بھی اسی تناظر میں دیکھا جائے گا۔

لطیف اثر کا انتقال 7 جون 2000ء کو ہوا۔ کراچی میں آسودۂ لحد ہیں۔[141]

اقبال عظیم (1913ء۔2000ء)

اقبال عظیم کی پیدائش 8 جولائی 1913ء کو میرٹھ۔ یوپی (بھارت) میں ہوئی۔[142] جبکہ ان کا آبائی وطن انبہٹہ ضلع سہارن پور ہے۔ لکھنؤ اور اودھ کی گلیاں تربیتی ماحول کا حصہ ٹھہریں۔ درس وتدریس کے شعبہ سے تعلق رہا۔

''پیکرِ نور'' اقبال عظیم کی نئی نعتوں پر مشتمل ہے۔ 96 صفحات کی اس کتاب پر سالِ اشاعت ندارد ہے۔ اقبال عظیم کا کلیات نعت ''زبورِ حرم'' 8 جولائی 1999ء کو شائع ہوا۔ اس کی اشاعت کا اہتمام حضرت حسان نعت کونسل پاکستان ٹرسٹ کراچی نے بڑی چاہ سے کیا تھا۔ ناتجربہ کار لوگوں کی وجہ سے اس کیلات نعت میں بے شمار اغلاط ہیں۔ جس سے کتاب کا معنوی حسن ماند پڑ گیا ہے۔

کلیاتِ نعت ''زبورِ حرم'' کا تازہ ایڈیشن اقبال عظیم کے صاحبزادے شاہین اقبال کی نگرانی میں نعت ریسرچ سینٹر کراچی کے تعاون سے 2010ء میں شائع ہوا ہے۔ توقع تھی کہ ان کے صاحبزادے کلیاتِ نعت کو بہت اہتمام سے شائع کریں گے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ کتاب میں ''اغلاط نامہ'' لگا ہونے کے باوجود بے شمار غلطیاں موجود ہیں۔ حتیٰ کہ انھوں نے اپنے والدِ گرامی کے حالاتِ زندگی اور نہ ہی سالِ وفات دینے کی زحمت گوارا کی۔

اقبال عظیم وہ خوش قسمت اور مقبول نعت گو ہیں کہ اُن کی کتب کی ہر سمت پذیرائی ہوتی ہے۔ جسے دیکھو وہ اقبال عظیم کی نعتوں سے متاثر ہے۔ شعبہ تصنیف و تالیف وترجمہ جامعہ کراچی کے روحِ رواں بالغ نظر نقاد اور نعت کا ستھرا ذوق رکھنے والے سیّد خالد جامعی نے بھی اقبال عظیم سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے۔ آپ نے جریدہ 32 غیر مطبوعہ کتابیں نمبر (جلد چہارم 2005ء میں شائع کیا۔ جس میں اقبال عظیم کا مکمل نعتیہ کلام ''درودوں کا گجرا سلاموں کی ڈالی'' کے نام سے شائع کیا ہے۔ عقیدت و محبت کے اس مرقع میں وہ سب کچھ

---

141 دبستانوں کا دبستان ص 40
142 اقبال عظیم قاب قوسین پنجاب بک ہاؤس اُردو بازار، کراچی 1984ء ص 5

موجود ہے جس کی ضرورت اکثر شعبۂ نعت کے طالب علموں اور وابستگان نعت کو ہوتی ہے۔ اس شمارے کی وہ پذیرائی نہیں ہوسکی جس کا یہ مستحق تھا۔ حتیٰ کے اس اہم کام کا ذکر بھی کلیاتِ نعت زبورِ حرم میں نہیں۔ اب بھی نعت سے محبت کرنے والے اس شمارے کی بخوبی پذیرائی کرسکتے ہیں۔

''قاب قوسین'' اقبال عظیم کی نعتوں کا خوبصورت مجموعہ ہے۔ اپریل 1984ء میں اس کی اشاعت دوم ہوئی تھی۔ اس کے ناشر پنجاب بک ہاؤس اردو بازار کراچی نمبر 1 ہیں۔ اس کے صفحات 144 ہیں۔

اقبال عظیم بصارت سے محروم تھے تاہم ان کی بصیرت تر تھی جس کا اظہار ان کی نعتیہ شاعری میں موجود ہے۔ ان کی نعتوں کے یہ اشعار دیکھئے۔

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ — جبیں افسردہ افسردہ ،قدم لرزیدہ لرزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ — نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ
مدینے جاکے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں — ہوا پاکیزہ پاکیزہ ،فضا سنجیدہ سنجیدہ
بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے — مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ[143]
نعت میں کیسے کہوں ان کی رضا سے پہلے — میرے ماتھے پہ پسینہ ہے ثنا سے پہلے
نور کا نام نہ تھا عالم امکاں میں کہیں — جلوہ صاحب لولاک لما سے پہلے
میری آنکھیں مرا رستہ جو نہ روکیں اقبال — میں مدینے میں ملوں رہ نما سے پہلے[144]

اقبال عظیم کی نعت گوئی عصر حاضر کا ایک معتبر اور خوش کن حوالہ ہے۔ اقبال عظیم کی نعتیں قبولیت عامہ کے منصب سے ہمکنار ہیں۔ مذکورہ بالا منتخب اشعار آپ کی معروف نعتوں سے لئے گئے ہیں اقبال عظیم کی مقبولیت کی علامت یہ ہے کہ آپ کی نعتیں آج بھی اسی ذوق وشوق سے پڑھی جاتی ہیں آپ کی نعتیہ کتب کو ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ اب آئندہ شاعر ریاض سہروردی کو دیکھا جائے گا۔

اقبال عظیم جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب 22 ستمبر 2000ء کو فجر کی اذان سے چند لمحے پہلے اس دارِ عدم سے ملکِ بقا کی جانب روانہ ہوگئے۔

ریاض سہروردی (1919ء۔2001ء)

مفتی سید محمد جلال الدین چشتی سراجی کاشمیری کے فرزند کو مولانا سید ریاض الدین سہروردی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ریاض سہروردی 18 رجب المرجب ۱۳۳۷ھ/4 اپریل 1919ء کو جے پور (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔[145] جب کہ شاعری میں ریاض تخلص کرتے ہیں شاعری میں اپنے والد سے اصلاح لیتے تھے بعد

143 اقبال عظیم ص 33۔34
144 ایضاً ص 35۔36
145 نجم سہروردی کتابچہ سوانح وخدمات ریاض سہروردی جامع مسجد بغدادی تین ہٹی، کراچی (سن ندارد) ص 3

میں ماسٹر روشن دین روشن (مرحوم) (استاد ایم اے او کالج امرتسر) سے تلمذ حاصل رہا۔ فروغ نعت کے لئے نمایاں خدمات انجام دیں۔☆

''دیوان ریاض'' ریاض سہروردی کا نعتیہ دیوان ہے۔ اس کے 272 صفحات ہیں اس کے ناشر رومی پبلشنگ ہاؤس کراچی ہیں۔ یہ کتاب بغدادی جامع مسجد کوارٹرز تین ہٹی کراچی نمبر 5 سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس پر سال اشاعت درج نہیں۔

ریاض رسول کا حصہ اول 64 صفحات پر مشتمل تھا جو تقسیم سے قبل امرتسر سے شائع ہوا۔ ریاض رسول دوم 172 صفحات اور ریاض رسول کا حصہ سوم 1986ء میں کراچی سے شائع ہوئے۔

ریاض سہروردی کے نعتیہ اشعار دیکھئے

جو بھکاری آپ کے در کا　　وہ شہنشاہ ہے مقدر کا
عرش والے طواف کرتے ہیں　　سید کائنات کے گھر کا [146]

ہیں حضور مظہر ذات حق یہ بڑے کمال کی بات ہے　　وہ بھی نور ہے یہ بھی نور ہے۔ عجیب کمال کی بات ہے
ملی جس کو نسبت مصطفیٰ تو درود اس پہ پڑھا گیا　　یہ ہے اک حقیقت حق نما یہ نبی کی آل کی بات ہے [147]

ریاض سہروردی کے اسلوب بیان میں تازگی اور روایت و جدت کا حسین امتزاج موجود ہے۔ مذکورہ بالا اشعار میں فنی لسانی اور عروضی پاسداری کی مثال نمایاں ہے۔ والہانہ جذبات اور عالمانہ انداز نے نعت گوئی کو جذب واثر کی کیفیات سے دو آتشہ کر دیا ہے۔ اب اسی تناظر میں شاعر فدا خالدی دہلوی کو دیکھا جائے گا۔

علامہ ریاض سہروردی ۴ ذی الحج ۱۴۲۱ھ مطابق 28 فروری 2001ء کو کراچی میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ جامع مسجد بغدادی مارٹن کوارٹرز کراچی میں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔ [148]

☆ ''الجلال کے نام سے جلال الدین چشتی کا نعتیہ دیوان آستانہ سہروردیہ لاہور سے 128 صفحات پر مشتمل شائع ہو چکا ہے۔ اس پر سال اشاعت درج نہیں۔ ریاض سہروردی انجمن عندلیبان ریاض رسول کے بانی و صدر بھی تھے۔ نعت خوانی کے حوالے سے اس انجمن نے نمایاں خدمات انجام دیں ہیں۔ 16 اکتوبر 1982ء میں نعت کالج کی بھی بنیاد رکھی جس میں نعت خوانی کی تربیت دی جاتی ہے۔

ف2 علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی کے سب سے چھوٹے صاحبزادے قاری سید محمد اعجاز الدین سہروردی ''کلیات ریاض سہروردی'' کی طباعت کے لیے کوشاں ہیں۔ قاری صاحب کے دونوں فرزند سید محمد نجم الدین سہروردی اور سید محمد شہاب الدین سہروردی اس کلیات کے لیے اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ علامہ ریاض سہروردی کی یہ کلیات نعت انشاء اللہ ہو العزیز شعبۂ نعت میں یادگار ثابت ہوگی۔

146 ریاض سہروردی　ریاض رسول (سوم) رومی پبلشنگ ہاؤس، کراچی 1986ء　ص 17
147 ایضاً ص 57
148 کتابچہ سوانح و خدمات ریاض سہروردی، ص 13

فدؔا خالدی (1920ء۔2001ء)

اُردو کے معروف رباعی گوشاعر 10 اپریل 1920ء کو دہلی (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ فدا خالدی دہلوی کا شمار معروف استادوں میں ہوتا تھا۔ فدا خالدی نواب مرزا داغ دہلوی کے تلمیذ ارشد حضرت بیخود دہلوی کے شاگرد رشید تھے۔[149] رباعیات، غزلیات اور نظموں کا ایک ایک دیوان طبع ہو چکا ہے۔

''م۔ص'' فدا خالدی دہلوی کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔ بزم یوسفی۔33۔اے بلاک نمبر 1 فیڈرل بی ایریا کراچی نے اس کو 1983ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے کل صفحات 160 ہیں۔ فدا خالدی کا نعتیہ انداز دیکھئے۔

اللہ غنی رتبہ عالی شہ دیں کا ۔۔۔ ہے عرش معلیٰ پہ قدم خاک نشین کا
ہشیار کہ چھوٹ نہ جائے نہ دامان محمد ۔۔۔ اس رہ میں بھٹکا تو نہ دنیا کا نہ دیں کا[150]
آئینۂ قرآن مبین ہے تری سیرت ۔۔۔ رحمت ہر اک لفظ ترے ذکر حسیں کا

غم عشق نبی ہے اور میں ۔۔۔ حیات دائمی ہے اور میں ہوں
نظر محو جمال مصطفےٰ ہے ۔۔۔ مسلسل بے خودی ہے اور میں ہوں
نظر ہے ساقی کوثر کی جانب ۔۔۔ مکمل آگہی ہے اور میں ہوں
فدا ہیں گنبد خضرا پہ نظریں ۔۔۔ تجلی طور کی ہے اور میں ہوں[151]

فدا خالدی دہلوی کا شمار قادر الکلام اساتذہ کرام میں ہوتا ہے آپ کی نعتیہ شاعری محبت رسول میں ایسی رچی بسی ہے کہ اس کے مطالعے سے سرشاری کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے آپ کی نعتوں میں کیف واثر کا ایک جہان معنی آباد ہے۔ جس کے مطالعے سے کیف انگیز تاثر ابھرتا ہے۔ عشق رسول کی تڑپ بے تابی اور بھی سوا ہو جاتی ہے۔ اب ہلال جعفری کو دیکھا جائے گا۔

2 مارچ 2001ء کو فدؔا خالدی دہلوی کی آنکھیں خوابِ اجل سے بند ہوگئیں۔ پاک کالونی کراچی کے قبرستان میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔[152]

ہلاؔل جعفری (1921ء۔2001ء)

سید اشرف علی جعفری پیدائشی نام ہے۔ ہلاؔل جعفری تخلص ہے۔ 1921ء میں ریاست الور (راجپوتانہ) بھارت میں ولادت ہوئی۔[153] 1947ء میں ملتان کو اپنی قیام گاہ بنایا۔ کراچی میں بھی سکونت پذیر رہے۔

149. فدؔا خالدی م۔ص بزم یوسفی فیڈرل بی ایریا، کراچی 1983ء ص25
150. ایضاً ص51
151. ایضاً ص 52
152. معروف اہل قلم کی تاریخ پیدائش و وفات، ص38
153. ہلاؔل جعفری، ہلال حرم، مکتبہ اہل قلم ملتان، 1984ء ص3

پھر اسلام آباد چلے گئے اور وہیں انتقال ہوا۔

"ہلال حرم" مکتبہ اہل قلم ملتان نے شائع کی ہے۔ یہ ہلال جعفری کا کلام نعتیہ ہے۔ جس کا پہلا ایڈیشن 1984ء میں شائع ہوا تھا واضح رہے کہ اس سے پہلے ہلال جعفری کے کئی نعتیہ شہ پارے شائع ہو چکے ہیں۔ جان رحمت / 1966ء (تضمین بر سلام' مولانا احمد رضا خاں بریلوی) (مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام) معراج مصطفیٰ / 1966ء (تضمین بر کلام' مولانا احمد رضا خاں بریلوی) وہ سرورِ کشورِ رسالت سرِ عرش جلوہ گر ہوئے تھے طلوع سحر / اپریل 1971ء۔ (نعتیہ مسدس)

نعتیہ رنگ دیکھئے۔

ان کو خدا نے نور کا پیکر بنادیا — اپنی صفاتِ خاص کا مظہر بنادیا
گیسوئے مشکبار پیمبر ترے نثار — کونین کی فضا کو معطر بنادیا
سائے کو ان کے سایۂ رحمت میں ڈھال کر — ہر زاویئے سے نور کا پیکر بنادیا
حسنِ ازل نے اہلِ نظر کے لئے ہلالؔ — منظر بنادیا پسِ منظر بنادیا [154]

جو ذرے ملے مجھ کو مدینے کے سفر میں — چن چن کے وہ سب رکھ لئے دامانِ نظر میں
بیٹھا ہوں لئے درد محمد کا جگر میں — اللہ کی رحمت سے ہے سب کچھ مرے گھر میں
میدانِ قیامت میں ہے ایک ایک گنہگار — رحمت کی قسم' رحمتِ عالم کی نظر میں
اب چھوڑ دے کشتی کو ہلالؔ ان کے کرم پر — وہ چاہیں تو ساحل ابھی بن جائے بھنور میں [155]

ہلال جعفری کی نعتیہ شاعری قبولیت عامہ کے منصب پر فائز ہے۔ مذکورہ بالا نعتیہ اشعار ہلال جعفری کی نعتیہ شاعری کا حسن انتخاب ہیں۔ ان کی نعتوں میں فنی استعداد تخلیقی صلاحیت اور گداز قلب کی کارفرمائی شامل ہے۔ مہارت فن قدرت کلام اور ندرت بیان ان کی شاعری کا خاصہ ہے ہلال جعفری فن تضمین نگاری کے بھی ایک باکمال شاعر ہیں صفات کی تنگی کی وجہ سے ان کی تضمینات کا نمونہ دینے سے قاصر ہوں۔ آئندہ شاعر مسرور کیفی کو ملاحظہ کیا جائے گا۔

15-14 اکتوبر 2001ء کی درمیانی شب ان کا انتقال اسلام آباد میں ہو گیا اور یہیں دفن ہوئے۔ [156]

نعتیہ تضمینات کے حوالے سے بھی ہلالؔ جعفری "کشکولِ ہلال" 2000ء میں شائع ہوئی۔ اس میں معروف لوگوں کے کلام پر تضمینات شامل ہیں۔

---

154. ہلال جعفری' ص 75
155. ایضاً' ص 50
156. تذکرہ نعت گویان راولپنڈی۔ اسلام آباد' ص 35

مسرور کیفی (1928ء۔2003ء)

حاجی عبدالرحمٰن ذکریا کے صاحبزادے صالح محمد کو "مسرور کیفی" کے نام سے جانا جاتا ہے۔کراچی (سندھ) میں 28 فروری 1928ء میں پیدا ہوئے۔[157] 1948ء سے ادبی زندگی کا آغاز بچوں کی نظمیں لکھ کر کیا

چراغ حرا/1978ء، ملجاو ماوئی/1980ء، جمال حرم/1981ء، مولائے کل/1982ء، نور یزداں/1983ء، میزاب رحمت/1984ء، ہالۂ نور/1985ء، سیدالکونین/1986ء، مرحبا/1987ء، سجدہ حرف/1988ء، حرف عطا/1992ء۔آئینۂ انوار/1993ء، نقش جمال/1996ء، عکس تمنا/1997ء، نعت نگار (اوّل)/1999ء، کرم در کرم/2000ء، ہالہ نور ومرحبا سلام اُن پر تین علیحدہ کتابچے ہیں جو بسبب حاضری ترتیب دیئے گئے تھے۔یہ بعد میں شائع ہونے والے نعتیہ مجموعوں میں شامل کردیئے گئے ہیں۔سفینۂ نعت مرتبہ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی آٹھ مجموعہ ہائے کلام کا انتخاب ہے۔☆

"چراغ حرا" مسرور کیفی کا سب سے پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جو جنوری 1978ء میں عروج ادب۔رمضان اسٹریٹ کراچی نمبر 2 کے زیراہتمام شائع ہوا۔اس کے 160 صفحات ہیں۔مسرور کیفی کی نعتوں کے اشعار ملاحظہ کیجئے۔

مہکائے ہوئے دل میں گلستاں محمد ‏ رہتے ہیں سدا شاد فدایان محمد
کیا کیا نہ تراشے گئے الفاظ کے پیکر ‏ ہوتی ہے مگر کس سے بیاں شان محمد[158]

کلی میرے دل کی کھلی جارہی ہے ‏ مدینے سے موج صبا آرہی ہے
خوشا بخت معراج کیا پا رہی ہے ‏ نظر سبز گنبد سے ٹکرا رہی ہے
شب و روز کس کس ادا سے نہ پوچھو ‏ مری روح آقا کے گن گا رہی ہے[159]

ہم پر حضور یونہی نظر آپکی رہے ‏ جیسے بنی ہوئی ہے ہماری بنی رہے
سیراب ہو نہ جاؤں میں جلووں سے آپ کے ‏ جب تک مری حیات رہے تشنگی رہے[160]

مسرور کیفی کی نعتیہ شاعری تو عامیانہ سی تھی مگر اس میں عشق رسول کی شدت زوروں پر دکھائی دیتی ہے۔انہوں

157۔ مسرور کیفی چراغ حرا عروج ادب رمضان اسٹریٹ کراچی 1978ء ص15

☆ "سفینۂ نعت" مسرور کیفی کے آٹھ نعتیہ مجموعہ ہائے کلام کا ایک اہم اور یادگار انتخاب نعت ہے۔جسے ممتاز ماہر تعلیم وادیب ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی نے ترتیب دیا تھا۔اس کے علاوہ مسرور کیفی اپنے نئے نعتیہ مجموعہ کلام کی تیاری کے ساتھ ساتھ صاحب دیوان نعت گوشعرا کا ایک مثالی انتخاب بھی ترتیب دے رہے تھے۔"نعت نگار" یہ مسرور کیفی کی ایک طویل نظم ہے۔جس میں شعبہ نعت سے تعلق رکھنے والوں کیلئے ایک ایک شعر کہا گیا۔نعت نگار ایک عمدہ کاوش ہے جس کی اہمیت ہر دور میں مسلم رہے گی۔اس کی جلد اول شائع ہوچکی ہے۔اس کی دوسری جلد ہنوز تشنۂ طبع ہے۔

158۔ ایضاً ص69

159۔ ایضاً ص95

160۔ ایضاً ص130

نے بہت زیادہ اعلیٰ پائے کی نعتیں تو نہیں کہیں مگر ان کی تمام نعتیں سادگی کے جذب واثر سے مالا مال ہیں۔ وہ اپنی بات کو آسان اور سادہ اشعار میں کہنے پر قدرت رکھتے تھے۔ اب دوسرے شاعر حفیظ تائب کو دیکھا جائے گا۔

30 جنوری 2003ء کو مسرور کیفی کا انتقال ہوا۔ یکھی میمن قبرستان عثمان آباد کراچی میں مدفون ہیں۔[161]

تائب، حفیظ (2004-1931)

تحفۃ الحرمین 1947ء کے مصنف حاجی چراغ دین قادری سروری کے گھر پشاور میں 14 فروری 1931ء کو جو فرزند تولد ہوا اس کا نام "عبدالحفیظ" رکھا گیا۔ اسی عبدالحفیظ کو دنیائے نعت و ادب میں "حفیظ تائب" کے نام سے جانا جاتا ہے۔[162]

حفیظ تائب کا آبائی وطن اور ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کی جگہ احمد نگر (ضلع گوجرانوالہ) تھا۔ جب کہ انہوں نے میٹرک 1947ء میں زمیندار ہائی اسکول گجرات سے اور انٹرمیڈیٹ 1949ء میں زمیندار کالج لاہور سے پاس کیا۔ اس کے علاوہ فاضل اردو 1964ء، ایف اے 1965ء، بی اے 1969ء (پرائیویٹ) اور ایم اے پنجابی 1974ء (پرائیویٹ) میں کر چکے تھے۔

حفیظ تائب نے اپنی پہلی ملازمت کا آغاز محکمہ برقیات روایڈا سے 14 دسمبر 1949ء سے کیا اور یہاں پر پورے تیس سال گزارنے کے بعد 5 فروری 1979ء کو اس ادارے کو خیر باد کہا۔

حفیظ تائب نے اپنی دوسری ملازمت کا آغاز بحیثیت لیکچرار پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے کیا۔ یہاں پر انہوں نے لیکچرار کے علاوہ بحیثیت اسسٹنٹ پروفیسر اور جز وقتی استاد کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔ یہاں پر 14 سال گزارنے کے بعد نومبر 1993ء میں رخصت ملی۔

حفیظ تائب کی ساری زندگی فروغ نعت اور تحقیق نعت سے عبارت ہے اس شعبہ میں آپ نے بہت لازوال خدمات انجام دی ہیں۔ جنہیں ہر دور میں مثال کے طور پر پیش کیا جاتا رہے گا۔

حفیظ تائب کے کئی نعتیہ مجموعہ ہائے کلام زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے ہیں صلوا علیہ وآلہ 1978ء و سلموا تسلیما 1990ء، وہی یٰسین وہی طٰہٰ 1998ء، مناقب 1999ء، کوثریہ 2003ء، حفیظ تائب کی "کلیاتِ

---

161 خاکی القادری دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ شمارہ نمبر 3 مارچ 2004ء ص 215

162 تائب، حفیظ صلوا علیہ وآلہ ادب نما لاہور (بار دوم) 1991ء 136 ص

حمد ونعت ''کلیاتِ حفیظ تائب'' کے نام سے 2005ء میں شائع ہو چکی ہے۔ جسے القمر انٹر پرائزر اردو بازار' لاہور نے بہت اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ 696 صفحات کی اس کلیات میں حفیظ تائب کا تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ حمد ونعت کا کلام شامل ہے۔ حفیظ تائب بارگاہِ رسالت میں رقم طراز ہیں۔

ولادتِ باسعادت

ہوا جلوہ گر آفتابِ رسالت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا
مٹی دہر سے کفر و باطل کی ظلمت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا
مساوات و انصاف کا ابر برسا ہوا دامنِ زندگی دھل کے اُجلا
فضا سے چھٹا ہر غبارِ جہالت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا
ہوئی جلوہ ریزی جو غارِ حرا سے زمانہ چمک اٹھا اس کی ضیاء سے
ملی نوعِ انساں کو راہِ ہدایت زمیں جگمگائی فلک جگمگایا [163]

نبی کے حسن سے ہستی کا ہر منظر چمکتا ہے
انہی کے نقشِ پا سے گنبدِ بے در چمکتا ہے
نبی نے زندگی کی تیرہ شب کو دی ہے تابانی
وہی مہتاب ہے جو روح کے اندر چمکتا ہے
جو تعلیم توازن آپ نے دی ہے زمانے کو
اسی سے آدمیت کا ہر اک جوہر چمکتا ہے [164]

حفیظ تائب کا شمار عہد موجود کے کامیاب اور نمائندہ شعرا میں ہوتا ہے۔ تائب صاحب کوچہ غزل سے وادیِ نعت میں داخل ہوئے۔ ان کے کلام میں مضامین کی ندرت' بیان کی سادگی' الفاظ کی بہتات' نعت کی جاذبیت کارفرما ہے۔ ان کی نعتیں عہد موجود کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کا نعتیہ کلام وفورِ شوق اور ظہورِ ذوق کا آئینہ دار ہے۔ اب آئندہ شاعر تابش دہلوی کو دیکھا جائے گا۔

حفیظ تائب 13 جون 2004ء بمطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۲۵ھ بروز اتوار رات 12 بج کر 25 منٹ پر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ کریم بلاک قبرستان، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مدفون ہیں۔ [165]

تابش دہلوی (1911ء۔2004ء)

اصل نام سید مسعود الحسن ہے۔ شعری دنیا میں تابش دہلوی کے نام سے مقبول ہیں۔ 9 نومبر 1911ء میں دہلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ [166] تعلیم بی اے ہے۔ آل انڈیا ریڈیو اور ریڈیو پاکستان سے منسلک

---

163 کلیاتِ حفیظ تائب القمر انٹر پرائزز اردو بازار لاہور 2005ء ص 235
164 ایضاً 331
165 سرور نقشبندی مدحت لاہور (حفیظ تائب نمبر) خصوصی شمارہ نمبر 3 اکتوبر تا مارچ 2011ء ص 22 علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
166 تابش دہلوی تقدیس ادب گاہ بلاک 3۔ اے 6/9 ناظم آباد، کراچی 1985ء اندرونی فلیپ

رہے۔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں اب تک غزل کے تین مجموعہ ہائے کلام اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔

''تقدیس'' یہ تابش دہلوی کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جس میں نعت و مناقب کے علاوہ سلام و مرثیہ بھی موجود ہیں ۔اس کتاب کے ناشر ادب گاہ بلاک 3۔اے6/9 ناظم آباد، کراچی ہیں جبکہ اس کا سال اشاعت1985ء ہے۔192 صفحات ہیں۔

تابش دہلوی کے اشعار دیکھئے۔

شوق طیبہ میں جو گھر سے چلئے　　پاؤں تھک جائیں تو سر سے چلئے
شوق کا ہے یہ تقاضا کہ یہاں　　روح کے جذب و اثر سے چلئے
یہ زمیں کوئے نبی ہے تابش　　اس جگہ پائے نظر سے چلئے
صبح کعبہ کے لئے اے تابش　　نعت پڑھتے ہوئے گھر سے چلئے[167]

جیسا طیبہ کو ہم نے دیکھا ہے　　کم نے جانا ہے کم نے دیکھا ہے
بارہا دامن سوال مرا　　ان کے دست کرم نے دیکھا ہے
ان کے شایاں ہوا ایسا حرف سپاس　　صرف لوح و قلم نے دیکھا ہے
زہے تابش کہ آج تیری طرف　　شاہ خیرالامم نے دیکھا ہے [168]

تابش دہلوی کی نعتیہ شاعری میں شاعرانہ محاسن اور عقیدت کی جلوہ گری موجود ہے۔تابش صاحب زبان کی صحت کے پابند ہیں۔معنی آفرینی آپ کی شناخت ہے۔جدت طرازی آپ کی پہچان ہے۔مذکورہ بالا اشعار آپ کی قادر الکلامی اور صحت لفظی کی عمدہ مثال ہیں۔اب آئندہ شاعر ادیب رائے پوری کو دیکھا جائے گا۔

تابش دہلوی 23 ستمبر 2004ء کو کراچی میں انتقال کر گئے۔سخی حسن کے قبرستان میں مدفون ہیں [169]

ادیب رائے پوری (1928ء۔2004ء)

حکیم سید یعقوب علی کے چھوٹے پسر کو''ادیب رائے پوری'' کے نام سے شہرت حاصل تھی ۔ان کا پیدائشی نام سید حسین علی ہے1928ء میں رائے پور۔ایم ۔پی (بھارت) میں پیدا ہوئے ۔[170] 13اگست 1947ء کی رات ہندوستان سے کراچی پہنچے اور پہلے جشنِ آزادی میں شرکت کی۔

ادیب رائے پوری کی نعتیہ شاعری کے علاوہ بے شمار خدمات ہیں۔جن کا احاطہ یہاں ناممکن ہے۔

167۔ تابش دہلوی　ص33
168۔ ایضاً　ص37
169۔ وفیاتِ اہلِ قلم،　ص107
170۔ ادیب رائے پوری　مقصودِ کائنات مدحت پبلشرز ناظم آباد، کراچی 1998ء ص17

آپ کے نعتیہ شعری مجموعے اس قدم کے نشان 1977ء، تصویرِ کمالِ محبت 1979ء اور مقصودِ کائنات 1998ء میں شائع ہوئے۔آپ کلیات کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس میں ادیب رائے پوری کا تمام ابتدائی نعتیہ کلام شامل ہے۔مقصودِ کائنات کے بعد لکھا جانے والا تمام نعتیہ کلام ''ارمغانِ ادیب رائے پوری'' 2002ء میں شامل ہے۔اس میں ادیب رائے پوری کی تمام مقبولِ عام اور مشہورِ زمانہ نعتیں شامل ہیں۔

نعتیہ ادب میں نثری خدمات کے حوالے سے بھی ادیب رائے پوری نے یادگار خدمات انجام دی ہیں۔اور ''مدارج النعت'' 1986ء مشکوٰۃ النعت 1993ء، درودِ تاج (تحقیق و تشریح) 1997ء، ''نعتیہ ادب میں تنقید اور مشکلاتِ تنقید'' 1999ء، اور موجِ اضطراب قابلِ قدر کاوشیں ہیں۔جنہیں خدماتِ نعت کے حوالے سے ہر دور میں یاد رکھا جائے گا۔ادیب رائے پوری نے نعت گوئی، نعت فہمی اور نعت خوانی کے شعبوں میں لازوال خدمات انجام دی تھیں ☆ جو ناقابلِ فراموش ہیں۔''مقصودِ کائنات'' ادیب رائے پوری کا تیسرا اور آخری نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔اکتوبر 1998ء میں مدحت پبلشرز کراچی نے اسے ادیب رائے پوری کی نگرانی میں شائع کیا تھا۔400 صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ مجلد شائع ہوا۔ادیب رائے پوری کی نعتوں کے اشعار ملاحظہ کیجیے۔

آپ کے ذکر سے آغاز کیا ہے میں نے — آپ کا ذکر ہو اانجام رسول عربی 171
یا محمد نور مجسم ، یا حبیبی یا مولائی — تصویرِ کمالِ محبت ،تنویرِ جمالِ خدائی
تیرا وصف بیاں ہو کس سے، تیری کون کرے گا بڑائی — اس گرد سفر میں گم ہے جبریل امیں کی رسائی
یہ رنگِ بہارِ گلشن ،یہ گل اور گل کا جوبن — تیرے نورِ قدم کا دھوون،اس دھوون کی رعنائی 172
خدا کا ذکر کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے — ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے
در رسول پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا — کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے 173

ادیب رائے پوری کی نعتوں میں علمی دیانت ،ادبی متانت، روایت کی پاسداری اور بیان کی ذمہ داری پُرشکوہ انداز میں دکھائی دیتی ہے قرآن کریم، حدیث پاک اور سیرت طیبہ کے وسیع مطالعے کو انہوں نے اپنے فنِ نعت میں سمو دیا ہے۔ان کے ہاں نعت میں والہانہ پن، کمال احتیاط شوکت کلام، صحت روایات اور اعلیٰ فنی محاسن موجود ہیں مندرجہ بالا اشعار ان تمام خوبیوں سے مرصع دکھائی دیتے ہیں اب اگلے شاعر حنیف اسعدی کو دیکھا جائے گا۔

☆ ادیب رائے پوری کا ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے نعت کے موضوع پر ''نوائے نعت'' کے نام ایک ماہنامہ 1984ء میں کراچی سے جاری کیا جو 9 برس تک شائع ہوتا رہا۔شروع میں مفید مضامین شائع ہوئے مگر پھر یہ آہستہ آہستہ اپنی حیثیت کھوتا چلا گیا۔ماہنامہ اب بند ہو چکا ہے۔دنیا کی پہلی عالمی نعت کانفرنس/1992ء کراچی، دوسری عالمی نعت کانفرنس 1984ء لندن، اور 1992ء میں ''سلور جوبلی ایوارڈ'' منعقد کرنے کا سہرا بھی ادیب رائے پوری کے سر ہے۔

171 ایضاً ص118

172 ایضاً ص102

173 ایضاً ص106

ادیب رائے پوری 16 اکتوبر 2004ء کو انتقال کر گئے۔ میوہ شاہ قبرستان کراچی میں مدفون ہیں۔

حنیف اسعدی (1919ء۔2005ء)

حنیف اسعدی کا اصل نام حنیف احمد ہے۔ ان کی ولادت یکم جنوری 1919ء ☆ میں شاہ جہان پور۔ یو پی (بھارت) میں ہوئی۔[174] حنیف اسعدی کو شاعری وراثت میں ملی تھی۔ ان کی شاعری کا آغاز غزل سے ہوا۔ نیوی میں ملازم تھے وہاں سے ریٹائرڈ ہوئے تو ہومیو پیتھک کے مسیحا بن کر دوا کے ساتھ دعا بھی تقسیم کر رہے تھے۔ حنیف اسعدی نعتیہ شاعری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "تو، تم اور تیرا کو ناپسند کرتے تھے۔

"ذکر خیر الانام" 1984ء میں شائع ہوا۔ حنیف اسعدی کے اس نعتیہ مجموعہ کلام کے صفحات کی تعداد 168 ہے۔ مکتبہ ارباب قلم 207 گھڑیالی بلڈنگ صدر کراچی نے اس مجموعہ کو شائع کیا ہے۔" آپ کے نام حنیف اسعدی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام بھی جنوری 1996ء میں اقلیم نعت کراچی کی جانب سے شائع ہو چکا ہے۔

حنیف اسعدی کے نعتیہ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

روح بن کر وسعت کونین میں زندہ ہیں آپ — صرف ماضی ہی نہیں ہیں حال و آئندہ ہیں آپ
ہر زمانہ آپ سے کرتا رہے گا کسب نور — رد ظلمت کے لئے وہ نقش تابندہ ہیں آپ[175]
گماں تھے ایسے کہ آثار تک یقیں کے نہ تھے — حضور آپ نہ ہوتے تو ہم کہیں کے نہ تھے
کوئی نبی نہیں میرے نبی کا ہم پایہ — تمام عہد کسی عہد آفریں کے نہ تھے
خدا سے بندے کا رشتہ ہے پیروی ان کی — جو اس حصار سے نکلے وہ پھر کہیں کے نہ تھے[176]
یا رب یہ تمنا ہے کہ نازل ہو وہ ہم پر — جو نعت ابھی فرض ہے قرطاس و قلم پر
کیا شان ہے اے صل علیٰ ابر کرم کی — اٹھتا ہے عرب سے تو برستا ہے عجم پر[177]
عین مدحت ہے محمد کہنا — نام ایسا کہ ثنا ہو جیسے

حنیف اسعدی کی نعتیہ شاعری عشق اور پاس ادب کی نہایت خوبصورت اور وجد آفریں مثالیں ہیں۔ ان کی نعتوں میں حسن بیاں اور لطافت زباں کا اظہار پایا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا منتخب اشعار میں یہ تمام کیفیات نمایاں ہیں۔ آخری

☆ ذکرِ خیر الانام کی وساطت سے یہ بات بہت ضروری ہے کہ حنیف اسعدی کی سال پیدائش یکم جنوری 1919ء ہے۔ جب کہ دبستانوں کا دبستان کراچی جلد دوم میں یکم جولائی درج ہے۔ وفیات اہل قلم کے مرتب نے بھی یہی لکھا ہے جب کہ سہ ماہی "بیلاگ" کراچی یعنی "معروف اہل قلم کی تاریخ پیدائش و وفات ابتدا تا حال از عزیز جبران انصاری میں بھی غلط درج ہے۔ دبستانوں کے دبستان کراچی کی غلط روایت درجہ بہ درجہ ترقی پر گامزن ہے۔ (ش۔ا)

174۔ حنیف اسعدی ذکرِ خیر الانام مکتبہ ارباب قلم گھڑیالی بلڈنگ صدر، کراچی 1984ء ص6
175۔ ایضاً ص38
176۔ ایضاً ص47۔48
177۔ ایضاً ص83۔84
178۔ وفیاتِ اہل قلم، ص147

شعر تو نعتیہ کمال کی بلندیوں کو چھو رہا ہے۔ اب اگلے شاعر صابر براری کو دیکھا جائے گا۔

حنیف اسعدی 19 دسمبر 2005ء کو کراچی میں فوت ہوئے اور ناظم آباد کراچی کے قبرستان میں مدفون ہیں [178]

صابر براری (1928-2007ء)

مولوی حمید مرزا کے صاحبزادے کا پیدائشی نام احمد مرزا قادری ہے جو گلستان سخن میں صابر براری کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ صابر براری 30' اکتوبر 1928ء کو ایلچپور ضلع امراوتی برار (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ [179] تبجل گاؤں کھام گاؤں اور امراوتی کی درس گاہوں میں تعلیم پائی۔ حیدر آباد دکن سے اردو عالم کی سند حاصل کی۔ کراچی یونیورسٹی سے بی اے اور جامعہ ملیہ کراچی سے بی ایڈ کیا۔ درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ تھے۔ آپ کا شمار لسان الحسان مولانا ضیاءالقادری بدایونی کے ارشد تلامذہ اور پرانے نعت کہنے والوں میں ہوتا ہے۔

پہلا مجموعہ نعت فردوس عقیدت 1957ء بہشت مناقب اور انوار پنجتن شائع ہو چکے ہیں۔ جام طہور 1978ء یہ صابر براری کی چوتھی تصنیف ہے جس میں صابر براری کا نعتیہ کلام موجود ہے۔ "تاریخ رفتگاں" ☆ فن تاریخ گوئی کے حوالے سے ایک خوش گوار اضافہ ہے۔ مشہور و معروف شخصیات جن میں قومی رہنما' علمائے کرام ادباء اور شعرائے کرام کے تذکرے و تعارف پر مشتمل یہ کتب بڑے خاصے کی چیز ہیں۔ نعت کے شعر ملاحظہ کیجئے۔

نہ تھے ارض و سما پہلے نہ تھے شمس و قمر پہلے	خدا کے بعد تھا نورِ شہِ جن و بشر پہلے
وہ تارا بارہا روح الامیں نے جس کو دیکھا تھا	وہ تھا روئے مبارک میں فلک پر جلوہ گر پہلے
خدا نے شرط یہ رکھ دی دعا مقبول ہونے کی	درود پاک کا تحفہ میرے محبوب پر پہلے
یہی اک راہ روشن ہے خدا کو ڈھونڈنے والے	منور کر نبی کے عشق سے قلب و نظر پہلے [180]
گر اذنِ حضوری ہو گر طیبہ نگر جاؤں	صد چاک جگر جاؤں بادیدۂ تر جاؤں

179. صابر براری تاریخ رفتگاں (حصہ اول) ادارۂ فکرِ نو کورنگی' کراچی 1986ء فلیپ 1

☆ تاریخ رفتگاں تین حصے فن تاریخ گوئی کے حوالے سے ایک خوش گوار اضافہ ہیں۔ ان تینوں کتابوں میں 1947ء تا 1999ء تک رحلت فرمانے والی مشہور و معروف شخصیات شامل ہیں۔ جن میں قومی رہنما' مشائخ عظام' علمائے کرام اور اُدباء و شعرائے کرام بنیادی معلومات کے حوالے سے شاملِ کتاب ہیں۔ مختصر تعارف تذکرے پر مشتمل تینوں کتب خاصے کی چیز ہیں۔ ان تینوں کتب کو حوالہ جاتی اور معلوماتی کتب میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ صابر براری کے یہ کارنامے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ (ش۔1)

180. جام طہور مجلسِ سخن' کراچی 1982ء ص 17

181. ایضاً ص55

طیبہ سے میں کیوں آؤں کیوں ٹھوکریں میں کھاؤں　　کیوں آپ کی چوکھٹ پہ سرکار نہ مرجاؤں
ہو چشمِ کرم شہِ کی محشر میں جو اے صابرؔ　　لاریب سرِ منزل میں جاں سے گزر جاؤں [181]

صابر براری نعت گوئی کے "دبستان ضیاء القادری" کے نمائندہ شاعر تھے آپ کی نعتیں اور آپ کے مندرجہ بالا اشعار اسلاف کی روایت کا پرتو ہیں۔ صابر صاحب نعت کے قابل احترام اور خدمت گزار شعراء میں شامل تھے آپ کی نعتیں محض شاعری ہی نہیں بلکہ ایمانی حلاوت اور وجدانی کیفیت سے آراستہ ہیں آپ کی نعتیہ شاعری عصر حاضر میں ایک توانا اضافہ ہے۔ اب اگلے شاعر انصار الہ آبادی کو اس تناظر میں دیکھا جائے گا۔

صابر براری کا انتقال 5 مئی 2007 کو ہوا اور کراچی میں مدفون ہیں [182]

انصارؔ الہٰ آبادی (1915-2007ء)

سید انصار حسین نام، تخلص انصار اور علاقائی نسبت الہٰ آبادی ہے۔ حضرت مولانا سید میر مشرف حسین سکندری رحمانی رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔

شاہ انصار الہٰ آبادی درگاہ سید صاحب الہٰ آباد (یو۔ پی) بھارت میں 29 ربیع الثانی 1333ھ مارچ 1915ء بروز جمعرات بوقت نماز فجر تولد ہوئے۔ [183] آپ کی تمام تر تعلیم درگاہ سید صاحب کے روح پرور علمی و ادبی ماحول میں ہوئی گیارہ سال کی عمر سے شعر کہنا شروع کر دیئے تھے۔ ابتداء میں مولانا ابونصر خلیقؔ گجراتی سے استفادہ کیا۔ بعد ازاں علی الترتیب "فصاحتِ جنگ" حضرت جلیلؔ مانک پوری اور علامہ شفق عماد پوری (شاگرد حضرت امیرؔ مینائی) سے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

انصار الہٰ آبادی کا شمار ابتدائی نعت کہنے والے شعراء میں ہوتا تھا۔ بزرگ اور معمر ترین شاعر تھے۔ نوحؔ ناروی، ظریفؔ لکھنوی، حسرتؔ موہانی، اصغرؔ گونڈوی، جگرؔ مراد آبادی، ریاضؔ خیر آبادی اور فراقؔ گورکھپوری جیسے شعراء کا نہ صرف زمانہ دیکھا ہے بلکہ ان کے سامنے اپنے کلام کو پیش کر کے خوب دادِ سخن بھی حاصل کی تھی۔ شاہ انصار الہٰ آبادی بلا کا حافظہ رکھتے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد دسمبر 1947ء میں اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ عازم کراچی ہوئے آپ 1951ء سے اورنگ آباد کوارٹرز (ناظم آباد) کراچی میں تادم آخر اقامت پذیر رہے۔

1942ء میں آپ کا نہایت ضخیم دیوان غیر مطبوعہ کسی حادثے میں تلف ہو گیا۔ جس کی وجہ سے آپ نے

182　صدیقی احمد حسین　　ص 218
183　انصار الہٰ آبادی　　سراج السالکیں حدیقۂ صلوٰۃ سلام　　شمالی ناظم آباد کراچی　　1993ء　ص 18

شعر کہنا بند کر دیئے تھے۔ کئی سال گزرنے کے بعد رشید القادری سلطان پوری کے مسلسل اصرار کے بعد پھر شعر کہنا شروع کر دیئے۔ اصناف شاعری میں غزل کو بہت محبوب و مرغوب رکھتے تھے۔ آپ غالب پسند شاعر تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے کلام میں مرزا غالب کی تقلید نمایاں رہی۔ حمد و نعت' سلام و مناقب سب ہی میں رنگ غزل مترشح ہے۔ اپنے بہار یہ کلام کے ایک وقیع حصہ کو تلف فرما دیا تھا۔ اس کے بعد سے تا حال دم مرگ حمد و نعت و مناقب و سلام کا شعار مشق سخن رہا۔ آپ بہت زیادہ کہنے والے زود گو شاعر تھے یہی وجہ ہے کہ کافی کلام شائع ہونے کے بعد بھی بہت بڑا ذخیرۂ کلام اب بھی تشنۂ طبع ہے۔

''تحفۂ نظامی'' یہ شاہ صاحب کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جو بہت مختصر تھا۔ دوسرا مجموعہ کلام ''ہل اتیٰ'' کے نام سے شائع ہوا جس میں مناقب اہل بیت مرقوم ہیں۔ اشک متبسم یہ سلام و مناقب اہل بیت پر مشتمل مجموعۂ کلام ہے جو 10 محرم الحرام 1414ء ہجری جولائی 1993ء میں انجمن عاشقان مصطفیٰ خدا داد کالونی کراچی نمبر 5 کے تعاون سے شائع ہوا ہے اس کے کل صفحات 128 ہیں۔ کتاب خوبصورت گیٹ اپ اور کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔

''صلوٰۃ و سلام'' یہ شاہ صاحب کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے یہ بھی انجمن عاشقان مصطفیٰ کا مرہون منت ہے۔ 12 ربیع الاوّل 1414 ہجری اگست 1993ء میں شائع ہونے والے اس مجموعہ نعت کے صفحات 128 ہیں۔ یہ کتاب بھی اہتمام و توجہ سے شائع کی گئی ہے۔

''سراج السالکین'' نام سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے راہ سلوک پر چلنے والوں کے لئے کوئی کتاب ہے مگر ایسا نہیں بلکہ یہ شاہ انصار الہٰ آبادی کا تیسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔ جس میں حمد' نعتیں اور متعد بہ حصہ مناقب و سلام پر مشتمل ہے۔ 264 صفحات پر مشتمل یہ کتاب 1993ء میں حدیقہ صلوٰۃ و سلام شمالی ناظم آباد کراچی کے اہتمام سے شائع ہوئی ہے۔ کتاب میں مختلف کاتبوں کی کتابت اور کمپیوٹرائزڈ کمپوزنگ موجود ہے جس کی وجہ سے کتاب کا حسن کہیں کہیں ماند پڑ جاتا ہے۔ اس کتاب کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ اس میں شاہ انصار الہٰ آبادی کے اس کلام کو بھی شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔ جو مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہوتا تھا موجودہ کتاب کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انصار الہٰ آبادی مقطع میں تخلص استعمال نہیں کرتے تھے مگر پرانے کلام کے طمطراق کو دیکھتے ہوئے اندازہ ہوتا ہے کہ شاہ صاحب نے مقطع میں اپنا نام لکھنا ترک کر دیا۔ ان کے علاوہ بھی

شاہ انصار الہٰ آبادی کے کئی نعتیہ مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔

شاہ انصار الہٰ آبادی کا انتقال مورخہ 18 دسمبر 2007ء مطابق ۸ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ یوم عرفہ کو کراچی میں ہوا پاپوش نگر قبرستان کراچی میں مدفون ہیں۔(لوحِ مزار)

تصدق ہو ہزاروں بار چاہے زندگی اپنی — بجھانی ہے مگر ذکرِ محمد سے لگی اپنی
تڑپ جاتی ہے فطرت، قدرت آئینہ دکھاتی ہے — درِ سرکار پر کہتا ہے جب کوئی دکھی اپنی [184]

ہر سانس پر درود ہے! اور کس خوشی کے ساتھ — نسبت مری زباں کو ہے! ذکرِ نبی کے ساتھ
جب سے حضورؐ خاک نشینوں میں آئے ہیں — پیش آتے ہیں ادب سے ملک آدمی کے ساتھ [185]

جانِ ایماں آپ ہیں، روحِ دل و جاں آپ ہیں — حق تو یہ ہے جلوۂ حق کے نگہباں آپ ہیں
ذہن میں آ ہی نہیں سکتا، خدائے لم یزل — اہلِ ایماں کے لئے تو کُل ایماں آپ ہیں
ایک جنت ہی نہیں، ممنونِ الطاف و کرم — گلشنِ کونین کی موجِ بہاراں آپ ہیں [186]

حضرت شاہ انصار حسین الہ آبادی کا شمار جید اور ثقہ نعت گو شعراء میں ہوتا ہے شاہ صاحب کی نعتیہ شاعری زود گوئی اور قادر الکلامی سے عبارت ہے۔ آپ کے شاگردوں کی ایک کثیر تعداد بھی اسی زود گوئی سے مسلسل فیض یاب ہوتی رہی شاہ صاحب کی نعتیہ شاعری کا مخصوص رنگ اور مخصوص لفظیات ہیں جو صرف شاہ صاحب کی ہی شاعری کا خاصہ ہیں مندرجہ بالا اشعار شاہ صاحب کے رنگ و آہنگ کو بہت خوبصورتی اور بانکپن سے نمایاں کرر ہے ہیں اب اسی تناظر میں اگلے شاعر رشید وارثی کو دیکھا جائے گا

رشید وارثی (1947ء۔2009ء)

پیدائشی نام عبدالرشید خاں، رشیدؔ اور کبھی کبھی وارثیؔ بھی تخلص کیا کرتے تھے۔ شہرت رشید وارثی اور ابوالفرح رشید وارثی کے قلمی نام سے تھی۔ اگست 1947ء کو بریلی ۔ یوپی (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ [187] ایم اے اسلامیات، ایم اے صحافت اور سرٹیفکیٹ ان ایڈوانس عربک کیا۔ ہائی اسکول کے زمانے سے شاعری کا آغاز ہوا۔ جب کہ 1970ء کے اوائل میں نعتیہ شاعری کی جانب مائل ہوئے۔ اپنے والد ستار وارثی اور بڑے

---

184 ایضاً ص12
185 آیضاً ص35
186 ایضاً ص78
187 رشید وارثی اردو نعت کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ نعت ریسرچ سینٹر کراچی 2010ء ص4

بھائی ڈاکٹر سعید وارثی سے مشورہ سخن کیا کرتے تھے۔

تحقیقی اور علمی مشاغل روز و شب کا معمول تھے صحافت کے پیشے سے وابستہ اور قومی ایئر لائن پی آئی اے کے ماہانہ خبر نامہ "فلک پرواز" کے ایڈیٹر تھے۔ بعض زعمائے وطن کے اسپیچ رائٹر بھی رہے۔ اسلامی ادب کے تحقیقی و اشاعتی ادارے بزم وارث کے صدر اور روحِ رواں تھے۔

رشید وارثی کا انتقال 11 جون 2009ء بروز جمعرات صبح نو بجے کراچی میں ہوا۔ کالونی گیٹ کے قبرستان شاہ فیصل کالونی کراچی میں اپنے والد کے قدموں میں مدفون ہیں۔[188]

"خوشبوئے التفات" رشید وارثی کا مجموعہ حمد و نعت و مناقب ہے۔ جسے بزم وارث نے مئی 2004ء میں بہت اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے 20x30=8 کے سائز میں یہ مجموعہ 208 صفحات پر مشتمل ہے۔ رشید وارثی نے اپنے مجموعہ نعت کو اپنی فکر کے مطابق بڑی عالمانہ شان سے مرتب کیا ہے "خوشبوئے التفات" بلاشبہ دنیائے حمد و نعت میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ رشید وارثی کی برسوں کی ریاضتِ شعر و سخن "خوشبوئے التفات" کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ رشید وارثی نے اپنے مجموعہ کلام میں بہت خوبصورتی کے ساتھ اپنی عقیدت اور اپنے عقیدے کا ببانگ دہل اظہار کیا ہے عموماً شعرائے کرام اس بر جستگی سے اجتناب برتتے ہیں۔

"فیضان المواہب" کے نام سے بھی ایک تعارفی مُجلہ 2004ء میں شائع کیا تھا۔ یہ مُجلہ خوشبوئے التفات کے ضمن میں شائع ہوا تھا۔ اس میں وہ تمام مضامین اور آراء شامل تھیں جو رشید وارثی اور خوشبوئے التفات کے حوالے سے لکھی گئی تھیں۔ رشید وارثی پہلی مرتبہ اس مُجلہ کے حوالے سے متعارف ہوئے تھے۔ وگرنہ ان کی ساری زندگی ستی شہرت اور نمود و نمائش سے کوسوں دور رہی۔

شرحِ اسماء النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) 2007ء میں شائع کی جس میں 99 اسمائے مبارک کی قرآن وسنت کی روشنیمیں مختصر شرح بھی بیان کی۔

"احکامِ میت اور ایصالِ ثواب معہ حق آگاہ مرحومین کی برزخی زندگی" کے نام سے بھی 2008ء میں ایک کتاب شائع کی مرحومین کی برزخی زندگی رشید وارثی کا من پسند موضوع تھا۔ اپنی محفل میں آنے والوں کو اکثر اس موضوع سے محظوظ کیا کرتے تھے۔

---

188 ایضاً ص4

اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ''شریعت اسلامیہ کے تناظر میں رشید وارثی کا معرکتہ الآراء کارنامہ ہے جسے نعت ریسرچ سینٹر کراچی نے بہت عقیدت اور اہتمام کے ساتھ اپریل 2010ء میں شائع کیا ہے۔ ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط (بھارت) نے ''رشید وارثی اور نقدِ نعت'' کے حوالے سے معلومات افزا اور دلکشا تحریر رقم کی ہے۔ رشید وارثی نے کتاب کا مقدمہ شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے تنقید کی اہمیت' اس کی معنویت اور اس کے اسباب و علل پر محققانہ اور بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی ہے اور عصرِ حاضر کے خود ساختہ تنقید نگاروں کو تنبیہ بھی فرمائی ہے۔ غرض یہ کہ پوری کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے مگر اس کے مقدمہ کا کوئی جواب نہیں۔

عالم اسلام کی شرح ''درودِ تاج'' قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے انوار میں لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب رشید وارثی کے انتقال کے بعد بزم وارث کے زیر اہتمام سے مئی 2010ء میں شائع ہوئی۔

رشید وارثی جتنی اچھی اور مرصع تحریر لکھتے تھے اتنی ہی اچھی شاعری بھی کرتے تھے۔ ضروری نہیں کے ہر اچھا لکھنے والا اچھا شعر بھی کہتا ہو۔ مگر اللہ رب العزت نے محبت مصطفیٰ کے طفیل رشید وارثی کو بیک وقت یہ دونوں نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔

''معارفِ حمد'' کے عنوان سے رشید وارثی نے جو حمد یہ رموز و نکات بیان کیے ہیں۔ وہ لا جواب ہیں۔ ان کے مجموعہ کلام خوشبوئے التفات کا آغاز پروردگار کی حمد سے ہوا ہے۔ حمد میں نغمگی اور روانی کی بہار دیکھئے۔

حمد باری تعالیٰ

تیرا جمالِ دل نشیں ہر سو ہے کائنات میں ڈوبے ہوئے ہیں دو جہاں خوشبوئے التفات میں
تپتی رتوں میں بے گماں خوشبو فزا ہے کشتِ جاں تیری رضا کے پھول ہیں ویرانۂ حیات میں
بیکراں وسعتوں میں رہتا ہے وہ خدا ہے دلوں میں رہتا ہے 189

نعتیں

ویرانۂ حیات میں غنچے کھلا گئے حضور خوشبوئے التفات سے گھر کو بسا گئے حضور
مدحتِ شاہِ مدینہ میں کھلی ہیں آنکھیں ترجماں دل کی ہمیشہ سے رہی ہیں آنکھیں
روضۂ شاہ پہ سوغات کے قابل کیا ہے دو جہاں اُن پہ فدا ایک مرا دل کیا ہے
اثرِ رُعبِ جمالِ شہِ خوباں سے رشید زرد سورج کا ہے چہرا مہِ کامل کیا ہے 190

189 رشید وارثی خوشبوئے التفات بزمِ وارث شاہ فیصل کالونی نمبر 1' کراچی 2004ء ص 33
190 ایضاً ص 49-50-51

میری شب گمان کو صبح یقیں بنائیں تو چشمِ کرم کا واسطہ جلوہ ذرا دکھائیں تو

صبح ازل کے آفتاب شامِ ابد کے ماہتاب چہرۂ پاک سے نقاب آپ ذرا اُٹھائیں تو [191]

رشید وارثی کی نعتیہ شاعری کسی روایتی شاعر کا نعتیہ کلام نہیں ہے وہ قرآن و حدیث اور آثار و سیر کے حوالے سے میدان تحقیق و تنقید کے شہوار ہیں جتنی رواں نثر لکھتے ہیں اس سے کہیں زیادہ دل گداز شعر بھی کہتے ہیں ان کی نعتیہ شاعری عقیدت کے ساتھ ساتھ مضامین کی جدت سے بھی آراستہ ہے رشید وارثی کی نعتوں میں نعت کی حقیقی روح کارفرما ہے۔ مذکورہ اشعار شاعر کی عقیدت اور حقیقت کے آئینہ دار ہیں اب ایک اور شاعر راغب مرادآبادی کو دیکھا جائے گا۔

راغبؔ مرادآبادی (1918ء۔2011ء)

اصل نام سید اصغر حسین، راغب تخلص اور مرادآبادی علاقائی نسبت ہے۔ 27 مارچ 1918ء میں دہلی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ [192] آبائی وطن مرادآباد (اتر پردیش) بھارت ہے۔ اسی وجہ سے اپنے تخلص راغب کے ساتھ مرادآبادی لکھتے ہیں۔

"مدحت خیرالبشر" کے نام سے 1979ء میں پہلا نعتیہ مجموعہ کلام سفینہ اکیڈمی کراچی سے شائع ہوا اس کے صفحات 184 ہیں۔ اس کتاب میں نواب مرزا اسداللہ خاں غالب کی غزلوں کی زمینوں میں 63 نعتیں 4 رباعیات اور ایک قطعہ موجود ہے۔

سو نعتیہ اشعار (مدحت خیرالبشر سے) 1976ء، مدح رسول ☆ (غیر منقوط نعتیہ کلام) 1983ء ، بحضور خاتم الانبیاء/ 1985ء ، بدرالدجیٰ/ 1991ء میں شائع ہو چکے ہیں۔

غیر مطبوعہ نعتیہ کلام بھی درج ہے۔ نازلوح وقلم (نعتیہ کلام)، نعتیہ رباعیات (نعتیہ رباعیاں)، "جادۂ رحمت" یہ راغب مرادآبادی کا سفرنامہ ارضِ حجاز مقدس ہے جس میں 384 رباعیات موجود ہیں۔

ہم صرف "مدحت خیرالبشر" سے چند اشعار آپ کی خدمت میں بطور نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ کہ غالب کی جدت پسندی اور ندرت آفرینی کو کس طرح راغب مرادآبادی کی فکر جودت طبع نے نعت کا جامہ پہنایا ہے۔

مدحت خیرالبشر اعجاز ہے تحریر کا یہ بھی اک انداز ہے قرآن کی تفسیر کا

---

191 رشید وارثی ص 55

192 راغب مرادآبادی مدحتِ خیرالبشر سفینہ اکیڈمی کراچی 1979ء ص 7

☆ 1975ء میں ساجد اسدی جبپوری "پیامبر مغفرت" / مخزن نعت مقبول (۱۳۹۵ھ) کے نام سے مرزا غالب کی تمام تر غزلوں کی زمینوں میں نعتیں کہنے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ یہ مجموعہ کلام بزم احباب اسعدی نے کراچی سے شائع کیا اس کے کل صفحات 176 ہیں۔ "مدح رسول" کے نام سے مرتبہ۔ راجا رشید محمود کا ایک نعتیہ انتخاب پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

جو بہر اندازہوں شایان شان مصطفیٰ — لفظ اسے ڈھونڈنا،لانا ہے جوئے شیر کا[193]

دل میں حب سرورِکون ومکاں کا در کھلا — زندگی کا راز سربستہ تو اب مجھ پر کھلا

رہ ختم الانبیاء کامیں اگر غبار ہوتا — مرا سر بلند رہتا میں فلک و قار ہوتا

نام رسول ہاشمی لب پہ نہ میرے آئے کیوں — اور کسی کے ذکر سے روح سکون پائے کیوں

صفت میرے مولا کی ہے پردہ پوشی — خطاؤں کی جانب وہ کم دیکھتے ہیں

محشر میں ہوں نجات کا ساماں کئے ہوئے — عشق نبی سے دل میں چراغاں کئے ہوئے

نعت سرکار فقط صدق بیانی مانگے — یہ وہ منزل ہے کہ الیاس بھی پانی مانگے[194]

راغب مرادآبادی شاعری میں عصر حاضر کاایک مستند حوالہ تھے۔وہ رباعیات میں اپنی پہچان اور بدیہہ گوئی میں اپنی شناخت رکھتے تھے۔ برجستہ کہنا اور برمحل و برموقع کہنا آپ کی عادت ثانیہ تھی نعت گوئی میں بھی اپنی انفرادیت کو برقرار رکھا غالب کی غزلوں کے قافیے اور ردیفوں کونعتوں کا جامعہ عطا کر کے مہکایا ہے۔مذکورہ بالا تمام نعتیہ اشعار غالب کی زمینوں میں کہے گئے ہیں جس کے ایک ایک صرف سے نعت کی روشنی عیاں ہے اب آئندہ شاعر عاصی کرنالی کو دیکھا جائے گا۔

راغب مراد آبادی کے تلامذہ کی ایک کثیر تعدا موجود ہے۔جن میں سے صرف ان کے نام درج کئے جارہے ہیں جن کے نعتیہ مجموعہ کلام منظرعام پرآ چکے ہیں۔ ڈاکٹر شاہدالوری/حمد وثنا کراچی/1984ءاحمد فاخر /سبز گنبد نیلا آسمان۔کراچی/1992ء ،خواجہ ریاض الدین عطش/وردنفس (حمد ونعت)/کراچی/1992ء

راغب مرادآبادی کاانتقال 19 جنوری 2011ءکوکراچی میں ہوا۔اور یہیں پر مدفون ہیں۔[195]

عاصی کرنالی(1927ء۔2011ء)

شیخ وزیر محمد کے فرزند عاصی کرنالی کا پیدائشی نام شریف احمد ہے 2 جنوری 1927ءکو کرنال(مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔[196] ایم اے اردو،ایم اے فارسی تھے۔ذریعہ معاش درس وتدریس تھا۔گورنمنٹ ملت کالج ملتان کے پرنسپل رہے۔مسرت کی بات یہ ہے کہ آپ سے''اردوحمد ونعت پر فارسی روایت کا اثر'' کے موضوع اعلیٰ تحقیق پیش کر کے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔مستقل قیام ملتان میں تھا۔

''مدحت'' عاصی کرنالی کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جس میں دو حمدیں اور باسٹھ نعتیں شامل ہیں۔

193. راغب مرادآبادی ص12
194. راغب مرادآبادی ص34۔46۔76
195. معروف اہل قلم کی تاریخ پیدائش ووفات، ص33
196. عاصی کرنالی نعتوں کے گلاب کاروان ادب ملتان،صدر 1986ء ص8

144 صفحات کی یہ کتاب شیخ اکیڈمی لاہور نے 1976ء میں شائع کی تھی۔

''نعتوں کے گلاب'' یہ دوسرا نعتیہ مجموعہ ہے جسے کاروان ادب ملتان صدر نے 1986ء میں شائع کیا ہے۔ تیسرا نعتیہ مجموعہ کلام حرف شیریں بھی 1993ء میں طبع ہوا تھا۔

آج مضمون باندھتا ہوں مدحت سرکار کا ۔۔۔ حق ادا کرتا ہوں اپنی طاقت گفتار کا
عاصی بے چارہ اس کوچے میں کیا رکھے قدم ۔۔۔ پاؤں تھرائے جہاں صد رومی و عطار کا
ایک سرحد تو ازل ہے دوسری سرحد ابد ۔۔۔ درمیاں سارا علاقہ ہے مری سرکار کا
جب پڑی کوئی گرہ، میں نے پڑھا ان پر درود ۔۔۔ پیچ آسانی سے نکلا عقدۂ دشوار کا
شاید امشب خواب میں عاصی کے آجائیں حضور ۔۔۔ سایہ گہرا ہو چلا گھر کے در و دیوار کا [197]
در سخی کا ہے بہ توسیع تمنا مانگو ۔۔۔ جس قدر مانگ سکو اس سے زیادہ مانگو
وہ ہے فیضانِ خدا، جانِ سخا، شانِ عطا ۔۔۔ تم کو قطرے کی ضرورت ہو تو دریا مانگو [198]

عاصی کرنالی خوبصورت اشعار کہنے پر قدرت رکھتے تھے۔ سلاست اور زور بیان آپ کی شاعری سے عیاں ہے۔ علم وادب سے تعلق ہونے کے باوجود عام فہم انداز میں شعر کہا کرتے تھے۔ آپ کی اکثر نعتیں زبان زد خلائق ہیں آپ کا شمار بھی زود گو شعراء کے زمرے میں ہوتا ہے۔ اب آئندہ شاعر مظفر وارثی کو دیکھا جائے گا۔

عاصی کرنالی 20 جنوری 2011ء کو ملتان میں انتقال کر چکے ہیں۔[199]

مظفر وارثی (1933ء۔2011ء)

صوفی وارثی میرٹھی کے فرزند مظفر وارثی کا پیدائشی نام محمد مظفر الدین احمد ہے۔ 23، دسمبر 1933ء کو میرٹھ یوپی (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان لاہور میں ملازم تھے۔ نعت گو اور نعت خواں تھے ریڈیو پاکستان سے ان کی پڑھی ہوئی نعتیں اکثر نشر ہوتی رہتی ہیں۔ مستقل قیام لاہور میں تھا۔[200]

''بابِ حرم'' مظفر وارثی کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے اس کا تیسرا ایڈیشن 1984ء میں مادرا پبلیشرز لاہور نے شائع کیا تھا۔

---

197 عاصی کرنالی ص 25
198 ایضاً ص 72
199 معروف اہل قلم کی تاریخ پیدائش و وفات ص 33
200 ہمارے اہل قلم، ص 447

''نورازل'' 1984ء' کعبہ عشق 1989ء' دل سے درِ نبی تک 1992ء نعت کے مجموعے ہیں جب کہ ''الحمد'' یہ مظفر وارثی کا حمدیہ کلام ہے۔ جس میں حمدوں کے علاوہ مناجات اور حمدیہ قطعات بھی موجود ہیں۔ فروری 1984ء میں اسے بھی ماورا پبلشرز لاہور نے شائع کیا ہے۔ مظفر وارثی کا شعری سفر بڑا توانا تھا۔ ان کی نعتیں مقبولیت کے مقام پر فائز ہیں۔ مظفر وارثی کا نعتیہ آہنگ دیکھئے۔

مر کے اپنی ہی اداؤں پہ امر ہو جاؤں ان کی دہلیز کے قابل میں اگر ہوجاؤں
ان کی راہوں پہ مجھے اتنا چلانا یارب میں سفر کرتے ہوئے گردِ سفر ہو جاؤں
اس قدر عشقِ نبی ہو کہ بھلادوں خود کو اس قدر خوفِ خدا ہو کہ نڈر ہو جاؤں
آرزو اب تو مظفر جو کوئی ہے تو یہ ہے جتنا باقی ہوں مدینے میں بسر ہو جاؤں [201]

جو روشنی حق سے پھوٹ کر جسم بن گئی ہے' وہی نبی ہے تمام تخلیق کا جو کردار مرکزی ہے' وہی نبی ہے [202]
وجودِ آدم سے تا بہ عیسیٰ' ہر اک زمانہ ہے مبتدی سا صدی صدی جس کے عہد سے درس لے رہی ہے' وہی نبی ہے

''حق موجود محمد صورت''

بندہ و مولاٗ اوّل و آخر آپ ہی منزل' آپ مسافر
شیشہ کثرت' چہرۂ وحدت ''حق موجود محمد صورت'' [203]

مظفر وارثی عہد موجود کا وہ خوبصورت شاعر کہ جس کا نعتیہ کلام آئندہ صدیوں کی زبان ولفظیات میں کہا گیا ہے۔ مظفر وارثی کا جدید ومنفرد لہجہ اچھوتی فکر و ہیئت' ذاتی تشبیہات اور نادر لفظیات سے آراستہ ہے۔ ان کی نعتیں اور اشعار بولتے ہیں۔ ان کی نعتیں بھرپور توانائی اور مکمل تازگی کی علامت ہیں۔ عہد موجود میں اپنا علیحدہ تشخص اور اعتبار قائم کرنے والا یہ منفرد شاعر ہے۔ مذکورہ بالا اشعار سننے والوں کو خود ہی اپنے حصار میں لے لیتے ہیں آئندہ شاعر جمیل عظیم آبادی کو دیکھا جائے گا۔

مظفر وارثی 28 جنوری 2011ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ لاہور میں مدفون ہیں۔ [204]

---

201 مظفر وارثی امی لقبی علم وعرفان پبلشرز 9۔ لوئر مال لاہور' 2000 ص63
202 مظفر وارثی نورازل 'ماورا پبلیکیشرز بہاولپور روڈ' لاہور '1984ء ص25
203 بابِ حرم' 1984ء ص18
204 معروف اہل قلم کی تاریخ پیدائش ووفات' ص34

جمیل عظیم آبادی (1924ء۔2011ء)

جمیل عظیم آبادی کا پیدائشی نام محمد جمیل احسن، تخلص جمیل اور عظیم آبادی ہے۔جائے پیدائش عظیم آباد پٹنہ (بھارت) اور تاریخ پیدائش 1924ء ہے۔[205] تعلیم پٹنہ یونیورسٹی سے حاصل کی۔پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن سے 1984ء میں ریٹائرمنٹ لیا۔غزل کے شاعر ہیں۔

''وحدت ومدحت'' جمیل عظیم آبادی کا حمدیہ ونعتیہ کلام ہے۔1987ء میں راشد پبلیکیشنز بی۔482 سیکٹر 11۔اے نارتھ کراچی نے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔کتاب بہت خوبصورت انداز سے شائع کی گئی ہے۔صفحات کی تعداد 224 ہے۔

جمیل عظیم آبادی کی حمد ونعت کے چند اشعار دیکھئے۔

یہ قمر، یہ شمس ، یہ کہکشاں ، یہ نسیم صبح ، یہ گلستاں — ہیں تراشے جس نے یہ آئینے، اسی شیشہ گر کی تلاش ہے
مجھے بات اس کی بتا سکے، مجھے راہ اس کی دکھا سکے — مجھے اپنی منزل شوق میں اسی رہبر کی تلاش ہے
ہے جمیل ہر سو وہ بے گماں، میری آنکھ سے مگر نہاں — اسے دیکھ لے جو حجاب میں، مجھے اس نظر کی تلاش ہے[206]

جمیل عظیم آبادی غزل کی وادی سے گلستان نعت میں داخل ہوئے ہیں ان کے نعتیہ کلام میں رنگ تغزل نمایاں ہے۔انداز بیان میں متانت، سلاست اور سادگی وصفائی کا سمندر موجزن ہے۔شاعر نے اپنی جولانی طبع کا اظہار مختصر اور طویل دونوں بحروں میں دکھایا ہے۔جمیل صاحب کی شاعری میں قرآن وحدیث کے مطالعے کا بھی شغف دکھائی دیتا ہے۔آپ کے بعض اشعار میں قرآنی تلمیحات کے بھی لطیف اشارے پائے جاتے ہیں۔

جمیل عظیم آبادی کا انتقال 9 مئی 2011ء کو کراچی میں ہوا۔یہیں مدفون ہیں۔[207]

---

205 جمیل عظیم آبادی وحدت ومدحت راشد پبلی کیشنز، نارتھ کراچی، کراچی 1987ء ص3
206 ایضاً ص45
207 بیلاگ ص44

رہبؔر چشتی (1921ء)

خواجہ مسعود احمد نام "رہبؔر تخلص" چشتی نسبتِ طریقت' حسبا کشمیری ہیں۔ 5رمئی 1921ء کڑا مہاں سنگھ امرتسر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[208]

30راگست 1947ء میں قیام پاکستان کے سلسلہ میں امرتسر سے ہجرت فرما کر دارِ ارض پاک ہوئے کراچی کی مضافاتی بستی شاہ فیصل کالونی (سابقہ ڈرگ کالونی) میں مستقل سکونت اختیار فرمائی۔ اور اب تک یہیں مقیم ہیں۔

رہبر چشتی سلسلہ عالیہ چشتیہ سے تقریباً پچاس سال سے وابستہ ہیں۔ 1945ء میں السید محمود علی شاہ محبوبی چشتی رحمتہ اللہ علیہ (علی گڑھ) کے دستِ حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا بعدازاں حضرت قبلہ محبوب مرزا قلندری حیدرآبادی علیہ الرحمہ سے شرف بیعت و خلافت بھی حاصل ہے جس کی وجہ سے ان کے بے شمار مریدین و معتقدین سلسلہ چشتیہ سے وابستہ ہیں۔

صوفی رہبر نے ابتداء میں حضرت مولانا غلام محمد ترنم رحمتہ اللہ علیہ (خطیب جامع مسجد سیکریٹریٹ لاہور) سے مشورہ سخن کیا۔ ان کے بعد لسان الحسان مولانا ضیاؔء القادری بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف رجوع ہوئے۔ ''مجموعہ نعت'' یہ سب سے پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جو 1955ء میں شائع ہوا۔ 1960ء میں ''گلہائے نعت'' کے نام سے نعتیہ کلام اور مناقب کا مجموعہ شائع ہوا۔ جب کہ ''گلدستہ محبوب'' کے نام سے 1992ء میں عبدالستار رہبری چشتی کا مرتب کردہ ایک نعتیہ انتخاب خان پور سے شائع ہوا۔ جس میں حمد و نعت کے علاوہ چند غزلیں بھی موجود ہیں۔

''رہبر رہبراں'' یہ صوفی رہبر چشتی کے نعتیہ کلام کا نام ہے۔ جو اگست 1993ء میں شائع ہوا ہے۔ 160 صفحات کی اس کتاب میں حمد' نعتیں اور سلام موجود ہیں یہ کتاب مرکزی انجمن رہبر اسلام 33-31 اےج ریتہ پلاٹ نمبر 2 شاہ فیصل کالونی کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

نبی الحرمین 1995ء اور رہبر نعت 2004ء میں شائع ہو چکا ہے۔

صوفی رہبر چشتی کے چند نعتیہ شعر دیکھئے۔

---

208 رہبر چشتی نبی الحرمین انجمن رہبر اسلام پاکستان، کراچی 1995ء ص10

مجرم ہوں پھر بھی رحمتِ یزداں پہ ناز ہے　　میرے گناہ میں میری بخشش کا راز ہے
جبرئیل تک ہی وقف نہیں مدحتِ رسول　　کل کائنات آپ کی مدحت طراز ہے[209]

درِ خلوص و عقیدت کو باز رہنے دو　　تم اپنے دستِ طلب کو دراز رہنے دو
اسی میں راز ہے پنہاں نجاتِ ہستی کا　　نبی کے عشق میں دل کو گداز رہنے دو[210]

عصیاں سے خود رہائی دلائی حضور نے　　امت کی بگڑی بات بنائی حضور نے
شق ہو گیا بحکم خدا چودھویں کا چاند　　سوئے قمر جو انگلی اٹھائی حضور نے
رہبؔر بھٹک رہا تھا زمانے کی راہ میں　　ہر منزل نجات دکھائی حضور نے[211]

صوفی رہبر چشتی کے مندرجہ بالا اشعار عشق رسول کے آئینہ دار ہیں شاعر نے اپنی عقیدت کو نہایت سادگی سے بارگاہ رسالت میں پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ رہبر صاحب محفلوں کے رنگ ڈھنگ سے واقف ہیں۔ بزرگوں کے صحبت یافتہ ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی نعتیں عوام الناس میں پسند کی جاتی ہیں۔ اب اگلے شاعر سرشار صدیقی کو دیکھا جائے گا۔

سرشار صدیقی (1926ء)

سرشار صدیقی 25 دسمبر 1926ء میں کانپور (بھارت) میں پیدا ہوئے۔ مئی 1950ء میں ترک وطن کر کے کراچی میں آباد ہوگئے۔ تصنیف و تالیف شعر گوئی اور اشتہار سازی مصروفیات زندگی ٹھہرے۔ سرشار صدیقی بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔

"اساس" سرشار صدیقی کے نعتیہ شعری مجموعے کا نام ہے۔ یہ 1990ء میں طاہرہ کشفی میموریل سوسائٹی بہ اشتراک اثاثہ ناشرین ادب جی پی او بکس 316، کوئٹہ پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔[212] اساس میں حمد و نعت مناقب سب کچھ موجود ہے۔ اس میں زیادہ تر آزاد نظمیں شامل ہیں۔ "میثاق" شعر عقیدت بھی 2002ء میں حرا فاؤنڈیشن پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہو چکا ہے۔

جمال گنبد خضراء ہے میرے پیش نظر　　دعائیں مانگ کے بیٹھا ہوں میں طواف کے بعد
مدینے والے سے سب کچھ بتا دیا میں نے　　بہت سکوں ہے گناہوں کے اعتراف کے بعد[213]

209 رہبر چشتی ص 15
210 ایضاً ص 90
211 رہبر چشتی رہبر نعت انجمن رہبر اسلام پاکستان، کراچی 2004ء ص 112-113
212 سرشار صدیقی اساس طاہرہ کشفی میموریل سوسائٹی کوئٹہ 1990ء ص 7
213 ایضاً ص 48

اب تو آئے ہیں زیست کے آداب　　اب تو جی چاہتا ہے جینے کو
جس میں تھے ساری زندگی کے گناہ　　میں ڈبو آیا ہوں اس سفینے کو
اس سلیقے سے سر جھکا سرشار　　اجر پہنچا مرے قرینے کو [214]

سرشار صدیقی کی نعتیہ شاعری میں مضمون آفرینی اور خیال آرائی کی گنجائش نہیں بلکہ اب وہ اپنی نعتوں میں واردات قلبی کو بیان کرتے نظر آتے ہیں مذکورہ بالا اشعار حال سے زیادہ ان کے قال کو بیان کرر ہے ہیں سادگی میں بھی رہنمائی خیال اور شعری متانت نظر آتی ہے۔اب اگلے شاعر ضامن حسنی کو دیکھا جائے گا۔

ضامن حسنی (1930ء)

سید ضامن علی حسنی حیدر آباد کے چیدہ نعت گو شعراء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ یکم مئی 1930ء کو نارنول ریاست پٹیالہ (بھارت) میں پیدا ہوئے[215] ان کے والد مرحوم سید صادق علی حسنی نہایت منکسر المزاج، خوش الحان نعت خواں اور تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن تھے۔

ضامن حسنی تقسیم کے بعد حیدر آباد سندھ چلے آئے اور درس و تدریس کے پیشے کو اختیار کیا اور ہیڈ ماسٹر ہو کر ریٹائرمنٹ لیا۔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں۔ لیکن نعت میں بھی اپنے طرز نگارش اور اسلوب بیان کی وجہ سے منفرد نعت گو شعراء کے حلقہ میں داخل ہیں۔ مولانا محمد انوار الحق نہال اجمیری (مرحوم) کے ارشد تلامذہ میں شامل ہیں۔

''ضامن حقیقت'' یہ ضامن حسنی کی نعتوں اور مناقب پر مشتمل مجموعہ کلام ہے۔ جسے بزم فروغ ادب حیدر آباد نے نومبر 1986ء میں شائع کیا۔

اس کتاب میں حمد اور نعتوں کے علاوہ صحابہ کبار، اہلبیت اطہار اور اولیاء اللہ کی مناقب بھی شامل ہیں۔ ضامن حسنی کی نعتوں کے اشعار حاضر خدمت ہیں۔

نعتیہ قطعہ

شفیع عاصیاں، عالم پناہے　　نگا ہے بر من مسکیں نگاہے
ز رحمت کن شہِ خوباں نگاہے　　ندارم در جہاں جز تو پناہے [216]

تمہارے حسن سے، ہیں بام و در، رخشندہ رخشندہ　　مکان و لامکاں شام و سحر، رخشندہ رخشندہ
خدائے لم یزل کا شاہکار آتا ہے دنیا میں　　صبا پھرتی ہے لے کر یہ خبر، رخشندہ رخشندہ

214　سرشار صدیقی ص55
215　نہال اجمیری　تذکرہ شعرائے اُردو حیدر آباد بزم فروغ ادب حیدر آباد، حیدر آباد 1970ء ص150
216　ضامن حسنی　ضامن حقیقت بزم فروغ ادب حیدر آباد، حیدر آباد 1986ء ص5

طفیل سرورِ کونین مانگی جب دعا میں نے　　تو فوراً ہو گیا ظاہر اثر، رخشندہ رخشندہ
ثنائے الفتِ کونین کے حسنِ تصرف سے　　مرے اشعار ہیں ضامن مگر رخشندہ رخشندہ[217]

ضامن حسنی زبان و بیان پر عبور رکھتے ہیں انہوں نے بعض نعتیں سنگلاخ زمینوں میں بھی کہی ہیں لیکن روانی وضاحت برجستگی اور آمد بدستور ان کے نعتیہ کلام سے عیاں ہے مندرجہ بالا نعتیہ اشعار سادگی سے مملو ہیں۔ان اشعار سے شاعر کی عقیدت اور ہنر مندی عیاں ہے۔اب ایک اور شاعر ایاز صدیقی کو دیکھا جائے گا۔

ایاز صدیقی (1932ء)

ایاز صدیقی 8/اگست 1932ء میں روہتک مشرقی پنجاب (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[218] آپ نے برادر مکرم حضرت حزیں صدیقی سے تلمذ کا شرف حاصل ہے ملازمت کے سلسلہ میں یونائیٹڈ بنک لمیٹڈ سے منسلک ہیں ایاز صدیقی کی مستقل رہائش ملتان میں ہے۔

ایاز صدیقی کی غزل سے آشنائی پرانی ہے۔جبکہ نعت رسول ﷺ سے انہوں نے جو رشتہ جوڑا ہے وہ بھی ابدی و آفاقی لگتا ہے۔ان کی نعتیں پڑھ کر محسوس ہوتا ہے کہ برسوں کا کہنہ مشق نعت آشنا نعت سپردِ قلم کر رہا ہے۔

''ثنائے محمدؐ'' محمد ﷺ کے نام کے کل 92 اعداد ہیں اسی مناسبت سے اس میں بانوے نعتوں کا اہتمام موجود ہے اس میں تمام نعتیں مرزا اسد اللہ خاں غالب کی غزلوں کی زمین میں کہی گئی ہیں 116 صفحات کی یہ کتاب 1993ء میں خود ایاز صدیقی نے 512۔سی گلگشت ملتان سے شائع کی ہے۔

معجزہ ہے آیۂ و النجم کی تفسیر کا　　ایک اک نقطہ ستارہ ہے مری تحریر کا
آپ کی نسبت ہے مجھ کو باعثِ عزّ و شرف　　آپ کی مدحت وسیلہ ہے مری توقیر کا
خاک ہو کر راہِ طیبہ میں بکھر جاؤں ایاز　　یہ حسیں رخ ہے مری تخریب میں تعمیر کا[219]

منہ سے جب نامِ شہنشاہ رسولاں نکلا　　خیر مقدم کو درودوں کا گلستان نکلا
بچھ گئی دولتِ کونین مرے رستے میں　　میں جو طیبہ کی طرف بے سرو ساماں نکلا[220]

دل سلامت رہے رحمت کی نظر ہونے تک　　یہ مکاں بیٹھ نہ جائے کہیں گھر ہونے تک

---

217 ضامن حسنی ص 114
218 ایاز صدیقی ثنائے محمدؐ 512 سی گلگشت ملتان 1993ء سرورق کی پشت
219 ایضاً ص 21
220 ایضاً ص 24

مجھ کو آجائے گا مدحت کا سلیقہ آخر — وہ چھپالیں گے مرے عیب، ہنر ہونے تک
دیکھیں کب موج میں آتا ہے وہ دریائے کرم — دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک
کہیں محرومِ زیارت ہی نہ رہ جاؤں ایاز — مر نہ جاؤں کہیں آقا کو خبر ہونے تک [221]

ایاز صدیقی کی نعتیں بلندی افکار ندرت اظہار اور حسن تغزل کا حسین شاہکار ہیں غالب کی غزلوں کی زمینوں پر کہی گئی ان کی نعتیں خلوص وعقیدت کی آئینہ دار ہیں ایاز صدیقی کی نعت کا رشتہ حسن روایت سے بھی استوار ہے اور عہد جدید کے عصری تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہے ان کی نعتوں میں موضوعاتی اور اسلوبیاتی انداز پایا جاتا ہے۔ مذکورہ اشعار اس کا بین ثبوت ہیں۔ آئندہ شاعر سہیلؔ غازی پوری کو دیکھا جائے گا۔

سہیلؔ غازی پوری (1934ء)

نام سہیل احمد خان، تخلص سہیل، مولد غازی پور۔ یو۔ پی (بھارت) اور تاریخ پیدائش 30 جون 1934ء ہے۔[222] تعلیم بی اے ہے اور پاکستان کسٹم کراچی سے منسلک تھے۔ غزل کہتے ہیں۔ غزلوں کے دو مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ تیسرا نعتیہ مجموعہ کلام ''شہر علم'' ہے۔

''شہر علم'' سہیل غازی پوری کا یہ نعتیہ مجموعہ کلام 1987ء میں شعری دائرہ۔ 1055/9۔ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی سے شائع ہوا ہے۔ سہیل غازی پوری کا دوسرا نعتیہ مجموعۂ کلام ''حمد ونعت'' کے نام سے 2000ء میں اور تیسرا '' مکے سے مدینے'' 2009ء میں شائع ہو چکا ہے۔

سہیل غازی پوری کے نعتیہ شعر دیکھئے۔

نعت لکھنے کی جب ابتداء کی — مل کے لوح و قلم نے دعا کی
روز محشر ضرورت تو ہوگی — سایہ دامن مصطفیٰؐ کی
جب محمدؐ مرے رہنما ہیں — کیا ضرورت کسی رہنما کی
موجزن میرے شہر جبیں میں — روشنی آپ کے نقش پا کی [223]

جب کبھی شہر مدینہ سے گزرنا چاہوں — ہو کے تحلیل فضاؤں میں بکھرنا چاہوں
جن کی خوشبو سے معطر ہو گلستان حیات — اپنے دامن کو انہیں پھولوں سے بھرنا چاہوں
ذہن میں رکھ کے اسی خضر دو عالم کے نقوش — میں بھی اک نقش کف پا سا ابھرنا چاہوں [224]

سہیل غازی پوری کی نعتیہ شاعری ریاضت برسوں پر محیط ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں مضمون کی بلندی معیار

221 ایضاً ص56
222 سہیل غازی پوری شہر علم شعری دائرہ فیڈرل بی ایریا، کراچی 1987ء فلیپ 2
223 ایضاً ص26-27
224 ایضاً ص14-15

کی رفعت زوروں پر ہے وہ فکری فنی اور اسلوبیاتی اعتبار سے نعتیہ کہہ رہے ہیں وہ اپنی نعتیہ شاعری میں سلیس، رواں فصیح اور بلیغ زبان استعمال کرتے ہیں اگلے شاعر اعجاز رحمانی کو دیکھا جائے گا۔

اعجاز رحمانی (1936ء)

سید اعجاز رحمانی المعروف ''اعجاز رحمانی'' 16 فروری 1936ء میں علی گڑھ (بھارت) میں پیدا ہوئے[225] 1954ء میں ہجرت کے بعد میر پور خاص کو عارضی مسکن بنایا۔ بعد ازاں کراچی میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ غزلیں بھی کہتے ہیں۔ استاد قمر جلالوی سے تلمذ حاصل تھا۔

''اعجاز مصطفیٰ'' اعجاز رحمانی کا یہ پہلا نعتیہ مجموعہ کلام 144 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس پر سال اشاعت درج نہیں۔ ممتاز حسن مرحوم، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی آراء سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب 1973ء میں شائع ہوئی ہوگی۔ اس کتاب کو خود اعجاز رحمانی نے نیو کراچی، کراچی سے شائع کیا۔

''پہلی کرن آخری روشنی'' یہ اعجاز رحمانی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جو 1982ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ اسکے علاوہ 1987ء میں اعجاز رحمانی کی ''خوشبو'' بھی شائع ہو چکی ہے۔ جس میں احادیث مقدسہ کو منظوم کیا گیا ہے۔ اعجاز رحمانی کی ''کلیات نعت'' مئی 2010ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں اعجاز رحمانی کے پانچ نعتیہ مجموعہ ہائے کلام شامل ہیں۔ چند شعر دیکھیے۔

اس بزم ہست و بود کا حاصل حضور ہیں — یہ کائنات جسم ہے اور دل حضور ہیں
ہوتی رہے گی بارش انوار دھر پر — اس انجمن میں رونق محفل حضور ہیں
ہیں منسلک انہیں سے بھلائی کے راستے — سچائیوں کی آخری منزل حضور ہیں
اعجاز لازمی ہے عمل کا محاسبہ — یہ جان کر بھی رحمت کامل حضور ہیں[226]

اعجاز رحمانی کی نعتیں پاکیزہ اور ایک نئے پن کی علامت ہیں ان کی نعتوں میں ذات رسالت سے ایک گہری عقیدت جھلکتی ہے۔ ان کے ہاں محض جذبات کا اظہار ہی نہیں بلکہ مقصد بعثت کا بھی شعور کارفرما ہے۔ وہ صفات رسالت پر بھی گہری نظر کے اداشناس ہیں ان کی نعتیہ شاعری محض رسمی خیالات کا مجموعہ نہیں بلکہ ان کے دل کی آواز ہے اور دل کی آواز کے اثرات بہت نمایاں اور دیرپا ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا اشعار میں یہ رنگ نمایاں ہے اب ایک اور شاعر قمر یزدانی کو دیکھا جائے گا۔

---

225 اعجاز رحمانی اعجاز مصطفیٰ ناشر: اعجاز رحمانی خود نیو کراچی، کراچی 1973ء ص 23

226 ایضاً ص 30

قمر یزدانی (1936ء)

قمر یزدانی کا پیدائشی نام غلام حسین ہے۔[227] یہ مولانا عبدالعزیز کے فرزند ہیں۔ قمر تخلص ہے اور شاعری میں قمر یزدانی کے نام سے مقبول ہیں۔ قمر یزدانی 15/اپریل 1936ء میں پنوانہ ضلع سیالکوٹ (پاکستان) میں پیدا ہوئے تعلیم مڈل ہے پیشہ تدریس ہے کتابت کے فن سے بھی واقف ہیں لہٰذا اپنے دونوں مجموعہ ہائے نعت کی کتابت خود کی ہے۔

"خمخانہ محمد" یہ قمر یزدانی کا کلام نعتیہ ہے جسے خود مصنف نے پنوانہ ضلع سیالکوٹ سے 1388ھ (1968ء) میں شائع کیا تھا۔ اس کتاب کے کل صفحات 144 ہیں۔ "مہر درخشاں" یہ قمر یزدانی کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جسے اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ نے 1980ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے صفحات 292 ہیں۔

قمر یزدانی کے اس کے علاوہ بھی نعت و منقبت کے چھوٹے بڑے مجموعے علی الترتیب بادۂ عرفان، جلوۂ معراج، ارمغانِ محبت اور ساغر کوثر وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔

پیش نظر ہے اس رخِ پرُ نور کا جمال — میرے لبوں پہ حسنِ پیمبر کا ذکر ہے
والشمس جن کے روئے منور کی ہے قسم — واللیل جن کی زلف معنبر کا ذکر ہے
اس دورِ اضطراب میں میرے لئے قمر — وجہِ سکون ساقیٔ کوثر کا ذکر ہے[228]

آؤ مل کر احمدِ مختار کی باتیں کریں — لشکرِ اسلام کے سردار کی باتیں کریں
ظلمتوں میں پیکرِ انوار کی باتیں کریں — حرفِ لا کے شارحِ اسرار کی باتیں کریں[229]

قمر یزدانی ایک بزرگ اور قادر الکلام نعت گو ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری میں ضائع و بدائع سلاست و روانی، طرز ادا کی رنگینی، صوفی ہم آہنگی، معنی آفرینی اور بندش کی چستی سب ہی کچھ موجود ہے۔ جذبہ عشق و محبت کے نشیب و فراز، آب رواں کی نرمی اور دریا کی سی طغیانی ان کی شاعری کا طرہ امتیاز ہیں مندرجہ بالا اشعار سلاست و روانی کی مثال ہیں۔ اب اگلے شاعر مقبول شارب کو دیکھا جائے گا۔

---

227 قمر یزدانی خمخانہ محمد ناشر: خود شاعر پنوانہ ضلع سیالکوٹ 1968ء ص 7
228 مہر درخشاں اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ 1980ء ص 68
229 ایضاً ص 69

شارب، مقبول (1938ء)

مقبول شارب کا اصل نام مقبول حسین اور شارب تخلص ہے۔ یہ مولوی سید ذاکر حسین کے فرزند ہیں۔ 25 دسمبر 1938ء کو نارنول ریاست پٹیالہ (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[230] سلسلہ نسب شیخ سعدی شیرازی سے اور سلسلہ حسب بابا شیخ فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے جا ملتا ہے۔ ستمبر 1947ء میں پاکستان آئے اور حیدرآباد سندھ کو اپنا مسکن بنایا اس وقت مقبول شارب کی عمر دس سال تھی۔

اپریل 1964ء میں شاعری کا آغاز کیا۔ حشمت نارنولی، خادمی اجمیری اور نہال اجمیری (مرحوم) سے بالترتیب شرف تلمذ حاصل رہا۔ ایم اے اردو (فرسٹ کلاس) میں پاس کیا۔ پیشہ ملازمت ہے اور صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہیں۔ ملت اسلامیہ کالونی نزد بھرگڑی بنگلہ حیدرآباد سندھ میں مقیم ہیں۔

انداز چمن یہ مقبول شارب کی 99 غزلوں پر محیط مجموعہ کلام ہے جو 1986ء میں شائع ہوا ہے۔ ''مہر جہاں تاب'' یہ مقبول شارب کی نعت و منقبت کا مجموعہ ہے جسے بزم فروغ ادب حیدر آباد نے 1990ء میں شائع کیا تھا۔

حمد باری تعالیٰ

خالق روزگار بھی تو ہے — سب کا پروردگار بھی تو ہے
کیوں مجھے مشکلات کا غم ہو — جب مرا غم گسار بھی تو ہے
کس کو معلوم ہے مرے دل کا — راز تو، راز دار بھی تو ہے[231]

نعت

کیا بیاں انساں سے ہو شانِ ختم المرسلیں — خالق اکبر ہے مدحت خوانِ ختم المرسلین
آشنا حق سے کیا، بخشا شعور زندگی — نوعِ انساں پر ہے یہ احسانِ ختم المرسلیں
لرزہ بر اندام ہیں شاہانِ بزم کائنات — دیکھنا عزّ و جلالِ شانِ ختم المرسلیں[232]
جھونکا تو آیا ہے مدینے کی پون کا — گلزار ہوا جاتا ہے صحرا مرے من کا
وہ جان تمنا ہیں وہی زیست کا حاصل — رشتہ ہے انہیں سے تو مری روح کا من کا
کیسے نہیں کرتا میں دل و جان تصدق — عالم ہی عجب ہے شہ والا کی پھبن کا
آتا ہے بلاوا در سرکار سے دیکھو — کس روز کا، کس ماہ کا اور کون سے سن کا

---

230 شارب، مقبول مہر جہاں تاب بزم فروغ ادب حیدرآباد حیدرآباد سندھ 1990ء سرورق کی پشت
231 ایضاً ص45
232 ایضاً ص65

گاڑا ہے علم صدق و صفا کا کہیں تم نے　　لہرایا ہے پرچم کہیں الفت کے چلن کا
ملتی ہے مجھے جس کے تصور سے بھی تسکین　　وہ سایہ ہے دامان شہنشاہ زمن کا

یہ بھی تو کرم فخر دو عالم کا ہے شارب
صحرا کو میسر ہوا انداز چمن کا[233]

مقبول شارب کی نعتیں سیدھی سادی زبان میں نہایت خلوص وعقیدت سے کہی گئی ہیں۔انہیں اچھی غزل لکھنے پر قدرت ہے اوراسی تجربے سے فائدہ اٹھا کر اچھی نعتیہ شاعری کی ہے۔مذکورہ بالا نعت اس مثال پر صادق آتی ہے۔

اب ایک اور شاعر راجا رشید محمود کو دیکھا جائے گا۔

محمودؔ راجا رشید (1939ء)

نعت کے حوالے سے پاکستان میں راجا رشید محمود کو نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کرنے کا اعزاز حاصل ہے راجا رشید محمود کامیاب شاعر، مشہور تدوین نگار معروف ادیب، نامور محقق، صاحب طرز انشاء پرداز مستند مورخ اور بالغ نظر نقاد ہیں۔لیکن ان کی حقیقی شناخت نعت گوئی اور فروغ نعت سے عبارت ہے۔

محمودؔ تخلص، رشید احمد پیدائشی نام اور قلمی شہرت راجا رشید محمود کے نام سے ہے۔23 اگست 1939ء کو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ پاکستان میں پیدا ہوئے۔[234] آپ کے والدِ گرامی کا نام راجا غلام محمد ہے۔

راجا رشید محمود فاضلِ اردو، ایف اے بی اے اور ایم اے اُردو ہیں۔آپ نے سرٹیفکیٹ ان لائبریری سائنس کے امتحان میں اوّل پوزیشن حاصل کی تھی ویسٹ پاکستان ٹیکسٹ بک بورڈ بعدازاں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے تعلیمی شعبے میں نصابی کتب کی تصنیف وتدوین اور نگرانی تدوین واشاعت کے ضمن میں خدمات انجام دیں۔ساڑھے 31 برس تک اس ادارے میں رہے 1995ء کے اواخر میں سینئر ماہر مضمون کی حیثیت سے ریٹائرمنٹ لے لی۔اب مکمل طور پر شعبۂ حمد ونعت کے لئے وقف ہیں۔بلکہ آپ کا پورا خانوادہ اس تحریک فروغ عشق رسول وذکر رسول میں مصروف ہے۔

راجا رشید محمود نے عنفوانِ شباب سے تصنیف وتالیف سے رشتہ جوڑ لیا تھا۔اس حوالے سے آپ کی تخلیقی، تحقیقی اور تدوینی کاوشیں ضرب المثل ہیں۔آپ کو دو مرتبہ صدارتی ایوارڈ مل چکا ہے اولاً پنجابی مجموعہ

233　مقبول شارب ص110
234　اظہر محمود راجا رشید محمود　ادارہ پاکستان شناسی ملتان روڈ لاہور 2007ء ص4

نعت ''نعتاں دی اٹی پر اور ثانیاً'' نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر خصوصی صدارتی ایوارڈ ملا۔ اس کے علاوہ بے شمار اعزازات اپ نے حاصل کیے۔

حمد و نعت کی تصانیف و تالیفات کے حوالے سے مجموعہ حمد سجود تحیت کے نام سے شائع ہوا۔ تدوین حمد میں حمدِ باری تعالیٰ 1988ء حمد خالق 2003ء اور نقوش قرآن نمبر جلد چہارم میں ''اردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب'' ترتیب دیا۔ مجموعہ ہائے نعت اردو اور پنجابی مجموعہ ہائے نعت کے حوالے سے آپ خود کفیل ہیں۔ اردو میں سب سے زیادہ آپ کے مجموعہ ہائے نعت موجود ہیں اور یہ سلسلہ بہت تیزی سے جاری ہے۔

تحقیق نعت کے حوالے سے پاکستان میں نعت 1994ء خواتین کی نعت گوئی 1994ء غیر مسلموں کی نعت گوئی 1994ء اور مقدمہ ''نعت کائنات'' زیادہ مشہور ہیں۔ تدوین نعت کے موضوع پر مدیح رسول، نعت خاتم المرسلین اور نعت کائنات معروف ہیں۔ جب کہ صحافتِ نعت، سیرت النبی، درود و سلام، اسلامیات، سفرنامے، تراجم، تذکرہ نویسی، بچوں کے لئے نصاب سازی، تاریخ نویسی، اقبالیات، تقابلی مطالعہ، پاکستانیات، مناقب، مقالات، مضامین اور مقدمات نگاری میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔

راجا رشید محمود اردو کی نعتیہ شاعری میں خود کفیل ہیں ۔ راجا رشید محمود کا سب سے پہلا مجموعہ نعت ''ورفعنا لک ذکرک'' کے نام سے 1977ء میں شائع ہوا جب کہ 1982ء میں دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ''حدیثِ شوق'' کے نام سے سامنے آیا۔ ورفعنا لک ذکرک میں حمد و نعت، مناقب شعر و شاعر کے عنوان سے مختلف حضرات کے تحسینی کلمات اور کلام شامل ہیں۔ آخر میں راجا صاحب نے اپنے جذبات تشکر و امتنان کا بھی اظہار کیا ہے راجا صاحب کی حمدیہ و نعتیہ شاعری کے انداز ملاحظہ کیجئے۔

جل جلالہٗ حمدِ خالق کے حوالے سے دو حمدیں شامل کتاب ہیں۔

جَلّ جلالک

ایک برقی رو لپکتی ہے مرے احساس میں ۔۔۔ جلوہ فرما تو ہے میرے پردۂ انفاس میں[335]
کیوں نہ مل جائے اسے لا تقنطوا کی پھر نوید ۔۔۔ جب اُتر آئے کرم تیرا نگاہِ یاس میں
حمدِ بے حد ہے سزاوارِ خدائے دو جہاں ۔۔۔ جس کا ذکرِ پاک ہے وجہِ قرار قلب و جاں

235 محمود، راجا رشید ورفعنا لک ذکرک پاپولر پبلشرز پرانی انارکلی لاہور 1977ء ص13

مُلحد و زندیق ہوں یا متقی و پارسا　خالق و رازق وہی سب کا ہے وہ سب کا خدا[236]

راجا رشید محمود کی نعتیہ شاعری میں نعت کی حقیقی روح اور نعتیہ بصارت پائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری اس دولت بے بہا اور سرور کیف کی لذت سے آشنا ہیں۔ آپ کی نعتیں کسی واعظ کا بیان نہیں بلکہ عاشق صادق کے دل کی صدا معلوم ہوتی ہیں۔ نغمگی اور لطافت آپ کی نعتوں کا خاصہ ہے۔

نعت

میرا فکر و فن نبی کے ذکر تک محدود ہے　خالقِ کونین کا مجھ پر کرم ہے، جُود ہے
حُبّ پیغمبر پہ ہے حبِ خُدا کا انحصار　میرے آقا کی اطاعت، طاعتِ معبود ہے
شرطِ ایماں ہے کہ اقرارِ رسالت بھی کرو　صرف اقرارِ الوہیت یہاں بے سود ہے
ہم زمانے میں رہیں گے خستہ حال و خوار و زار　پیروی سیرت کی ہم میں جب تلک مفقود ہے

اس پہ بھی الطاف و رحمت کی نظر ہوائے خدا
اک غلامِ جاں نثارانِ نبی محمود ہے[237]

خیالِ طیبہ سفر میں حضر میں رہتا ہے　جہانِ عشق دلِ مختصر میں رہتا ہے
سمائے کیسے مرے دل میں عرش کی رفعت　جمالِ گنبد خضرا نظر میں رہتا ہے[238]

راجا رشید محمود کا شمار زود گو نعت گو شعرا میں ہوتا ہے آپ تسلسل اور روانی سے نعتیں کہنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ مندرجہ بالا اشعار نمونتاً دیئے گئے ہیں جس میں حمد و نعت دونوں کی مہکار موجود ہے۔ آپ کی نعتیں زیادہ تر علمی و ادبی رنگ لئے ہوتی ہیں۔ اب آئندہ شاعر خالد محمود نقشبندی کو دیکھا جائے گا۔

خالدؔ محمود نقشبندی (1941ء)

خالدؔ تخلص اور خالد محمود پیدائشی نام ہے۔ جب کہ خالد محمود نقشبندی کے حوالے سے مقبول ہیں۔ 1941ء کو چکوال میں پیدا ہوئے۔[239]

236　راجا رشید　ص4
237　ایضاً　ص22
238　حدیثِ شوق حامد اینڈ کمپنی اردو بازار، لاہور 1982ء ص13
239　رئیس احمد (مرتب)　حریم نعت　اقلیم نعت شادمان ٹاؤن شمالی کراچی　1995ء　ص100

خالد محمود نقشبندی مجددی کا شمار نعت گو شعراء میں ہوتا ہے۔ خالد محمود کو مفتی محمد محمود الوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (حیدر آباد) سے شرف بیعت حاصل ہے۔ خالد محمود، وقار صدیقی اجمیری کے ارشد تلامذہ میں شامل ہیں۔

''قدم قدم سجدے'' خالد محمود نقشبندی کا نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔ 1982ء۔ میں اسے خود مصنف نے کراچی سے شائع کیا ہے۔ واضح رہے کہ خالد محمود نقشبندی کا نعتیہ مجموعہ کلام ''قرار جاں'' کے نام سے 1974ء میں کراچی سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کی تمام تر نعتیں بھی ''قدم قدم سجدے'' میں موجود ہیں۔ یہ مجموعہ 927/4 نزد بلال مسجد لیاقت آباد۔ کراچی سے شائع ہوا ہے۔ قدم قدم سجدے کا جدید ایڈیشن 1998ء میں دوبارہ مجموعۂ کلام ''حُسنِ ازل'' کے نام سے 1997ء میں اور خالد محمود کا چوتھا نعتیہ مجموعۂ کلام 2007ء میں ''سیل تجلیات'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

ان کی نعتوں کے اشعار ملاحظہ کیجئے۔

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے ۔۔۔ یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے ☆

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں ۔۔۔ تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے ہی در سے لو لگی ہے

تجلیوں کے کفیل تم ہو مراد قلب خلیل تم ہو ۔۔۔ خدا کی روشن دلیل تم ہو یہ سب تمہاری روشنی ہے [240]

قرباں میں ان کی بخشش کے مقصد بھی زباں پر آیا نہیں ۔۔۔ بن مانگے دیا اور اتنا دیا دامن میں ہمارے سمایا نہیں [241]

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی ۔۔۔ جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی [242]

خالد محمود نقشبندی کی نعتیہ شاعری کو عشق مصطفیٰ ﷺ نے دوام اور نکھار بخشا ہے ان کی نعتوں کے مندرجہ بالا خوبصورت منتخب اشعار اس کی مثال ہیں ان کے ہاں جذبات اور احساسات الفاظ کے پردہ میں بلاغت، بے ساختگی اور معنوی دلکشی پورے جوبن پر نظر آتی ہے۔ وہ زود گو ہونے کے باوجود اپنی نعتوں میں معیار کی بلندی کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اب آئندہ شاعر ریاض مجید کو دیکھا جائے گا۔

☆1 81-80ء کی یہ مقبول ترین نعت ہے

کوئی سلیقہ ہے آرزو کا نہ بندگی میری بندگی ہے ۔۔۔ یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

یہ نعت رسول خالد محمود کی پہچان اور ان کی رشحات فکر کا حاصل ہے جسے کچھ بے خبر لوگوں نے منصور تابش (اس نعت پر انہیں صدارتی ایوارڈ مل چکا ہے) اور ادا جعفری کے نام سے موسوم کر دیا ہے۔ جب کہ یہ بات قطعی درست نہیں ہے۔ (ش۔ا)

240 خالد محمود قدم قدم سجدے حلقۂ ذکرِ حبیب پاکستان، کراچی 1982ء ص 47

241 ایضاً ص80

242 ایضاً ص134

ریاضؔ مجید (1942ء)

ڈاکٹر ریاضؔ مجید نے ''اردو میں نعت گوئی'' کے حوالے سے تحقیقی مقالہ لکھا۔ آپ وہ خوش نصیب پاکستانی ہیں کہ جو نعت کے موضوع پر سب سے پہلا مقالہ لکھ کر ''ڈاکٹریٹ'' کی سند سے سرفراز ہوئے۔

ریاض مجید نام اور تخلص ریاضؔ، شہرت بھی ریاض مجید کے حوالے سے ہے 13 اکتوبر 1942ء کو جالندھر (انڈیا) میں پیدا ہوئے۔[243] تعلیمی اسناد بی اے آنرز ان لینگویجز، ایم اے اور پی ایچ ڈی کے حامل ہیں۔ تدریس کے شعبہ سے وابستگی رہی۔ ابتداء میں پروفیسر شعبہ لسانیات و ادبیات اردو گورنمنٹ کالج فیصل آباد رہے۔ تادم تحریر شعبۂ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ حضرت حفیظ تائبؔ کہتے ہیں

''پچھلی صدی میں ڈاکٹر ریاض مجید نے تخلیق، تحقیق، تنقید اور تدوین کے میدانوں میں اتنے وافر کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا خوشبوؤں اور رنگوں کے شہر کو کسی باڑ میں قید کرنے کے مترادف ہے۔''[244] سرورق کی پشت پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''ڈاکٹر ریاض مجید عصرِ موجود میں اردو نعتیہ شاعری کا ایک معتبر نام ہے، وہ شعر کی فنی عظمت، اسلوبی بندش اور اس کی ایصالی منزلت سے آشنا بھی ہے اور نعت کے تقدیسی مقام، ملکوتی رفعت اور شرعی حرمت سے آگاہ بھی ہے۔''[245]

ڈاکٹر ریاض مجید بلاشبہ شعبۂ نعت کا سرمایہ ہیں۔ تخلیقی باریکیاں، تحقیقی پیچیدگیاں اور تنقیدی بے باکیوں سے واقف ہیں۔ ہر سہ جہات میں درک رکھتے ہیں۔ شعری رموز سے آشنا ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی نعت روایتی نعت نہیں ہوتی۔ جدید لفظیات، نادر تشبیہات کے ذریعہ عصرِ حاضر کے مسائل کو بھی بارگاہِ رسالت میں خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں۔ نعت میں صرف اپنی واردات نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کا احوال بھی بیان کرتے ہیں۔

ڈاکٹر ریاض مجید کی یوں تو کئی نعتیہ شعری کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صلِّ علیٰ محمدٍ، سیدنا محمد اور اللھم بارک علیٰ محمد اردو میں اور پنجابی میں سیدنا احمد حق علیٰ الشان، نعتیہ ہائیکو پنجابی بھی شائع ہو چکی ہیں۔ اس وقت میرے پیش نظر اَللّٰھُمَّ بارک علیٰ محمد نعتیہ مجموعہ ہے۔ جسے یکم جنوری 2005ء میں نعت اکادمی فیصل آباد نے شائع کیا ہے۔

---

243 ریاضؔ مجید، ڈاکٹر مکتوب بنام ادیبؔ رائے پوری'' مورخہ 12 مئی (بر موقع سلور جوبلی ایوارڈ، کراچی) 1991ء

244 ریاض مجید اَللّٰھُمَّ بارک علیٰ محمد نعت اکادمی فیصل آباد 2005ء سرورق کی پشت

245 ایضاً ص 7

ریاض مجید اس وحدہٗ لاشریک کی حمد میں رطب اللسان ہیں ۔اس جدید حمد کے آہنگ کو ملاحظہ کیجئے۔

حمد

غبارِ وقت میں گم قافلوں کو جاننے والا　　وہ آنکھوں میں نہ آتی منزلوں کو جاننے والا
نہیں پنہائی اوجھل اُس سے کوئی بھی تمنا کی　　ہمارے سب دکھوں، سب مشکلوں کو جاننے والا
وہ ہم سے بڑھ کے واقف ہے ہماری ہر ضرورت سے　　وہ ہم سے بڑھ کے ہے ہم غافلوں کو جاننے والا
وہی ہے اِک ریاضؔ اُس کے سوا حقا نہیں کوئی
دلوں کی جاننے والا، دلوں کو جاننے والا [246]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس نعت کی فکر دیکھیئے۔ردیف کو کس خوبصورتی اور روانی سے نبھایا گیا ہے۔الفاظ کی سادگی اور مصرعوں کی برجستگی آنکھوں کو نم کر رہی ہے۔

نعت

گنہ آلود چہرے اشک سے دُھلوائے جاتے ہیں　　مواجہ پر، پھر اس کے بعد زائر لائے جاتے ہیں
کیا جاتا ہے صیقل، جاں کو احساسِ ندامت سے　　یہاں لانے سے پہلے چشم و دل چمکائے جاتے ہیں
ہے پاسِ خاطرِ پاکیزۂ سرکارؐ اللہ کو　　گنہ گار اس جگہ پر، پاک کر کے لائے جاتے ہیں
خطا کاروں کو بھی محروم رحمت وہ نہیں رکھتے　　گنہ گاروں پہ بھی پیہم کرم فرمائے جاتے ہیں
ہے لطفِ خاص اُن کی رحمت للعالمینی کا　　مدینے میں ہم ایسے روسیہ بھی پائے جاتے ہیں
حرم میں ہے ریاضؔ، اللہ اکبر! کیا مقدر ہے
کرم کا سوچ کر آنکھوں میں آنسو آئے جاتے ہیں [247]

ڈاکٹر ریاض مجید کی نعتیہ شاعری عجز و انکساری کا مجموعہ ہے۔جس میں تاریخ اور قرآنی حوالے بھی جا بجا ملتے ہیں ان کا لہجہ تازہ اور توانا ہے۔ان کی نعتوں میں نیاز کے ساتھ گداز بھی ہے۔جذبے کی سچائی اور سوچ کی تازگی ہے ان کا انداز سادگی و پرکاری نیز لہجے کی دل آویزی و شائستگی سے ہمہ شتہ ہے ان کا اسلوب بیان سلاست اور روانی سے عبارت ہے اگلے شاعر سعید وارثی کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر ریاض مجید کی شاعری عصرِ حاضر کی نمائندہ نعتیہ شاعری ہے، آپ عقیدت کے ساتھ ساتھ حقیقت آشنا بھی ہیں ۔ جوش میں بھی ہوش برقرار رکھتے ہیں ۔ مضامین کی جدت، الفاظ کی ندرت اور تخیل کی قدرت آپ کی نعتیہ شاعری کا خاصہ ہے۔"اردو میں نعت گوئی" ڈاکٹر ریاض مجید کا پی ایچ۔ڈی کا مقالہ ہے۔ جسے اقبال اکادمی لاہور نے 1990ء میں شائع کیا تھا۔یہ تحقیقی و علمی مقالہ ہمیشہ ریاض مجید کو زندہ رکھے گا۔

246　ریاض مجید　ص10-9
247　ایضاً　ص35-34

سعید وارثی (1946ء)

محمد سعید خان وارثی ادب میں ''سعید وارثی'' کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ان کے والد حضرت ستار وارثی بریلوی کراچی کے معروف نعت گو شعراء میں شامل تھے۔سعید وارثی کی پیدائش 24 جنوری 1946ء اور جائے پیدائش گلاب نگر بریلی (بھارت) ہے۔سعید وارثی اپنے والد گرامی کے اصلاح یافتہ ہیں ۔نعت گوئی سعید وارثی کا ''ورثہ'' ہے جبکہ غزل بھی خوب کہتے ہیں۔

''ورثہ'' یہ سعید وارثی کا نعتیہ مجموعۂ کلام ہے جو جنوری 1987ء میں کراچی سے شائع ہوا۔اس کے صفحات 120 ہیں۔بزم وارث 90/1 شا فیصل کالونی کراچی اس کے ناشر ہیں۔[248] سعید وارثی کے نعتیہ آہنگ کو ملاحظہ کیجئے

حسرت دید میں بن جائیں نہ پتھر آنکھیں ۔۔۔ منتظر آپ کی رہتی ہیں برابر آنکھیں
آبھی جاؤ کہ ابھی تک یہ دیئے ہیں روشن ۔۔۔ ورنہ دیکھوں گا تمہیں کیسے گنوا کر آنکھیں[249]

نظر ہے سوئے حرم دل میں آرزوئے رسول ۔۔۔ کہاں سے کیجئے آغاز جستجوئے رسول
جبیں پہ اپنی سجالوں تو آسماں جھک جائے ۔۔۔ خدا کرے مجھے مل جائے خاک کوئے رسول[250]

سعید وارثی غزل پسند شاعر ہیں۔ان کی غزلیں اپنا ایک منفرد آہنگ اور لہجہ رکھتی ہیں۔سعید وارثی کو نعت گوئی وراثت میں ملی ہے۔مندرجہ بالا نعتوں میں تازہ شعر گوئی کا احساس بھی نمایاں ہے۔جب کہ شعری حسن اور ندرت خیال بھی زوروں پر ہے۔سعید وارثی کی نعتیں عصر حاضر کی نمائندہ نعتوں میں شامل کی جاسکتی ہیں۔اب آئندہ شاعر عزیز احسن کو دیکھا جائے گا۔

عزیز احسن (1947ء)

عزیز تخلص، عزیز احسن قلمی پہچان اور پیدائشی نام عبدالعزیز خاں ہے۔[251] عزیز احسن سے پہلے عزیز جے پوری اور عزیز صابری بھی قلمی پہچان کا سبب رہے ہیں۔31 اگست 1947ء کو جے پور (بھارت) میں

---

248 سعید وارثی ورثہ بزم وارث 190/1 شاہ فیصل کالونی کراچی 1987ء ص
249 ایضاً ص
250 ایضاً ص
251 عزیز احسن شہر توفیق نعت ریسرچ سینٹر کراچی 2009ء ص 2

پیدا ہوئے۔[252] آپ کے والد کا نام عبدالحمید خاں ہے۔

عزیز احسن۔ ایم اے ایل ایل بی بی کام فاضل اردو اور فاضل فارسی ہیں۔ آئل اینڈ گیس ڈیولپمنٹ کارپوریشن اسلام آباد میں بحیثیت آفیسر فرائضِ منصبی ادا کررہے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آج کل اپنے تنقیدی مقالے میں مصروف ہیں۔ فنِ شاعری میں عزیز احسن کے اساتذہ میں حسن احسانی اور فدا خالدی دہلوی کے نام شامل ہیں عزیز احسن کی غزل کا پہلا شعر

تو نہ ہوگا تو گلستاں کے لئے موسمِ گل میں بھی خزاں ہوگی[253]

عزیز احسن کی نعتیہ تالیفات میں وجواہر النعت (انتخاب نعت) 1981ء ص (نعتیہ مجموعہ) فدا خالدی دہلوی 1983ء خوابوں میں سنہری جالی ہے (نعتیہ انتخاب) صبیح رحمانی 1997ء قابلِ ذکر ہیں۔ جبکہ تصانیف میں اردو نعت اور جدید اسالیب 1998ء ''نعت کی تخلیقی سچائیاں'' 2000ء ''ہنر نازک ہے 2007ء تنقید کے حوالے سے شائع ہوچکی ہیں۔ جواہر النعت مرتبہ عزیز صابری کو نعتیہ ادب میں بلند مقام حاصل ہے۔ اس کی ترتیب و تقدیم، تحریر و تحقیق نعتیہ ادب میں خوشگوار اور یادگار اضافہ تھا۔ یہی عزیز احسن کا نعتیہ ادب میں مستند اور گراں بار حوالہ ہے۔

''کرم و نجات کا سلسلہ'' پہلا نعتیہ مجموعہ کلام 2005ء میں شائع ہوچکا ہے۔ ''شہپرِ توفیق'' دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جو جنوری 2009ء میں نعت ریسرچ سینٹر کراچی سے شائع ہوا ہے۔ ''نعت اور تخلیقی عمل'' کے عنوان سے عزیز احسن اور سرورق کی پشت پر صبیح رحمانی کے تاثرات شامل ہیں۔

عزیز احسن نعت اور تنقیدِ نعت کے حوالے سے شہرت رکھتے ہیں۔

عزیز احسن کی شاعری میں اُمتِ مسلمہ کی زبوں حالی کا ذکر بار بار آتا ہے۔ اُن کی حمد ہو یا نعت اکثر اشعار میں اس کی جلوہ گری دکھائی دیتی ہے۔ اللہ رب العزت جل جلالہ کی بارگاہ میں انہوں نے ایک ''مناجات'' کہی ہے۔ اس مناجات کے زیادہ تر اشعار اس بات کی علامت ہیں۔ اس حمد یہ مناجات میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استغاثہ و استمد کا پہلو بھی ظاہر ہوتا ہے۔ پوری مناجات ہی ان کیفیات کی آئینہ دار ہے۔

---

252 کرم و نجات کا سلسلہ اقلیم نعت نارتھ کراچی کراچی 2009ء ص 2
253 مہر یکی ہمیتی تذکرہ شعراء و شاعرات پاکستان گلشنِ مصطفیٰ، کراچی 1983ء ص 246

مناجات

نہیں ہے تیرے سوا کوئی مالک و مختار
نہیں ہے تیرے سوا کوئی افضل و اکرم

میں ایک حلقۂ بگوشِ محمدِ عربی
تری جناب میں آیا ہوں لے کے عرضِ الم

میں اپنی ملتِ بے مایہ کے لئے رنجور
میں اپنی ملتِ بے مایہ کے لئے بیدم

یہ قوم جس کو میسر ہوا عروج کبھی
اکھڑ چکے ہیں زمین سے آج اس کے قدم

چراغِ علم بجھے ظلمتوں کا دور آیا
ضیائے سیرت و کردار ہوگئی مدہم

چراغِ مصطفوی سے تھا اک جہاں روشن
اسی چراغ سے روشن ہو آج بھی عالم [254]

عزیز احسن کی نعتیہ شاعری میں زیادہ تر اشعار کسی واعظ کا بیان نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری میں بعض اشعار نعتیہ نہیں ہوتے۔ وہ ناصح بننے کی فکر میں نعت کی حقیقی روح سے دور ہو جاتے ہیں۔ عزیز احسن وہ واحد تنقید نگار ہیں کہ جو نثر میں تنقید کرتے کرتے منظوم تنقید شروع کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے ہاں نعت کم اور منظوم تنقید زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ ان کی نعت کی اس کیفیت کو ملاحظہ کیجیے۔

لمعۂ عشقِ رسولؐ عام ہے ارزاں نہیں
منزلِ مدحِ نبی اتنی بھی آساں نہیں

دعوئ حُبِّ نبیؐ لاکھ ہو سب بے دلیل
شمعِ عمل جب تلک دل میں فروزاں نہیں

کوچہ مرداں میں ہے خواجہ سراؤں کی بھیڑ
عشق کے آہنگ میں تابشِ برہاں نہیں

عشق کے معمورے میں آج منارے بہت!
کوئی بھی اخلاص کی ضو سے درخشاں نہیں

حضرت رومی رہے ایسے ہی غم میں ملول!
کہتے رہے شہر میں ایک بھی انساں نہیں [255]

عزیز احسن کی نعتیہ شاعری بھی تنقیدی انداز لیے ہوتی ہے۔ جب کہ نعت جائے تنقید نہیں عقیدت و محبت کی روادار ہے۔ نعت رسول سے شاعر کی عقیدت جتنی گہری ہوگی اتنی ہی اس کی نعتوں میں جذب واثر کی دنیا آباد ہوگی۔ ورنہ نعت لفظوں کی بنت تو کہلا سکتی ہے۔ مگر ایسی نعتوں سے کوئی تاثر قائم نہیں ہوتا۔ اب اگلے شاعر منیر قصوری کو دیکھا جائے گا۔

---

254 عزیز احسن ص 51-52
255 ایضاً ص 29-30

منیر قصوری (1947ء)

منیر قصوری کا پیدائشی نام محمد منیر ہے رحیم بخش کے فرزند ہیں اور شاعری میں منیر تخلص کرتے ہیں۔ 15 دسمبر 1947ء میں جھنڈر امرتسر (بھارت) میں پیدا ہوئے۔[256] حفظِ قرآن سے اپنے سینے کو منور کیا ایم اے عربی (گولڈ میڈلسٹ) ہیں جس کی وجہ سے کئی کالجوں میں لیکچرار اور متعدد قونصلیٹ میں ترجمان کی حیثیت سے کام کیا ہے۔ آج کل صاحبِ فراش ہیں مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انہیں صحتیاب فرمائے۔

منیر قصوری کے چار نعتیہ مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔ سوئے مصطفیٰ 2000ء شہرِ کرم 2007ء کے علاوہ ایوانِ کرم اور صاحبِ در غیر مطبوعہ ہیں۔ "دیوانِ ابو طالب اور دیوانِ سیدنا علی کے اردو ترجے کر چکے ہیں جبکہ دیوانِ امام حسین کے ترجمہ کا ارادہ رکھتے ہیں' عربی ادب پر گرفت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد رسالت کے نعت گو شعرا پر اکثر بصیرت افروز اور ندرت آموز مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ "چادرِ رحمت" یہ منیر قصوری کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے جسے مجلسِ سخن لاہور نے 1983ء میں شائع کیا تھا۔ کتاب 160 صفحات پر مشتمل ہے۔

"آیہ رحمت" یہ منیر قصوری کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ہے اس کے صفحات 152 ہیں 1990ء میں یہ کتاب بوصیری منزل فاروق اسٹریٹ مقبول روڈ' اچھرہ۔ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ منیر قصوری کا نعتیہ آہنگ دیکھئے۔

ممنونِ کرم جس کے ہیں سب عارف و عامی ۔۔۔ مقصودِ دو عالم ہے وہی ذاتِ گرامی
مصری ہوں بخاری ہوں عراقی ہوں کہ شامی ۔۔۔ سب ایک ہی تسبیح کے دانوں کی طرح ہیں
یک رنگ و یک انداز ہیں بسطامی و جامی ۔۔۔ یہ سرورِ کونین کا فیضانِ نظر ہے
اقبال کی لے رنگِ رضا' سوزِ نظامی[257] ۔۔۔ کس منہ سے کہوں نعت کہ حاصل نہیں مجھ کو

روشن گرِ حیات ثنائے رسول ہے ۔۔۔ جلووں کی کائنات ثنائے رسول ہے[258]
سرمایۂ نجات ثنائے رسول ہے ۔۔۔ یہ بات کہہ رہا ہوں بڑے اعتماد سے

منیر قصوری اپنی دیرینہ روایت کہ کلام سے شاعر کی پہچان کی جائے پر سختی سے کاربند ہیں۔ وہ اپنی نعتیہ شاعری کے بارے میں کسی رائے مقدمہ یا پذیرائی کے قائل نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کتابیں عام سکہ بند رائے دہندگان کی رائے سے خالی ہیں منیر قصوری کی نعتیہ شاعری اپنے پڑھنے والے کو خود متاثر کرنے کے فن سے آشنا ہے۔ مذکورہ اشعار عصرِ حاضر کے شعور و ادراک سے ممیز ہیں اب ایک اور شاعر قمر وارثی کو اسی تناظر میں دیکھا جائے گا۔

---

256 انجم زاہد حسین ۔ ہمارے اہلِ قلم ۔ ملک بک ڈپو چوک اردو بازار لاہور ۔ 1988ء ۔ ص463
257 منیر قصوری ۔ آیہ رحمت ۔ بوصیری منزل فاروق اسٹریٹ اچھرہ لاہور ۔ 1990ء ۔ ص20-21
258 ایضاً ۔ ص26

قمر وارثی (1950ء)

ارشاد حسین نام، قمر تخلص اور وارثی نسبت ہے۔ 5 جنوری 1950ء میں فرخ آباد (بھارت) میں وارثیوں کے گھر میں آنکھ کھولی۔[259] اس گھر کے تمام افراد تا وہ کے میاں حاجی محمد شاہ وارثی سے سلسلۂ وارثیہ میں بیعت تھے۔ 1952ء میں ہجرت کر کے کراچی، سکھر اور پھر کراچی کو اپنا مسکن بنایا۔ آج کل کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن سے منسلک ہیں۔

1965ء میں قومی نغمے لکھ کر شاعری کا آغاز کیا۔ پہلے رئیس امروہوی (مرحوم) اور بعد میں رشید انجم سے تلمذ حاصل کیا۔ غزل بھی کہتے ہیں۔ مگر وارثی ہونے کے ناطے اپنے طرۂ خاص یعنی "نعت گوئی" کو اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔

قمر وارثی نے حمد و نعت کے سرمائے میں گرانقدر اضافے کیے۔ پاکستان میں سب سے پہلے حمدیہ تحریک کا آغاز کیا اور اس سلسلے میں ابتدائی نمایاں خدمات انجام دیں۔ تین حمدیہ ردیفی منتخبات اور 16 نعتیہ ردیفی منتخبات ترتیب دیے۔ دبستانِ وارثیہ کے زیرِ اہتمام متعدد شعرائے کرام کے نعتیہ مجموعے شائع کیے۔ قمر وارثی کی حیات مستعار کا لمحہ لمحہ فروغ حمد و نعت سے عبارت ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری کے بھی تین مجموعے شمس الضحیٰ 1986ء کہف الوریٰ 1995ء اور "حرم سے حرم تک" 2008ء جس پر انہیں تیسرا قومی سیرت ایوارڈ بھی حکومتِ پاکستان سے مل چکا ہے۔

"شمس الضحیٰ" قمر وارثی کا نعتیہ کلام ہے جسے ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۰۷ھ میں رنگین آرٹ پیپر پر شائع کیا گیا ہے۔ 160 صفحات کی اس کتاب کے ناشر، بزم اربابِ سخن 26 ون۔ ڈی دولت ہاؤس، اورنگی کراچی ہیں۔ ان کے نعتیہ شعر دیکھئے۔

اس اعتقاد پہ ہم اعتماد رکھتے ہیں — حضور اپنے غلاموں کو یاد رکھتے ہیں
یہ آرزو ہے کہ جا کر درِ نبی پہ کھلے — کہ میرے قلبِ دلفگار کیا مراد رکھتے ہیں[260]
عجیب غم ہے غمِ مصطفیٰ کہ ہم جیسے — ہزار غم ہوں مگر دل کو شاد رکھتے ہیں

وابستہ رکھ حضور سے دامن حیات کا — اے دل یہی ہے ایک ذریعہ نجات کا
روشن ہوا بلال سیاہ فام کا نصیب — اعجاز ہے یہ اس نگہ التفات کا
قائم ہے جو تسلسل یاد نبی قمر — میں منتظر تھا دل میں اسی واردات کا[261]

قمر وارثی عہد موجود کی نعت رنگ جدید کے نمائندہ ہیں ان کی نعتیں تمنا، جستجو، نسبت اور عقیدت کی مہکار لئے ہوئے ہیں۔ نئی زمینوں میں نئے نئے مضامین کو سلیقہ مندی کے ساتھ پیش کرنا اب ان کی نعتیہ شاعری کی شناخت بن چکی ہے۔ قمر وارثی مصلحتاً نعت نہیں کہتے بلکہ نعت اب ان کی زندگی کی توانائی بن چکی ہے۔ بعض نعتیں مقبولیت سے ہمکنار ہو چکی ہیں۔ اب آئندہ شاعر حافظ البرکاتی کو دیکھا جائے گا۔

---

259 قمر وارثی شمس الضحیٰ بزم اربابِ سخن دولت ہاؤس اورنگی، کراچی 1986ء ص 29-30
260 ایضاً ص 35
261 ایضاً ص 43-44

حافظ البرکاتی (1953ء)

غلام محی الدین خان پیدائشی نام ہے اور احمد میاں برکاتی کے نام سے معروف ہیں۔ حافظ تخلص کرتے ہیں۔ مفتی محمد خلیل خاں برکاتی کے بڑے فرزند ہیں۔ 29 ستمبر 1953ء میں میرپورخاص (سندھ) میں پیدا ہوئے۔ [262]

احمد میاں برکاتی، قاری، حافظ القرآن، فاضل السنہ شرقیہ، فاضل عربی، فاضل علوم شرقیہ، درس نظامی، ایم اے اسلامیات۔ غرضیکہ دینی و دنیاوی دونوں تعلیمات سے بہرہ ور ہیں۔ دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد کے مہتمم اعلیٰ ہیں۔ حضرت اختر الحامدی (مرحوم) کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ''برکات محل'' ان کی اپنی نعتوں کا مجموعہ ہے۔

دارالعلوم امجدیہ کراچی میں ہر سال نعتیہ طرحی مشاعرہ منعقد ہوتا ہے۔ 1987ء میں ہونے والے نعتیہ طرحی مشاعرہ کے لئے مصرعہ طرح تھا۔

''جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے''

اس مصرعہ طرح کے ضمن میں کہی گئی نعت کے یہ اشعار دیکھئے۔

سید کونین سے جو لو لگاتے جائیں گے — وہ خدا کو باخدا نزدیک پاتے جائیں گے
خود بخود چومیں گی آ کر منزلیں ان کے قدم — ان کے نقش پا پہ جو سر کو جھکاتے جائیں گے
جان و دل ان کی شفاعت پہ تصدق حشر میں — جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے
کوئی بھی ہوگا نہ پرساں حشر میں حافظ مگر — میرے آقا عاصیوں کو بخشواتے جائیں گے [263]

دوستو ان کی طلب میں جسے موت آئی ہے — بخدا اس نے حیات ابدی پائی ہے
میرے عصیاں مجھے لے آئے ہیں آقا کے حضور — ساتھیو کتنی مبارک مری رسوائی ہے
آج محشر میں ہے کس اوج پہ حافظ کا نصیب — دامن سرور عالم میں جگہ پائی ہے [264]

حافظ البرکاتی المعروف مفتی احمد میاں برکاتی کا شمار حسان پاکستان علامہ اختر الحامدی کے خاص شاگردوں میں ہوتا ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری سادہ اور عام فہم ہے یہی وجہ ہے کہ اشعار کے فوری اثرات قائم ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا اشعار اپنے اندر اثر و تاثیر کی دنیا سجائے ہوئے ہیں۔ علم دین سے گہری وابستگی کے طفیل اشعار میں علمی وجاہت بھی نظر آتی ہے۔ اب اگلے شاعر طاہر سلطانی کو دیکھا جائے گا۔

---

262 حافظ البرکاتی برکات محل مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد سندھ 2004ء ص4
263 ایضاً ص102
264 ایضاً ص10

طاہر سلطانی (1954ء)

ماسٹر رفیق حسین وارثی مرحوم و مغفور کے صاحبزادے کا نام طاہر حسین ہے ان کی پیدائش 3 فروری 1954ء بھارت کے شہر اٹاوہ (یو۔پی) میں ہوئی 265 ۔شاعری میں طاہر تخلص کرتے ہیں۔اولائے کاملین و اولیائے بزرگان دین سے نسبت وراثت میں ملی ہے۔سلطانی سلسلہ کے بانی ومبانی سیدنا شاہ محمد سلطان میاں رام پوری رحمتہ اللہ علیہ کے حلقہ ولایت میں شامل ہونے کی وجہ سے سلطانی کہلاتے ہیں۔ذکرِ رسالت یعنی نعت سید الانبیاء اور ازلی نسبت یعنی تعلق اولیاء نے انہیں طاہر بنا دیا ہے۔یہی نسبتیں اب ان کی پہچان ہیں۔ طاہر سلطانی اب اسی حوالے سے اور نسبت سے معروف و مقبول ہیں۔

طاہر سلطانی کو اولاً حضرت شاہ انصار حسین الہٰ آبادی سے نعت گوئی میں اور سید واجد علی بخاری سے نعت خوانی میں شرف تلمذ حاصل ہے۔ہر دو حضرات نے نہ صرف طاہر سلطانی کی حوصلہ افزائی فرمائی بلکہ اس معاملہ میں رہنمائی و رہبری کا فریضہ بھی انجام دیا۔شاعر موصوف نعت گوئی کے میدان میں مسلسل کوشاں ہیں اور اپنی وعمدہ صلاحیتوں کے برملا اظہار کے علاوہ اپنے لحن کو بھی سرکار دو عالم ﷺ کے ذکر کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ طاہر سلطانی نعت گو قمر وارثی کے حلقہ تلامذہ میں بھی شامل رہے آج کل اقبال عالم سے مشورۂ سخن کرتے ہیں۔

طاہر سلطانی حمدیہ ادب میں بھی نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔کتابی سلسلہ "جہانِ حمد" اور ماہنامہ "ارمغانِ حمد" کراچی سے جاری کیے۔ان کی تفصیل پاکستان میں نعتیہ صحافت کے باب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ حمد و نعت کے حوالے سے معروف اور غیر معروف شعراء کی کافی کتب شائع کی ہیں۔طاہر سلطانی نے فروغ نعت خوانی کے لئے بھی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔غیر مسلموں کی حمد نگاری کی حوالے سے بھی کام کیا ہے خواتین کی حمدیں بھی جمع کی ہیں۔حمدیہ ادب کے لئے بھی ان کی اکثر کاوشیں سامنے آتی ہیں۔

طاہر سلطانی کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام مدینے کی مہک 1990ء تھا۔یہی طاہر سلطانی کی نعتیہ شاعری کا آغاز ہے۔نعت میری زندگی 1997ء حمد میری بندگی 2000' حمدیہ مجموعہ کلام ہے۔ ہر سانس پکارے صَلِّ علیٰ 2004ء مرتبین تنویر پھول و شاعر علی شاعر نعت میری زندگی طاہر سلطانی کا دوسرا مجموعہ کلام ہے۔ جسے ادارۂ چمنستان حمد و نعت نے شائع کیا ہے۔اکتوبر 1997ء میں یہ دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔اس میں زیادہ تر نعتیں

---

265 طاہر سلطانی نعت میری زندگی ادارہ چمنستان حمد و نعت ٹرسٹ' کراچی باردوم' 1997ء سرورق کی پشت

دبستان وارثیہ کی ردیفوں میں کہی گئی ہیں۔اس دوران طاہر سلطانی کا یہ دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ہے۔اس میں زیادہ تر نعتیں دبستان وارثیہ کی ردیفوں میں کہی گئی ہیں۔چند نعتیہ اشعار دیکھئے

ہے گلشنِ عالم میں عجب شان کی خوشبو　　یعنی شہِ کونین کے عرفان کی خوشبو

جتنے بھی پیغمبر ہوئے آدم سے تا عیسیٰ　　ہے سب سے الگ صاحبِ قرآن کی خوشبو

منبر پہ جسے خود میرے آقا نے بٹھایا　　طاؔہر کو عطا ہو اسی حسان کی خوشبو [266]

ہے میری عمر کا حاصل درِ نبی کی تلاش　　پھر اس کے بعد نہ ہوگی مجھے کسی کی تلاش

جو ان کے حکم کے سانچے میں ڈھل سکے مولا　　حصول حق ہے مجھے ایسی آگہی کی تلاش [267]

طاہر سلطانی کی نعتیہ شاعری عام روایتی شاعری ہے۔مندرجہ بالا نعتیہ اشعار دبستان وارثیہ کی ردیفوں سے ماخوذ ہیں جس میں شاعر نے اچھے شعر نکالنے کی کوشش کی ہے۔اسی تناظر میں اب ایک اور شاعر ندیم نقشبندی کو دیکھا جائے گا۔

ندؔیم نقشبندی (1958ء)

خان اختر ندیم پیدائشی نام ہے۔شعروسخن کی دنیا میں "ندیم" ہیں۔29دسمبر 1958ء میں واڈھوں کا پڑکھائی روڈ حیدر آباد (سندھ) میں پیدا ہوئے۔شعبۂ درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ایم اے (اُردو) فرسٹ کلاس ہیں۔بی ایڈ ہونے کے ناطے مقامی اسکول میں استاد ہیں۔مستقل قیام لطیف آباد نمبر 10 حیدر آباد میں ہے۔[268]

خان اختر ندیم حیدر آباد کے قابلِ ذکر نعت گو شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔ان کے والد محترم صوفی ماسٹر منیر خان پیکر اکبر آبادی بھی نعت گو شاعر تھے ان کی تربیت اور خصوصی توجہ نے خان اختر ندیم کو راہ صراط عطا کر دی ہے۔خان اختر ندیم وطن عزیز کے معروف اور صاحب دل نقیب محفل ہیں۔بہت خوبصورت انداز سے نعتیہ محفلوں کو سجاتے ہیں۔اب نعت خوانی و نعت گوئی ان کی شناخت بن چکی ہے۔

"خزینہ نعت" یہ خان اختر ندیم کی مرتب کردہ نعتوں کا ایک عمدہ انتخاب ہے جسے بزم سرکار دو عالم حیدر آباد سندھ نے ستمبر 1992ء میں شائع کیا ہے۔اس میں قدیم وجدید شعراء کی مقبول عام نعتیں موجود ہیں۔

خان اختر ندیم اپنے نعتیہ کلام کا مجموعہ ترتیب دینے کے علاوہ "میلاد حسان" کے نام سے ایک میلاد نامہ بھی ترتیب دے چکے ہیں۔یہ میلاد نامہ بہت مقبول عام ہے کیونکہ اسے میلاد یہ محفلوں کی ضرورت کے حوالے سے

---

266 طاہر سلطانی ص155

267 ایضاً ص160

268 ندیم نقشبندی ساقی کوثر انجمن عاشقانِ مدحتِ مصطفیٰ حیدر آباد سندھ 2004ء ص36

ترتیب دیا گیا ہے۔

خان اختر ندیم نقشبندی کا نعتیہ مجموعہ کلام ''ساقیِ کوثر'' کے نام سے 2004ء میں شائع ہو چکا ہے۔ 264 صفحات پر مشتمل یہ مجموعہ انجمن عاشقان مدحتِ مصطفیٰ اور آفتابِ ادب حیدر آباد کی جانب سے شائع ہوا ہے۔ خان اختر ندیم کی نعت دیکھئے۔

جب بھی نازک مقام آتا ہے ۔۔۔ آپ کا نام کام آتا ہے
مقتدی صف بہ صف ہیں اقصیٰ میں ۔۔۔ انبیاء کا امام آتا ہے
آپ کے در کی حاضری کے لئے ۔۔۔ دیکھیں کب یہ غلام آتا ہے
صرف نام حضور ہی ہے ندیم ۔۔۔ جو مصیبت میں کام آتا ہے[269]

خان اختر ندیم نقشبندی کی نعتیہ شاعری اپنے جلو میں عشق و محبت کی دنیا آباد کئے ہوئے ہے ان کی نعتیں عام فہم اور سادہ کاری کا مرقع ہیں۔ یہ موجودہ دور کے لحاظ سے شعر کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی نعتیں اکثر محافل میں سنی جاتی ہیں مندرجہ بالا اشعار ان کی سادہ کاری کا نمونہ ہیں آئندہ شاعر یامین وارثی کو دیکھا جائے گا۔

یامینؔ وارثی (1963ء)

محمد یامین نام، یامین تخلص اور نسبت وارثی ہے۔ یامین وارثی نے محفل سماع اور درود و سلام کی گونج میں آنکھ کھولی۔ ان کی جائے پیدائش لانڈھی (کراچی) ہے اور سال پیدائش 1963ء ہے۔[270] ڈاکٹر بیتاب نظیری مظفر نگری (مرحوم) سے اصلاح لیتے تھے۔

یامین وارثی کے مرتب کردہ متعدد نعتیہ انتخاب بہت شہرت کے حامل ہیں۔ جن کے صرف نام اور رسال اشاعت درج کئے جا رہے ہیں۔ یامین وارثی کے مرتب کردہ نعتیہ انتخاب نعت مصطفیٰ/ 1977ء، تنویر مصطفیٰ 1982ء، شان مصطفیٰ/ 1984ء، نور مصطفیٰ/ 1986ء، عشق مصطفیٰ/ 1988ء، الفتِ مصطفیٰ/ 1995ء، قربت مصطفیٰ/ 1995ء کے علاوہ بھی کئی نعتیہ منتخبات شائع کر چکے ہیں۔

منبع انوار/ 1978ء کے بعد یامینؔ وارثی کے دو اور نعتیہ مجموعے بنائے کن فکاں 1995ء اور عظمت کون و مکاں 1997ء میں شائع ہو چکے ہیں۔ یامین وارثی نے اُردو میں نعتیہ شاعری کے فروغ کے علاوہ نعت خوانی کے شعبے میں بھی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ ان تمام خدمات کا تسلسل جاری ہے۔

''منبع انوار'' یامین وارثی کے نعتیہ مجموعہ کلام کا نام ہے۔ یہ دسمبر 1978ء میں شائع ہوا۔ پرانی طرز پر چھپے ہوئے اس مجموعہ پر معمول کے مطابق ملنے کا پتہ اور ناشر کا نام درج نہیں۔ اس کے 32 صفحات ہیں۔

---

269 ندیم نقشبندی ص 162

270 یامین وارثی ۔۔۔ منبع انوار ۔۔۔ ناشر اور ملنے کا پتہ ندارد ہے ۔۔۔ 1978ء ص 7

نعت کے چند اشعار دیکھئے

کچھ تو پھول برسائیے پھول رحمت کے | کیا کمی ہے تمہارے خزینے میں
عرش پر جب بلایا تھا خالق نے | دونوں عالم تھے آئے قرینے میں [271]
تو متاع زندگی ہے مرے دل کو کیا کمی ہے | تیرا ذکر ہے عبادت تری یاد بندگی ہے
تو ہی مرشد یگانہ تو ہی نازش زمانہ | ہے کرم سبھی پہ تیرا تری بندہ پروری ہے
میری آرزو یہی ہے اسی در پہ جاؤں یامین | اسی در کو دیکھتا ہوں اسی در سے لوگی ہے [272]

یامین وارثی نے نہایت سادگی کے ساتھ صرف اپنے جذبات ومحسوسات کوشعری جامہ عطا کیا ہے۔ان کی نعتیں احترام وعقیدت کے ساتھ ساتھ غنایت اور شاعرانہ اسلوب سے بھی آراستہ ہیں۔ان کے ہاں کوئی فنی اور ادبی موشگافیاں نہیں بلکہ سادگی اور اثر پذیری کے انداز میں قلبی کیفیت نظر آتی ہے۔آئندہ شاعر صبیح رحمانی کو دیکھا جائے گا۔

صبیح رحمانی (1965ء)

سید صبیح الدین نام،صبیح تخلص اور رحمانی نسبت ہے جب کہ صبیح رحمانی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔27 جون 1965ء میں فردوس کالونی کراچی میں پیدا ہوئے۔[273] محافل نعت میں بحثیت نعت خواں اپنے ذوق وشوق کا آغاز کیا۔بی۔اے(شعبہ سیاسیات)جامعہ کراچی سے کیا۔پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن سے وابستہ تھے۔بعد میں پرائیویٹ ٹی وی چینل سے بھی وابستہ رہے وہاں پر بھی نمایاں خدمات انجام دیں،آج کل شاہین ائیر لائن سے وابستہ ہیں ڈائریکٹر کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حافظ محمد مستقیم،(معراج سخن/1987ء)،فدا خالدی دہلوی(م،ص /1983ء) اور شاہ انصار حسین الہ آبادی سے بالترتیب اصلاح لی۔

صبیح رحمانی کی شعبۂ حمد ونعت میں خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔وہ ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ان کی ایک ایک خدمات کے لیے کئی کئی صفحات درکار ہیں۔نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ ہے۔نعت اور تنقید نعت میں سب کی توجہ کا مرکز ہے۔نعت ریسرچ سینٹر کراچی کا قیام ایک عملی اور فکری اقدام ہے۔فہرستِ کتب خانہ مرتبہ طاہر قریشی شعبۂ حمد ونعت کا عظیم سرمایہ ہے۔صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری اگر چہ تعداد میں کم ہے مگر معیار شہرت اور اثر پذیری کے حوالے سے بہت زیادہ ہے۔صبیح رحمانی کا پہلا نعتیہ مجموعۂ کلام 1989ء میں

271 یامین وارثی ص9
272 ایضاً ص30
273 صبیح رحمانی ماہ طیبہ انجمن عاشقانِ مصطفیٰ ونظامی اکادی کراچی 1989ء ص10

ماہِ طیبہ کے نام سے شائع ہوا۔ جادۂ رحمت 1993ء دوسرا مجموعہ کلام ہے۔ صبیح رحمانی وہ مقبول عام نعت گو ہیں کہ ان کی نعتیہ شاعری سے متعلق کئی انتخاب شائع ہو چکے ہیں۔ خوابوں میں سنہری جالی ہے 1997ء مرتب عزیز احسن، سلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے 2001ء مرتب مقصود حسین اویسی، سرکار کے قدموں میں 2002ء مرتب محمد محبوب، سرکار کے قدموں میں 2006ء مرتب مدثر سرور چاند، سرکارِ دوعالم کی مدح وثنا کے طفیل صبیح رحمانی کو نت نئے حوالوں سے نوازا جاتا ہے۔ صبیح رحمانی کی اُردو نعتیہ شاعری کی قبولیت کا یہ اعجاز ہے کہ اس کے انگریزی میں ترجمے بھی شائع ہوئے ہیں۔ جادۂ رحمت کا انگریزی ترجمہ جسٹس (ر) ڈاکٹر منیر احمد مغل اور سرکار کے قدموں میں کا انگریزی ترجمہ محترمہ سارہ کاظمی کی علمی کاوش ہے۔ یہ دونوں انگریزی ترجمے 2009ء میں دیدہ زیب اور مثالی انداز سے شائع ہوئے ہیں۔

''ماہ طیبہ'' صبیح رحمانی کے نعتیہ مجموعہ کلام کا نام ہے۔ یہ 1989ء میں انجمن عاشقان مصطفٰے کراچی کے تعاون اور نظامی اکادمی کراچی کی زیرنگرانی شائع ہوا۔ یہ کتاب 144 صفحات پر مشتمل ہے۔ شعر دیکھئے۔

حضور ایسا کوئی انتظام ہو جائے — سلام کے لئے حاضر غلام ہوجائے
میں صرف دیکھ لوں ایک بار صبح طیبہ کو — بلا سے پھر مری دنیا میں شام ہوجائے[274]

ذرے بھی اس کو دیدہ بینا کی روشنی — ہاتھ آئے جس کو ان کے کف پا کی روشنی
صرف ایک شہر طیبہ منور نہیں کوئی — جنت میں بھی ہے گنبد خضراء کی روشنی

کوئی مثل مصطفٰے کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا — کسی اور کا یہ رتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
انھیں خلق کر کے نازاں ہوا خود ہی دستِ قدرت — کوئی شاہکار ایسا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا[275]

میں ہوں وقفِ نعت گوئی کسی اور کا قصیدہ — مری شاعری کا حصہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا
سرحشر ان کی رحمت کا صبیح میں ہوں طالب — مجھے کچھ عمل کا دعویٰ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا[276]

صبیح رحمانی کی نعتیں عصر جدید کا ایک توانا حوالہ ہیں مذکورہ بالا اشعار ان کے فنی وفکری سفر کے شاہد ہیں وہ اپنی نعتوں میں لفظوں کو نئے مفاہیم سے آشنا کر کے خوبصورت تراکیب و استعاروں کا جامعہ پہناتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی اکثر نعتیں زبان زدِ خلائق ہیں وہ کم لکھنے کے ساتھ ساتھ معیار کی بلندی کو بھی برقرار رکھتے ہیں وہ زیادہ لکھنے کے شوق میں اپنے نعتیہ کلام کو غیر موثر نہیں بناتے۔ ان کی کم شاعری بھی لوگوں کی زیادہ شاعری پر بھاری ہے۔ اب آخری شاعر عزیز الدین خا کی کو دیکھا جائے گا۔

274 ایضاً ص35
275 ایضاً ص47
276 صبیح رحمانی 1993ء جادۂ رحمت ممتاز پبلشرز اُردو بازار، کراچی ص42-43

خاکی القادری(1966ء)

عزیز الدین خاکی القادری کا پیدائشی نام شیخ محمد عزیز الدین ہے جبکہ شاعری میں خاکی تخلص کرتے ہیں۔
20 فروری 1966ء کو پکا قلعہ حیدر آباد (سندھ) میں پیدا ہوئے۔[277]

ابتدائی اور ثانوی تعلیم کراچی میں حاصل کی۔ بنیادی طور پر نعت خوانوں کی صف میں شامل ہیں۔ بعد میں نعت گوئی کی طرف رغبت ہوئی۔ اور کراچی کے نوجوان نعت کہنے والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ شاعری میں محمد یامین وارثی اور سید رفیق عزیزی سے مشورہ سخن لیتے رہے ہیں۔

''ذکرِ خیر الوریٰ'' خاکی کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ہے۔ جو ستمبر 1990ء میں شائع ہوا۔ اس کے کل صفحات 64 ہیں۔ اس کے علاوہ یہ کئی کتابیں مرتب کر چکے ہیں جن میں انوار مدینہ (نعتیہ انتخاب) 1988ء نور الہدیٰ (نعتیہ انتخاب) 1991ء اور اولیائے کرام کی مناقب پر مشتمل ایک انتخاب ''مناقبِ اولیاء'' کے نام سے 1992ء میں شائع ہو چکا ہے۔

عزیز الدین خاکی تسلسل سے حمد و نعت کہہ رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ابھی تک کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ ذکرِ خیر الورا 1990ء ذکرِ صل علیٰ 1994' نغماتِ طیبات 1996' الحمد للہ 2002' (حمدیہ مجموعہ کلام)' بینات 2007ء ابھی ان کا نیا مجموعہ نعت اگست 2011ء میں آئینہ صل علیٰ کے نام سے شائع ہوا ہے۔ حبیبی یا رسول اللہ 1999ء یا رسول اللہ کی ردیف میں کہی گئی نعتوں کا ایک یادگار انتخاب ہے۔ کتابی سلسلہ ''دنیائے نعت' کراچی بھی خاکی القادری کی خدمات کا معتبر حوالہ ہے۔ عزیز الدین خاکی روز و شب حمد و نعت کی خدمت پر مامور ہیں۔ مخلص ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی شہرت اور مقبولیت میں اضافہ روز افزوں ہے۔

ان کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام ''ذکرِ صلِ علیٰ'' کے نام سے طبع ہو چکا ہے جس میں نعتوں کے علاوہ مناقب بھی موجود ہیں۔ اسے تنظیم استحکام نعت کراچی نے جولائی 1994ء میں شائع کیا ہے اس کے کل صفحات 128 ہیں۔ عزیز الدین خاکی کی نئی نعتوں سے اشعار ملاحظہ کیجئے۔

ذرے ذرے میں عجب شان کی زیبائی ہے　　خوب پیغام مدینے سے صبا لائی ہے
جسم ہے سارا جہاں روح مرے آقا ہیں　　ان کے صدقے سے دو عالم میں بہار آئی ہے

277　خاکی القادری' ذکرِ صل علیٰ' تنظیم استحکامِ نعت ٹرسٹ کورنگی' کراچی 1994ء' ص

مجھ پہ موقوف نہیں عشقِ شہِ جن وبشر　　جو بھی ہے وہ شہِ ابرار کا شیدائی ہے [278]

مرتبہ سارے مراتب سے ہے اونچا تیرا　　کون لکھ سکتا ہے قرآن سا قصیدہ تیرا

تیری خاطر ہوئی تخلیقِ دو عالم آقا　　بزم کونین میں چھایا ہے اُجالا تیرا

تیرے اوصاف ترا خلق تری شانِ عطا　　منفرد ہے مرے سرکار سراپا تیرا [279]

عزیز الدین خاکی القادری نعت گوشعراء کی جدید نسل سے تعلق رکھتے ہیں نوے کی دھائی سے شعر کہنے کی روایت پر گامزن ہیں کئی شعری تخلیقات سامنے آچکی ہیں نعت گوئی کا سفر تیزی سے جاری ہے۔ تجربے اور مشاہدے کے ساتھ ساتھ شعری پختگی میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔ مذکورہ اشعار ان کی نعتوں سے منتخب کئے گئے ہیں۔

278　نغمات طیبات　1996ء ص45-46

279　ایضاً　ص31-32

(۱) محافل ذکر رسول اور بزرگان دین کے ایام

نعت کے اساسی محرکات کے بعد نعت کے ضمنی محرکات میں محافل ذکر رسول اور بزرگان دین کے ایام بھی شامل ہیں۔نعت کی تخلیق اور ترویج واشاعت کے سلسلے میں ہمیشہ مسلمان پیش پیش رہے ہیں مگر بعض غیر مسلم شعرانے بھی اس سعادت کے سفر میں اپنا حصہ ملایا ہے۔ان محافلوں کے سلسلے میں وہ اولیاء اللہ اور بزرگان دین جو تصوف کے شہسوار تھے اس میدان میں ان کی خدمات کا دائرہ ہمیشہ سے بہت وسیع رہا ہے اس کی سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ اولیاء اللہ وصوفیائے کرام کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات بابرکت کا مقام و مرتبہ عام مسلمانوں سے کہیں زیادہ افضل و برتر ہے۔ اہل طریقت کے ہاں جس طرح نور محمدی خلقت محمدی اور فیضان محمدی کی گہری چھاپ دکھائی دیتی ہے۔ وہ عام اہل علم سے کہیں وسیع بسیط اور منفرد حیثیت اور اہمیت لئے ہوئے ہے ان کے ہاں ذات محمدی کا ادراک کتب سیر ومغازی اور مجموعہ ہائے احادیث کے مطالعہ کے علاوہ ان روحانی واردات ومشاہدات پر مبنی نظر آتا ہے۔جن سے رسول اکرم ﷺ کے عام سیرت نگاروں کی تحریریں ناآشنا ہیں۔ ان روحانی واردات و مشاہدات کی اگرچہ کوئی خارجی سند ہمارے پاس موجود نہیں مگر صوفیائے کرام اور مشائخ عظام کے مختلف سلاسل سے وابستگان کے ملفوظات ونگارشات میں آپ کی تجلیات و انوار اور فیوض و برکات کا جو انداز کیفیت اور اثر ملتا ہے وہ انہیں کا خاصا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی ذات ستودہ صفات کے مطالعہ کے اسی منفرد انداز کے سبب اہل طریقت ومعرفت نے نعت کی تخلیق اور فروغ پر خصوصی توجہ دی۔صوفیاء کے حلقوں میں نعت صرف ایک شعری صنف سخن ہی نہیں بلکہ اس کا لکھنا پڑھنا اور سننا بمنزلہ عبادت ہے۔ یہ تہذیب نفس اور بالیدگی روح کا ایک زینہ ہے اور سالک کے لیے مختلف درجات ومقامات معرفت میں حضور اکرم ﷺ سے رجوع اور حصول توجہ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے صوفیائے کرام نے مختلف اوراد و وظائف کی طرح نعت خوانی کو بھی اپنے اشغال ومعمولات میں شامل کیا نہ صرف یہ کہ نعتیہ قصیدے منظومات اور مولودنامے لکھے بلکہ اپنے حلقوں اور نشستوں میں انہیں پڑھنے کے خاص اسلوب اور طریقے وضع کیے۔

نعت کی تخلیق، ترویج وتشہیر میں صوفیائے کرام اور تصوف سے وابستہ شاعروں نے بڑا کام کیا۔انہوں نے خود بھی نعتیہ نظمیں اور میلادنامے لکھے جو ان کی عقیدت رسول کی علامت اور رسول اکرم ﷺ سے ان کی والہانہ شیفتگی کے عکاس اور جذب و مستی کا رنگ لیے ہوئے ہیں نیز صوفیاء کے حلقوں میں نعت خوانی اور میلادخوانی

کے سبب ان سے وابستہ عقیدت مندوں پیروکاروں اور شاگردوں میں نعت گوئی کی ترغیب پیدا ہوئی۔ ان میں باصلاحیت شاعر خاص طور پر نعت گوئی کی طرف متوجہ ہوئے۔ یوں صوفیائے کرام و مشائخ عظام کا ذوق نعت ان کے ارادت مندوں میں منتقل ہوا اور نعت گوئی و نعت خوانی کا دائرہ وسیع ہوا۔ نعت خوانی کے شوق نے نعتیہ انتخابات اور گلدستوں کی اشاعت کو رواج دیا اور یوں صوفیاء کے خصوصی شغف و توجہ سے نعت گوئی کے رجحان کو فروغ ملا۔

نعت کی مقبولیت کا ایک اور بڑا سبب جو صوفیائے کرام سے متعلق ہے۔ بزرگان دین کے ایام یعنی اعراس ہیں برصغیر پاک و ہند میں تصوف کے مختلف سلاسل سے وابستہ صوفیا مشائخ کے بزرگان دین کے اعراس کا ایک پھیلا ہوا سلسلہ ہے۔ سال میں بمشکل کوئی ایسا ہفتہ ہوگا جس میں کسی قطب غوث ولی یا بزرگ کا عرس نہ منایا جارہا ہو۔ ان عرس ہائے مبارکہ میں محفل میلاد النبی کے علاوہ خلفائے راشدین، صحابہ کرام، صوفیاء و مشائخ بزرگان دین اور دوسری دینی، مذہبی اور ملی شخصیات کے اعراس کے حوالے سے مناقب کا بھی سلسلہ دراز رہتا ہے مگر زیادہ تر نعت خوانی فکر کا محور ہوتی ہے۔ اعراس کی تقریبات میں نعت خوانی نہ صرف یہ کہ ناگزیر ہے بلکہ محوری حیثیت رکھتی ہے۔ ان اجتماعات میں مختلف نعت خواں اپنی آواز کا جادو جگاتے ہیں جب کہ متفرق قوالوں کی پارٹیاں اساتذہ کی مشہور نعتوں اور سلاموں سے حاضرین کو سرشار کرتی ہیں۔

مجلسی محرکات نعت میں میلاد کی محفلیں، سیرت رسول کے جلسے اور سماع کی مجلسیں قابل ذکر ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں نعت کی تخلیق و فروغ میں ان مجلسی محرکات کا بڑا ہاتھ ہے۔ نعت نگاروں اور عوام الناس کے درمیان یہ مجلسی محرکات ایک اہم اور موثر وسیلہ ہیں۔ اگرچہ ان مجالس کے انعقاد کا مقصد صرف نعت کی ترویج و اشاعت ہی نہیں بلکہ تذکار رسول کریم ﷺ کے ذریعے حصول ثواب ہوتا ہے۔ تاہم بلاواسطہ طور پر ایسی محافل و مجالس سے نعت کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ نعت گو شعراء اور نعت خواں حضرات کو معاشرے میں عزت و شہرت ملی اور نعت شاعروں کے دواوین اور بیاضوں سے نکل کر عوام الناس کے کانوں تک پہنچی۔ ان مجلسی محرکات میں محافل میلاد سر فہرست ہے۔

میلاد کی محفلیں

میلاد بمعنی زمان ولادت کے ہیں رسول اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن ان کے محامد جلیلہ اور محاسن

جمیلہ کے بیان کرنے اور سننے کے لئے مسلمانوں کے اجتماع کا نام محفل میلاد ہے برصغیر پاک وہند کے عوامی حلقوں میں میلاد خوانی ہمیشہ مقبول رہی گھر میں کسی بھی خوشی یا غمی کے موقع پر اس کا اہتمام ضرور کیا جاتا ہے۔ شادی بیماری سے صحت یابی، سفر سے بخیریت واپسی، امتحان میں کامیابی، نوکری کے حصول کے علاوہ انتقال، سوئم، چالیسویں اور برسی کے موقع پر ان محافل کو منعقد کیا جاتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں اردو میلاد ناموں کی روایت بھی بہت توانا ہے آغاز اردو ہی سے حضور اکرم ﷺ کی سیرت وسوانح کے موضوع پر مثنویوں اور دوسری منظومات (نور نامے معراج نامے جنگ نامے اور وفات نامے وغیرہ) کثرت سے ملتی ہیں جیسے جیسے اردو زبان ارتقائی مراحل طے کرتی رہی نظم اور نثر دونوں میں میلاد ناموں کا انداز واسلوب نکھرتا گیا۔ میلاد نامے جو مذہبی اجتماعات میں مقبول و مروج رہے۔ ان کی تعداد بے شمار ہے ان میلاد ناموں نے نعت کے فروغ اور شاعری میں ذکر رسول ﷺ کی روایت کو عوام الناس تک پہنچانے میں نمایاں کام کیا۔ کیونکہ ان میلاد ناموں میں نثر کے ساتھ نظم میں بھی سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی سیرت وسوانح، اوصاف حمیدہ، فضائل پسندیدہ، غزوات و معجزات اور تعلیمات اسلامی کے ساتھ ساتھ فرمودات نبوی کا ذکر بڑے موثر اور دلنشیں انداز میں کیا جاتا ہے میلاد ناموں میں نعتیہ کلام کی تخلیق اور انتخابات میں اس کے مجلسی تقاضوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے عام فہم انداز کی نعتیں تخلیق کی جاتی ہیں تا کہ انہیں سمجھنے میں آسانی ہو نعتوں کی اکثریت غزل کا اسلوب اور ہیئت رکھتی ہے تا کہ انہیں پڑھتے ہوئے میلاد خواں و نعت خواں کو بھی کوئی دقت نہ ہو میلادی نعتوں کے اسی انداز کے سبب معاشرے میں نعت ایک صنف سخن کے طور پر مقبول ہوئی اور میلاد نگاری کا شوق عام ہوا۔ خصوصاً 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد نعت کی تاریخ میں ایک دور ایسا بھی آیا جس میں میلاد نامہ کی روایت کو بہت زیادہ فروغ نصیب ہوا اور نعت کے بہت زیادہ پھلنے پھولنے کا ایک سبب یہ بھی ہے۔

محافل میلاد ہی کی طرح مجالس سماع بھی محرکات تخلیق و فروغ نعت میں قابل ذکر ہیں مسئلہ سماع اگرچہ زمانہ سلف سے اب تک متنازع فیہ رہا ہے اور اس کے حق اور رد میں سینکڑوں رسائل تحریر ہوئے ہیں مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ صوفیا کے ایک دو سلاسل کو چھوڑ کر سماع تصوف سے دلچسپی رکھنے والے صوفیا اور سالکین کے نزدیک ہر دور میں مقبول اور پسندیدہ رہا ہے۔ سماع کی مجالس صوفیاء کے اعراس کے ساتھ خاص طور پر منسلک ہیں دوسرے مواقع پر بھی ان مجالس کا انعقاد ہوتا رہتا ہے بعض سلسلوں میں اسے صوفیاء کے معمولات واشغال

کا درجہ حاصل ہے سماع میں پڑھا جانے والا کلام عارفانہ نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس میں حمد نعت اور بزرگان دین کی مناقب شامل ہوتی ہیں اس کے علاوہ سماع کی برکات میں طبیعت کا وجد میں آنا قلب میں روشنی کا نمودار ہونا۔ انہی امور کی بناء پر سماع کو صوفیا کے حلقوں میں تزکیہ نفس اور صفائی باطن کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ سماع کی مجالس میں نعتیہ کلام کی تکرار سے جہاں نعت کو فروغ ملا۔ وہاں ایسی مجالس کے لیے خاص طور پر نعت لکھنے کا ذوق و شوق بھی پیدا ہوا اور یوں سماع کے وسیلے سے بھی نعت کی صنف کو وسعت شہرت اور مقبولیت ملی سماع سے مخصوص نعتیہ کلام کے گلدستے اور انتخابات شائع ہوئے اور آج بھی ہو رہے ہیں غرض یہ کہ محافل سماع بھی پاکستان میں نعتیہ شاعری کے فروغ کا ایک اہم سبب ہے جس کی افادیت اور اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

ریڈیو ٹی وی

ریڈیو پاکستان عوام کا ترجمان ادارہ ہے یہ عوام کی آواز ہے جو ہر صبح گھروں سے بلند ہوتی تھی اس ادارے کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ اس نے وطن عزیز مملکت خداداد پاکستان کے قیام کا اعلان کیا۔

1947ء میں پورے برصغیر میں کل 9 ریڈیو اسٹیشن تھے قیام پاکستان کے بعد کل 3 ریڈیو اسٹیشن پاکستان کے حصے میں آئے ایک ڈھاکہ، ایک پشاور، اور ایک لاہور میں تھا ان کی نشریات کا دائرہ محدود تھا پاکستان کا پہلا نیا ریڈیو اسٹیشن کراچی کی ایک فوجی بیرک سے شروع ہوا۔ 14 اگست 1948 کو پاکستان کی پہلی سالگرہ کے موقع پر اس کی نشریات کا آغاز ہوا 1951ء میں یہ ایم اے جناح روڈ کی عمارت میں منتقل ہو گیا پھر ریڈیو آہستہ آہستہ ترقی کرتا گیا اس کی نشریات اور اس کی اہمیت روز بروز دوچند ہونے لگی۔

ریڈیو پاکستان نے تلاوت کلام الرحمٰن کے بعد نعت رسول ﷺ کا سلسلہ شروع کر دیا تھا مگر اس میں کوئی تسلسل نہیں تھا کبھی کبھی صرف تلاوت قرآن مجید نشر ہوتی تھی۔ پھر وقفہ وقفہ سے نعت رسول بھی دے دی جاتی تھی بعد میں تلاوت قرآن کے بعد لازمی طور پر نعت نشر ہوتی تھی۔ اسی میں کبھی نعت رسول کے علاوہ حمد باری تعالیٰ بھی پیش کر دی جاتی تھی تو پھر نعت نشر نہیں ہوتی تھی بعد میں پروگرام قرآن حکیم اور ہماری زندگی کا دورانیہ بڑھا دیا گیا اب تلاوت قرآن کریم کے بعد حمد باری تعالیٰ اور پھر نعت رسول ﷺ تسلسل کے ساتھ نشر ہونے لگی۔

ریڈیو پاکستان ابتداء میں فلمی گلوکاروں کی حمدیں اور نعتیں بھی پابندی سے نشر کرتا تھا مگر اس کے ساتھ

ساتھ صبح ریڈیو سے حضرت بہزاد لکھنوی، مظفر وارثی اور کبھی کبھی اعظم چشتی کی نعتیں بھی نشر ہوتی تھیں۔اس کے علاوہ کلام شاعر بزبان شاعر کے حوالے سے کسی بھی محفل یا مشاعرے کی ریکارڈنگ بھی ریڈیو پاکستان گاہے بگاہے نشر کرتا تھا جس میں واہ واہ اور سبحان اللہ کی صدائیں صاف سنائی دیتی تھیں بعدازاں پھر نعت خوانوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا حاجی کلیم سرور، سعید ہاشمی، قاری وحید ظفر قاسمی، سید ناصر جہاں، منیبہ شیخ اور خورشید احمد، صدیق اسماعیل، فصیح الدین سہروردی کی نعتیں بھی نشریات میں شامل ہو چکی تھیں ریڈیو پاکستان کی نعت خوانی نے اردو کی نعتیہ شاعری پر بڑے دوررس اثرات مرتب کئے صبح کی نشریات سے نہ صرف بڑے اور معمر حضرات محظوظ ہوتے تھے۔ بلکہ نوجوان اور بچے بھی اس میں دلچسپی لینے لگے پھر بچوں کے پروگراموں میں نعت خوانی کا آغاز ہوا اسکولوں اور کالجوں میں نعت خوانی کے مقابلوں نے بھی نعت خوانی کی فضا کو فروغ دیا بدر الدین بدر اور قاری غلام رسول کی نعتیں بہت ذوق وشوق سے سنی جاتی تھیں اعظم چشتی کے انداز نعت خوانی نے پنجاب میں بہت شہرت پائی یہی وجہ ہے کہ ریڈیو کی ابتدائی نعت خوانی میں بہت سارے نعت خواں حضرات اعظم چشتی کے مخصوص انداز کو اختیار کرتے تھے۔صبح کی نشریات میں اکثر کلام شاعر بزبان شاعر میں احمد ندیم قاسمی کی نعت بھی نشر ہوتی تھی۔اس کے علاوہ نذیر حسین نظامی، محمد علی ظہوری، منصور تابش، قاری غلام رسول، قاری محمد یونس، قاری خوشی محمد الازہری، مرغوب ہمدانی، محبوب ہمدانی، بدر الدین، بدر اور سید منظور الکونین کے اسمائے گرامی خصوصی اہمیت کے حامل تھے اس وقت بھی ریڈیو پاکستان کے پینل پر سینکڑوں نعت خوانوں کے نام شامل ہیں جو روز و شب نعت کے فروغ میں مصروف ہیں۔

ریڈیو پاکستان کی نعت خوانی اور نعت گوئی کی خدمات کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا ریڈیو پاکستان ایسا موثر تربیتی ادارہ تھا کہ اس سے وابستہ حضرات کی تربیت بھی ہوتی رہتی تھی لحن کے ساتھ ساتھ درست الفاظ کی ادائیگی پر بھی زور دیا جاتا تھا اس وقت صاحب نظر اور صاحب علم حضرات ریڈیو پاکستان میں موجود ہوا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ ریڈیو پاکستان کا تربیت یافتہ ہر جگہ سرخرو ہوتا تھا۔ریڈیو پاکستان ہر شعبے میں اصلاح و تربیت کا ضامن تھا کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والے کی ابتدائی تربیت گاہ ریڈیو پاکستان ہوا کرتی تھی۔ریڈیو کا سفر تیزی سے جاری تھا کہ 1964ء پاکستان ٹیلی ویژن کی آمد نے اسے ایک نئے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا۔مسابقت کی ایک فضا قائم ہونے لگی۔

ریڈیو پاکستان کی خدمات کا دور بہت زریں دور تھا جسے کسی بھی صورت میں فراموش نہیں کیا جاسکتا ریڈیو سے تربیت یافتہ افراد پاکستان ٹیلی ویژن کے لیے کارآمد ثابت ہونے لگے ٹی وی کے آنے کے بعد ریڈیو کی اہمیت میں بتدریج کمی آتی گئی۔اب بھی ریڈیو کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا مگر بیک وقت سمعی اور بصری چکاچوند نے اسے عوام سے دور کردیا ہے۔

آج بھی ریڈیو پاکستان سے اسی طرح نہیں بلکہ اس سے زیادہ نعتیں نشر کی جاتیں ہیں اب بھی پاکستان کے دور دراز علاقوں میں ریڈیو اسی ذوق وشوق سے سنا جاتا ہے موجودہ حالات میں بھی ریڈیو اپنی ذمہ داری پوری کرر ہا ہے ریڈیو کے پرائیوٹ اسٹیشن بھی شعبہ نعت کو ہر لحاظ سے تقویت پہنچا رہے ہیں رمضان المبارک اور ربیع الاول کی آمد کے موقع پر خصوصی پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں ریڈیو کی شعبہ نعت کے لئے خدمات کو کبھی بھی نہیں بھلایا جاسکتا۔ یہ بات بھی مسرت افزا ہوگی کہ ریڈیو پاکستان اپنے ملک کی 22 علاقائی زبانوں میں پروگرام نشر کرتا ہے۔نعت ان بائیس زبانوں میں لکھی اور پڑھی جارہی ہے۔اس کے علاوہ نعت کے فروغ کے لئے ریڈیو پاکستان سے محافل نعت خوانی اور میلاد النبی ﷺ کے پروگرام ہفتہ وار اور ماہانہ انداز میں ہر اسٹیشن سے نشر ہوتے ہیں جس میں خوبصورت نعتوں کے ذریعے سے حضور سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں عقیدتوں کے بے شمار نذرانے پیش کیے جاتے ہیں نئی نسل میں نعت کی اہمیت وعظمت کو اجاگر کرنے کے لئے مقامی صوبائی اور ملکی سطح پر بچوں اور نوجوانوں میں نعت خوانی کے مقابلے ہر سال باقاعدگی سے منعقد کیے جاتے ہیں جس میں ملک بھر کے طلباء وطالبات کثیر تعداد میں حصہ لیتے ہیں اس کے علاوہ ریڈیو پاکستان کے تمام اسٹیشنوں پر بچوں کے لئے ہفتہ وار پروگرام مختلف زبانوں میں نشر کیے جاتے ہیں اور ان پروگراموں میں بچے بہت ذوق وشوق کے ساتھ نعتیں پڑھتے ہیں یوں ریڈیو پاکستان اپنے ہر پروگرام میں نعت کے فروغ میں ہمہ وقت مصروف ہے۔اسی طرح خواتین کے پروگرام بھی ہفتہ وار نشر ہوتے ہیں اور ان میں معروف اور غیر معروف خواتین نعت خواں باقاعدگی سے نعتوں کے گلدستے پیش کرتی ہیں رمضان المبارک ربیع الاول اور محرم الحرام کے خصوصی پروگرام ہر سال بہت عقیدت ومحبت سے ترتیب دیئے جاتے ہیں اور ان تمام پروگراموں کی تکمیل کبھی نعتوں کی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں ہے نعتیہ مشاعروں کا اہتمام ہر سال نہایت عقیدت سے کیا جاتا ہے جس میں شعرا خواتین وحضرات نئی نعتوں سے ان مشاعروں کو کامیاب بناتے ہیں۔

ریڈیو پاکستان کے حوالے سے یہ بات بلاخوف تردید کہی جاسکتی ہے کہ نعت کے فروغ میں ریڈیو پاکستان کا کردار سب سے زیادہ نمایاں ہے بلکہ اگر یوں بھی کہہ دیا جائے تو آسان ہوگا کہ فروغ نعت کے سلسلے میں دوسرا کوئی ادارہ ریڈیو پاکستان کے برابر نہیں تربیت سازی کے عمل کو ریڈیو پاکستان نے بام عروج بخشا ریڈیو کے یہ تمام کارہائے نمایاں سنہری الفاظ میں لکھے جانے کے قابل ہیں ریڈیو پاکستان کی فروغ نعت کے لئے خدمات نہایت جامع اور قابل قدر ہیں جنہیں کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

اب آئندہ ایک اور نمایاں ادارے پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن کی نعتیہ خدمات کو بیان کیا جائے گا ریڈیو پاکستان کے بعد پاکستان ٹیلی ویژن نے بھی فروغ نعت کے لئے موثر کام کیا۔

پاکستان ٹیلی ویژن کی نعتیہ خدمات

ریڈیو پاکستان کے بعد دوسرے نمبر پر پاکستان ٹیلی ویژن کی نعتیہ خدمات کو بیان کیا جائے گا ریڈیو صرف سماعت کو متاثر کرتا تھا ریڈیو کے دور میں شخصیات اور دیگر چیزوں کے بارے میں صرف سن سکتے تھے مگر انہیں دیکھا نہیں جاسکتا تھا ٹیلی ویژن کے متعارف ہونے کے بعد سماعت سے اور آگے بصارت کی بھی کارفرمائی شامل ہوگئی ریڈیو سے کہیں زیادہ اثرات ٹیلی ویژن کے مرتب ہونے لگے۔

دنیا 1926ء میں ٹیلی ویژن سے متعارف ہوئی برطانیہ دنیا کا وہ پہلا ملک تھا جس نے 1936ء میں ٹی وی کی نشریات کا آغاز کیا 1964ء میں پہلے پاکستان ٹیلی ویژن کا سفر ایک چھوٹے سے کمرے سے شروع ہوا تھا 26 نومبر 1964ء ملک میں ٹیلی ویژن کی پہلی صبح تھی سہ پہر ساڑھے تین بجے افتتاحی تقریب منعقد ہوئی صدر ایوب خان نے ٹیلی ویژن کا افتتاح کیا۔ پاکستان ٹیلی ویژن لاہور کے ریکارڈ کے مطابق قاری علی حسین صدیقی کی تلاوت سے نشریات کا آغاز ہوا۔ اس روز لاہور میں عید کا سماں تھا لوگ اپنی حیران آنکھوں سے جیتی جاگتی تصویریں دیکھ رہے تھے 2 نومبر 1967ء کو صدر پاکستان محمد ایوب خان نے کراچی ٹی وی اسٹیشن کی عمارت کا افتتاح کیا۔ شام چھ بج کر پچیس منٹ پر ٹیلی ویژن نشریات کا آغاز کیا گیا۔ 1976ء میں رنگین نشریات کے آغاز میں پاکستان ٹیلی ویژن نئے عہد میں داخل ہوا اس سے پہلے بصیرت کے نام سے دینی پروگرام شروع ہوا 1979ء میں دینی پروگراموں میں اضافہ ہوا اقراء اور فرمان الٰہی شروع کئے گئے 1990ء میں نئے چیلنج پی ٹی وی کے منتظر تھے اس سال سے بڑے شہروں کی بلند و بالا عمارتوں کی چھتوں پر بڑی تیزی کے

ساتھ ڈش اینٹینا نمودار ہونا شروع ہو گئے۔اس سے قبل 29 مئی 1989ء کو اسلام آباد میں ملک کے پہلے نجی ٹی وی چینل نے اپنی نشریات کا آغاز کیا اسی طرح اسی سال ایک صحت مند مسابقت کی بنیاد پڑی۔

پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنی نشریات میں قرآن کریم کی تلاوت کو اولیت کا درجہ دیا اس کے بعد گاہے بگاہے نعتوں کا بھی سلسلہ شروع کر دیا تھا یہ بات بہت اطمینان کا باعث ہے کہ پی ٹی وی نے اپنے پروگرام میں معیار اور اعلیٰ نفاست کو ملحوظ رکھا بہت زیادہ معیاری پروگرام پیش کئے خصوصیت کے ساتھ نعت کے پروگراموں میں بہت زیادہ ذمہ داری کا مظاہرہ کیا گیا صرف مستند اور معروف شعراء کی نعتیں نشر کیں غیر معیاری اور سطحی شاعروں کی نعتوں سے اجتناب برتا گیا۔نعت خوانی کے فروغ میں پی ٹی وی نے نمایاں کردار ادا کیا شہری سطح صوبائی سطح اور ملکی سطح پر نعت خوانی کے مقابلے شروع کئے ان پروگراموں کے اثرات اتنے جادو اثر تھے کہ بچے تو بچے بڑے اور بزرگ بھی ان پروگراموں کے منتظر رہنے لگے پی ٹی وی نے صرف نعت خواں تیار نہیں کئے بلکہ ان نعت خوانوں کی تربیت کا فریضہ بھی انجام دیا۔پی ٹی وی کے ابتدائی دنوں میں ایسے فاضل اور ہر شعبے میں قابل افراد موجود تھے جو آنے والے نئے حضرات کی تربیت میں دلچسپی لیتے تھے پہلی سیڑھی ریڈیو ہوا کرتی تھی جب ریڈیو سے اگلی سیڑھی پر قدم رکھا جاتا تو آدمی دوسری سیڑھی میں پی ٹی وی پہنچ جایا کرتا تھا پی ٹی وی نے لوگوں کی تربیت سازی میں کلیدی کردار ادا کیا۔پی ٹی وی سے نشر ہونے والے پروگرام آج بھی اپنی انفرادیت اور معیار کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

نئے ٹی وی چینل آنے کے بعد پی ٹی وی کے لئے مسابقت کی دوڑ شروع ہو گئی نئے چینل بھی نعت خوانی کے فروغ میں حروف ہو گئے۔عصر حاضر میں پی ٹی وی کے علاوہ دیگر بے شمار چینلز روز و شب نعت خوانی کے ساتھ ساتھ قال اللہ و قال الرسول کے بھی پروگرام نشر کرتے ہیں پاکستان کے تمام نجی چینل نعت خوانی کے فروغ میں مثبت سوچ رکھتے ہیں جس کی وجہ سے نعت پاکستان سے بڑھ کر بین الاقوامی سطح پر اپنے اثرات قائم کر رہی ہے ٹی وی چینل اپنی نشریات میں کسی نہ کسی طور پر نعت خوانی کا پروگرام ضرور ترتیب دیتے ہیں نئے اور زیادہ موثر چینل آنے کے بعد بھی پی ٹی وی کا معیار اپنی جگہ برقرار ہے۔البتہ نئے چینلوں نے عوام کو پی ٹی وی سے بہت دور کر دیا ہے بعض نئے چینلز کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ساتھ نعت خوانی کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔

ٹیلی ویژن کی جدید ترقی نے پوری دنیا کو سمیٹ کر ایک گاؤں کا درجہ دے دیا ہے۔یہی سبب ہے کہ اب

ایک جگہ سے نعت نشر ہو کر پوری دنیا میں سنی جاسکتی ہے۔ ٹی وی کا کیبل سسٹم سٹیلائیٹ کمپیوٹر موبائل فون اور انٹرنیٹ نے جہاں ہر شے کو متاثر اور متعارف کیا ہے وہیں نعت بھی اس جدید ٹیکنالوجی کے سفر میں بہت نمایاں رہی ہے۔ ہر شخص اپنے ذوق وشوق کے مطابق عصر جدید کی ٹیکنالوجی سے فیض یاب ہو رہا ہے اسی طرح نعت گوئی نعت فہمی اور نعت خوانی بھی پوری دنیا کو فیض یاب کر کے اپنے اثرات مرتب کر رہی ہے ٹی وی چینلز کی مثبت اور فلاحی خدمات ناقابل فراموش ہیں جنہیں کسی بھی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ٹی وی آج بھی اپنی مثبت اور کارگر نشریات کے ذریعے پوری دنیا میں انقلاب برپا کر سکتا ہے۔

رسائل وجرائد' اخبارات

ذرائع ابلاغ عامہ نے حضور اکرم سید عالم ﷺ کے ذکر اور مدح کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے جو بھر پور کردار ادا کیا ہے اس سے نعت کو ایک باقاعدہ صنف سخن کا درجہ حاصل ہوا ہے اور یہ انہی ذرائع کا فیضان ہے کہ ہر مسلمان بچہ ادب کی کسی دوسری صنف کے نام سے آشنا ہو یا نہ ہو نعت کی صنف اور اس کے موضوع سے ضرور واقف ہوتا ہے ذرائع ابلاغ عامہ کے شعبے جنہوں نے نعت کو مقبول عام بنایا ان میں سرفہرست رسائل وجرائد اور اخبارات ہیں رسائل جن میں (خصوصی مذہبی رسائل) ہر مہینے شاعروں کا تازہ نعتیہ کلام چھپتا رہتا ہے۔ گاہے گاہے اور خصوصاً ربیع الاول کے مہینے میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت ونعت پر خصوصی نمبر شائع کیے جاتے ہیں سیرت نمبر رحمتہ للعالمین نمبر اور رسول نمبر یا ایسے ہی کسی دوسرے نام سے نکلنے والے خاص نمبروں میں نعتوں کی تعداد نمایاں ہوتی ہے۔

پاکستان کے قیام کے بعد سے عموماً اور 80 کی دہائی سے خصوصاً ملی وقومی اخبارات نے ہفتہ وار ملی اور اسلامی ایڈیشنوں کا سلسلہ شروع کر دیا تھا ان اشاعتوں پر خاص طور پر اور اس کے علاوہ بھی کبھی کبھار اخبارات میں تازہ نعتیں چھپنے کی روایت برقرار ہے رسائل وجرائد اور اخبارات کی نعتیہ خدمات کو شرح وبسط سے بیان کرنے کے لئے اس مقالے کے چھٹے باب یعنی پاکستان میں نعتیہ صحافت کے کردار کو دیکھا جائے جس میں اسلامی صحافت کی خدمات پاکستان میں نعتیہ صحافت کے موضوع پر ہونے والے کام نعتیہ ماہنامے آغاز وارتقا تک دنیا کا سب سے پہلا نعتیہ ماہنامہ دیگر نعتیہ ماہنامے کتابی سلسلے اخباری روزنامے دنیائے نعت میں نعت نمبروں کا آغاز نعت نمبر کی درست تعریف اور پاکستان میں نعتیہ مجلسوں کی شاندار روایت کو بیان کیا گیا ہے۔

باب چہارم

نعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات

انجام دینے والی شخصیات

نعتیہ تنظیموں، مکتبوں اور اداروں کا جائزہ

باب چہارم

نعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات

محافل کے منتظم وآرگنائزر حضرات، چند معروف نعت خواں، خواتین ثناء خواں، نقیبان محافل، نعتیہ تنظیموں، مکتبوں اور اداروں کا جائزہ

تمہید

باب سوم میں پاکستان کے نمائندہ نعت گو شعرا اور دیگر موضوعات کا جائزہ لیا گیا تھا۔ زیر مطالعہ باب چہارم میں اس بات کا جائزہ لینا مقصود ہے کہ شعبہ نعت کے سلسلے میں کن شخصیات نے خدمات انجام دیں اور وہ کون کون سے ادارے اور مکتبے ہیں کہ جن کی نعتیہ کتابی خدمات ہیں۔ اور اس بات کو جاننے کے لئے ان تمام موضوعات کو دیکھا جائے گا۔ لہٰذا اس باب میں جو شخصیات، تنظیمیں، مکتبے اور اداروں کی خدمات ہیں، اس میں اب پاکستان میں فروغ نعت کی مختلف سمتوں اور جہتوں کو ملاحظہ کرتے ہیں۔

پاکستان میں فروغ نعت کی مختلف جہتیں

پاکستان میں فروغ نعت گی مختلف جہتیں جن میں نعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات چند معروف نعت خواں خواتین و حضرات نقیبان محفل، محافل کے منتظم، نعتیہ تنظیمیں، نعتیہ مکتبے اور ادارے شامل ہیں جن کے ذکر کے بغیر نعت خوانی کی تاریخ کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا پاکستان کے قیام کے بعد نعت ایک ایسی توانا قوت بن کر ابھری کہ جس نے پاکستانی معاشرت اور اس کی ثقافت پر بہت گہرے تہذیبی اثرات مرتب کیے پاکستان کا کوئی شہر یا کوئی چھوٹے سے چھوٹا علاقہ ایسا نہیں کہ جہاں اس کے فیضان کی بارش نہ ہو۔ بلاشبہ ابتدائی قومی ذرائع ابلاغ، نجی اداروں اور تنظیمی شخصیات نے نعت کے شعبے میں ناقابل فراموش خدمات اور انمٹ نقوش یادگار چھوڑے ہیں یہ نقش اتنے گہرے اور پائیدار ہیں کہ اس کی روشنی میں یہ قافلہ نعت رواں دواں ہے۔ پاکستان میں نعت گوئی اور نعت خوانی کی تاریخ باہم اتنی مربوط ہے کہ اسے ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ قیام پاکستان کے بعد نعت خوانی کی مختلف اشکال تھیں۔ جن میں سرفہرست میلاد خوانی اور قوالی کی محافل کا عروج تھا۔ اس دور میں انفرادی نعت خوانی کے بھی مختلف ذرائع موجود تھے۔

پاکستان میں نعتیہ شاعری نہیں بلکہ نعت خوانی کے موضوع پر کوئی یادگار کام نہیں ہوسکا۔ جسے کوئی مربوط و مستحکم تاریخ کا حوالہ کہا جائے۔ البتہ انفرادی طور پر اس سے وابستہ افراد نے ذاتی مشاہدات اور تاثرات میں اپنے دور کی نعت خوانی کا نقشہ کھینچا ہے۔ اگر نعت کے شعبے سے وابستہ تمام افراد اپنے اپنے دور میں ہونے والی نعت گوئی یا نعت خوانی کا بالالتزام ذکر کرتے تو شاید اس موضوع کو قرار واقعی حاصل ہو جاتا۔ پاکستان کے قیام سے پہلے اور پاکستان کے قیام کے بعد چند شخصیات نے نعت پر اپنے انمول نقوش یادگار چھوڑے ہیں ان شخصیات میں سرفہرست اکبر وارثی میرٹھی[1] شامل ہیں کہ جنھوں نے اس نوزائیدہ مملکت کو اپنی میلاد خوانی کے ذریعے استحکام بخشا۔ پورے ملک میں میلاد اور نعت کی فضا قائم کی ☆۔ اب اس کے بعد ایک اور نمائندہ شخصیت ضیاء القادری بدایونی کو بھی دیکھئے گا۔ ضیاء القادری بدایونی[2] نے بھی اپنے شاگردوں کی کثیر فوج ظفر موج کے ذریعے پاکستانی معاشرے پر اپنے مقناطیسی اثرات قائم کیے۔ پاکستان میں ضیاء القادری وہ خوش نصیب نعت گو تھے کہ جن کے شاگردوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ سب کا شمار ممکن نہیں تلامذۂ ضیاء القادری نے بھی شعبۂ نعت میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں ☆ ضیاء القادری کے بعد اب اسی تناظر میں بہزاد لکھنوی کو دیکھا جائے گا۔ اس سلسلے کی تیسری شخصیت بہزاد لکھنوی[3] کی ہے جنھوں نے اپنی نعت گوئی اور نعت خوانی کے ذریعے بہت مقام حاصل کیا۔ آپ کی نعت خوانی کے انداز نے اس مملکت میں مثالی شہرت حاصل کی ☆۔ فی الواقعہ صرف یہ تین افراد ہی نہیں بلکہ اس دور میں ہر کوئی اپنی اپنی سطح پر نعتیہ خدمات انجام دے رہا تھا مگر یہ شخصیات ایسی قابل احترام ہیں کہ ان کی خدمات کا دائرہ ہر دو موضوع یعنی نعت گوئی کا فروغ اور نعت خوانی کی ترویج میں قابل ستائش اور قابل ذکر ہے۔ اس دور میں ذرائع ابلاغ بہت محدود تھے۔ اس ماحول میں رہتے ہوئے ان تمام حضرات نے نعت کے لیے شاندار خدمات انجام دیں۔

یہاں ہمارا موضوع قیام پاکستان کے بعد نعت خوانی کے فروغ سے مشروط ہے۔ اس سلسلے میں بعض چنیدہ

---

1. اکبر وارثی میرٹھی میلاد اکبر (اصلی) شان کمپنی؛ کراچی (سن ندارد) ص 88

☆ اکبر وارثی میرٹھی میلاد کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں۔ اکبر وارثی اور میلاد اکبر دونوں لازم وملزوم ہیں۔

2. ضیاء القادری بدایونی ستارہ چشت ناشر ندارد؛ کراچی 1951ء ص 140

☆ ضیاء القادری بدایونی پاکستان میں اپنی نعتیہ شاعری اور اپنے شاگردوں کی وجہ سے بہت معروف ہیں۔

3. بہزاد لکھنوی نغمہ روح پاکستان کوآپریٹیو بک سوسائٹی کراچی (سن ندارد) ص 139

☆ نعت خوانی بہزاد لکھنوی کی اصل شناخت ہے۔ پاکستان میں نعت گوئی و نعت خوانی کا جو بھی تذکرہ لکھا جائے گا۔ اس میں بہزاد لکھنوی ضرور شامل ہوں گے

شخصیات کی نمایاں خدمات کو بیان کیا جائے گا۔ اولیائے کاملین اور بزرگان دین کی مستقل بنیادوں پر منعقدہ محافل نے پاکستانی معاشرے میں اسلامی تعلیمات، فرمودات مصطفوی اور نعت کی ترویج واشاعت میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔ پاکستان بالخصوص کراچی میں چند شخصیات ایسی ہیں کہ جنہوں نے نعت خوانی کے شعبے میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ یہ وہ شخصیات ہیں کہ جو نعت گوئی کے بھی دبستان سے وابستہ تھے مگر انہوں نے نعت خوانی کے میدان کو بھی سرسبز وشاداب کیا۔ سب سے پہلے ہم قمر انجم کی نعت خوانی کا ذکر کریں گے۔ قیام پاکستان کے چند سال کے بعد کراچی میں ہر جمعہ کی نماز کے بعد ایک عظیم الشان اور روح پرور محفل نعت قمر انجم [4] کی سربراہی میں منعقد ہوتی تھی۔ اس محفل کے اثرات نے نعت خوانی اور نعت خوانوں کے فن کو بہت عروج بخشا۔ اس محفل کی برکت سے بہت سارے شعراء غزل سے نعت کی جانب چلے آئے ☆ قمر انجم کے بعد اب ایک اور خدمت گزار ادیب رائے پوری کو دیکھئے گا۔ ادیبؔ رائے پوری [5] نے 1966ء میں بزم فروغ نعت مناقب کے زیر اہتمام دیگر افراد کے ساتھ مل کر پہلی کل پاکستان محفل نعت کا انعقاد کیا۔ اس محفل نعت کی برکات بھی نعت خوانی میں معاون رہیں۔ اس کے بعد 1970ء میں پاکستان نعت کونسل کی بنیاد رکھی گئی ادیب صاحب اور قمر صاحب پاکستان نعت کونسل کے ذریعے نعت خوانی کے پروگرام ترتیب دیتے تھے۔ ان پروگراموں کا دائرہ پورے ملک پر محیط تھا خوش الحان اور مقبول نعت خوانوں کے ساتھ یہ شخصیات پورے ملک کے دورے کر کے محافل نعت سجاتے تھے۔ بعد ازاں ادیب رائے پوری نے 1980ء میں پاکستان نعت اکیڈمی کی بنیاد رکھی اور 1982ء میں پہلی عالمی نعت کانفرنس کراچی میں منعقد کی جس میں دیگر ممالک کے نعت خوانوں اور نعتیہ شخصیات نے شرکت کی۔ ☆ پاکستان کی تاریخ میں پہلی عالمی نعت کانفرنس اور سلور جوبلی ایوارڈ جیسی تقریبات منعقد نہ ہوسکیں۔ ادیب رائے پوری کے بعد اب ایک اور خدمت گزار مولانا ریاض سہروردی کو دیکھیں گے۔ سید محمد ریاض الدین سہروردی [6] کے ذکر کے بغیر پاکستان میں نعت خوانی کا منظر نامہ ادھورا رہے گا 1972ء میں قائم ہونے والی فروغ نعت کی بلاشبہ عظیم ترین عالمی تحریک مرکزی انجمن عندلیبان ریاض رسول پاکستان نے وطن عزیز کے گوشے گوشے میں ذکر رسول کو عام کیا۔ ☆ اس انجمن کی وسعت کا یہ عالم تھا کہ

---

4 انجم، قمر الدین — حسنت جمیع خصالہ — پاکستان نعت کونسل ایوان نعت کراچی 1979ء ص 244
☆ قمر الدین انجم نے آرام باغ کی جامع مسجد کو نعت خوانی کی ایک مثالی درس گاہ بنا دیا تھا۔
5 ادیب رائے پوری — اس قدم کے نشان — اے 837 بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی 1977ء ص 160
☆ ادیب رائے پوری نے نعت گوئی نعت فہمی اور نعت خوانی کے لئے بے مثال خدمات انجام دی تھیں۔
6 ریاض الدین سہروردی، سید محمد — ریاض رسول (حصہ سوم) — رومی پبلشنگ ہاؤس کراچی 1986ء ص 96
☆ مولانا سید محمد ریاض الدین سہروردی نے شعبہ نعت خوانی کے لئے مستقل بنیادوں پر کام کیا۔

پاکستان کے ہر علاقے میں اس کی شاخیں قائم ہوگئیں اور ہر جگہ نعت خوانی کے اجتماعات بھی منعقد ہونے لگے مگر انجمن کی مرکزی محفل نعت ہر سال 22 مارچ کو مارٹن کوارٹرز جامع مسجد بغدادی کراچی میں منعقد ہوتی تھی۔ اس انجمن نے پورے ملک میں نعت خوانی کی فضا کو عام کیا اور اس کے اثرات دیگر ممالک میں بھی محسوس کیے جانے لگے۔ پاکستان میں نعت خوانی اور نعت خوانوں کا سب سے بڑا اجتماع محفل نعت کی صورت کراچی میں منعقد ہوتا تھا۔ یہاں یہ بات بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ صرف یہی حضرات نعت خوانی کے فروغ میں مصروف نہیں تھے۔ بلکہ دیگر حضرات بھی اپنے اپنے علاقوں اور حلقوں میں فروغ نعت کے لئے کوشاں رہتے تھے مذکورہ بالا افراد کا ذکر اس لئے ضروری تھا کہ ان حضرات کی مستقل کاوشیں نعت خوانی کے شعبے میں بہت معاون اور نمایاں ہیں۔

وطن عزیز کے قیام کے بعد مختلف شخصیات کی خدمات کو مزید تحقیق کے انداز میں کتابی حوالوں سے پیش کیا جائے گا۔ ان تمام حضرات نے اپنے اپنے وقت میں ہونے والی نعت خوانی اور نعت گوئی کا مشاہداتی ذکر کیا ہے۔ نعت خوانی کے لیے یہ تمام آرا و مشاہداتی تاثرات ایک حوالہ ہیں جس کی مدد سے نعت خوانی کی مربوط تاریخ کا خواب شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے مجھے یقین ہے کہ آئندہ یقیناً کوئی محقق اس جانب ضرور توجہ دے گا۔ اب سب سے پہلے ہم دارالعلوم امجدیہ کے زیر اہتمام ہونے والے نعتیہ مشاعروں کا ذکر کریں گے۔ یہ نعتیہ مشاعرے قیام پاکستان کے فوراً بعد سے شروع کر دیئے گئے تھے۔

مولانا ضیاء القادری بدایونی (صدر مشاعرہ) فرماتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں صاحب کا سالانہ عرس 25 صفر کو دارالعلوم امجدیہ کراچی کی طرف سے ہمیشہ ہوتا ہے آپ کا پہلا عرس آرام باغ میں 1949ء میں ہوا۔ جس کا طرح مصرعہ اس نیاز مند (ضیاء القادری) نے دیا تھا۔ "یہ ترے ابرو نہیں دو قبلوں کی یکجائی ہے" (حسنؔ) اس کے بعد سے ایک عرصہ دراز تک دارالعلوم امجدیہ گاڑی کھاتے متصل ہمدرد دواخانہ بندر روڈ نہایت شان و شکوہ سے جلسہ ہائے عرس ہوتے رہے جن میں علاوہ وعظ علمائے کرام کے مشاعرہ نعت کی خاص تنظیم کی جاتی تھی"[7] مولانا ضیاء القادری کی اس معلومات کے بعد اب ایک اور نعت خوانی کے مرکز کا ذکر کیا جائے گا۔

وقارؔ صدیقی اجمیری نعت خوانی کے مرکز کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہیں کراچی میں مسجد آرام باغ مسلک اہل سنت والجماعت کا عظیم ترین مرکز ہے۔ اس خوبصورت مسجد کا ڈیزائن بھی قمر انجم کے حسن خیال کا آئینہ ہے۔ اس مسجد میں گزشتہ تیس سال (یعنی 1950ء) سے بعد نماز جمعہ قمر انجم کے اہتمام و انصرام میں محفل

---

7 انتخاب نعتیہ مشاعرہ (مجلہ) بزم امجدی رضوی دارالعلوم امجدیہ کراچی 24 جون 1965 ص 38

نعت منعقد ہوتی ہے کراچی اور بیرون کراچی سے خوش فکر شعراء اور شعلہ نوا نعت خواں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ قمر انجم صرف نعت خواں اور نعت گو ہی نہیں نعت کا ایک ادارہ ہیں کتنے ہی غزل گو شعراء ان کی تحریک پر نعت کہنے لگے۔ اور ان میں سے بعض نے تو غزل کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دیا اور مجاز سے حقیقت کی طرف پیش قدمی کی۔ بہت سے وہ نوجوان جو اپنی اچھی آوازوں کو فلمی دھنوں میں الجھائے ہوئے تھے نعت خواں بن گئے۔ آرام باغ کی محفل نعت نے نعت گوئی کے اسلوب کو بھی متاثر کیا ہے اور اس کے اثرات کی بازگشت دور دور تک سنائی دینے لگی ہے۔[8] وقار صدیقی اجمیری نعت خوانی کے مرکز کے بارے میں اپنی رائے پیش کررہے تھے۔ اب ایک اور محفل نعت کا ذکر ہوگا جو پاکستان کی تاریخ میں پہلی کل پاکستان محفل نعت تھی۔

ادیبؔ رائے پوری کل پاکستان محفل نعت کا تاریخی جائزہ میں فرماتے ہیں۔ ''پاکستان کی تاریخ میں پہلی کل پاکستان محفل نعت کی داغ بیل 7 دسمبر 1966 میں ڈالی گئی یہ محفل مبارکہ جامع مسجد آرام باغ کراچی کے میدان میں منعقد ہوئی یہ ایک تاریخی محفل تھی اس میں اس دور اور وقت کے لحاظ سے عظیم ہستیوں کا اجتماع تھا۔ حضرت علامہ عبدالحامد بدایونی مجاہد ملت نے صدارت فرمائی۔ مہمان خصوصی اردو ادب کی معروف شخصیت جناب ممتاز حسن مرحوم تھے جو نیشنل بینک آف پاکستان کے مینجنگ ڈائریکٹر تھے۔ اس پہلی کل پاکستان محفل نعت کا آغاز مرحوم حضرت بہزاد لکھنوی نے اپنی نعت سے فرمایا تھا دوسری قسط میں ہم اس محفل کا بقیہ پیش کریں گے جس میں حضرت شیخ المشائخ پیر محمد فاروق شاہ رحمانی، مولانا ابوالخیر مسلم، قاری رضا المصطفیٰ، قمر الدین احمد انجم، ڈپٹی نظام الدین مرحوم کا تذکرہ ہوگا اور ساتھ مقامی و بیرونی نعت گو شعراء و نعت خواں حضرات جن میں محمد اعظم چشتی بھی شامل ہیں۔ تذکرہ میں شامل ہوں گے۔''[9] ادیب رائے پوری کے ان حقائق کے بعد اب ایک اور عالم دین مولانا عبدالحامد بدایونی کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

مولانا عبدالحامد بدایونی فرماتے ہیں۔ ''نعت مصطفیٰ عشق و محبت سرکار ابد قرار کی داعی ہے اور یہ کام وہ ہے جسے خود قرآن حکیم نے بہتر سے بہتر انداز میں پیش فرمایا ہے۔ حضرات اصحاب کبار، حضرات اہل بیت اطہار نعت نبوی کو اپنے ایمان واذعان کا جز سمجھتے۔ نعت نبویہ پر حضرت سید عالم انعامات عطا فرماتے اور خود نعت کا اہتمام فرماتے جیسا حضرت سیدنا حسان بن ثابت کے لیے منبر اقدس اپنے ہاتھ سے بچھایا۔''[10] مولانا عبدالحامد بدایونی کی رائے کے بعد اس کل پاکستان محفل نعت کے مجلّہ کا ذکر کیا جائے گا جو محفل کے انعقاد کے موقع پر شائع کیا گیا تھا۔

---

8. انجم، قمر الدین حسنت مجمع خصالہ پاکستان نعت کونسل ہیون نعت آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی 1979ء ص 18-20
9. خبر نامہ (نوائے نعت) کراچی (دو ورقی خبر نامہ) (بانی و چیف ایڈیٹر) ادیب رائے پوری مارچ 1983ء ص 2
10. مجلّہ پہلی کل پاکستان محفل نعت کراچی مولانا عبدالحامد بدایونی (پیغام) 23 نومبر 1966 ص 6

اس پہلی کل پاکستان محفل نعت کراچی کے انعامی مقابلے کے موقع پر بزم فروغ نعت ومناقب کراچی نے ایک اہم مجلّہ بھی شائع کیا تھا جس میں سفیر عراق السید عبدالقادر الجیلانی، قبلہ صوفی محمد فاروق رحمانی، مولانا عبدالحامد بدایونی کے علاوہ بہت سارے حضرات کے پیغامات اور تاثرات شامل تھے۔ اس محفل کا "خطبہ استقبالیہ" صدر مجلس استقبالیہ ادیب رائے پوری نے پیش کیا تھا۔ اس محفل کا پہلا دوسرا اور تیسرا انعام علیٰ الترتیب سونے کے تمغوں پر مشتمل تھا آٹھ اسپیشل انعامات یعنی چاندی کے آٹھ تمغے تھے۔ اس محفل نعت میں پہلا انعام محمد اعظم چشتی کو ملا تھا اس میں ملکی سطح کے بہت سارے نعت خواں شامل تھے اس دور میں ڈھاکہ اور چاٹگام سے بھی نعت خواں شریک ہوئے تھے اس محفل میں شریک نعت خوانوں میں سکندر لکھنوی، ریاض الدین سہروردی، خالد محمود اور فاخر احمد کے نام بھی شامل تھے 44 نعت خوانوں کی ایک فہرست بھی اس مجلّہ میں شائع کی گئی تھی یہ مجلّہ اس دور نعت خوانی کی ایک مستند تاریخ ہے۔ [11] بزم نعت ومناقب کے مجلّہ کے بعد اب صاحبزادہ قاری سید محمد اعجاز الدین سہروردی کی رائے کو دیکھا جائے گا۔

قاری سید محمد اعجاز الدین سہروردی مہتمم جامعہ سہروردیہ ریاض العلوم فرماتے ہیں "اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں ارشاد فرمایا ہے کہ لوگوں اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے قلوب میں عشق رسول پیدا ہو تو خوش الحان نعت خوانوں سے حضور اکرم ﷺ کی نعتیں سنو۔ اعلیٰ حضرت کے اس ارشاد کے پیش نظر آج سے 19 سال قبل حضرت علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی نے کراچی میں انجمن عندلیبان ریاض رسول کی بنیاد رکھی ☆ 1972ء میں پہلی کل پاکستان محفل نعت نشتر پارک کراچی میں انجمن عندلیبان ریاض رسول کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ اس محفل نعت میں عاشقان رسول نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شیخ المشائخ حضرت قبلہ چوہدری محمد اقبال حمید سہروردی رحمتہ اللہ علیہ نے صدارت کی اور ملک بھر سے خوش الحان اور معروف نعت خوانوں ☆ نے شرکت کی اس کے بعد ہر سال جامع بغدادی مسجد مارٹن روڈ تین ہٹی کراچی کے وسیع وعریض میدان میں کل پاکستان محافل نعت 22 مارچ کو منعقد کی جانے لگی۔ [12] ڈاکٹر اسلم فرخی اور نعت

---

11. مجلّہ پہلی کل پاکستان محفل نعت کراچی — بزم فروغ نعت ومناقب — نزد چھوٹا میدان ناظم آباد، کراچی — 23 نومبر 1966ء — ص 24

12. ریاض رسول مجلّہ — (مدیر اعلیٰ) سید محمد فصیح الدین سہروردی — مرکزی انجمن عندلیبان ریاض رسول کراچی — 29 مارچ 1989ء — ص 17

☆ ڈاکٹر اسلم فرخی اپنی ایک تحریر میں انجمن عندلیبان ریاض رسول کے حوالے سے فرماتے ہیں قیام پاکستان میں جہاں اسلامی ثقافت اور روایت کی نئی اور بہتر شکل نظر آئی ہے وہیں نعت خوانوں کے لئے بھی ایک نیا اور وسیع میدان فراہم ہوا ہے قیام پاکستان کے بعد ہر جلسے اور ہر محفل کی ابتداء تلاوت کلام پاک اور نعت خوانی سے ہونے لگی چنانچہ یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ نعت خوانی کو بھی ایک مستقل اور پروقار فن کی حیثیت دی جائے اور خوش گلو حضرات کو اس طرف مائل کیا جائے۔

☆ عالم اسلام میں فروغ نعت کا مرکز پاکستان کا پہلا نعت کالج 16 اکتوبر 1980ء کو جامعہ بغدادی مسجد مارٹن کوارٹرز کراچی نمبر 5 میں قائم ہوا۔ یہ کالج اپنے قیام سے لحہ موجود تک دیرپا اور مثالی کام کر رہا ہے علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی کی کاوشیں رنگ لا رہی ہیں اس نعت کالج سے متعدد خوش گلو اور خوش الحان نعت خواں فارغ التحصیل ہو رہے ہیں پاکستان میں یہ اپنی نوعیت کا سب سے پہلا اور منفرد کالج ہے جس میں ایک نصاب کے ساتھ نعت خوانوں کی تربیت کے فرائض انجام دیئے جاتے ہیں۔
اسلم فرخی ڈاکٹر انجمن عندلیبان ریاض رسول مجلّہ ریاض رسول کراچی 16 اگست 1990ء ص 23

کالج کے ذکر کے بعد اب ایک اور نعت خواں و نعت گو محمد علی ظہوری قصوری کے ذکر کو دیکھا جائے گا۔

محمد علی ظہوری مرحوم اپنے ایک مضمون "کیسے کیسے تھے ثناء خوان رسول" کی یادوں کو تازہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں" پاکستان بننے سے پہلے بابا محمد علی نعت خواں جنہیں طوطی ہند بھی کہا جاتا تھا اپنی خوش الحانی اور منفرد انداز کی بدولت پورے برصغیر میں بے حد مقبول تھے راقم الحروف نے ابھی نعت خوانی کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت پاکستان معرض وجود میں آچکا تھا انہی دنوں ایک قصبہ کے جلسہ میں شرکت کے دوران ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ نحیف و نزار جسم انتہائی سادہ لباس میں انہیں دیکھ کر میں بے حد متاثر ہوا۔ وہ بصارت سے محروم ہو چکے تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ، شب بیدار ثنا خوان رسول تھے۔ ان کے معمولات اتباع سنت کا مظہر تھے۔ ان جیسی مقبولیت بہت کم نعت خوانوں کے حصہ میں آئی ہے۔ وہ مقبول بارگاہ خیر الانام تھے اب کہاں دینا میں ایسی ہستیاں۔[13] مزید یہ کہ راجا رشید محمود کہتے ہیں" قیام پاکستان کے بعد کچھ عرصے تک مولود کی محفلیں منعقد ہوتی رہیں ان میں عام طور پر پارٹی کی صورت میں نعت خواں مل کر پڑھتے تھے اور بزرگان دین کے عرسوں پر اور گھروں اور مسجدوں میں ختم قرآن کی تقریبوں میں نعتیں پڑھی جاتی رہیں واعظ اپنے ساتھ اور پیر اپنے ساتھ ایک آدھ نعت خواں خواں رکھتے رہے۔"[14]

نعت کی مجالس کے ذریعے انسانوں کی دین سے رغبت، محبت رسول اور حاضر ہونے والوں کا بھائی چارہ اور اجتماعی فروغ ادب میں کاوشیں سامنے آئیں جو ملک اور معاشرے کے لئے ہمیشہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اب نعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات کے ذکر کو دیکھا جائے گا۔ اس موضوع کی پہلی شخصیت غلام مجتبٰی احدی ہوں گے۔

---

13 ظہوری محمد علی — کیسے کیسے تھے ثناء خوان رسول — اوج لاہور نعت نمبر 2 — 1992-93 — ص 671

14 محمود راجا رشید — پاکستان میں نعت — ایجوکیشنل ٹریڈرز اردو بازار لاہور — 1994ء — ص 184

☆ محمد ثناء اللہ بٹ کہتے ہیں "موجودہ صدی میں جس انداز سے نعت نگاری اور نعت خوانی کو فروغ ہوا ہے اس سے قبل اس کی مثال نہیں ملتی خاص طور پر مملکت خداداد پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد جو لوگ نعت گوئی اور نعت خوانی سے متعلق اپنے خیالات مناسب نہ رکھتے تھے آج وہ بھی نعت کی اہمیت و ضرورت کا احساس کر چکے ہیں

بٹ محمد ثناء اللہ — عصر حاضر کے چند نعت خواں — اوج لاہور نعت نمبر 2 — 1992-93 — ص 680

(ا) نعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دینے والی شخصیات

الحاج سید غلام مجتبیٰ احدی

خوب صورت محافل نعت کے منتظم اور ''راہ نجات''☆ کے نام سے انتخاب نعت کے علاوہ دیگر کتابی سلسلے شروع کرنے والے الحاج سید غلام مجتبیٰ احدی دنیائے نعت میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

غلام مجتبیٰ احدی کا لمحہ لمحہ ذکر نبی سے عبارت ہے آپ کا اٹھنا اور بیٹھنا یاد نبی کی مہک سے معمور ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان اتنا قوی ہے کہ بڑے سے بڑے طوفان میں بھی ہنستے کھیلتے گزر جاتے ہیں۔ اپنے تمام مسائل کا حل وہ ذکر رسول میں ڈھونڈ لیتے ہیں۔ اپنی عزت و شہرت اور ثروت و شوکت کو وہ نعت رسول کی برکات کا ثمر کہتے ہیں۔ غلام مجتبیٰ احدی خوب صورت محافل کا انعقاد کرتے ہیں۔ نعتیں جذباتی انداز میں پڑھتے ہیں۔ نظامت کے فرائض بھی احسن طور پر فی البدیہہ انجام دیتے ہیں۔ موقع ملتے ہی اصلاحی تقریر بھی کر ڈالتے ہیں۔

احدی صاحب کے مرتب کردہ ''راہ نجات'' کے مختلف سلسلے نعت اور صاحب نعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے لبریز ہوا کرتے ہیں۔ انہوں نے اصلاح احوال کے حوالے سے بہت کام کیے ہیں۔ اس کی صرف ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔

''راہ نجات'' کے نام سے انہوں نے مقبول عام اور مشہور زمانہ نعتوں کے انتخاب کا لامتناہی سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ انتخاب نعت ''راہ نجات'' کا سب سے پہلا ایڈیشن یکم رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ/ 1993ء میں شائع ہوا۔ اس انتخاب کے بعد سے اب تک پندرہ ایڈیشن ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے کا پندرہواں ایڈیشن 12 ربیع الاول شریف ۱۴۳۲ھ/ 2011ء میں شائع ہوا تھا[15]۔ اب اس کا سولہواں ایڈیشن تیاری کے مراحل میں ہے۔ ''راہ نجات'' کے نام سے یہ انتخاب نعت 19 سال سے مفت تقسیم ہو رہا ہے۔ اس انتخاب نعت کی خصوصیت ہے کہ یہ ہر نعت خواں کی ضرورت نہیں بلکہ مجبوری ہے۔ احدی صاحب اس میں سال بہ سال نئی اور مقبول عام آنے والی نعتوں کو شامل کر لیتے ہیں۔ پرانی اور بعد میں کم پڑھی جانے والی نعتوں کو نکال دیتے ہیں یہ واحد انتخاب نعت ہے جو سال بہ سال ترمیم و اضافے کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ غلام مجتبیٰ

---

15 احدی، غلام مجتبیٰ (مرتب) راہ نجات (انتخاب نعت۔ پندرہواں ایڈیشن) جامع مسجد غوث الاعظم سیکٹر A-15 بفرزون نارتھ کراچی، کراچی 2011ء ص448

☆ راہ نجات کے نام سے مقبول عام نعتوں کا انتخاب اتنا موثر ہے کہ اس نے نعت خوانی کے فروغ میں مثالی کردار ادا کیا ہے۔ مفت تقسیم ہونے والا یہ انتخاب ہر نعت خواں کی بنیادی ضروریات ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اسے دیکھنے کے بعد اور بھی ہوتا ہے۔

احدی کا نعت کے علاوہ نیکی کے فروغ کے لئے کام تھا جیسا کہ ''نماز کی آسان کتاب'' بھی انہوں نے راہ نجات کے سائے میں شائع کی ہے [16]۔ یہ نماز کی کتاب اتنی موثر، آسان اور دلچسپ ہے کہ بچے اور بڑے اس سے یکساں استفادہ کرتے ہیں۔ احدی صاحب نے بالخصوص عوام الناس کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ آسان نماز کی کتاب ترتیب دی ہے ☆۔ پہلے یہ کتاب بہت شائع ہوتی تھی۔ آج کل دیکھنے میں نہیں آ رہی۔ غلام مجتبیٰ احدی کی خوبی یہ بھی ہے کہ ان کے تمام کتابی سلسلے سالہا سال سے بلا معاوضہ تقسیم ہوتے ہیں۔ نماز کی کتاب کے بعد اب ایک اور کتاب ذکر حبیب و آداب معاشرت کو دیکھا جائے گا۔

''ذکر حبیب و آداب معاشرت'' بھی سلسلہ راہ نجات کی عمدہ پیشکش ہے۔ جسے غلام مجتبیٰ احدی نے بہت اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں ذکر حبیب کو عام کرنے کی تڑپ اور معاشرے کو ''آداب معاشرت'' سکھانے کا جذبہ کار فرما ہے۔ اس کتاب کی اہمیت مطالعہ کے بعد اور زیادہ مسلم ہوجاتی ہے۔ ذکر حبیب و آداب معاشرت کے بعد اب کتابی سلسلہ ''راہ نجات'' کراچی کو دیکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ ''راہ نجات'' کراچی بھی اسلامی و اصلاحی انداز میں 12 ربیع الاول شریف ۱۴۳۲ھ/25 مئی 2002ء سے شروع کیا [17]۔ اس کے مدیر اعلیٰ بھی غلام مجتبیٰ احدی تھے۔ غرض یہ کہ ہر طرح سے معاشرے کو سنوارنے اور فعال بنانے کے لئے حتیٰ الامکان کوششیں جاری رکھیں۔ اس کے کل تین شمارے شائع ہو سکے۔ کتابی سلسلہ ''راہ نجات'' کراچی کا تیسرا اور آخری شمارہ 12 ربیع الاول شریف ۱۴۲۳ھ/مئی 2003ء میں ''نعت نمبر'' کے طور پر شائع ہوا [18]۔ راہ نجات کا یہ ''نعت نمبر'' بلاشبہ نعت نمبروں کی دنیا میں ایک وقیع اضافہ ہے جسے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ نعت نمبر بھی غلام مجتبیٰ احدی کی نعت رسول سے محبت کا بھرپور اور مستحکم حوالہ ہے۔

---

16. احدی غلام مجتبیٰ (مرتب) نماز کی آسان کتاب جامع مسجد غوث الاعظم بفرزون کراچی سن ندارد ص 2

☆ نماز کی آسان کتاب کا ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن بھی نماز کی آسان کتاب مع مرحوم والدین کے حقوق کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ بچوں اور بڑوں کو نماز سکھانے کی یہ بہت مفید کتاب ہے۔ جسے شائع ہوتے رہنا چاہیے تھا۔ مگر یہ کتاب چند اشاعتوں کے بعد شائع نہ ہو سکی۔

17. احدی غلام مجتبیٰ (مرتب) راہ نجات کراچی کتابی سلسلہ شمارہ نمبر 1 مئی 2002 ص 5
احدی غلام مجتبیٰ (مرتب) راہ نجات کراچی کتابی سلسلہ (نعت نمبر) شمارہ نمبر 3 مئی 2003ء ص 206

18. احدی غلام مجتبیٰ (مرتب) مجموعہ وظائف جامع مسجد غوث الاعظم سیکٹر A-15 بفرزون نارتھ ناظم آباد کراچی سن ندارد ص 72

اس کے علاوہ بھی غلام مجتبیٰ احدی نے سورۂ یٰسین کی سادہ اور آسان تفسیر بھی شائع کی۔ عمرہ وزیارت کے حوالے سے بھی کام کیا۔ پنج سورہ اور مجموعہ وظائف بھی شائع کیے [19] یہ دونوں کتابیں عوام الناس کے لئے بہت مفید ثابت ہوئیں۔ غرض یہ کہ ان کی فکر کا محور صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے۔ یہ تمام کام اتنی محبت اور عاجزی سے کیے کہ جنہیں دیکھ کر لوگ دنگ رہ گئے۔

کبھی کبھی نامساعد حالات کے باوجود بھی حاضری کے اسباب بن جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں کیسے اللہ، (حجر اسود، مقام ابراہیم، غلاف کعبہ) اور روضہ رسول اللہ (ریاض الجناں، مواجہ شریف) کے سامنے حاضر ہو جاتا ہوں۔ مجھے کچھ خبر نہیں۔ اللہ کا کرم اور اس کے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا راستے کی سب رکاوٹوں کو دور کرتی چلی جاتی ہے۔ ان کے بقول یہ سارے انعامات کی بارش بطفیل محافل نعت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میری آخری سانس بھی ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان سے فیضیاب ہو۔

غلام مجتبیٰ احدی کراچی میں منعقد ہونے والی مرکزی محافل میں ضرور شریک ہوتے ہیں۔ ہر سال گیارہ ربیع الاول شریف کی رات میں بفرزون جامع مسجد غوث الاعظم میں برسہا برس سے محافل نعت کا اہتمام کرتے ہیں۔ جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے منعقدہ محافل میں یہ محفل نعت کراچی کی مرکزی محفلوں میں شمار ہوتی ہے۔ نعت گو شعرا اور مقبول و معروف نعت خواں حضرات کی کثیر تعداد محفل میں شریک ہوتی ہے۔ محفل کی نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس محفل میں جامع مسجد غوث الاعظم کی دوسری منزل پر خواتین کا باپردہ شرکت کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ ساری رات کشمیری چائے سے حاضرین محفل کی تواضع کی جاتی ہے۔ محفل کے اختتام پر اعلیٰ قسم کی مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔

غلام مجتبیٰ احدی کی زیر نگرانی محافل کا آغاز بعد نماز عشا ہوتا ہے۔ یہ محفل صبح فجر کی اذان تک بمشکل تمام ختم کی جاتی ہے۔ اس محفل کا اختتام ہدیہ درود وسلام پر ہوتا ہے۔ صبح بہاراں اور سرکار کی آمد کے موقع کے حوالے سے نعت کے اثرات سے عجب رنگ و نور کا سماں ہوتا ہے۔ ہر شخص صبح بہاراں کے تقدس سے محظوظ ہوتا ہے

---

19. احدی غلام مجتبیٰ (مرتب) مجموعہ وظاہف جامع مسجد غوث الاعظم سیکٹر A-15 بفرزون نارتھ ناظم آباد کراچی سن ندارد ص 72

19. احدی غلام مجتبیٰ (مرتب) پنج سورہ جامع مسجد غوث الاعظم سیکٹر A-15 بفرزون نارتھ ناظم آباد کراچی سن ندارد ص 72

کیف وسرور اور رنگ ونور میں ڈوبی فضا پارسا وگنہگار کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہے۔ غلام مجتبیٰ احدی اس محفل نعت میں سالانہ طور پر جس نذر عقیدت کا اہتمام کرتے ہیں۔ وہ نذر عقیدت اور نذر نعت خواں مثالی ہوا کرتی ہے۔ کیا خاص اور کیا عام سب ہی نعت خواں ان کے دستر خوان سے مستفید ہوتے۔

جامع مسجد غوث الاعظم کی یہ مرکزی محفل مذکورہ حوالے سے شاہکار ہوا کرتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ کراچی کی شعبہ نعت خوانی کی سر برآوردہ شخصیات اس محفل کی زینت ہوا کرتی ہیں۔ معروف علمائے کرام، مشائخ عظام، نعت گو شعرائے کرام اور ثناء خوانان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال بھر اس محفل کا انتظار کرتے ہیں اور پھر اپنی حاضری کو اس محفل میں یقینی بناتے ہیں۔ کراچی کی ہر چھوٹی بڑی نعتیہ تنظیموں کے صدور و بانیان اس میں شرکت کو باعث ثواب جانتے ہیں۔ جسے دیکھو وہ والہانہ انداز میں دیوانہ وار اس محفل میں دوڑا چلا آرہا ہے۔ یہ صرف محفل نعت نہیں بلکہ عشاقان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرکزی شخصیات کا منفرد اور مثالی اجتماع بھی ہوتا ہے۔

اس محفل نعت میں غلام مجتبیٰ احدی کا اہتمام وانصرام دیدنی ہوتا ہے۔ محفل کے دوران احدی صاحب کبھی نعت خوانوں کو نذر دے رہے ہیں۔ کبھی آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ ہر شخص پر ان کی نظر رہتی ہے۔ کسی بھی شخص کو نظر انداز نہیں کرتے۔ خصوصیت کے ساتھ اس محفل میں نابینا نعت خواں حضرات کے ساتھ تو بہت زیادہ حسن سلوک کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ خود بھی بے حساب نذر دیتے ہیں اور محفل میں شریک صاحب ثروت افراد کو بھی عمل اس میں شامل کر لیتے ہیں۔

15 جنوری 1952 میں رنگ پور (سابقہ مشرقی پاکستان) میں پیدا ہوئے سقوط ڈھاکہ کے بعد سے کراچی میں مقیم ہیں برسوں ملازمت کے بعد آج کل اپنے صاحبزادوں کے ساتھ ذاتی کاروبار میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ محافل نعت کا اہتمام بھی جاری وساری ہے۔

آپ نے شعبہ نعت کی ایک نمائندہ شخصیت غلام مجتبیٰ احدی کو ملاحظہ کیا اب ایک اور نعت کے خدمت گزار حاجی قادر بخش پیٹھے والے مرحوم کی خدمات کو دیکھا جائے گا۔

حاجی قادر بخش (مرحوم) پیٹھے والے

حاجی قادر بخش پیٹھے والے حیدر آباد (سندھ) کے شہر لطیف آباد یونٹ نمبر 8 نزد جامع مسجد کے قریبی رہائشی تھے۔ ساری زندگی محنت سے عبارت رہی۔ ہر سال گیارہ ربیع الاول شریف کی رات میں سالانہ محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کرتے تھے۔ یہ محفل نعت حیدر آباد (سندھ) کی سب سے بڑی محفل نعت میں شمار ہوتی تھی۔ اس محفل نعت کی خصوصیت یہ تھی کہ ہر بڑے سے بڑا نعت خواں اس میں شریک ہوتا تھا۔ اس محفل نعت میں کوئی بھی ایک معروف عالم دین پہلے تقریر ضرور کیا کرتا تھا۔ اس کے بعد یہ محفل نعت صبح اذان فجر تک جاری رہتی تھی۔ یہ محفل نعت بلاشبہ روح پرور کہلانے کی مستحق ہے۔ اس محفل میں رنگ ونور کا سماں ہوا کرتا تھا۔ ہر شخص شاداں وفرحاں دکھائی دیتا تھا۔ محفل میں شریک افراد کے چہرے ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے جگمگ جگمگ کر رہے ہوتے تھے۔

حاجی صاحب نے دن رات محنت کر کے ایک مقام بنایا تھا۔ انہوں نے ابتدا میں ٹھیلے پر پیٹھے کی مٹھائی بیچ کر اپنے کاروبار کا آغاز کیا۔ یہ عمل برسوں پر محیط ہے۔ اس دوران ہر سال بڑے تزک واحتشام سے محفل نعت کا اہتمام ہوتا تھا۔ یہ محفل نعت کبھی تعطل کا شکار نہیں ہوئی۔ بلکہ یہ محفل ہر سال اور بھی زیادہ خوب صورت انداز میں منعقد ہونے لگی تھی۔ جیسے جیسے حاجی صاحب کے کاروبار میں بہتری آتی گئی محفل میں بھی مزید شاندار اضافے سامنے آنے لگے۔ یہ محفل نعت 1970ء سے آج تک منعقد کی جارہی ہے۔ اب اس محفل کا انعقاد ان کے بڑے صاحبزادے حاجی محمد اقبال کرتے ہیں۔ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت اور حاجی صاحب کی دن رات کی محنت سے آپ کا شمار حیدر آباد کے سرکردہ اور صاحب ثروت لوگوں میں ہونے لگا تھا۔ آپ اکثر مختلف حوالوں سے اپنے گھر میں محفل میلاد کا ضرور اہتمام کرتے تھے۔ تمام لوگوں کو بلانا، ذکر رسول سنانا اور کھانا کھلانا انہیں بہت مرغوب تھا۔ وہ آئے دن اس کے بہانے ڈھونڈا کرتے تھے۔ کوئی بھی ذراسی خوشی میسر آئی انہوں نے شکرانہ کے طور پر محفل سجا ڈالی۔ [20] ☆

سالانہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی گیارہ ربیع الاول شریف کی رات کو اس روح پرور

---

20 ابن جمیل (مرتب) نوائے نعت (انتخاب نعت) انجمن ترقی نعت ٹرسٹ پاکستان کراچی سن ندارد ص 5

☆ اس "انتخاب نعت" میں حاجی قادر بخش پیٹھے والے (مرحوم) کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

محفل کا انعقاد ہوتا تھا۔ دیگر محافل بھی مختلف اوقات میں منعقد ہوا کرتی تھیں۔ مگر یہ محفل سب سے بڑی محفل کہلاتی تھی۔ اس دور میں محافل نعت کو بہت اہتمام سے منعقد کیا جاتا تھا۔ سجاوٹ کی تمام چیزیں اس محفل کا خاصہ ہوا کرتی تھیں۔ حاجی صاحب انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ اس محفل نعت کو منعقد کیا کرتے تھے۔ محفل میں شریک نعت خوانوں کی دلجوئی اور مہمان نوازی میں وہ کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ پر تکلف کھانوں اور مٹھائی کا زبردست اہتمام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نعت خوانوں کو نذر بھی بھرپور دیا کرتے تھے۔ ہر بڑا نعت خواں اس بات کا متمنی ہوا کرتا تھا کہ وہ حاجی صاحب کی محفل میں نعت ضرور پڑھے۔

حاجی صاحب عاشق رسول اور پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ اپنی منعقدہ محافل نعت ہوں یا کسی دوسری جگہ ان کی شرکت ہو۔ حاجی صاحب کا مخصوص نعرہ ان محافل کی جان ہوا کرتا تھا۔ اس قدر پر جوش جذبے اور اتنے پیارے انداز میں نعرۂ تکبیر ''اللہ اکبر'' اور نعرہ رسالت ''یارسول اللہ'' کی صدا بلند کرتے تھے کہ تمام سننے والے بھی اسی انداز میں جواب دیا کرتے تھے۔ حاجی صاحب کے نعرہ کا یہ والہانہ انداز بھی انہی کے ساتھ ختم ہوگیا ہے۔ محفل نعت میں حاجی صاحب کی شرکت بہت اطمینان کا باعث ہوا کرتی تھی۔ وہ بہت خاموشی سے دیگر محافل نعت کے انتظام و انصرام میں بھی اپنا حصہ ملاتے تھے۔ لاچار اور ناتواں لوگوں کی امداد بھی دل کھول کر کیا کرتے تھے۔

گیارہ ربیع الاول کی رات میں منعقدہ محفل کو حیدر آباد و لطیف آباد کے لوگ کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ محفل کا انتظام حاجی صاحب کے گھر کے سامنے گراؤنڈ باغ مصطفیٰ میں ہوا کرتا تھا۔ آج بھی حیدر آباد و لطیف آباد کے لوگ اقبال سوئیٹس کو نہیں بھولے ہوں گے۔ اقبال سوئیٹس حاجی صاحب کی محنت، مقبولیت اور شہرت کی علامت ہے۔

حاجی قادر بخش مرحوم اپنی ذات میں انجمن تھے۔ شعبہ نعت کا ایک کثیر حلقہ ان کے گرد جمع رہا کرتا تھا۔ زیادہ محافل نعت میں شریک ہوتے تھے۔ آخری وقتوں میں تو ان کا اوڑھنا بچھونا محافل نعت میں شرکت بن چکا تھا۔ لطیف آباد یونٹ نمبر 8 کی مرکزی جامع مسجد کے مصلی اور خدمت گزار تھے۔ ان کے بڑے بھائی محمد بخش بھی جامع مسجد کے مدرسے کے نگراں تھے۔ محمد بھائی بھی جامع مسجد کے خدمت گزاروں میں نمایاں مقام رکھتے

تھے۔غرض یہ کہ حاجی صاحب کا پورا گھرانہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے ساتھ ساتھ مساجد کا بھی خدمت گزار تھا۔

حاجی قادر بخش کے ماشاء اللہ دو بیٹے ہیں۔ بڑے بیٹے حاجی محمد اقبال کے سلسلے میں ہر سال محفل نعت سجاتے اور دعا گو رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان کے بڑے بیٹے کو صاحب اولاد کرے۔ ان کے چھوٹے بیٹے محمد عبدالقیوم کے بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ ان کا سارا کاروبار ان کے دونوں بیٹوں کے سپرد تھا۔ حاجی صاحب ہر طرح سے مطمئن تھے۔مگر اچانک ان کے چھوٹے بیٹے نے اپنی رہائش کراچی میں اختیار کرلی تھی۔اس بات سے بہت غمزدہ رہتے تھے۔کوشش کرتے رہتے تھے کہ ان کا چھوٹا بیٹا ان کے پاس واپس حیدرآباد میں آجائے۔مگر ایسا نہ ہوا۔اس بات کا انہیں بہت ملال تھا۔مگر ان کے معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا۔محافل نعت کا تسلسل ویسے ہی جاری رہا۔

ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سجانے والا یہ عاشق صادق لطیف آباد حیدرآباد سندھ میں اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ان کے بڑے بیٹے حاجی اقبال نے سالانہ محفل نعت کی اس دیرینہ روایت کو برقرار رکھا ہوا ہے۔

حاجی قادر بخش پیٹھے والے مرحوم کی خدمات آپ نے ملاحظہ کیں اب آئندہ ایک اور نعتیہ خدمت گزار حاجی محمد اسحاق میمن کو دیکھا جائے گا۔

حاجی محمد اسحاق میمن

حاجی محمد اسحاق کا تعلق میمن برادری سے ہے۔ 1944ء سے کراچی میں ایک انجمن کی بنیاد رکھی [21]۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب چاروں طرف سیاسی جماعتوں کا بول بالا تھا۔ ہر جگہ سیاسی جماعتوں کے دفاتر کھل رہے تھے۔غرض یہ کہ ہر طرف سیاست کا بازار گرم تھا۔اس صورت حال کے باوجود حاجی اسحاق کا نظریہ یہ تھا کہ اگر آزادی ملی تو وہ اسلامی نظریہ حیات کے فروغ کے لئے ہوگی۔اس کے لئے مسلمانوں کے قلوب واذہان محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز ہونے چاہئیں۔ جب تک آزادی نہیں ملتی اس کے حصول کے لئے بھی میلاد کی برکات، بہت ضروری ہیں۔

حاجی اسحاق ثناء خوان رسول وثناء گو نذیر حسین نظامی کے دوستوں میں شامل ہیں۔سینہ عشق رسول کا گنجینہ

---

21 ادیب رائے پوری (مدیر اعلیٰ) نوائے نعت کراچی ماہنامہ شمارہ ستمبر 1990ء ص12

ہے۔ جب بھی ملاقات کرتے ہیں تو نعت اور فروغ نعت کی گفتگو ہی زیر لب ہوا کرتی ہے۔ آپ کی ذاتی کوشش کے طفیل انجمن فروغ نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کراچی میں چار مقامات پر عظیم الشان نعتیہ کانفرنسیں منعقد کیں۔ 22 دسمبر 1988ء کو منی ہال کچھی میمن سوسائٹی میں، 23 دسمبر کو کھوڑی گارڈن میں، 24 دسمبر کو کھارادر میں اور 25 دسمبر کو کچھی میمن جماعت خانہ صدر میں۔ حاجی صاحب اس کانفرنس کے چیف آرگنائزر بھی تھے۔ حاجی صاحب انجمن فروغ نعت محمد کے ذریعے پاکستان کے چپہ چپہ میں اور بیرونی ممالک میں بھی محافل نعت کی منصوبہ بندی کیا کرتے تھے۔ [22]

حاجی محمد اسحاق خندہ جبیں، خوش طبع، مہمان نواز، منکسر المزاج، محنتی اور جفاکش ہیں۔ محنت کی عظمت پر یقین رکھتے ہیں۔ حلقہ احباب وسیع ہے خود اس عمر میں بڑے دم خم سے نعت پڑھتے ہیں۔ راگ راگنی سے بھی واقفیت ہے۔ نعت خوانوں کو پسند کرتے ہیں۔ سادات کے احترام کا جذبہ شدت کے ساتھ موجود ہے۔ گفتگو میں تکلفات کے زیادہ قائل نہیں۔ ہمیشہ بے ساختہ گفتگو کرتے ہیں۔ جذبہ فروغ نعت جنوں کی حد تک ہے۔ یہی جذبہ اب ان کی شناخت بن گیا ہے۔

حاجی اسحاق پر اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم ہے کہ دنیا و دین دونوں میں سرخرو ہیں۔ دنیاوی اعتبار سے آپ کراچی کے ساحلی علاقہ گڈانی میں بلوچستان شپ بریکنگ کے کاروبار سے وابستہ ہیں۔ بسا اوقات جہاز کی فروختگی کی اطلاع ملنے پر یورپ کا سفر بھی کرتے ہیں۔ جہاز کا سودا کرنے کے بعد اسے پھر گڈانی کی بندرگاہ تک لانے کا بندوبست بھی کرتے ہیں۔ اس کاروبار میں ان کی ذاتی آمدنی اتنی ہے کہ وہ بے حد خوشحال زندگی گزارتے ہیں۔ وہ اپنے رزق کی فراوانی کے لئے عقیدہ رکھتے ہیں کہ "یہ سب تمہارا کرم ہے آقا" اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت سے نوازا ہے۔ الحمدللہ! صاحبزادگان بھی نیک، خدمت گزار، سعادت مند اور محنتی و کاروباری ذہن رکھنے والے عطا کئے ہیں۔ یہ نعمت خداوندی ہے کہ کاروبار اور گھر بار دونوں جانب سے بے حد مطمئن ہیں۔

حاجی اسحاق صاحب کاروباری ماحول کے باوجود فروغ نعت کے لئے اپنی زندگی وقف کر چکے ہیں ہمہ وقت محفل نعت کو نت نئے انداز سے سجانے کے منصوبے پر عمل پیرا رہتے ہیں۔ خواہ وہ پاکستان میں ہو سکے یا بیرونی ممالک میں۔ آج کل نہایت سنجیدگی کے ساتھ ابوظہبی، شارجہ، دبئی، کویت، قطر اور دیگر مقامات پر جہاں

---

22 ادیب رائے پوری ص 13

بڑی تعداد میں پاک وہند کے مسلمان آباد ہیں۔ محافل نعت سجانے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ جب وہ ارادہ کر لیتے ہیں تو ان کے ارادوں پر عمل بھی ہو جاتا ہے پھر وہ یہی کہتے ہیں۔ یہ سب تمہارا کرم ہے آقا۔

اس محترم شخصیت کی طرح ان کی اہلیہ اور ان کے صاحبزادگان بھی فروغ نعت کے اس سفر میں ان کے شریک اور ان کے رفیق ہیں۔ حاجی صاحب اپنی سالانہ آمدنی سے ایک خطیر رقم فروغ نعت کی محفل کے لئے اٹھا کر رکھ دیتے ہیں۔ وہ عظیم الشان محافل نعت کے انعقاد کے لئے کسی کے آگے دست سوال نہیں پھیلاتے اور چندہ نہیں مانگتے۔ لیکن کوئی اہل دل از خود آگے بڑھ کر شریک خدمت ہونا چاہے تو قبول کر لیتے ہیں۔ اس اصول پر وہ سختی سے کاربند ہیں۔ ان کا یہ رویہ قابل فخر اور قابل تقلید بھی ہے۔ جو اس شہر کے مخیّر اور صاحب ثروت لوگوں کے ضمیر کو جھنجوڑتا ہے کہ انہیں بھی اس کی تقلید میں قدم اٹھانا چاہئے۔

حاجی محمد اسحاق میمن شعبہ نعت کے ایک قابل قدر خدمت گزار تھے۔ اب ان کے بعد ایک اور نمایاں شخصیت حکیم منظور احمد ہمدانی مرحوم کو دیکھا جائے گا

حکیم منظور احمد ہمدانی مرحوم

طبیب حاذق الحاج حکیم منظور احمد ہمدانی مرحوم نے 1960ء [23] میں مرکزی انجمن فروغ حمد ونعت گمٹی بازار لاہور کی بنیاد رکھی۔ انجمن کے اغراض و مقاصد میں یہ باتیں سرفہرست ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں خوف خدا اور عشق رسول پیدا کرنا دین کی تبلیغ اور اشاعت کرنا، ناچ گانے سے نفرت اور نعت رسول سے رغبت پیدا کرنا، فروغ حمد ونعت اور منقبت کے لئے مقدور بھر سعی کرنا، بزرگ نعت خواں حضرات کی عزت اور وقار میں اضافے کے ساتھ ساتھ نئے اور غیر معروف نعت خواں حضرات کو متعارف کروانا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا۔ مرکزی انجمن فروغ حمد ونعت لاہور پاکستان کے اراکین 1960ء سے حکیم منظور احمد ہمدانی کی سرپرستی میں 1988ء تک فروغ حمد ونعت کے لئے کوشاں رہے۔ اب ماشاءاللہ ان کے صاحبزادگان منصور احمد ہمدانی اور مقصود احمد ہمدانی ایڈووکیٹ اپنے والد ماجد کے مشن حمد ونعت کی آبیاری کر رہے ہیں۔ سعادت مند اولاد بھی والدین کے لئے صدقہ جاریہ ہوا کرتی ہے۔

مرکزی انجمن فروغ حمد ونعت لاہور 1960ء سے 24 رمضان المبارک کو جامع مسجد غوثیہ گمٹی بازار لاہور میں ختم قرآن کریم اور جشن نزول قرآن کے موقع پر روح پرور محفل حمد ونعت کا انعقاد کرتی ہے۔ جس میں

---

23 تنویر احمد خواجہ محفل نعت (کتابچہ) مرکزی انجمن فروغ حمد ونعت گمٹی بازار لاہور ستمبر 1997 ص 5

مشائخ عظام، علمائے کرام ونعت گوشعرائے کرام اور خوش الحان ثناء خوانان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر تعداد میں شرکت فرماتے ہیں۔

مرکزی انجمن فروغ حمد ونعت لاہور کی محافل نعت میں مولانا خلیل احمد قادری صاحب، مولانا طفیل اظہر صاحب، مولانا غلام یٰسین چشتی صاحب، مولانا حافظ عبدالقیوم اعوان صاحب، مولانا محمد اسماعیل ہزاروی صاحب، الحاج محمد اعظم چشتی صاحب، جان محمد بٹ امرتسری صاحب، محمد یونس صاحب، الحاج صوفی اللہ دین صاحب، الحاج عبدالستار نیازی صاحب، محمد علی ظہوری قصوری صاحب، خواجہ محمد اسلم صاحب، سائیں محبوب صاحب، محمد بشیر نقشبندی صاحب، محبوب احمد ہمدانی صاحب، حافظ مرغوب احمد ہمدانی صاحب، میاں محمد جہانگیر صاحب، اختر حسین قریشی صاحب، محمد الیاس زاہد صاحب، سید منظور الکونین صاحب، قاری سید صداقت علی صاحب، قاری خوشی محمد الازہری صاحب، محمود قادری صاحب، قاری زبید رسول صاحب، قاری غلام رسول صاحب، سید شریف الدین نیر صاحب کے علاوہ دیگر قابل ذکر حضرات بھی شریک محفل رہے۔

اس کے علاوہ اراکین انجمن کے تعاون سے لاہور شہر کے اہم مقامات پر بھی گاہے بگاہے محافل حمد ونعت منعقد ہوتی رہتی ہیں۔

الحاج حکیم منظور احمد ہمدانی 18 اگست 1912ء کو جناب ڈاکٹر نور محمد توکلی کے ہاں لدھیانہ (ہندوستان) میں پیدا ہوئے۔ تقسیم پاک وہند سے قبل طبیہ کالج لاہور سے طب کا امتحان پاس کیا۔ قرارداد پاکستان اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ 1947ء میں لاہور شہر کو اپنی مستقل جائے سکونت کے طور پر گمٹی بازار میں دواخانہ ہمدم حیات کے نام سے مطب قائم کیا۔ آخر دم تک اس مطب میں خوف خدا، حب مصطفیٰ اور خلق خدا کی خدمت کو اپنا شعار بنالیا تھا۔ اپنے فرائض کو احسن طور پر نبھایا اور آج ان کی وفات کے بعد بھی یہ فیض جاری وساری ہے۔ ان کے صاحبزادگان الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی بطریق احسن مطب میں صبح وشام خدمات انجام دے رہے ہیں۔

حکیم منظور ہمدانی نے 1982ء میں پہلی مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت اور زیارت روضہ رسول سے بہرہ مند ہوئے۔ اس کے بعد کئی مرتبہ عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو حضور اکرم کے ساتھ اس قدر والہانہ عشق تھا کہ جونہی آپ کے سامنے سرکار کا اسم گرامی لیا جاتا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی

تھی۔ درود پاک بڑی کثرت سے پڑھتے۔ ہر وقت باوضو رہتے۔ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے سنت نبوی کی تقلید کرتے تھے۔ تہجد سے لے کر بعد نماز فجر تقریباً 9 بجے صبح تک کلام الٰہی کی تلاوت کے بعد مدینہ طیبہ کی جانب منہ کر کے نعت مصطفیٰ پڑھتے اور مختلف نعت خوانوں کی آواز میں کیسٹ سنتے رہتے تھے اس کے علاوہ جب آپ کے چھوٹے چھوٹے پوتے اور پوتیاں آپ کے پاس آتے تو ان کو بھی نعت پڑھنا سکھاتے اور ان سے نعت شریف سنتے تھے۔ آپ نے قیام پاکستان کے بعد تادم آخر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کے آستانے پر بڑی کثرت سے حاضری دی اور نماز فجر بھی اکثر وہیں ادا فرماتے آپ علامہ قاضی عبدالنبی کوکب کے درس میں بھی شریک ہوتے تھے۔ آپ کا شمار قاضی صاحب کے قریبی دوستوں میں ہوتا تھا۔

خدمت خلق خدا، تعلیم حب مصطفیٰ اور خوشنودی خوف خدا رکھنے والے یہ عظیم طبیب حاذق اور محب صادق 22 اگست 1988ء بروز پیر تہجد کے وقت اپنے خالق حقیقی سے جا ملے[24] مگر آپ کا مشن حمد و نعت آج بھی جاری ہے۔

مذکورہ بالا نعتیہ خدمت گزار حکیم منظور احمد ہمدانی مرحوم کے بعد اب اسی تناظر میں ایک اور شخصیت صوفی شوکت علی قادری کی نمایاں خدمات کو دیکھا جائے گا۔

صوفی شوکت علی قادری

صوفی شوکت علی قادری ایک باعمل مدرس اور باوقار مبلغ ہیں۔ دین کی تدریس کے ساتھ فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے عظیم الشان اور روح پرور محافل نعت کا انعقاد پابندی سے کرتے ہیں۔ انوار مدینہ نعت کونسل لاہور کے بانی ہیں۔ دنیائے نعت میں آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ انوار مدینہ نعت کونسل نے فروغ عشق رسول کے سلسلے میں ملکی سطح کے علاوہ بین الاقوامی طور پر بھی بہت کام کئے ہیں۔ یہ سلسلہ مزید ارتقا پذیر ہے۔

شوکت قادری لاہور ریلوے کالونی میں مقیم ہیں۔ تین بہن بھائی ہیں اور تینوں مل کر قرآن کریم کی تعلیم و تدریس کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ گجرات میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے ایک بزرگ پیر حیدر شاہ سے بیعت ہیں۔ اپنی تمام ترقی کو اپنے مرشد کا فیضان نظر سمجھتے ہیں۔ صوفی صاحب نے لاہور میں تعلیم حاصل کی اور لاہور ریلوے میں ملازم ہیں۔[25]

بچپن سے گھر کے ماحول کی وجہ سے قرآن پڑھانے، آقا کریم کی سنت اور نعت رسول کو عام کرنے کا

---

24 تنویر احمد خواجہ ص 8
25 کاروان نعت لاہور کتابی سلسلہ (چیف ایڈیٹر) شوکت علی شمارہ نمبر 1 نومبر 2004ء ص 35

جذبہ بیدار ہو چکا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ شوق اور لگن بھی پروان چڑھ رہی تھی۔ کالج کی انتظامیہ کے میلاد نہ کروانے کے عمل نے اس جانب راغب کیا۔ کالج میں محفل میلاد بھی منعقد کروائی۔ اس کے ساتھ ہی تنظیمی سطح پر کام کا آغاز کر دیا۔ یہ کام آج انوار مدینہ نعت کونسل کے نام سے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں محافل میلاد کے ذریعے انجام دیا جا رہا ہے۔

اولیائے کاملین اور صوفیائے برحق نے تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کو بھی جاری رکھا۔ انوار مدینہ بھی انہی بنیادوں پر کام کر رہی ہے۔ انوار مدینہ کے نام سے پاکستان بھر میں مساجد بنوا رہے ہیں۔ سیالکوٹ، گجرات، ملتان، وہاڑی، حاصل پور، بہاولپور اور لاہور میں اچھے انداز سے کام جاری ہے۔ اس کام کا دائرہ پورے ملک بلکہ دنیا بھر میں پھیلا دیا جائے گا۔ انوار مدینہ نے بلجیم، انگلینڈ، کینیڈا، امریکہ، UAE اور سعودی عرب میں بھرپور انداز سے اپنے کام کو شروع کر دیا ہے۔

انوار مدینہ ویلفیئر سوسائٹی کا بھی قیام عمل میں لایا گیا ہے [26] جس میں جذبہ خدمت خلق کار فرما ہے۔ ایک اسلامی انسٹی ٹیوٹ بھی قائم کیا گیا ہے جس میں ڈھائی سو بچیاں قرآن کریم وشریعت مطہرہ کی تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہیں۔ یہ ویلفیئر سوسائٹی غریب و نادار اور یتیم ولاوارث بچیوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ ان کی شادی کے انتظامات کا فریضہ بھی انجام دیتی ہے۔ یہ ویلفیئر سوسائٹی اب تک 17 بچیوں کی شادی کا اہتمام کر چکی ہے۔ اتنے وسیع پیمانے پر مساجد کی تعمیر، محافل میلاد کا انعقاد، عمرے کے ٹکٹ اور بچیوں کی شادیوں کے اہتمام میں روز بروز اضافہ جاری ہے۔

صوفی شوکت تدریس قرآن کے ساتھ لوگوں کا روحانی علاج بھی فی سبیل اللہ کرتے ہیں۔ روزانہ تقریباً ڈیڑھ سو خواتین و مرد حضرات اس روحانی علاج کے عمل سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ خدمت خلق کا جذبہ کامیابی کی ضمانت ہے۔ [27]

صوفی صاحب نعت خواں بھائیوں سے یہ گزارش بھی کرتے ہیں کہ آپ نعت تو پڑھیں لیکن نماز سے غفلت برتیں اور آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت داڑھی کٹوائیں تو یہ عشق رسول کسی کام کا نہیں۔ یہ تو سراسر مسلک اور مذہب کے ساتھ مذاق ہے۔ آقا کے ثنا خوانوں کی تو صورت و سیرت لوگوں کے لئے مثالی ہونا

---

26 کاروان نعت ص36
27 ایضاً ص37

چاہیے۔ نعت خواں کی بڑی شان ہے۔ اونچا مقام ہے۔ لیکن عالم دین کا مقام و مرتبہ ان سے کہیں بڑھ کر ہے۔ علمائے ربانیین کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے انبیاء کے ہم مرتبہ قرار دیا ہے۔ میری تمام لوگوں سے درخواست ہے کہ اپنی محافل میں علمائے حق کو ضرور مدعو کیا کریں۔ اس طرح دین کو سیکھنے اور سکھانے کے مواقع میسر آ جاتے ہیں۔ یقین جانیں انہی کوتاہیوں اور غلطیوں کی وجہ سے ہی صرف دین کا علم رہ گیا۔ جب کہ عمل ہماری زندگیوں سے رخصت ہو گیا ہے۔ زیادہ نہیں تو کم از کم کسی ایک عالم کا بیان ہر محفل نعت میں ضرور ہونا چاہیے۔ علم ہے مگر عمل نہیں ہے۔ شاعر حضرات حصول دنیا کے لئے شاعری کر رہے ہیں۔ جب کہ نعت خواں حضرات حصول زر کے لئے نعتیں پڑھ رہے ہیں۔ جب تک اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کی خاطر اخلاص سے لکھا اور پڑھا نہیں جائے گا۔ نہ اچھی شاعری ممکن ہے اور نہ پاکیزہ نعت خوانی۔ جب تک ہم باعمل نہیں ہوں گے اور ہمارا مطمح نظر رضائے مصطفیٰ نہیں ہوگا۔ یہ قباحتیں ختم نہیں کی جاسکتیں۔ اللہ ہم سب کو ہدایت دے۔

صوفی شوکت علی قادری کے ذکر کے بعد اب ایک اور نعت کا فعال خدمت گزار شیخ ثاقب شہزاد کو دیکھا جائے گا۔

شیخ ثاقب شہزاد

شیخ ثاقب شہزاد 1968ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ بی کام ہیں۔ بیک وقت کئی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ اسلامک فرنٹ پاکستان، عالمی قرأت و نعت اکیڈمی اور تنظیم رضا کاران داتا حضور کے سرگرم کارکن ہیں اور پورا سال بغیر کسی تعطل کے محافل میلاد مصطفیٰ منانے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔ 1966ء میں ''غلامان صدائے مدینہ'' کے نام سے ایک نئی تنظیم کی بنیاد رکھی۔ 28

تنظیم ''غلامان صدائے مدینہ'' کے معنی، مقاصد اور منشور ملاحظہ کیجیے۔

اس تنظیم کے نام کا مطلب ہے۔ '''' وہ غلام جو صدا لگائیں مدینے والے یعنی حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کی۔ اس تنظیم کے منشور میں ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند کرنا، گھر گھر میں محافل میلاد کا انعقاد کرنا، بچوں کے لئے ناظرہ اور حفظ کا انتظام، نعت اکیڈمیوں کا قیام، نوجوانوں کی اخلاقی تربیت، محافل میلاد کے ادب و احترام اور تقدس کے بارے میں لوگوں کو شعور اور آگہی

28 کاروان نعت لاہور ماہنامہ (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل شمارہ نمبر 7 اگست 2006ء ص 56

دینا، محافل قرآت و نعت کا اہتمام اور ان کو فروغ دینا، اس کے علاوہ ان محافل کے انعقاد و انتظام میں دوسرے لوگوں کی مدد کرنا بھی شامل ہے۔[29]

تنظیم غلامان صدائے مدینہ کے سرپرست حاجی شیخ محمد رفیع قادری صاحب ہیں جب کہ محمد ندیم بھٹی چیف آرگنائزر کے عہدے پر فائز ہیں۔ اس تنظیم میں 60 کے قریب حلقہ جات بنائے گئے ہیں۔ بہت سے ساتھی ان کاموں میں حصہ لیتے ہیں جن کا ذکر منشور میں شامل ہے۔ ہر ہفتہ میں 2 یا 3 محافل نعت کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس طرح اندازاً سال میں ایک سو پچاس کے قریب محافل ہوتی ہیں۔

یہ تنظیم قرأت و نعت کے حوالے سے خصوصاً بچوں کو ترجیح دیتی ہے۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ بچوں کے پروگرام زیادہ سے زیادہ منعقد کئے جائیں تاکہ بچپن سے ہی ان میں دینی ذوق وشوق کا جذبہ بیدار ہو۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے میڈل اور دیگر انعامات بھی دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب مرکزی محافل منعقد ہوتی ہیں تو بچوں کو اس میں ضرور موقع دیا جاتا ہے۔ بچوں کی تربیت کے لئے اکیڈمی بھی بنائی گئی ہے۔ جس میں اکثر قابل ذکر اور مشہور نعت خوانوں کو بلوا کر بچوں کی نعت خوانی کی تربیت کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ غرض یہ کہ شیخ ثاقب شہزاد کی کن کن تحریکی صفات کا ذکر کیا جائے۔ یہ ہمہ صفت انسان ہیں۔ اہلیان محبت کو اپنے گرد جمع کیا ہوا ہے۔ ہر ایک کارکن خدمت نعت کے مثالی جذبے سے سرشار ہے۔

شیخ ثاقب شہزاد کے بعد اب چند معروف و مقبول نعت خواں حضرات کی فہرست کو دیکھا جائے گا۔

---

29 کاروان نعت ص 35

چند معروف نعت خواں حضرات

نعتیہ شاعری کے فروغ وارتقا میں نعت خوانی اور نعت خواں حضرات کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کی سرزمین الحمد للہ! ذکر رسول ﷺ کے نور سے جگمگاتی رہتی ہے پاکستان کا چپہ چپہ، قریہ قریہ اور شہر شہر نعت خوانی کے حصار میں رہتا ہے ان کے علاقوں سے تعلق رکھنے والے نعت خواں حضرات کچھ تو علاقائی سطح پر پہچانے جاتے ہیں کچھ صوبے بھر میں ہر دل عزیز ہیں۔ بعض کو ملکی سطح یعنی پاکستان بھر میں شہرت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ کچھ نعت خواں حضرات ایسے بھی ہیں جنہیں بین الاقوامی طور پر بھی پذیرائی حاصل ہے موجودہ فہرست میں کوشش یہ رہی ہے کہ ہر سطح کا نعت خواں اس میں شامل ہو جائے۔ اس امر کا اقرار بھی بہت ضروری ہے کہ یہ کوئی تمام نعت خوانوں کی مکمل فہرست نہیں بلکہ اس میں چندہ نمائندہ نعت خواں حضرات کے ناموں سے صرف نمائندگی کا حق ادا کیا گیا ہے۔ نعت خوانوں کی تفصیل اور ان تمام کا احاطہ کرنا ایک علیحدہ اور مستقل موضوع ہے جس پر علیحدہ سے کام کی ضرورت ہے چند معروف اور نمائندہ نعت خوانوں کی اس فہرست کو رواں طریقے سے ترتیب دیا گیا ہے۔ تاکہ بیک نظر ہر کوئی اپنے پسندیدہ نعت خواں کو با آسانی تلاش کر سکے۔ اس فہرست کی تیاری میں مذکورہ کتب اور رسائل وجرائد سے مدد لی گئی ہے۔ عالمی سنی ڈائریکٹری، مجلہ لیلتہ النعت کراچی، مجلہ حضرت حسان نعت ایوارڈ، نعت نیوز کراچی اور کاروان نعت لاہور سر فہرست ہیں۔ متذکرہ فہرست میں نعت خواں کا مکمل نام موجودہ دور میں رابطے کا سب سے زیادہ موثر ذریعہ موبائل فون نمبر اور جس کا موبائل نمبر نہیں ہے اس کے PTCL کے نمبر بھی دیئے گئے ہیں تاکہ نعت خوانوں سے رابطے کو ممکن بنایا جا سکے۔ اس کے علاوہ شہر کا نام بھی درج کیا گیا ہے تاکہ نعت خواں کی رہائش اور علاقے کے بارے میں بھی معلومات ہو سکے۔ اس فہرست میں ہر طرح کے نعت خواں حضرات کو شامل کیا گیا ہے اس حوالے سے یہ ایک نعت خوانوں کی مفید اور معلوماتی ڈائریکٹری بن گئی ہے۔ اب اسی تناظر میں نعت خوانوں کے ناموں کو دیکھا جائے گا۔

چند معروف نعت خواں حضرات

سعید ہاشمی	0333-2142040	کراچی
وحید ظفر قاسمی	0300-8235541	کراچی
فصیح الدین سہروردی	0300-8249727	کراچی
صدیق اسماعیل	0333-2385873	کراچی
خورشید احمد (مرحوم)	0300-3553990	کراچی
یوسف میمن ☆	0300-9257022	کراچی
اویس رضا قادری	0300-9234452	کراچی
صبیح الدین صبیح رحمانی	0301-8200277	کراچی
عمران شیخ قادری عطاری	0300-9256791	کراچی
عامر لیاقت حسین، ڈاکٹر	0300-8297909	کراچی
منظور الکونین	0300-9561635	راولپنڈی
مرغوب احمد ہمدانی	0300-9418456	لاہور
محبوب احمد ہمدانی	0300-4422383	لاہور
سرور حسین نقشبندی	0300-8442475	لاہور
عبدالرؤف روفی	0300-8661487	فیصل آباد
شہباز قمر فریدی	0300-4403390	پاک پتن
قاسم حسان	0300-6674326	فیصل آباد
علیم الدین علیم اشتیاق قادری	0320-4180928	میر پور خاص (سندھ)
زبیر مکی	0300-8270227	کراچی
رفاقت حسین رحمانی	0320-5034395	کراچی

30 لیلۃ النعت کراچی' مجلہ ص 40

☆ نعت خوانوں کی اس فہرست کی تیاری میں الخطیب کراچی کی عالمی سنی ڈائریکٹری' مجلہ لیلۃ النعت کراچی' مجلہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی' نعت نیوز کراچی اور کاروان نعت لاہور کی فہرستوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جس کا حوالہ مندرجہ بالا سطور میں موجود ہے۔

مجیب الرحمٰن صدیقی 31	0333-340507	کراچی
نذیر احمد فریدی	0300-3012200	حیدرآباد (سندھ)
منیر حسین ہاشمی سعیدی	0300-3671492	ملتان
کلیم سرور	021-6684105	کراچی
صادق رحمانی	0300-8990768	کراچی
عبداللہ، حافظ	0320-4084990	راولپنڈی
سہیل عزیز	091-230333	پشاور
عبدالرؤف بھٹی	021-7723883	کراچی
رانا عبدالحمید سہروردی	0300-2174648	کراچی
مبین رضا عطاری	0300-4601438	لاہور
افسر شیخ	0300-3071776	حیدرآباد (سندھ)
شکیل احمد کاظمی	0333-6440501	راجن پور
نشاط احمد ساقی	0300-6890692	خانیوال
ندیم نیازی	0300-3701617	سبی کوئٹہ
عابد رؤف قادری	0300-4216400	لاہور
احمد علی حاکم	0333-7831187	ساہیوال
فرحان علی قادری	0300-7354962	جیکب آباد (سندھ)
اظہر محمود بخاری	0300-9679355	رحیم یار خان
عارف قادری عطاری	0300-5206758	واہ کینٹ
آصف چشتی	0300-429691	لاہور
مختار احمد صدیقی	0300-949282	لاہور

---

31 لیلۃ النعت' کراچی مجلہ (مدیر) سید صبیح الدین رحمانی شمارہ نمبر 8 1994ء ص 53

افضل، حاجی	0300-4122496	لاہور
خالد محمود یوسفی	0300-4105694	لاہور
مدثر ہمدانی	0333-4247364	لاہور
نور سلطان صدیقی [32]	0300-4515371	لاہور
شاہد محمود، قاری	0300-9691630	ساہیوال
افضال انجم	0320-4822497	لاہور
حبیب قادری	0300-4630051	لاہور
یوسف چشتی	0300-9494894	لاہور
افضال حسین سہروردی	0300-9690062	ساہیوال
ارشد اقبال ملک	0300-3845126	کوئٹہ
رفیق ضیاء قادری	0333-4313858	لاہور
محمود احمد مفتی	0300-6609014	فیصل آباد
عمران بھٹی یوسفی	0300-6307628	ملتان
اکرام اکبر بخاری	0300-5142370	آزاد کشمیر
عبدالرؤف شیخ	0333-2656779	حیدرآباد (سندھ)
عمران حسن	0333-4304970	پشاور
سہیل کلیم فاروقی	0300-7492172	گوجرانوالہ
ذیشان میمن	0300-9310320	سکھر
ریحان حبیب سہروردی	0300-5144814	اسلام آباد
حسن نثار چشتی	0321-5202004	اسلام آباد
شہزاد قادری، قاری	0300-5284306	اسلام آباد

32 الخطیب کراچی کتابی سلسلہ ص89

شاہد قادری، فخر الدین قادری[33]	0300-2174010	کراچی
فیصل حسن نقشبندی	0300-8207725	کراچی
شکیل قادری	0300-2139079	کراچی
ریحان رضا قادری	0300-2143940	کراچی
ریحان قریشی	0300-9212319	کراچی
شاہد علی چشتی	0300-2127537	کراچی
اسد الحق، قاری	0300-2185750	کراچی
یعقوب ابراہیم نقشبندی	0300-2217525	کراچی
شفیق احمد وارثی	0320-5004927	کراچی
ناصر عزیز	0301-2348070	کراچی
شکیل مدنی	0300-9240854	کراچی
سرور سہروردی	0300-9288113	کراچی
عزیز الدین خاکی قادری	0320-505021	کراچی
زکریا شیخ الاشرفی	0300-2903839	کراچی
راشد اعظم	0300-9219663	کراچی
کلیم اللہ، حافظ	0300-2610302	کراچی
ابرار حسین (شاہ فیصل کالونی)	0301-2177044	کراچی
سلطان صلاح الدین نقشبندی	021-5016510	کراچی
خالد حسین شاہ	0300-2114677	کراچی
مستقیم خان حافظ	0216642994	کراچی
نثار احمد مظہری	021-402430	کراچی

بلال قادری، حافظ	0300-2637287	کراچی
غلام مصطفیٰ، حافظ	0300-2184710	کراچی
ندیم قادری پنجتنی 34	0321-2212267	کراچی
ناصر حنیف	0321-2431571	کراچی
طاہر قادری، حافظ	0300-2126345	کراچی
نثار احمد معرفانی	0300-9281275	کراچی
ذوالفقار علی حسینی	0300-2160133	کراچی
زمان علی جعفری	0345-2136676	کراچی
علی سہروردی	0300-9294997	کراچی
معین خان قادری	0303-6206864	کراچی
فیاض احمد قادری	0333-2368434	کراچی
ریحان کارنج والا	0300-3654896	کراچی
شاکر نصیر	0300-2346518	کراچی
شفیق احمد	0300-2201300	کراچی
عبدالرحمٰن قادری	0300-2417739	کراچی
مکرم علی خان	0320-4047086	کراچی
عدیل سلطانی	0300-9200104	کراچی
محمود الحسن اشرفی	0300-2342829	کراچی
فہد علی واحد	0320-4164140	حیدرآباد (سندھ)
رئیس احمد	0333-2202216	کراچی
ظفر اقبال پٹنی	3000-9257973	کراچی
رفیق قباء	0333-4313858	لاہور
میاں غلام محمد پارٹی	3000-9431407	لاہور

34 نعت نیوز کراچی کتابی سلسلہ ص80

دلدار احمد چشتی	3000-7626058	فیصل آباد
عمران انور غوری	3000-4702190	مرید کے
اقبال باہو	0303-6424250	لاہور
عمر خیام	042-5436382	گوجرانوالہ
عاصم عبید سہروردی	3000-9435590	لاہور
عدنان ہجویری	3001-4954091	لاہور
شاہد عزیز قادری	0320-4651872	لاہور
امجد بلالی	3000-4411509	لاہور
عرفان حیدری، حاجی	3000-4896366	لاہور
رضا فریدی	3000-4166980	بہاولپور
سہیل عزیز	091-230333	پشاور
محمد عدنان	3000-4408828	لاہور
سجاد نقشبندی	3000-6389682	ملتان
اختر حسین قریشی [35]	0342-4819819	لاہور
عبدالمجید سومرو سلطانی	3000-3150126	کشمور
شہزاد ناگی	3000-4882623	لاہور
حسن علی عابدی، سید	3000-9372263	حیدرآباد
عبدالمجید سندھو	0300-9380529	کوئٹہ

نعت خوانی کے حوالے سے چند معروف و مقبول نعت خوانوں کی فہرست ملاحظہ کی گئی اب آئندہ چند مشہور خواتین ثناء خوان رسول ﷺ کو دیکھا جائے گا۔

35 لیلۃ النعت کراچی ص 40

چند خواتین ثناء خوان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام کے علاوہ معروف خواتین کے نعتیہ اشعار بھی تقویت کے باعث ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ مردوں کے شانہ بشانہ خواتین بھی نعتیہ شاعری کے فروغ میں پیش پیش رہی ہیں عہد نبوی میں حضور اکرم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ سلام اللہ علیہا، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا کے اشعار صنف نازک کے لئے تقویت کا باعث ہیں نعتیہ شاعری کے فروغ کی یہی روایت پاکستان میں بھی روبہ عمل ہے۔

مرد نعت خواں حضرت کے علاوہ خواتین ثناء خوان رسول ﷺ بھی نعتیہ شاعری کے فروغ میں نمایاں ہیں مردوں سے زیادہ خواتین میں نعت خوانی کی روایت زوروں پر ہے۔ ام حبیبہ اور منیبہ شیخ نعت خوانی کے شعبے میں اپنا لوہا منوا چکی ہیں۔ بعد میں آنے والی خواتین ثناء خواں بھی اپنی اپنی تاریخ رقم کر رہی ہیں اس شعبے کی چند معروف خواتین کے اسمائے گرامی پیش خدمت ہیں۔

خواتین ثناء خوانان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُم حبیبہ [36]	0301-5223571	کراچی
منیبہ شیخ/تحریم شیخ [37]	021-4523866	کراچی
تابندہ لاری [38]	0300-8297568	کراچی
غزالہ عارف [39]	0300-9257487	کراچی
حوریہ رفیق [40]	0300-2553013	کراچی
صبا ستار ☆	0300-2792833	کراچی
امبر سلیم، سیدہ	0300-3946530	کراچی
نورین اجمل، سیدہ	0300-2510064	کراچی

36 نعت نیوز کراچی کتابی سلسلہ (مدیر) محمد ذکریا شیخ شمارہ نمبر 1 اپریل 2006ء ص 50
37 ایضاً ص 50
38 ایضاً ص 50
39 ایضاً ص 50
40 ایضاً ص 50
☆ نعت خوانوں کی اس فہرست کی تیاری میں الخطیب کراچی کی عالمی سنی ڈائریکٹری مجلہ لیلۃ النعت کراچی مجلہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی نعت نیوز کراچی اور کاروان نعت لاہور کی فہرستوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جس کا حوالہ مندرجہ بالا سطور میں موجود ہے۔

مصباح ناز	0300-2131856	کراچی
شازیہ ناز	0300-2282769	کراچی
شگفتہ ناز	0300-2725944	کراچی
عطیہ رضوی [40]	0320-4068094	کراچی
فرحین قیصر	0300-8293313	کراچی
عشرت اقبال	0300-2722830	کراچی
ثناء علی	0300-2633147	کراچی
تجلی ظہیر	0300-2378239	کراچی
سیدہ امبرین	0300-2886028	کراچی
مریم شمیم	021-7230235	کراچی
سیما رضا ردا	0300-9262528	کراچی
فرزانہ نسیم	021-6997013	کراچی
ساجدہ سلیم	0300-2251502	کراچی
فہمیدہ سعید	021-6340482	کراچی
عظمٰی زیدی	0300-2036677	کراچی
مائرہ سلیم	0345-2464828	کراچی
سحر خان، نگہت خان، فرح خان	0300-3511209	کراچی
راحیلہ عزیز	0345-2976717	کراچی
نائلہ یمی	0300-2635624	کراچی

چند خواتین ثناء خوان رسول ﷺ کے بعد اب نعتیہ شاعری کے فروغ میں فی زمانہ اہم کردار ادا کرنے والے نقیبان محفل اور کمپیئر حضرات کو پیش کیا جائے گا۔

---

41 نعت نیوز کراچی ص 50

نقیبانِ محفل، اسٹیج سیکریٹری، کمپیئر حضرات

قیام پاکستان کے بہت بعد یعنی ستر کی دھائی میں موجودہ نقیبان محفل کی روایت شروع ہوئی۔ پہلے بھی نظامت کا طریقہ رائج تھا۔ مگر جو بھی صاحب علم یا محفل کا بزرگ آنے والے مقرر یا میلاد خواں کو دعوت دے دیتا تھا۔ آج کل نعت خوانی کی طرح نقابت کرنے والے کمپیئر حضرات بھی نعت کے لئے مفید ثابت ہو رہے ہیں ہر دور میں قابل ذکر کمپیئر حضرات نمایاں رہے ہیں۔ قابل ذکر اور شہنشاہ نقابت صاحبزادہ شہریار قدوسی مرحوم اس شعبے میں بہت نمایاں رہے۔ بہت شہرت حاصل کی۔ بعد میں آنے والوں میں سب سے زیادہ شہرت صاحبزادہ تسلیم احمد صابری کو حاصل ہوئی۔ شعبہ نظامت میں تسلیم صابری کے اثرات بہت نمایاں ہیں۔ زیادہ کمپیئر حضرات ان کے پڑھے اشعار کو محفل میں شد و مد کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

شہریار قدوسی گنگوہی (مرحوم)	0301-2279919	کراچی
تسلیم احمد صابری [42]	0300-8293313	کراچی
غلام یٰسین قادری ☆	0320-5005013	کراچی
ابوذر قادری	0300-2118856	کراچی
ابرار علی شاہ	0320-5098898	کراچی
سمیع اللہ حسینی	0300-9293616	کراچی
اسماعیل وارثی	0300-2585750	کراچی
طارق حبیب	0345-2219113	کراچی
حامد علی سعیدی	0300-7383931	ملتان
یونس قادری، قاری	0333-4212446	لاہور
سلمان گل قادری	0321-2992382	کراچی
رفیق احمد شیخ فریدی	0300-3019300	حیدرآباد (سندھ)
عدنان خالد	0333-3281964	کراچی

---

42 نعت نیوز، کراچی ص60

☆ نعت خوانوں کی اس فہرست کی تیاری میں الخطیب کراچی کی عالمی سنی ڈائریکٹری، مجلہ لیلۃ النعت کراچی، مجلہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی، نعت نیوز کراچی اور کاروان نعت لاہور کی فہرستوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جس کا حوالہ مندرجہ بالا سطور میں موجود ہے۔

یٰسین قادری	021-4500953	کراچی
عمران شہزاد حسین سہروردی	0300-6922030	گوجرانوالہ
اظہار الاسلام (پرویز بھائی)☆	0322-2205317	کراچی
اظہر لودھی	0300-5101970	اسلام آباد
عبدالرحمٰن نسیمی، قاری	0346-5425876	اسلام آباد
عقیل جلالی، حافظ	0321-4463071	لاہور
حامد رضا سلطانی	0300-4459550	لاہور
ہارون عباسی	0300-8091837	مری
بابر، حافظ	0300-43584437	لاہور
مقدس کاظمی، سید	0300-8493900	لاہور
شہزاد عاشق	0300-4145454	لاہور
شہریار قادری سلطانی	0321-9480157	لاہور
اختر محمود قادری، قاری	0300-4901245	لاہور
عبدالرحمٰن چنا، چوہان	0333-6810845	خوشاب
سلیم رضا قادری	0333-4205673	لاہور
شفقت علی خان	0334-7303419	رحیم یار خان
ذوالفقار علی بیدار	0303-6662152	ملتان
ارجمند قریشی، پروفیسر	0300-9690747	ساہیوال
اکرم قادری	0345-4566651	لاہور
خلیل احمد صوفی	0307-4797997	لاہور
علی حسن ہاشمی	0321-9890051	لاہور
بابر رفیق، حافظ	0300-4398407	لاہور

☆ نعت خوانوں کی اس فہرست کی تیاری میں الخطیب کراچی کی عالمی سنی ڈائریکٹری مجلّہ لیلۃ النعت کراچی مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی نعت نیوز کراچی اور کاروان نعت لاہور کی فہرستوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جس کا حوالہ مندرجہ بالا سطور میں موجود ہے۔

اکرم علی شاہ گیلانی	0300-4298673	کاموکی
خان اختر ندیم نقشبندی[43]	0346-3838365	حیدرآباد
دانش اسراری، حافظ	0333-4298859	لاہور
سلیم میمن سلطانی	0303-6140244	حیدرآباد
وقاص قادری	0321-4152722	سیالکوٹ
یوسف رضا جونیجو	0300-3016167	حیدرآباد
جمیل اشرف قادری	0213-427756	کراچی
ظفر قریشی	0213-618286	حیدرآباد
شریف الدین نیر	0213-633471	حیدرآباد
حسن راشد	0213-861381	حیدرآباد
سیف محمد شیخ	0213-617250	حیدرآباد
عابد حسین عطاری	0300-9378437	حیدرآباد
کاوش صدیقی	0342-2157091	کراچی
ابرار حسین	0301-2177044	کراچی

آپ نے نقیبان محفل اسٹیج سیکریٹری یعنی کمپیئر حضرات کے ذکر کو ملاحظہ کیا اب اسی تناظر میں محافل کے منتظم؍ آرگنائزر حضرات کو دیکھا جائے گا۔

---

43 لیلۃ النعت کراچی 35

محافل کے منتظمین، آرگنائزر حضرات

محافل کے منتظم اور آرگنائزر حضرات کی خدمات نعت سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ یہ وہ مخلص احباب ہیں جو دامے درمے اور سخنے کی روایت پر گامزن رہتے ہوئے مثالی محافل نعت کا انعقاد کرتے ہیں۔ یہ حضرات درحقیقت محرک کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ان کی تحریک سے شعبہ نعت خوانی بیدار اور متحرک رہتی ہے۔

ملک محمد خلیل [44]	0300-4215654	لاہور
سعید مغل، الحاج [45]	0300-4236263	لاہور
فرحان احمد اشرفی	0300-2903837	لاہور
فرحان اکمل قادری	0300-2769964	کراچی
فہیم رومی قادری	0334-3107014	کراچی
محبوب احمد	0321-2234185	کراچی
شاہد عطاری، شیخ	0321-9462229	لاہور
شیخ یونس، حاجی	0300-9483727	لاہور
عامر بنارس	0322-5002324	اسلام آباد
مسعود شہباز الغنی	0300-6973031	اوکاڑہ
شہزاد حنیف مدنی	0300-9485395	لاہور
عابد ادریس	0321-422908	لاہور
عبدالرؤف چشتی	0333-4298678	لاہور
شہباز یوسف قادری	042-6854976	لاہور
عامر رضا، سید	0333-4226933	لاہور
راؤ امجد علی، حاجی	055-761077	گوجرانوالہ

---

44 کاروان نعت لاہور ماہنامہ (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل شمارہ نمبر 3-5 اپریل 2009ء ص 65

45 ایضاً ص 65

آصف سیٹھی 46	0300-4634446	گجرات
شفیق الرحمٰن چوہان، حافظ	0300-6074335	خوشاب
شمشاد علی قادری	0321-2252824	کراچی
بشیر غازی، محمد	0300-4173776	لاہور
گلشن الٰہی قادری چشتی فریدی	0300-9378300	حیدرآباد
سلیم راجپوت، پروفیسر	0320-4172692	حیدرآباد
یاسر چشتی	0300-6443709	گوجرانوالہ
غلام مجتبیٰ احدی	0321-2108755	کراچی

محافل کے منتظم اور آرگنائزر حضرات کے ذکر کے بعد اب شعبہ نعت خوانی میں مثالی اور فعال کردار ادا کرنے والی چند نعتیہ تنظیمیں دیکھی جائیں گی۔

---

46 کاروان لاہور ص66

(ب) چند نعتیہ تنظیمیں

پاکستان میں نعتیہ تنظیموں کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ یہ تنظیمیں ذکر رسول ﷺ کے فروغ میں نمایاں ترین خدمات انجام دیتی ہیں۔ ان تنظیموں کے وجود سے شعبہ نعت خوانی کی بہاریں بارہ مہینے برقرار رہتی ہیں۔ ہر تنظیم اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے ہفتہ واری، ماہانہ اور سالانہ محافل نعت سجاتی ہے۔ نعت خوانی اور نعت خوانوں کی دلجوئی اور خدمات کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت زیادہ نعت کی تنظیمیں موجود ہیں مگر یہاں صرف ان کو شامل کیا گیا ہے کہ جن کی خدمات بہت زیادہ نمایاں اور فعال ہیں

احباب بزم غلامان مصطفیٰ ﷺ	A-1 حیدری اپارٹمنٹ بلاک G، نارتھ ناظم آباد کراچی
ادارۂ ترویج نعت کراچی	مکان نمبر 386/15، دستگیر سوسائٹی، گلستان مصطفیٰ، کراچی
ادارۂ ترویج نعت	صدر: حافظ ہدایت حسین، گل بہار نعت کونسل کا ذیلی ادارہ
ادارۂ چمنستان حمد و نعت (ٹرسٹ)	38/26، بی ون ایریا، لیاقت آباد کراچی، 1984ء
ادبستان بلال پاکستان	یعقوب ابراہیم، 1991ء، گلزار سعیدیہ پاپوش نگر ناظم آباد کراچی
المدینہ نعت سینٹر	صدر: وسیم احمد، جامع مسجد رضا کورنگی، کراچی
انجمن ترقی نعت (ٹرسٹ)	R-69 گلشن قادری فیز III نزد جامعہ ملیہ کالج ملیر کراچی 1985ء
انجمن ثنائے رسول ﷺ	مکان نمبر 106/A یونٹ نمبر 5، لطیف آباد حیدرآباد (سندھ)
انجمن شیدائیان رسول ﷺ	متصل جامع مسجد محمدی یونٹ نمبر 5 لطیف آباد حیدرآباد (سندھ) 1961
انجمن عاشقان رسول ﷺ [47]	جی 101، پی اینڈ ٹی کالونی کراچی 1958ء
انجمن عاشقان مصطفیٰ ﷺ	خداداد کالونی، شاہراہ قائدین، کراچی 1986ء
انجمن عندلیبان ریاض رسول ﷺ	جامع مسجد بغدادی، مارٹن کوارٹر، تین ہٹی کراچی 1970ء
انجمن غلامان حبیب کبریا (رجسٹرڈ)	مکان نمبر 386/C گلگشت کالونی، ملتان
ایوان نعت پاکستان	اظہر منزل، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور 1987ء

47 حضرت حسان نعت ایوارڈ' کراچی مجلہ (مدیر اعلیٰ) غوث میاں شمارہ نمبر 3 1994ء ص 94

بزم بہاران مصطفیٰ ﷺ	A-6 بلاک 16، اکرام آباد فیڈرل بی ایریا کراچی
بزم توصیف خیر الامم ﷺ	اے 21، بلاک T، نارتھ ناظم آباد، کراچی
بزم ثناخوان مصطفیٰ ﷺ 48	لانڈھی نمبر 6 کراچی، 1980ء
بزم ثناخوان مصطفیٰ ﷺ	173، ایل۔اے۔سی، 10، محمود آباد، کراچی 1984ء
بزم ثناخوان مصطفیٰ ﷺ	سیما کلینک، لطیف آباد نمبر 11 حیدر آباد (سندھ)
بزم ثنائے حبیب ﷺ	پھلیلی روڈ، حیدر آباد (سندھ)
بزم ثنائے مصطفیٰ ﷺ	جنرل سیکریٹری سید حسن علی، ناظم آباد کراچی
بزم جانثاران رحمۃ اللعالمین ﷺ	R-719/15، فیڈرل بی ایریا، دستگیر سوسائٹی کراچی
بزم حسان رسول ﷺ	مین بازار، اے۔بی۔سینیالائن کراچی نمبر 3
بزم حمد و نعت	ابوالخیر کشفی 1992ء، کنڈن اسٹریٹ، کراچی
بزم ذکر خیر البشر مصطفیٰ ﷺ	مکان نمبر 757، وارڈ جی، لوہا مارکیٹ حیدر آباد سندھ
بزم عاشقان مصطفیٰ (ٹرسٹ)	مکان نمبر L-745 سیکٹر 33 سی کورنگی ڈھائی کراچی
بزم غوثیہ نعت انٹرنیشنل	64/5 جناح آباد نمبر 1، صدیق وہاب روڈ، کراچی
بزم محبان مصطفیٰ ﷺ	ایچ 28، ارم اپارٹمنٹ، گلشن اقبال، کراچی
بزم محبان مصطفیٰ ﷺ	اے 28 بلاک 13,4 اے گلشن اقبال، کراچی
بزم نوجوانان دربار رسول ﷺ	گل بہار، ڈاک خانہ، نزد اشرف پان ہاؤس، فردوس کالونی، کراچی
پاکستان قرأت و نعت کونسل	6/7 ماڈل روڈ، واہ کینٹ
پاکستان نعت اکیڈمی	837، اے، بلاک۔ایچ، نارتھ ناظم آباد کراچی 1980ء
پاکستان نعت فاؤنڈیشن	صدر: شیخ انوار احمد، اقراء کمپلیکس گلستان جوہر، کراچی
پاکستان نعت کونسل کراچی	ایوان نعت اسٹیٹ ویو بلڈنگ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی 1958ء
تحریک غلامان رسول ﷺ	F-88/1 مارٹن کوارٹرز، جہانگیر روڈ کراچی

تنظیم استحکام نعت پاکستان	1987ء
تنظیم بزم یارسول اللہ ﷺ	مکان نمبر 6/615 لیاقت آباد، کراچی
تنظیم کل پاکستان سالانہ نعتیہ مشاعرہ	پاکستان بلڈنگ، ٹھٹھائی کمپاؤنڈ، کراچی نمبر 2، 1974ء
تنظیم محبان اہل سنت پاکستان [49]	جامع مسجد اویس قرنی، منوڑہ، کراچی
چلڈرن نعت اکیڈمی	بی 15، بلاک 18، فیڈرل بی ایریا کراچی
حسان نعت اکیڈمی	کامران مرزا، 1988ء، گل بہار، کراچی
حضرت حسان حمد و نعت بک بینک	3/1484 شاہ فیصل کالونی کراچی 1988ء
حضرت حسان نعت کونسل ٹرسٹ	7/1 سیکٹر E-5 نارتھ کراچی، کراچی
حضرت حسان نعت کونسل	7/1، 5ای، نارتھ کراچی، کراچی 1992ء
دبستان مصطفیٰ پاکستان	بلاک X، مکان نمبر 228، نزد رحمانیہ مسجد پاپوش نگر، کراچی
رحمت اللعالمین قرأت و نعت مشن	عوامی بائیک سینٹر، 7 مریم سینٹر، اکبر روڈ، کراچی
رحمت اللعالمین نعت کونسل	راؤ شوکت علی، مدینہ مسجد لائنز ایریا، کراچی
رضا نعت اکیڈمی	نفیس بنگلوز، جناح اسکوائر، ملیر کالونی، کراچی نثار مظہری 1993ء
سرور کونین نعت اکیڈمی	بیت الحسن، مکان نمبر 690 سیکٹر A/2-5 نارتھ کراچی، کراچی
عالمی قرأت و نعت اکیڈمی	12 محلہ تونا ریاں، نواں کوٹ، ملتان روڈ، لاہور
غلامان رسول نعت کونسل کراچی	سی 52، 14اے، شادمان ٹاؤن، نارتھ کراچی، کراچی
فروغ حمد و نعت کونسل (پاکستان)	کاشانہ راجپوت P2 چوک مسجد مقام حیات سرگودھا
فیضان گھمکول شریف بزم نعت	نزد جامع مسجد طیبہ پنجاب ٹاؤن وائرلیس گیٹ کراچی
قریشی نعت کونسل پاکستان	مکان نمبر 568 سیکٹر E-11 اورنگی ٹاؤن، کراچی
کل پاکستان مرکزی نعت آرگنائزیشن	مکان نمبر L-232، سیکٹر 5/L نارتھ کراچی، کراچی
مرکزی انجمن جشن عید میلاد النبی ﷺ	گل بہار نمبر 2 کراچی

49 الخطیب کراچی ص 304

مرکزی انجمن حمد و نعت [50]	دواخانہ ہمدم حیات، گمٹی بازار، لاہور
مرکزی انجمن فروغ نعت پاکستان ☆	1986ء، خورشید احمد مرحوم، ناصر کالونی کورنگی، کراچی
مرکزی بزم حسان رسول ﷺ	کوارٹر نمبر 2، بلاک H-160 نرسری روڈ جیکب لائن کراچی
مرکزی بزم حسان رسول ﷺ	11/1، جناح اسپتال، کراچی
مرکزی رضائے احمد نعت کونسل	ایم سلیم کولڈ کارنر، مین بازار، میمن گوٹھ، ملیر کراچی
مرکزی گل بہار نعت کونسل (ٹرسٹ)	لیاقت چوک، گل بہار نمبر 2، کراچی نمبر 18، 1978ء
مرکزی مجلس حسان پاکستان	ایوان حسان 306، ستلج بلاک اقبال ٹاؤن لاہور، 1966ء
مرکزی نعت مشن پاکستان	مکان نمبر 3/B نیو شالیمار ٹاؤن، گلشن راوی، لاہور
نعت کونسل فدائیان رسول ﷺ	بازار فیصل، کریم آباد، کراچی

چند نعتیہ تنظیموں کی فہرست آپ نے ملاحظہ کی۔ اب آئندہ نعتیہ مکتبوں اور اداروں کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔ ان مکتبوں اور اداروں نے نعت گوئی کے فروغ کے ساتھ ساتھ نعت خوانی کو بھی عام کیا۔ نعت خوانی سے متعلق ایسی کتب شائع کیں جو نعت خوانی اور نعت خوانوں کے لئے معاون ثابت ہوئیں۔

---

50 حضرت حسان نعت ایوارڈ، کراچی ص 100

☆ نعت خوانوں کی اس فہرست کی تیاری میں الخطیب کراچی کی عالمی سنی ڈائریکٹری، مجلہ لیلۃ النعت کراچی، مجلہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی، نعت نیوز کراچی اور کاروان نعت لاہور کی فہرستوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ جس کا حوالہ مندرجہ بالا سطور میں موجود ہے۔

(ج) نعتیہ مکتبوں اور اداروں کا جائزہ

نعتیہ مکتبوں اور اداروں کا جائزہ والا موضوع اتنا دلچسپ اور کامگار ہے کہ اس کی مدد سے نعتیہ ادب فروغ پاتا ہے۔ یہ تمام ادارے اور مکتبے موضوع نعت سے مطابقت رکھتے ہیں۔اس سلسلے میں تمام مکتبوں اور اداروں کا جائزہ تو ناممکن تھا مگر چند ایسے فعال اور معروف اداروں کا جائزہ شامل حال ہے کہ جو اپنے موضوع سے مخلص ہیں ان مکتبوں اور اداروں کا مختصر احوال بھی بیان کر دیا گیا ہے تا کہ ان اداروں کی صحیح خدمات کے خدوخال سامنے آسکیں۔ سب سے پہلے نعتیہ ادب کی زندہ تحریک کا ذکر کیا جارہا ہے جس کے بانی مسرور کیفی مرحوم تھے یہ وہ تحریک ہے کہ جس نے معروف مرحوم نعت گو شعرا کے نعتیہ مجموعہ ہائے کلام کو مفت تقسیم کیا ہے۔اس نوعیت کا دوسرا کوئی ادارہ نہیں ہے کہ جس نے اس طور پر نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔

مسرور کیفی مرحوم کی مختلف اداروں کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب

مسرور کیفی ہمارے عہد کے معروف نعت گو شعرا میں شمار ہوتے تھے۔ نعت گو کی حیثیت سے آپ کے متعدد نعتیہ مجموعہ ہائے کلام نعتیہ ادب میں گرانقدر اضافہ ہیں۔ آپ کی طویل نعتیہ نظم ''نعت نگار'' شعبہ نعت میں توجہ کی حامل ہے۔ مسرور کیفی نے 1948ء سے اپنی ادبی زندگی کی شروعات کیں۔ پہلے ''بچوں کی نظمیں'' لکھیں۔ بعد ازاں بچوں کا رسالہ ''دوست'' جاری کیا۔ اس کے بعد بچوں کی نظموں سے غزل گوئی تک سفر کامیابی سے گزارا۔ جب ان تمام باتوں سے سیری و تشفی نہیں ہوئی تو ایک ادبی رسالہ ''شاہکار'' نکالا۔ ادبی مکتبہ ''ادارۂ فروغ ادب'' کراچی کی بنیاد رکھی۔ اس مکتبہ کی کامیابی کا اندازا اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اس مکتبہ کے توسط سے بہت کم عرصے میں سو سے زائد ادبی کتابیں مسلسل شائع ہوئیں۔

کیفی صاحب پبلشنگ کے شعبے میں وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ سستے زمانے میں جب یہ تمام سہولیات موجود نہیں تھیں۔ بے حساب معیاری اور یادگار ادبی کتب شائع کر چکے تھے۔ اپنے تمام تر پبلشنگ کے تجربات کو انہوں نے نعتیہ کتب کو خوب صورت اور دیدہ زیب بنانے میں صرف کیا۔ یہی سبب ہے کہ مسرور کیفی کا ہر نعتیہ

مجموعہ کلام حسن طباعت، رنگوں کے حسین امتزاج، آفسٹ پیپر، معیاری جلد اور دل نشیں سرورق کا اعلیٰ شاہکار ہوا کرتا تھا۔

آپ نے اپنی ہر نعتیہ کتاب کی قیمت ہمیشہ کم سے کم رکھی۔ اپنی شائع کردہ نعتیہ کتب کو کمائی کا ذریعہ نہیں بنایا۔ ہمہ وقت اس کوشش میں لگے رہتے تھے کہ نعت گوئی و نعت فہمی کو فروغ حاصل ہو۔ پبلشنگ کے تمام کام خود کرتے اور کسی کے آسرے میں نہیں رہتے تھے۔ اپنا سب سے پہلا نعتیہ مجموعہ ''چراغ حرا'' جنوری 1978ء [51] میں ادارہ عروج ادب، رمضان اسٹریٹ کراچی نمبر 2 سے شائع کیا۔ پھر اس کے بعد تمام مجموعے ادارۂ فروغ ادب کندن اسٹریٹ کراچی نمبر 2 سے طبع ہوئے ہیں۔

''نعتیہ ادب کی زندہ تحریک'' یہ کوئی نعتیہ مکتبے یا ادارے کا نام نہیں بلکہ مرحوم نعت گو شعرا کے نعتیہ مجموعہ ہائے کلام ڈھونڈ ڈھونڈ کر بلا معاوضہ شائع کئے۔ اس لئے راقم اسے نعتیہ ادب کی زندہ تحریک سے تعبیر کرتا ہے۔ نفسا نفسی کے اس دور میں ایثار و اخلاص کے حوالے سے اس نوع اور اس قبیل کی کوئی دوسری کوشش آپ نعتیہ ادب میں مثال کے طور پر بھی پیش نہیں کر سکتے۔ مرحوم شعرا کی تمام نعتیہ کتب بلا قیمت پیش کی جاتی تھیں۔ چند سعادت ازلی رکھنے والے حضرات اس کارِ خیر میں حصہ لے کر اس کی طباعت کا خاموشی سے اہتمام کروا دیتے تھے اور یوں یہ تمام نعتیہ کتب مفت تقسیم ہوتی تھیں۔

بزم حمد و نعت کے نام سے مسرور کیفی کی تحریک اور ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی کی تائید سے ادارہ ستمبر 1993ء میں قائم ہوا۔ کچھ تکلیف دہ صورتحال کے سبب یہ ادارہ کل تین نعتیہ کتب چھاپ کر بند ہو گیا۔ کافی عرصے کے بعد مسرور کیفی نے بلا شرکت غیرے نعت نما کے نام سے دوسرے ادارہ کی بنیاد رکھی۔ نعت نما کی سب سے پہلی کاوش ''ہادی برحق از اسرار عارفی'' جنوری 1997ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔ درحقیقت یہی نعت نما کے قیام کی تاریخ کہلائے گی۔ وگرنہ ایسے سلسلے تو اپنی تاریخ کے آغاز سے برسوں پہلے پروان چڑھتے رہتے ہیں۔

اب ہم آپ کے سامنے ترتیب کے لحاظ سے سب سے پہلے ادارۂ فروغ ادب کی نعتیہ کتب کی فہرست پیش کر رہے ہیں۔ جن کا تعلق مسرور کیفی کے نعتیہ کلام سے ہے۔ دوسرے نمبر پر بزم حمد و نعت کی اور تیسرے نمبر پر نعت نما کی شائع کردہ وہ کتب جو مرحوم شعرا سے متعلق ہیں۔ اس کی فہرست پیش کر رہے ہیں۔ مسرور کیفی کی

---

51 چراغ حرا مسرور کیفی عروج ادب رمضان اسٹریٹ کراچی 1978ء ص160

نعتیہ ادب کی زندہ تحریک والا کام ایسا شاہکار ہے کہ اس کی کوئی دوسری نظیر ہمیں پورے نعتیہ ادب میں نہیں دکھائی دیتی۔ 1978ء سے یہ خیر و برکت کا سلسلہ دراز ہوتے ہوئے بظاہر جنوری 2003ء یعنی مسرور کیفی کے انتقال کے بعد اختتام پذیر ہو چکا ہے۔

ادارہ فروغ ادب کندن اسٹریٹ کراچی کی نعتیہ کتب

چراغ حرا	مسرور کیفی	جنوری 1978ء
ملجاو ماوا	مسرور کیفی	اپریل 1980ء
جمال حرم	مسرور کیفی	جون 1981ء
مولائے کل	مسرور کیفی	اپریل 1982ء
نور یزداں	مسرور کیفی	اپریل 1983ء
میزاب رحمت	مسرور کیفی	مارچ 1984ء
ہالہ نور (پہلا کتابچہ) [52]	مسرور کیفی	مارچ 1985ء
سید الکونین	مسرور کیفی	مارچ 1986ء
مرحبا (دوسرا کتابچہ)	مسرور کیفی	نومبر 1987ء
سجدۂ حرف	مسرور کیفی	مارچ 1988ء
سفینۂ نعت (انتخاب و مقدمہ ڈاکٹر ابوالخیر کشفی) [53]	مسرور کیفی	جنوری 1990ء
حرف عطا	مسرور کیفی	جنوری 1992ء
آئینۂ انوار	مسرور کیفی	مئی 1993ء
نقش جمال	مسرور کیفی	جنوری 1996ء
عکس تمنا	مسرور کیفی	اکتوبر 1997ء
سلام ان پر (تیسرا کتابچہ)	مسرور کیفی	جون 1998ء
نعت نگار (حصہ اول)	مسرور کیفی	اکتوبر 1999ء
کرم در کرم	مسرور کیفی	مئی 2000ء
دیار نور	مسرور کیفی	جولائی 2002ء

52 مسرور کیفی ہالہ نور فروغ ادب کندن اسٹریٹ، کراچی 1985ء ص 16
53 کشفی ابوالخیر، ڈاکٹر سفینۂ نعت فروغ ادب کندن اسٹریٹ کراچی 1990ء ص 240

رنگ ثناء	مسرور کیفی	2003ء

بزم حمد ونعت کراچی (نعتیہ ادب کی زندہ تحریک)

نظر نظر طیبہ [54]	شعیب آبرو فیض آبادی	ستمبر 1993ء
چراغ تجلی	حضرت محسن کاکوروی	اگست 1994ء
موج کوثر	مولانا اقبال احمد خان سہیل اعظم گڑھی	اگست 1994ء

نعت نما کندن اسٹریٹ کراچی (نعتیہ ادب کی زندہ تحریک)

ہادی برحق [55]	اسرار عارفی	جنوری 1997ء
نعت نیر	مفتی سید محمد ریاض الحسن، نیر حامدی ضیائی	اکتوبر 1997ء
رنگ نکہت روشنی	حکیم عبدالرشید پر یمی اجمیری	مئی 1998ء
دیدۂ نم	مولوی حامد بخش بدایونی	ستمبر 1999ء
حرف تمنا	عنایت اللہ عنایت	فروری 2000ء
قند مکرر	ساجد اسعدی	(اشاعت پذیر نہ ہوسکی)

آپ نے ادارہ فروغ ادب، بزم حمد ونعت کراچی اور نعت نما کراچی کی نعتیہ کتب کی فہرست ملاحظہ کی، یہ تینوں ادارے مسرور کیفی کی نعتیہ خدمات کے گواہ اور امین ہیں۔ مسرور کیفی نے مرحوم شعرا کے حوالے سے اتنا کام کردیا ہے کہ انہیں اب ہمیشہ اس حوالے سے یاد کیا جاتا رہے گا۔ کوئی ان کے لئے کام کرے یا نہ کرے وہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

مسرور کیفی کے چھوٹے بھائی حاجی محمد رمضان میمن نے "جہانِ نعت" کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ ادارہ 30 جنوری 2003ء یعنی مسرور کیفی کے انتقال کے بعد قائم کیا گیا۔ اس ادارہ کا منشور تھا کہ "یہ ادارہ حضرت صاحب (مسرور کیفی) اور دیگر نعت گو شعرا کا نعتیہ کلام شائع کرے گا۔ یہ ادارہ ایک دو ماہی جریدہ نعت گو شعرا اور نعت خوانوں کی ڈائریکٹری اردو اور سندھی میں شائع کرے گا" اس ادارہ کے منشور میں بیان کردہ تمام باتیں ہنوز تشنہ ہیں۔ کسی ایک پر بھی عمل نہیں ہوسکا سوائے مسرور کیفی کے حوالے سے چند کتابچے شائع ہوئے ہیں۔ بہر حال امید پر دنیا قائم ہے۔ اب دیکھئے کہ کب "جہانِ نعت" اپنے منشور پر عمل پیرا ہوتا ہے۔

آپ نے نعتیہ ادب کی زندہ تحریک ادارہ فروغ ادب، بزم حمد ونعت اور نعت نما کی خدمات ملاحظہ کیں۔ مختلف ناموں سے یہ تمام ادارے مسرور کیفی کی ذات سے منسوب تھے۔ اب ایک اور ادارے پاکستان نعت اکیڈمی بانی ادیب رائے پوری مرحوم کو دیکھا جائے گا۔

---

54 آبرو شعیب فیض آبادی نظر نظر طیبہ بزم حمد ونعت کندن اسٹریٹ کراچی 1993ء ص96

55 اسرار عارفی ہادی برحق نعت نما کندن اسٹریٹ کراچی 1997ء ص64

پاکستان نعت اکیڈمی
(قیام 1980ء)

سب سے پہلے بزم فروغ نعت ومناقب کے حوالے سے کام کیا پھر پاکستان نعت کونسل بنا کر کام کیا بعد میں اسے قمر الدین انجم کے حوالے کر دیا۔ پھر پاکستان نعت اکیڈمی کے نام سے 1980ء میں ایک نئے ادارہ کی بنیاد رکھی گئی۔ پاکستان نعت اکیڈمی کے بانی وصدر ادیب رائے پوری (1928-2004ء) تھے۔ پاکستان نعت اکیڈمی نے نعتیہ کتب کی اشاعت کے علاوہ ادیب رائے پوری کی سربراہی میں اتنے سارے معرکتہ الآرا تاریخی کام کیے ہیں کہ جنہیں دنیائے نعت کبھی فراموش نہیں کرے گی۔

دنیائے نعت کا سب سے پہلا ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی جاری کیا۔ 1970ء میں پاکستان نعت کونسل کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے کے تحت عظیم الشان نعتیہ خدمات انجام دی گئیں۔ یادگار تقریبات کا اہتمام ہوتا رہا۔ بعد ازاں یہ ادارہ ادیب رائے پوری نے قمر انجم کے حوالے کر دیا۔ 1980 میں پاکستان نعت اکیڈمی کے نام سے ایک نئے ادارہ کی بنیاد رکھی پاکستان نعت اکیڈمی نے عالمی سطح پر نعتیہ خدمات انجام دیں۔ 1992ء میں پاکستان نعت اکیڈمی کے زیر اہتمام ''سلور جوبلی ایوارڈ'' کی تقریب منعقد ہوئی۔ برصغیر پاک و ہند میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی اور آخری نعتیہ ایوارڈ کی تقریب تھی۔ جس میں پہلی مرتبہ کسی ایک چھت کے نیچے دنیائے نعت کے تقریباً تمام ملکی اور غیر ملکی سرکردہ نعتیہ حضرات موجود تھے۔ میرا مقصود یہاں ادیب رائے پوری کی نعتیہ خدمات گنوانا نہیں بلکہ ان کی وہ نعتیہ خدمات جو انہوں نے نعتیہ کتب کے ذریعے انجام دی ہیں۔ اس کا ایک اجمالی سا تعارف مقصود ہے، تا کہ ہمیں اس مقالے کے ذریعے شعبہ نعت کے ابتدائی اور مخلص خدمت گزاروں کی نعتیہ خدمات سے آگاہی ہو سکے۔

ادیب رائے پوری نے پاکستان نعیت اکیڈمی کے توسط سے بے شمار، یادگار نعتیہ خدمات انجام دی ہیں۔ زیادہ تر کتب پر ادیب رائے پوری نے پاکستان نعت اکیڈمی کا نام لکھنا بھی گوارا نہیں کیا۔ شائع شدہ کتب پر ناشر خود مصنف کے بعد اپنی رہائش کا پتہ لکھ دیا ہے، مگر یہ تمام کتب پاکستان نعت اکیڈمی کے زیر اہتمام ہی شائع ہوئی ہیں۔ صرف شروع کی دو کتابیں جو پاکستان نعت اکیڈمی کے قیام 1980ء سے پہلے کی ہیں وہ صرف مستثنیٰ ہیں۔ مگر انہیں بھی ہم اسی کے زیر اہتمام درج کر رہے ہیں کیونکہ ان دونوں کتب کے روح رواں بھی

---

56 ادیب رائے پوری مجلہ سلور جوبلی ایوارڈ کراچی پاکستان نعت اکیڈمی شالی ناظم آباد کراچی 1992ء ص32

ادیب رائے پوری تھے۔ ادیب رائے پوری نے بہت آخر میں مدحت پبلشرز کراچی کے نام سے بھی ایک ادارہ قائم کیا تھا جس کے زیر اہتمام چند کتب شائع ہوئی تھیں۔

پاکستان نعت اکیڈمی اور مدحت پبلشرز کراچی کے زیر اہتمام شائع ہونے والی نعتیہ کتب کی تفصیل

اس قدم کے نشان	ادیب رائے پوری	1977ء
تصویر کمال محبت [57]	ادیب رائے پوری	1979ء
ماہنامہ "نوائے نعت" کراچی	ادیب رائے پوری	1984ء
مدارج النعت (نثری مقالہ، نعت کا ارتقا)	ادیب رائے پوری	1986ء
مشکوٰۃ النعت (عربی کی نعتیہ شاعری کا جائزہ)	ادیب رائے پوری	1993ء
درود تاج (تحقیق و تشریح)	ادیب رائے پوری	1997ء
مقصود کائنات (کسی حد تک کلیات کہہ سکتے ہیں) [58]	ادیب رائے پوری	1998ء
تنقید اور مشکلات تنقید (نعتیہ ادب میں)	ادیب رائے پوری	1999ء
موج اضطراب (افلاہد برون کی روشنی میں)	ادیب رائے پوری	2004ء

ادیب رائے پوری کے غیر مطبوعہ کاموں کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ موصوف بیک وقت کئی محاذ پر نبرد آزما رہتے تھے۔ طبیعت کی رنگارنگی انہیں ہمہ وقت بے چین و بے قرار رکھتی تھی۔ وہ روز و شب کچھ نہ کچھ کرنے کے عادی تھے۔ تین یا چار کام جب تک ایک ساتھ نہ کریں انہیں چین نہیں آتا تھا۔ کسی بھی کام کا منصوبہ اتنا شاندار ہوا کرتا تھا کہ سننے والے بے قرار ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ شعبہ نعت میں ان کا کوئی کام آج تک نہیں رکا۔ وہ جب چاہتے اور جیسے چاہتے تھے سامنے والے کو راضی کر لیا کرتے تھے نعتیہ منصوبہ سازی ادیب رائے پوری پر ختم تھی۔

مرزا غالب کی نعتیہ شاعری	ادیب رائے پوری	غیر مطبوعہ
اردو زبان و ادب کا ارتقا تصوف کی روشنی میں	ادیب رائے پوری	غیر مطبوعہ
مقالات ادیب	ادیب رائے پوری	غیر مطبوعہ
ستاروں سے آگے جہاں	ادیب رائے پوری	غیر مطبوعہ

---

57. ادیب رائے پوری — اس قدم کے نشاں — بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی — 1977ء ص 136
58. ادیب رائے پوری — مقصود کائنات — بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی — 1988ء ص 400

خاک آلودہ ستارے (ظلم وجبر کے خلاف قلمی بغاوت)	ادیب رائے پوری	غیر مطبوعہ

ادیب رائے پوری وہ خوش نصیب نعت گو تھے کہ ان کی پذیرائی ہر سمت سے ہوا کرتی تھی۔ بے شمار تقریبات اور جشن ہائے ادیب رائے پوری کا بازار ہمیشہ گرم رہتا تھا۔ ادیب رائے پوری کی شاعری اور شخصیت کے حوالے سے مختلف حضرات نے قابل قدر کام کئے ہیں۔

نذرانہ اشک [59]	غزالہ عارف کابلی	1995ء
ادیب رائے پوری کی نعتیہ خدمات	شہزاد احمد	1998ء
ادیب رائے پوری فن اور شخصیت (مقالہ ایم اے) [60]	طالب زیدی	2000ء
ارمغان ادیب رائے پوری	شہزاد احمد	2001ء
دنیائے حمد و نعت کی بین الاقوامی شخصیت ادیب	ابن جمیل	2004ء

پاکستان نعت اکیڈمی اور مدحت پبلشرز کی آپ نے کتب ملاحظہ کیں۔ یہ وہ تمام سلسلے محبت کے ہیں کہ جن میں ارادت و عقیدت کی جلوہ گری حقیقت کے روپ میں موجود ہے۔

پاکستان نعت اکیڈمی ادیب رائے پوری کی شخصیت اور موجودگی کا بھرپور حوالہ تھی۔ ان کے انتقال کے بعد یہ تمام سلسلے ختم ہو چکے ہیں۔ ان کی باقیات اور ان کی خدمات کو آگے بڑھانے والا دوسرا کوئی نظر نہیں آتا۔ اب اسی تناظر میں حرا فاؤنڈیشن پاکستان (ٹرسٹ) کو دیکھا جائے گا

حرا فاؤنڈیشن پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی

(قائم شدہ 25 دسمبر 1981ء)

حرا فاؤنڈیشن پاکستان رجسٹرڈ در حقیقت ایک سماجی، فلاحی، رفاہی اور تہذیبی ادارہ ہے اس ادارہ کی دینی و فکری، علمی وادبی تحریری و کتابی اور روح پاکستان، تحریک پاکستان سے متعلق سرگرمیاں بھی اس کا لازمی جز ہیں۔ صاحبان فکر و نظر اس ادارے کے نام یعنی ''حرا'' سے ہی اس کے منشور کو سمجھ سکتے ہیں۔ حرا وہ مقام ہے جہاں سے اسلامی گنجینہ ادب کی اولین کرن نمودار ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن حکیم کی پہلی تاریخ آیات کا نزول ہوا۔ وہ بھی علم کے موضوع پر۔ گویا لفظ حرا علم وادب کا حسین استعارہ ہے۔ حرا سے علم و آگہی اور

---

59 طالب زیدی — ادیب رائے پوری فن اور شخصیت — بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی — سن ندارد ص 244

60 غزالہ عارف کابلی — نذرانہ عشق — A-837 بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی — 1995ء ص 64

فہم وادراک کے جو چراغ روشن ہوئے۔ وہ رہتی دنیا تک کے لئے رشد وہدایت کا ذریعہ ہیں۔

حرا فاؤنڈیشن پاکستان کی بنیاد 25 دسمبر 1981ء کو رکھی گئی۔ یہ ادارہ اپنے قیام کے روز اول سے تاریخ پاکستان، تحریک پاکستان، خصوصاً اسلامی علم وادب، نعت گوئی اور بچوں کے ادب کے سلسلے میں گرانقدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ ادارۂ ہذا کا سفر کامیابی اور سرخروئی کی علامت ہے۔ حرا فاؤنڈیشن اب تک مختلف موضوعات پر قابل قدر کتب شائع کر چکی ہے۔ مگر ہم یہاں پر صرف ان کتب کا ذکر کریں گے جو اس ادارہ نے نعتیہ شاعری کے حوالے سے شائع کی ہیں۔ یہ تمام نعتیہ کتب شعبہ نعت میں قیمتی اضافہ ہیں۔ ادارہ ہذا کے روح رواں مزید نعتیہ کتب کی اشاعت کے لئے دل میں جذبہ فراواں رکھتے ہیں۔ نعتیہ کتب کی اشاعت ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہوا کرتی ہے۔

اس ادارہ کے بانی شبیر احمد انصاری ہیں۔ جن کی شبانہ روز محنت سے یہ ادارہ دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ شبیر انصاری کے خلوص ومحبت اور منکسر المزاجی کے انداز نے اس ادارے کو کامیابی سے ہمکنار کردیا ہے۔ حرا فاؤنڈیشن شبیر انصاری کی نگرانی وسربراہی میں اتنے اہتمام سے کام کر رہا ہے کہ اب ہر کوئی چاہتا ہے کہ شبیر انصاری اس کی کتاب شائع کریں۔

شبیر احمد انصاری ایک متحرک اور فعال انسان ہیں۔ بیک وقت کئی رسائل وجرائد سے وابستہ ہیں۔ شبیر انصاری بیک وقت ان تمام رسالوں سے صاف ستھری اور واضح تحریر لکھتے ہیں۔ آپ کے تحریر کردہ مضامین دلچسپ اور معلومات افزا ہوا کرتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کے ادب کے حوالے سے بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ اسلامی ادب کے علاوہ نعتیہ شاعری پر بھی قابل توجہ مضامین گاہے بگاہے رقم نعت رنگ پر تبصرہ کرتے رہتے ہیں۔ ہر کام کی بنیاد اخلاص پر مبنی ہوتی ہے۔ ذاتی فائدے اور کاروبار کے حوالے سے کوئی کام نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر ان معاملات میں زیر بار بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر اپنی اخلاص والی روایت پر سختی سے گامزن ہیں۔

مکتبوں اور اداروں کے حوالے سے ہم آپ کے سامنے حرا فاؤنڈیشن پاکستان رجسٹرڈ کراچی کی نعتیہ کتب کی وہ فہرست پیش کر رہے ہیں۔ جو اس ادارے کے تحت بصد اہتمام طبع ہو چکی ہیں۔ مزید نعتیہ کتب کی اشاعت کے حوالے سے کام جاری ہے۔

حرا فاؤنڈیشن پاکستان کراچی کے زیر اہتمام شائع ہونے والی نعتیہ کتب

فردوس آرزو عرفانیات [61]	عارف اکبر آبادی	1991ء
یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ [62]	کوثر بریلوی	1997ء
انوار حرا	تنویر پھول	1997ء
فخر بشر	مونس انصاری	1999ء
رنگ و خوشبو، نور و نکہت	حکیم راؤ عبداللہ عزمی	2002ء
میثاق (شعر عقیدت) [63]	سرشار صدیقی	2002ء
ہر سانس پکارے صل علیٰ	طاہر سلطانی	2004ء
شبستان حرا (نعتیہ اشعار) حرا سے متعلق	شبیر احمد انصاری	2005ء
المدد یا سیدی رحمۃ للعالمین	راؤ مبین علیگ	2007ء
پاکستان کے نعت گو شعرا (جلد دوم) [64]	سید محمد قاسم	2007ء
سراپا نور ہے وہ ذات اقدس	پروفیسر سجاد احمد ساجد مراد آبادی	2009ء
جسم کراچی روح مدینہ	سوز ڈیروی	2010ء

اس کے علاوہ ادارے کی ان کتابوں میں بھی نعتیہ کلام وافر تعداد میں موجود ہے۔

پھول پتے شجر	مونس انصاری	1996ء
شہر چراغاں	خورشید احمر	2000ء
نقوش وفا	وفا صدیقی	2004ء

اس ادارہ نے نعت کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی خاطر خواہ کتب شائع کی ہیں۔ ''تنویر حرا'' تنویر پھول کی کتاب 1999ء میں شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب میں منظوم تفہیم قرآن (سورۂ بقرہ تک) پیش کی گئی ہے۔ اس ادارے کی دیگر شائع شدہ کتب بھی لائق صد ستائش ہیں۔

حرا فاؤنڈیشن پاکستان ٹرسٹ اپنے روز قیام سے آج تک فروغ نعت اور نعتیہ کتب کی اشاعت کے لئے کوشاں ہے۔ اس کے روح رواں شبیر احمد انصاری کی نعتیہ خدمات لائق تحسین ہیں اب ایک اور فعال اور مستحکم ادارے فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ کو دیکھا جائے گا۔

---

61 عارف اکبر آبادی فردوس آرزو بزم جمیل حیدر آباد (سندھ) 1991ء ص96
62 کوثر بریلوی یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ حرا فاؤنڈیشن پاکستان کراچی 1997ء ص192
63 سرشار صدیقی میثاق (شعر عقیدت) حرا فاؤنڈیشن پاکستان کراچی 2002ء ص208
64 قاسم، سید محمد پاکستان کے نعت گو شعراء (جلد دوم) حرا فاؤنڈیشن پاکستان، کراچی 2007ء ص416

فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ

(قائم شدہ 1983ء)

فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ پبلی کیشنز علم وادب کی دنیا کا ایک معتبر نام ہے۔ اپنے قیام 1983ء سے تا حال مختلف موضوعات پر یہ ادارہ سینکڑوں کتب شائع کر چکا ہے۔ اس ادارہ نے قرآن حکیم، سیرت، شاعری، افسانہ و ناول، سوانح، حالات حاضرہ، تقاریر، طب و صحت، سیاسیات، سماجیات، ابلاغیات، بچوں کے ادب کے علاوہ نعتیہ ادب پر بھی بے شمار کتب شائع کی ہیں۔ ہمارا موضوع یہاں صرف اس ادارہ سے شائع ہونے والی نعتیہ کتب ہیں۔

فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ کے روح رواں محمد اقبال نجمی ہیں۔ اقبال نجمی اردو اور پنجابی زبان و ادب کے شاعر ہیں۔ ان کی تصنیف کردہ 36 کتب منظر عام پر آ چکی ہیں۔ موصوف کی ادارت میں سہ ماہی مفیض گوجرانوالہ بھی پابندی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی جلد 18 اور 27 شمارے 2008ء تک شائع ہو چکے ہیں۔ میرے پیش نظر اس وقت سہ ماہی مفیض کا ''نعت تبصرہ نمبر'' ہے۔ سہ ماہی مفیض کے ذریعے اقبال نجمی شعبہ حمد و نعت میں لازوال خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مفیض بلاشبہ ایک ادبی رسالہ کے علاوہ علمی و فکری تحریک کا بھی علمبردار ہے۔ یہ ایک ایسا روشن چراغ ہے جس کی روشنی میں علم وادب کے کئی شعبے روشن ہیں۔ مفیض کی تمام کاوشیں اقبال نجمی کی فکری و علمی صلاحیتوں کی آئینہ دار ہیں۔ اقبال نجمی کا ادارہ نعتیہ ادب کے فروغ میں ایک معتبر شناخت بن چکا ہے۔

فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ سے شائع کردہ نعتیہ کتب کی تفصیل

کاروان شوق	ناظم بزمی	1984ء
آپ کی باتیں [65]	محمد اقبال نجمی	1988ء
کیف دوام [66]	سجاد مرزا	1988ء
کاروان نعت کے حدی خواں (مضامین نعت)	پروفیسر محمد اکرم رضا	1989ء
بدر کمال	ممتاز ظافر	1990ء

---

65 نجمی محمد اقبال آپ کی باتیں فروغ ادب اکادمی، گوجرانوالہ 1988ء ص 64

66 سجاد مرزا کیف دوام فروغ ادب اکادمی، گوجرانوالہ 1988ء ص 112

نعتیہ ہائیکو [67]	محمد اقبال نجمی	1990ء
چراغ آرزو	سجاد مرزا	1992ء
نغمہ فاراں	سلیم اختر فارانی	1995ء
مجلّہ مفیض (حمد نمبر ۱)	مدیر: محمد اقبال نجمی	1997ء
شوق نیاز	سجاد مرزا	1998ء
ذوق عرفاں	پروفیسر اسرار احمد سہاروی	1998ء
اذن حضوری	عزیز لدھیانوی	1999ء
ضیائے ہفت رخشاں (مضامین نعت)	پروفیسر محمد اقبال جاوید	1999ء
تیرا وجود الکتاب (مضامین نعت)	پروفیسر محمد اقبال جاوید	2001ء
مجلّہ مفیض (حمد نمبر 2)	مدیر: محمد اقبال نجمی	2003ء
خیرات مدحت [68]	محمد اقبال نجمی	2003ء
مجلّہ مفیض (نعت نمبر)	مدیر محمد اقبال نجمی	2005ء
نغمہ حمد (حمدیہ کلام)	محمد اقبال نجمی	2005ء
عود گلستان رسول (حمد و نعت)	سلیم اختر فارانی	2006ء
حمد رب العلیٰ نعت خیر الوریٰ (نعتیہ کلیات)	راسخ عرفانی	2006ء
قافلہ شوق کے مسافر (مضامین نعت)	پروفیسر محمد اکرم رضا	2007ء
مجلّہ مفیض (تبصرہ نعت نمبر)	مدیر: محمد اقبال نجمی	2008ء
حریم نعت	ثاقب عرفانی	2008ء
گلہائے سلام (12 سلام بدرگاہ خیر الانام)	محمد اقبال نجمی	2009ء
رنگ مدحت (نعت مسلسل)	محمد اقبال نجمی	2009ء
بہار مدحت (نعتیہ دوہے)	محمد اقبال نجمی	2009ء

67 نجمی، محمد اقبال — نعتیہ ہائیکو — فروغ ادب اکادمی، گوجرانوالہ — 1990ء — ص 112

68 نجمی، محمد اقبال — خیرات مدحت — فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ — 2003ء — ص 224

انوار مدینے کے (نعتیہ ماہیے)	محمد اقبال نجمی	2009ء
متاعِ عقیدت	سجاد مرزا	2010ء
نعت کے آبدار موتی (نعتیہ مضامین)	محمد اقبال نجمی	2010ء
تجلیات سراج منیر	غلام مصطفیٰ قمر	2011ء

ادارہ فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ کی حمدیہ و نعتیہ کاوشیں ہم نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں۔ نعتیہ مکتبوں اور اداروں کے حوالے سے فروغ ادب اکادمی کی نعتیہ مطبوعات ہمیشہ سرفہرست رہیں گی۔ اس ادارے کے زیر اہتمام کتب تو اور بھی شائع ہوئی ہیں۔ مگر ہم نے اس فہرست میں شعبہ نعت کی نمائندہ اور اہم نعتیہ کتب کو شامل کیا۔ اقبال نجمی کی نگرانی میں یہ ادارہ دن دونی رات چوگنی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

ادارہ فروغ ادب اکادمی اپنے شروع دن سے نعتیہ شاعری کے ضمن میں اپنی مخلصانہ خدمات پیش کر رہا ہے۔ اب اسی تناظر میں ایک اور ادارہ فکر نو کراچی کو دیکھا جائے گا۔ جس کے بانی نور احمد میرٹھی مرحوم تھے۔

ادارہ فکرنو، کراچی
(پہلی کتاب 1987ء)

ادارۂ فکر نو، کراچی کے بانی و نگراں نور احمد میرٹھی تھے۔ موصوف کے ادبی سفر کا آغاز یوں تو 1966ء سے ہوا۔ مگر آپ کی سب سے پہلی علمی خدمت 1987ء میں تذکرہ اذکار و افکار کے ذریعے سامنے آئی [69]۔ یہ تذکرہ شعرائے لانڈھی کورنگی پر مشتمل تھا۔ نور احمد میرٹھی کے قائم کردہ ادارے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس ادارے نے غیر مسلم شعرا کے حوالے سے متعدد غیر معمولی کتب شائع کی ہیں۔ جنہیں غیر مسلم شعراء کی نعتیہ، حمدیہ اور رثائیہ شاعری کے حوالے سے سند کا درجہ حاصل ہے۔ نور احمد میرٹھی بلاشبہ اردو کے ممتاز ادیب، معروف تذکرہ نگار اور محقق و نقاد کے حوالے سے معروف تھے۔ انہوں نے کم وقت میں بہت زیادہ معیاری اور معرکتہ الآراء کام کر دکھائے تھے۔

نور میرٹھی صاحب دل اور منکسر المزاج انسان تھے۔ چھوٹے بڑے سب سے یکساں طور پر پیش آتے تھے۔ آپ کے تمام کتابی کام مزاج کی نفاست اور حسن تدوین و نظم ترتیب کی متانت کے شاہکار ہیں۔ ادارہ فکر

69 میرٹھی نور احمد　اذکار و افکار (تذکرہ)　ادارہ فکر نو کراچی　1987ء　ص 312

نو، کراچی نے مختلف موضوعات پر نایاب کتب شائع کیں۔ حمدیہ کتب، نعتیہ کتب، شعری مجموعے، تاریخی قطعات، تذکرے، انتخاب، فن و شخصیت اور حوالہ جاتی کتب شائع کی ہیں۔ یہ تمام کام لائق تحسین ہیں مگر آپ کی وہ کتب جو خصوصیت کے ساتھ غیر مسلموں کی نعتیہ شاعری، حمدیہ شاعری اور رثائیہ شاعری کے حوالے سے شائع ہوئی ہیں۔ وہ تمام کتب بالخصوص پاکستان میں اور بالعموم پوری دنیا میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ یقیناً غیر مسلموں کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے بہت سارے حضرات نے قابل قدر اور لائق توجہ کام کئے ہیں۔ ان سب کی خدمات ہمیشہ سنہری الفاظ میں رقم ہوتی رہیں گی۔ مگر نور احمد میرٹھی نے اس کام کو تکملہ کی منزل پر پہنچا دیا ہے۔ اب اس موضوع پر صرف اضافہ تو ہو سکتا ہے۔ کوئی ایسا بہت بڑا کام سامنے نہیں آ سکتا جو نور میرٹھی کی نظروں سے اوجھل رہا ہو۔

نور میرٹھی کے کام کو ہم بلا شبہ غیر مسلموں کی حمدیہ و نعتیہ اور رثائیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا کہہ سکتے ہیں۔ ان کے تمام کتابی کام اس موضوع پر سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ نور احمد میرٹھی اب اس دنیا میں نہیں مگر ان کے یہ تمام کام انہیں ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ جب بھی غیر مسلموں کی نعتیہ و حمدیہ شاعری پر کوئی کام ہوگا۔ نور میرٹھی کے کام کو سب پر فوقیت حاصل رہے گی۔ بلا شبہ یہ اس موضوع پر کوئی اولین کام نہیں بہت بعد کا کام ہے۔ مگر اس کام کو اتنی خوب صورتی اور عمدگی سے نبھایا گیا ہے کہ غیر مسلموں کی نعتیہ و حمدیہ شاعری کا مکمل احاطہ ہو چکا ہے۔ اب ہر چراغ نور میرٹھی کے روشن کردہ چراغ سے جلے گا۔ کام کوئی بھی ہو مہمیز یہی کام رہے گا۔

ادارہ فکر نو کراچی کی پہلے ان کتب کی تفصیل دی جا رہی ہے۔ جو نور احمد میرٹھی کے حوالے سے شائع ہوئی ہیں۔ اس کام پر ذرا تفصیلی انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

☆اذکار و افکار (تذکرہ) 70 مولف: نور احمد میرٹھی 1987ء

یہ تذکرہ شعرائے لانڈھی و کورنگی پر مشتمل ہے۔ جس میں دیگر شعرا کے علاوہ نعت گو بھی شامل ہیں۔

☆نور سخن (نعتیہ انتخاب) 71 مرتب: نور احمد میرٹھی 1988ء

نور سخن غیر مسلم شعرا کی نعتیہ شاعری پر مشتمل ایک خوب صورت اور دیدہ زیب نعتیہ انتخاب ہے۔

---

70 نور میرٹھی ص 12

71 میرٹھی نور احمد نور سخن (انتخاب نعت) ادارہ نعت فکر نو کراچی 1409ھ ص 240

☆ بہر زماں بہر زباں (صلی اللہ علیہ وسلم) مولف: نور احمد میرٹھی 1996ء

یہ غیر مسلم نعت گو شعرا کا عالمی تذکرہ و نعتیہ کلام ہے۔ جس کا ترمیم و اضافہ شدہ ایڈیشن مزید بہت زیادہ اضافوں کے ساتھ 2006ء میں بھی شائع ہو چکا ہے۔

☆ گلبانگ وحدت [72] مولف: نور احمد میرٹھی 2007ء

نور احمد میرٹھی نے غیر مسلم حمد گو شعرا کا عالمی تذکرہ و حمدیہ کلام بھی تحقیقی انداز میں ترتیب دیا ہے۔ اردو کے حمدیہ ادب میں یہ ایک جدید اور یادگار اضافہ ہے۔

☆ بوستان عقیدت تحقیق و ترتیب: نور احمد میرٹھی 2007ء

غیر مسلم شعراء کا رثائی کلام و تذکرہ اپنے موضوع کے لحاظ سے دیدہ زیب تحقیقی کاوش ہے۔

نور میرٹھی نے ان نعتیہ کاموں کے علاوہ بھی کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ تذکرہ شعرائے میرٹھ 2003ء (ضلع میرٹھ، یو۔ پی کے قدیم و جدید شعرا کا تذکرہ) مشاہیر میرٹھ 2003ء (عالمی یا ملک گیر سطح کی شخصیات میرٹھ) شخصیات میرٹھ، 2003ء (مختلف شعبوں کی قابل ذکر شخصیات میرٹھ) اشاریہ، 2004ء (تذکرہ شعرائے میرٹھ، مشاہیر میرٹھ اور شخصیات میرٹھ کا مکمل اشاریہ)

اس کے علاوہ بھی ادارہ فکر نو، کراچی کی جانب سے نور احمد میرٹھی کی نگرانی میں نعتیہ کتب بھی شائع ہو چکی ہیں۔ ان کتب کی تفصیل بھی ایک نظر میں ملاحظہ کیجیے۔

جام طہور	صابر براری	1978ء
اشک فروزاں	بدر فاروقی	1990ء
حاضری و حضوری [73]	سجاد سخن	2008ء

ادارۂ فکر نو، کراچی کی دیگر خصوصیات میں سے ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس ادارہ نے مقبول نعت گو و معروف تاریخ گو حضرت صابر براری ضیائی کے وہ تاریخی قطعات بھی شائع کئے ہیں جو کہ تاریخ رفتگاں کے نام سے حصہ اول، دوم اور سوم میں موجود ہیں۔ صابر براری کے تاریخ رفتگاں کو عصر حاضر میں تاریخی اہمیت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ صابر براری نے مختلف کتابوں پر جو تاریخی قطعات کہے تھے۔ انہیں بھی علیحدہ

72 میرٹھی نور احمد گل بانگ وحدت ادارہ فکر نو کراچی 2007ء ص 524
73 سخن سجاد حاضری و حضوری ادارہ فکر نو کراچی 2008ء ص 192

سے کتابی شکل میں شائع کیا ہے۔ صابر براری نے اپنے ان تمام کاموں کو سلیقے سے ترتیب دیا تھا۔ اس ادارہ کی شائع کردہ یہ کتب، عام کتب نہیں بلکہ ہمیشہ ادبی معلومات کے حوالے سے ان کی اہمیت برقرار رہے گی۔

نور احمد میرٹھی مرحوم نے اللہ کی دی ہوئی توفیق سے نعت کے لئے مثالی خدمات انجام دیں آپ نے نور میرٹھی کی نگرانی میں چلنے والے ادارہ فکر نو کراچی کی خدمات ملاحظہ کیں۔ اب آپ کے سامنے نعت اکادمی فیصل آباد کو پیش کیا جائے گا۔

نعت اکادمی فیصل آباد (قائم شدہ 1987ء)

نعت اکادمی فیصل آباد کے بانی و نگراں ڈاکٹر ریاض مجید ہیں۔ دنیائے نعت میں موصوف کا نام ایک جانا پہچانا نام ہے۔ ڈاکٹر صاحب پاکستان کے وہ پہلے خوش نصیب مقالہ نگار ہیں کہ جنھیں "اردو میں نعت گوئی" کے موضوع پر ڈاکٹریٹ کی سند سے نوازا گیا ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید اردو اور پنجابی کے صاحب طرز شاعر ہیں فروغ حمد و نعت کے حوالے سے آپ کی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ 1987ء میں اس ادارے کی بنیاد رکھی۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے ابتدا میں نعت اکادمی پوسٹ بکس 25 فیصل آباد کے ذریعے نعتیہ کتب کی اشاعت میں خاطر خواہ اضافے کئے۔ معروف شعرائے نعت کی یادگار کتب بہت اہتمام کے ساتھ شائع کیں۔ یہ شائع شدہ نعتیہ کتب ہمیشہ تبلیغ نعت کا موثر سبب رہی ہیں۔ نعت اکادمی فیصل آباد کی ایک نامکمل فہرست شائع کی جارہی ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید سے مسلسل گفتگو کے بعد بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

نعت اکادمی، فیصل آباد کی کتب

عبدہٗ و رسولہ	حکیم شریف احسن	2000ء
روشن آواز	سید سکندر ایاز	1995ء
ردائے محبوب	ریاض احمد پرواز	1995ء
عبدہٗ	عبدالعزیز خالد	1982ء
برگ سدرہ (اردو فارسی، پنجابی)	خلیق قریشی	1991ء
ثناء کی خوشبو	عارف رضا	2000ء
حی علی الثناء (پنجابی)	ڈاکٹر ریاض مجید	1991ء
اللھم صل علیٰ محمد 74	ڈاکٹر ریاض مجید	1994ء

74 ریاض مجید ڈاکٹر اللھم صل علی محمد نعت اکادمی فیصل آباد 1994ء ص 144

سیدنا محمد	ڈاکٹر ریاض مجید	2003ء
اللھم بارک علی محمد	ڈاکٹر ریاض مجید	2005ء
نعت و منقبت	سرور بجنوری	1984ء
روح عالم (غیر منقوط)	یوسف طاہر قریشی	1987ء
شابیب الرحمۃ (عربی۔حمد،نعت و منقبت)[75]	حافظ محمد افضل فقیر	1992ء
جان جہاں	حافظ محمد افضل فقیر	1994ء
باران رحمت	کمال منیر	1988ء
حمدیہ قطعات (حمد)	مسرور بدایوانی	1994ء
سخن سخن خوشبو	محمد حنیف نازش قادری	1996ء
حمد و نعت (حمدیہ و نعتیہ کلام)	سرور بجنوری	1982ء
آیہ رحمت	مسرور بدایونی	1984ء
عطا کی خوشبو	عارف رضا	1991ء
صبح صادق	منیر کمال	1989ء
حرا کا آفتاب	صفیہ صابری	1990ء

ڈاکٹر ریاض مجید کے قائم کردہ ادارہ نعت اکادمی فیصل آباد کی نعتیہ کتب کی فہرست آپ نے ملاحظہ کی۔ اب اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے نعت کے فعال خدمت گزار راجا رشید محمود کے قائم کردہ مختلف اداروں کی خدمات کو ملاحظہ کیا جائے گا۔

اختر کتاب گھر، لاہور 1987ء

راجا رشید محمود ایک قادر الکلام شاعر، معروف محقق، انشاپرداز، مورخ اور بے لاگ نقاد ہیں، لیکن ان کی وجہ شہرت نعت گوئی کے فروغ سے مربوط ہے۔ شعبہ نعت کے مختلف موضوعات پر بے مثال خدمات انجام دے رہے ہیں۔ راجا صاحب کا پورا خانوادہ نعتیہ خدمات میں مصروف ہے۔ نعتیہ مکتبے اور ادارے کے حوالے سے

---

75 فقیر محمد افضل شابیب الرحمۃ نعت اکادمی فیصل آباد 1992ء ص160

بھی راجارشید محمود نے بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔ان تمام نعتیہ کتب کا احاطہ کرنا دراصل جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔اگر راجارشید محمود اس جانب توجہ نہیں فرماتے تو یہ کام ہمارے لئے کار دارد تھا۔راجا صاحب نے صاحب فراش ہونے کے باوجود ہماری درخواست کو درخور اعتنا سمجھا اور اپنے دست شفقت سے ایک فہرست مرحمت فرمائی ہے۔ہم وہی فہرست من وعن شائع کر رہے ہیں۔

واضح رہے کہ راجارشید محمود نے نعتیہ کتب کی اشاعت کے لئے متذکرہ اداروں کے نام رقم کیے ہیں۔ہم ان اداروں کے زیر اہتمام شائع ہونے والی تمام نعتیہ کتب کی تفصیل اسی حوالے اور ترتیب سے درج کر رہے [76] ہیں۔ان تمام اداروں نے صرف راجارشید محمود کی کتب کو شائع کیا ہے۔نعتیہ مکتبوں اور نعتیہ اداروں کی تاریخ میں راجا صاحب کا یہ کام بھی اولیت کے زمرے میں ہی شمار ہوگا۔

راجارشید محمود کی کتابیں جن مختلف اداروں نے شائع کی ہیں۔ان کے نام ملاحظہ کیجئے۔اختر کتاب گھر لاہور، مکتبہ ایوان نعت رجسٹرڈ لاہور، نعت کدہ لاہور، مدنی گرافکس (پرنٹرز، پبلشرز، ڈیزائنر) لاہور کے علاوہ مجلس سخن لاہور نے ''منظومات'' کے عنوان سے راجارشید محمود کی ایک کتاب جنوری 1995ء میں شائع کی تھی۔راجا صاحب شعبہ نعت کے ایک مثالی اور فعال خدمت گزار ہیں۔ان کا لمحہ لمحہ خدمات نعت کا آئینہ دار ہے۔نعتیہ مکتبوں اور نعتیہ اداروں کی روایت دیرینہ میں یہ تمام کتب یادگار ثابت ہوں گی۔باوجود اس کے یہ فہرست نامکمل ہے۔کیونکہ راجارشید محمود (اللہ تعالیٰ صحت وسلامتی عطا فرمائے) صاحب فراش ہونے کے باوجود اس جانب کماحقہ توجہ نہیں فرما سکے ہیں۔یہ بھی آپ کی محبت کا ایک انداز ہے کہ اس حالت میں بھی ہماری درخواست کو قبول فرمالیا۔

اختر کتاب گھر، لاہور

1۔نعتاں دی اٹی	راجارشید محمود	1987ء
2-میرے سرکار	راجارشید محمود	1987ء
3-احادیث اور معاشرہ	راجارشید محمود	1987ء
4- 92 (قطعات)	راجارشید محمود	1992ء

76 محمود راجارشید مکتوب گرامی بنام راقم مورخہ 19 اکتوبر 2011

5- تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین	راجا رشید محمود	1992ء
6- حضور اور بچے	راجا رشید محمود	1993ء
7- شہر کرم	راجا رشید محمود	1996ء
8- شعب ابی طالب [77]	راجا رشید محمود	مئی 1999ء

مکتبہ ایوان نعت رجسٹرڈ۔ لاہور

1۔ سفر سعادت منزل محبت [78]	راجا رشید محمود	1992ء
2۔ قرطاس محبت	راجا رشید محمود	1992ء
3۔ سیرت منظوم	راجا رشید محمود	1992ء
4۔ کتاب نعت	راجا رشید محمود	مئی 2000ء
5۔ اشعار نعت	راجا رشید محمود	جون 2000ء
6۔ حرف نعت	راجا رشید محمود	جون 2000ء
7۔ تضامین نعت	راجا رشید محمود	2000ء
8۔ سلام ارادت	راجا رشید محمود	اپریل 2001ء
9۔ نعت	راجا رشید محمود	اپریل 2001ء
10۔ دیار نعت [79]	راجا رشید محمود	2002ء
11۔ عرفان نعت	راجا رشید محمود	مارچ 2002ء
12۔ اوراق نعت	راجا رشید محمود	اپریل 2002ء
13۔ مدحت سرور	راجا رشید محمود	اگست 2002ء
14۔ سخن نعت	مرتبہ راجا رشید محمود	۱۴۲۳ھ/2002
15۔ مناقب صحابہ	راجا رشید محمود	2007ء

---

77 نعت لاہور، ماہنامہ (مدیر) راجا رشید محمود جلد نمبر 13 شمارہ نمبر 5 مئی 2000ء ص 122
78 ایضاً جلد نمبر 12 شمارہ نمبر 7 جون 2002ء ص 96
79 ایضاً جلد نمبر 15 شمارہ نمبر 12 دسمبر 2002 ص 112

16۔مخمسات نعت	راجا رشید محمود	رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ
17۔مدح سرور کونین	مرتبہ راجا رشید محمود	س ن

نعت کدہ۔لاہور

1۔قطعات نعت [80]	راجا رشید محمود	رمضان ۱۴۱۸ھ
2۔غیر مسلموں کی نعت گوئی	راجا رشید محمود	1994ء
3۔خواتین کی نعت گوئی	راجا رشید محمود	جولائی 1995ء
4۔حیّ علی الصلوٰۃ	راجا رشید محمود	مئی 1998ء
5۔فردیات نعت	راجا رشید محمود	مئی 2000ء

مدنی......انٹر پرائزرز۔پبلشرز ڈیزائنر،لاہور

1۔تسبیح نعت [81]	راجا رشید محمود	2000ء
2۔شاعران نعت [82]	راجا رشید محمود	2002ء
3۔نعت میں ذکر میلاد سرکار	راجا رشید محمود	2004ء
4۔نظام مصطفیٰ کے چند پہلو	راجا رشید محمود	2004ء
5۔شعاع نعت	راجا رشید محمود	2006ء
6۔ختم نبوت اور سارق ختم نبوت	راجا رشید محمود	2006ء
7۔جہات سیرت حضور	راجا رشید محمود	2007ء
8۔فانوس نعت	راجا رشید محمود	2008ء
9۔خدائے شہ زمن	راجا رشید محمود	2008ء
10۔مدحت سرایان حضور	راجا رشید محمود	2009ء
11۔تحمید رحمان	راجا رشید محمود	2010ء

---

80 راجا رشید محمود جلد نمبر 11 شمارہ نمبر 3 مارچ 1998ء ص 112

81 نعت لاہور ماہنامہ (مدیر) راجا رشید محمود جلد نمبر 16 شمارہ نمبر 4 اپریل 2008ء ص 184

82 ایضاً جلد نمبر 22 شمارہ نمبر 1 جنوری 2009ء ص 96

12۔اہتزاز نعت | راجا رشید محمود | س ن

مجلس سخن لاہور

منظومات | راجا رشید محمود | جنوری 1995ء

مذکورہ بالا تمام نعتیہ ادارے راجا رشید محمود کی شعبہ نعت سے قوی وابستگی کی دلیل ہیں اب آئندہ ایک اور کتابی خدمات انجام دینے والے خدمت گزار قمر وارثی کے قائم کردہ ادارے دبستان وارثیہ فاؤنڈیشن کراچی کو دیکھا جائے گا۔

دبستان وارثیہ فاؤنڈیشن کراچی
(قائم شدہ 1990ء)

دبستان وارثیہ فاؤنڈیشن کراچی کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا۔ 1993ء تک اس ادارے کا دائرہ کار صرف چند کتابوں کی اشاعت تک محدود تھا۔ 1993ء کے آخری مہینوں میں دبستان وارثیہ کراچی کے دائرہ کار کو وسعت دے دی گئی۔ دبستان وارثیہ کے زیر اہتمام ایسے نعتیہ مشاعروں کی بنیاد رکھی گئی۔ جو فروغ نعت کے لئے موثر ثابت ہوئے۔ ان نعتیہ مشاعروں میں مصرعہ، طرح دینے کے بجائے صرف ردیف دی جاتی ہے۔ شعراء، بحر اور قافیے کی قید سے آزاد رہتے ہوئے اپنی تمام تر فکری اور تخلیقی صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ جنوری 1994ء سے شروع ہونے والا مشاعروں کا سلسلہ آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ بلکہ اس کی اہمیت، افادیت، وسعت اور شہرت میں روز و شب اضافہ ہو رہا ہے بلکہ یوں کہہ دیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ دبستان وارثیہ کراچی نعت گو شاعر قمر وارثی کی شبانہ روز کی محنت شاقہ سے جگمگا رہا ہے۔ اس ادارہ کا دائرہ کار اپنے محدود وسائل کے باوجود وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ادارے کی جانب سے نعتیہ و حمدیہ ادب میں کئی خوب صورت اور گراں قدر اضافے سامنے آ چکے ہیں۔ نعتیہ ادب کے فروغ میں دبستان وارثیہ کو بلند مقام حاصل ہے۔ اس ادارے کی جانب سے شائع ہونے والی کتب شعبہ نعت کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ جن کے ذکر کے بغیر نعتیہ مکتبوں اور اداروں کا جائزہ نامکمل ہے۔ اس موضوع پر کام کرنے والوں کی یہ مجبوری ہوگی کہ وہ دبستان وارثیہ کی شائع شدہ نعتیہ کتب کو فراموش نہیں کر سکتے۔

دبستان وارثیہ فاؤنڈیشن کراچی کی سرپرستی میں شائع ہونے والی حمدیہ و نعتیہ کتب کے ردیفی انتخاب:

خوشبو سے آسماں تک	مرتبین: قمر وارثی، اختر لکھنوی	1995ء
جلوے حیات آراستہ[83]	مرتبہ: قمر وارثی	اکتوبر 1996ء
آب وتاب رنگ ونور	مرتبہ: قمر وارثی	جولائی 1997ء
جمال اندر جمال[84]	مرتبہ: قمر وارثی	جولائی 1998ء
مہکا مہکا حرف حرف	مرتبہ: قمر وارثی	دسمبر 1999ء
روشن گلیاں جھل مل کوچے	مرتبہ: قمر وارثی	اگست 2000ء
کرم عطا شرف نصیب	مرتبہ: قمر وارثی	ستمبر 2001ء
وابستگی	مرتبہ: قمر وارثی	2002ء
رفعتیں	مرتبہ: قمر وارثی	2003ء
منزل آگہی	مرتبہ: قمر وارثی	2004ء
تجلیاں	مرتبہ: قمر وارثی	2005ء
آپ سراپا نور	مرتبہ: قمر وارثی	جولائی 2006
کیف آفریں تابانیاں[85]	مرتبہ: قمر وارثی	نومبر 2007ء
شگفتہ ہی شگفتہ	مرتبہ: قمر وارثی	اگست 2008ء
سرمایہ روحانیت	مرتبہ: قمر وارثی	نومبر 2009ء
مقدس نکہتیں	مرتبہ: قمر وارثی	نومبر 2010ء

دبستان وارثیہ کراچی کی اولین حمدیہ خدمات کا ذکر بھی بہت ضروری ہے۔ واضح رہے کہ کراچی میں حمدیہ مشاعروں کا اولین آغاز دبستان وارثیہ کے نعتیہ مشاعروں کے سائے میں ہوا۔ قمر وارثی وہ فرد واحد ہیں کہ جنہوں نے حمدیہ مشاعرے کے سلسلے کو وسعت بخشی۔ پھر ان ہی کی تقلید میں دیگر حضرات نے بھی اس چراغ سے اپنا چراغ جلایا اور اپنی اولیت کا اعلان کر دیا۔ بہت سارے ناواقف حضرات بعد میں کام کرنے والے کو

83 قمر وارثی (مرتب) جلوے حیات آراستہ دبستان وارثیہ کراچی 1996ء ص 288
84 ایضاً جمال اندر جمال 1998ء ص 304
85 ایضاً کیف آفریں تابانیاں 2007ء ص 408

اولین جانتے ہیں۔ جب کہ اس شعبے سے واقف حضرات درحقیقت قمر وارثی کے حمدیہ کام کو ہی اولیت کا درجہ دیتے ہیں اور درست بھی یہی ہے۔ دبستان وارثیہ کے نعتیہ مشاعروں میں دی جانے والی ردیف میں کچھ شعرا نعت کے ساتھ حمد بھی کہہ لیتے ہیں۔ قمر وارثی نے ان تمام حمدوں کو بھی علیحدہ سے کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ حمد رب العزت کے حوالے سے اب تک تین عدد ردیفی انتخاب حمد شائع ہو چکے ہیں۔ یہ انتخاب حمد ہر پانچ سال کے بعد شائع ہوتا ہے۔

مالک ارض وسما (ردیفی انتخاب حمد) [86]	مرتبہ: قمر وارثی	1999ء
رب خیر البشر	مرتبہ: قمر وارثی	ستمبر 2004ء
قادر وقیوم ذات	مرتبہ: قمر وارثی	اگست 2009ء

قمر وارثی کے مرتب کردہ تین حمدیہ انتخاب کے بارے میں آپ نے ملاحظہ کیا۔ اب آپ کے سامنے دیگر شعرائے کرام کی نعتیہ کتب کی وہ فہرست پیش کی جارہی ہے جس کا اہتمام دبستان وارثیہ کراچی کے حصے میں آیا۔

خلق مجسم	سید محمد حنیف، اخگر ملیح آبادی	2003ء
سائبان رحمت	شیر افگن جوہر	2005ء
چراغ حب شاہ دیں	احمد خیال	2007ء
مدحت کے چراغ	امتیاز احمد راہی	1998ء
رب العالمین (حمد) [87]	سجاد سخن	2001ء
گل ہائے وارث (منقبت)	سید شمس وارثی	1996ء
حاصل زندگی (حمد، نعت وسلام)	سید شمس وارثی	2003ء
پرتو ماہ تمام	شوکت قادری	2002ء
کہف الورا	قمر وارثی	1995ء
حرم سے حرم تک	قمر وارثی	2008ء
روشنی ہی روشنی [88]	ماجد خلیل	2001ء

---

86 قمر وارثی (مرتب) مالک ارض وسما دبستان وارثیہ کراچی 1999ء ص352

87 سخن، سجاد رب العالمین دبستان وارثیہ کراچی 2001ء 160

88 ماجد خلیل روشنی ہی روشنی دبستان وارثیہ کراچی 2001ء ص160

یہی قصرِ دل کی اذان ہے | محسن علوی | 2007ء

قمر وارثی نے دبستان وارثیہ پاکستان کراچی ردیفوں کے حوالے سے فروغ حمد و نعت مشن کی ''دس سالہ کارکردگی کا مختصر جائزہ'' سن 1994ء تا 2003ء پیش کیا ہے۔ دس سال میں شائع ہونے والی 10 کتب کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ اس کتابچہ پر دبستان وارثیہ پاکستان کراچی' کتاب کے اندر صرف دبستان وارثیہ اور کتاب کی پشت پر دبستان وارثیہ فاؤنڈیشن کراچی درج ہوتا ہے۔ اگر ان تینوں ناموں میں سے صرف ایک نام منتخب کر کے وہی ہر جگہ دے دیا جائے تو یہ بہتر ہوگا۔

راجا رشید محمود کا تحریر کردہ مضمون ''محبت کی نئی طرح کا قبول عام'' قمر وارثی کے مرتبہ سترہویں ردیفی انتخاب نعت ''کیف آفریں تابانیاں'' میں صفحہ 5 تا 21 میں شائع ہوا ہے۔ یہ انتخاب نومبر 2007ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں فاضل مضمون نگار نے 12 کتابوں میں ہر سالانہ مشاعرے کی تاریخ درج کر دی ہے جبکہ اس کی جگہ کتاب کا سال اشاعت ہونا ضروری تھا جب کتاب کی تفصیل دی جا رہی ہے تو سال اشاعت بھی کتاب کا دینا ضروری ہے۔

واضح رہے کہ قمر وارثی کا سب سے پہلا نعتیہ مجموعہ کلام ''شمس الضحیٰ'' 12 ربیع الاول ۱۴۰۷ھ/ نومبر 1986ء میں بزم ارباب سخن پاکستان 26 ون۔ ڈی۔ دولت ہاؤس، اورنگی ٹاؤن کراچی نمبر 41 کے زیر اہتمام شائع ہوا تھا۔ ص۔3

دبستان وارثیہ فاؤنڈیشن کراچی کی نعتیہ کتابی خدمات آپ نے ملاحظہ کیں۔ اب ایک اور ادارہ چمنستان حمد و نعت اور جہان حمد پبلی کیشنز کراچی کو دیکھا جائے گا۔

ادارۂ چمنستان حمد و نعت (ٹرسٹ) اور جہان حمد پبلی کیشنز کراچی

ادارہ چمنستان حمد و نعت (ٹرسٹ) اور جہان حمد پبلی کیشنز کراچی کے بانی طاہر حسین طاہر سلطانی ہیں۔ دونوں مکتبوں اور اداروں کی جانب سے خاطر خواہ نعتیہ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اس ادارے کی فہرست نعتیہ کتب بھی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ ادارہ مسلسل حمدیہ ادب اور نعتیہ ادب کے فروغ میں مصروف ہے۔ اس ادارہ کے بانی طاہر سلطانی اپنی نعت خوانی اور نعت گوئی کے ذریعے ہر جگہ جانے پہچانے جاتے ہیں۔ شعبہ حمد کے حوالے سے بھی نمایاں انداز سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ کتابی سلسلہ جہان حمد کراچی اور ماہنامہ ارمغان حمد کراچی ان کی حمدیہ و نعتیہ خدمات کا حوالہ ہیں۔ ادارہ چمنستان حمد و نعت (ٹرسٹ) اور جہان حمد پبلی کیشنز کی شائع شدہ نعتیہ کتب۔

اذان دیر (غیر مسلم شعرا کا کلام حمدیہ)	مرتب: طاہر سلطانی	1997ء
نعت میری زندگی	طاہر سلطانی	1997ء
جان ایماں	محمد سعید دہلوی	1998ء
طلوع حمد (مجموعہ حمد) [89]	لطیف اثر	2000ء
ثنائے آقا [90]	عبدالجبار اثر	2000ء
نکہت و نور	شاعر لکھنوی	2000ء
حمد میری بندگی (مجموعہ حمد)	طاہر سلطانی	2000ء
ذکر رسول	زماں سہرابی	2001ء
حضور میرے	گہر اعظمی	2001ء
سجدوں کی معراج	فاروق نازاں	2001ء
کھلتا ہے دل کا گلشن سرکار کی گلی میں [91]	عابد بریلوی	2001ء
اردو میں حمد گوئی (چند گوشے)	شفقت رضوی	2002ء
تری ہی حمد و ثنا (مجموعہ حمد)	علیم النساء ثناء	2002ء
دست دعا	صبا اکبر آبادی	2002ء
عقیدت	کنیز فاطمہ	2002ء
رب آشنا	قیصر نجفی	2002ء
صاحب معراج	پرویز اختر	2002ء
زبور سخن [92]	تنویر پھول	2002ء
انتخاب مناجات	ترتیب: طاہر سلطانی	2003ء
قندیل حرا	تنویر پھول	2003ء

89 اثر لطیف طلوع حمد جہان حمد پبلی کیشنز، کراچی 2000ء ص128
90 اثر، عبدالجبار ثنائے آقا جہان حمد پبلی کیشنز، کراچی 2000ء ص168
91 عابد بریلوی کھلتا ہے دل کا گلشن سرکار کی گلی میں جہان حمد پبلی کیشنز کراچی 2001ء ص128
92 پھول، تنویر زبور سخن جہان حمد پبلی کیشنز، کراچی 2002ء ص168

عرفان مدینہ (مجموعہ حمد)	ساجد امروہوی	2003ء
ثنائے کبریا	یونس خان ہویدا	2004ء
اردو حمد کا ارتقاء	مرتب: طاہر سلطانی	2004ء
صلی اللہ علیہ وسلم (انتخاب)	ترتیب: طاہر سلطانی	2004ء
سرور کائنات (منظوم سیرت)	گہر اعظمی	2005ء
امام احمد رضا (شخصیت وفن)	مرتب: طاہر سلطانی	2005ء
گلشن حمد (غیر مسلم حمد گو شعرا)	مولف: طاہر سلطانی	2005ء
ارحم الراحمین (مجموعہ حمد)	تنویر پھول	2005ء
علامہ اقبال (شخصیت وفن) 93	مولف: طاہر سلطانی	2006ء
سید الشہدا حضرت حمزہ	مرتب: طاہر سلطانی	2007ء
ذکر خیر البشر	انتخاب: محمد نعمان طاہر	2007ء
حمد وثناء کبریا	مرتب: مسعود انور فاروقی	2007ء
ذکر آمد مصطفیٰ	مرتب: طاہر سلطانی	2007ء
ارمغان حمد ونعت	مرتب: حافظ نعمان طاہر	2007ء
چمنستان حمد ونعت (انتخاب)	مرتب: محمد نعمان طاہر	2007ء
خوشبوؤں کا سفر (تذکرہ) 94	مولف: طاہر سلطانی	2007ء
سلام (بدرگاہ خیر الانام)	مرتب: طاہر سلطانی	2007ء
ذوق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (دیوان حمد ونعت)	خورشید خاور امروہوی	2007ء
عشق کبریا و عشق رسول	عبدالحفیظ قادری	2007ء
روشنی حرا سے (سیرت مصطفیٰ)	ڈاکٹر شمس جیلانی	2008ء
ارمغان حمد (حمدیہ ونعتیہ ہائیکو نمبر)	مرتب: طاہر سلطانی	2008ء

93 جہان حمد کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) طاہر سلطانی شمارہ نمبر 16 اگست 2006ء ص 520

94 جہان حمد کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) طاہر سلطانی شمارہ نمبر 17 2008ء ص 272

ارمغانِ حمد (حمدیہ و نعتیہ نظمیں)	مرتب: طاہر سلطانی	2008ء
ایوانِ حمد و نعت (انتخاب)	حافظ محمد نعمان طاہر	2008ء
کلیات منور بدایونی	مرتب: سلطان احمد	2008ء
جانِ دو عالم	رفیق مغل	2009ء
پاکستان کے نعت گو شعرا (جلد سوم)	مرتب: سید محمد قاسم	2010ء
سائبان	حیات نظامی	2010ء
خیابانِ نعت	اقبال عالم	2010ء
التجا[95]	حسن اکبر کمال	2010ء
سوئے حرم	ارشد صابری	2011ء
روح الہام (غیر منقوط مجموعہ)	شاعر لکھنوی	2011ء
العظمت للہ (مجموعہ حمد)	گہر اعظمی	2011ء
اللہ کی سنت (اشاعت دوم)	منظر عارفی	2011ء

آپ نے ادارۂ چمنستان حمد و نعت (ٹرسٹ) اور جہان حمد پبلی کیشنز کراچی کی حمدیہ و نعتیہ کتب کے حوالے سے کاوشیں ملاحظہ کیں۔ یہ ادارہ اپنے قیام سے لے کر آج تک حمد و نعت کے فروغ میں اپنا حصہ ملا رہا ہے۔ اور حمدیہ و نعتیہ کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری ہے۔ اگر ادارے کا حسن عمل اسی تواتر اور تسلسل سے جاری رہا تو یقیناً اس ادارے کا شمار بھی صف اول کے نعتیہ مکتبوں اور اداروں میں ہونے لگے گا۔

مذکورہ بالا ادارے کی آپ نے نعتیہ خدمات ملاحظہ کیں۔ اب ایک اور نعت کے مخلص خدمت گزار صبیح رحمانی کے قائم کردہ ادارے اقلیم نعت اور نعت ریسرچ سینٹر کی کتابی خدمات کو دیکھا جائے گا۔

اقلیم نعت اور نعت ریسرچ سینٹر کراچی پاکستان

صبیح رحمانی ایک مقناطیسی شخصیت کا نام ہے[96]۔ انہوں نے کم وقت میں بہت زیادہ کام کر دکھائے ہیں۔ نعتیہ ادب کے حوالے سے ان کی خدمات نا قابل فراموش ہیں۔ بیک وقت کئی جہتوں اور سمتوں میں کام

---

95 کمال حسن اکبر — التجا — سیپ پبلی کیشنز کراچی — 2002ء — ص96

96 نعت رنگ کراچی — کتابی سلسلہ (مدیر) صبیح رحمانی — شمارہ نمبر1 اپریل 1995ء — ص336

کرتے ہیں ان کی حاضری دماغی اور حاضر جوابی ضرب المثل ہے۔ خود کام کرتے ہیں اور دوسروں کے کاموں کو بھی سراہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نعتیہ کاموں کی فہرست بہت طویل ہے۔ پہلے اقلیم نعت اور پھر نعت ریسرچ سینٹر کراچی پاکستان کے زیر اہتمام شعبہ نعت کے موضوعات پر کتب شائع کر چکے ہیں۔ نعتیہ مکتبوں اور اداروں کی تاریخ میں بالخصوص موجودہ عہد میں ان کے مکتبے اور ادارے کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ صبیح رحمانی کے قائم کردہ ادارے نے کتب کم شائع کی ہیں۔ مگر جو بھی نعتیہ کتب شائع ہوئی ہیں وہ اپنے اپنے موضوعات کے حوالے سے منتخب اور لاجواب کتب ہیں۔ صبیح رحمانی اس ہنر نازک سے بخوبی واقف ہیں کہ ان کے ادارے سے کن کن کتب کی اشاعت ہونا چاہیے۔ وہ اپنے ادارہ کی جانب سے کتب کی گنتی بڑھانے میں مصروف نہیں بلکہ وہ مقدار سے زیادہ معیار پر توجہ دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ادارے سے شائع ہونے والی کتب کی مانگ میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ صبیح رحمانی نے ''نعت رنگ'' کراچی، شمارہ نمبر 22 ستمبر 2011ء (صفحہ نمبر 2) میں ''نعت ریسرچ سینٹر کی مطبوعات'' شائع کی ہیں۔ ہم وہی نعتیہ کتب کی فہرست معمولی تبدیلیوں کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

اقلیم نعت اور نعت ریسرچ سینٹر کراچی پاکستان کی نگرانی میں شائع ہونے والی نعتیہ کتب

اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر [97]	(ڈاکٹریٹ)	ڈاکٹر عاصی کرنالی
اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ [98]	(تنقید)	رشید وارثی
نعت میں کیسے کہوں		پروفیسر محمد اقبال جاوید
غالب اور ثنائے خواجہ		صبیح رحمانی
نعت کی تخلیقی سچائیاں		عزیز احسن
ہنر نازک ہے		عزیز احسن
اردو نعت اور جدید اسالیب		عزیز احسن
نعت نگر کا باسی		صبیح رحمانی
جادۂ رحمت کا مسافر		ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی

97 عاصی کرنالی اردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر اقلیم نعت کراچی 2001ء ص 670

98 رشید وارثی اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ اقلیم نعت کراچی 2011ء ص 320

بہشت تضامین	(نعتیہ تضمینات)	حافظ عبدالغفار حافظ
خیر البشر	(میلادنامہ)	نور بانو محجوب
نعت اور تنقید نعت	(تنقید)	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی
فن اداریہ نویسی اور نعت رنگ	(تنقید)	ڈاکٹر افضال احمد انور
نعت رنگ اہل علم کی نظر میں	(تنقید و تجزیہ)	ڈاکٹر شبیر احمد قادری
فہرست کتب خانہ نعت ریسرچ سینٹر 99	(کتابیات)	محمد طاہر قریشی
زبور حرم	(کلیات نعت)	پروفیسر اقبال عظیم
شہ لولاک	(نعتیہ شعری مجموعہ)	امان خان دل
جادۂ رحمت	(انگریزی مجموعہ)	جسٹس منیر مغل
اشاریہ نعت رنگ	(بیس شمارے)	ڈاکٹر سہیل شفیق
سرکار کے قدموں میں	(انگریزی ترجمہ)	سارہ کاظمی
شہپر توفیق	(نعتیہ شعری مجموعہ)	عزیز احسن
قوسین	(نعتیہ شعری مجموعہ)	آفتاب کریمی
نزول	(نعتیہ شعری مجموعہ)	شفیق الدین شارق
آنکھ بنی کشکول	(نعتیہ شعری مجموعہ)	آفتاب کریمی
آپ 100	(نعتیہ شعری مجموعہ)	حنیف اسعدی
کرم و نجات کا سلسلہ	(نعتیہ شعری مجموعہ)	عزیز احسن
نعت اور سلام	(نعتیہ شعری مجموعہ)	وحیدہ نسیم
ممدوح خلائق	(نعتیہ شعری مجموعہ)	آفتاب کریمی
کتابی سلسلہ "نعت رنگ" کراچی	(بائیس شمارے)	مرتب: صبیح رحمانی

اقلیم نعت اور نعت ریسرچ سینٹر کی جانب سے شائع ہونے والی فہرست کا احوال ہم نے آپ کے سامنے

99 طاہر قریشی محمد فہرست کتب خانہ نعت ریسرچ سینٹر کراچی 2009ء ص 388

100 حنیف اسعدی آپ اقلیم نعت کراچی 1996ء ص 154

پیش کیا ہے۔ یہ فہرست مکمل نہیں ہے۔ صبیح رحمانی کے سامنے جو بھی کتاب آ گئی اسے اس فہرست میں شامل کردیا ہے۔ وگرنہ نعتیہ کتب کی یہ فہرست طویل ہے۔ فی الحال موصوف نے بیک وقت کئی کتب کا منصوبہ ایک ساتھ شروع کیا ہے۔ یہ تمام کتب بھی عنقریب زیور طباعت سے آراستہ ہوا چاہتی ہیں۔

مذکورہ بالا اقلیم نعت اور نعت ریسرچ سینٹر کراچی کی نعتیہ خدمات کے بعد اب آئندہ المدینہ دارالاشاعت لاہور کو دیکھا جائے گا۔

المدینہ دارالاشاعت لاہور

نعت مرکز...... المدینہ دارالاشاعت یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ 38 اردو بازار لاہور میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کے بانی اور روح رواں ماہنامہ ''کاروان نعت'' لاہور[101] کے مرتب محمد ابرار حنیف مغل ہیں۔ وہ اپنے ماہنامہ کاروان نعت کے ذریعے شعبہ نعت میں عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ انہوں نے ماہنامہ کاروان نعت کو فروغ عشق رسول کے لئے وقف کردیا ہے۔ وہ صبح ومسا فروغ حمد ونعت کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

ابرار مغل نے المدینہ دارالاشاعت پرائیویٹ لمیٹڈ کے نام سے ایک اشاعتی ادارہ قائم کیا ہے۔ یہ ادارہ دیگر موضوعات پر کتب شائع کرنے کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ شعبہ نعت کی کتب کا بھی اہتمام کرتا ہے۔ ابرار مغل کی ذاتی کوششوں کے طفیل اس ادارہ نے شعبہ نعت میں نمایاں مقام حاصل کرلیا ہے۔ اس ادارے کی جانب سے شعبہ نعت کے حوالے سے متعدد اہم نعتیہ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ ایسے اداروں کا المیہ ہے کہ یہ حضرات اپنی شائع شدہ کتب کی کوئی فہرست شائع نہیں کرتے۔ اگر کوئی فہرست جاری بھی کردیں تو اس کا دائرہ کار اتنا محدود ہوتا ہے کہ یہ متعلقہ شخصیات تک نہیں پہنچ پاتی۔ پھر یہ ادارے نعتیہ کتب کی ترسیل کا بھی شکوہ کرتے ہیں جب تک نعتیہ کتب کے کام کو مقناطیسی اور تحریکی انداز میں نہیں شروع کیا جائے گا۔ اس وقت تک صورتحال یہی رہے گی۔

ماہنامہ کاروان نعت لاہور ایسا موثر ذریعہ ہے کہ جس کے تحت المدینہ دارالاشاعت کی تمام مطبوعہ کتب کی فہرست ہر ماہ شائع کی جاسکتی ہے۔ ادارے کا یہ عمل، حسن عمل کا درجہ حاصل کرلے گا۔ تمام نعتیہ مکتبے اور ادارے اگر اس نہج پر کام کریں تو شعبہ نعت کی ترقی کا انداز ہی کچھ اور ہوگا۔ اب بھی بہت سارے مخلصین نعت ایسے ہیں کہ جو نعتیہ کتب کے حصول کے لئے جگہ جگہ مارے پھرتے ہیں۔ مگر انہیں مطلوبہ کتب دستیاب نہیں ہوتیں۔

---

101. کاروان نعت لاہور کتابی سلسلہ (چیف ایڈیٹر) شوکت علی شمارہ نمبر 1 نومبر 2004 ص 64

تمام قارئین نعت کی سہولت کے لئے ہمیں اپنے اپنے نعتیہ مکتبوں اور اداروں کے دائرہ کار کو وسعت دینا ہوگی۔ تا کہ شعبہ نعت کی کتب کے سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات کو دور کیا جا سکے۔ یہ مسئلہ کسی ایک نعتیہ مکتبے یا ادارے کا نہیں بلکہ تمام ہی ان مسائل سے دوچار ہیں۔ کوئی سا بھی علاقہ یا شہر ہو صورتحال سب جگہ یکساں ہے۔

المدینہ دارالاشاعت، لاہور کی چند کتب کی فہرست ہم آپ کے سامنے پیش کرر ہے ہیں۔

عشق رسول 102	احسان الحق احسان سہارنپوری	2003ء
سوہنے دیاں یاداں (پنجابی)	ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم	2001ء
صدقہ ہے مدینے والے کا	ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم	2001ء
قصیدۂ بردہ (مع پنجابی ترجمہ)	(مترجم) اسیر عابد	2008ء
در کی گدائی	بابو محمد رمضان شاہد	2008ء
محمد جان محبوبی	شکیب وجدانی صابر	2006ء
آقا دا کرم ہوسی (پنجابی)	صائمہ یاسمین	2001ء
لوح و قلم	صاحبزادہ محمد حنیف حیرت طاہر سیفائی	1999ء
بخت رسا 103	محمد عارف قادری	2008ء
سبز بادل	اخلاق عاطف	2008ء
رنگ نعت (نعت رنگ سے انتخاب نعت) 104	پروفیسر محمد فیروز شاہ	2006ء
شہر کرم	محمد منیر قصوری	2007ء
تاجدار ملک سخن (کلام رضا پر تحقیق)	پروفیسر محمد اکرم رضا	س۔ن

نعتیہ مکتبوں اور اداروں کے جائزہ میں آپ نے المدینہ دارالاشاعت لاہور جو ماہنامہ کاروان نعت لاہور کا ذیلی ادارہ ہے اس کی خدمات ملاحظہ کیں۔

مندرجہ بالا باب کی روشنی میں مندرجہ ذیل قسم کے نتائج سامنے آئے۔

1- نعت لوگوں کی اصلاح احوال کا سبب ہے۔ نعت سے قلوب و اذہان میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔

---

102 احسان سہارنپوری عشق رسول المدینہ دارالاشاعت لاہور 2003ء، ص 164

103 عارف قادری، محمد بخت رسا 2008ء ص 240

104 فیروز شاہ، محمد رنگ نعت 2006ء ص 336

2- نعت اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ سے الفت اور عمل کا جذبہ بیدار کرتی ہے۔

3- نعت سے عوام الناس کے قلوب آلائش اور آلودگی سے پاک ہو کر اللہ کی وحدانیت کے نور سے جگمگانے لگتے ہیں۔

4- نعت کا خصوصی امتیاز یہ ہے کہ وہ اپنے سننے والے کو راہ نجات عطا کر دیتی ہے۔

5- نعت سرچشمہ ہدایت اور سراسر راستی کا باعث ہے۔

اس باب کے بعد باب پنجم میں پاکستان میں اردو نعت کے آئندہ اثرات کو دیکھا جائے گا نعت کے ماضی نعت کے حال اور نعت کے مستقبل کے حوالے سے اس موضوع کا جائزہ لیا جائے گا۔ تا کہ پاکستان میں اردو نعت کے آئندہ عوامل کے خدوخال کو دیکھا جا سکے۔

باب پنجم

پاکستان میں اُردو نعت گوئی کے آئندہ اثرات

باب پنجم

پاکستان میں اردو نعت گوئی کے آئندہ اثرات

تمہید

باب چہارم میں نعت کے سلسلے میں قابل ذکر نعتیہ خدمات انجام دینے والی شخصیات کا ذکر مقصود تھا۔اس کے ساتھ ہی نعتیہ تنظیموں مکتبوں اور اداروں کا جائزہ بھی پیش کیا گیا تھا۔جس میں فروغ نعت اور ترقی نعت کی مختلف جہات بیان ہوئی تھیں۔زیر نظر باب پنجم میں پاکستان میں اردو نعت گوئی کے آئندہ اثرات کا جائزہ لیا جائے گا جس میں جدید ٹیکنالوجی کے حوالے سے الیکٹرونک میڈیا اور پاکستان میں نعت گوئی کے موجودہ عوامل اور اثرات کے تناظر میں مستقبل یعنی آئندہ کے اثرات پیش کیے جائیں گے۔اس کے ساتھ ہی کچھ منفی اثرات کا بھی ذکر کیا جائے گا جو نعت کے مثبت اثرات کو متاثر کر رہے ہیں۔تا کہ پاکستان میں اردو نعت گوئی کے مثبت اور دور رس نتائج برآمد ہو سکیں۔کیونکہ قرآنی پیغام ورفعنا لک ذکرک (اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا) کی صدائیں ہر آنے والے لمحوں میں بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی ہیں۔

نعت اور انٹرنیٹ

نعت نے اس جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی کو بھی اپنے حصار میں لے لیا ہے۔اب ریڈیو ہو یا ٹی وی، کیبل ہو یا کمپیوٹر، موبائل فون ہو یا انٹرنیٹ سب ہی نعت سے سیراب نظر آتے ہیں۔ان میں سے بہت سی چیزوں کو خرافات سے تعبیر کیا جاتا ہے جو خرافات کو بری طرح سے عام بھی کر رہی ہیں۔مگر ذکر رسول ﷺ کا یہ فیضان ہے کہ ان ہی تمام چیزوں سے قرآن کی تلاوت، اسلام کی حقانیت، حمد و نعت کے ترانے روز و شب بلند ہو رہے ہیں۔ان سب نے پوری دنیا کو حق آشنا بنانے کے لئے جدوجہد شروع کر دی ہے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعے نعت کا فروغ کس طرح سے ممکن ہے۔

انٹرنیٹ کے ذریعے نعت کا فروغ کیسے ممکن ہے۔انٹرنیٹ آج کے جدید میڈیا کی حیرت انگیز اور بہت زیادہ طاقتور ایجاد ہے۔انٹرنیٹ نے موجودہ زمانے پر انقلابی اثرات مرتب کئے ہیں۔عموماً کہا جاتا ہے کہ ہر ایجاد بذات خود محض برائی یا گندگی نہیں، بلکہ اس کے مثبت یا منفی استعمال پر منحصر ہے کہ ہم اسے کیسے استعمال کرتے

ہیں۔ فی زمانہ تو یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ مسلم معاشرے کے بچوں اور نوجوانوں میں اس کے غلط اور برے طریقے رائج ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انٹرنیٹ سے کس طرح شعبہ نعت کے لئے فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

دین اسلام کی اشاعت اور اس کا آفاقی پیغام بصورت نعت پہنچانا امت مسلمہ کی اولین ذمہ داری ہے۔ انٹرنیٹ کے توسط سے یہ کام آسان ہوگیا ہے۔ مسلمانوں کو انٹرنیٹ کی زیادہ ضرورت ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات فرمودات نبوی کے علاوہ نعت کے آفاقی پیغام کو دنیا کے کونے کونے اور ہر گھر میں پہنچا سکیں۔ نبی کریم ﷺ نے اسلام پہنچنے کی جو پیشن گوئیاں فرمائی تھیں ان کے پورا ہونے کا ذریعہ ہر انٹرنیٹ کے علاوہ دوسرا کون سا ہوسکتا ہے۔ یقیناً انٹرنیٹ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ انسانیت کی بھلائی، ہدایت اور اصلاح کے لئے اس کے ذریعے سے بہت زیادہ سہولیات پیدا ہوگئی ہیں۔ وہ کام جو برسوں میں لاکھوں' کروڑوں روپے خرچ کرنے اور میلوں مسافت طے کرنے کے بعد ہوتا تھا۔ وہ آج گھر بیٹھے تھوڑی سی رقم خرچ کر کے کیا جاسکتا ہے۔

آپ اپنے گھر اور دفتر میں بیٹھے بیٹھے پوری دنیا اور دنیا کے ہر گھر میں قرآن وسنت کا پیغام' اسلامی تعلیمات' فرمودات نبوی اور نعت مصطفوی کا محبت بھرا پیغام سنا سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر نعتیہ اسکالر' نعتیہ تنظیمیں' نعتیہ مکتبے' نعتیہ ادارے' نعت خواں' نقیبان محفل نعت گو حضرات اور شعبہ نعت کا وہ سنجیدہ طبقہ جو اخلاص' خاموشی سے بغیر کسی صلہ وستائش کے اس کے فروغ میں مصروف ہے وہ طبقہ نعت کے آفاقی پیغام' اس کی حقانیت اس کی اہمیت اور اس کی صداقت کو انسانوں تک پہنچائیں گے۔ لوگوں کے قلوب واذہان کو عشق رسول ﷺ سے سرشار کریں گے۔ تو اسی صورت میں باطل نظاموں اور کھوکھلی تہذیبوں کے سحر کو ختم کرنے میں کامیاب ہوسکیں گے۔ آج سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی سطح پر اسلام اور کفر، دین اور لادینیت، اسلامی اور مغربی تہذیب اسلام اور مشرکانہ مذاہب' یہودیت' عیسائیت' بدھ مت اور ہندومت کے درمیان جو فکری ٹکراؤ ہے۔ اسے اسلامی بالادستی کے ذریعے ختم کیا جاسکتا ہے۔ ادیان باطلہ پر عملی میدان میں غلبہ حاصل کیا جائے۔ نعتیہ تحریکات' علمائے کرام اور اسکالرز حضرات کو عالمی سطح پر فروغ نعت یعنی عشق رسول ﷺ کے پرچار کی منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ نعت کے مختلف موضوعات کو مختلف اداروں اور نعتیہ تنظیموں کے سپرد کیا جائے۔ تاکہ انٹرنیٹ پر منظم انداز سے کام کیا جاسکے۔ اہداف مقرر کئے جائیں اور انہیں حاصل کرنے کی حتی الامکان کوشش کی جائے۔ اس کا جائزہ بھی لیا جاتا رہے۔ اور جہاں کمی یا ہلکا پن محسوس ہو اسے دور کیا جائے۔ امت مسلمہ اپنی

خداداد صلاحیتیں بالخصوص علمائے کرام اور نعتیہ اسکالرز بصورت نعت علمی میدان میں فتح اور بالادستی حاصل کریں گے تو مسلم امہ سیاسی میدان میں بھی فتح مبین حاصل کر سکتی ہے۔ اور فتح اس کا مقدر بن سکتی ہے۔ گویا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اب جنگیں میڈیا کے ذریعے ہی لڑی اور جیتی جا سکیں گی۔ اگر مسلم امہ نے اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں کیا اور اس جدید میڈیا کو بھرپور انداز سے اپنی توجہ کا مرکز نہیں بنایا تو معرکہ حق و باطل میں کامیابی ناممکن ہے۔ کیونکہ پوری دنیا میں باطل پرست کفار نے عالم اسلام کے خلاف میڈیا کی جنگ کا آغاز کر دیا۔ بنیاد پرستی دہشت گردی اور رجعت پسندی کی اصطلاحیں امت مسلمہ کے نام سے منسوب کر دی گئیں ہیں۔

ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ مسلم امہ مدافعانہ بلکہ معذرت خواہانہ انداز کو ختم کرتے ہوئے دین اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف منفی پروپیگنڈے کا میڈیا کے ذریعے ہی جواب دے تاکہ اہل مغرب کو اسلام کی حقیقی روح یعنی جذبہ عشق رسول سے روشناس کرایا جا سکے۔ اسلام امن و سلامتی اور خیر و عافیت کا مذہب ہے۔ پوری دنیا میں چین و سکون صرف اور صرف اسلام کے ابدی و آفاقی پیغام کے ذریعے ہی قائم کیا جا سکتا ہے۔ نعت اور انٹرنیٹ کے بعد اب آئندہ نعت، موبائل ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے مثبت استعمال کو بیان کیا جائے گا۔

نعت، موبائل ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کا استعمال:

انسانی تاریخ کا جائزہ لینے سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ انسان ہمیشہ نئی سوچ اور نئی چیزوں کی جانب راغب رہا ہے اور اپنی ضروریات کو حاصل کرنے کے لئے اس نے مختلف ایجادات کا سہارا لیا ہے۔ انٹرنیٹ موجودہ دور میں گھر بیٹھے معلومات حاصل کرنے محفوظ کرنے اپنے عزیز رشتہ دار اور دوستوں سے بات کرنے کا سب سے بہترین اور مفید ذریعہ ہے۔ کیسی بھی معلومات ہوں سب انٹرنیٹ کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہیں۔ معلومات کو محفوظ کرنے کے لئے ویب سائٹس جب کہ بات چیت کے لئے بے شمار لنکس موجود ہیں۔ آج کل متعدد ایسی یونیورسٹیاں ہیں جو تعلیم انٹرنیٹ کے ذریعے فراہم کر رہی ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر متعدد کمپنیوں نے انٹرنیٹ سروس موبائل پر جاری کر دی ہے۔ جس کا بہت فائدہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ جہاں لوگوں کو ای میلز، چیٹنگ اور معلومات کے لئے کمپیوٹر کا استعمال ضروری تھا۔ اب با آسانی چھوٹی سی ٹیکنالوجی کے ذریعے کہیں پر بھی انٹرنیٹ کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہم کمپیوٹر کو کہیں بھی ساتھ نہیں لے جا سکتے اور نہ ہی اسے جیب میں رکھ سکتے ہیں۔ موبائل فون کہیں پر بھی با آسانی لے جایا جا سکتا ہے۔ اور اس کا وزن بھی کمپیوٹر اور لیپ ٹاپ

کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ موجودہ دور میں لوگوں کو انٹرنیٹ کی ضرورت ہے اس لئے وہ چاہیں گے کہ صرف ایک جگہ بیٹھ کر انہیں انٹرنیٹ مہیا نہ ہو بلکہ وہ ہر جگہ اس کا استعمال چاہتے ہیں۔ اب اس تناظر میں ہم نعت کے فروغ کا جائزہ لیتے ہیں۔ پاکستان کی اکثریت موبائل فون کا استعمال کرتی ہے۔ نعت گو اور نعت خواں حضرات تمام رابطے موبائل فون کے ذریعے کرتے ہیں۔ موبائل فون پر نعتیہ ٹونز اکثر بجتی سنائی دیتی ہیں۔ رابطے کے تقریباً ذرائع موبائل فون کے محتاج ہو چکے ہیں۔ اب بڑی بڑی نعتیہ تنظیمیں اور نعتیہ ادارے موبائل فون کے ذریعے اپنی نعتیہ خدمات کو عام کر رہی ہیں۔ موبائل فون انٹرنیٹ کے ذریعے کہیں بھی بیٹھ کر انٹرنیٹ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نعتیہ تقریبات اور نعتیہ محافل کی ریکارڈنگ اب موبائل فون کے ذریعے کی جا رہی ہے۔ کئی کئی گھنٹے کی فلمیں اس پر باآسانی بن جاتی ہیں۔ کم خرچ بالا نشین کی یہ روایت زوروں پر ہے۔ اب ایک عام سا آدمی بھی اپنی تقریبات کو اس کے ذریعے محفوظ کر سکتا ہے۔

موبائل فون انٹرنیٹ کے ذریعے نعت کے ابدی و آفاقی پیغام کو صرف ملکی سطح پر نہیں بلکہ بین الاقوامی طور پر عام کیا جا سکتا ہے۔ پاکستانیوں بالخصوص نعت سے محبت کرنے والوں کو اس انقلاب آفریں جدید ٹیکنالوجی سے بھرپور فائدہ اٹھانا پڑے گا۔ آج ہم عشق رسول کے جذبے کو بصورت نعت عام کر سکتے ہیں۔ اگر نوجوان اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ اس کو مثبت استعمال کریں تو پورا ملک امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اسلامی اقدار کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے تعلیم کو عام کیا جا سکتا ہے۔ اصلاح معاشرے کی ہر روایت کو سازگار بنایا جا سکتا ہے۔ موجودہ دور میں ملک بجلی کے بدترین بحران سے دوچار ہے جس کی وجہ سے لوڈشیڈنگ معمول بن چکی ہے۔ اس تکلیف دہ صورتحال کے پیش نظر بجلی کا استعمال کئے بغیر موبائل جی پی آر ایس سے انٹرنیٹ کا پابندی سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ جدید ٹیکنالوجی فروغ نعت کے لئے آئندہ آنے والے دور میں بہت مفید ثابت ہوگی۔ بشرطیکہ اس سلسلے میں کوئی جامع منصوبہ بندی کی جائے۔ کیونکہ موجودہ اور آئندہ آنے والا دور ان انقلاب آفریں ایجادات کا دور ہے۔ جس سے بھرپور اور مفید نتائج شعبہ نعت کے لئے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ نعت موبائل ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے مثبت استعمال کے بعد اب آئندہ نعت اور ٹیلی ویژن کے فروغ کا ذکر کیا جائے گا۔

نعت اور ٹیلی ویژن

آج ٹیلی ویژن نے ساری دنیا میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ مواصلاتی میدان میں سائنسی ترقی کی بدولت جغرافیائی سرحدیں سمٹ کر ٹی وی میں سما گئی ہیں۔ اب لاکھوں کروڑوں میل دور ہونے والے واقعات براہ راست ٹی وی کی اسکرین پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ اب پاکستان ٹیلی ویژن کے تمام اسٹیشنوں کو مائیکرو ویو نظام سے منسلک کر دیا گیا

ہے۔جس سے ایک اسٹیشن سے ٹیلی کاسٹ ہونے والا پروگرام بیک وقت پورے ملک میں دیکھا جاتا ہے۔نعت کے فروغ میں پاکستان ٹیلی ویژن نے اہم کردارادا کیا ہے اب تو پی ٹی وی کے بھی کئی چینل ہیں جن میں پی ٹی وی ہوم، پی ٹی وی نیوز، پی ٹی وی ورلڈ اور پی ٹی وی نیشنل پر عوام کے لئے معلوماتی، تفریحی، مذہبی، تعلیمی اور نعتیہ پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ پاکستان میں نجی چینلز نے بھی اسلام کے فروغ اور پیغمبر اسلام کے انقلابی پیغام کو عام کررہے ہیں۔ان نجی چینلز میں بعض چینلز تو مکمل طور پر پاکستان میں نعت کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔خصوصیت کے ساتھ کیو ٹی وی، مدنی چینل، حق ٹی وی، میٹرو ون ٹی وی، لبیک ٹی وی، اسلامک ویژن (کیبل چینل) نعتیہ محافل، نعتیہ مذاکرے، نعتیہ کتب، نعت خواں، نعت گو اور ریسرچ اسکالرز کو نمائندگی دی جاتی ہے۔نعت خوانی کے چھوٹے بڑے پروگرام ترتیب دیئے جاتے ہیں۔نعت خوانوں کی دل پر اثر کرنے والی نعتیں نشر کی جاتی ہیں۔ذکر رسول کے اثرات سے معاشرے کا ہر طبقہ فیض یاب ہوتا ہے۔انفارمیشن کے دور میں زیادہ تر انفارمیشن ہمارے پاس الیکٹرونک میڈیا کے ذریعے پہنچتی ہیں اور الیکٹرونک میڈیا میں ٹی وی کی حیثیت بڑی مسلمہ ہے۔پوری دنیا میں ہونے والا کوئی بھی واقعہ ہم ٹی وی کے ذریعے اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ پاکستان سے نشر ہونے والے اسلامی اور نعتیہ پروگرام پوری دنیا میں دلچسپی اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ٹی وی کی اہمیت کے پیش نظر اس کے اثرات بھی زیادہ دیرپا اور دوررس ہیں۔ٹی وی کے ذریعے ہم لوگوں میں اصلاح معاشرہ کی تحریک شروع کرسکتے ہیں۔اسلام کے خلاف بین الاقوامی سطح پر ہونے والے پروپیگنڈہ کا دفاع کرسکتے ہیں۔اسلام کے آفاقی وابدی پروگرام کی تشہیر کرسکتے ہیں۔قوت عشق سے ہر پست کو بالا کرسکتے ہیں۔دہر میں اسم محمد سے اجالا کرسکتے ہیں۔ایمان میں حرارت پیدا کرنے کے لئے جذبہ عشق رسول ﷺ بصورت نعت بیدار کرسکتے ہیں۔اسلامی تعلیمات کو جامع منصوبہ بندی کے تحت عام کرسکتے ہیں۔فرمودات نبوی کے سائے میں پوری دنیا کو امن وسلامتی کا گہوارہ بناسکتے ہیں۔نعت مصطفوی کی جوت جگائی جاسکتی ہے۔غرض یہ کہ ٹی وی چینلز کے ذریعے پوری دنیا کو اسلامی پرچم کے سائے تلے جمع کرسکتے ہیں محمد (ﷺ) سے وفا کے صلے میں صرف یہ جہاں ہی نہیں بلکہ لوح وقلم کی ربانی تابانیاں بھی حاصل ہوسکتی ہیں۔آئندہ آنے والے دور میں ٹی وی چینلز کے بہت زیادہ اثرات پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔اس میں نعت کے اثرات سرفہرست ہوں گے۔نعت اور ٹیلی ویژن کے استعمال کے بعد اب نعت اور ریڈیو کی کاوشوں کا ذکر مقصود ہوگا۔

نعت اور ریڈیو

ریڈیو کی ایجاد ذرائع ابلاغ واظہار میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ریڈیو سے پہلے صرف اخبارات ہی

ابلاغ واظہار کا واحد ذریعہ تھے۔ مگر آج ابلاغ کی دنیا میں ریڈیو کو ایک اہم اور بلند مقام حاصل ہے ریڈیو کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گزشتہ نصف صدی کے اندر ریڈیو تمام دنیا میں پھیل گیا اور اس وقت دنیا کے ہر بڑے شہر میں ریڈیو اسٹیشن موجود ہے۔

پاکستان کے ذرائع ابلاغ میں ریڈیو کو ابتدا ہی سے کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ ریڈیو نے قرآن، اسلام اور نعت رسول ﷺ کے فروغ نمائندگی کا حق ادا کیا ہے۔ ریڈیو نے اپنے سے منسلک افراد کی مثالی تربیت کی تھی۔ ریڈیو کو اگر ابتدائی تربیت گاہ" کے نام سے موسوم کیا جائے تو یہ قطعی مناسب ہوگا۔ اس حقیقت کے اعتراف میں بھی کوئی حرج نہیں کہ دیگر ذرائع ابلاغ بالخصوص ٹی وی، کمپیوٹر انٹرنیٹ اور موبائل فون انٹرنیٹ نے نئی نسل کو ریڈیو سے بہت دور کر دیا ہے مگر اس کے باوجود ریڈیو نے جدید انداز سے پاکستان میں اپنی خدمات کو جاری رکھا ہے۔ بلکہ اس کے پھیلاؤ اور وسعت میں بھی اضافہ ہورہا ہے۔ ریڈیو پاکستان دنیا کے مختلف ملکوں کے لئے متفرق زبانوں میں پروگرام پیش کرتا ہے۔ عربی، فارسی، انگریزی، فرانسیسی، ترکی، انڈونیشی، ہندی، گجراتی، تامل، برمی، نیپالی وغیرہ میں بعض پروگرام صرف خبروں پر مشتمل ہوتے ہیں، بعض میں خبروں کے علاوہ بھی دیگر موضوعات شامل ہوتے ہیں۔

جدید ٹیکنالوجی کے اس دور میں ہر شعبہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ہر شعبے میں نت نئی ایجادات سامنے آکر عقل کو دنگ کر دیتی ہیں۔ اسی طرح آج کے جدید دور میں ریڈیو کا سائز اور وزن کم ہوگیا ہے۔ بلکہ کوئی بھی شخص خواہ وہ کسی بھی پیشے سے تعلق رکھتا ہو، ریڈیو سیٹ کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے اور جب چاہے ریڈیو نشریات سے مستفید ہوسکتا ہے۔ اب تو موبائل سیٹ میں بھی ریڈیو کی سہولت موجود ہے۔ آپ چلتے پھرتے، گھر، دفتر یا دوران سفر بھی ریڈیو پروگرام سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں۔ ٹی وی کے انتہائی فروغ کے بعد یہ خدشہ ہو چلا تھا کہ شاید نئی نسل ریڈیو اور ریڈیو کی دیرینہ خدمات سے واقف نہ رہ سکے۔ مگر موبائل میں ریڈیو کے ذریعے نجی طور پر ریڈیو چینل کی مراعات کا اعلان کیا۔ تو بے شمار ریڈیو چینل معرض وجود میں آکر اپنی اپنی نشریات نشر کر رہے ہیں۔ ایف ایم ریڈیو نے پاکستان میں ریڈیائی نشریات میں ایک انقلاب برپا کر دیا ہے۔ پاکستان میں ایف ایم چینلوں کی بڑھتی ہوئی تعداد بلاشبہ ان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کا بھرپور ثبوت ہے۔ اس وقت پاکستان میں ایف ایم 104,103,101,100,95,91,89 اور 106 اپنی نشریات نشر کر رہے ہیں۔

ان چینلوں پر مختلف موضوعات پر نشر ہونے والے پروگرام مثلاً سماجی و معاشرتی مسائل، تعلیمی و سائنسی موضوعات، سیاسی و معاشی حالات پر بے لاگ تبصرے، صحت اور تعلیم کے مسائل، فن و ثقافت کی ترویج و ترقی، تلاوت قرآن کریم، حمد باری تعالیٰ، نعت رسول کریم مختلف اسلامی موضوعات پر تقاریر، محافل میلاد، نعتیہ

مشاعرے، نعت گو اور نعت خوانوں سے گفتگو، شہر میں منعقد ہونے والی مختلف محافل نعت کی روداد وغیرہ، غرض یہ کہ اتنے سارے ریڈیو چینلوں کی موجودگی میں کہیں نہ کہیں سے نعتیں ضرور سنائی دے رہی ہوتی ہیں۔ ذکر خدا اور رسول کے یہی موجودہ اثرات آنے والے وقتوں میں اس پاکستانی قوم کے لئے رہنما اور تقویت کا باعث ہوں گے۔ نعت اور ریڈیو کے بعد اب آئندہ پاکستان میں فروغ نعت کے سب سے زیادہ موثر ذریعے نعتیہ کتب کی اشاعت فہرست شائع کی جائے گی۔ جس میں پاکستان بھر سے شائع ہونے والی نعتیہ کتب کو پیش کیا جائے گا۔

اردو نعت سے انٹرنیٹ کا خزانہ خالی ہے

انٹرنیٹ پر اردو میں نعت کی تعریف، نعت کی تاریخ اور نعت کا مکمل تعارف بھی موجود نہیں ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ اردو نعت کے عنوان سے انٹرنیٹ پر صرف چند صفحات اور وہ بھی عامیانہ انداز میں ہیں۔ جن پر تحقیقی و علمی انداز سے نہیں بلکہ ایک عام سے معلوماتی انداز میں صرف چند باتیں تحریر ہیں۔ انٹرنیٹ پر (نعت۔ وکیپیڈیا) کے نام سے یہ مواد موجود ہے "نعت" کے عنوان سے بہت مختصر تعریف ہے۔ تاریخ کے عنوان سے نعت کی ابتدا بیان ہوئی ہے۔ "صحابہ نعت گو شعراء" کے عنوان سے صرف سات صحابہ کرام کے نام درج ہیں۔ "علما نعت گو شعراء" کے عنوان سے کل 8 شعرائے کے نام دیئے گئے ہیں "نعت خوانی اولیاء اللہ کی نظر میں" ساڑھے چار لائن کی تعریف کے بعد 9 اولیاء اللہ کے صرف اسمائے گرامی کو تحریر کیا گیا ہے "مسلم نعت گو شعراء" کے عنوان سے کل 27 شعرائے کرام کے نام درج ہیں۔ "غیر مسلم نعت گو شعراء" کے عنوان سے ساڑھے چار لائن اور کنور مہندر سنگھ بیدی اور رانا بھگوان داس کے اشعار شامل ہیں۔ "نعت خواں" کے عنوان جلی سے کل 12 نعت خوانوں کے نام دیئے گئے ہیں۔ کل چار صفحات میں یہ مبہم تذکرہ شامل ہے۔ اردو نعت کے حوالے سے انٹرنیٹ پر یقیناً دیگر اداروں کے خدمات اور کتب موجود ہیں۔ مگر انٹرنیٹ پر نعت کا معلوماتی اجتماعی مواد موجود نہیں۔ جس میں نعت کی قرآن و حدیث کی روشنی میں اہمیت بیان کی گئی ہو۔ یا نعت کے موضوع پر مفید اور سیر حاصل گفتگو موجود ہو۔ نعت سے محبت کرنے والوں کو چاہیے کہ انٹرنیٹ کے گوشہ نعت کو بھی سیراب کریں۔ تاکہ جدید ٹیکنالوجی کے اس طلسم ہوش ربا یعنی انٹرنیٹ کو بھی نعت کی لذتوں سے آشنا کیا جا سکے۔

جب کہ انٹرنیٹ پر نعت خواں حضرات کی نعتیں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ نعت خوانی اور نعت خواں حضرات سے تو انٹرنیٹ مالا مال ہے صرف اگر کمی ہے تو اردو نعت کی۔ جس کی جانب اہل نظر نے توجہ کرنی ہوگی تاکہ انٹرنیٹ پر نعت کی اس تشنگی کو سیرابی میں بدلا جا سکے۔ اب پاکستان میں اُردو نعتیہ شاعری کے حوالے سے شائع ہونے والی مختلف کُتب کی فہرست کو دیکھا جائے گا۔

پاکستان سے شائع ہونے والی نعتیہ کتب

پاکستان سے شائع ہونے والی نعتیہ کتب کے اثرات آئندہ آنے والے وقتوں میں بہت شدت سے محسوس کیے جائیں گے۔ یہ تمام نعتیہ کتب آئندہ وقتوں میں راہ نما ثابت ہوں گی۔ پاکستان سے شائع ہونے والی نعتیہ کتب کی فہرست میں صرف وہ کتابیں شامل ہیں، جن کا تعلق پاکستان سے ہے۔ اس فہرست میں بعض ایسی کتب بھی نظر آئیں گی جو ابتداً ہندوستان سے شائع ہوئی تھیں۔ بعد ازاں پاکستان سے بھی ان کے نئے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں۔ ان کو بھی اس فہرست میں شامل کرلیا گیا ہے۔ اس فہرست کی تیاری میں پاکستان سے شائع ہونے والی نعتیہ کتب کی فہرستوں کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ ان تمام فہرستوں کی مدد سے اس فہرست کو تیار کیا گیا ہے۔ ہر فہرست نگار نے اپنی دسترس اور معلومات کے مطابق کتب فہرست شائع کی ہے۔ ہر فہرست میں اکثر نعتیہ کتب کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اس فہرست میں شاعر کا نام اور سالِ اشاعت کو مرکزِ نظر بنایا گیا ہے۔

ابرار صدیقی بدایونی	صد رنگ	1980ء
اثر احمد علی	عطر جذبات	1965ء
اثر زبیری	سلسبیل	1983ء
اثر شمشاد علی	نور نظر	1986ء
اثر صہبائی	بحضور سرور کائنات	1958ء
اثر عبدالجبار شیخ	ثنائے آقا	2002ء
اثر فاضلی بے پوری	تجلیات حرم	1989ء
اثر لدھیانوی	عکس جمال	1986ء
اثر لطیف	صحیفہ ذات	1992ء
اثر لطیف	سرکار دو عالم	1995ء
اثر لطیف	شافع محشر	1995ء
اثر احمد علی	عطر جذبات	1965ء
اثر لطیف	چراغ راہ حرم	1994ء
اثر لطیف	صحیفہ نور	1992ء
اثر لطیف	صحیفۂ نعت	1989ء
احسان فاروقی پیرزادہ	نور الہدیٰ	1981ء
احسان فاروقی	تجلیات	1962ء
احسان فاروقی	تجلیات	1962ء
احمد اللہ فاروقی	ورفعنا لک ذکرک	1988ء
احمد حسین قریشی	دیوان حمد و نعت	1994ء
احمد سہارنپوری، محمد احمد	ہلال طیبہ	1985ء
احمد، محمد احمد علی صدیقی	گلہائے سخن	2002ء
اختر اقبال	راز ہدایت	1977ء
اختر اکرم علی	کیف و سرور	1991ء
اختر الحامدی	انوار عقیدت	1972ء
اختر الحامدی	جمال رسول	1960ء
اختر الحامدی	کمال رسول	1960ء
اختر الحامدی	نعت محل	1974ء
اختر امروہوی	ارمغان عقیدت	1983ء
اختر بجنوری	مضراب جاں	1986ء
اختر پرویز، پرویز الرحمٰن	صاحب معراج	2002ء
اختر حسین اختر	ترتیل	1965ء
اختر رضا بریلوی	سفینۂ بخشش	1990ء
اختر لکھنوی محمود الحسن	حضور	1988ء
اختر لکھنوی محمود الحسن	سرکار	1995ء
اختر مہروز	رحمتوں کا سایہ	1992ء

اختر ہوشیار پوری	برگ سبز	1987ء	اقبال صفی پوری	رحمت لقب	1988ء
اختر، حکیم محمد	نذرانہ عقیدت	1994ء	اقبال صلاح الدین	حدیث آشنا	1981ء
ادب سیمابی	شاخ طوبیٰ	1967ء	اقبال عالم محمد اقبال	خیابان نعت	2010ء
ادیب رائے پوری	اس قدم کے نشاں	1977ء	اقبال عظیم سید اقبال پروفیسر	پیکر نور	سن ندارد
ادیب رائے پوری	تصویر کمال محبت	1979ء	اقبال عظیم سید اقبال پروفیسر	درودوں کا گجرا سلاموں کی ڈالی (جریدہ)	2005ء
ادیب رائے پوری	مقصود کائنات	1998ء	اقبال عظیم سید اقبال پروفیسر	زبور حرم کلیات نعت	1999ء
ارمان اکبر آبادی	سروش سدرہ	1986ء	اقبال عظیم سید اقبال پروفیسر	قاب قوسین	1984ء
ازھر درانی	کشکول	1990ء	الطاف احسانی الطاف علی سید	حمد وثناء	سن ندارد
اسد ملتانی	تحفہ حرم	1954ء	الطاف احسانی الطاف علی سید	نقوش عقیدت	سن ندارد
اسرار عارفی	ہادی برحق	1997ء	الطاف احسانی	شعاع ایمان	1980ء
اسلم محمد	محفل سرکار	1992ء	الطاف احسانی	شعاع دل	1975ء
اصطفا لکھنوی	تنویر	1960ء	الطاف احسانی	شمیم حرا	1989ء
اصطفا لکھنوی	دفتر رباعیات	1949ء	الطاف احسانی	نزول کرم	1984ء
اصغر سودائی	شہ دوسرا	1989ء	الطاف احسانی	نزول کرم	1984ء
اصغر علی شاہ	پیامبر فجر	1985ء	الطاف قریشی	ثناء	1983ء
اطہر محمد اطہر سعید صدیقی	ماہ تاب حرا	2004ء	الیاس برنی	معروضہ	1952ء
اظہار اشرف	اظہار عقیدت	1992ء	الیاس جسٹس محمد	قدیر وبشیر	1994ء
اظہر خدا بخش	دیوان اظہر	1982ء	الیاس، جسٹس محمد	شان دو کریم	1993ء
اظہر علی خان کنور	کلیات اظہر	2009ء	امجد حیدر آبادی	رباعیات امجد	1960ء
اعجاز رحمانی	اعجاز مصطفیٰ	1973ء	امید فاضلی	مرے آقا	1984ء
اعجاز رحمانی	افکار کی خوشبو	1987ء	امین علی نقوی	حسن محمد	1992ء
اعجاز رحمانی	پہلی کرن آخری روشنی	1982ء	امین علی نقوی	عشق محمد	1988ء
اعظم چشتی	غذائے روح	1976ء	امین علی نقوی	محمد ہی محمد	1985ء
اعظم چشتی	نیر اعظم	1970ء	امین گیلانی	سرمایہ درویش	1994ء
افتخار حیدر	صبح ازل	1994ء	انجم رحمانی	صاحب الجمال	1986ء
افسر بیخودی	افسر انبیاء	1960ء	انجم نیازی	حرا کی خوشبو	1985ء
افسر بیخودی	تابش افسر ظہور انور	1948ء	انجم نیازی	حرا کی خوشبو	1985ء
افسر بیخودی	افسر جلیل	1960ء	انجم وحید	شمع فروزاں	1988ء
افسر بیخودی	میلاد حسن پیغمبر	1952ء	انجم وزیر آبادی	مینائے کوثر	1969ء
افضل کوٹلوی	عرش تمنا	1990ء	انجم قمر الدین	ستون نعت	1993ء
افق کاظمی امروہوی	فروغ محامد	1960ء	انجم محمد مشرف حسین ڈاکٹر	نعتیہ تروینیاں	2010ء
اقبال سہیل اعظم گڑھی	موج کوثر	1994ء	انجم قمر الدین	حسنت جمیع خصالہ	1979ء

انصار الہ آبادی	اشک متبسم	1414ھ	بخار طیگ ح۔ہ	چاند ستارے	1984ء
انصار الہ آبادی	تحفہ نظامی	1985ء	بدر فاروقی محمد زبیر شاہ	اشک فروزاں	1990ء
انصار الہ آبادی	صلوٰۃ وسلام	1414ھ	بدر ساگری	القلم	1986ء
انصار الہ آبادی	سراج السالکین	1993ء	بدر بدر عالم	صبائے بدر	1986ء
انصار الہ آبادی	کلام لاکلام	سن ندارد	برق اجمیری محمد عبدالعظیم	افکار برق	1992ء
انصار الہ آبادی	مظہر العلوم	1417ھ	برقی حافظ محمد	گلدستہ برقی	1994ء
انصار الہ آبادی	الحمد اللہ الذی	سن ندارد	بسمل آغائی	سلسلہ خواب	1980ء
انصاری عبدالرب	جشن ربیع	1994ء	بسیط غلام نبی	نغمات نعت النبی	1979ء
انوار صولت	خطبۂ تبوک (منظوم)	1974ء	بشریٰ شمس	سحر کا غازہ	1992ء
انوار ظہوری	حرف منزہ	1993ء	بشیر اللہ جبلپوری	سراج منیر	1979ء
انوار عثمانی	جلوۂ سرکار	1993ء	بشیر زواری	تحفۂ نعت	1968ء
انور انور حسین	مہر جہاں تاب	1989ء	بشیر فاروق	مہر حجاز	1992ء
انور جمال	لولاک لما	1984ء	بشیر فاروق	مینار حرم	1987ء
انور ڈیرہ دونی	افکار قدس	1980ء	بقا نظامی شہپر	جبرئیل	1992ء
انور فیروز پوری	مختار کل	1977ء	بقا نظامی	لوائے حمد	1988ء
انور قادری	ریاض مدینہ	1980ء	بگش محبت خان	ضوفشاں	1990ء
انوری انور فاخرہ	عشق محمدی (حصہ دوئم)	1977ء	بہزاد لکھنوی	ثنائے حبیب	1954ء
انوری انور فاخرہ	گلہائے عقیدت	1987ء	بہزاد لکھنوی	ذکر حضور	1956ء
انور ابوالفاروق	انوار سخن	1980ء	بہزاد لکھنوی	کرم بالائے کرم	سن ندارد
انیس اسماعیل	چراغ عالمین	1985ء	بہزاد لکھنوی	کفر و ایمان	1948ء
اویسی غلام حسین	سروتے	1977ء	بیان یزدانی میرٹھی	قندیل حرم	1974ء
ایاز صدیقی	ثنائے محمد	1993ء	بیکھن رجپوری	نیر حرم	1988ء
ایوبی صلاح الدین	نعت ایوبی	1986ء	بیدل جبل پوری عبدالباقی	انوار طیبہ	سن ندارد
آباد چیلی بھیتی	مینائے تصور	1982ء	بیدل فاروقی	بحضور صاحب لولاک	1983ء
آبرو شعیب	نظر نظر طیبہ	1993ء	بیدم شاہ وارثی	مصحف بیدم	1981ء
آثم نظامی	صہبائے مدینہ	1965ء	بیکس جبل پوری	دیوان بیکس	1965ء
آرزو اکبرآبادی	کیف بہاراں	1957ء	پرواز ریاض احمد	طلع البدر علینا	1989ء
آسی ضیائی	حسرت نعت	1982ء	پروین جاوید	سر طیبہ	2005ء
آغا صادق	چشمہ کوثر	1967ء	پریمی اجمیری عبدالرشید حکیم	رنگ نکہت روشنی	1998ء
آغا صادق	شاخ طوبیٰ	1953ء	پھول تنویر الدین احمد صدیقی	انوار حرا	1997ء
آفاق منصور	آفاق نما	1986ء	پھول تنویر الدین احمد صدیقی	قندیل حرا	2003ء
باقی صدیقی	زاد سفر	1984ء	پیامی مرادآبادی	ثنائے حبیب	1983ء

تاباں عابدی	جلوۂ تاباں	1984ء	حافظ لدھیانوی	صل علیٰ النبی	1990ء
تابش دہلوی مسعود الحسن	تقدیس	1985ء	حافظ لدھیانوی	کیف مسلسل	1982ء
تابش صمدانی	برگ ثنا	1988ء	حافظ لدھیانوی	مطلع فاراں	1987ء
تاج الدین احمد	آفتاب تاج	1950ء	حافظ لدھیانوی	معراج سفر	1990ء
تاج جام نگری	گنجینۂ تاج سر عرش	1952ء	حافظ لدھیانوی	معراج فن	1994ء
تاج ظہیر احمد	نور و نغمہ	1978ء	حافظ لدھیانوی	نشید حضوری	1980ء
تائب حفیظ	وسلموا تسلیما	1990ء	حافظ لدھیانوی	نعتیہ رباعیات	1992ء
تائب عبدالغنی	ارمغان نیاز	1994ء	حافظ لدھیانوی	نعتیہ قطعات	1981ء
تائب حفیظ	صلوا علیہ وآلہ	1978ء	حافظ لدھیانوی	یا صاحب الجمال	1990ء
تبسم رمضان	اے خاصہ خاصان رسل	1974ء	حافظ عبدالغفار	ارمغان حافظ	2002ء
ترمذی شیر محمد	شان مصطفیٰ	1955ء	حامد الوارثی	نغمہ نور	1986ء
تقی دہلوی	کلیات تقی	1981ء	حادی حبیب اللہ	جمالستان رحمت	1992ء
ثریا واسطی	عروج	1982ء	حبیب احمد حافظ	میلاد حبیب	1981ء
ثمر عبدالکریم	شعر و الہام	1962ء	حبیب احمد نقشبندی	نذر حبیب	1978ء
ثمر عبدالکریم	احسن تقویم	1982ء	حبیب اللہ قاری	ثنائے حبیب	1991ء
ثمر عبدالکریم	شاخ سدرہ	1975ء	حبیبی محمد افضل	صدائے حبیبی	1993ء
ثناء علیم النساء	نور حق	1999ء	حسن زبیری	سرود طیبہ	1984ء
جامی بدایونی	زاد آخرت	1992ء	حسین سحر	تقدیس	1989ء
جامی علیگ محمد حسن زبیری	سرود طیبہ	1984ء	حشمت علی	کلام حشمت	1984ء
جعفر بلوچ	بیعت	1989ء	حشمت یوسفی	جمال الہام	1985ء
جمیل حسین رضوی	اوصاف ختم المرسلین	1978ء	حفیظ صدیقی	لازوال	1992ء
جمیل عظیم آبادی	وحدت و مدحت	1988ء	حفیظ نقشبندی	وسیلۂ بخشش	1990ء
جمیل نقوی سید جمیل احمد	ارمغان جمیل	1405ھ	حکیم امامی	خشت خوں	1957ء
جوہر سید سخاوت علی	تجلی انوار	1993ء	حمید الدین احمد سید	گلہائے عقیدت	2001ء
چنگیز اے آر	گلدستہ حمد و نعت	1985ء	حمید لکھنوی	گلبانگ حرم	1968ء
حافظ عبدالغفار	ارمغان حافظ	1985ء	حنیف احمد	نعت رسول مقبول	1983ء
حافظ عبدالغفار	قصیدہ رسول تہامی	1988ء	حنیف اسعدی حنیف احمد	ذکر خیر الانام	1984ء
حافظ عبدالغفار	نگار عقیدت	1989ء	حنیف اسعدی حنیف احمد	آپ ﷺ	1996ء
حافظ لدھیانوی	کیف مسلسل	1982ء	حیات نظامی	سائبان	2010ء
حافظ لدھیانوی	تائید جبریل	1992ء	حیرت الہ آبادی	منارۂ نور	1989ء
حافظ لدھیانوی	ثنائے خواجہ	1971ء	خادم محمد حنیف	نوائے خادم	1987ء
حافظ لدھیانوی	جذب حسان	1991ء	خاری اجمیری	نکہت و نور	1985ء

خاکی القادری	ذکر صل علیٰ	1994ء	دارا طفیل	بعد از خدا	1982ء
خاکی القادری	نغمات طیبات	1996ء	دانش شفیع حیدر	خزینۂ دین مبین	1993ء
خاکی مسعود رضا	معراج سخن	1990ء	دانش احسان	دارین	1974ء
خاکی مسعود رضا	نور و نکہت	1990ء	دانیال ساجد	معہ سرمایہ حیات	1992ء
خاکی عزیز الدین	ذکر خیر الوریٰ	1989ء	درد کاکوروی	درد کا درماں	1967ء
خالد احمد	تشبیب	1984ء	درد کاکوروی	قصیدہ بردہ شریف (منظوم ترجمہ)	1968ء
خالد بزمی	سنہری جالیوں کے سامنے	1993ء	درد کاکوروی	جام کوثر	1969ء
خالد بزمی	سید سادات	1994ء	دل ضمیر علی	حضرت محمد (منظوم سیرت)	1970ء
خالد عبدالرحمان	خیاباں خیاباں ارم	1993	دلدار علی بدایونی	دیوان دلدار علی	1964ء
خالد عرفان	الہام	1986ء	ذاکر علی خاں	رخت سفر	1985ء
خالد محمود نقشبندی	قدم قدم سجدے	1982ء	ذبیح اسماعیل	شراب طہور	1984ء
خالد محمود نقشبندی	قرار جاں	1974ء	ذبیح ترمذی سید اسماعیل رضا	جہان شمس (علامہ شمس بریلوی)	1992ء
خالد محمود نقشبندی	حسن ازل	1997ء	ذبیح، محمد اسماعیل	نالہ ذبیح	1965ء
خالد، عبدالعزیز	فارقلیط	1964ء	ذکی قریشی	حرف نیاز	1989ء
خالد، عبدالعزیز	حطایا	1976ء	ذکی قریشی	خورشید حرا	1984ء
خالد، عبدالعزیز	طاب طاب	1981ء	ذکی قریشی	ریاض نعت	1993ء
خالد، عبدالعزیز	عبدہ	1982ء	ذکی قریشی	ساز عقیدت	1987ء
خالد، عبدالعزیز	ماذ ماذ	1979ء	ذکی قریشی	عنوان تمنا	1990ء
خالد، عبدالعزیز	منحمنا	1966ء	ذکی قریشی	مہر فاراں	1990ء
خاور رحمان	بعد از خدا بزرگ توئی	1985ء	ذکی قریشی	نور و نکہت	1987ء
خضر حسین	پیام خضر	1994ء	ذکی قریشی	نوید رحمت	1993ء
خلیق قریشی	برگ سدرہ	1991ء	ذوقی مظفر نگری	نجم سحر	1980ء
خواجہ دل محمد	شان مصطفیٰ	1955ء	ذہین شاہ تاجی محمد طاسین	لمعات جمال	1966ء
خورشید اقبال حیدر	پھر مری زندگی معتبر ہو گئی	1996ء	رابعہ نہاں	نور چہرے کے	1982ء
خورشید اللہ پوری	خورشید رسالت	1987ء	رابعہ نہاں	صبح تجلی	1991
خورشید اللہ پوری	خورشید نبوت	1993ء	راجا محمود اختر کیانی	عقیدت	1971ء
خورشید آرا بیگم	آخری کرنیں	1979ء	راز کاشمیری	لوح بھی تو قلم بھی تو	1988ء
خیال احمد	نفس نفس خوشبو	1993ء	راز، مرزا رفیع الدین بیگ	روشنی کے خدوخال	2005ء
خیال آفاقی	عود سخن	2006ء	راسخ عرفانی	ارمغان حرم	1977ء
خیال بینائی	نور کی ندیاں رواں	1987ء	راسخ عرفانی	حدیث جاں	1981ء
خیال، احمد علی	چراغ حب شاہ دیں	2007ء	راسخ عرفانی	ذکر خیر	1979ء
دارا طفیل	المزمل	1986ء	راسخ عرفانی	غبار حجاز	1961ء

راسخ عرفانی	نسیم مُنیٰ	1985ء	زکی کیفی	کیفیات	1980ء
راسخ عرفانی	نکہت حرا	1989ء	زمان سہرابی محمد حنیف	ذکر رسول	2001ء
راشد بزمی	عقیدت	1984ء	زیدی، تہور علی	نمود صبح	1988ء
راشد بزمی	عقیدت	1984ء	ساجد اسدی	انوار سخن	1977ء
راغب مرادآبادی	بحضور خاتم الانبیا	1985ء	ساجد اسدی	پیامبر مغفرت	1975ء
راغب مرادآبادی	بدر الدجیٰ	1991ء	ساجد اسدی	پیامبر مغفرت	1975ء
راغب مرادآبادی	مدح رسول	1983ء	ساجد اسدی	قند مکرر	1977ء
راغب مرادآبادی	مدحت خیر البشر	1979ء	ساجد مرادآبادی	سراپا نور ہے وہ ذات اقدس	2009ء
راغب مرادآبادی	جادۂ رحمت	1993ء	ساغر صدیقی	سبز گنبد	1971ء
راہی، امتیاز احمد	مدحت کے چراغ (مرتبہ قمر وارثی)	1998ء	ساغر شہدی	ماحی	1985ء
رحمان خاور	بعد از خدا بزرگ توئی	1985ء	ساقی گجراتی	زادِ عقبیٰ	1987ء
رحمٰن کیانی	شمشیر ضیاء بار	1977ء	سالک اخلاق احمد	مدحت شان رسول	1985ء
رشید وارثی عبد الرشید خاں	خوشبوئے التفات	2004ء	سالک عبد الغنی	رجائے بخشش	1981ء
رضیہ احمد بیگم	میلاد وحاشی	1990ء	سالک نقوی	یاد حرمین	1970ء
رضیہ انور امروہوی	دشت تنہائی	1994ء	ستار وارثی	آیۂ رحمت	1979ء
رضی محمد حسین	آئینہ کلام	1977ء	ستار وارثی	حرف معتبر	1994ء
رعنا اکبرآبادی	تسبیح رعنا	1969ء	ستار وارثی	معطر معطر	1986ء
رعنا بادشاہ حسین	برق تجلی	1986ء	سجاد مرزا	چراغ آرزو	1992ء
رمضان تبسم	اے خاصہ خاصان رسل	1974ء	سجاد مرزا	کیف دوام	1988ء
روشن اجمیری	حکیم فیضان نظر	1984ء	سخن سجاد	حاضری و حضوری	2008ء
رئیس جمالی	وحدت کے پھول	1990ء	سراج اکبرآبادی	کلام سراج	1985ء
رہبر چشتی	رہبر رہبراں	1993ء	سرشار صدیقی	اساس	1990ء
رہبر چشتی	گلدستۂ نعت	1962ء	سرور بجنوری	حمد و نعت	1982ء
رہبر چشتی	گلہائے نعت	1960ء	سرور بجنوری	نعت و منقبت	1983ء
رہبر چشتی	نبی الحرمین	1995ء	سرو سہارنپوری	زخمۂ دل	1974ء
ریاض زیدی	پھولوں کی ڈالی	1989ء	سعید دہلوی	جان ایماں	1998ء
ریاض سہروردی	دیوان ریاض	1982ء	سعید وارثی محمد سعید خان	ورثہ	1988ء
ریاض سہروردی	دیوان ریاض	سن ندارد	سکندر حیا بریلوی	رنگ رنگ عقیدت	1977ء
ریاض سہروردی	ریاض رسول (حصہ دوئم)	1972ء	سکندر لکھنوی	ارمغان حرم	1974ء
ریحان رضا خان	ریحان بخشش	1994ء	سکندر لکھنوی	امام القبلتین	1981ء
ریحانہ تبسم	مہکتے حرف	1985ء	سکندر لکھنوی	تسکین روح	1963ء
زاہدی اطہر حسین	کتاب حرم	1983ء	سکندر لکھنوی	سحاب رحمت	1968ء

سکندر لکھنوی	سراجاً منیراً	1980ء
سکندر لکھنوی	سفینۂ دل	1979ء
سکندر لکھنوی	سید المرسلین	1983ء
سکندر لکھنوی	قاسم خلد	1980ء
سکندر لکھنوی	گلستان ثناء	1986ء
سکندر لکھنوی	مختار کونین	1987ء
سکندر لکھنوی	ممدوح کائنات	1976ء
سکندر لکھنوی	نعت حبیب کریم	1985ء
سلطان محمود	گلدستۂ عقیدت	1983ء
سلمان گیلانی	عبدہٗ و رسولہ	1994ء
سلیم علی اکبر	ثنائے حبیب	1986ء
سلیم گیلانی	سیدنا	1987ء
سلیم محمد	ریاض ہاشمی	1959ء
سہیل اختر	قوس عقیدت	1984ء
سہیل غازی پوری	شہر علم	1987ء
سہیل غازی پوری	مکے سے مدینے	2009ء
سیف زلفی	روشنی	1978ء
سیفی فرید آبادی سید مکرم علی	ارمغان سیفی	1984ء
سیماب اکبر آبادی	ساز حجاز	1982ء
شاد افسری	شاخ بریدہ	1980ء
شاد محمد احمد	صل علیٰ	1980ء
شارب مقبول	مہر جہاں تاب	1990ء
شارق بلیاوی	ایمان و عقیدت کے پھول	2007ء
شارق شفیق الدین	نزول	1999ء
شاعر لکھنوی	نکہت و نور	2000ء
شاکر خادمی سید شاکر علی	نغمۂ نور	2006ء
شائق میر سید علی	گلگشت بہشت	1964ء
شاہد الوری	حمد و ثنا	1984ء
شبیر حسن انصاری	یاد نبی میں	1985ء
شجیع خورشید فاطمہ	جان کون و مکاں	2002ء
شرقی عبدالعزیز	فیوض الحرمین	1976ء
شریف امروہوی	صبح تجلی	1991ء
شریف امروہوی	قندیل عرش	1987ء
شفیق احمد فاروقی	سلام ربی علیٰ نبی	2009ء
شفیق اکبر آبادی	ذکر حبیب	1975ء
شفیق حسن	معراج نفس رسول	1979ء
شکیل بدایونی	نغمۂ فردوس	1988ء
شکیل مدنی محمد شکیل	حرف معطر	سن ندارد
شمس الحق بخاری	مثنوی جمال	1982ء
شمس الحق بخاری	مثنوی جمال محمد	1982ء
شمس الحق نظامی	طلوع شمس	1989ء
شمس پٹنوی	تجلیات شمس	1976ء
شمس وارثی	حرف معتبر	1992ء
شمس وارثی	حرف و نوا	1975ء
شمیم یزدانی	بقعۂ انوار	1977ء
شوکت ہاشمی	شاخ نور	1994ء
شیخ نکانوی	برق تپاں	1988ء
شیدا جبل پوری	زادراہ	1985ء
شیدا محمد اقبال	حریم نعت	1984ء
شیدا وارثی	نعت حبیب	1980ء
صابر براری	آمنہ کا چاند	1961ء
صابر براری	جام طہور	1978ء
صابر براری	فردوس عقیدت	1957ء
صابر بریلوی	ارمغان حق	1980ء
صابر بریلوی	بخشش رب	1987ء
صابر کاسگنجوی	قندیل نور	1977ء
صابر کشور علی	شعاع نور	1991ء
صابر کوثر محمد صابر انصاری	حرا کا چاند	1987ء
صائم چشتی	آس خنک شہرے	1979ء
صائم چشتی	حسن کائنات	1981ء
صائم چشتی	روح کائنات	1977ء
صائم چشتی	شان کائنات	1982ء
صائم چشتی	فردوس نعت	1986ء
صائم چشتی	نوائے صائم	1985ء

صبا اکبرآبادی	دست دعا	2003ء
صبا متھراوی	دربار رسالت میں	1972ء
صبا متھراوی	مصدر الہام	1981ء
صبیح رحمانی سید صبیح الدین	جادۂ رحمت	1993ء
صبیح رحمانی سید صبیح الدین	ماہ طیبہ	1409ھ
صدا جگراتوی	نورالانوار	1985ء
صدا گجراتی	گلدستہ نعت	1985ء
صدف جالندھری	دریتیم	1980ء
صدیق فتحپوری	اظہار عقیدت	1987ء
صدیقی عبداللہ بلال	قصیدہ بردہ شریف (منظوم ترجمہ)	1970ء
صفدر گنوری	تاریخی حقیقتیں	سن ندارد
صوفی عبدالغنی وارثی	میلاد غنی	1958ء
صوفی عبدالقادر	رسالہ نعت رسول کریم	1962ء
صوفی عبدالقادر	گلدستہ نور	1962ء
صہبا اختر	اقرا	1981ء
ضامن علی حسنی	ضامن حقیقت	1986ء
ضمیر اطہر	فرط عقیدت	1983ء
ضمیر اطہر	قصیدہ بردہ شریف (منظوم ترجمہ)	1983ء
ضمیر جعفری	ارمغان ضمیر	1974ء
ضمیر جعفری	نعت نذرانہ	1993ء
ضیاء القادری	خزینہ بہشت	1959ء
ضیاء القادری	دیار نبی	1950ء
ضیاء القادری	نغمہ ربانی	1957ء
ضیاء القادری	نغمہ ہائے مبارک	1949ء
ضیاء مظفر احمد سید	روح کا ساز	1996ء
ضیاء ضیاء الحسن	ضیائے مصطفیٰ	2002ء
طالب جلال	ابر کرم	1991ء
طالب عبدالعلیم کے	یا اللہ یا رسول	1993ء
طالب، طالب حسین	پھول حمد و نعت کے	1982ء
طالق ہمدانی	افکار جمیل	1960ء
طاہر سلطانی	مدینے کی مہک	1989ء
طاہر سلطانی	نعت میری زندگی	1997ء
طاہر سیف الدین	قصیدہ بلا الف	1972ء
طاہر شکیل احمد	صل اللہ یا محمد	1985ء
طاہری جمال	کون و مکاں	1992ء
طاہرہ صدیقی	فریاد طاہرہ	1976ء
طفیل ہوشیارپوری	رحمت یزداں	1992ء
طور نورانی	چراغ طور	1988ء
ظافر ممتاز	بدر کمال	1990ء
ظفر علی خان	خمستان حجاز	1987ء
ظفر عمر زبیری	کتاب حمد و نعت	1993ء
ظہوری محمد علی	نوائے ظہوری	1980ء
ظہیر الدین علوی	چشمۂ کوثر	1966ء
ظہیر صدیقی	محفل نعت	1984ء
ظہیر صدیقی	خیر الوریٰ	1979ء
عابد بریلوی	کھلتا ہے دل کا گلشن سرکار کی گلی میں	2001ء
عابد عبدالکریم	نور مصطفیٰ	1990ء
عابد نظامی	رؤف رحیم	1990ء
عابد نظامی	صل علیٰ محمد	1985ء
عابد نظامی	فیضان کرم	1983ء
عابد نظامی	میان دو کریم	1994ء
عاجز عبدالرحمان	جام طہور	1975ء
عارف اکبرآبادی	فردوس آرزو	1991ء
عارف رحمانی	موج عرفاں	1992ء
عارف رضا	عطا کی خوشبو	1991ء
عارف سیمابی	عرفانیت	1985ء
عارف عبدالمتین	بے مثال	1985ء
عارف لکھنوی	رحمۃ للعالمین	2002ء
عاشق محمد	عقیدت کے پھول	1979ء
عاشق، عاشق حسین	بستان فیوض	1987ء
عاصم گیلانی	وسیلہ	1985ء
عاصی کرنالی	حرف شیریں	1993ء
عاصی کرنالی	مدحت	1976ء
عاصی کرنالی	نعتوں کے گلاب	1986ء

عاقل اکبرآبادی	گلدستۂ نعت	1952ء	علیم، علیم الدین	گنبد خضرا کی ٹھنڈک	1993ء
عاقل بریلوی	نذرانہ	1979ء	عمر دراز	انوار مدینہ	1994ء
عالم حمید بیگ	طیبہ کو چلو	1978ء	عمران القادری	حدیقۂ عمران	1416ھ
عالم حمید بیگ	رحمت کے دریچے	1982ء	عنایت، عنایت اللہ	والیٔ بطحیٰ	1959ء
عبدالرحمان	ہوائے طیبہ	1981ء	عنبر وارثی	العشق ہو اللہ	1991ء
عبدالسلام حکیم	ثنائے محمد	1988ء	غافل اجمیری	برکات النعت	1996ء
عبدالقادر	چراغ عقبیٰ	1965ء	غافل کرنالی	قندیل حرم	1972ء
عبداللطیف	نعت لطیف	1964ء	غریب، محمد حسین	گلدستۂ تسلیمات	1974ء
عبدالمجید صدیقی	صدق مقال	1956ء	غریب، محمد حسین	گلدستۂ تسلیمات	1974ء
عبدٗ عبدالرحمان	عرفان عبد	1991ء	غلام مصطفیٰ	سرشک تبسم	1988ء
عبرت صدیقی	موج کوثر	1982ء	غنی جبل پوری	آیات عشق (دوئم)	1983ء
عرش صدیقی	کملی میں بارات	1991ء	غنی جبل پوری	مثنوی بحر عشق	1983ء
عرفان رشدی	چراغ مصطفوی	1968ء	غنی جبل پوری	نذرانۂ ادب	1963ء
عرفان رضوی	راہ حجاز	1990ء	غنی جبل پوری	نغمات عشق	1971ء
عرفان رضوی	گہرہائے فروزاں	1989ء	غنی دہلوی	نسیم حجاز	1991ء
عزمی محمد احمد	گل فشاں	1984ء	غوث متھراوی	بلاوا	1992ء
عزمی انوار	آدم تا رحمت عالم	1997ء	فاخر احمد	سبز گنبد نیلا آسمان	1992ء
عزیز احسن عبدالعزیز خان	شہپر توفیق	2009ء	فاضل عثمانی	دستۂ گل	1992ء
عزیز احسن عبدالعزیز خان	کرم ونجات کا سلسلہ	2005ء	فاطمہ بلگرامی	میلاد زہرا	1982ء
عزیز الحق عزیز	گفتار عزیز	1982ء	فانی، عبدالمجید	سلام عقیدت	1952ء
عزیز حاصل پوری	تضمین مبین	1982ء	فدا حسین شاہ	ارمغان عقیدت	1989ء
عزیز حاصل پوری	جام نور	1961ء	فدا خالدی دہلوی	م۔س	1983ء
عزیز حاصل پوری	جمال نور	1983ء	فروغ احمد	نوائے بردہ شریف (منظوم ترجمہ)	1975ء
عزیز حاصل پوری	صحیفۂ نور	1983ء	فریدی خواجہ محمد یار	دیوان محمدی (بار پنجم)	1991ء
عزیز لدھیانوی	متاع عزیز	1980ء	فریدی، غلام فرید	المعراج	1991ء
عزیز لطیفی	صبح بہاراں	1987ء	فضل جالندھری	معجزات رسول (بار دوم)	1985ء
عزیز معینی	سرچشمۂ جود و کرم	1994ء	فضل حق	آہنگ حجاز	1970ء
عزیز یار خان	بہار گلشن نعت	1990ء	فضل حق	مہر عرب	1975ء
عشقی جعفر علی	مطلع انوار	1978ء	فقیر افضل	عطائے محمد	1991ء
عصمت عزیز سیدہ	حرفوں کی پکار	2000ء	فقیر قادری غلام رسول	کلیات قادری	1985ء
عطش، ریاض الدین	ورد نفس	1992ء	فقیر قادری	افکار قادری	1973ء
علیم الٰہ آبادی	محامد سید المرسلین	1957ء	فقیر قادری	بادۂ رنداں	1969ء

فقیر قادری	جذبات قادری	1973ء	کرم حیدری	نعم	1980ء
فقیر قادری	چشم نم	1973ء	کرم حیدری	یاایھا الرسول	1986ء
فقیر قادری	نغمات قادری	1973ء	کریمی آفتاب	آنکھ بنی کشکول	1997ء
فیروز الدین	سلام فیروز	1949ء	کریمی آفتاب	توسین	2005ء
قادری عنایت	رسول صدائے فقیر	1989ء	کریمی آفتاب	ممدوح خلائق	2008ء
قمری کانپوری	نور ازل	1980ء	کفیل احمد قادری	رحمت مصطفیٰ	1992ء
قمر القادری	لمعات قمر	1992ء	کفیل احمد قادری	نور ایمان	1994ء
قمر اجنالوی	قصیدہ بنام خیر الانام	1990ء	کلام ابو الکلام حاجی	توشۂ آخرت	2008ء
قمر جلالوی سید محمد حسین	عقیدت جاوداں	سن ندارد	کلام رضوی رفیق احمد	شمیم عقیدت	سن ندارد
قمر حجازی	نوید سحر	1978ء	کلام رفیق احمد	یا رسول اللہ	1988ء
قمر زیدی	شفاعت	1991ء	کوثر بریلوی محمد فاروق	یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ	1997ء
قمر سلطانہ سید	تنویر حرا	1999ء	کیف اختیار حسین	کیفیات	1991ء
قمر صدیقی	حرف حرف روشنی	1982ء	گوہر ملسیانی	مظہر نور	1982ء
قمر میرٹھی	شمس و قمر	1976ء	گہر اعظمی انصار الحق قریشی	ثنائے رسول	1987ء
قمر وارثی	شمس الضحیٰ	1986ء	گہر اعظمی انصار الحق قریشی	محمد رسول اللہ (نعتیہ قصیدہ)	2010ء
قمر وارثی	کہف الوریٰ	1995ء	گہر اعظمی انصار الحق قریشی	ہادی برحق	2008ء
قمر ہاشمی	مرسل آخر	1982ء	گہر اعظمی	سوئے حرم سوئے طیبہ	1986ء
قمر یزدانی	ساغر کوثر	1988ء	گہر اعظمی انصار الحق قریشی	خیر البشر	1996ء
قمر یزدانی	مہر درخشاں	1980ء	گہر اعظمی انصار الحق قریشی	حضور میرے	2001ء
قمر یزدانی	تحفانہ محمد	1968ء	گہر اعظمی انصار الحق قریشی	رب العالمین ورحمۃ للعالمین	سن ندارد
قیصر نجفی محمد رمضان	رب آشنا	2002ء	لالہ صحرائی	باران نعت	1992ء
قیصر وارثی	جام وارث (حصہ دوم)	1953ء	لالہ صحرائی	لالہ زار نعت	1991ء
قیصر وارثی	جام وارث (حصہ اول)	1951ء	لیث قریشی	تاباں تاباں	1991ء
قیوم احسان	یا نبی سلام علیک	1986ء	ماجد صدیقی	سرو نور	1976ء
قیوم نظر	نعت مصطفیٰ	1978ء	مانی فاروقی	اشکوں کے پھول	1994ء
کامل جوناگڑھی	اصناف نظم	1972ء	ماہر القادری	ذکر جمیل	1989ء
کامل جوناگڑھی	انتخاب کامل (نمبر 1)	1963ء	ماہر القادری	فردوس	1955ء
کامل جوناگڑھی	مسدس کامل	1954ء	ماہر شکوہ آبادی	دیوان حمد و نعت	1980ء
کاوش احمد وارثی	نور و نکہت	1979ء	مبارک علی	بحضور رحمۃ للعالمین	1979ء
کاوش ماجد علی	مدحت خیر الانام	1991ء	مبارک علی	قصیدہ بردہ شریف (منظوم ترجمہ)	1983ء
کرار نوری	میزان حق	1993ء	مبارک مونگیری	ذکر ارفع	1994ء
کرم حیدری	انوار	1993ء	مبین علیگ راؤ	المدد یا سیدی یا رحمۃ للعالمین	2006ء

محشر بدایونی	حرف ثنا	1986ء	مسرور کیفی	سید الکونین	1986ء
محشر رسول نگری	فخر کونین (حصہ دوئم)	1970ء	مسرور کیفی	مرحبا	1987ء
محشر رسول نگری	فخر کونین (حصہ سوم)	1970ء	مسرور کیفی	ملجا و ماویٰ	1980ء
محشر رسول نگری	فخر کونین (حصہ اول)	1961	مسرور کیفی	میزاب رحمت	1984ء
محمد احمد شاد	نعت کے پھول	1981ء	مسرور کیفی	نور یزداں	1983ء
محمود اختر کیانی	عقیدت	1971ء	مسرور کیفی	ہالۂ نور	1985ء
محمود حسن رضوی	محامد مصطفیٰ	1964ء	مسعودہ خانم لدھیانوی	شمع رحمت	1999ء
محمود راجا رشید	منشور نعت	1988ء	مسعودہ خانم	ابر رحمت	1991ء
محمود رضوی محمود حسن سید	انوار محمود المعروف بہ شمع حرم	1953ء	مسلم ع۔س	زمزمۂ درود	1993ء
محمود شاہ ہزاروی	قصیدہ باغ و بہار	1980ء	مسلم ع۔س	زمزمۂ سلام	1993ء
محمود علی	قصیدۃ البردۃ (منظوم ترجمہ)	1986ء	مسلم ع۔س۔	اللہ و رسول	1993ء
محمود راجا رشید	حدیث شوق	1982ء	مسلم۔ع۔س	حمد و نعت	1984ء
محمود راجا رشید	سیرت منظوم	1985ء	مسلم۔ع۔س	حمد و نعت	1984ء
محمود راجا رشید	ورفعنا لک ذکرک	1977ء	مسلم۔ع۔س	کعبہ و طیبہ	1993ء
مختار اجمیری	چراغ حرم	1961ء	مسلم۔ع۔س	کاروان حرم	1988ء
مرتضیٰ خاور	جمال مدینہ	1977ء	مشتاق چغتائی	مشتاق چغتائی کے دوہے	1984ء
مریم قادری	نغمات حرم	1968ء	مشتاق چغتائی	مشتاق رسول	1994ء
مزمل سنری	رحمت لقب	1992ء	مظفر وارثی	باب حرم	1976ء
مزمل سنری	ریاض الجنہ	1989ء	مظفر وارثی	دل سے در نبی تک	1992ء
مزمل سنری	مرحبا مرحبا	1986ء	مظفر وارثی	کعبۂ عشق	1989ء
مستقیم حافظ محمد	معراج سخن	1981ء	مظفر وارثی	نور ازل	1984ء
مستقیم محمد مستقیم خان حافظ	معراج سخن و تاج سخن	1987ء	مظہر الدین حافظ	باب جبریل	1978ء
مسرور بدایونی	آیۂ رحمت	1984ء	مظہر الدین حافظ	تجلیات	1969ء
مسرور بدایونی	باب رحمت	1991ء	مظہر الدین حافظ	جلوہ گاہ	1975ء
مسرور کیفی صالح محمد	رنگ ثناء	2003ء	مظہر الدین حافظ	میزاب	1982ء
مسرور کیفی صالح محمد	مولائے کل	1982ء	مظہر قادری	آئینۂ مظہر	1983ء
مسرور کیفی	آئینۂ انوار	1994ء	مغل محمد رفیق	جان دو عالم	2009ء
مسرور کیفی	آئینۂ انوار	1993ء	مقبول احمد قادری	کیف و سرور	1991ء
مسرور کیفی	جمال حرم	1981ء	مقبول قریشی	شعاع نور	1970ء
مسرور کیفی	چراغ حرا	1978ء	مقصود احمد چشتی	گلشن چشتی	1966ء
مسرور کیفی	حرف عطا	1992ء	ملک عبدالغفور	مئے طہور	1988ء
مسرور کیفی	سجدہ حرف	1988ء	ممتاز بجنوری	نگار حرم	1989ء

ممتاز راشد	عقیدت خام	1988ء
منظر عارفی سید منظر علی	اللہ کی سنت	2009ء
منظر کاظم جاوید عالم	مرے دل پر کعبے کا در کھلا	2006ء
منظور حسین رحمانی	سوغات	1994ء
منظور علی شیخ	حسن رحمت	1989ء
منظور، منظور حسین	برگ طوبیٰ	1972ء
منظور، منظور حسین	ارمغان عقیدت	1970ء
منظور، منظور حسین	جنگ نامہ اسلام (حصہ دوئم)	1971ء
منظور، منظور حسین	جنگ نامہ اسلام (حصہ سوم)	1971ء
منور بدایونی ثقلین احمد	کلیات منور	2008ء
منور بدایونی	منور نعتیں	1963ء
منیر علی جعفری	تاریخ اسلام (حصہ اول منظوم عہد رسالت)	1966ء
منیر علی جعفری	تاریخ اسلام (حصہ دوم منظوم عہد خلافت)	1968ء
منیر علی جعفری	تاریخ اسلام (حصہ سوم منظوم حصہ خلافت)	1969ء
منیر علی جعفری	سراج المنیر	1984ء
منیر قصوری	آیۂ رحمت	1990ء
منیر قصوری	چادر رحمت	1983ء
منیر کمال	باران رحمت	1988ء
منیر کمال	صبح صادق	1989ء
مہجور، منظور احمد	بام عرش	1985ء
مہر پیلی بھیتی	رحمت کل	1984ء
مہر عبدالحق	قصیدہ بردہ شریف (منظوم ترجمہ)	1978ء
مہر وجدانی	مصدر انوار	1988ء
مینا زبیری	مخانۂ زمزم	1970ء
مینا زبیری	گلہائے عقیدت	1971ء
مینا زبیری	مینائے عقیدت	1975ء
مینا زبیری	خمستان حجاز	1971ء
ناچیز بشیر احمد	چمن گلزار طیبہ	1970ء
نازش غلام زبیر	حرف حرف عقیدت	1984ء
ناصر چشتی	کلام ناصر	1984ء
ناصر صلاح الدین	یہ میری عقیدت	سن ندارد
ناصر، ناصر الدین صدیقی	لفظ لفظ آس	2000ء

ناظم بزمی	کاروان شوق	1984ء
نجم پیلی بھیتی	ثنائے حبیب	1982ء
نجم سبزواری	موج نور	1983ء
نجم نعمانی	قندیل حرم	1991ء
نجم نعمانی	نعت رسول	1983ء
نجمی، محمد اقبال	آپ کی باتیں	1988ء
نجمی، محمد اقبال	نعتیہ ہائیکو	1990ء
ندرت میرٹھی	صحیفۂ ندرت	1985ء
ندیم قاسمی احمد	جمال	1992ء
ندیم نیازی	حریم حرف	1990ء
ندیم نیازی	وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین	1990ء
نذیر احمد علوی	حدیث عشق	1988ء
نذیر قیصر	اے ہوا موذن ہو	1992ء
نسیم الف۔د	نسیم طیبہ	1993ء
نسیم امروہوی	صبح ازل	1981ء
نسیم وحیدہ	نعت وسلام	1979ء
نشاط واسطی	نشاط سخن	1991ء
نشتر اکبرآبادی اعجاز محمد	رسالت مآب	1994ء
نصرت امداد حسین	گہوارۂ مغفرت	1958ء
نصرت رشید بیگم	آہ سحر گاہی	1980ء
نصیر الدین نصیر	دیں ہمہ اوست	1986ء
نصیر آرزو	نور حرا	1984ء
نظامی فیاض الدین	قصیدہ بردہ شریف (منظوم ترجمہ)	1957ء
نظر زیدی	نوائے خامہ	1960ء
نظر جمیل	ایقان	1994ء
نظیر شاہجہانپوری	ارم در ارم	1992ء
نظیر لدھیانوی	آفتاب حرا	1988ء
نعیم تقوی	بصیرت	1978ء
نعیم صدیقی	نور کی ندیاں رواں	1987ء
نعیم میرٹھی	حرف تابندہ	1994ء
نفیس القادری	لوح نفیس	1991ء
نفیس قادری	نعت نفیس	1985ء

نقش ہاشمی	مراد مصطفیٰ	1994ء	وقار صدیقی دامنی	سرمۂ خاک پا	1985ء
نقش، مقبول عبدالسبحان	حرف ثبات	2004ء	وقار عظیمی شاہ محمد وقار حسین	وسیلہ	1425ھ
نقوی ذوالفقار حسین سید	ورفعنا لک ذکرک	2006ء	وکیل جیلانی	مدحت رسول اللہ	1989ء
نواب سعید اللہ	سعادت سعید	1994ء	ہاشم رضا ضیائی	خلوت ہاشم	1963ء
نورالحسن چشتی	ارمغان نور	1980ء	ہاشمی، وحید الحسن	طائرین	1988ء
نوراللہ شاہ	چشمۂ نور	1979ء	ہلال جعفری	جان رحمت	1966ء
نور صابری	صحیفۂ نور	1992ء	ہلال جعفری	طلوع سحر	1971ء
نور صابری	نوائے نور	1993ء	ہلال جعفری	معراج مصطفیٰ	1966ء
نور محمد ملک	ترجمان عقیدت	1984ء	ہلال جعفری	ہلال حرم	1984ء
نور جہاں بدایونی	خونابۂ دل	1963ء	ہما صدیقی	راز حیات	1950ء
نوری مصطفیٰ رضا	سامان بخشش	1979ء	ہما صدیقی	فتوحات اسلام (منظوم)	1978ء
نیاز، راجا عبداللہ	یہ ہیں کارنامے رسول خدا کے	1967ء	ہمدم محمد خاں	گلہائے حسن عقیدت	1965ء
نیاز، راجا عبداللہ	صبح سخن	1993ء	ہویدا، یونس	جذبۂ محبت	1988ء
نیر اسعدی آغا نیر علی	نعت ہی نعت	1987ء	ہویدا، یونس	نوائے بے نوا	1993ء
واثق بنگلوری	بہشت عقیدت	1986ء	یامین وارثی محمد یامین	بنائے کن فکاں	1995ء
وارث جیلانی	گلدستہ عقیدت	1952ء	یامین وارثی محمد یامین	عظمت کون و مکاں	1997ء
واسطی عروج	ثریا	1982ء	یزدانی جالندھری	توصیف خیر البشر	1992ء
وجیہہ عرفانی	میرے حضور	1985ء	یزدانی جالندھری	صبح سعادت	1982ء
وحیدہ روشن	لمعات	1978ء	یکتا امروہوی	ذرو داں پر	1975ء
وفا ڈبائیوی	نقش وفا	1958ء	یکتا محمد فریدالدین	کلام یکتا	1967ء
وفا تازشی	گنبد نور	1980ء	آس، سعادت حسن	آس کے پھول	1990ء
وقار بہاءالدین	گلپۂ مغفور	1975ء			

متذکرہ باب میں پاکستان میں اردو نعت گوئی اور اس کے اثرات بیان ہوئے تھے جس میں کوشش کی گئی ہے کہ نعت گوئی کے آئندہ اثرات کے تناظر میں دوررس اور مثبت نتائج کو واضح کیا جاسکے۔ اس کے بعد اب باب ششم میں پاکستان میں نعتیہ صحافت کے کردار کا موازنہ ملاحظہ کیجئے۔ جس میں نعتیہ صحافت کے آغاز سے ارتقاء تک تمام کیفیات کو تحقیقی انداز سے پیش کیا جائے گا۔ نعتیہ صحافت کی اصطلاح اور اس کے بنیادی محرکات پر تفصیلی انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب ششم

پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار

باب ششم

پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار

تمہید

گزشتہ باب پنجم میں پاکستان میں نعت گوئی کے آئندہ اثرات کا مطالعہ کیا گیا تھا زیر نظر چھٹے باب ''پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار'' پر بحث کرنا مقصود ہے۔اس باب میں تحقیقی انداز کے ساتھ اسلامی صحافت کی خدمات، پاکستان میں نعتیہ صحافت کے موضوع پر ہونے والے کام، نعتیہ ماہنامے آغاز وارتقا تک، دنیا کا سب سے پہلا نعتیہ ماہنامہ، دیگر نعتیہ ماہنامے، کتابی سلسلے، اخباری روزنامے، دنیائے نعت میں نعت نمبروں کا آغاز، نعت نمبر کی درست تعریف اور وضاحت اور پاکستان میں نعتیہ مجلوں کی روایت کے اسباب بیان کیے جائیں گے۔اس موضوع پر راقم نے تحقیقی کام پیش کرنے کی سعی کی۔ البتہ راقم نے اپنی تحقیق کی روشنی میں ان تمام موضوعات کو یکجائی سے ہمکنار کیا ہے۔اس باب میں یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ نعتیہ صحافت کا کوئی سا پہلو تشنہ نہ رہے۔حتی الامکان اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ موضوع سے متعلق نعتیہ صحافت کی تمام جہات یکجائی کے زیور سے آراستہ ہوں۔

''پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار'' سے پہلے ہم آپ کے سامنے شعبۂ صحافت 1 کا مختصر احوال پیش کر رہے ہیں تا کہ پاکستان میں نعتیہ صحافت سے واقف ہو۔''صحافت کا آغاز: انسان صرف کتابی علم نہیں چاہتا تھا۔اس کی یہ آرزو بھی تھی کہ وہ دوسرے انسانوں کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرے۔ یہ معلوم کرے کہ اس کے گرد و پیش کیا ہو رہا ہے۔حاکموں نے کون کون سے قانون اور احکام نافذ کر رکھے ہیں۔ وہ بے انصافی کے خلاف کس طرح فریاد کر سکتا ہے۔وہ اپنی زندگی کو کیسے بہتر بنا سکتا ہے خطرات سے کیسے بچ سکتا ہے۔وہ یہ معلوم کرنا بھی چاہتا تھا کہ دیس دیس اور نگر نگر میں انسانوں کے طور طریقے کیا ہیں۔ان کی سوچ کا انداز کیا ہے؟ ابتدائے آفرینش سے انسان خبروں کا پیاسا ہے۔یہ الگ بات ہے کہ جب تہذیب نے جنم لیا

---

1 فیروز الدین مولوی فیروز اللغات اردو جامع (نیا ایڈیشن) فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور سن ندارد ص859
(صحافت۔اخباری کاروبار۔اخبار نویسی)
(صحافی۔اخبار نویس)
(صحائف۔صحیفہ کی جمع۔رسالے کتابیں)

تھا تو یہ پیاس محدود تھی۔ جوں جوں تہذیب نے نمو پائی، پیاس بڑھتی چلی گئی۔ تعلیم میں اضافہ ہوا تو ذہن کے پردے کھلے اور انسان خبروں کا اور زیادہ شائق ہوگیا۔ اسی پیاس کو دور کرنے کے لئے صحافت وجود میں آئی۔

صحافت کا لفظ صحیفے سے نکلا ہے۔ صحیفے کے لغوی معنی ہیں۔ کتاب یا رسالہ۔ لیکن گزشتہ دو ہزار سال سے اس کا مطلب یہ ہے۔ 'وہ چھپا ہوا مواد، جو مقررہ وقفوں کے بعد شائع ہوتا ہے۔' اس میں اخبار بھی شامل ہیں اور رسالے بھی۔ سچ پوچھئے تو صحافت طباعت سے بہت پہلے وجود میں آ چکی تھی۔ لیکن اس کا روپ مختلف تھا......" [2]

" پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ" لینے کے لئے ضروری ہے کہ صحافت نے جو مختلف موضوعات کو فروغ دیا اس میں ایک اہم صحافت کا پہلو نعت سے متعلق ہے۔ راقم نے اس کو ایک ذیلی موضوع بنایا ہے اور اس کا عنوان "نعتیہ صحافت" رکھا۔ لہٰذا "نعتیہ صحافت" کو "اسلامی صحافت" کے تناظر میں پیش کیا جائے گا۔

اسلامی صحافت کا کردار:

سب سے پہلے "اسلامی صحافت کا کردار" پیش کر رہے ہیں۔ "نعتیہ صحافت" بھی اسلامی صحافت کی ایک کڑی ہے۔ جس کا تشخص اور وقار اسلامی صحافت سے مربوط ہے۔

" اسلامی صحافت کے دو مطلب ہو سکتے ہیں۔ اوّل: وہ اخبار، جو مسلمانوں نے جاری کئے، لیکن جنہیں خاص طور پر مسلمانوں کی خدمت کا دعویٰ نہیں تھا، جن کے پڑھنے والوں میں سب قوموں کے لوگ شامل تھے، اور جن میں مذہب و ملت کا لحاظ رکھے بغیر سب کی دلچسپی کا مواد پیش کیا جاتا تھا۔ دوم: وہ اخبار، جن کا مقصد یہ تھا کہ برعظیم کے مسلمانوں کو نیند سے جگایا جائے۔ پستیوں سے نکالا جائے۔ ان میں تعلیم پھیلائی جائے۔ اسلام سے محبت پیدا کی جائے۔ اور انہیں تعلیمی، تہذیبی، معاشرتی اور سیاسی اعتبار سے اس قابل بنایا جائے کہ وہ ایک الگ قوم کی حیثیت سے برعظیم کی اجتماعی اور سیاسی زندگی میں اپنی شان کے مطابق مقام حاصل کر سکیں۔

اسلامی صحافت کی داستان برعظیم کے مسلمانوں کی سیاسی تاریخ سے الگ نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ اس موضوع کے مطالعہ کا مقصد ہی یہ ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد میں اسلامی صحافت نے جو کردار ادا کیا، اس کا جائزہ لیا جائے۔ یہ معلوم کیا جائے کہ مسلمان اخبار نویسوں نے رائے عامہ کو نئے سانچے میں ڈھالنے کے لئے کیا کچھ کیا۔ اور اس راستے پر چلتے چلتے انہوں نے کون کون سی قربانیاں دیں اور کس طرح مسلمان عوام کو تحریک پاکستان میں حصہ لینے اور اسے کامیاب بنانے پر آمادہ اور تیار کیا۔" [3]

---

2 خورشید، عبدالسلام، ڈاکٹر داستان صحافت ناشر: مکتبہ کارواں کچہری روڈ، لاہور، طبع اول، 1987ء ص 11

3 ایضاً ص 75

''اسلامی صحافت'' کی تشریح کے بعد اب آپ کے سامنے پاکستانی صحافت کی اصل شکل پیش کی جارہی ہے۔موجودہ دور کی صحافت مشن یا کاروبار کے حوالے سے ایک سوالیہ نشان بن چکی ہے۔تحریری ابلاغ یا تحریری صحافت کی یوں تو مختلف اقسام ہیں مگر اس میں بنیادی اہمیت تین عوامل کو حاصل ہے۔اولاً خاص صحافت، ثانیاً عوامی یا عوام پسند صحافت، ثالثاً زرد یا غیر معیاری صحافت۔خاص صحافت: پڑھنے والے مخصوص لوگ ہیں۔جو عالم، فاضل اور اعلیٰ تعلیم کے حامل افراد ہوتے ہیں۔عوام پسند صحافت: لوگوں میں زیادہ پسندیدگی کا باعث ہے۔معمولی پڑھا لکھا شخص بھی ان تحریروں کو آسانی سے پڑھ لیتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسے عوام کی اکثریت پسند کرتی ہے۔زرد صحافت: تحریری ابلاغ میں مثبت اصول صحافت سے انحراف کرنے کو زرد صحافت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اس میں مبالغہ آمیزی، سنسنی خیزی، جھوٹی خبریں، بے ہودہ باتیں، اسکینڈلز، عریاں تصاویر، جنسی اور جرائم کی خبریں جبکہ بازاری زبان کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔دور حاضر میں زرد یا غیر معیاری صحافت کو بہت فروغ حاصل ہورہا ہے۔شعبہ صحافت میں کام کرنے والے تعلیم یافتہ کارکن کو صحافی کہا جاتا ہے۔جو اخبار، رسالے یا جریدے کے لئے مواد اکٹھا کر کے خبر، فیچر، اداریہ، کالم یا مضمون کی شکل میں پیش کرتا ہے۔اچھے اور دیانت دار مدیر وصحافی میں متذکرہ اوصاف کا ہونا لازمی ہے۔موجودہ دور میں یہ ساری صفات کسی مدیر میں ہمیں ناممکن نہیں تو مشکل ضرور نظر آتی ہیں۔''۱: اعلیٰ تعلیم، ۲: اعلیٰ جسمانی صحت، ۳: اعلیٰ ذہنی صلاحیتیں، ۴: دینی اور دنیاوی علوم پر مہارت، ۵: ملکی اور غیر ملکی زبانوں پر عبور، ۶: زود نویس، ۷: چاق و چوبند، ۸: حقیقت پسندی، ۹: اعلیٰ کردار، ۱۰: سماجی اور سیاسی شخصیات سے تعلقات، ۱۱: مستعدی، ۱۲: قوت فیصلہ، ۱۳: قوت مشاہدہ، ۱۴: سچی لگن، ۱۵: محنتی، ۱۶: حالات حاضرہ سے واقفیت، ۱۷: ذخیرہ معلومات، ۱۸: اعلیٰ یادداشت، ۱۹: ذہنی رجحان''[4]

مندرجہ بالا خصوصیات کے تناظر میں جب ہم دور حاضر کی پاکستانی صحافت کا جائزہ لیتے ہیں، تو ہمیں اس میں کافی حد تک ناہمواری کی صورتیں نظر آتی ہیں۔ڈاکٹر مسکین علی حجازی کی یہ رائے ہمیں بہت صائب دکھائی دیتی ہے۔

''اس دور کے صحافی مختلف صورت حال سے دو چار ہیں۔اب وہ زمانہ نہیں رہا جب سر سید احمد خان[5]، مولانا ظفر علی خاں اور مولانا محمد علی جوہر مشنری جذبے کے تحت قومی مقاصد کی تکمیل کے لئے اخبار نکالا کرتے تھے۔اور ہر طرح کی مشکلات و مصائب خاطر میں لائے بغیر ان مقاصد کی تکمیل میں مصروف رہتے تھے۔رفتہ

4 جاوید، مختار احمد، پروفیسر خطوط صحافت ناشر: علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور، طبع اول، 2005ء، ص۔22

5 حجازی، مسکین علی، ڈاکٹر فن ادارت ناشر: اردو سائنس بورڈ اپر مال روڈ، لاہور، سن ندارد ص25

رفتہ صحافت وہاں آ گئی ہے کہ بہت کم لوگوں کے سامنے کوئی بلند مقصد ہے یا کسی مشن کی خاطر ایثار و قربانی کا کوئی جذبہ ہے۔اب اسے کاروبار سمجھا جاتا ہے۔"

ڈاکٹر مسکین علی حجازی کی مثبت رائے کی روشنی میں جب ہم "اسلامی صحافت" کے تناظر میں "نعتیہ صحافت" کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اس کے برعکس صورتحال نظر آتی ہے۔نعتیہ صحافت سے تعلق رکھنے والے مرتبین و مدیران نعتیہ مشنری کے جذبے سے سرشار دکھائی دیتے ہیں۔ان کے ہاں کاروبار اور ذاتی منفعت کا شائبہ تک نہیں۔نعتیہ مشنری کے حوالے سے جذبہ ایثار و قربانی کے ایسے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔اس کی اصل وجہ یقیناً اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ تعلیمات ہیں کہ جن کے سبب پاکستان میں نعتیہ شاعری کو فروغ حاصل ہوا۔نعتیہ ماہنامے یا کتابی سلسلے ہوں ہر ایک اپنی جانب سے ایثار و قربانی کا اعلیٰ ترین مظاہرہ کرتا دکھائی دیتا ہے۔یہ تمام سلسلے کاروبار کا شاخسانہ نہیں بلکہ دل و جان کا نذرانہ ہوتے ہیں جسے دیکھو وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں ایثار و قربانی اور مشن کی ایک نئی روایت رقم کر رہا ہے۔

"پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار" کے باب کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔اولاً "نعتیہ ماہنامے"۔ثانیاً "نعتیہ کتابی سلسلے"۔ثالثاً "رسائل و جرائد کے نعت نمبر" اور رابعاً نعتیہ اخباری روزنامے" اور یہی ہماری گفتگو کا محور ہیں۔اس باب میں نعتیہ صحافت کی اوّلیات کو نہ صرف واضح کیا گیا ہے بلکہ اوّلیات کے ضمن میں پیدا کردہ ابہام کو بھی ختم کیا ہے۔تا کہ حقائق کی روشنی میں نعتیہ صحافت کے منظر نامے کو قرار واقعی حاصل ہو سکے۔نعتیہ ماہناموں اور کتابی سلسلوں کا تعارف صحافتی زبان میں ملاحظہ کیجئے۔

"......مجلاتی صحافت میں وہ رسالے یا جریدے شامل ہیں۔جو مقررہ مدت میں شائع ہوتے ہیں۔یہ ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی یا سالانہ شائع ہوتے ہیں۔ان میں تحقیقی مضامین، ادبی و ثقافتی مضامین، منتخب دلچسپ موضوعات کے حامل فیچر شائع ہوتے ہیں۔جبکہ "روزنامے" کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالسلام خورشید رقم طراز ہیں کہ "روزنامے" [7] ان کا نصب العین یہ ہے کہ قارئین کو مقامی، قومی اور بین الاقوامی واقعات سے روز بروز باخبر کرتے چلے جائیں، واقعات پر رائے زنی کر کے ہر روز رہنمائی کا فرض سرانجام دیں اور ایسی معلومات فراہم کریں جو زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتی ہوں۔نیز معاشرے کے آئینے کا کام دیں۔" [6]

---

6 مسکین علی حجازی ص 19
7 ایضاً ص 48

مندرجہ بالا تعارف کی روشنی میں اب ہم آپ کے سامنے ''نعتیہ صحافت'' کا جائزہ پیش کریں گے۔ بلاشبہ پاکستان میں نعتیہ صحافت کی روایت ابھی ارتقا پذیر ہے۔ اس کے باوجود اس شعبے میں مثالی انداز میں نعتیہ ماہنامے اور نعتیہ کتابی سلسلے نئی آب وتاب کے ساتھ منظر عام پر آ رہے ہیں۔

نعتیہ ماہناموں اور نعتیہ کتابی سلسلوں کی ابتدا و خدمات کے بارے میں کوئی مضمون یا حوالہ ہمارے سامنے موجود نہیں تھا۔ اکثر اپنے اپنے نعتیہ ماہناموں اور کتابی سلسلوں سے متعلق علیحدہ علیحدہ مضامین تو شائع ہوتے رہے مگر ان تمام سلسلوں کی اجتماعی خدمات کے بارے میں کوئی تفصیلی یا معلوماتی مضمون کی کوئی روایت تازہ یا سابقہ صحت کے ساتھ موجود نہیں۔ تاہم اس موضوع پر جستہ جستہ جو کام اپنے اپنے ادوار میں ہوئے ان کے بھی حوالے ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیے ہیں۔ پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار'' باب ششم میں اس کمی کو دور کرنے کی ادنیٰ سی کوشش کی گئی ہے۔ تا کہ پاکستان میں نعتیہ صحافت کا پس منظر اور پیش منظر سامنے آ سکے۔

پاکستان میں اسلامی صحافت کے تناظر کے بعد اب آئندہ نعتیہ صحافت کے موضوع پر ہونے والے کاموں کو پیش کیا جائے گا۔

پاکستان میں نعتیہ صحافت کے موضوع پر ہونے والے کام

پاکستان میں نعتیہ صحافت کے موضوع پر بہت کم لکھا گیا ہے۔ اگر کہیں تھوڑا بہت لکھا بھی گیا ہے تو اس میں تشنگی موجود ہے۔ پاکستان میں نعتیہ صحافت کے حوالے سے شائع ہونے والی اولین تحریر پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی ہے۔ ڈاکٹر آفتاب نقوی نے ایک اہم مضمون ''پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت''[8] لکھا۔ اپنے اس اہم مضمون میں ماہنامہ نعت لاہور[9] ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی،[10] سہ ماہی نوائے نعت کے علاوہ غوث میاں کے دو مجلے، لیلۃ النعت کراچی کے مجلے، عبدالغنی تائب کے ''نعت'' ''تنویر نعت'' کے مختصر مجلے اور پروفیسر منیر قصوری کے زیر اہتمام شائع ہونے والے کتابی سلسلے ''ایوان نعت'' لاہور کا بھی ذکر کیا ہے۔ ایک ایک یا دو دو لائن میں ان کے تذکروں کے بعد 26 نعت نمبروں کا تفصیلی تعارف دیا گیا ہے۔ نعتیہ صحافت کے حوالے سے ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی یہ کاوش لائق ستائش ہے۔

راجا رشید محمود نے ان دو عنوانات کے تحت ''جرائد کے نعت نمبر''[11] اور ''نعت سے متعلق جرائد'' کے

---

8 'اوج' لاہور مجلہ (نعت نمبر جلد دوم) ترتیب و تدوین ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور 1992-93 ص 717 تا 727

9 نعت' لاہور ماہنامہ (حمد باری تعالیٰ) (مدیر) راجا رشید محمود جلد نمبر 1 'شمارہ نمبر 1' جنوری 1988 ص 112

10 حمد و نعت' کراچی' ماہنامہ (مدیر) ابن جمیل جلد نمبر 1' شمارہ نمبر 2 جولائی 1990 ص 80

حوالے سے اپنی کتاب ”پاکستان میں نعت“ میں معلومات فراہم کی ہیں۔ ”جرائد کے نعت نمبر“ میں 25 نعت نمبروں کے حوالے سے مختصر معلومات دی گئی ہیں۔ ”نعت سے متعلق جرائد“ میں ماہنامہ ”نوائے نعت“ کراچی، ماہنامہ ”حمد ونعت“ کراچی اور ماہنامہ ”نعت“ لاہور کا ذکر ہے۔ جب کہ ماہنامہ نوائے نعت کراچی کو ثانوی حیثیت دی گئی ہے۔

پروفیسر محمد اکرم رضا نے اپنا ایک مضمون ”فروغ نعت میں نعتیہ صحافت کا کردار“[12] (ایک سرسری جائزہ) لکھا جس میں پروفیسر اکرم رضا نے کوشش کی ہے کہ فروغ نعت میں نعتیہ صحافت کے کردار کو پیش کیا جاسکے۔ اس میں وہ کسی حد تک کامیاب بھی رہے ہیں۔ پروفیسر اکرم رضا شعبہ نعت کے ابتدائی خدمت گزاروں میں شامل ہیں۔ جن کی تحریر اور فکر سے لوگ رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ وہ بلاشبہ شعبہ نعت کے ادیب شہیر ہیں۔ نقاد ہیں۔ شاعر ہیں اور عالم دین ہیں۔ مگر نعتیہ صحافت کا موضوع ان کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس موضوع کا کما حقہ حق ادا نہیں ہوسکا۔ اس پر تو ضرورت تھی کسی طالب علم کی جو اپنی تحقیق اور تلاش و تفحص سے اس موضوع کا حق ادا کرسکے۔ زیر نظر مضمون میں بعض تسامحات تاریخی اعتبار سے درست نہیں۔ جن کی نشاندہی ضروری ہے۔

محمد اقبال نجمی نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کے حوالے سے ”رسائل وجرائد کا کردار“ بہت واضح انداز میں بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں ”نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت کے حوالے سے ایک عرصہ تک رسائل وجرائد کا کردار کسی طور بھی مثبت نہیں رہا۔ بہت سے جرائد نعت کی اشاعت سے اس لئے بھی دور رہے کہ انہیں خطرہ تھا کہ اس طرح ہمارے رسالے پر مذہب کی چھاپ نہ لگ جائے۔ کچھ جرائد کے مدیران مدت تک سرخ سویرا کے متمنی رہے۔ اس لئے ان کا تو اس حوالے سے کوئی کردار کسی طور بھی سامنے نہیں آسکتا تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ یہ جمود ٹوٹا اور بہت سے رسائل وجرائد نے حمد ونعت کو قبول کرلیا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آج حمد ونعت کے حوالے سے رسائل وجرائد کا ایک کاررواں اپنی محبتوں، عقیدتوں اور بہاروں کے جلو میں فروغ نعت کے لئے رواں دواں ہے۔“

---

11. راجا رشید محمود پاکستان میں نعت ایجوکیشنل ٹریڈرز پبلشرز اردو بازار لاہور ستمبر 1994ء ص 119 تا 129
12. رضا، محمد اکرم، پروفیسر فروغ نعت میں نعتیہ صحافت کا کردار نعت رنگ، کراچی کتابی سلسلہ شمارہ نمبر 19 دسمبر 2006ء ص 238 تا 255

محمد اقبال نجمی نے ''رسائل و جرائد پر تبصرے''[13] کے عنوان سے 30 رسائل و جرائد اور نعت نمبروں کا تذکرہ یکسانیت کے ساتھ کیا ہے۔ بہت اچھی کاوش ہے۔ مگر اس میں بھی بعض تسامحات توجہ طلب ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ زیادہ تر رسائل و جرائد اور نعت نمبر محمد اقبال نجمی نے نہیں دیکھے۔ جو غلطیاں پروفیسر اکرم رضا کے مضمون ''فروغ نعت میں نعتیہ صحافت کا کردار'' (ایک سرسری جائزہ) میں موجود تھیں[14] انہی غلطیوں کا دوبارہ اعادہ موصوف کے مضمون میں دکھائی دیتا ہے۔

''پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار'' باب ششم میں ہم نے کوشش کی ہے کہ جو تسامحات ہم سے پیشرو حضرات نے کی ہیں۔ درست معلومات کے ذریعے انہیں بیان کر دیا جائے تا کہ آئندہ اس موضوع پر تحقیق کرنے والے غلط روایت کو آگے نہ بڑھائیں۔ پاکستان میں نعتیہ صحافت کے موضوع پر ہونے والے کاموں کے بعد اب آئندہ نعتیہ ماہناموں کا آغاز وارتقا بیان ہوگا۔

نعتیہ ماہنامے: آغاز وارتقا تک

پاکستان میں نہیں، برصغیر پاک و ہند میں نہیں، بلکہ اردو نعتیہ ادب میں نعتیہ ماہناموں کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں۔ یہ تقریباً ڈھائی صدی پہلے کی بات ہے کہ سب سے پہلا نعتیہ ماہنامہ جاری ہوا۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلا نعتیہ ادب کا ماہنامہ کون سا ہے؟ اس کا مدیر کون ہے؟ اس کے بعد پھر کتنے ماہنامے افق نعت پر چمکے اور کس کس شہر کو فیضان نعت نے گہر بار کیا۔ نعتیہ ماہناموں کے شعبے میں کن شخصیات نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا۔ یہ تمام نعتیہ ماہنامے اردو نعتیہ ادب کے لئے کتنے موثر ثابت ہوئے۔ ان میں اوّلیت و افتخار کا شرف کسے حاصل ہے۔ یہ نعتیہ ماہنامے آج کل کس کیفیت سے دوچار ہیں۔ ان تمام نعتیہ ماہناموں کی تفصیل زمانی اعتبار سے علیٰ الترتیب حاضرِ خدمت ہے۔

دنیا کا سب سے پہلا نعتیہ ماہنامہ

الحمدللہ! دنیا کا سب سے پہلا نعتیہ ماہنامہ ''نوائے نعت'' جنوری 1984ء میں ادیب رائے پوری مرحوم کی ادارت میں مرکز حمد و نعت شہر کراچی سے شائع ہوا۔ ادیب رائے پوری دنیائے حمد و نعت کے وہ پہلے خوش نصیب انسان ہیں کہ جنہیں اللہ رب العزت جل جلالہٗ نے اپنے پیارے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ و

13۔ نجمی، محمد اقبال رسائل و جرائد پر تبصرے ۔ مضمون، گوجرانوالہ سہ ماہی جلد نمبر 18 شمارہ نمبر 200827 ص 375 تا 396

14۔ پروفیسر محمد اکرم رضا ص 238

آلہ وسلم کی نعت گوئی کے فروغ کے لئے پہلا نعتیہ ماہنامہ جاری کرنے کی نہ صرف توفیق عطا فرمائی، بلکہ اس ضمن میں بالخصوص اور کئی دیگر معاملات میں بالعموم اوّلیات کا بھی حقدار ٹھہرایا۔

ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی دنیائے نعت کا اولین نعتیہ ماہنامہ ہے۔ اس ماہنامے نے شعبۂ نعت کی مقدس اور پاکیزہ فضا کو پروان چڑھانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ماہنامہ نوائے نعت'' کراچی کے بانی و مدیر اعلیٰ ادیب رائے پوری نے اپنی ہمہ جہت اور بے مثال صلاحیتوں کو شعبۂ نعت کی ترقی و ترویج کے لئے وقف کر دیا تھا۔ جس کام کو انجمن یا ادارے کرتے وہ کام یکا و تنہا ادیب رائے پوری نے انجام دیا۔ پیرانہ سالی کے باوجود حوصلے جوان رہے۔ عزم و ہمت کے اس کوہ گراں نے فکر معاش کے حصول کے ساتھ اپنے نعتیہ فرائض کو جس اہتمام سے نبھایا، لوگوں کو مہمیز فراہم کی اور نعتیہ ادب میں ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی کا اولین چراغ جلایا وہ یہ درحقیقت انہی کا حصہ و خاصہ تھی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست   تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ادیب رائے پوری کی نگرانی و ادارت میں ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی نے نشیب و فراز کے ساتھ مختلف مدارج طے کرتے ہوئے 8 سال مکمل کیے۔ لوگوں کی لاتعلقی و عدم دلچسپی کی وجہ سے یہ ماہنامہ تبدیل ہو کر سہ ماہی بنا اور پھر بند ہو گیا۔ ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی نے پورے ملک میں نعتیہ ادب کی فضا کو پروان چڑھایا اور نعتیہ شعور کی بیداری میں مثالی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ بعد میں نعتیہ شعور کی بیداری کی صورت میں اس تحریک کے نتیجے میں چراغ سے چراغ جلنا شروع ہو گئے۔ ماہنامہ ''نعت'' لاہور [15] اور ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی [16] اور دیگر نعتیہ کتابی سلسلے''۔ ''ایوان نعت'' [17] اور ''نعت رنگ'' کراچی [18] اسی متبرک تحریک کی کڑیاں ہیں۔

ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی اور ادیب رائے پوری کی شخصیت زیادہ روز روشن کی طرح عیاں ہو رہی ہے۔ بلاشک و شبہ ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی اولین تھا، اولین ہے اور ہمیشہ اولین ہی رہے گا۔ یہ اعزاز اور منصب اب کسی دوسرے کے حصے میں نہیں آ سکتا۔

---

15. نعت لاہور ماہنامہ (مدیر) راجا رشید محمود جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 1 جنوری 1988ء ص 112
16. حمد و نعت کراچی (مدیر) ابن جمیل جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 2 1990ء ص 80
17. ایوان نعت لاہور کتابی سلسلہ (مرتبین) وقات مصطفیٰ ملک فاروق احمد کتابی سلسلہ نمبر 1 نومبر 1987ء ص 42
18. نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) سید صبیح الدین صبیح رحمانی کتابی سلسلہ نمبر 1 اپریل 1995 ص 336

ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی کی اولیت وحقانیت ادیب رائے پوری کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔ ماہنامہ ''نوائے نعت'' جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 1 فروری، مارچ 1991ء صفحہ نمبر 3 میں ''آزمائش کے سات سال''[19] نوائے نعت کے عنوان سے ادیب رائے پوری نے نوائے نعت کراچی کے سلسلے میں ایک معلوماتی اداریہ بھی لکھا تھا۔ لفظ اداریہ اور سرخی ''آزمائش کے سات سال'' کاتب نے لکھے ہیں۔ جب کہ ادیب رائے پوری کی قلمی اور مکمل تحریر کا عکس اس ''اداریہ'' میں موجود ہے۔ یہ اداریہ ماہنامہ نوائے نعت کے سرد وگرم اور نشیب وفراز کے مختلف ادوار واشکال کو ظاہر کررہا ہے۔

ادیب رائے پوری اپنے ''اداریہ'' میں ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی کے تسلسل کے بارے میں رقمطراز ہیں۔ آزمائش کے سات سال ماہنامہ ''نوائے نعت'' جنوری 1984ء سے پابندی کے ساتھ شائع ہورہا ہے۔ الحمدللہ! آج اس نے اپنے سات سال مکمل کرلئے۔ اور آٹھویں سال میں قدم رکھا ہے۔ آغاز میں یہ سادہ خبرنامہ کی طرح بغیر کسی رنگین سرورق کے شائع ہوتا تھا۔ اس کا سائز بھی مختلف تھا۔ اب کچھ عرصے سے یہ موجودہ سائز اور شکل وصورت میں رنگین سرورق کے ساتھ پیش خدمت ہورہا ہے۔

نوائے نعت کو مذہبی اور ادبی حلقوں میں پذیرائی ملی اور سراہا گیا لیکن اس کے باوجود ان حلقوں نے اس کی عملاً سرپرستی سے حتیٰ الامکان اپنا دامن بچایا۔ اب رہے تجارتی اور صنعتی حلقے اگر ان دونوں حلقوں سے عملی سرپرستی یعنی مالی طور پر اعانت نہ ملتی تو کوئی شکایت بھی نہ ہوتی اس لیے اول تو یہ خالصتاً تجارتی مقاصد کا پرچہ نہیں اور دوئم سیاسی بھی نہیں کہ اپنے نظریہ سیاسی میں ملکی معیشت اور اس کے نظام میں تبدیلی وتغیر کی تجاویز کے ساتھ بحث کرتا اور اپنی صدرنگ تحریر کے سبب سے ہر طبقہ اور ہر حلقہ کا نمائندہ کہلاتا لیکن یہ غالباً لفظ نعت کا معجزہ ہے کہ ان تمام باتوں کے باوجود تجارتی حلقوں نے ہمیشہ حوصلہ افزائی کی، ہمت بڑھائی، سرپرستی فرمائی اور حیرت و استعجاب کا یہ بھی ایک سبب ہے کہ جن حلقوں کے اصرار پر اس پرچہ کا اجراء ہوا، جن لوگوں نے اس اجراء پر تسکین روح کا سامان اسے قرار دیا وہ مبارکباد کے گلدستوں سے زیادہ کچھ نہ دے سکے۔ مقام شکر ہے کہ پرچہ مسلسل شائع ہورہا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ جو لوگ جذبات سے مغلوب ہوکر اس

---

19 نوائے نعت، کراچی، ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری، جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 1، فروری، مارچ 1991ء، ص 3

کٹھن آزمائش کے میدان میں وارد ہوئے وہ مایوس کن رویے اور اپنے تلخ تجربات کے پیش نظر حیرت زدہ ہیں کہ نوائے نعت نے سات برس کس طرح مکمل کیے ہوں گے۔

دعویٰ عشق میں ہر ایک تھا ہم سے آگے   جب سوئے دار چلے خود کو اکیلا پایا

ان سات برسوں میں ''نوائے نعت'' کو سرد و گرم موسم کے طوفانوں سے گزرنا پڑا۔ لیکن اس لفظ نعت کی عظمت نے ہمارے عزم کو جلا بخشی۔ اب ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کی اشاعت کو جاری بھی رکھا جائے اور اس کی ضخامت دوگنی پھر تین گنا بڑھادی جائے۔ اسی لیے اب ''نوائے نعت'' ماہنامہ کی صورت میں نہیں بلکہ ''سہ ماہی'' شائع ہوگا، ایک سال میں اس کی چار ہی اشاعتیں ہوں گی۔ جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر۔

چنانچہ اب یہ پرچہ یکم اپریل کو پوری آب و تاب اور شان و شوکت سے آئے گا۔''

آپ نے ادیب رائے پوری کا معلوماتی اداریہ ملاحظہ فرمایا۔ ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی سہ ماہی ہو کر بھی پابندی سے شائع ہوتا رہا۔ اس کے کئی شمارے میرے پاس اور مختلف ساتھیوں کے پاس بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔

اب آپ کے سامنے ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ اس ماہنامہ کی ''خصوصی اشاعت'' ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ/ اگست 1984ء جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 8 کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ اگست سال کا آٹھواں مہینہ ہے۔ ''نوائے نعت'' کی اشاعت بھی آٹھویں ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا پہلا شمارہ غالباً جنوری 1984ء میں شائع ہوا ہوگا۔

نوائے نعت، ماہنامہ، کراچی جلد 1 شمارہ نمبر 8 ذی قعدہ ۱۴۰۴ھ/ اگست 1984ء میں (خصوصی اشاعت) کے طور پر مدیر اعلیٰ ادیب رائے پوری کی ادارت میں شائع ہوا۔[20] صفحات 24، 23x36=4 یعنی اخبار جہاں والے سائز میں شائع ہوا۔ اس کی قیمت =/7 روپے ہے۔ اس کا مقام اشاعت اے 837 بلاک ایچ۔ شمالی ناظم آباد کراچی ہے۔

ماہنامہ نوائے نعت کراچی کی یہ خصوصی اشاعت ہے جسے ''دوسری عالمی نعت کانفرنس لندن''☆ کے موقع پر شائع کیا گیا۔ رنگین خوب صورت سرورق ہے جس پر مدینہ طیبہ کا دلکش منظر اپنے جلوؤں کو عام کر رہا ہے۔

---

20 نوائے نعت، کراچی، ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 8، اگست 1984ء، ص 24

یونیورسٹی آف لندن لوگن ہال کی ایک دیدہ زیب تصویر سرورق پر موجود ہے۔ جس میں اسٹیج پر بیٹھے حضرات تقریر کرتے ہوئے اور ''دوسری عالمی نعت کانفرنس لندن'' میں شریک حضرات کے عکس کو نمایاں کیا گیا ہے۔ سرورق کے نیچے گول دائرے دیے گیے ہیں۔ دو دائروں میں سیٹھ عبدالحبیب احمد اور سید شمیم الدین عسکری کے نام موجود ہیں۔ باقی دائروں میں ادیب رائے پوری، صاحبزادہ شہریار قدوسی، الحاج قمر الدین احمد انجم، مولانا جمیل احمد نعیمی، عبدالرؤف بھٹی کی رنگین تصاویر موجود ہیں۔ نوائے نعت کے اس خصوصی شمارے میں پانچ کالم ہیں۔ جہاں بغرض ضرورت جلی سرخیاں، دو کالمی، تین کالمی، چار کالمی اور پانچ کالمی بھی موجود ہیں۔ نوائے نعت کا مکمل مزاج اخباری ہے۔ اسی مناسبت سے عنوانات اور سرخیاں موجود ہیں۔ بہت مختصر طور پر اس کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

''پاکستان نعت اکیڈمی کی عالمی رابطہ کمیٹی کا قیام'' ''حبیب بینک کل پاکستان مقابلہ حسن نعت کا فائنل'' ''جامع مسجد آرام باغ نعت خوانوں کی حقیقی درسگاہ ہے، سید قمر الزماں شاہ'' نعت خوانی کے ذریعہ اہل ایمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ گورنر سندھ لیفٹیننٹ جنرل جہانداد۔'' ''لندن نعت کانفرنس کے شرکاء کو پورے اعزاز کے ساتھ رخصت کیا جائے گا'' ''شہریوں کا استقبالیہ۔'' ''کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کا حل قرآن مجید میں نہ ہو، مولانا عبدالحفیظ قادری۔'' ''لندن عالمی نعت کانفرنس میں برطانوی شاعر۔'' ''اداریہ یوم آزادی اور اس کے تقاضے، ادیب رائے پوری'' ''لندن عالمی نعت کانفرنس میں شرکت کرنے والے اراکین وفد کا مختصر تعارف، ادیب رائے پوری'' پیغامات ہیں۔ عالمی نعت کانفرنس اور عالمی اخبارات کے تراشے خبروں کے ساتھ شائع ہوئے ہیں۔ اخباری تراشے دیکھ کر اخبار والوں کی نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور کشادہ دلی کا اندازہ ہوتا ہے۔

یادرفتگاں کے حوالے سے ماضی کا تصویری گروپ ہے۔ مفکرین اسلام کی پہلی کانفرنس جس میں علامہ

☆ پاکستان نعت اکیڈمی کراچی کے زیر اہتمام ''برصغیر کی تاریخ میں سب سے پہلی عالمی نعت کانفرنس'' 1982ء کراچی میں منعقد ہوئی۔ اپنی نوعیت کے حوالے سے ہونے والی اس منفرد کانفرنس میں امریکہ، یورپ، مشرق وسطیٰ، ساؤتھ ایشیا، افریقہ اور برصغیر کی معروف شخصیات نے شرکت کی۔ یہ دو روزہ عالمی نعت کانفرنس تھی جس کا پہلا اجتماع تاج محل ہوٹل (موجودہ ریجنٹ پلازہ) میں اور دوسرا اجتماع نیو میمن مسجد بولٹن مارکیٹ کراچی میں انعقاد پذیر ہوا تھا۔
1984ء میں پاکستان نعت اکیڈمی کے زیر اہتمام برطانیہ کے تین شہروں لندن، برمنگھم اور بریڈفورڈ میں ''دوسری عالمی نعت کانفرنس'' کے تین یادگار اجتماعات منعقد ہوئے۔ اس کے علاوہ دسمبر 1984ء میں ویسٹ انڈیز کے شہر ''ٹرینی ڈاڈ'' میں ''نعت کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ یہ اس شہر کی پہلی نعت کانفرنس تھی۔ (ش۔ا)

اقبال بھی موجود ہیں۔ عالمی نعت کانفرنس اور عالمی شخصیات کا اظہار خیال جبکہ غیر ملکی شخصیات کے نعت کے موضوع و اہمیت پر تاریخی خطاب موجود ہیں۔ ادیب رائے پوری صدر پاکستان نعت اکیڈمی و چیئر مین عالمی نعت کانفرنس کا مختصر تعارف ہے۔ آپ نے ماہنامہ نوائے نعت کراچی کی خصوصی اشاعت کا احوال ملاحظہ فرمایا۔ اس مختصر احوال کی روشنی میں آپ حضرات "نوائے نعت" کراچی کی اولیت واہمیت سے بخوبی واقف ہو سکتے ہیں۔

اب میں آپ کے سامنے اخبار جہاں سائز کے مزید دو نوائے نعت کراچی کا ذکر کر رہا ہوں تا کہ آپ حضرات فروغ حمد و نعت میں ماہنامہ نوائے نعت کراچی کی اولیت و سرفرازی سے آگاہ ہو سکیں۔

ماہنامہ "نوائے نعت" کراچی جلد، شمارہ ندارد دسمبر 1986ء جنوری 1987ء میں شائع ہوا۔ [21] اس کے مدیر اعلیٰ ادیب رائے پوری ہیں۔ اخبار جہاں والے سائز میں اس کے 16 صفحات ہیں۔ قیمت ندارد ہے۔ اسے بھی مدیر اعلیٰ کی رہائش گاہ اے 837 بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی سے شائع کیا گیا ہے۔

"نوائے نعت" کراچی کا یہ خصوصی ایڈیشن "اتحاد ملی" کے حوالے سے شائع ہوا ہے۔ عروس البلاد، روشنیوں کے شہر پاکستان کی شہ رگ یعنی شہر کراچی اس وقت آگ وخون میں تڑپ رہا تھا۔ اتحاد ملی کا یہ خصوصی ایڈیشن بگڑی صورتحال اور المناک واقعات پر قابو پانے کی ایک عملی کوشش ہے۔ جسے نعت پاک کے گلہائے مشک بو سے مہکایا گیا ہے۔ یعنی نعت رسول کے سائے میں امت مسلمہ کو درس اتحاد دیا جا رہا ہے۔

ماہنامہ "نوائے نعت" کراچی شمارہ ندارد فروری، مارچ 1987ء میں ادیب رائے پوری کی ادارات میں شائع ہوا۔ [22] اخبار جہاں سائز کے 34 صفحات اور قیمت ندارد ہے۔ مقام اشاعت مدیر اعلیٰ کی رہائش گاہ اے 837 بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی ہے۔

ماہنامہ نوائے نعت کا یہ خصوصی ایڈیشن مزار غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ پر نصب کی جانے والی "جالی مبارک" کی تقریب زیارت کے موقع پر شائع ہوا۔ بغداد شریف کے لیے تیار ہونے والی "جالی مبارک" کا یہ خصوصی ایڈیشن بھی دنیائے نعت میں انفرادیت کا شاہکار ہے۔ نعت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلو میں یہ خصوصی ایڈیشن سلسلہ قادریہ اور وابستگان سلسلہ قادریہ کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں۔ رنگین سرورق کے علاوہ درمیان میں بھی چار عدد رنگین صفحات موجود ہیں۔

ماہنامہ "نوائے نعت" کراچی شمارہ ندارد نومبر، دسمبر 1989ء میں ادیب رائے پوری کی ادارت میں

---

21 نوائے نعت کراچی ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری جلد نمبر ندارد شمارہ نمبر ندارد دسمبر 1986 جنوری 1987ء ص 16

22 ایضاً مارچ 1987ء ص 34

شائع ہوا۔[23] چھوٹے سائز 8-20x30 میں یہ شمارہ 96 صفحات پر مشتمل ہے۔ مرکز اشاعت اے 837 بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی ہے۔

نوائے نعت کراچی کا یہ شمارہ حضور سید عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت طیبہ اور ولادت مبارکہ سے مشروط ہے۔ اس میں قابل ذکر حضرات کے بصیرت افروز مضامین موجود ہیں۔ سیرت طیبہ کے مضامین کے علاوہ شعبۂ نعت کی مقتدر و معروف شخصیات کا تعارف بھی اس شمارہ میں شامل ہے۔ اس شمارے کے آخر میں آئندہ آنے والے شمارے کی تفصیلات بھی شائع کی گئی ہیں۔

ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 1 فروری مارچ 1991ء میں شائع ہوا۔[24] مدیر اعلیٰ ادیب رائے پوری ہیں۔ صفحات 48 اور 8=20x30 کے سائز میں شائع ہوا ہے۔ مرکز اشاعت اے 837 بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی ہے۔

نوائے نعت کراچی کے اس شمارہ میں ادارتی صفحہ پر چند تبدیلیاں ہیں۔ ''فروغ نعت کے لئے دنیائے نعت میں اردو کا پہلا ماہنامہ'' والی عبارت درج ہے۔ اس شمارے میں ''آزمائش کے سات سال'' کے عنوان سے ادیب رائے پوری نے جو اداریہ لکھا ہے۔ وہ خاصے کی چیز ہے۔ ماہنامہ نوائے نعت کراچی کی پوری تاریخ اور نشیب و فراز اس اداریے میں تحریر ہیں۔ نوائے نعت مکمل طور پر تحریک فروغ حمد و نعت کے لئے موثر ثابت ہوا۔ اس ماہنامہ میں جمود اور یکسوئی پیدا نہیں ہوئی۔ ادیب رائے پوری کی طرح ان کا یہ اولین ماہنامہ بھی متحرک رہا جس کے مطالعے سے قارئین کو ہمیشہ تحریک ملتی تھی۔

ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی کے چند شماروں کی یک سطری تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

ماہنامہ	سال اشاعت	صفحات
نوائے نعت کراچی (خصوصی اشاعت)	جلد 2، شمارہ 8 اگست 1984ء	24
نوائے نعت کراچی (خصوصی اشاعت)	جلد، شمارہ ندارد دسمبر 1986ء، جنوری 1987ء	16
نوائے نعت کراچی (خصوصی اشاعت)	جلد، شمارہ ندارد فروری، مارچ 1987ء	34
نوائے نعت کراچی	جلد، شمارہ ندارد فروری، مارچ 1988ء	32
نوائے نعت کراچی (خصوصی اشاعت)	جلد 5، شمارہ 6 جون، جولائی 1988ء	96

23 نوائے نعت کراچی ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری جلد نمبر ندارد شمارہ نمبر ندارد نومبر دسمبر 1989ء

24 نوائے نعت، کراچی، ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 1، فروری مارچ 1991ء، ص 3

نوائے نعت کراچی	جلد، شمارہ ندارد، نومبر، دسمبر 1989ء	96
نوائے نعت کراچی	جلد 8، شمارہ نمبر 1، فروری، مارچ 1991ء	48

''پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار'' کی وساطت سے ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اولیات کے حوالے سے از خود جو ابہام وضع کر لیے گئے تھے انہیں دور کیا جائے۔ اس سلسلے میں آئندہ بھی ہماری کوشش یہ ہوگی کہ ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی کے باقی ماندہ شماروں کو بھی یکجائی نصیب ہو سکے۔ جس زمانے میں ادیب رائے پوری نے ماہنامہ ''نوائے نعت'' کراچی جاری کیا تھا۔ اس دور میں نعتیہ صحافت کا ایسا چلن نہیں تھا۔ جو موجودہ دور میں ہے۔ اب یہ اُس دور کے لوگوں کا کام تھا کہ وہ اس ماہنامہ کو محفوظ رکھتے۔ ادیب رائے پوری نے تو اولیت کے حوالے سے کام کیا تھا۔ بعد میں وہ اس قدر دل برداشتہ ہو گیے تھے کہ انہوں نے یہ ساری چیزیں سمندر برد کر دی تھیں۔ جس کا راقم الحروف خود شاہد ہے۔

ماہنامہ نوائے نعت کراچی ادیب رائے پوری کی ادارت میں کامیابی سے نعت کا سفر طے کرتا رہا۔ شعبہ نعت کے افراد کی مکمل توجہ نہ ہونے کے سبب یہ اپنے طور پر نعت کے فروغ میں مصروف رہا۔ اس میں اکثر نعت کے علاوہ بھی مضامین شائع ہوتے تھے۔ تمام کام اس کے مدیر کو انجام دینا ہوتے تھے۔ مشاورت اور اجتماعیت کی جلوہ گری اس میں موجود نہیں تھی مگر ان تمام باتوں کے باوجود اس اولین نعتیہ ماہنامے نے شعبہ نعت کو قرارِ واقعی بخشا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی بنیادی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اب اس موضوع پر شائع ہونے والے ماہنامہ ''نعت'' لاہور کو دیکھا جائے گا۔

ماہنامہ ''نعت'' لاہور جنوری 1988ء

ماہنامہ ''نعت'' لاہور کا اجراء جنوری 1988ء میں ہوا۔☆ یہ ماہنامہ راجا رشید محمود کی ادارت میں لاہور سے باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ یہ اپنی باقاعدہ اشاعت کے 24 سال مکمل کر رہا ہے۔ یہ جریدہ راجا رشید محمود کے والد گرامی راجا غلام محمد (صدر ادارۂ ابطال باطل) کی یاد میں جاری ہوتا ہے۔ راجا رشید محمود شعبہ نعت کے وہ درخشندہ ستارے ہیں کہ شعبہ نعت ان پر جتنا بھی ناز کرے کم ہے۔ والدین کی تربیت اور ذکر رسول کی برکت نے راجا رشید محمود کو شعبہ نعت کے لئے وقف کر لیا ہے۔ اب راجا رشید محمود کا ہر لمحہ اور ہر دن شعبہ نعت

☆ ماہنامہ نعت لاہور شعبہ نعت کا دوسرا ماہنامہ ہے۔ جنوری 1988ء سے شائع ہونے والا یہ ماہنامہ آج بھی الحمدللہ! پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ نعتیہ ماہناموں کی دنیا میں یہ اعزاز و افتخار صرف اور صرف ماہنامہ ''نعت'' لاہور کو حاصل ہے کہ اس نے تواتر اور تسلسل کے ساتھ سب سے زیادہ شعبہ نعت کے لئے مواد فراہم کیا ہے۔ راجا رشید محمود قابل صد مبارک باد ہیں کہ ان کی ادارت میں ماہنامہ نعت لاہور نے منتشر خزانہ نعت کو یکجائی سے ہم کنار کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

کے فروغ کے لئے وقف ہے بلکہ یہ کہہ دیا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا کہ پورا خانوادہ راجا رشید محمود فروغ ذکر رسول کی تحریک کی علامت بن چکا ہے۔

ماہنامہ ''نعت' لاہور کا ہر شمارہ خاص شمارہ ہوتا ہے۔ یہ ماہنامہ شروع سے ہی 112 صفحات اور 16=23x36 کے کتابی انداز میں بہترین گیٹ اپ کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ معیاری کتابت ''عمدہ طباعت، اعلیٰ کاغذ اور ہر ماہ آرٹ پیپر پر خوب صورت، دیدہ زیب چار رنگے سرورق نے اس کی افادیت و اہمیت میں اور بھی نکھار پیدا کر رکھا ہے۔ راجا رشید محمود اپنی وسیع تحقیقی، تنقیدی اور تعمیری و تحریکی صلاحیتوں کا اظہار ماہنامہ ''نعت'' لاہور کی صورت میں برملا کر رہے ہیں۔

یہ واحد نعتیہ ماہنامہ ہے جو ہر ماہ بڑی پابندی کے ساتھ اپنے وقت مقررہ پر شائع ہوتا ہے اور اس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ماہنامہ ''نعت'' لاہور مستقل بنیادوں پر شعبہ نعت کے لیے کام کر رہا ہے۔ ہر ماہ نئے موضوع کے حوالے سے شعبہ نعت میں ایک نئی نعتیہ تحقیق منظر عام پر آ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اب یہ کہا جا سکتا ہے کہ شاید بکھرے اور منتشر نعتیہ خزانے کو ایک مرکز پر لایا جا سکے۔

ماہنامہ ''نعت'' لاہور کا سب سے پہلا شمارہ جنوری 1988ء میں ''حمد باری تعالیٰ'' کے عنوان سے راجا رشید محمود کی ادارت میں شائع ہوا۔[25] 16=23x36 کے سائز میں یہ شمارہ 112 صفحات پر مشتمل تھا۔ اس کا مرکز اشاعت ہمیشہ ایڈیٹر راجا محمود رشید کی رہائش گاہ رہا ہے۔ اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور پاکستان۔

''حمد باری تعالیٰ'' کے عنوان سے ماہنامہ نعت لاہور کا یہ پہلا شمارہ موضوع سے مکمل ہم آہنگی رکھتا ہے، حمد باری تعالیٰ جیسے لطیف اور عظیم موضوع پر یہ ایک قابل ستائش حمد یہ کاوش ہے۔ جس میں فاضل مقالہ نگاروں نے حمد کے مختلف پہلوؤں پر بصیرت افروز مقالات سپرد قلم کیے ہیں۔ یہاں پر صرف عنوان اور مضمون نگاروں کا نام دیا جا رہا ہے۔

اسلام میں توحید کا تصور	خلیل الرحمٰن کھجلوی
حمد حامد اور محمود	عبدالحق ظفر چشتی
احادیث میں حمد خداوندی	ادارہ

25 نعت، لاہور، ماہنامہ (حمد باری تعالیٰ) (مدیر) راجا رشید محمود، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1، جنوری 1988ء، ص 112

حمدیہ شاعری میں ذاتی حوالہ	راجا غلام محمد
بارگاہ خداوندی میں ملت کی فریاد	عشرت حسین بقائی
حمد اور نعت کا تعلق	راجا رشید محمود
حمد میں نعت کی صورتیں	شہناز کوثر

اس کے علاوہ ''تعارف کتب''۔ ''نعت لائبریری'' ''اردو کے صاحب کتاب نعت گو'' ''ایڈیٹر ماہنامہ نعت کی چند مطبوعات'' اور ''اخبار نعت'' کی روداد بھی اس اولین شمارہ میں شامل ہے۔ جبکہ 27 شعراء کا ہدیہ حمد ہونے کے علاوہ اس شمارے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اللہ رب العزت کے حضور (منظوم و منثور) نذرانہ حمد پیش کرنے کے بعد حمد خدا اور نعت مصطفیٰ کا حسین و جمیل امتزاج بھی پیش کیا گیا ہے۔ غرض کہ ''حمد باری تعالیٰ'' پر مشتمل یہ مکمل شمارہ حمدیہ ادب کا آئینہ دار ہے۔ جس میں مدیر کی مدیرانہ صلاحیتوں کا بھی بین اظہار ہو رہا ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے ماہنامہ ''نعت'' لاہور کے دوسرے شمارے کا ذکر کر رہے ہیں۔

ماہنامہ ''نعت'' لاہور کا جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 2 فروری 1988ء میں ''نعت کیا ہے۔'' کے عنوان سے راجا رشید محمود کی ادارت میں شائع ہوا۔ 26 یہ شمارہ بھی 112 صفحات پر مشتمل تھا۔ واضح رہے کہ ماہنامہ ''نعت'' لاہور کے تمام شمارے 16=23x36 کے ایک ہی سائز یعنی کتابی انداز میں اور ایک ہی مقام اشاعت سے شائع ہوئے ہیں۔

''نعت کیا ہے'' کے عنوان سے شائع ہونے والے اس خصوصی شمارے میں قابل قدر مضامین و مقالات شامل ہیں۔ جو اپنے اہم موضوع ''نعت کیا ہے۔'' کی وسعت اور وضاحت کا منہ بولتا ثبوت شاہکار ہیں۔

اس میں بھی ''مدیر'' نے اپنی مدیرانہ صلاحیتوں کا برجستہ اظہار کیا ہے۔ ان تمام مضامین و مقالات میں نعت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختلف جہات کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ تمام مضامین لائق توجہ اور اپنے موضوع ''نعت کیا ہے'' سے مطابقت رکھتے ہیں۔

ماہنامہ ''نعت'' لاہور کے اس دوسرے شمارہ میں کیا کیا ہے۔ اس کی صرف ایک جھلک ملاحظہ کیجئے۔

---

26 نعت، لاہور، ماہنامہ (نعت کیا ہے) (مدیر) راجا رشید محمود، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 2، فروری 1988ء، ص 112

قرآن مجید میں نعت	راجا رشید محمود
صحابہ کرام اور نعت	پروفیسر محمد حسین آسی
نعت کیا ہے؟	سید ریاض حسین شاہ
نعت کی تعریف	اظہر محمود
نعت میں احترام رسالت کے تقاضے	ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی
آشوب عصر اور نعت	گوہر ملسیانی
نعت میں شمائل وفضائل کا بیان	ڈاکٹر صدیقہ ارمان
نعت میں اظہار عجز	شہناز کوثر
نعت میں افتخار کی صورتیں	راجا غلام محمد

موضوع نعت کی اس قوس وقزح میں معروف مقالہ نگاروں نے موضوع کی مناسبت سے نعتیہ ذوق وشوق کی آبیاری کی ہے۔ شاہکار تحریروں میں نعتیہ تشنہ کاموں کی سیرابی کا سامان موجود ہے۔ موضوع نعت کی مختلف جہات دلآویز انداز میں "نعت کیا ہے" کے عنوان کو جلا بخش رہی ہیں۔ بلاشبہ "حمد باری تعالیٰ" اور "نعت کیا ہے" کے دونوں ابتدائی شمارے شعبۂ نعت کی تقویت کا باعث ہیں۔ "نعت کیا ہے۔" کے شمارہ میں 21 شعراء کا نذرانہ نعت بھی موضوع کی مناسبت سے موجود ہے۔ راجا رشید محمود کی کس کس سلیقہ مندی کا ذکر کیا جائے۔ ان کا ہر کام معیار کی ضمانت اور موضوع کی نفاست سے مطابقت رکھتا ہے۔

ماہنامہ "نعت" لاہور کے اب دیگر اہم موضوعات پر شائع ہونے والے صرف چند خصوصی شماروں کی جھلک دیکھیے۔

ماہنامہ "نعت" لاہور

حمد باری تعالیٰ	جنوری 1988ء
نعت کیا ہے؟ (چار مختلف شمارے)	فروری 1988ء
اردو کے صاحب کتاب نعت گو (چار مختلف شمارے)[27]	اپریل 1988ء
مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تین مختلف شمارے)	مارچ 1988ء
غیر مسلموں کی نعت (چار مختلف شمارے)[28]	اگست 1988ء
رسول نمبروں کا تعارف (چار مختلف شمارے)	ستمبر 1988ء

27 نعت لاہور ماہنامہ (مدیر) راجا رشید محمود جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 4 اپریل 1988ء ص 112

28 ایضاً اگست 1988ء ص 112

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (چار مختلف شمارے)	اکتوبر 1988ء
کلام ضیاء القادری بدایونی (دو مختلف شمارے)	جولائی 1989ء
درود و سلام (آٹھ مختلف شمارے)	اکتوبر 1989ء
شہید ناموس رسالت (پانچ مختلف شمارے)	جنوری 1991ء
سفر سعادت "منزل محبت" (اشاعت خصوصی)	نومبر، دسمبر 1992ء
تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین (اشاعت خصوصی)	جولائی، اگست 1993ء
نعت ہی نعت (سولہ مختلف شمارے)	اکتوبر 1993ء
خواتین کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)	جولائی، اگست 1995ء
غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)	نومبر 1995ء
اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا ☆ (دو اشاعت خصوصی)	مارچ، اپریل 1996ء
ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)	ستمبر، اکتوبر 1998ء
تحفظ ناموس رسالت (اشاعت خصوصی)	جولائی، اگست، 1999ء
تحقیق/سرقہ (اشاعت خصوصی) ☆	ستمبر، اکتوبر، 2000ء

مندرجہ بالا فہرست میں ہم نے ماہنامہ "نعت" لاہور کے خصوصی شمارے جو اشاعت خصوصی کے طور پر

☆ ماہنامہ "نعت" لاہور نے اپنی دو خصوصی اشاعتوں میں راجا رشید محمود کی زیر نگرانی دو نعت نمبر شائع کئے ہیں۔ ان دونوں نعت نمبروں پر یہ عبارتیں درج ہیں۔ ماہنامہ "نعت" لاہور کا منفرد نعت نمبر، اشاعت خصوصی (حصہ اول) جلد نمبر 9، شمارہ نمبر 3، مارچ 1996ء، اندر کے صفحہ نمبر 7 پر اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا جلد اول (ردیف الف) مرتب: راجا رشید محمود،

ماہنامہ "نعت" لاہور، اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا، نعت نمبر (حصہ دوم) جلد نمبر 9، شمارہ نمبر 9، ستمبر 1996ء اندر کے صفحہ 3 پر جلد دوم (ردیف "ب" تا "ز") مرتب راجا رشید محمود۔

دونوں عنوانات اپنے موضوع سے مطابقت نہیں رکھتے۔ یہ سلسلہ ہنوز ردیف "ز" پر رک گیا ہے۔ اسے اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلو پیڈیا نہیں بلکہ اسے "یک مصرعی نامکمل انتخاب" کہنا زیادہ مناسب ہے۔ شعبہ "نعت" میں "یک مصرعی" کام کسی نے بھی نہیں کیا ہے۔ اس کی اولیت کا سہرا بھی راجا رشید محمود کے سر ہی بندھے گا۔ اس کام سے کسی کو فائدہ نہیں۔ اگر مکمل نعت کا شعر لے لیا جاتا تو بھی کام میں وزن پیدا ہو سکتا تھا۔ جو کتابیں راجا صاحب کو میسر تھیں ان کے مصرعے تو انہوں نے لے لئے باقی دیگر کتابیں جو ان کے پاس نہیں ہیں ان مصرعوں کا کیا ہوگا۔ کیا اس طرح سے اس موضوع پر ان کی اس تحقیقی کاوش کا حق ادا ہو گیا ہے؟ (ش۔ ا)

☆ ماہنامہ "نعت" لاہور نے راجا رشید محمود کی ادارت میں ستمبر، اکتوبر 2000ء تحقیق/سرقہ کے موضوع پر خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ اردو کے نعتیہ ادب کے حوالے سے یہ ایک حیرت انگیز اور معلومات افزا کاوش ہے۔ یہ کام بہت وقیع اور تحقیقی کاوشوں کا آئینہ دار ہے۔

شائع ہوئے۔ ان کی صرف ایک جھلک آپ کو دکھائی ہے۔ وگرنہ یہ تمام شمارے شعبہ نعت کا وقیع سرمایا ہیں۔ جن کی قدر و قیمت آئندہ آنے والے وقتوں میں اور زیادہ محسوس کی جائے گی۔ راجا رشید محمود کا ہر عنوان اور اس موضوع پر کام سب ہی لائق تعریف ہیں۔ یہ تو صرف خاص شماروں کا ذکر ہے جب کہ راجا رشید محمود کے مرتب کردہ عام شمارے بھی خصوصی اہمیت کے حامل ہوا کرتے ہیں۔

اب ہم آپ کے سامنے ماہنامہ "نعت" لاہور کا وہ شمارہ پیش کر رہے ہیں۔ جو "کلام نعت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔

ماہنامہ "نعت" لاہور جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 5 مئی 2010ء میں ایڈیٹر راجا رشید محمود کی ادارت میں شائع ہوا ہے۔[29] 96 صفحات پر مشتمل "کلام نعت" راجا رشید محمود کا مجموعہ کلام ہے جسے اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالا مار کالونی ملتان روڈ لاہور سے شائع کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ "کلام نعت" راجا رشید محمود کی اردو نعتوں کا 51 واں مجموعہ کلام ہے اس سے پہلے راجا رشید محمود کی اردو نعتوں کے 50 عدد مجموعہ ہائے کلام شائع ہو چکے ہیں۔ "کلام نعت" کا انتساب "اشعار نعت کے محبوں کے نام" معنون کیا گیا ہے۔ ماہنامہ نعت لاہور کے اس شمارہ میں شائع ہونے والے مجموعہ نعت میں کل 53 نعتیں شامل ہیں۔ "سخنان نعت" میں بطور فہرست ہر نعت کا پہلا شعر دیا گیا ہے۔ "کلام نعت" کی سب سے پہلی نعت کا مطلع اور مقطع ملاحظہ کیجیے۔

پاتا ہے جیت تو وہی جو حق پرست ہے ۔۔۔ سرکار کا نہیں ہے جو، اس کو شکست ہے
اب تو حضورا دفن مدینہ کی ہو نوید ۔۔۔ اب رحلت رشید کا نزدیک وقت ہے [30]

ہو سامنے جو صبح و مسا اسوۂ نبی ۔۔۔ راہ یقیں دکھائے سدا اسوۂ نبی
غفران معصیت کی دوا اسوۂ نبی ۔۔۔ تنظیم زندگی کی بنا اسوۂ نبی
کر اتباع اس کی کہ محمود لاجرم ۔۔۔ ہے وجہ استجاب دعا اسوۂ نبی [31]

"کلام نعت" کی آخری نعت کے چند اشعار دیکھیے۔

---

29 نعت لاہور ماہنامہ (مدیر) راجا رشید محمود جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 5 مئی 2010 ص 96
30 ایضاً ص 9
31 ایضاً ص 34

جاں فزا قریۂ کار کی آب و ہوا　　اور دنیا بھر کی ہے بیکار کی آب و ہوا

جو بتائیں دین سرکار دو عالم نے ہمیں　　ہے حیات افروز ان اقدار کی آب و ہوا

حب محبوب خدا نے جن کا دل پکڑا نہیں　　ان کو جکڑے گی جہنم زار کی آب و ہوا

روح کی صحت کی خاطر چاہیے محمود کو　　مصطفیٰ کے گنبد و مینار کی آب و ہوا

راجا رشید محمود کے مجموعہ کلام ''کلام نعت'' سے چند نعتوں کے منتخب اشعار کا انتخاب آپ نے ملاحظہ فرمایا۔

ماہنامہ نعت کا سفر یونہی جاری وساری ہے۔ راجا رشید محمود ہر طور سے اس کے صوری اور معنوی حسن کو بڑھانے میں مصروف رہتے ہیں۔ اردو نعتیہ صحافت کا جب بھی منظر نامہ پیش کیا جائے گا۔ اس میں اوّلیت کام کے حوالے سے، تسلسل کے حوالے سے اور خدمات کے حوالے سے ماہنامہ ''نعت'' لاہور کو حاصل رہے گی۔ ماہنامہ ''نعت'' لاہور شعبہ نعت کا ایک مستند اور معتبر حوالہ ہے۔ جس کی اہمیت اور افادیت آنے والے وقتوں میں اور زیادہ محسوس کی جائے گی۔ ماہنامہ ''نعت'' لاہور اب یکسانیت کا شکار ہو چکا ہے۔ اس کا دائرہ کار جتنا وسیع تھا اب یہ سمٹ کر صرف ایک شخصیت کی نذر ہو گیا ہے۔ اب ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی کو دیکھا جائے گا۔

ماہنامہ حمد ونعت'' کراچی جولائی 1990ء

ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی دنیائے نعت کا تیسرا ماہنامہ ہے۔ اس ماہنامہ کا دورانیہ دیگر ماہناموں میں سب سے کم ہے۔ قلیل تعداد میں اس کے شمارے شائع ہوئے۔ مجھے اس کی بابت زیادہ کچھ نہیں کہنا، بلکہ اس سلسلے میں دیگر حضرات کی رائے میرے لیے تقویت وطمانیت کا باعث ہے۔ ☆

ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی نعتیہ ماہناموں کی صف میں تیسرا ماہنامہ اور کراچی سے شائع ہونے والا دوسرا ماہنامہ تھا۔ جون 1990ء میں اس کا پہلا شمارہ شائع ہونا تھا۔ تیاری مکمل نہ ہونے کی صورت میں اس کی ڈمی جمع کرانا پڑی۔ جولائی 1990ء میں شائع ہونے والا ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی ہی پہلا شمارہ ہے۔

☆ ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی نعتیہ ادب کا تیسرا ماہنامہ تھا۔ جولائی 1990ء میں اس کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔ اس کے کل 11 شمارے شائع ہو سکے۔ سب سے کم دورانیہ ماہنامہ حمد ونعت کراچی کا ہے۔ اس کا آخری شمارہ اپریل، مئی 2006ء میں شائع ہوا۔ واضح رہے کہ اس کے تمام شمارے یکساں ترتیب سے شائع نہیں ہوئے۔ پہلے پانچ شمارے تسلسل سے شائع ہوئے۔ پھر تین شمارے شائع ہوئے اور کافی عرصے بعد پھر تین شمارے شائع ہوئے۔ اوج، لاہور کے نعت نمبر، یعنی دوسری جلد کا اختتام ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی کے ذکر پر ہوا۔ اس کے صفحہ نمبر 735 تا 736 میں ماہنامہ حمد ونعت کراچی کے بارے میں رائے پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں بجا طور پر ماہنامہ حمد ونعت کی خدمات کا اعتراف کھلے دل سے کیا گیا ہے۔ (ش۔ا)

ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 2 ذی الحجہ ۱۴۱۰ھ/ جولائی 1990ء میں راقم الحروف کی ادارت میں طبع ہوا۔ 80[32] صفحات پر مشتمل یہ ماہنامہ 16=23x36 کے سائز میں شائع ہوا۔ انجمن ترقی نعت (ٹرسٹ) پاکستان کو اس کی اشاعت کی سعادت نصیب ہوئی۔

مری انتہائے نگارش یہی ہے ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

اس حمد یہ شعر سے ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی کے سفر کا آغاز ہوا۔ ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی کے پہلے شمارے کی ادارتی ترتیب ملاحظہ کیجیے۔ ایڈیٹر شہزاد احمد، اسسٹنٹ ایڈیٹر فرزانہ یاسمین، شعبہ ادارت میں مسرور کیفی، پروفیسر حافظ قاری ریاض احمد بدایونی، رشید وارثی، عتیق احمد غوری، غوث میاں، محمد شاہین صدیقی، نصر اللہ خان نوری، محمد عرفان عرفی، مشیر قانونی، سید خضر عسکری زیدی ایڈووکیٹ شامل تھے۔

ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی کے پہلے شمارہ کے مندرجات ملاحظہ کیجیے۔

اداریہ	ایڈیٹر
ورفعنا لک ذکرک	مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی
امام الشعرا مولانا غلام امام شہید	ڈاکٹر سید شمیم گوہر (بھارت)
تبصرہ کتب	ایڈیٹر

اردو میں نعتیہ شاعری، پروفیسر ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، اردو کی نعتیہ شاعری، پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری، تذکرہ نعت گویان اردو (اول۔ دوم) پروفیسر سید محمد یونس شاہ گیلانی، تذکرہ نعت گو شاعرات، ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری، اردو نعت تاریخ و ارتقا سید افضال حسین نقوی، فضل فتح پوری، نقش سعادت (انتخاب نعت) مرتبہ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی۔

مشکوۃ النعت عربی کی نعتیہ شاعری	عتیق احمد غوری
کل پاکستان مقابلہ حمد و نعت حبیب بینک	رپورٹ۔ فیاض احمد
نعت خواں۔ سعید ہاشمی (تفصیلی انٹرویو)	محمد طارق قریشی
منتخب نعتیہ اشعار، میں اکثر گنگناتا ہوں	ترتیب۔ محمد سلیم
خبر نامہ	ادارہ
عطیات برائے نعتیہ لائبریری (ٹرسٹ)	ادارہ

نام کی مناسبت سے اس میں ہمیشہ حمد و نعت کی تعداد زیادہ رہی۔ جن شعرائے کرام کی حمدیں شامل رہیں

32 حمد و نعت کراچی ماہنامہ (مدیر) ابن جمیل جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 2 جولائی 1990ء ص 80

ان میں بہزاد لکھنوی، حافظ مظہر الدین، حفیظ تائب، عاصی کرنالی، عارف عبدالمتین، راجا رشید محمود، سید محمد ریاض الدین سہروردی، شریف امروہوی، ''ثنائے خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' کرنے والوں میں ادیب رائے پوری، ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، اختر الحامدی، ستار وارثی، حافظ لدھیانوی، سہیل غازی پوری، قمر انجم، درد اسعدی، تابش صمدانی، سعید وارثی، مسرور کیفی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، بدر ساگری، رشید وارثی، قاری ریاض احمد بدایونی، مفتی احمد میاں برکاتی حافظ شامل ہیں۔آپ نے ماہنامہ حمد ونعت کے پہلے شمارہ کا احوال ملاحظہ کیا۔

ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی کے کل 11 شمارے شائع ہوئے۔اس کے بعد میں شائع ہونے والے تین شمارے بھی اسی اہتمام اور اتنے ہی صفحات پر شائع ہوئے۔مگر شمارہ نمبر 8-9، جنوری، فروری 1991ء 16 صفحات پر مشتمل تھا۔ہمت ٹوٹ چکی تھی۔لوگوں کی بے حسی اور خود غرضی نے بہت متاثر کیا۔تعریفی وتوصیفی خطوط کے انبار لگ گئے تھے مگر عملی تعاون ندارد تھا۔ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی کے شمارے 10-11 شمارہ نمبر 12 جلد کا شمارہ نمبر 1-2 پھر ہمت کر کے نکالے۔یہ تینوں شمارے 32-32 صفحات کے شائع ہوئے تھے۔مگر کوئی خاطر خواہ کامیابی نہ ہو سکی۔یہی وجہ ہے کہ ماہنامہ ''حمد ونعت'' ایک بار پھر بند ہو گیا۔جنوری 1996ء سے پھر ہمت باندھی۔اپریل، مئی تک تین شمارے 48-48 صفحات کے شائع کیے اب بھی صورتحال وہی تھی۔اس ماہنامہ کے سلسلے کو مزید جاری رکھنا میرے لئے ممکن نہیں رہا تھا لہٰذا یہ ماہنامہ پھر تعطل کا شکار ہو گیا۔ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی کا آخری شمارہ 10-11 جلد نمبر 6 اپریل، مئی 1996ء میں شائع ہوا اس کے بعد سے آج تک حمد ونعت کا کوئی باضابطہ شمارہ شائع نہیں ہو سکا۔

ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی کے شائع شدہ شماروں کی ترتیب دیکھیے۔ ☆

ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 2، جولائی 1990ء	صفحات 80

☆ صبیح رحمانی نعت ریسرچ سینٹر کے ڈائریکٹر ہیں، شعبہ نعت پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں۔ان کی زیرِ نگرانی نعت ریسرچ سینٹر کراچی نے ''فہرست کتب خانہ'' 2009ء شائع کی ہے، جس کے مرتب محمد طاہر قریشی ہیں۔فہرست کتب خانہ مرتب کے اعلیٰ ذوق وشوق کی آئینہ دار ہے۔اس فہرست میں دیگر موضوعات کے علاوہ نعتیہ رسائل وجرائد کو بھی شامل کیا گیا ہے۔اس فہرست میں تقریباً تمام ہی نعتیہ رسائل و جرائد کا ذکر موجود ہے۔سوائے ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی کے نہ جانے کیسے ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی فہرست کتب خانہ میں شامل ہونے سے رہ گیا۔جب کہ صبیح رحمانی نے ماہنامہ حمد ونعت کراچی کی از خود تین علیحدہ علیحدہ جلدیں بنوائی تھیں۔ایک جلد انہوں نے راجا رشید محمود کے لئے لاہور بھیجی۔دوسری مجھے دی اور تیسری اپنے لئے رکھی۔یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے پاس حمد ونعت کراچی کے شمارے نہیں تھے بلکہ میرے پاس بھی ماہناموں کے تمام شماروں کی یکجائی انہیں کے سبب ہے۔

یہ بات شعبہ نعت کے لئے تقویت کا باعث ہے کہ فہرست کتب خانہ کے مرتب محمد طاہر قریشی، ''ہماری ملی شاعری میں نعتیہ عناصر'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کے لئے تحقیقی مقالہ لکھ رہے ہیں۔یہ مقالہ ڈاکٹر تنظیم الفردوس کی نگرانی میں بہت جلد جامعہ کراچی میں جمع ہونے والا ہے۔طاہر قریشی دوسروں کی خدمات کے جذبے سے سرشار رہتے ہیں۔وہ ہمہ وقت اپنے دستِ تعاون کو دراز رکھتے ہیں۔(ش۔ا)

ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 3 اگست 1990ء	صفحات 80
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی (خصوصی اشاعت)	جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 4 ستمبر، اکتوبر 1990ء	صفحات 80
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 6-7 نومبر، دسمبر 1990ء	صفحات 80
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 8-9 جنوری، فروری 1991ء	صفحات 80
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 10-11 مارچ، اپریل 1991ء	صفحات 80
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 12 مئی 1991ء	صفحات 32
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 2 شمارہ نمبر 1-2 جون، جولائی 1991ء	صفحات 32
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 7، جنوری 1996ء	صفحات 48
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 8-9 فروری، مارچ 1996ء	صفحات 48
ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی	جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 10-11 اپریل، مئی 1996ء	صفحات 48

یہ تھے ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی کے کل گیارہ شمارے جو وقفے وقفے سے شائع ہو کر بند ہوتے رہے۔ ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی نے کم صفحات میں زیادہ معلومات اور اہم مضامین کی طرح ڈالی۔ بہت زیادہ ضخامت رکھنے والے مختلف کتابی سلسلے اپنے موضوع سے مطابقت نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ شعبہ حمد ونعت کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو رہا ہے۔ ان کتابی سلسلوں میں حمد ونعت کے علاوہ وہ سب کچھ ہوتا ہے۔ جس کی ضرورت شعبہ حمد ونعت کو کبھی نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ اس شعبے میں جو مثالی انداز کے کام ہونا چاہئے تھے۔ وہ نہیں ہو سکے دعویداران حمد ونعت کی خدمت کے دعوؤں میں صداقت نہیں۔

اب ہم آپ کے سامنے ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 10-11 اپریل، مئی 1996ء کی تفصیل بیان کر رہے ہیں۔[33] یہ آخری شمارہ 48 صفحات پر مشتمل ہے۔ مگر اس میں شامل موضوعات کی وسعت ملاحظہ کیجئے۔

33 حمد ونعت کراچی ماہنامہ (مدیر) ابن جمیل جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 10-11 اپریل مئی 1996ء ص 48

ماہنامہ ''حمد ونعت'' کراچی میں خصوصیت کے ساتھ شعرائے کرام کی حمد ونعت بھی شامل ہوتی ہیں۔ان شعرا کے اسمائے گرامی ملاحظہ کیجیے۔شاہ انصار الہ آبادی، علیم ناصری، رشید وارثی، اجمل جنڈیالوی، حافظ محمد نیاز علی، رشید وارثی، اجمل جنڈیالوی، ڈاکٹر سید طلحہ، برق رضوی، حفیظ تائب، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، محسن بھوپالی، راشد نور، شاہنواز مرزا، عزیز الدین خاکی۔واضح رہے کہ اس ترتیب میں بعض شعرا کے نام دو مرتبہ لکھے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان شعرا کی ایک حمد اور ایک نعت شامل ہے۔اسی وجہ سے نام کی دو مرتبہ تکرار ہے۔[34]

''غیر محتاط نعت گو'' کے نام سے بزرگ نعت گو شاعر وادیب بابا سید رفیق عزیزی کا ایک اہم مضمون قسط وار بھی شامل ہے۔جس میں کلام نعتیہ ''سراج السالکین'' کے شاعر حضرت شاہ انصار الہ آبادی کے وہ اشعار پیش کیے گئے ہیں جو ''نعت'' نہیں ہیں۔اس کے علاوہ مضامین، صنائع وبدائع اور زبان وبیان کی غلطیوں کی جانب بھی نشاندہی کی گئی ہے۔''نعت نگاری میں ذم کے پہلو'' یہ رشید وارثی کا تنقیدی مضمون ہے۔نعتیہ ادب میں تنقید کے حوالے سے جمیل نظر کی ''مقدمہ سحر وساحری'' اور امیر حسنین جلیسی کی ''بت خانہ شکستم من'' کے پڑھنے والے رشید وارثی کی اس خوب صورت تحریر وتنقید سے خوب لطف اٹھائیں گے۔''نعت نگار'' مسرور کیفی کی ایک طویل نظم ہے۔اس نظم میں دنیائے علم وفن کے بیشتر نعت گو شعرائے کرام، نعتیہ شخصیات اور نعت خواں حضرات کے لئے ایک ایک شعر کہا گیا ہے۔نعت نگار کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر اس نظم کو دوبارہ اسی ترتیب اور مزید ''حاشیے'' کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔''بارگاہ رسالت کے نعت گو'' شعراء میں مظفر وارثی، فیاض کاوش وارثی، نشتر اکبر آبادی، اختر لکھنوی کا تذکرہ شامل ہے۔

ماہنامہ ''حمد ونعت کراچی'' میں خصوصی اہتمام کے ساتھ نعتیہ کتب پر تبصروں کو حد درجہ اہمیت حاصل تھی۔ تبصرے میں کوشش کی جاتی تھی کہ کتاب سے متعلق ہر بات قاری کے سامنے گوش گزار کردی جائے تاکہ وہ اس

---

34 حمد ونعت کراچی ص 48

تبصرے سے بھی فائدہ اٹھا سکے۔ ''عطیات برائے نعتیہ کتب'' کے سلسلے کو بھی بہت اہتمام اور توجہ سے شائع کیا جاتا تھا تا کہ زیادہ سے زیادہ نعتیہ معلومات قاری تک پہنچائی جا سکے۔ غرض یہ کہ ماہنامہ ''حمد و نعت'' کو پڑھنے والے آج بھی اس کی افادیت اور اہمیت کا ذکر کرتے نظر آتے ہیں۔ ان تمام حضرات کی خواہش ہے کہ یہ سلسلہ حمد و نعت دوبارہ کسی بھی شکل میں ضرور جاری ہونا چاہیے۔ تا کہ شعبہ حمد و نعت میں مثبت طور پر کام کی رفتار کو بڑھایا جا سکے۔

ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی شعبہ نعت کا تیسرا ماہنامہ تھا۔ ادیب رائے پوری کا نوائے نعت کراچی اور راجا رشید محمود کا ماہنامہ نعت لاہور اپنے قدم جما چکا تھا۔ اس فضا میں رہ کر ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی نے اپنی انفرادیت کو برقرار رکھا۔ سب سے زیادہ کم صفحات اور سب سے زیادہ کم مدت تک جاری رہنے والا یہ ماہنامہ کوئی مثالی کام نہیں کر سکا۔ ابتدائی ماہناموں کی صف میں شامل ہونے کے سبب اس کی آواز دور تک سنائی دیتی تھی۔ اس سلسلے کے اب اگلے ماہنامہ ارمغان حمد کراچی کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

ماہنامہ ''ارمغان حمد'' کراچی فروری 2004ء

ماہنامہ ''ارمغان حمد'' کراچی جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1 ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ/ فروری 2004ء میں شائع ہوا۔[35] اس کے مدیر اعلیٰ طاہر حسین سلطانی ہیں۔ 16=23x36 کے سائز میں یہ پہلا شمارہ 128 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا مقام اشاعت السکینہ بی، سی 8 بلاک 5، کہکشاں کلفٹن کراچی ہے۔ اس کی قیمت =/20 روپے ہے۔

ماہنامہ ''ارمغان حمد'' کراچی اردو میں حمد کے موضوع پر اولین ماہنامہ ہے۔ جسے ''بیادگار۔ سید المرسلین خیر البشر مقصود کائنات، محبوب کبریا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' پیش کیا گیا ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ طاہر حسین سلطانی اور مدیر اعزازی عبید احمد خان ہیں۔ مجلس مشاورت میں خواجہ رضی حیدر اور خواجہ تاجدار عادل شامل ہیں۔

واضح رہے کہ طاہر سلطانی اس سے پہلے کتابی سلسلہ ''جہان حمد'' کراچی بھی جون 1998ء سے نکالتے رہے ہیں۔[36] ''جہان حمد'' کے اب تک 18 شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ ماہنامہ ''ارمغان حمد'' کراچی بھی اسی سلسلۂ حمد کی کڑی ہے۔ طاہر سلطانی حمدیہ ادب کے فروغ میں مصروف ہیں۔ ہم ماہنامہ ''ارمغان حمد'' کراچی

---

35 ارمغان حمد، کراچی، ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) طاہر سلطانی، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1، فروری 2004ء، ص 128

36 جہان حمد، کراچی، کتابی سلسلہ، (مدیر) طاہر سلطانی، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1، جون 1998ء، ص 448

کے سب سے پہلے شمارہ کی تفصیل آپ کے ذوق طبع کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

"اداریہ" طاہر سلطانی، 37 "حمد باری تعالیٰ" حسان بن ثابت۔" "نعت رسول، مولانا احمد رضا بریلوی۔" "درس قرآن وشان رسول، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان۔" "مقالات ومضامین۔" "اردو کی حمدیہ شاعری میں فلسفیانہ رجحان، ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط (بھارت)" "حمد افضل ترین عبادت ہے۔ طاہر سلطانی۔" "صنف مرثیہ میں حمد ومناجات، اختر ہاشمی۔" "حمدیہ شاعری اور ہم، یونس ہویدا" "فن وشخصیت" "مولانا سید زوار حسین شاہ کی ایک حمد یونس ہویدا۔" "علیم النساء ثناء کی حمد گوئی، ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی" "حمدیہ مشاعرے" "ماہنامہ طرحی حمدیہ مشاعرے (رپورٹ)، حافظ محمد نعمان طاہر۔"

"محفل حمد" کے حمد گویان۔ شوکت علی خان فانی، راغب مراد آبادی، خواجہ رضی حیدر، تاجدار عادل، عبدالرحمٰن عبد، پروفیسر طاہر حسین، گہر اعظمی، ع واحد، کوکب حیدر آبادی، آزاد لکھنوی، تنویر پھول، معراج جامی، سراج انور، خورشید فاطمہ شجیع، صابر ظفر، ہارون شاہد صدیقی، طاہر سلطانی، "مدحت قرآن" تابش دہلوی، امید فاضلی، شبنم رومانی، پروفیسر آفاق صدیقی، پروفیسر منظر ایوبی، پروفیسر سحر انصاری، عزم بہزاد، رشید وارثی، "بیت العتیق، صبا اکبر آبادی" "حرم شریف، اظہر عباس ہاشمی۔" سرور کائنات (منظوم سیرت، گہر اعظمی)

ماہنامہ "ارمغان حمد" کراچی کی یہ سب سے پہلی اشاعت ہے۔ جس میں کوشش کی گئی ہے کہ اردو حمدیہ ادب کے چند گوشوں کو واضح کیا جائے۔ ارمغان حمد الحمدللہ! جاری وساری ہے۔

ماہنامہ "ارمغان حمد" کراچی نے اکثر اپنے عام شمارے شائع کیے۔ مگر گاہے بگاہے اہم موضوعات پر خصوصی شمارے بھی شائع کیے۔ ان اہم اور خصوصی شماروں کے صرف عنوانات ہم آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں تاکہ آپ حضرات ماہنامہ ارمغان حمد کراچی کی حمدیہ اور نعتیہ خدمات سے واقف ہوسکیں۔

"نعت نمبر" صلی اللہ علیہ وسلم کی ردیف میں نعتیں۔" "صبا اکبر آبادی حمد ونعت نمبر" "نعت نمبر۔ "خلفائے راشدین نمبر" "فاروق وعلی نمبر" "حضرت امیر حمزہ نمبر" "سلام نمبر" "حمدیہ ونعتیہ ہائیکو نمبر" "حمدیہ ونعتیہ نظمیں نمبر" "ڈاکٹر شمس جیلانی حمد ونعت نمبر" "ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی حمد ونعت نمبر" یہ وہ قابل ذکر اور خصوصی شمارے ہیں جنھیں "خصوصی نمبر" کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ ماہنامہ ارمغان حمد کراچی پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ اس کے اب تک 85 شمارے شائع ہوچکے ہیں۔

ماہنامہ "ارمغان حمد" کراچی جلد نمبر 7 شمارہ نمبر 85، ۱۴۳۲ھ فروری 2011ء میں مدیر اعلیٰ طاہر حسین

---

37 ایضاً جہان حمد ص 3

طاہر سلطانی کی نگرانی میں شائع ہوا۔[38] 16=23x36 کے سائز میں یہ شمارہ 64 صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت فی شمارہ =/70 روپے ہے۔ مقام اشاعت۔ نوشین سینٹر دوسری منزل کمرہ نمبر 19 اردو بازار کراچی ہے۔ شمارہ نمبر 85 عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر شائع ہوا ہے۔ اس کی تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

''اداریہ'' مدیر اعلیٰ ''مطالب القرآن، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان۔'' ''حمد باری تعالیٰ، سہیل غازی پوری۔'' ''ہمہ قرآن در شان محمد، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان،''۔ ''نعت رسول مقبول، شاہ انصار حسین الہٰ آبادی'' ''عید میلاد النبی کی تحقیق و اہمیت، حضرت علامہ ابوداؤد محمد صادق قادری''۔ عربی کی چند نایاب نعتیں (اظہاریہ) محسن اعظم ملیح آبادی۔'' ''عربی کی چند نایاب نعتیں ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی۔'' ''طلسم اسم، مختار حیات صدیقی۔'' ''ہمہ جہت شخصیت راغب مراد آبادی۔'' ''مظفر وارثی (انٹرویو)'' ۔ ''ڈاکٹر عاصی کرنالی (انٹرویو)''۔ ''نعت کائنات (راجا رشید محمود)، طاہر سلطانی۔'' ''تاریخ وفات راغب مراد آبادی، تنویر پھول (امریکہ)'' ''خط، گوہر ملسیانی۔'' کے عنوانات کے تحت مضامین شامل ہیں۔

ماہنامہ ارمغان حمد کراچی کے شمارہ نمبر 85 کو حد درجہ اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ شعبہ نعت کی تین عظیم اور ہمہ صفت شخصیات حضرت راغب مراد آبادی، حضرت مظفر وارثی اور حضرت ڈاکٹر عاصی کرنالی اس شہر فنا کو چھوڑ کر ملک بقا کی جانب روانہ ہوگئیں اس شمارے میں ہر سہ شخصیات کے بارے میں معلوماتی مضامین شامل ہیں۔

ماہنامہ ''ارمغان حمد'' میں اکثر عنوان حمد کے تحت مضامین شائع نہیں ہوتے۔ موضوع حمد و نعت کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے تصحیح خوانی کے شعبے میں محنت کی اشد ضرورت ہے۔ فی شمارہ =/70 روپے قیمت محل نظر ہے۔ 48 صفحات اور 64 صفحات کے شمارہ کے لحاظ سے یہ قیمت بہت زیادہ ہے۔ ماہنامہ کی قیمت پر نظر ثانی کی جانی چاہئے۔ ''ماہنامہ نعت'' لاہور جلد 24، شمارہ 67، جون 2011ء صفحات 84 کی قیمت صرف -/15 روپے ہے جب کہ کاروان نعت لاہور اگست 2010ء صفحات 48 کی قیمت -/30 روپے ہے۔

ماہنامہ ارمغان حمد کراچی اپنے موضوع کی مناسبت سے خاطر خواہ کام کر سکتا تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔ اس ماہنامے میں حمدیہ مضامین و انتخاب کے علاوہ نعت کے موضوع پر بھی مضامین شائع ہونے لگے۔ اب اور دیگر موضوعات پر بھی مضامین شائع ہونے لگے ہیں۔ حمدیہ ادب کے اولین ماہنامہ کے حوالے سے اس رسالے کا جو تشخص تھا وہ برقرار نہیں رہ سکا۔ حمدیہ ادب کی بنیادی خصوصیات کے ضمن میں اس رسالے سے بھرپور کام لیا جا سکتا ہے کیونکہ اس موضوع پر یہ واحد رسالہ ہے۔ اب ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور کا جائزہ پیش کیا جائے گا۔

---

38 ارمغان حمد، کراچی، ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) طاہر سلطانی، جلد نمبر 7، شمارہ نمبر 85، فروری 2011ء، 64 ص۔

ماہنامہ ''کاروانِ نعت'' لاہور نومبر 2004ء

کتابی سلسلہ کاروان نعت لاہور کا پہلا شمارہ (نومبر 2004ء؟) میں شائع ہوا۔[39] اس کے چیف ایڈیٹر شوکت علی، اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد ابرار حنیف مغل، بفیضان نظر سید محمد شاہ سوار نقشبندی، زیر سرپرستی سید صبیح الدین صبیح رحمانی اور زیر نگرانی میں پروفیسر محمد اکرم رضا کے نام شامل ہیں۔ 56 صفحات پر مشتمل یہ شمارہ بڑے سائز 23x36=8 میں شائع ہوا ہے۔ اس کی قیمت =/25 روپے ہے۔ اس کا تسلسل جاری ہے۔

کاروان نعت لاہور کا دوسرا شمارہ جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 2 مارچ 2006ء میں 23x36=16 کے چھوٹے سائز یعنی موجودہ کتابی انداز میں 48 صفحات پر شائع ہوا۔[40] اس شمارہ کے مرتب محمد ابرار حنیف مغل اور زیر شفقت سید صبیح الدین صبیح رحمانی کا نام شامل ہے۔ اس میں راہنمائی، مجلس مشاورت، مجلس منتظمہ اور معاونین کے ناموں کی ایک طویل فہرست ہے۔ اس کا ہدیہ فی شمارہ =/25 روپے اور سالانہ چندہ =/300 روپے ہے۔ ناشر میں ادارہ کاروان نعت یوسف مارکیٹ غزنی اسٹریٹ 38 اردو بازار لاہور کا نام ہے۔

واضح رہے کہ ماہنامہ کاروان نعت لاہور پہلے کتابی سلسلہ تھا۔ اس کے شروع دو سال کے تمام شمارے کتابی سلسلوں کے طور پر سامنے آئے جبکہ ماہنامہ ''کاروان نعت'' لاہور کے عنوان سے 2008ء میں شروع کیا گیا۔ اس وقت سے یہ آج تک ماہنامہ کاروان نعت کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔

ماہنامہ ''کاروان نعت'' لاہور مدیر محمد ابرار حنیف مغل کی ادارت میں فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کوشاں ہے۔ اس کے مدیر جذبۂ عشق رسول سے سرشار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کاروان نعت ہر مہینے پابندی کے ساتھ شائع ہوتا ہے۔ اس کے مضامین میں تنوع ہے۔ جس کی وجہ سے قاری اسے مکمل طور پر پڑھتا ہے۔

کاروان نعت لاہور نے الحمدللہ! جہان حمد و نعت کی قوس وقزح کو اپنے دامن میں بہت خوب صورتی اور سلیقہ سے سمویا ہے۔ اس کا پہلا شمارہ ہر لحاظ سے قابل قدر، لائق توجہ اور داد و تحسین کا مستحق ہے۔

''حمد و نعت بزبان قرآن کریم'' لائق توجہ ہے۔ ''اداریہ'' بھی خاصہ کی چیز ہے۔ صبیح رحمانی کی حمد اور اعلیٰ

---

39 ''کاروان نعت'' لاہور، کتابی سلسلہ (چیف ایڈیٹر) شوکت علی، شمارہ نمبر 1، (نومبر 2004ء؟) ص 56
(نوٹ: کاروان نعت لاہور کا سب سے پہلا شمارہ مجھے صبیح رحمانی کے توسط سے ملا، صبیح رحمانی لاہور سے آئے ہوئے اپنے ایک دوست شوکت علی صاحب کو ملوانے لائے تھے تو انہوں نے مجھے کاروان نعت کا سب سے پہلا شمارہ بروز بدھ مورخہ 24 نومبر 2004ء کو دیا۔ یہ ستائیسویں شب کی رات تھی۔ جب یہ رسالہ مجھے ملا تھا۔ اس عاجز نے اس کی تاریخ اشاعت یہی فرض کر لی ہے۔

40 ''کاروان نعت'' لاہور، کتابی سلسلہ (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 2، مارچ 2006ء، ص 48

حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نعت، حمد و نعت شناسی کی دلیل ہے۔ شوکت علی نے "کاروان نعت کے سفر ازل تا عصر حاضر" کو عمدگی سے سمیٹا ہے۔ حفیظ تائب کی حمد و نعت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ خصوصیت کے ساتھ حفیظ تائب کا تفصیلی مگر آخری انٹرویو معلومات کا خزانہ ہے۔ اس انٹرویو میں حفیظ تائب مرحوم کی تصاویر اور ان کی تحریر کردہ نعتوں کے عکس دے کر اس خزانے کو اور بھی دوبالا کر دیا ہے۔ ریاض حسین چوہدری نے "نعت کیا ہے" کا اجمال بہت اہتمام سے نظم کیا ہے۔

معروف نعت خواں منظور الکونین، کا انٹرویو معلوماتی ہے۔ خدا لگتی باتیں اپنے وسیع تجربے کی روشنی میں بیان کی ہیں جو درست ہیں اور فی زمانہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ ایک شام صبیح رحمانی کے ہمراہ "مدحت مصطفیٰ کے نام" بھی شاعر موصوف کے لیے اللہ کا انعام اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کا صدقہ ہے۔ ظہیر غازی پوری کا مضمون "صبیح رحمانی" ایک مجتہد نعت نگار شاعر" بھی خوب ہے۔

حضرت پیر مہر علی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور زمانہ "پنجابی کلام معہ منظوم اردو ترجمہ" شیدائیان نعت کے لیے تحفہ ہے۔ صوفی شوکت علی قادری کا انٹرویو اور تعارف انوار مدینہ نعت کونسل بھی کام کی چیز ہے۔ "لمحہ فکر اور دعوت درس محبت" الحاج شیخ غلام جیلانی نے محبان و شائقین مدحت مصطفیٰ تحریکی انداز میں دیا ہے۔ "رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا" میں نعتیہ خبروں کو سجایا ہے۔ غیر مسلم (ہندو) شعرا کا نعتیہ کلام بھی صفحے کی زینت ہے۔

اسٹیج سیکریٹری قاری محمد یونس قادری کا انٹرویو بھی ان کے شوق و لگن کا آئینہ دار ہے۔

آخر میں انگریزی حصہ جسٹس ڈاکٹر منیر احمد مغل کی دلچسپی اور نعت سے محبت کا عکاس ہے۔ کاروان نعت لاہور کی بے بہا نعتیہ خدمات کو یقیناً ایک ایک سطر میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لیے

ماہنامہ کاروان نعت لاہور کے دو خصوصی شماروں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جو اپنے اپنے موضوعات میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ماہنامہ کاروان نعت لاہور کی خصوصی اشاعت (نعت خوانی نمبر) جلد 1 شمارہ 13-14 فروری، مارچ 2007ء میں شائع ہوا۔ [41] صفحات کی تعداد 496 ہے۔ نعت خوانی کے موضوع پر یہ ایک قیمتی دستاویز ہے۔ جس میں نعت خوانی اور نعت خواں حضرات کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ اس میں نعت خوانی کی اہمیت اور افادیت کے ہر پہلو کی نشاندہی موجود ہے۔ نعت خواں حضرات کے اعلیٰ منصب اور ان کی ادنیٰ حرکتوں کی جانب بھی اشارے کیے گیے ہیں۔ ماہنامہ کاروان نعت لاہور کی اس کاوش کو

41 "کاروان نعت" لاہور، ماہنامہ (نعت خوانی نمبر) (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 13-14 فروری مارچ 2007ء، ص 496

ہمیشہ سراہا جائے گا۔شعبہ نعت خوانی کے ہر موضوع پر بصیرت افروز اصلاحی مضامین شامل ہیں۔

ماہنامہ ''کاروان نعت'' لاہور کی خصوصی اشاعت (تعلق بالرسول نمبر 2008ء) جلد 1(3) شمارہ 8-7 (31-30) رجب المرجب ۱۴۲۹ھ جولائی، اگست 2008ء میں منظر عام پر آئی۔ [42]

کاروان نعت کے تعلق بالرسول نمبر میں اداریہ، حصہ حمد، حصہ نعت کے علاوہ ان عنوانات کے ضمن میں خوب صورت، معیاری اور محبت بھری تحریریں شامل کی گئی ہیں۔ معرفت وعظمت مقام رسول، ادب و تعظیم رسول، محبت و عشق رسول، اطاعت و اتباع رسول، نصرت و اعانت رسول اور تعلق بالرسول کا مطالعاتی انسائیکلوپیڈیا بھی پیش کیا گیا ہے۔

کاروان نعت کا موضوعاتی اشاریہ (مارچ 2006ء تا جون 2008ء) محمد عمران انیس طاہری نے محنت سے ترتیب دیا ہے۔ تعلق بالرسول نمبر میں گاہے بگاہے بزرگان دین کے اقوال بھی شمارے کی زینت اور افادیت میں چار چاند لگا رہے ہیں۔ غرض یہ کہ اس شمارے کے تمام مضامین وصفحات عشق رسول، محبت رسول اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عام کرنے کا موثر ذریعہ ہیں۔

اس وقت ماہنامہ کاروان نعت لاہور کا جلد نمبر 3(5) شمارہ نمبر 10(57) ذیقعد ۱۴۳۱ھ اکتوبر 2010ء میرے پیش نظر ہے۔ [43] 48 صفحات پر مشتمل اس شمارہ کا ہدیہ =/30 روپے ہے۔ یہ شمارہ بھی اپنے سابقہ مقام اشاعت سے شائع ہوا ہے۔

ماہنامہ کاروان نعت مختصر ہونے کے باوجود اپنے اندر جامعیت لیے ہوئے ہے۔ خوب صورت اور معیاری ''حمد ونعت'' منیر قصوری کی رہنمائی میں شائع ہوئی ہیں۔ ''یزدانی جالندھری کی نعت'' پر ڈاکٹر انور سدید نے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ ''نعت خواں کے اوصاف'' محمد فیروز شاہ، ابوالحسن نے بیان کیے ہیں۔ ''انٹرویو نصیر احمد نعت گو'' ابرار حنیف مغل، عقیل شافی کی کاوش ہے۔ ''نعتیہ سرگرمیاں'' محمد حسن مغل نے بیان کی ہیں۔ ''نعتیہ مشاعرے'' کی روداد محمد انیق گوہر، خضر عقیل کے حصے میں آئی ہے۔ ''تبصرہ'' عقیل شافی نے تحریر کیا ہے۔ ''فون نمبر۔نعتیہ شخصیات'' فریدالدین کی کاوش ہے۔ ''لائبریری کاروان نعت کی تفصیل محمد حسین مغل کی رقم کردہ ہے۔

---

42 ''کاروان نعت'' لاہور، ماہنامہ (تعلق بالرسول نمبر) (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل، جلد نمبر 1(3) شمارہ نمبر 8-7 (31-30) جولائی اگست 2008ء ص 608

(ابرار حنیف مغل کو چاہئے کہ جلد نمبر اور شمارہ نمبر کو اتنی پیچیدگی سے نہ دیں۔ سیدھے طریقے سے یہ نمبر لکھیں تو مناسب ہوگا۔ جیسے راجا رشید محمود ماہنامہ نعت لاہور کا لکھتے ہیں۔ اس رسالہ کی باقاعدہ اشاعت کو 24 سال گزر چکے ہیں۔ اس کے جلد نمبر 24، شمارہ نمبر 7-6، جون 2001ء کو سمجھنے میں کوئی تردد نہیں ہے۔

43 ''کاروان نعت'' لاہور، ماہنامہ (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل، جلد نمبر 3 (5) شمارہ نمبر 10 (57) اکتوبر 2010ء، ص 48

محمد ابرار حنیف مغل کاروان نعت کے باصلاحیت مدیر ہیں ان کی ادارت میں بہت سارے مثالی کام ہو چکے ہیں۔ کاروان نعت کو موصول ہونے والی کتب کی تفصیل تحقیقی انداز میں سلیقے سے شائع ہونا چاہیے۔ تاکہ مزید حضرات اس سے استفادہ کر سکیں۔ تصحیح خوانی پر توجہ کی ضرورت ہے۔

ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور اپنے مدیر کی مکمل دلچسپی کا مظہر ہے۔ کاروانِ نعت لاہور نے شعبہ نعت میں گرانقدر خدمات انجام دینے کا عزم کیا ہوا ہے۔ مگر ماہنامہ کاروانِ نعت لاہور کو جس رح سے فعال ہونا چاہیے اس کا کردار ویسا نہیں ہے۔ اس پر ابھی اور محنت کی ضرورت ہے۔ اب اسی تناظر میں ماہناموں کے بعد کتابی سلسلوں کا آغاز ہوگا۔

نعتیہ کتابی سلسلے

گل چیدہ نمبر 1 اپریل 1983ء

''گل چیدہ'' نمبر 1 سلسلہ انتخاب حمد و نعت پر مشتمل ہے۔[44] گل چیدہ کے مدیر حفیظ تائب اور مجلس مشاورت میں محمد رفیق اشرفی اور راز کاشمیری شامل ہیں۔ گل چیدہ۔ سیرت مشن پاکستان 90 نبی بخش پارک شاد باغ، لاہور کے زیر اہتمام اپریل 1983ء میں شائع ہوا۔ 16=23x36 کے سائز میں یہ انتخاب حمد و نعت 64 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا ہدیہ =/8 روپے ہے۔

اس شمارے کے نعت نگاروں میں احمد ندیم قاسمی، حنیف اسعدی (کراچی)، علیم ناصری، انجم رومانی، خالد بزمی، حافظ محمد افضل فقیر (رتہ پیراں)، عابد نظامی، ریاض حسین چوہدری، جعفر بلوچ اور محمد فیروز شاہ (میانوالی) شامل ہیں۔ گل چیدہ کا ابتدائیہ حفیظ تائب نے ''حرف آغاز'' کے عنوان سے تحریر کیا ہے۔ حرف آغاز دو صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں نعت گوئی کے آغار سے نعت گوئی کے جدید امکانات پر بھی مختصراً روشنی ڈالی گئی ہے۔ حفیظ تائب کی زبانی گل چیدہ کی غرض و غایت ملاحظہ کیجیے۔

''پاکستان میں جن شعراء کے مجموعہ ہائے نعت چھپ کر سامنے آ چکے ہیں۔ ان کی فہرست بھی بہت طویل ہے، مگر ایسے شعرا کی بھی کمی نہیں جن کا نعت گوئی میں جاندار اور شاندار حصہ ہے، مگر فی الحال ان کے نعتیہ مجموعے اشاعت پذیر نہیں ہو سکے۔ ''گل چیدہ'' کے پہلے شمارے میں ایسے ہی دس شعرا کی پانچ پانچ نعتیں اور ان کے کوائف و تاثرات پیش کیے جا رہے ہیں۔

---

44 گل چیدہ، لاہور سلسلہ انتخاب (مدیر) حفیظ تائب، سلسلہ نمبر 1، اپریل 1983ء، 64 ص۔

''گل چیدہ'' نمبر 1 سلسلہ انتخاب حمد و نعت پہلا اور آخری شمارہ ہی ثابت ہوا۔ گل چیدہ کے مدیر حفیظ تائب الحمدللہ! اس کی اشاعت اپریل 1983ء کے بعد تقریباً 21 سال اور 2 ماہ تک بقید حیات رہے۔ نعتیہ ادب کے حوالے سے بے شمار کام کرتے رہے۔ مگر گل چیدہ کا نقش ثانی کبھی سامنے نہیں آسکا۔ کیا وجہ ہے کہ یہ سلسلہ انتخاب حمد و نعت بند ہو گیا۔ حفیظ تائب کی ادارت میں شائع ہونے والا گل چیدہ نمبر 1 اپنی مثال آپ ہے۔ حفیظ تائب نے اپنی خداداد صلاحیتوں کا برملا استعمال کیا ہے۔ بظاہر یہ کوئی کتابی سلسلہ یا نعتیہ جریدہ محسوس نہیں ہوتا بلکہ اسے دس شاعروں کا تذکرہ کہا جائے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ دیگر نعتیہ کتابی سلسلوں میں جو نعتیہ لوازمات شامل ہوتے ہیں۔ وہ اس میں شامل نہیں۔ مگر اس کے باوجود لفظ سلسلہ اس کے تسلسل کا غماز ہے۔ لفظ مدیر بھی اس کے کتابی سلسلے کو ظاہر کر رہا ہے۔ مجلس مشاورت بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اسے باقاعدہ جاری رکھا جائے۔ مگر نہ جانے کیوں اس مفید سلسلہ انتخاب حمد و نعت کو پر پرواز نہ مل سکی۔ اس کی اشاعت اول ہی اشاعت آخر ٹھہری۔

''گل چیدہ نمبر 1'' میں حفیظ تائب نے دس شعراء کی پانچ پانچ نعتیں اور ان کے کوائف و تاثرات بھی پیش کیے ہیں۔ ہر شاعر کے ایک صفحہ پر مختصر کوائف موجود ہیں۔ جس میں اصل نام والد گرامی، ولادت تعلیم، موجودہ عہدہ، رہائش، تصانیف، نظریہ نعت گوئی، سفارش شامل ہیں۔ تمام شعراء کے کوائف مختصر ترین ہونے کے باوجود جامع ہیں۔ نظریہ نعت گوئی اور سفارش کے عنوان سے شعرا کے تاثرات اور نعت کے امکانات کے بارے میں رائے اور سفارشات بھی لائق تعریف ہیں۔ اس کم صفحات والی کتاب میں بھی فکر حفیظ تائب وسعت لیے ہوئے ہے۔ کم صفحات میں اعلیٰ اور معیاری نعت نگاروں کے افکار کو یکجائی کی شکل دی گئی ہے۔ فکر حفیظ تائب نے گل چیدہ کے انتخاب حمد و نعت میں بھی اپنی انفرادیت اور نفاست کو برقرار رکھا ہے۔ گل چیدہ کی نعتیہ خدمات کے بعد اب کتابی سلسلہ ''ایوانِ نعت'' کو دیکھا جائے گا۔

سب سے پہلا باقاعدہ کتابی سلسلہ ''ایوان نعت'' لاہور نومبر 1987ء

ایوان نعت لاہور نومبر 1987ء کو کتابی سلسلوں میں اولیت کا اعزاز حاصل ہے۔45 اس سے پہلے ہمیں کوئی کتابی سلسلہ ایسا نظر نہیں آتا کہ جس نے مکمل طور پر اپنی مسلسل اشاعتوں میں فروغ نعت کے لیے موثر کردار ادا کیا

---

45 ایوان نعت، لاہور، کتابی سلسلہ (مرتبین، وقار مصطفیٰ، ملک فاروق احمد) کتابی سلسلہ نمبر 1، نومبر 1987ء، ص 42

ہو۔ایوان نعت لاہورایک اہم اور متحرک کتابی سلسلہ تھا۔جس کے کل چھ شمارے شائع ہو سکے۔نومبر 1987ء میں اس کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔جبکہ مئی، جون 1988ء میں ایوان نعت کا چھٹا اور آخری شمارہ شائع ہوا۔ ☆

پروفیسر منیر قصوری سلسلہ ایوان نعت لاہور کے روح رواں تھے۔ ایوان نعت لاہور کی شعبۂ ادارت میں بظاہر دوسرے حضرات کے نام شائع ہوتے رہے۔مگر یہ تمام سلسلے منیر قصوری کے مرہون منت تھے۔ایوان نعت نے شعبۂ نعت کی فضا بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔شعبۂ نعت کے مخلص اور خاموش خدمت گزار منیر قصوری آج کل صاحبِ فراش ہیں۔ ☆ مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نعت کے طفیل انہیں جلد صحت یاب فرمائے۔منیر قصوری عربی زبان اور عربی ادب کے عالم ہیں عربی کے قدیم و جدید ادب پر گہری نگاہ رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اکثر آپ کے نعتیہ مضامین عہد نبوی کے شعرائے کرام سے متعلق ہوتے ہیں۔

ایوان نعت لاہور، کتابی سلسلہ نمبر 1 نومبر 1987ء میں شائع ہوا۔ اس کے مرتبین میں وقار مصطفیٰ اور ملک فاروق احمد شامل ہیں۔تمام شمارے کتابی انداز یعنی 16=23x36 کے سائز میں شائع ہوئے۔42 صفحات پر مشتمل ایوان نعت کا پہلا شمارہ =/3 روپے قیمت کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ان تمام شماروں کے ناشر

☆ راجا رشید محمود نے ''پاکستان میں نعت'' (مطبوعہ ایجوکیشنل ٹریڈرز، لاہور 1994ء) میں سب سے پہلے کتابی سلسلے ''ایوان نعت'' لاہور کے چھ شماروں کا ذکر نہیں کیا۔واضح رہے کہ یہ تمام کتابی سلسلے معروف نعت گو منیر قصوری کی ادارت اور نگرانی میں شائع ہوئے تھے۔اس کے مرتبین میں دیگر حضرات کے نام شامل ہیں۔ایوان نعت لاہور، ایک اہم اور متحرک کتابی سلسلہ تھا جس کے کل چھ شمارے شائع ہو سکے۔پاکستان میں نعت کے فاضل مقالہ نگار راجا رشید محمود سے نہ جانے کیوں یہ شمارے رہ گئے۔(ش۔ا)

''ایوان نعت'' لاہور بلاشبہ نعتیہ ادب کا سب سے پہلا باضابطہ کتابی سلسلہ تھا،نومبر 1987ء میں اس کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔جب کہ مئی، جون 1988ء میں ایوان نعت کا چھٹا اور آخری شمارہ شائع ہوا۔ایوان نعت، لاہور کے بباطن روح رواں اور مدیر پروفیسر محمد منیر قصوری تھے۔واضح رہے کہ ایوان نعت کی ادارت میں منیر قصوری کا نام شامل نہیں ہوتا تھا۔مگر یہ تمام شمارے ان ہی کی ادارت اور نگرانی میں شائع ہوئے۔نعتیہ ادب کو جن تحریکی کتابی سلسلوں کی ضرورت ہے۔اس میں سرفہرست ایوان نعت لاہور کا نام شامل ہے۔اس کتابی سلسلے نے نعتیہ ادب کی فضا کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا۔''ایوان نعت میں دوسرے شہروں سے متعلق کشادہ دلی بھی دیکھنے کو ملتی تھی۔

☆ منیر قصوری کا نام اردو کی نعتیہ شاعری میں احترام کا باعث ہے۔عربی ادب کے خوشہ چینوں میں شامل ہیں۔عربی کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے اکثر آپ کے تحقیقی و علمی مضامین باصرہ نواز ہوتے ہیں۔ماہنامہ کاروان نعت، لاہور کو آپ کی خصوصی توجہ حاصل ہے۔منیر قصوری کے نعتیہ شاعری پر مشتمل چار عدد مجموعہ ہائے کلام چادر رحمت 1983ء، آیہ رحمت 1990ء، سوئے مصطفیٰ 2000ء اور شہر کرم 2007ء میں شائع ہو چکے ہیں۔منیر قصوری کی نعتیہ شاعری میں جدت آفرینی کے ساتھ ساتھ پختگی اور قادر الکلامی کا عنصر بھی شامل ہے۔(ش۔ا)

مکتبہ ایوان نعت 5 اے شارع جلال الدین رومی مزنگ چونگی لاہور ہیں۔

نظر انداز کیے جانے والے ایوان نعت لاہور کے چھ شماروں کی تفصیل دیکھیے۔ آپ خود انصاف کیجیے گا کہ اتنے متحرک اور بھر پور کتابی سلسلے کا ذکر ہونا چاہیے تھا یا نہیں۔ ایوان نعت لاہور کا ذکر کر کے کسی کو تکلیف پہنچانا مقصود نہیں، بلکہ نعتیہ ادب میں ہونے والے ایک اہم کام کا اعتراف درکار ہے۔

ایوان نعت لاہور کے پہلے شمارہ کی تفصیل اختصار کے ساتھ ملاحظہ کیجیے۔ ''فرمان رسول''، صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے متعلق دو احادیث مبارکہ بیان ہوئی ہیں۔ ''ایک شعر'' احمد رضا خاں بریلوی پر گفتگو ہے۔ ''روداد محفل'' مرتب ملک فاروق احمد کی تحریر کردہ ہے۔ ''ورفعنا لک ذکرک'' منیر قصوری کا فکری شاہکار ہے۔ ''خطبہ صدارت'' پروفیسر سردار محمد اقبال خان موکل، ''امیر مینائی کی نعت'' حفیظ تائب جبکہ تین صفحات پر محفل کی تصاویر بھی موجود ہیں۔

ثنائے خواجہ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرنے والوں میں منیر قصوری، ارم حسانی، ہلال جعفری، احسان دانش، ساحر صدیقی، حافظ مظہر الدین، بہزاد لکھنوی، اختر شیرانی، جگر مراد آبادی، حسرت موہانی، حسن رضا خاں بریلوی، علامہ محمد اقبال، احمد رضا خاں بریلوی، منیر قصوری شامل ہیں۔

ایوان نعت لاہور، کتابی سلسلہ نمبر 2 دسمبر 1987ء میں شائع ہوا۔[46] اس کے مرتب ملک فاروق احمد ہیں۔ اس کے صفحات 64 اور قیمت =/5 روپے ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایوان نعت کے دوسرے شمارہ کا آغاز ہوا ہے۔ ''ایوان نعت کیا ہے'' اغراض و مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔ ''روداد محفل اور گزارشات'' ''ملک فاروق احمد، صدارتی خطبہ'' ڈاکٹر ایم اسلم قریشی، ''ورفعنا لک ذکرک (آسمانی کتابوں میں ذکر حضور)'' پروفیسر منیر قصوری، ''مجلس سخن سے ایوان نعت تک'' حاجی منور خان، ''نذیر حسین نظامی ایک منفرد نعت خواں'' ''انٹرویو منیر قصوری، ملک فاروق احمد، ''عشق قیس اور اس کا نعتیہ قصیدہ'' پروفیسر ظہور احمد اظہر، 16 شعرائے کرام کی نعتیں بھی شامل ہیں۔

ایوان نعت لاہور، کتابی سلسلہ نمبر 3 جنوری 1988ء میں شائع ہوا۔[47] اس کے مرتب ملک فاروق احمد ہیں۔ اس کے صفحات 112 اور قیمت =/5 روپے ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے شروع ہونے والے ایوان نعت نمبر 3 کی ترتیب دیکھیے۔

---

46 ایوان نعت لاہور کتابی سلسلہ (مرتب) ملک فاروق احمد سلسلہ نمبر 2 دسمبر 1987ء ص 64

47 ایوان نعت لاہور کتابی سلسلہ (مرتب) ملک فاروق احمد سلسلہ نمبر 63 جنوری 1988ء ص 112

''روداد محفل و گزارشات'' ''ایوان نعت کیا ہے؟ (اغراض و مقاصد؟)'' ''صدارتی خطبہ'' پروفیسر سعید احمد خان، ''ورفعنا لک ذکرک (آسمانی کتابوں میں ذکر حضور)'' ''سید الطاف الرحمٰن پاشا ایک مایہ ناز نعت خواں'' ''حافظ مظہر الدین کی اردو نعت''۔ ''بیاض نعت (قارئین کے پسندیدہ اشعار کے حوالے سے)''۔ ریاض حسین چوہدری کی نعتیہ شاعری۔ ''حضرت امیر مینائی کی نعتیہ قصیدہ نگاری۔ ''حضرت عباس بن مرداس اوران کی نعتیہ شاعری۔'' ایوان نعت کے بزرگ رکن حاجی بشیر احمد کا اہتمام محفل ایوان۔ 19 شعرائے کرام کی حمد ونعت شامل ہے۔

ایوان نعت لاہور، کتابی سلسلہ نمبر 4 فروری 1988ء میں شائع ہوا۔[48] اس کے مرتب ملک فاروق احمد ہیں۔ صفحات 112 اور قیمت =/5 روپے ہے۔

ایوان نعت لاہور کے مضامین کی ترتیب ایک نظر میں ملاحظہ کیجیے۔

''آیۂ کریمہ اقرا اور درود ونعت کی تکرار''۔ ''ایوان نعت کیا ہے؟ (اغراض و مقاصد)'' ''پیغام''۔ ورفعنا لک ذکرک (یہود و نصاریٰ اور بعثت حضور کی خبریں)'' ''رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فن شعر کے مبصر کی حیثیت ہیں۔'' ''ستارۂ صبح 8 اگست 1917ء'' ''اسلام میں عظمت انسانی کا تصور'' حضرت نابغہ الجعدی'' نعت خواں اختر قریشی سے ملاقات انٹرویو''۔ ''صدارتی خطبہ'' خصوصی خطاب۔ نعتیہ مشاعرہ 1988ء بزم نعت حافظ آباد۔

حمد ونعت۔ حسن رضا خاں بریلوی (حمد) نعتیں، حسن رضا خاں بریلوی، حافظ پیلی بھیتی، اختر شیرانی، حافظ مظہر الدین، جعفر بلوچ، ڈاکٹر تبسم رضوانی، قمر یزدانی، عاصی کرنالی، حنیف اسعدی، مسرور کیفی، قاسم جلال، تابش قصوری، بدر القادری، یوسف ظفر، جمیل رضوی۔

ایوان نعت لاہور، کتابی سلسلہ نمبر 5 مارچ، اپریل 1988ء میں شائع ہوا۔[49] اس کے مرتب ملک فاروق احمد ہیں۔ 112 صفحات اور قیمت =/5 روپے ہے۔

ایوان نعت لاہور نمبر 5 کا آغاز حمد ونعت سے ہوا ہے۔ اس کی ترتیب دیکھیے۔

''ایوان نعت کیا ہے؟ (اغراض و مقاصد)'' ''پیغام''۔ ''ورفعنا لک ذکرک (توحید و توسل)'' ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے۔'' ''صاحب بردۂ اولیٰ سیدنا کعب بن زہیر''۔ حضرت سنائی غزنوی کی

---

48 ایوان نعت، لاہور، کتابی سلسلہ (مرتب) ملک فاروق احمد، سلسلہ نمبر 4، فروری 1988ء، ص 112

49 ایوان نعت، لاہور، کتابی سلسلہ (مرتب) ملک فاروق احمد، سلسلہ نمبر 5، مارچ، اپریل 1988ء، ص 112

نعتیہ شاعری۔" "ارمغان فیض پر ایک نظر"۔ "صدارتی خطبہ" "خصوصی خطاب"۔ "خصوصی پیغام"۔ "نعت خواں۔ محبوب ہمدانی سے ملاقات۔" "روداد پانچویں محفل نعت۔ ایوان۔"

حمد و نعت اصغر نثار قریشی (حمد) نعتیں۔ منیر قصوری، حافظ مظہر الدین، حافظ پیلی بھیتی، حسرت موہانی، حمید صدیقی، حافظ مظہر الدین، عبد النبی کوکب، صاحبزادہ فیض الحسن، عزیز حاصل پوری، لطیف انور، انور فیروز پوری، محسن احسان، افضل فقیر، حفیظ تائب، رفعت سلطان، مسرور کیفی، عاصم گیلانی، جعفر شیرازی، عابد نظامی، خالد احمد، سعید بدر، عبد الغنی تائب۔

ایوان نعت لاہور، کتابی سلسلہ نمبر 6 مئی، جون 1988ء میں شائع ہوا۔[50] اس کے مرتب ملک فاروق احمد ہیں۔ صفحات 112 اور اس کی قیمت =/5 روپے ہے۔

آخری شمارہ ایوان نعت لاہور کے مضامین کی ترتیب ملاحظہ کیجئے۔

"پہلا صفحہ۔ بزرگوں کے نام"۔ "پیغام"۔ "رفعنا لک ذکرک (توسل)" "ارکان اسلام (روزہ)" "موت کے بعد کی زندگی"۔ "عرب نعت گو عبداللہ بن رواحہ"۔ حضرت امیر مینائی کی نعت" حافظ مظہر الدین۔ چند یادیں"۔ "صاحبزادہ رفعت سلطان کی نعتیہ شاعری"۔ "تبصرہ کتب"۔ "روداد" "محافل افطار" "مطالعہ خصوصی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی نعتیہ شاعری" 21 شعرائے کرام کی حمد و نعت بھی شامل ہیں۔

آپ نے سب سے پہلا کتابی سلسلہ "ایوان نعت" لاہور کے چھ شماروں کا احوال ملاحظہ فرمایا۔ آپ اس کتابی سلسلہ میں شعبہ نعت کے مقتدر و معروف حضرات کی شمولیت دیکھ کر انداز لگا سکتے ہیں اگر سلسلہ ایوان نعت جاری رہتا تو یقیناً شعبہ نعت میں گرانقدر و حسین اضافے سامنے آتے۔

"ایوان نعت" لاہور میں معیاری و معلوماتی نعتیہ مضامین، نعتوں کے جاندار انتخاب (کشادہ دلی کے ساتھ)، کتب نعت پر بے لاگ تبصرے، نعت گو و نعت خواں حضرات کے تفصیلی انٹرویوز غرض کہ شعبہ نعت کے تمام پہلو اس میں زیر بحث آتے تھے۔ ایوان نعت لاہور کی نمایاں خوبی یہ ہے کہ وہ کسی کی ذاتی ملکیت نہیں تھا۔ ذاتی اشتہار سازی کے لیے استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ یہ شعبہ نعت کا بے باک مبلغ اور نقیب بن کر سامنے آیا۔

شعبہ نعت کو مرکزیت و اجتماعیت فراہم کرنے کی ساری صلاحیتیں ایوان نعت لاہور میں موجود تھیں۔ اسے جاری رہنا چاہیے تھا۔ ایسی ہی فکر رکھنے والے کتابی سلسلوں کی شعبہ نعت کو اشد ضرورت ہے۔ اب آئندہ کتابی سلسلہ نعت رنگ کراچی کو دیکھا جائے گا۔

---

50 ایوان نعت، لاہور، کتابی سلسلہ (مرتب) ملک فاروق احمد، سلسلہ نمبر 6، مئی، جون 1988ء، ص 112

کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' کراچی اپریل 1995ء

''نعت رنگ''، صبیح رحمانی کے اعتبار و فکر کا معتبر حوالہ ہے۔ نعتیہ ادب میں ''نعت رنگ'' نے بہت مقام پیدا کیا۔ صبیح رحمانی اور نعت رنگ اب دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ صبیح رحمانی کو جاننے والا نعت رنگ کو ضرور جانتا ہوگا اور نعت رنگ کو جاننے والا صبیح رحمانی کے احوال سے ضرور واقف ہوگا۔ درحقیقت اب یہ کہنا بجا ہوگا کہ دونوں ایک دوسرے کا حوالہ بن چکے ہیں۔

صبیح رحمانی کو جو پذیرائی و شہرت نصیب ہے وہ صرف عطیہ خداوندی یا نعت پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیضان و انعام ہے۔ انتہائی کم مدت میں بہت زیادہ شہرت حاصل کرنے والی یہ مثال آپ نے یقیناً کم کم دیکھی ہوگی۔ اس جواں سال شاعر نے اپنے بچپن اور اپنی نوجوانی میں نعتیہ ادب کی معروف اور بھاری بھرکم شخصیات کو اپنی جانب متوجہ کرلیا تھا۔ جس کی وجہ سے آج شعبۂ نعت کا ایک وسیع حلقہ ان کے گرد نہ صرف موجود ہے، بلکہ ان تمام حضرات کو صبیح رحمانی نے کسی نہ کسی کام میں مشغول رکھا ہوا ہے۔ کس سے کیا، کس وقت اور کس طرح کام لینا ہے انہیں اس فن میں ید طولیٰ حاصل ہے۔

نعت رنگ نے نعتیہ ادب میں تنقیدی رجحانات کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے اس کتابی سلسلہ کے حوالے سے اب فضا ایسی بن گئی ہے کہ ہر لکھنے والا محتاط ہوتا جارہا ہے کافی حد تک ضروری معاملات کی جانب مضامین میں توجہ دلائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اس تنقید کے مثبت اور صائب نتائج سامنے آرہے ہیں۔ نعت رنگ مستقل اور مستحکم بنیادوں پر شائع ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب اس کا حلقہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی مانگ اور اس کی اہمیت دونوں میں خاطر خواہ اضافہ ہورہا ہے۔

نعت رنگ کراچی، کتابی سلسلہ نمبر 1 اپریل 1995ء میں شائع ہوا۔[51] اس کے مرتب صبیح رحمانی ہیں۔ 16=23x36 کے سائز میں صفحات کی تعداد 336 اور قیمت =/75 روپے ہے۔ اس کے ناشر اقلیم نعت E-25 ٹی اینڈ ٹی فلیٹ فیز 5 شادمان ٹاؤن شمالی کراچی ہیں۔

نعت رنگ کا سب سے پہلا شمارہ ''تنقید نمبر'' کے حوالے سے شائع ہوا۔ نعت رنگ کا سرورق مشہور آرٹسٹ و خطاط رشید صدیقی کی اسلامی فکر کا عکاس ہے۔ اس شمارے کا انتساب ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق،

---

51 نعت رنگ، کراچی، کتابی سلسلہ (مرتب) صبیح رحمانی سلسلہ نمبر 1 اپریل 1995ء ص 336

ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی اور اظہر عباس ہاشمی کے نام سے منسوب ہے۔ ’’اجمال‘‘ کے عنوان سے فہرست مضامین ہے۔ اجمال کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اولاً تحقیق نعت، ثانیاً تنقید نعت اور ثالثاً فکر و فن۔

’’ابتدائیہ‘‘ صبیح رحمانی نے تحریر کیا ہے۔ ’’خالق برتر‘‘ سحر انصاری۔ ’’حرف ثنا (حمدیہ ہائیکو) صبیح رحمانی، ’’وہ اور میں‘‘ شبنم رومانی۔ ’’نعت کیا ہے۔‘‘ سعید بدر۔ ’’تحقیق نعت‘‘ کے عنوان سے شائع ہونے والے مضامین کی تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

’’نعت کا سفر‘‘ سید آل احمد رضوی۔ ’’تخلیق پاکستان اور ہماری نعتیہ شاعری‘‘ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی۔ ’’’’نعت گوئی ایک عظیم سچائی ایک بے کنار موضوع‘‘ جاذب قریشی۔ ’’چند مزید نعت نمبر‘‘ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی۔ ’’نعتیہ شاعری میں ہائیکو کی روایت۔‘‘ صبیح رحمانی۔ ’’انتخاب نعت‘‘ راجا رشید محمود ’’پاکستان میں نعتیہ انتخاب‘‘ غوث میاں۔

’’تنقید نعت‘‘ کے عنوان سے لکھنے والوں کے اسمائے گرامی ملاحظہ کیجئے۔

’’نعت سرور کائنات ایک منفرد صنف سخن‘‘ ڈاکٹر اسحاق قریشی، ’’ممنوعات نعت‘‘ عاصی کرنالی، ’’نعتیہ ادب میں تنقیدی جمود‘‘ ادیب رائے پوری، ’’گفتنی‘‘ ادارہ، ’’نعت نگاری میں ذم کے پہلو‘‘ رشید وارثی ☆ ، ’’نعت نبی میں زبان و بیان کی بے احتیاطیاں‘‘ عزیز احسن، ’’گل چیدہ‘‘، ’’حاصل مطالعہ‘‘ حنیف اسعدی۔

☆ رشید وارثی ہمارے عہد کے معروف نعت گو اور ثقہ تنقید نگار تھے۔ نعتیہ ادب میں ان کی تنقید نگاری کو احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ نعتیہ ادب میں ان کے تنقیدی مقالے ’’نعت نگاری میں ذم کے پہلو‘‘ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ نعتیہ ادب میں تنقید کے حوالے سے جمیل نظر کی ’’مقدمہ سحر و ساحری‘‘ اور امیر حسنین جلیسی کی ’’بت خانہ شکستم من‘‘ پڑھنے والے رشید وارثی کی تنقید نگاری سے محظوظ ہوں گے۔ ابتدا میں اس مقالہ کا یہی نام تھا۔ یہ مقالہ پہلی مرتبہ مجلہ لیلۃ النعت [52] کراچی شمارہ نمبر 8ء میں اور شمارہ نمبر 9 [53] بھی اس کی جلد دوم میں شائع ہوا۔ پھر یہ مقالہ تسلسل کے ساتھ نعت رنگ کراچی میں شائع ہونے لگا۔ نعت رنگ کراچی کا پہلا شمارہ اپریل 1995ء میں جلوہ گر ہوا تو اس کے صفحہ 166 تا 203 میں رشید وارثی کا مضمون ’’نعت نگاری میں ذم کے پہلو‘‘ جگمگا رہا تھا۔ نعت رنگ کراچی میں اس کی کل 10 اشاعتیں مختلف عنوانات کے تحت شائع ہوئیں۔ رشید وارثی کی طبیعت خراب ہونے سے پہلے نعت رنگ کراچی کے شمارہ نمبر 11، مارچ 2001ء میں صفحہ 14 تا 21 میں ’’اردو نعت میں صلعم‘‘ کا استعمال اور اس کے مضمرات‘‘ شائع ہوا۔ نعت رنگ کے لئے تنقید کے حوالے سے یہ رشید وارثی کا آخری مضمون تھا۔ رشید وارثی بے جا نام و نمود و شہرت کے قائل نہیں تھے۔ ہر کام میں اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کے خواہاں ہوتے تھے۔ اللہ بھلا کرے صبیح رحمانی کا کہ جنھوں نے رشید وارثی کے تنقیدی مقالے ’’اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ‘‘ (شریعت اسلامیہ کے تناظر میں) [54] کو نعت ریسرچ سینٹر کراچی کے زیر اہتمام اپریل 2010ء میں شائع کروا دیا۔ واضح رہے کہ رشید وارثی اس موضوع پر ’’پی ایچ ڈی‘‘ کرنا چاہتے تھے مگر ایسا نہیں ہوا۔ رشید وارثی کی تنقید نگاری نے نعتیہ ادب میں تنقید نگاری کو بہت فروغ دیا۔ رشید وارثی اگست 1947ء کو بریلی (یو۔ پی) انڈیا میں پیدا ہوئے اور 11 جون 2009ء بروز جمعرات تقریباً 9 بجے صبح کراچی سے ملک عدم کے لئے روانہ ہو گئے۔ (ش۔ ا)

52 لیلۃ النعت کراچی مجلہ (مدیر) سید صبیح الدین صبیح رحمانی شمارہ نمبر 8، 1994ء ص 9

53 لیلۃ النعت کراچی مجلہ (مدیر) سید صبیح الدین صبیح رحمانی شمارہ نمبر 9، 1995ء ص 10

54 رشید وارثی اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (شریعت اسلامیہ کے تناظر میں) نعت ریسرچ سینٹر کراچی اپریل 2010ء ص

''فکروفن'' کے عنوان جلی سے قابل ذکر قلم کاروں کے نام دیکھیے۔

''حضرت حفیظ تائب کی نعت گوئی۔'' ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، ''تابش دہلوی کی نعت گوئی'' ڈاکٹر اسلم فرخی، مظفر وارثی کی نعت اور گلاب عاصی کرنالی، ''حنیف اسعدی کی نعت گوئی''۔ تابش دہلوی۔ ''نعتوں کے گلاب پر ایک نظر'' حفیظ تائب، ''شاہ انصار الٰہ آبادی کی نعتیہ شاعری'' عزیز احسن ''بیعت۔ چند تاثرات۔'' ڈاکٹر تحسین فراقی، ''سید قمر زیدی حمد و نعت کے آئینے میں۔'' عاصی کرنالی، ''روشنی اور خوشبو کا نعت گو شاعر صبیح رحمانی'' سعید بدر۔

آپ نے نعت رنگ کے پہلے شمارے کی تفصیل ملاحظہ کی۔ اس کے مندرجات دیکھ کر آپ حضرات فروغ نعت میں نعت رنگ کے کردار سے بخوبی واقف ہو سکتے ہیں۔ نعت رنگ نے نعتیہ ادب کے فروغ اور تنقیدی شعور کو بیدار کرنے میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔

صبیح رحمانی کی ادارت میں نعت رنگ کراچی کے اب تک کل 21 شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ 22 ویں شمارے کی تیاری جاری ہے۔ نعت رنگ کے اکیس شماروں کی ترتیب ایک نظر میں ملاحظہ کیجیے۔ واضح رہے کہ نعت رنگ کراچی کے تین خصوصی شمارے مختلف موضوعات کے تحت شائع ہو چکے ہیں۔ یوں تو نعت رنگ کراچی کے تمام شمارے ہی تنقید کے داعی ہیں۔ مگر نعت رنگ نے اپنے پہلے شمارہ کو ''تنقید نمبر'' سے موسوم کیا۔ نعت رنگ کا ساتواں شمارہ ''حمد نمبر'' تھا۔ جسے آپ حمدیہ ادب کی بہترین دستاویز کہہ سکتے ہیں۔ نعت رنگ کا اٹھارواں شمارہ ''امام احمد رضا بریلوی نمبر'' کے طور پر شائع ہوا۔ یہ شمارہ رنگ رضا اور فکر رضا کو عام کرنے کا ایک موثر ذریعہ تھا جسے برسوں یاد رکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ	سال اشاعت	صفحات
نعت رنگ نمبر 1 (تنقید نمبر) [55]	اپریل 1995ء	336
نعت رنگ نمبر 2	دسمبر 1995ء	320
نعت رنگ نمبر 3	ستمبر 1996ء	360
نعت رنگ نمبر 4	مئی 1997ء	352
نعت رنگ نمبر 5	فروری 1998ء	348

55 نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ (تنقید نمبر) (مرتب) سید صبیح الدین صبیح رحمانی شمارہ نمبر 1 اپریل 1995ء ص 336

نعت رنگ نمبر 6	ستمبر 1998ء	448
نعت رنگ نمبر 7 (حمد نمبر) ☆	اگست 1999ء	288
نعت رنگ نمبر 8	ستمبر 1999ء	272
نعت رنگ نمبر 9	مارچ 2000ء	256
نعت رنگ نمبر 10	اپریل 2000ء	256
نعت رنگ نمبر 11	مارچ 2001ء	416
نعت رنگ نمبر 12	اکتوبر 2001ء	340
نعت رنگ نمبر 13	دسمبر 2002ء	320
نعت رنگ نمبر 14	دسمبر 2002ء	232
نعت رنگ نمبر 15	مئی 2003ء	498
نعت رنگ نمبر 16	فروری 2004ء	432
نعت رنگ نمبر 17	نومبر 2004ء	512
نعت رنگ نمبر 18 (امام احمد رضا بریلوی نمبر)	دسمبر 2005ء	804
نعت رنگ نمبر 19	دسمبر 2006ء	624
نعت رنگ نمبر 20	اگست 2008ء	592
نعت رنگ نمبر 21	دسمبر 2009ء	704
نعت رنگ نمبر 22	ستمبر 2011ء	560

نعت رنگ کراچی کے 21 ویں شمارے کا مختصر احوال آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ نمبر 21 دسمبر 2009ء میں شائع ہوا۔[56] اس کے مرتب سید صبیح الدین صبیح رحمانی ہیں۔ 704 صفحات پر مشتمل اس کتابی سلسلہ کی قیمت =/300 روپے ہے۔

☆ نعت رنگ، کراچی اردو ادب کا نعتیہ کتابی سلسلہ ہے۔ نعت رنگ کا شمارہ نمبر 7 (حمد نمبر) کے حوالے سے شائع ہوا ہے۔ نعت رنگ اپنے ہر کام میں جدت اور نئے پن کو متعارف کرواتا ہے۔ نعت رنگ کا یہ حمد نمبر بھی انہی خصوصیات سے مالا مال ہے۔ اردو حمدیہ ادب کے حوالے سے مفید اور حاصل مطالعہ تحریریں اس میں شامل ہیں۔

56 نعت رنگ، کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) صبیح رحمانی، سلسلہ نمبر 21، دسمبر 2009ء، ص 704

اس کا انتساب ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کی نعت شناسی کے نام معنون ہے۔ اس دھنک رنگ میں تمجید کے ضمن میں ''ابتدائیہ'' کے عنوان سے صبیح رحمانی کی معلومات افزا اور دل کشا تحریر موجود ہے۔ معصوم انصاری، محمد اکرم رضا، شوکت عابد اور محمد شہزاد مجددی نے احکم الحاکمین کے حضور منظوم سجدہ ریزی کی ہے۔ ''مقالات و مضامین'' کی کہکشاں سجانے میں رشید وارثی، گوہر ملسیانی، عزیز احسن، محمد شہزاد مجددی اور پروفیسر محمد اکرم رضا نے ہراول دستے کا کام کیا ہے۔ ''تحقیقی مقالات'' لکھنے والوں میں پروفیسر محمد اکرم رضا، ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، ڈاکٹر محمد نسیم الدین فریس، شہزاد احمد، ڈاکٹر رفاقت علی شاہد، ساجد صدیق نظامی، ڈاکٹر شبیر احمد قادری اور ڈاکٹر محمد ارشد اویسی نے عرق ریزی کے جوہر دکھائے ہیں۔ ''نعت شناسی'' کو عام کرنے میں ڈاکٹر سید محمد یحییٰ نشیط، پروفیسر محمد اقبال جاوید، عزیز احسن، ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی، پروفیسر محمد اکرم رضا اور ڈاکٹر شکیل احمد اعظمی مصباحی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ''فکر و فن'' کو اجالنے میں ڈاکٹر محمد علی اثر، عزیز احسن، ظفر علی راجا اور پروفیسر منظر ایوبی پیش پیش ہیں۔ ''مطالعات نعت'' سید صبیح رحمانی، عزیز احسن اور عارف منصور کے رشحات قلم کا نتیجہ ہیں۔ ''مدحتیں'' 32 شعراء نے پیش کی ہیں۔ خطوط 19 قابل ذکر حضرات نے رقم کیے ہیں۔ آخر میں ''نعت ریسرچ سینٹر کراچی کو موصول ہونے والی کتب'' کی تعداد 167 ہے۔ یہ فہرست شعبۂ نعت کے لیے بہت کارآمد ہے۔

نعت رنگ نے اپنی انفرادیت اور اہمیت کو برقرار رکھتے ہوئے نعتیہ ادب میں گرانقدر تحقیقی و تنقیدی اضافے کیے ہیں۔ شعبۂ نعت کے معروف حضرات کو متحرک کیا ہے۔ متعدد غیر معروف حضرات کو مہمیز فراہم کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نعتیہ ادب میں نعت رنگ کی آواز بہت دور تک سنی جاتی ہے۔ نعت رنگ نے اپنے معیار اور اٹھان سے شعبۂ نعت کو قرار واقعی بخشا ہے۔

میری ذاتی رائے ہے کہ نعت رنگ کو اب تنقیدی زاویوں کے علاوہ مختلف شخصیات کے اہم کاموں کی جانب بھی توجہ کرنی چاہیے۔ الحمدللہ! آج نعت رنگ جس مقام پر موجود ہے۔ وہ تمام بکھرے اور منتشر خزانہ نعت کو ایک مرکز پر جمع کرسکتا ہے۔☆ دوسروں کے کاموں کو سراہنے کا جذبہ بھی صبیح رحمانی کے دل میں موجزن اور سوار رہتا ہے۔ اکثر وہ دوسروں کے کاموں کو سامنے لانے کے لیے بے چین و بے قرار رہتے ہیں۔ قدرت

☆ ''فہرست کتب خانہ'' نعت ریسرچ سینٹر مرتبہ محمد طاہر قریشی 2009ء سے صبیح رحمانی نے منتشر خزانہ نعت کو ایک مرکز پر جمع کرنے کا آغاز کردیا ہے۔ وہ مزید اسی طرح کے کام کرنا چاہتے ہیں۔ اشاریہ نعت رنگ کراچی شمارہ 1 تا 20 مرتب محمد سہیل شفیق بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ یہ اشاریہ بھی نعت ریسرچ سینٹر کراچی نے مارچ 2009ء میں شائع کردیا ہے۔ علمی و تحقیقی کاموں کی رفتار کو تیز کرنے میں یہ اشاریہ مددگار ثابت ہوگا۔ ڈاکٹر محمد سہیل شفیق ''جامعہ نظامیہ بغداد کا علمی و فکری کردار'' کے عنوان سے تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی لکھ کر ''ڈاکٹریٹ'' کی سند سے سرفراز ہوچکے ہیں۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

نے انہیں جذبے کے ساتھ حسن نظر اور کثیر وسائل سے بھی نوازا ہے۔ ☆ اب اگلے کتابی سلسلے جہانِ حمد کراچی کو دیکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ ''جہان حمد'' کراچی جون 1998ء

کتابی سلسلہ ''جہان حمد'' کراچی حمد و نعت کے فروغ کا پیامبر ہے۔ اس کے مرتب طاہر حسین طاہر سلطانی ہیں۔ ''جہان حمد'' کی پہلی اشاعت میں ''حمدیہ ادب'' کے مثالی نمونے اور مضامین کی صورت میں شاہکار تحریریں شامل ہیں۔ اپنے مثالی موضوع ''حمد'' اور آئندہ آنے والے وقت کے ساتھ یہ سلسلۂ حمد رب العزت، مزید فروغ پا رہا ہے۔ یہ صرف ایک کتابی سلسلہ ہی نہیں، بلکہ یہ اس حمدیہ تحریک کا نقش ثانی ہے۔ جسے طاہر سلطانی نے ''خزینہ حمد'' کے نام سے نقش اوّل کے طور پر مرتب کیا تھا۔

''جہان حمد'' کراچی، کتابی سلسلہ نمبر 1 صفر المظفر ۱۴۱۹ھ/ جون 1998ء میں شائع ہوا۔ 57 اس کے مرتب طاہر سلطانی ہیں۔ یہ شمارہ 16=23x36 کے سائز میں 448 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے ناشر 38/26۔ بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی پوسٹ کوڈ 75900 ہیں۔

جہان حمد کراچی کیا ہے اور جہان حمد میں کیا کیا ہے۔ اس کی تفصیل علی الترتیب ملاحظہ کیجیے۔

جہان حمد کراچی کے ابتدائی صفحات میں پند و نصائح سے متعلق قرآنی آیات اور ارشادات باری تعالیٰ و رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں۔ حمد و نعت ہے۔ نواسہ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسین ابن علی اور ان کے رفقائے کار کے نام انتساب ہے۔ ''قطعات تاریخ'' طارق سلطان پوری اور صابر براری نے لکھے ہیں۔ جبکہ راغب مراد آبادی نے جہان حمد کا منظوم تعارف پیش کیا ہے۔ ''جہان حمد'' کو دو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اوّل میں ''حمدیہ ادب'' اور باب دوم میں ''نعتیہ ادب'' ہے۔

''باب اول۔ حمدیہ ادب'' ''اپنی بات'' طاہر سلطانی، ''لواء الحمد کا جھنڈا'' علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی، ''حمد صنف سخن ہی نہیں بلکہ ایمان کا حصہ ہے'' پروفیسر شفقت رضوی، ''حمد کیا ہے؟'' شفیق الدین

☆ نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' کراچی اپریل 1995ء میں صبیح رحمانی کی ادارت میں شائع ہوا۔ تا حال اس کے 22 شمارے نعتیہ ادب سے زبردست خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ اس کا ہر شمارہ جاذب نظر اور لائق توجہ ہوتا ہے۔ نعت رنگ کراچی نے ملکی اور بین الاقوامی سطح پر نعتیہ ادب کو دوام بخشا ہے۔ یہ وہ واحد نعتیہ کتابی سلسلہ ہے، جس نے تنقید اور تحقیق نعت کو مسلسل مہمیز فراہم کی ہے۔ اب نعت رنگ کے مرتب صبیح رحمانی کو اس کی ضرورت نہیں مگر نعتیہ ادب کا ستھرا ذوق رکھنے والے قارئین کو نعت رنگ کی اشد ضرورت ہے۔ (ش۔ا)

57 جہان حمد، کراچی، کتابی سلسلہ (مرتب) طاہر سلطانی، سلسلہ نمبر 1، جون 1998، ص 448

شارق، ''اردو کی حمدیہ شاعری'' ڈاکٹر سرور اکبرآبادی، ''سندھی میں حمدیہ کلام'' پروفیسر آفاق صدیقی، ''حمد باری میں نعت کا پہلو'' ادیب رائے پوری، ''حمدیہ شاعری میں جدید شعری اسالیب کی دھنک'' عزیز احسن، ''شعرائے حیدرآباد (سندھ) کی حمد نگاری'' شہزاد احمد، ''حمد کی برکتیں'' مولانا شاہ محمد تبریزی، ''حمد حسن کائنات اور انسان'' بنت مقبول، ''اردو میں حمد نگاری (تعارف حمدیہ کتب)'' شہزاد احمد، ''ایک شاعر چند شعر خزینۂ حمد سے اقتباس''، معظم علی امجد، ''حمدیہ مشاعرہ (طرحی کتابی) میزبان شہزاد زیدی، ''ثنائے رب ذوالجلال ولاکرام (حمدیں) ادارہ۔

باب دوم۔ نعتیہ ادب ''نعت رسول اور انعام نبوی'' علامہ محمد فیض احمد اویسی، ''تخلیق کار اور اس کا فن (رضا بریلوی)'' پروفیسر فیاض کاوش وارثی، ''عزیز حاصل پوری کی نعت گوئی'' پروفیسر حسین سحر، ''اسرار عارفی کی نعت گوئی'' خواجہ رضی حیدر، ''تنقید ایک فن'' ادیب رائے پوری، ''قطعہ تاریخ'' طارق سلطان پوری، ''رشید وارثی سے انٹرویو'' خالد عرفان، ''خوش خصال نعت گو۔ صبیح رحمانی'' شفقت رضوی، ''ذکر خیر الانام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم (نعتیں)'' ادارہ، ''نقد و نظر۔ کتابوں پر تبصرہ'' معظم علی امجد، ''خبرنامہ۔ جہان حمد'' اسلم سیال وارثی، فاروق نازاں۔ صفحہ 427 سے 448 اشتہاروں کے لیے مخصوص ہے۔ جہان حمد کراچی کے پہلے شمارہ کا احوال آپ نے ملاحظہ کیا۔

جہان حمد کراچی اپنے روز اوّل سے تادم تحریر حمدیہ ادب اور نعتیہ ادب میں گرانقدر اضافے کر رہا ہے۔ اس کے اب تک کل 18 شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ جہان حمد کراچی کے زیادہ تر شمارے ''خصوصی نمبر'' کے طور پر شائع کیے گیے ہیں۔ جہان حمد کے اٹھارہ شماروں کی تفصیل ایک نظر میں ملاحظہ کیجیے۔

کتابی سلسلہ	سال اشاعت	صفحات
جہان حمد نمبر 1	جون 1998ء	448
جہان حمد نمبر 2	دسمبر 1998	416
جہان حمد نمبر 3	نومبر 1999ء	366
جہان حمد نمبر 4 (خواتین حمد و نعت نمبر) [58]	اپریل 2000ء	336
جہان حمد نمبر 5	ستمبر 2000ء	246

58 جہان حمد کراچی کتابی سلسلہ (خواتین حمد و نعت نمبر) (مرتب) طاہر سلطانی سلسلہ نمبر 4 اپریل 2000ء ص 336

جہان حمد نمبر 6 ☆	مئی 2001ء	448
جہان حمد نمبر 7	مئی 2001ء	220
جہان حمد نمبر 8 (بہزاد لکھنوی حمد و نعت نمبر)	نومبر 2001ء	208
جہان حمد نمبر 9 (صبا اکبر آبادی حمد و نعت نمبر)	مارچ 2002ء	384
جہان حمد نمبر 10	فروری 2003ء	336
جہان حمد نمبر 11 (مناجات نمبر)	مئی 2003ء	416
جہان حمد نمبر 12	ستمبر 2003ء	382
جہان حمد نمبر 13 (نعت نمبر)	مئی 2004ء	236
جہان حمد نمبر 14 (خصوصی شمارہ)	ستمبر 2004ء	624
جہان حمد نمبر 15 (غیر مسلم حمد گو شعراء کا اولین تذکرہ)	مئی 2005ء	128
جہان حمد نمبر 16 (علامہ اقبال نمبر)	اگست 2006ء	512
جہان حمد نمبر 17 (صاحب کتاب نعت گویان اردو پنجاب)	2008ء	272
جہان حمد نمبر 18 (قرآن نمبر)	2010ء	1158

آپ نے جہان حمد کراچی کے 18 شماروں کا ایک سرسری جائزہ دیکھا۔ جہان حمد کراچی حمدیہ ادب اور نعتیہ ادب کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ اس کی خدمات کو ہمیشہ سراہا جائے گا۔

جہان حمد کراچی کا اٹھارواں شمارہ (قرآن نمبر) کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اس اہم اور خصوصی نمبر کی تفصیل ہم آپ کے ذوق مطالعہ کی نذر کر رہے ہیں۔

جہان حمد کراچی، کتابی سلسلہ نمبر 18، 2010ء میں "قرآن نمبر" کے حوالے سے شائع ہوا۔[59] اس کے مرتب طاہر حسین طاہر سلطانی اثاوی ہیں۔ 1158 صفحات پر مشتمل یہ خصوصی نمبر 23x36=16 کے

☆ جہان حمد کراچی کا سلسلہ نمبر 6 اور سلسلہ نمبر 7 جس پر شاید سہواً نعت نمبر 6 اور نعت نمبر 7 لکھ دیا گیا ہے۔ میری معلومات کے مطابق یہ کتابی سلسلہ نمبر 6 اور 7 ہے۔ اگر جہان حمد کے شمارہ نمبر 6 اور 7 کو "نعت نمبر" تسلیم کرلیا جائے تو پھر نعت نمبر ایک تا پانچ کہاں سے آئیں گے۔ گزشتہ شائع ہونے والے ایک سے پانچ شماروں میں کسی پر بھی "نعت نمبر" درج نہیں ہے۔ البتہ جہان حمد کراچی کا شمارہ نمبر 4، اپریل 2000ء "خواتین حمد و نعت نمبر" پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں شمارے ایک ہی وقت اور ایک ہی تاریخ میں شائع ہوئے ہیں۔ (ش۔ا)

59 جہان حمد، کراچی، کتابی سلسلہ (قرآن نمبر) (مرتب) طاہر سلطانی، سلسلہ نمبر 18، 2010ء، ص 1158

سائز میں شائع ہوا۔ اس کی قیمت =/1100 روپے رکھی گئی ہے۔ جبکہ اسے جہان حمد پبلی کیشنز نوشین سینٹر اردو بازار کراچی سے شائع کیا گیا ہے۔

جہان حمد کراچی کا (قرآن نمبر) 1158 صفحات پر مشتمل ہے۔[60] جہان حمد کراچی کے زیر اہتمام اس سے پہلے 17 شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ ان سب میں زیادہ ضخامت والا ''یہ قرآن نمبر'' ہے۔ جو 19 ابواب پر مشتمل ہے۔ ہم آپ کے سامنے صرف اس کے ابواب کے عنوانات رقم کر رہے ہیں۔ باب اول۔ حمد و نعت حرف آغاز، باب دوم۔ توصیف قرآن مبین، باب سوم۔ نزول قرآن کریم۔ مقامات نزول۔ وحی کیا ہے، باب چہارم۔ تعارف قرآن کریم، باب پنجم۔ ہمہ قرآن درشان محمد، باب ششم۔ قرآنی تراجم کا مختصر تاریخی جائزہ، باب ہفتم۔ تفاسیر قرآن پر ایک نظر، باب ہشتم، سائنسی موضوعات، قرآن حکیم کی روشنی میں، باب نہم۔ تدوین قرآن کا سفر' باب دہم۔ فضائل قرآن عظیم۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں، باب یازدہم، قرآن مجید گنجینہ رحمت، باب دوازدہم، میرے صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں، باب سیزدہم۔ تکریم قرآن، باب چہاردہم۔ اعجازات قرآن کریم، باب پانزدہم۔ تعارف قراء کرام اور خطاطان قرآن کریم، باب شانزدہم۔ قرآن حکیم کی طباعت و اشاعت، باب ہفدہم۔ مزید معلومات قرآن، باب ہشدہم۔ تفاسیر اور قرآن نمبروں کا جائزہ، باب نہدہم۔ گوشۂ منظومات۔

جہان حمد کراچی کے ''قرآن نمبر'' کے صرف ابواب اور ان کے عنوانات ملاحظہ کیے۔ اگر ہم اس میں شامل مضامین کے عنوانات اور مضمون نگاروں کے اسمائے گرامی لکھیں تو کئی صفحات مزید درکار ہوں گے۔ بلاشبہ اس کے مرتب طاہر حسین طاہر سلطانی نے اپنے لیے نجات اور سعادت عظمیٰ حاصل کر لی ہے۔ ان کا مرتب کردہ ''قرآن نمبر'' قرآن نمبروں کی دنیا میں ایک خوب صورت اور ضخیم گلدستے کی مانند ہے۔ جس میں ہر رنگ کی خوشبو اور پھولوں کو یکجا کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت کے طفیل یہ ایک تاریخی اور معرکتہ الآرا کام ہے۔ جو یقیناً باعث سعادت، باعث ثواب اور باعث نجات ہے۔ اس میں شامل قابل ذکر مضمون نگاروں کے علاوہ عام مضمون نگاروں نے بھی قرآنی بصیرت اور قرآنی فہم کو بالاستعیاب عام کیا ہے۔ اس قابل ذکر اور قابل احترام قرآن نمبر کی جتنی بھی توصیف کی جائے کم ہے۔ قرآنی بصیرت اور قرآنی

---

60 جہان حمد (قرآن نمبر) ص 2

بصارت کو عام کرنے میں اس کے مرتب طاہر حسین طاہر سلطانی نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس حوالے سے ان کا نام ہمیشہ عزت و احترام سے لیا جاتا رہے گا۔ طاہر سلطانی کا حمدیہ اور نعتیہ سفر جاری ہے۔ مستقبل قریب میں ان سے توقع ہے کہ وہ اس شعبے کو مالا مال کرتے رہیں گے۔ آپ نے جہانِ حمد کراچی کا احوال ملاحظہ کیا۔ اب ایک اور کتابی سلسلہ سفیر نعت کراچی کو اسی تناظر میں دیکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ ''سفیر نعت'' کراچی جون 2001ء

سفیر نعت، کراچی کتابی سلسلہ نمبر 1 سال اشاعت ندارد ہے۔ اس کے مرتب آفتاب کریمی ہیں۔ اسے ''صبیح رحمانی نمبر'' سے موسوم کیا ہے۔ 16=23x36 کے سائز میں یہ شمارہ 128 صفحات پر مشتمل ہے۔[61] اس کے ناشر آفتاب اکیڈمی 424۔ پی آئی بی کالونی کراچی فون 4942072 ہیں۔ اس کے اب تک کل پانچ شمارے شائع ہوئے ہیں۔ ہنوز یہ سلسلہ منقطع ہے۔ صبیح رحمانی چاہیں تو یہ سلسلہ پھر سے شروع ہو سکتا ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

سفیر نعت کراچی کے مرتب آفتاب کریمی ہیں۔ ان کے معاونین میں محمد مقصود حسین قادری اویسی، انور حسین صدیقی اور مقصود کریمی کے نام شامل ہیں۔ سفیر نعت کی پہلی کتاب پر سال اشاعت درج نہیں۔ البتہ راقم السطور کو محمد مقصود حسین نے 9 ربیع النور شریف ۱۴۲۲ھ/2 جون 2001ء کی تاریخ لکھ کر یہ شمارہ عطا کیا تھا۔ میرے غالب گمان کے مطابق یہ قریب کی ہی تاریخ ہے۔ اس لیے راقم نے سال اشاعت جون 2001ء کو فرض کیا ہے۔ عطیہ گزار نے سفیر نعت مجھے دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ ابھی چھپا ہے۔

سفیر نعت کراچی نے اپنی پہلی کتاب کو ''صبیح رحمانی نمبر'' کے لیے مخصوص کیا ہے۔ سفیر نعت کی پہلی کتاب بہت سلیقے سے شائع کی گئی ہے۔ آرٹ پیپر پر خوب صورت رنگین سرورق ''صلی اللہ علیہ النبی الامی'' کی اعلیٰ خطاطی انفرادیت کو واضح کر رہی ہے۔ سرورق کی پشت پر صبیح رحمانی کے ''نعت رنگ'' کا مخصوص اشتہار موجود ہے۔

آفتاب کریمی کے مرتب کردہ سفیر نعت میں علم و ادب کی معروف قد آور شخصیات کے 18 مضامین جو صبیح رحمانی کے فن نعت گوئی اور شخصیت کے حوالے سے لکھے گئے ہیں۔ 12 حضرات کے تاثرات شامل ہیں۔ ''انتظاریہ'' کے عنوان سے ''نعت کا ہمہ جہت خادم'' پروفیسر افضال احمد انور نے رقم کیا ہے۔

صبیح رحمانی کے قریبی احباب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ سفیر نعت مکمل طور پر صبیح رحمانی کی دسترس

---

61 سفیر نعت، کراچی، کتابی سلسلہ (صبیح رحمانی نمبر) (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 1، جون 2001ء؟ 128 ص

میں ہے۔اور ہر طور سے ان کی فکر کا آئینہ دار ہے۔ بے شک اس کے مرتب آفتاب کریمی تھے مگر یہ تمام کام صبیح رحمانی کے ہاتھوں ترتیب پاتے تھے۔ آپ اس سلسلے کی تیسری کتاب جب دیکھیں گے تو میرے دعوے کی دلیل آپ کے سامنے ہوگی۔

اندرونی سرورق کے بعد فہرست ہے۔ صبیح رحمانی کی شروع میں ایک حمد باری تعالیٰ اور ایک نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل کی گئی ہے۔ اس "صبیح رحمانی نمبر" میں صبیح صاحب کی صرف ایک ایک حمد و نعت کو دیکھ کر تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ مزید معروف نعتیہ کلام بھی اس میں شامل ہوجاتا تو اس کی اہمیت اور بھی دو چند ہو جاتی۔ وگرنہ ایسی چیزیں بار بار کہاں چھپتی ہیں۔

"صبیح رحمانی نمبر" کے چند خاص مندرجات دیکھیے۔ [62]

شہر علم کا ثنا خواں	ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی
جادۂ رحمت کا مسافر	ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی
پیشوائی	پروفیسر حفیظ تائب
ایک خط صبیح رحمانی کے نام	ادیب رائے پوری
صبیح رحمانی	شاہ مصباح الدین شکیل
ایک قابل رشک نعت گو	احمد ہمدانی
نعت رنگ صبیح رحمانی کے ادارتی سلیقے کا آئینہ دار	پروفیسر محمد اقبال جاوید
جادۂ رحمت پر ایک سرسری نظر	ڈاکٹر حسرت کاس گنجوی
صبیح رحمانی۔ منفرد لہجے کا شاعر	ڈاکٹر محمود غزنوی

صبیح رحمانی کی فن و شخصیت کے حوالے سے بلقیس شاہین، محسن بھوپالی، سعید بدر، نثار ترابی، پروفیسر محسن حسیب، مسرور احمد زئی، آفتاب کریمی اور رضوان صدیقی نے بھی خامہ فرسائی کی ہے۔

مختصر تاثرات لکھنے والوں میں اسلم فرخی، مظفر وارثی، محسن احسان، لالہ صحرائی، سرشار صدیقی، راجا رشید محمود، آفتاب احمد نقوی، پروفیسر عنوان چشتی، خداداد مونس، سجاد سخن، سید آل احمد رضوی اور قمر وارثی شریک ہیں۔ صبیح رحمانی کے فکر و فن کے حوالے سے سفیر نعت کے اس خصوصی نمبر کی حیثیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ یہ ابتدائی

---

62 سفیر نعت (صبیح رحمانی نمبر) ص 17

کام ہے جس میں نابغہ روزگار شخصیات کے مضامین و تاثرات شامل ہیں۔

سفیر نعت کراچی کتابی سلسلہ کی دوسری کتاب نومبر 2001ء میں طبع ہوئی ہے۔[63] 23x36=16 کے سائز میں صفحات کی تعداد 160 ہے۔ قیمت =/50 روپے ہے۔ ناشر آفتاب اکیڈمی 424 پی آئی بی کالونی کراچی ہیں۔

سفیر نعت کراچی کی دوسری کتاب کے مرتب بھی آفتاب کریمی ہیں۔ ان کے معاونین میں صاحبزادہ محمد سلیم فاروقی، محمد مقصود حسین اویسی، انور حسین صدیقی اور مقصود کریمی شامل ہیں۔ سفیر نعت کا یہ سرورق بھی اپنی مثال آپ ہے۔ پیڑ کے پتے پر سوئی کی نوک سے لفظ ''محمد'' کو دو اطراف میں کمال فن سے سجایا گیا ہے۔ سرورق بالکل اچھوتا اور جاذب نظر ہے۔ سرورق کی پشت پر ''نعت رنگ'' کے مختلف شماروں سے سجایا گیا اشتہار موجود ہے۔ نعت کے موضوع پر قابل قدر مضامین اس کتاب میں موجود ہیں۔

دوسری کتاب میں لکھنے والوں کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ آفتاب کریمی، ظہیر غازی پوری، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر لیئین مظہر صدیقی، عزیز احسن، راجا رشید محمود، شبیر احمد قادری، ڈاکٹر عاصی کرنالی اور ''ثنائے خواجہ'' کرنے والے خوش نصیبوں میں فدا خالدی، محبوب گوالیاری، رضی اختر شوق، ہلال جعفری، رشید وارثی، انور مینائی، رئیس احمد نعمانی، خداداد مونس، عقیل عباس جعفری، ضیاء الحسن ضیا اور اسلم حنیف شریک ہیں۔

سفیر نعت کراچی کتابی سلسلہ کی تیسری کتاب جنوری 2003ء میں شائع ہوئی۔[64] صفحات 160 اور قیمت =/50 روپے ہے۔ اس کے ناشر۔ آفتاب اکیڈمی 424۔ پی آئی بی کالونی کراچی ہیں۔ کتابی سلسلہ سفیر نعت کراچی کی تیسری کتاب کے مرتب آفتاب کریمی ہیں جبکہ نگراں میں پہلی مرتبہ صبیح رحمانی کا نام شامل کیا گیا ہے۔ اس تیسری کتاب میں بھی شعر و ادب کے حوالے سے معروف شخصیات کے قابل ذکر مضامین شامل ہیں۔

سفیر نعت کراچی کتابی سلسلہ کی چوتھی کتاب ستمبر 2003ء ''محسن کاکوروی نمبر'' کے طور پر سامنے آئی ہے۔[65] صفحات 224 اور قیمت =/100 روپے ہے۔ اس کے ناشر۔ آفتاب اکیڈمی 424 پی آئی بی کالونی کراچی ہیں۔ اس کتاب کے مرتب آفتاب کریمی اور نگراں صبیح رحمانی ہیں۔

---

63. سفیر نعت، کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 2، نومبر 2001ء، ص160
64. سفیر نعت، کراچی، کتابی سلسلہ (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 3، جنوری 2003ء، ص160
65. سفیر نعت، کراچی، کتابی سلسلہ (محسن کاکوروی نمبر) مرتب) آفتاب کریمی) سلسلہ نمبر 4، ستمبر 2003ء، ص224

کارپردازانِ سفیر نعت کراچی نے اس کمی کو شدت سے محسوس کیا کہ حضرت محسن کاکوروی پر کوئی اہم نعتیہ دستاویز مرتب ہونا چاہیے۔ اس سلسلے میں پیش رفت کی گئی۔ حضرت محسن کاکوروی کے ضمن میں بکھرے ہوئے تنقیدی مضامین کو یکجا کیا گیا ہے اور سفیر نعت کراچی کی سابقہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اس اہم اور قیمتی دستاویز کو "محسن کاکوروی نمبر" کے طور پر شائع کردیا گیا ہے۔

چوتھی کتاب کے مرتب اور نگراں دونوں مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس اہم کام کو انجام دینے کا بیڑا اٹھایا اور کامیابی حاصل کی ہے۔

محسن کاکوروی صرف نام کے محسن نہیں بلکہ اردو نعتیہ ادب کے بھی محسن ہیں۔ اردو نعت گوئی کا جب بھی تذکرہ لکھا جاتا ہے تو لکھنے والا محسن کی محسنی کا ذکر والہانہ انداز میں ضرور کرتا ہے۔ یہ تمام تذکرے محسن کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتے۔ اردو نعت کا اہم ستون محسن کاکوروی کی ذات ہے۔ سفیر نعت کی محسن نوازی درحقیقت شعبہ نعت کی اہم خدمت ہے۔ جسے ہمیشہ سراہا جائے گا۔

محسن کاکوروی پر مضامین لکھنے والوں میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی، محمد حسن عسکری، ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، صلاح الدین احمد، عبداللہ عباس ندوی، کالی داس گپتا رضا، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر سید یحیٰ احمد ہاشمی، ڈاکٹر شجاعت علی سندیلوی، ڈاکٹر سید محمد عقیل، معین الدین حسن کاکوروی، محمد عبدالمقیت شاکر علیمی، حکیم عبدالقوی دریابادی، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر ریاض مجید، پروفیسر خالد بزمی، راجا رشید محمود، اقبال صدیقی، اخلاق حسین عارف اور سردار اختر بانو کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ "محسن کاکوروی نمبر" کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کے لیے اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

سفیر نعت کراچی، کتابی سلسلہ کی پانچویں کتاب دسمبر 2005ء میں شائع ہوئی۔[66] 216 صفحات پر مشتمل یہ ایک عام شمارہ ہونے کے باوجود بھی شعبۂ نعت میں اہمیت کی حامل ہے۔ سفیر نعت کے کتابی سلسلہ کی یہ آخری کتاب ہے۔ اس کے بعد سے تادم تحریر یہ سلسلہ ہنوز معطل ہے۔☆ کتابی سلسلہ سفیر نعت کراچی کے بعد اب آئندہ کتابی سلسلہ دنیائے نعت کراچی کو دیکھا جائے گا۔

☆ آفتاب کریمی مرحوم دنیائے نعت میں بھی اپنی پہچان رکھتے تھے۔ ان کی نعتیہ شاعری پر مشتمل تین مجموعہ ہائے کلام شائع ہوچکے ہیں۔ آنکھ بنی کشکول 1997ء، قوسین 2005ء اور ممدوح خلائق 2008ء ان کے انتقال کے بعد شائع ہوا۔
آفتاب کریمی بدھ 11 جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ مطابق 27 جون 2007ء کراچی میں انتقال کرچکے ہیں۔

66 سفیر نعت، کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 5، دسمبر 2005ء، ص 216

کتابی سلسلہ ''دنیائے نعت'' کراچی اگست 2001ء

تنقیدی و معلوماتی کتابی سلسلہ ''دنیائے نعت'' کراچی عزیز الدین خاکی کی ادارت میں شائع ہوتا ہے جو ان کے حسن ترتیب و نظم تدوین کا بہترین شاہکار ہے۔ خاکی کے نقشِ اول میں شعبۂ نعت کے نمائندہ افراد کی اجتماعی جلوہ گری دیکھ کر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ موصوف دیگر حضرات کے نام اور کام کو سامنے لانے کے لیے بے چین اور کوشاں رہتے ہیں۔ واضح رہے کہ شعبۂ حمد و نعت کے دیگر کتابی سلسلے اس اجتماعیت کے حسن سے خالی ہیں۔ اپنے اپنے راگ الاپنے میں مصروف ہیں۔ اپنے تئیں بہت سے میدان مار لیے ہیں۔ شعبۂ حمد و نعت کو جس اجتماعیت کی فوری ضرورت ہے اس کی جانب کسی نے بھی کوشش نہیں کی۔ اس اجتماعی فقدان کے سبب نعتیہ ادب میں جو کام ہونے چاہیے تھے وہ اب تک نہیں ہو سکے ہیں۔

دنیائے نعت کراچی کتابی سلسلہ کا پہلا شمارہ اگست 2001ء میں شائع ہوا۔[67] 168 صفحات پر مشتمل اس شمارہ کا سائز 23x36=16 ہے۔ قیمت =/30 روپے اور اس کے ناشر تنظیم استحکام نعت (ٹرسٹ) پاکستان قادری ہاؤس 620۔33۔ بی کورنگی ڈھائی کراچی ہیں۔ دنیائے نعت کراچی کے اب تک کل تین شمارے شائع ہوئے ہیں۔☆

دنیائے نعت کراچی کے صرف سرورق کا ہی اگر ذکر کر دیا جائے تو پوری دنیائے نعت کا حق ادا ہو جائے گا۔ عزیز الدین خاکی کا یہ جذبہ لائق ستائش ہے کہ وہ ''دنیائے نعت'' کے ذریعے شعبۂ نعت کے مخلصین کے کام کو سامنے لانا چاہتے ہیں۔

دنیائے نعت کراچی کے رنگین اور خوب صورت سرورق پر 72 تصاویر شعبۂ نعت کے اولین حضرات کی موجود ہیں۔ ان حضرات کے صرف اسمائے گرامی یہاں درج کیے جا رہے ہیں۔ سرورق کی پشت پر عزیز الدین خاکی کی کتب کے عکس موجود ہیں۔

محققین نعت: علامہ شمس بریلوی، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی،

---

67 دنیائے نعت، کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) عزیز الدین خاکی، سلسلہ نمبر 1 اگست 2001ء، ص 168

☆ نعت ریسرچ سینٹر کراچی کے زیر اہتمام صبیح رحمانی کی نگرانی میں ''فہرست کتب خانہ'' شائع ہوئی۔ جس کے مرتب محمد طاہر قریشی ہیں۔ ''رسائل و جرائد'' کے حصہ میں ماہنامہ ''حمد و نعت'' کراچی کی طرح کتابی سلسلہ ''دنیائے نعت'' کراچی مرتبہ عزیز الدین خاکی کا بھی ذکر نہیں ہے۔ (ش۔ا)

ڈاکٹر اسماعیل آزاد فتح پوری، ڈاکٹر ریاض مجید، ڈاکٹر عاصی کرنالی، ڈاکٹر سید شمیم گوہر، ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی، پروفیسر یونس شاہ گیلانی، ڈاکٹر ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر عبدالمجید میمن، حفیظ تائب، ادیب رائے پوری، رحیم بخش قمر لاکھو، رشید وارثی، نور احمد میرٹھی، راجا رشید محمود، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، شہزاد احمد۔

نعت گو شعراء: صبا اکبرآبادی، محشر بدایونی، محمد اعظم چشتی، اقبال صفی پوری، سکندر لکھنوی، ریاض الدین سہروردی، اقبال قادری، قمر انجم، اقبال عظیم، محمد علی ظہوری، سید رفیق عزیزی، تابش دہلوی، حنیف اسعدی، مظفر وارثی، مسرور کیفی، ع۔س۔ مسلم، قمر وارثی، شمس وارثی، طاہر سلطانی، صبیح رحمانی، عزیز الدین خاکی۔

ثنا خوان رسول: سعید ہاشمی، قاری وحید ظفر قاسمی، صدیق اسماعیل، خورشید احمد، فصیح الدین سہروردی، محمد یوسف میمن، منظور الکونین، اختر قریشی، مرغوب احمد ہمدانی، حاجی کلیم سرور، عبدالرؤف بھٹی، راشد اعظم، مرزا یٰسین بیگ، شفیق وارثی، نصر اللہ نوری، ابرار حسین، سید وسیم احمد، معین قادری، آغا گوہر علی، قاری ندیم احمد، فیصل حسن۔

نقیبانِ محفل: صاحبزادہ شہریار قدوسی، رضوان صدیقی، عابد میر سلطانی، آصف مظہر، یامین وارثی، خان اختر ندیم، اسلم سیال وارثی، غلام یٰسین قادری، تسلیم صابری۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ دنیائے نعت کراچی کے سرورق پر ان 72 نفوس کی تصاویر بمع اسمائے گرامی اور شعبے کے حوالے سے موجود ہیں۔ اب اگر میں اندرونی مضامین کا ذکر نہ بھی کروں تو یہ تصویری تذکرہ تقریباً مکمل ہی لگتا ہے۔

دنیائے نعت کراچی کے شمارہ نمبر 1 کی تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

''اداریہ'' عزیز الدین خاکی، ''قطعہ تاریخ'' طارق سلطان پوری، حمد و نعت بھی کثیر تعداد میں شامل ہیں۔ ''نعت رسول مقبول کا حقیقت پسندانہ جائزہ'' سید رفیق عزیزی، شرح اسمائے رسول، رشید وارثی، ''صاحب دیوان شاعرات کی نعت گوئی'' نور احمد میرٹھی، ''اکیسویں صدی اور نعت گویان'' طاہر سلطانی، ''ماہنامہ ''نعت'' لاہور کے چوبیس شمارے'' شہزاد احمد، ''پاکٹ سائز نعتیہ کتب کا اجمالی جائزہ'' عزیز الدین خاکی، اس کے علاوہ تبصرۂ کتب، محمد اسلم سیال وارثی (نعت خواں و نقیب محفل) محمد فیصل حسن نقشبندی (نعت خواں) اور شعبہ نعت کی معلوماتی خبریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

دنیائے نعت کراچی کا سلسلہ نمبر 2 اکتوبر 2002ء ''سید رفیق عزیزی نمبر'' کے طور پر سامنے آیا ہے۔[68] اس کے مرتب عزیز الدین خاکی ہیں۔ 256 صفحات پر مشتمل یہ شمارہ 23x36=16 کے سائز میں شائع ہوا

---

68 دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ (رفیق عزیزی نمبر) (مرتب) عزیز الدین خاکی، سلسلہ نمبر 2، اکتوبر 2002ء۔ ص 256

ہے۔اس کے ناشر تنظیم استحکام نعت (ٹرسٹ) پاکستان کراچی ہیں۔"رفیق عزیزی نمبر" کی صورت میں عزیز الدین خاکی نے ایسا مستند اور معرکۃ لآ را کام کیا ہے جو آنے والے وقت میں حوالے کے کام آئے گا۔وقت کی گرد میں چھپی ہوئی شخصیات کے ضمن میں یہ کام مثالی اور یادگار کہلاتا رہے گا۔عزیز الدین خاکی نے اپنی انتھک جدوجہد اور ہمہ وقت جستجو کی بدولت سید رفیق عزیزی کے حوالے سے اس اولین "تاریخی دستاویز" کو یکجا کر دیا ہے۔

سید رفیق عزیزی کے حوالے سے کوئی ایسی کتاب، تذکرہ یا ایسے رسائل و جرائد ہمارے سامنے موجود نہیں کہ جس میں ممدوح محترم کی فن و شخصیت کے حوالے سے معلومات موجود ہوں۔عزیز الدین خاکی کو خدا سلامت رکھے کہ انہوں نے ایسی نابغہ روزگار اور ہمہ جہت شخصیت سید رفیق عزیزی کی علمی و ادبی خدمات کو نمایاں کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔حمد و نعت کے ساتھ شعر و ادب کا ذوق رکھنے والوں کے لیے تحفہ نذر گزارا ہے۔

"اداریہ" عزیز الدین خاکی،"بازیب وجیہہ شخصیت قطعہ تاریخ، طارق سلطان پوری، حمدیں و نعتیں انتخاب کلام سید رفیق عزیزی بھی شامل ہے۔"تیرے اکرام کے صدقے دل و ایمان رفیق" نوابزادہ افتخار احمد عدنی،"روشنی ہی روشنی (خطوط)" ڈاکٹر حسرت کاس گنجوی، نور احمد میرٹھی، علیگ مظہر یوسف زئی، ع۔ق۔ آور۔شہزاد احمد، مخدوم منور عارفی، علیم محشر چھتاروی، اختر سعیدی کا انٹرویو اور عزیز الدین خاکی کی تحریر "تاریخ ساز شخصیت" شامل ہے۔

آخر میں "منظومات" کے عنوان سے معروف شعرائے کرام نے سید رفیق عزیزی کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔"مکتوبات دنیائے نعت" کے ترتیب کار سید شبیر شاہ وارثی ہیں۔بابا سید رفیق عزیزی کا مقطع اس اختتام پر پیش کر رہا ہوں۔

بھکشو ہے رفیق ایسا مدینے کے دھنی کا　　جب دیکھو یہ سرکار کا منگتا ہی لگے ہے

دنیائے نعت کراچی کا سلسلہ نمبر 3 مارچ 2004ء میں "نعت نمبر" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔[69] اس کے مرتب کار بھی عزیز الدین خاکی ہیں۔23x36=16 کے سائز میں یہ شمارہ 240 صفحات پر محیط ہے۔اس کی اشاعت کا شرف بھی تنظیم استحکام نعت (ٹرسٹ) پاکستان کراچی کو حاصل ہے۔

"نعت نمبر" عزیز الدین خاکی کی شعبہ نعت سے قوی وابستگی کی دلیل ہے۔میں صرف اختصار کے ساتھ

---

69. دنیائے نعت کراچی، کتابی سلسلہ (نعت نمبر) (مرتب) عزیز الدین خاکی، سلسلہ نمبر 3، مارچ 2004ء، ص 240

مضامین کی فہرست ایک نظر میں دکھانا چاہتا ہوں۔

اردو میں نعتیہ شاعری	ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق (بھارت)
علامہ سیماب اکبرآبادی کی نعت گوئی	ڈاکٹر فرمان فتح پوری
بلوچستان میں اردو نعت گوئی	ڈاکٹر سلطان الطاف علی (کوئٹہ)
نعت نگاری اور عہد حاضر کے تقاضے	پروفیسر منظر ایوبی
برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری	راجا رشید محمود (لاہور)
طلع البدر علینا (ایک ملکوتی ترانہ میلاد)	پروفیسر محمد اکرم رضا
نعت اور اس کا تقدس	قمر وارثی
مناجات کی اہمیت وافادیت	طاہر سلطانی
پاکٹ سائز حمدیہ ونعتیہ منتخبات☆	عزیز الدین خاکی

''نعت نمبر'' میں گوشۂ مسرور کیفی بھی موجود ہے۔ ''منظومات'' صابر براری، یامین وارثی، عزیز خاکی کے علاوہ مسرور کیفی کی نعت گوئی نور احمد میرٹھی کا تحریر کردہ ہے۔ اس میں ''مسرور کیفی کی نعتیہ خدمات اور نعتیہ ادب کی زندہ تحریک'' والا مضمون بھی موجود ہے۔ دبستان وارثیہ کی حمدیہ تحریک پر بھی کافی معلومات شامل ہیں۔

شعبۂ نعت کی معلوماتی خبریں اور مکتوبات دنیائے نعت بھی موجود ہیں۔ عزیز الدین خاکی نے اسے وقیع ''نعت نمبر'' بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے اور وہ اپنی اس کوشش میں سرخرو بھی ہوئے ہیں۔ اب ایک اور کتابی سلسلہ راہِ نجات کراچی کو دیکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ ''راہ نجات'' کراچی مئی 2002ء

کتابی سلسلہ ''راہ نجات'' کراچی کے مدیر اعلیٰ غلام مجتبیٰ احدی ہیں۔ راہ نجات کا پہلا شمارہ ۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ مطابق 25 مئی 2002ء میں شائع ہوا۔[70] 112 صفحات پر مشتمل یہ کتابی سلسلہ 23x36=16

☆ ''پاکٹ سائز حمدیہ ونعتیہ منتخبات'' کا منفرد سلسلہ عزیز الدین خاکی کی رشحات فکر کا آئینہ دار ہے۔ اس سلسلے کی قسط اول ''پاکٹ سائز نعتیہ کتب کا اجمالی جائزہ'' دنیائے نعت کراچی کے سلسلہ نمبر 1، اگست 2001ء میں شائع ہوئی۔ جب کہ اسی سلسلے کی قسط دوم دنیائے نعت، کراچی کے نعت نمبر سلسلہ نمبر 3، مارچ 2004ء میں صفحہ 151 تا 184 میں ''پاکٹ سائز نعتیہ منتخبات کا 23 سالہ اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ وہ معلوماتی اور مفید تذکرہ ہے جس میں آج تک نظر انداز کیے گئے پاکٹ سائز نعتیہ منتخبات ومجموعہ ہائے کلام کا تفصیلی احوال درج کیا جارہا ہے۔ یہ سلسلہ جاری ہے۔

70 راہ نجات، کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) غلام مجتبیٰ احدی، سلسلہ نمبر 1، مئی 2002ء، ص 112

کے سائز میں ہے۔ بی 424 سیکٹر 11 اے گلشن عثمان نزد جامع مسجد عثمان غنی نارتھ کراچی کے مقام سے طبع ہوا ہے۔اس کے کل تین شمارے شائع ہوئے تھے۔ پھر یہ سلسلہ اختتام پذیر ہوگیا ہے۔

کتابی سلسلہ ''راہ نجات'' کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔اس کے حصہ اول میں قرآن وحدیث سے متعلق اصلاحی مضامین موجود ہیں کہ جن کے مطالعہ سے قران وحدیث کی شعور وآگاہی عام ہوتی ہے تا کہ اس کاوش کے تناظر میں ایک صحت مند اور مثالی معاشرہ تشکیل پا سکے۔اس کے دوسرے حصے میں نعت گوئی، نعت فہمی اور نعت خوانی سے متعلق خصوصی مضامین موجود ہیں۔راہ نجات کے مدیر اعلیٰ غلام مجتبیٰ احدی ''اداریہ'' میں اپنے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں'' راہ نجات کراچی کے کتابی سلسلہ کو ہم شعبۂ نعت کے لیے بہتر انداز سے استعمال کریں گے۔نعتیہ ریسرچ اسکالرز جو شعبۂ نعت پر تحقیقی وعلمی کام کر رہے ہیں۔ان کے کام کو اجاگر کرنا، نعت گو شعرا کی تفصیلی خدمات، نعت خواں حضرات کا تعارف، نعتیہ حلقے کے اہم مسائل کی جانب توجہ دلانا، نعت کے ان پروگراموں کی یاد دلانا جو ہو چکے ہیں اور نئے ہونے والے پروگراموں کی تشہیر کرنا، نعت کے موضوع پر ہونے والے اہم کاموں کو سامنے لانا، دینی ونعتیہ کتب، کیسٹ آڈیو، وڈیو اور CD کی خبریں شائع کرنا، غرضیکہ شعبۂ نعت میں ہونے والے ہر اچھے کام کی تشہیر وتفصیل شائع کرنا ''راہ نجات'' کراچی کا اولین مقصد ہوگا۔'' ص-4

آپ نے غلام مجتبیٰ احدی کے اداریے میں راہ نجات کے اغراض ومقاصد ملاحظہ کیے۔یہی وہ سوچ اور فکر ہے جس نے ''پاکستان میں نعتیہ صحافت کے کردار'' کو مہمیز عطا کی۔نعتیہ صحافت کی ایسی ہی روشن مثالیں اس کے فروغ وارتقا کا باعث ہیں۔شعبہ نعتیہ صحافت میں چراغ سے چراغ جلتے رہے اور پورے ملک میں نعتیہ صحافت کی فضا سازگار ہوتی رہی۔

راہ نجات کراچی کے پہلے شمارہ کا رنگین سرورق مدینہ طیبہ کے حسین جلوؤں سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے۔ ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کا مخصوص نشان یہاں پر بھی موجود ہے۔''راہ نجات'' درحقیقت ایک ایسا ادارہ ہے جس کے بانی اور روح رواں غلام مجتبیٰ احدی ہیں۔وہ اپنی شائع کردہ ہر کتاب پر راہ نجات اور ''صلی اللہ علیہ و

---

71 راہ نجات کراچی ص 4

آلہ وسلم" کا نام ضرور دیتے ہیں۔ ادارہ راہ نجات کے زیر اہتمام اب تک متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ راہ نجات کراچی کے سرورق کی پشت پر دیگر کتابوں کے عکس موجود ہیں۔ یہ تمام کتب بلا معاوضہ "ہدیہ دعائے خیر" کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں۔

راہ نجات کا ہر شمارہ آپ کو نعت دوستی کا امین دکھائی دے گا۔ راہ نجات کے اب تک جتنے بھی علمی و ادبی شہ پارے شائع ہوئے ہیں ان سب میں جگہ جگہ نعت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلوہ گری موجود ہے۔

راہ نجات کراچی کے پہلے شمارہ کی ادارت کی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔ راہ نجات کراچی کے مدیر اعلیٰ غلام مجتبیٰ احدی اور نائب مدیر مولانا مفتی نظام الدین ہیں جبکہ مجلس مشاورت اور انتظامی امور میں یہ تمام حضرات شامل ہیں۔ ولی محمد خان، شیخ محمود احمد، حمید اللہ خان نوری، اسرار احمد رحمانی، شاہ اسد اللہ جنیدی، محمد اشرف لودھی، مسعود عالم، فہیم مجتبیٰ، فہد مجتبیٰ۔ پہلے شمارہ کی تفصیل ایک نظر میں دیکھیے۔ حمد و نعت۔ عزیز احسن، اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں بریلوی، مولانا حسن رضا بریلوی، ادیب رائے پوری، خالد محمود نقشبندی، انجینئر خلیل احمد، طاہر سلطانی، صبیح رحمانی، حضرت سلطان باہو، مضامین لکھنے والوں میں یہ حضرات شامل ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد، ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی، مشتاق احمد قریشی، عبدالمصطفیٰ اعظمی، سید ابوذر قادری، مفتی نظام الدین، شاہ اسد اللہ جنیدی، اشرف لودھی، ڈاکٹر طارق جمیل فلاحی وغیرہ۔

راہ نجات کے کل تین شمارے شائع ہو سکے۔ راہ نجات کراچی کا دوسرا شمارہ رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ/ نومبر 2002ء میں شائع ہوا۔[72] اس کے صفحات کی تعداد 144 ہے۔ اس میں بھی تقریباً وہی ملی جلی کیفیات ہیں۔ البتہ صوری و معنوی حسن میں اضافہ ہوا ہے۔ راہ نجات شمارہ نمبر 2 کا خوب صورت رنگین و دیدہ زیب سرورق بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عقیدت ومحبت کا اظہار ہے۔

راہ نجات کراچی کا تیسرا اور آخری شمارہ "نعت نمبر" پر مشتمل ہے۔ راہ نجات کا یہ قابل قدر اور اہم "نعت نمبر" نعت نمبروں کی کہکشاں میں ایک خوب صورت اضافہ ہے۔ یہ شمارہ ۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۴ھ/ مئی 2003ء میں شائع ہوا۔[73] یہ شمارہ 16=23x36 کے سائز میں 206 صفحات پر مشتمل ہے۔

---

72 راہ نجات، کراچی، کتابی سلسلہ (مرتب) غلام مجتبیٰ احدی، سلسلہ نمبر 2، نومبر 2002ء، ص 144

73 راہ نجات، کراچی کتابی سلسلہ (نعت نمبر) (مرتب) غلام مجتبیٰ احدی، سلسلہ نمبر 3، مئی 2003ء، ص 206

راہ نجات ''نعت نمبر'' تین حصوں پر مشتمل ہے۔اس کا حصہ اول ''مطالعات خصوصی'' کے عنوان پر مشتمل ہے جس میں خصوصیت کے ساتھ اردو کا نعتیہ ادب از ڈاکٹر سید شمیم گوہر، اردو کی نعتیہ شاعری کا تاریخی وتہذیبی مطالعہ از ڈاکٹر مظفر حسین عالی، نعت میں ہیئت کے تجربے از ڈاکٹر شوکت زریں چغتائی جیسے معرکتہ الآراء مضامین شامل ہیں۔

دوسرا حصہ: ''شخصیات فکروفن کے آئینے میں'' ہے۔جس میں ''آسی غازی پوری کی نعت گوئی، قمر انجم۔ حیات وخدمات، خالد محمود کی نعتیہ شاعری، مسرور کیفی کی نعتیہ خدمات، میں خود تو کچھ بھی نہیں اور علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی پر دل آویز اور تحقیقی ومعلوماتی مضامین شامل ہیں۔

غلام مجتبیٰ احدی نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیف جذبے سے آشنا ہیں۔انہوں نے اپنی تمام تر نعتیہ لطافتوں کو ''حصہ حمد ونعت'' میں سمودیا ہے۔خوب صورت اور یادگار و پرتاثیر نعتیں اس تیسرے حصہ میں شامل ہیں۔راہ نجات کا یہ ''نعت نمبر'' غلام مجتبیٰ احدی کی نمایاں نعتیہ خدمات میں ہمیشہ سرفہرست رہے گا۔آپ نے راہ نجات کراچی کا احوال ملاحظہ کیا۔اب ایک اور سہ ماہی ''عقیدت'' سرگودھا کو دیکھا جائے گا۔

سہ ماہی ''عقیدت'' سرگودھا 2004ء

سہ ماہی ''عقیدت'' سرگودھا کے مرتب معروف شاعر وتذکرہ نگار ''شاکر کنڈان'' ہیں۔عقیدت کا پہلا شمارہ شوال، ذیقعد، ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ/ 2004ء میں شائع ہوا۔[74] 112 صفحات پر مشتمل ادارۂ فروغ ادب 132۔ پی۔ استقلال آباد سرگودھا (پنجاب) پاکستان نے اسے شائع کیا ہے۔اس کا فی شمارہ =/40 روپے اور سائز 16=23x36 ہے۔

سہ ماہی عقیدت کا یہ پہلا شمارہ حمدیہ مضامین ومنظومات پر مشتمل ہے۔اس شمارے میں حمد باری تعالیٰ کے مختلف گوشوں پر مضامین شائع ہوئے ہیں۔اس کی اردو منظومات میں حمدیں، حمدیہ ہائیکو، حمدیہ رباعیات، حمدیہ قطعات، حمدیہ دوہڑے وماہیے شامل ہیں۔اس کا پنجابی حصہ بھی شائع ہوا ہے۔ایک صفحہ پر انگریزی نعت بھی شامل کی گئی ہے۔شاکر کنڈان کی یہ حمدیہ کاوش دنیائے حمد میں یادگار رہے گی۔سہ ماہی عقیدت کی عقیدت کا جب بھی عقیدت سے تذکرہ ہوگا۔اس کی حمدیہ ونعتیہ عقیدت کو ہمیشہ عقیدت کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

---

40 عقیدت، سرگودھا، سہ ماہی (مرتب) شاکر کنڈان، سلسلہ نمبر 1، 2004ء ص 112

سہ ماہی ''عقیدت''، سرگودھا کا مقصد، منشا ونصب العین مرتب کے اداریہ ''بسم اللہ'' کے عنوان سے ملاحظہ کیجیے۔ شاکر کنڈان اپنے اداریہ میں رقمطراز ہیں کہ ''عقیدت'' ایک نعتیہ سلسلہ ہوگا۔ جس میں نعت سے متعلق تحقیقی، تخلیقی اور تنقیدی مضامین کے علاوہ شعرائے کرام کا کلام بھی شامل ہوگا۔ اس میں دوستیاں پالنے کے بجائے تخلیقی سطح پر معیاری اور ادبی کام کو اوّلیت دی جائے گی۔ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس سے متعلقہ دیگر علوم کی کتب کے علاوہ نعتیہ، حمدیہ اور علمی وادبی کتب پر تبصرے بھی اس کا ایک حصہ ہونگے۔ علاوہ ازیں ہر سال ایک خاص نمبر ادب کے حوالے سے بھی ہماری ترجیحات کا حصہ ہے۔'' ص۔5

سہ ماہی ''عقیدت'' سرگودھا کے جولائی 2008ء تک 10 شمارے شائع ہو چکے تھے۔ چوتھا شمارہ اور نواں شمارہ ''تبصرہ نمبر'' کے طور پر شائع ہوئے۔ ان ''تبصروں نمبروں'' کا صرف یہ فائدہ ہے کہ اس میں نعتیہ کتب پر بھی تبصرے شامل ہوتے ہیں۔ جو یقیناً وابستگان نعت کے لیے مژدہ جانفزا ہیں۔ دسواں شمارہ ''افضل تحسین کی حمد ونعت نگاری نمبر'' کے حوالے سے شائع ہوا ہے۔ دونوں ''تبصرہ نمبر'' ضخامت لیے ہوئے ہیں۔ پہلا ''تبصرہ نمبر'' 160 صفحات جبکہ دوسرا ''تبصرہ نمبر'' 256 صفحات پر مشتمل ہے۔ شاکر کنڈان نے عقیدت کے صفحہ 6 پر یہ عبارت درج کی ہے کہ ''عقیدت کا آئندہ شمارہ ''تبصرہ لمبر'' ہوگا۔ اگر وہ بعد میں ''تبصرہ لمبر'' کی جگہ ''تبصرہ نمبر'' ہی رہنے دیتے تو پڑھنے والوں کو ''تبصرہ لمبر'' سے پریشانی نہیں ہوتی۔

سہ ماہی ''عقیدت'' جون 2007ء کا آٹھواں شمارہ میرے پیش نظر ہے۔[75]

اس میں سلسلۂ اشاعت کے نمبر ختم کر دیے گیے ہیں۔ یہ شمارہ 23x36=16 کے سائز میں 80 صفحات پر مشتمل ہے۔

''اس شمارے میں'' کے عنوان سے عقیدت کی فہرست ہے جس میں مرتب شاکر کنڈان کی جانب سے اداریہ ''بسم اللہ'' ہے۔ شروع میں حمدیں ہیں۔ اس کے بعد مضامین کا سلسلہ ہے۔ مضامین لکھنے والوں میں ڈاکٹر محمد آصف قدوائی، ڈاکٹر عاصی کرنالی، محمد بشیر رانجھا، شاکر کنڈان اور تصور اقبال شامل ہیں۔ اس کا وقیع

---

41 عقیدت، سرگودھا، سہ ماہی (مرتب) شاکر کنڈان، سلسلہ نمبر 8، جون 2007ء، ص 90

حصہ ''نعت منظوم'' پر مشتمل ہے۔ جو کہ 44 شعرائے کرام کی نعتیہ نگارش سے مرصع ہے۔ آخر میں بطور رسید موصولہ رسائل کی فہرست شائع کی گئی ہے۔

کم صفحات میں زیادہ سے زیادہ مواد دینے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ سہ ماہی عقیدت پابندی سے شائع ہوتا رہا تو یقیناً صوبہ پنجاب کے نعت گو زیادہ ترفیضیاب ہوتے رہیں گے۔ اس کے ذریعہ ایک علاقہ کا اچھا نعتیہ ادب سامنے آتا رہے گا۔ نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رغبت اور تحریک کے لیے ایسے نعتیہ سلسلے بہت کارگر ثابت ہوتے ہیں۔ عقیدت بھی لوگوں میں مثبت تحریک پیدا کرنے کا سبب ہے۔ یہ تحریک دنیا و آخرت میں سکون اور نجات کا باعث ہے۔ سہ ماہی ''عقیدت'' کے بعد اب آئندہ ایک اور کتابی سلسلہ ''نعت نیوز'' کراچی کو دیکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ ''نعت نیوز'' کراچی اپریل 2006ء

کتابی سلسلہ ''نعت نیوز'' کراچی کے پہلے شمارہ پر سال اشاعت ندارد ہے۔[76] مگر ''اداریہ'' میں شمسی اور قمری (اپریل 2006ء مطابق ربیع الاول ۱۴۲۷ھ) دونوں تاریخیں درج ہیں۔ نعت نیوز کے مدیر محمد زکریا شیخ الاشرفی ہیں۔ سید صبیح الدین صبیح رحمانی اس کے سرپرست ہیں۔ بڑے سائز 8=23x36 میں شائع ہونے والا نعت نیوز 56 صفحات پر مشتمل ہے۔ ''نعت نیوز'' کا مقام اشاعت اشرفی انٹر پرائزز 2/876 شاہ فیصل کالونی کراچی ہے۔ اس کی قیمت =/40 روپے ہے۔ نعت نیوز کے اب تک کل پانچ شمارے شائع ہوئے ہیں۔ چھٹے شمارہ کی تیاری جاری ہے۔

''نعت نیوز'' کو بہت اہتمام سے شائع کیا جاتا ہے۔ اب تک اس کے پانچ شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر شمارہ بہتری کی جانب رواں دواں ہے۔ اس کا ہر شمارہ بڑے سائز 8=23x36 میں شائع ہوتا ہے۔

''نعت نیوز'' کراچی کتابی سلسلہ شمارہ نمبر 2 اگست 2006ء میں شائع ہوا۔[77] 68 صفحات پر مشتمل ہے۔ سال اشاعت نہ دینے والی غلطی دوبارہ دہرائی گئی ہے۔ اس کا درست مقام اندرونی سرورق ہے۔

نعت نیوز کراچی کتابی سلسلہ شمارہ نمبر 3 نومبر 2008ء مطابق ذیقعد ۱۴۲۹ھ میں طبع ہوا۔[78] صفحات کی تعداد 60 ہے۔

---

76 نعت نیوز، کراچی، کتابی سلسلہ (مرتب) محمد زکریا شیخ الاشرفی، سلسلہ نمبر 1، اپریل 2006ء، ص 56
77 نعت نیوز، کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) محمد زکریا شیخ الاشرفی، سلسلہ نمبر 2، اگست 2006ء، ص 68
78 نعت نیوز، کراچی کتابی سلسلہ (مرتب محمد زکریا شیخ الاشرفی، سلسلہ نمبر 3، نومبر 2008ء، ص 60

نعت نیوز، کراچی کتابی سلسلہ شمارہ نمبر 4 ربیع الاول ۱۴۳۰ھ مطابق فروری، مارچ 2009ء میں شائع ہوا ہے۔[79] یہ شمارہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے شائع ہوا ہے۔ یہ 84 صفحات پر محیط ہے۔

نعت نیوز کراچی کے ترتیب کے لحاظ سے شمارہ نمبر 5 مارچ 2010ء بمطابق ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ کو نئی ترتیب سے مرصع کیا گیا ہے۔[80] کتابی سلسلہ کو ہٹا کر اسے سہ ماہی جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 1 کر دیا گیا ہے۔ نعت نیوز الحمدللہ! اگر ہر سہ ماہی میں آتا ہے تو یہ خبر بہت خوش آئند ہے۔ ''نعت نیوز'' کی پانچ سال میں کل پانچ اشاعتیں سامنے آسکی ہیں۔ اگر یہ کتابی سلسلہ ہی رہتا تو زیادہ مناسب تھا۔

محمد زکریا شیخ ''نعت نیوز'' کراچی کے نوجوان مدیر ہیں۔ جتنے بھی نعتیہ رسائل وجرائد شائع ہو رہے ہیں۔ اس میں سب سے کم عمر ہیں ان کے کام کے ہر انداز میں عمر کے لحاظ سے شدت ہے۔ مشاہدہ اور مطالعہ وقت کے ساتھ ساتھ فزوں تر ہوتا رہے گا۔

سہ ماہی نعت نیوز کراچی عصر حاضر کے نعتیہ منظر نامے کے طور پر ہمارے سامنے ہے۔ ''وحی منظوم'' سورۂ فاتحہ کا منظوم ترجمہ سیماب اکبر آبادی اور ابرار کرت پوری نے کیا ہے۔ ''اداریہ'' میں مدیر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ حمد، منظر عارفی اور نعت، قمر حجازی (اوکاڑہ) کی شامل ہے۔ ''مدحت'' کے عنوان سے عظمیٰ ریاض سائت (وہاڑی) اور ڈاکٹر محمد مشرف انجم (سرگودھا)، سلام بحضور امام حسین، نصیر الدین نصیر (کراچی) اور مناقب بحضور غوث الاعظم و خواجہ غریب نواز، پیر سید غلام معین الحق گیلانی (گولڑہ شریف) اور ستار وارثی کی نظم کردہ ہیں۔ مادہ ہائے تاریخ کے شہسوار محمد عبدالقیوم طارق سلطان پوری نے اپنے منظوم تاثرات عطا کیے ہیں۔

''نعت خوانی کے معاشرے پر اثرات'' اور ڈاکٹر شبیر احمد قادری (فیصل آباد)، دینی محافل کی نظامت از رشید وارثی (مرحوم)، محمود الحسن اشرفی سے ایک مکالمہ از ناصر حنیف، میڈیا راؤنڈ اپ از محمد ہارون شیخ اشرفی، خوشبوئے حسان (QTV) محمد ہارون شیخ اشرفی، نعت کائنات، رشید وارثی، محمد زکریا شیخ الاشرفی، قطعہ تاریخ (سال وصال) از طارق سلطان پوری، آہ۔ رشید وارثی از مہر وجدانی، تصویری خبریں ''نعت نیوز'' کا خصوصی گوشہ ہے جس کے رنگین صفحات پر خوب صورت اور یادگار تصویری خبر نامہ موجود ہوتا ہے۔ اس کا اہتمام ہر

---

79 نعت نیوز، کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) محمد زکریا شیخ الاشرفی، سلسلہ نمبر 4 فروری مارچ 2009ء، ص 84

80 نعت نیوز، کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) محمد زکریا شیخ الاشرفی، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1، مارچ 2010ء، ص 64
واضح رہے کہ نعت نیوز کراچی کو سہ ماہی کے بعد سے پھر جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1 سے شروع کر دیا گیا ہے۔ جو کہ درست نہیں۔

شمارے میں باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ سید محمد فصیح الدین سہروردی، گفتگو نعت نیوز پینل، رحلت محمد حسن حقانی اشرفی از مولانا صابر نورانی، رحلت کے عنوان سے معروف حضرات کے سانحہ ارتحال کو بیان کیا گیا ہے۔ تعزیتی نشست بیاد حضرت رشید وارثی از رئیس احمد۔

''تعارف کتب'' کے عنوان سے 7 عدد حمدیہ ونعتیہ کتب پر تبصرے شائع ہوئے ہیں۔ سیرت کانفرنس 2010ء (ARY/QTV)، ناظم نعت لائبریری محمد یوسف ورک سے ناصر حنیف کی گفتگو ''مراسلات'' مدیر کے نام خطوط آخر میں ''عطیات کتب برائے ''نعت نیوز لائبریری'' کی تفصیلی اور بامقصد فہرست شائع کی گئی ہے۔ انگریزی میں آخر کا ایک صفحہ سید اقبال کے تعارف پر مشتمل ہے۔

اگر اس کی تصحیح خوانی کی طرف توجہ ہو جائے تو نعت نیوز میں اور بھی چار چاند لگ سکتے ہیں۔ مجھے ترتیب کے لحاظ سے پانچویں شمارے سہ ماہی ''نعت نیوز'' میں ''نعت ڈائریکٹری'' کی کمی شدت سے محسوس ہوئی ہے۔ مرتب نے شروع کے چاروں شماروں میں ''نعت ڈائریکٹری'' کو بہت اہتمام سے شائع کیا ہے۔ نعت ڈائریکٹری بہت بڑی معلومات کا ذریعہ ہے۔ اسے آئندہ بھی جاری رہنا چاہیے۔ حمد ونعت کی شخصیات سے گفتگو کرنے والے پینل میں ایسے لوگوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جو شعبۂ نعت کی بنیادی معلومات سے ضرور آگاہ ہوں۔ تاکہ کوئی غلط معلومات نعت نیوز کے پلیٹ فارم سے نہ جاسکے۔ ورنہ اوّلیت کا تاج پہننے کی روایت بہت زور وشور سے جاری ہے۔ جس کا اظہار پہلے شمارہ میں غوث میاں نے کیا ہے۔ انہوں نے اپنی قائم کردہ لائبریری کو اوّلین اور باضابطہ قرار دیا ہے۔ یہ دونوں باتیں درست نہیں۔ آپ نے کراچی سے شائع ہونے والے نعت نیوز کا احوال ملاحظہ کیا۔ اب ایک اور کتابی سلسلہ پہلے ''معین ادب'' اور بعد میں ''شہرِ نعت'' فیصل آباد کو اسی تناظر میں دیکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ ''معین ادب'' فیصل آباد اپریل 2007ء

بعد ازاں ''شہرِ نعت'' فیصل آباد (کتابی سلسلہ)

ماہنامہ ''معین ادب'' فیصل آباد (بعد ازاں شہر نعت کتابی سلسلہ) کا پہلا شمارہ اپریل 2007ء میں مجلس معین ادب فیصل آباد کے زیر اہتمام شائع ہوا۔ [81] پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید کی زیر نگرانی شائع ہونے والے

81۔ معین ادب، فیصل آباد، ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) شبیر احمد قادری، شمارہ نمبر 1، اپریل 2007ء، ص 48

اس ماہنامہ کے مدیر اعلیٰ (اعزازی) پروفیسر شبیر احمد قادری اس کے مرتب اور سرپرست اعلیٰ آصف بشیر چشتی ہیں۔الحمدللہ! یہ سلسلہ جاری ہے۔

ماہنامہ ''معین ادب'' کی لوح جلی انداز میں لکھی گئی ہے۔ جب کہ ''شہر نعت'' خفی انداز سے پس منظر میں دکھائی دے رہا ہے۔ معین ادب کا ہدیہ =/20 روپے 16=23x36 کے سائز میں شائع ہونے والے اس ماہنامہ کے کل صفحات 48 ہیں۔ اسے مجلس معین ادب چشتیہ دربار شریف گلی نمبر 8، اسلامیہ پارک چہاں فیصل آباد سے شائع کیا گیا ہے۔ ماہنامہ ''معین ادب'' میں زیادہ تر نعتیہ کلام اور چند تعارفی تحریریں بھی شامل ہیں۔ جس میں مجلس معین ادب کی خدمات واحوال کا تذکرہ موجود ہے۔ پہلی کاوش خوش آئند ہے۔

مئی 2007ء میں شائع ہونے والا شمارہ ''شہر نعت'' کے نام سے شائع ہوا۔[82] جب کہ اسے ماہنامہ کی جگہ کتابی سلسلہ کر دیا گیا ہے۔ نام بھی تبدیل اور اسے ماہنامہ سے کتابی سلسلہ میں بدل دیا گیا ہے۔

سرورق ماہنامہ ''معین ادب'' شمارہ، اپریل 2007ء کے نام سے شائع ہوا۔ اندرونی سرورق ''معین نعت'' فیصل آباد کے نام سے ہے جبکہ دوسرا شمارہ ''شہر نعت'' ادبی دستاویز اور اندرونی سرورق پر ''معین نعت'' ہی درج ہے۔ ابتدائی شماروں میں طے ہی نہیں ہو سکا ہے کہ نعتیہ رسالے کا کیا نام رکھا جائے۔ پہلے شمارہ میں لفظ ''ماہنامہ'' کی جھلک نظر آئی تھی پھر یہ جھلک نام کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ کتابی سلسلہ میں ڈھل گئی۔ ابتدا میں ''معین ادب'' اور موجودہ ''شہر نعت'' کے ضمن میں یہ نعتیہ رسالہ ابتدا میں نام کے حوالے سے تذبذب کا شکار نظر آتا ہے۔ ماہنامہ ''معین ادب'' کے مرتب اور سرپرست اعلیٰ آصف بشیر چشتی اپنے ''اداریہ'' میں رسالے کی غرض و غایت کچھ اس طرح سے بیان کرتے ہیں۔ ''آخر میں التماس ہے کہ ''معین ادب'' آپ کا اپنا رسالہ ہے۔ تمنا تو یہ ہے کہ ہر ماہ چھپتا رہے اور ''شہر نعت'' فیصل آباد اور فدایان محبوب رب العالمین کے لیے دلی راحت و تسکین کا سامان بہم پہنچاتا رہے۔ آپ کی نگاہ التفات اور قلمی کاوشوں نے ''مجلس معین ادب'' کو شہر کی نمائندہ تنظیم بنایا اور میں پورے یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ رسالہ[83] ''معین ادب'' بھی میری زندگی میں اور بعد میں بھی اہل قلم کی محبت سے ضرور شائع ہوتا رہے گا۔''

82۔ شہر نعت، فیصل آباد، کتابی سلسلہ (مدیر اعلیٰ) شبیر احمد قادری، سلسلہ نمبر 2، مئی 2007ء ص
83۔ شہر نعت ص 5

ماہنامہ ''معین ادب'' پہلے شمارے اپریل 2007ء کے بعد سے کتابی سلسلہ ''شہر نعت'' مئی 2007ء سے مکمل طور پر ''شہر نعت'' کے نام سے موسوم ہوگیا۔ تادم تحریر یہ اسی نام سے شائع ہورہا ہے۔

''شہر نعت'' کی اشاعت میں تسلسل نہیں ہے۔ اس کے ابتدائی چند شمارے ماہ بہ ماہ شائع ہوتے رہے۔ پھر اس کے بعد سے اس کی اشاعت میں تعطل آنے لگا۔ ''شہر نعت'' میں سید صبیح الدین رحمانی کا التفات خاص اور ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کی سرپرستی تقویت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ''التفات خاص'' اور سرپرستی کو دوام بخشے۔

راقم کے پیش نظر اس وقت ''شہر نعت'' کتابی سلسلہ کا پندرہواں شمارہ دسمبر تا اگست 2010ء ہے۔[84] جس کے صفحات کی تعداد 64 ہے۔ سرورق روضۂ سرکار سے جگمگ جگمگ ہے۔ سرورق کی پشت پر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی مرحوم کی ''ذکر رسول'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرصع ایک جامع اور دل پر اثر کرتی تحریر موجود ہے۔ سرورق کے اندرونی دونوں حصوں پر غیر مسلموں کی نعتیں روح کو شاد کررہی ہیں۔ اولاً منشی پیارے رونق دہلوی، ثانیاً امر سنگھ عارج روپڑی۔

اندرونی سرورق پر ''شہر نعت'' کی انتظامی تفصیل درج ہے۔ اگلے صفحہ پر ''شہر نعت'' ملنے کے پتے تحریر ہیں۔ صفحہ 3 پر ''آئینہ'' کے عنوان سے فہرست موجود ہے۔ جس میں ''مضامین'' لکھنے والوں میں ڈاکٹر اسحاق قریشی، ڈاکٹر افضال احمد انور، میاں منیر احمد، ڈاکٹر ظہور احمد اظہر، حافظ محمد فاروق اور طاہر سلطانی شامل ہیں۔

حصۂ حمد و نعت کے عنوان سے چھ شعراء کا کلام شامل اشاعت ہے جبکہ اس میں ''مجلس معین ادب میں پڑھا جانے والا ''نعتیہ کلام'' بھی شامل ہے۔ ان شعرائے کرام کی تعداد 21 ہے۔

آخری صفحات میں ''خطوط'' بھی شامل ہیں۔ ''رابطہ'' کے عنوان سے مرتب شہزاد بیگ نے مختلف شخصیات کے نام ان کے فون نمبرز کے ساتھ دیئے ہیں۔ شہر کا حوالہ بھی موجود ہے۔ مگر ان شخصیات کے شعبہ جات کا ذکر نہیں کیا۔ کہ کون سی شخصیت کس فن کی ماہر ہے۔ ''عنایات'' کے حوالے سے موصول ہونے والی کتب کی تفصیل دی گئی ہے۔ غرض یہ کہ ''شہر نعت'' مجموعی اعتبار سے قابل قدر ہے۔ اس کی جتنی بھی ستائش کی

---

84 شہر نعت، فیصل آباد، کتابی سلسلہ، (مدیر اعلیٰ) شبیر احمد قادری، سلسلہ نمبر 15، دسمبر 2010ء، ص 64

جائے کم ہے۔

''شہرِ نعت'' فیصل آباد، کتابی سلسلہ نمبر 16 ستمبر 2010ء تا مئی 2011ء میں شائع ہوا۔[85] اس کے سرپرست اعلیٰ پیر آصف بشیر چشتی جبکہ ڈاکٹر شبیر احمد قادری مدیر اعلیٰ (اعزازی) ہیں۔ 80 صفحات پر مشتمل شہر نعت کا ہدیہ =/50 روپے ہے۔ مجلس معین ادب فیصل آباد پاکستان اس کے ناشر ہیں۔

''پیش گفتار'' ڈاکٹر شبیر احمد قادری کا تحریر کردہ ہے۔ حمدیں، مضامین، حصۂ نعت، خصوصی گوشہ، ایصال ثواب، پنجاب رنگ، تبصرۂ کتب اور عنایات کے عنوان سے فہرست موجود ہے۔

شہرِ نعت فیصل آباد ادبی دستاویز کے طور پر شائع ہو رہا ہے۔ اس کی افادیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اب اس میں کشادہ دلی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ فیصل آباد کے علاوہ بھی دیگر علاقوں کے نعتیہ خدمت گزاروں کی شمولیت ایک مستحسن اقدام ہے۔ پیر آصف بشیر چشتی قابل صد مبارک باد ہیں کہ ان کی سرپرستی میں شائع ہونے والا شہرِ نعت فیصل آباد دنیائے نعت کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔ ''شہرِ نعت'' فیصل آباد کے بعد آئندہ کتابی سلسلہ ''خوشبوئے نعت'' سرگودھا کو دیکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ ''خوشبوئے نعت'' سرگودھا اپریل 2007ء

کتابی سلسلہ خوشبوئے نعت ''سرگودھا'' کے مدیر ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم ہیں۔ خوشبوئے نعت کا پہلا شمارہ اپریل 2007ء میں شائع ہوا۔[86] 80 صفحات پر مشتمل اس شمارہ کی طباعت کا اہتمام فروغ حمد و نعت کونسل، کاشانہ راجپوت P-2 چوک مسجد عمر مقام حیات سرگودھا نے کیا ہے۔

خوشبوئے نعت سرگودھا کتابی سلسلہ 2، نومبر 2007ء میں شائع ہوا۔[87] اس کے صفحات کی تعداد بھی 80 ہے۔ اس کے ناشر فروغ حمد و نعت کونسل سرگودھا ہیں۔

خوشبوئے نعت سرگودھا کتابی سلسلہ 3 جون 2008ء میں شائع ہوا۔[88] خوشبوئے نعت کا یہ تیسرا شمارہ ''حضرت حفیظ تائب نمبر'' کے حوالے سے طبع شدہ ہے۔ آرٹ کارڈ ٹائٹل کے ساتھ شائع ہونے والا یہ شمارہ 112 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی مسلسل اشاعت کی سعادت فروغ حمد و نعت کونسل (پاکستان) سرگودھا کو

---

85 شہرِ نعت، فیصل آباد، کتابی سلسلہ (مدیر اعلیٰ) شبیر احمد قادری) سلسلہ نمبر 16، ستمبر تا مئی 2011ء ص 80

86 خوشبوئے نعت، سرگودھا، کتابی سلسلہ (مرتب) ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم سلسلہ نمبر 1، اپریل 2007ء، ص 80

87 خوشبوئے نعت، سرگودھا، کتابی سلسلہ (مرتب) ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم، سلسلہ نمبر 2، نومبر 2007ء، ص 80

88 خوشبوئے نعت، سرگودھا، کتابی سلسلہ (مرتب) ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم، سلسلہ نمبر 3، جون 2008ء، ص 112

ہی حاصل ہے۔

خوشبوئے نعت کا تیسرا شمارہ ''حضرت حفیظ تائب نمبر'' سے موسوم ہے۔ حفیظ تائب نابغہ روزگار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی سوانح حیات، حالات وخدمات کے ضمن میں یہ ایک قابل قدر کام ہے۔ کم صفحات میں انتہائی جامعیت کے ساتھ حفیظ تائب کی زندگی کا منظر نامہ سلیقے سے پیش کیا گیا ہے۔ جسے بھی حفیظ تائب کے بارے میں معلومات درکار ہوں وہ اس خصوصی نمبر کا مطالعہ کر سکتا ہے۔ اس میں انتخاب کلام بھی شامل ہے۔

''خوشبوئے نعت'' فروغ حمد ونعت کے لیے کوشاں ہے اس کے مدیر ڈاکٹر مشرف حسین انجم سرگودھا سے خوشبوئے نعت بکھیرتے ہیں۔ جس کی کیف آور خوشبو پوری دنیائے حمد ونعت کو مشکبار کر رہی ہے۔ خوشبوئے نعت کی خوشگوار لپٹیں اور بھینی بھینی مہک ہر جگہ محسوس کی جاسکتی ہے۔ مشرف انجم کا اداریہ ''سوچوں میں چمکتی ہیں تائب کی حسیں یادیں'' کے عنوان سے ہے۔ جس میں مدیر نے نعت کی دو مقبول اور جانی پہچانی شخصیات حضرت حفیظ تائب اور محمد علی ظہوری کا ذکر اپنے ابتدائی تاثرات کے حوالوں سے کیا ہے۔

''محبتوں کی خوشبو سے ہمکنار آپ کے خطوط'' کا عنوان بھی بہت خوب ہے۔ احباب وقارئین نعت کے خطوط تعریف وتوصیف سے زیادہ اصلاح کا سبب بھی ہوتے ہیں۔ مخلص احباب اپنے خطوط میں معمولی سے معمولی کوتاہی بھی بیان کر دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آئندہ کام کرنے میں رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ ''موصولہ کتب ورسائل'' کی فہرست بھی شرح صدر کا باعث ہے۔ ان دونوں سلسلوں کو یونہی جاری رہنا چاہئے۔

''خوشبوئے نعت'' سرگودھا کے بعد اب ایک اور خوبصورت کتابی سلسلہ ''مدحت'' لاہور کو دیکھا جائے گا۔

کتابی سلسلہ ''مدحت'' لاہور مارچ' مئی 2010ء

''مدحت'' نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ ہے۔ جو حضرت حفیظ تائب کی روحانی سرپرستی میں شائع ہو رہا ہے۔ اس کے مدیر ممتاز نعت خواں سرور حسین نقشبندی ہیں۔ [89] مدحت کا شمارہ نمبر 1 مارچ تا مئی 2010ء، 16=23x36 کے سائز میں 176 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے ناشر نعت فورم انٹرنیشنل مرکزی دفتر 747 کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پاکستان ہیں۔ اس شمارے کا ہدیہ =/200 روپے ہے۔ سرور حسین نقشبندی نعت گوئی کے شرف سے بھی مشرف ہیں۔ حفیظ تائب کے نہ صرف صحبت یافتہ بلکہ تربیت یافتہ بھی ہیں۔ ان کی نعتوں میں سادگی کے باوجود معنویت اور روانی موجود ہے۔

89۔ مدحت، لاہور، کتابی سلسلہ (مرتب) سرور حسین نقشبندی، سلسلہ نمبر 1، مارچ تا مئی 2010ء، ص 176

مدحت کا اداریہ ''اظہاریہ'' کے عنوان سے سرور حسین نقشبندی نے موثر انداز میں تحریر کیا ہے۔''یا حی یا قیوم''''حمدیں'' کے عنوان سے 7 شعرائے کرام کی مرصع حمدیں مدحت کے آغاز میں شامل ہیں۔حمد یہ دیدہ وری کی غماز ہیں۔''سلسلہ حضوری کا نعتیں'' صفحہ 20 تا 66 پر موجود ہیں۔ 47 شعرا کی نعتیہ شاعری اس انتخاب میں شامل ہے۔

''مقالات و مضامین'' لکھنے والوں میں ابو الامتیاز ع،س، مسلم، حفیظ تائب، ڈاکٹر اسحاق قریشی، شہزاد مجددی، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، ڈاکٹر انور سدید، فیض رسول فیضان شامل ہیں۔

''گوشۂ جعفر بلوچ'' کے عنوان سے معروف نعت گو جعفر بلوچ مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر تحسین فراقی، ڈاکٹر عبدالمغنی فاروق، واجد امیر، تیمور حسن، صفدر علی محسن اور محمد جمیل چشتی، ''خراج عقیدت'' کا مظہر ہیں۔

مذاکرہ ''جدید نعت اور امت مسلمہ کے مسائل'' پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ مذاکرہ میں شریک حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔خالد احمد، ڈاکٹر شبیہ الحسن ہاشمی، شہزاد مجددی، پروفیسر رانا ناہر، ''نعت نگار سے مکالمہ'' میں ڈاکٹر ریاض مجید کا انٹرویو شامل ہے۔جبکہ آخر میں ''نعت فورم کو موصول ہونے والی کتب'' کی فہرست بھی شامل ہے۔اس فہرست کے مرتب محمد جمیل چشتی ہیں۔

''مدحت'' کی طباعت، حسن نفاست اور نظم ترتیب بلاشبہ سرور حسین نقشبندی کے مزاج کا حصہ ہے۔جس میں حفیظ تائب کی جلوہ گری دکھائی دے رہی ہے کہ یہ تمام کام حفیظ تائب کے ہاتھوں سے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔سرور حسین نقشبندی نے حفیظ تائب کی صحبت سے تربیت کے ساتھ حسن نفاست اور مزاج آشنائی کا بھی درس لیا ہے۔

مدحت کا سرورق سادگی کے باوجود جاذب نظر ہے۔غرض یہ کہ نعتوں کا انتخاب نہایت عمدہ، مقالات و مضامین پر مغز اور فکر انگیز ہیں۔ پہلے شمارہ کی ہر چیز دیدنی سے متعلق ہے۔

''مدحت'' لاہور کا شمارہ نمبر 2 جون تا ستمبر 2010ء بھی اپنی روایت سابقہ کے ساتھ شائع ہوا ہے۔[90] اس کی ضخامت 256 صفحات پر محیط ہے۔

90۔ مدحت، لاہور، کتابی سلسلہ (مرتب) سرور حسین نقشبندی، سلسلہ نمبر 2، جون تا ستمبر 2010ء، ص 256

شمارہ نمبر 2 ''مدحت'' نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ رنگ ونور لیے ہوئے۔اس کے مدیر سرور حسین نقشبندی کی حضور پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کا مظہر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ادب سے ان کی قوی وابستگی کا بھی آئینہ دار ہے۔حسن نفاست اور سلیقہ مندی کا اظہار ہے۔

شمارہ نمبر 2 مدحت کی ترتیب ملاحظہ کیجیے۔

حمدیں اور نعتیں معیاری اور دل آویز ہیں۔جنہیں پڑھ کر روحانی طمانیت حاصل ہوتی ہے۔''مضامین ومقالات'' اسمائے رسول کے مآخذ (کلام اللہ سے نعتیہ شاعری تک) از ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ ''لفظ نعت تاریخ کے آئینے میں'' از محشر زیدی (فیصل آباد)، نعت گوئی میں شعراء کا حصہ اور تحریک نعت از دامن انصاری (کلورکوٹ)، حمدیہ اور نعتیہ ادب کا جائزہ (2009ء) از سرور حسین نقشبندی، منظر عارفی کا نعتیہ مجموعہ ''اللہ کی سنت'' از ڈاکٹر سید قاسم جلال (بہاولپور)، مدحت کی مدحت از محمد سعید بدر قادری، ''مدحت'' کی تقریب رونمائی از صفدر علی محسن، محمد جمیل چشتی۔

تمام مضامین معلوماتی، فکر انگیز اور پر مغز ہیں۔خاص طور سے مدیر کا مضمون ''حمدیہ اور نعتیہ ادب کا جائزہ 2009ء'' [91] حضرت حفیظ تائب کے جائزوں ''حمد ونعت کی بہاریں'' کی یاد تازہ کر رہا ہے۔آپ کا تحریر کردہ جائزہ پاکستان میں نعت گوئی کے فروغ کے لیے بہت مفید ہے۔اس جانب اگر آپ کی توجہ مرکوز رہی تو بہت ساری نعتیہ کتب سے آگاہی رہے گی۔

''گوشۂ حافظ مظہر الدین'' بیاد رفتگاں کی ایک کامیاب کوشش ہے۔بلاشبہ حافظ مظہر الدین مظہر ایک صاحب حال اور عظیم نعت گو تھے۔بیسویں صدی کا نعتیہ منظر نامہ حافظ مظہر الدین کے ذکر بغیر نامکمل رہے گا۔ حافظ صاحب نے ساری زندگی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کے فروغ کے لیے وقف کر دی تھی۔ حافظ صاحب کی نعتوں کا ''انتخاب کلام مظہر'' بھی بہت معیاری ہے۔آپ نے اس انتخاب میں حافظ صاحب کی مشہور زمانہ اور مقبول عام نعتوں کا اہتمام کیا ہے۔

مذاکرہ: ''نعت معاشرتی رویوں میں تبدیلی کا ذریعہ'' ہی نہیں بلکہ سب سے زیادہ موثر طریقہ ہے۔ مذاکرے میں شریک ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، پروفیسر محمد اکرم رضا، پروفیسر ریاض حسین زیدی، ناصر بشیر، شہزاد نیر تمام ہی قابل احترام شخصیات ہیں جنھوں نے معاشرے کے بگاڑ کو راہ راست پر لانے کے لیے اپنے قیمتی اور

---

[91] مدحت لاہور ص 205

گرانقدر مشوروں سے نوازا ہے۔

نعت نگار سے مکالمہ (ع۔س مسلم سے گفتگو) بھی اچھا سلسلہ ہے۔ "مدیر نامے" تعریف و توصیف کے ساتھ ساتھ اصلاح کا بھی سبب ہیں۔ انہیں جاری رہنا چاہیے۔ "نعت فورم کو موصول ہونے والی کتب اور رسائل و جرائد" کی فہرست فروغ نعت میں معاونت کی ضمانت ہے۔ آپ نے نعت فورم کو موصول ہونے والی کتب میں مزید ایک کالم "موضوع" کو بڑھا کر مثالی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ موضوع کی وضاحت سے کتب کی کیفیت فوری طور پر سامنے آجاتی ہے۔ کیونکہ بعض کتب کے نام ان کے موضوع سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اگر آپ اس میں ایک اور کالم "سال اشاعت" کا اضافہ فرمادیں تو اور بھی سونے پر سہاگہ ہوسکتا ہے۔ آپ کے اس کام کو پھر تحقیقی نظر سے دیکھنے میں بھی آسانی ہوگی۔ ان تمام موضوعات کے سائے میں مدحت کا شمارہ نمبر 2 بھی لائق صد ستائش ہے۔

نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ "مدحت" کا خصوصی نمبر 3 اکتوبر تا مارچ 2011ء "حفیظ تائب نمبر" پر مشتمل ہے۔[92] 576 صفحات پر محیط "حفیظ تائب" کے حوالے سے یقیناً یہ ایک تاریخی دستاویز ہے۔ جس میں حفیظ تائب کی شخصیت، ثنائے خواجہ، پنجابی نعت، کوثریہ، مناقب، سلام، غزل گوئی، منظوم خراج عقیدت، قطعات کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو موجود ہے۔

حفیظ تائب کی شخصیت شعبۂ نعت کا ایک روشن باب ہے۔ جس پر ممتاز و محترم قلمکاروں نے بصیرت افروز مضامین قلمبند کیے ہیں۔ حفیظ تائب کی شخصیت کے وہ تمام پہلو زیر بحث آئے ہیں جو ان کی زندگی کا خاصہ اور اثاثہ تھے۔ "ثنائے خواجہ" کے عنوان سے حفیظ تائب کی نعتیہ شاعری کی خصوصیات خوب صورت انداز میں بیان کی گئی ہیں۔ حفیظ تائب کی "پنجابی نعت" بھی زیر بحث آئی ہے۔ جس میں ان کی پنجابی نعت کی قدر و قیمت کو واضح کیا گیا ہے۔ "کوثریہ، مناقب، سلام" پر بھی اظہار خیال موجود ہے۔ حفیظ تائب کی "غزل گوئی" کے عنوان سے دیگر موضوعات کے علاوہ ان کی قومی و ملی شاعری، ملی و شخصی نظمیں اور نثری خدمات کا جائزہ بھی شامل ہے۔ معروف شخصیات نے "منظوم خراج عقیدت" کی کہکشاں سجائی ہے۔ جبکہ قطعات کی صورت میں بھی نذرانہ عقیدت شامل ہے۔

اس کے علاوہ "مدحت نمبر 2 کا تجزیہ" خطوط اور نعت فورم کو موصول ہونے والے رسائل و جرائد اور کتب

---

92 مدحت، لاہور، کتابی سلسلہ (حفیظ تائب نمبر) (مرتب) سرور حسین نقشبندی، سلسلہ نمبر 3 اکتوبر تا مارچ 2011ء، ص 576

بھی شامل ہیں۔ مدحت کا شمارہ نمبر 3 حفیظ تائب کے حوالے سے ایک تاریخی دستاویز ہے حفیظ تائب کی خدمات کا جب بھی ذکر کیا جائے گا۔اس حفیظ تائب نمبر کا ذکر ناگزیر ہوگا۔

مدیر مدحت سرور حسین نقشبندی سے درخواست ہے کہ وہ اس کی تصحیح خوانی پر بھرپور توجہ کریں تاکہ اس کے ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ اس کے معنوی حسن میں بھی مزید اضافہ ہو سکے۔ صفحہ 115 پر ''تظمین برنعت حالی'' کی سرخی درست نہیں ہے۔ درست یہ ہے۔ ''تضمین برنعت حالی'' اسی طرح سے نظم ونثر دونوں میں توجہ کی اشد ضرورت ہے۔اس کے ہدیہ کی جانب بھی توجہ دلانا بہت ضروری ہے۔ مدحت کا پہلا شمارہ =/200، مدحت کا دوسرا شمارہ =/200 جبکہ ضخامت کی وجہ سے مدحت کا تیسرا شمارہ =/350 روپے[93] کے ہدیہ پر مشتمل ہے۔ یہ ہدیہ بہت زیادہ ہے۔ عام آدمی کی دسترس سے یہ دور ہے۔ بہت زیادہ اشتہارات کی صورت میں اس کے ہدیہ کو کم کیا جاسکتا ہے۔کتابی سلسلوں کے آخر میں آپ نے ''مدحت'' لاہور کا احوال ملاحظہ کیا۔ اب آئندہ نعتیہ اخباری روزناموں کو دیکھا جائے گا۔

نعتیہ اخباری روزنامے

پاکستان میں ''روزنامے'' کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ملک کے طول وعرض میں بے شمار روزنامے شائع ہوتے ہیں۔ پاکستان میں نعتیہ شاعری کے فروغ میں روزناموں کا اہم کردار ہے۔اس میں شائع ہونے والے نعتیہ مضامین اور نعتیں فروغ نعت گوئی کا موثر سبب ہیں۔نعت گو شعرا کی حیات وخدمات کے حوالے سے طبع شدہ مضامین میں نعتیہ کتب کی خبریں اور تبصرے بھی فروغ نعت اور ترویج نعت کا مظہر ہیں۔

ان اخباری روزناموں میں روزنامہ جنگ، روزنامہ ایکسپریس، روزنامہ نوائے وقت، روزنامہ جسارت، روزنامہ دن، روزنامہ خبریں، روزنامہ مشرق، روزنامہ اساس، روزنامہ پاکستان، روزنامہ عوام، روزنامہ قومی اخبار، روزنامہ ریاست، روزنامہ جرأت، روزنامہ آواز، روزنامہ صحافت، روزنامہ اجاگر، روزنامہ امت، روزنامہ امن، روزنامہ مساوات، روزنامہ پرچم، روزنامہ پبلک، روزنامہ ڈیلی یارن اور روزنامہ امروز شامل ہیں۔اس کے علاوہ بھی بے شمار روزنامے ہیں جو اپنے تئیں فروغ نعت گوئی کا موثر ذریعہ ہیں۔

پاکستانی روزنامے بہت آب وتاب کے ساتھ شائع ہوتے ہیں۔ان کی ایک دن کی خبر کے اثرات و نقصانات برسوں پر محیط ہوتے ہیں۔ صاف ستھری اور پاکیزہ صحافت معاشرے سے تقریباً رخصت ہو رہی ہے۔ سنجیدگی اور متانت رکھنے والے اخبارات بھی اس سیل رواں میں بہنے لگے ہیں۔تقریباً تمام اخبارات

---

93 مدحت لاہور 3 ص 2

کمرشل ازم اور زرد صحافت کا شکار ہو چکے ہیں۔ حق گوئی، بے باکی اور عوام کی مثبت انداز میں رہنمائی ان اخبارات کا نشان امتیاز ہوا کرتی تھی۔ الا ماشاء اللہ اب یہ تمام اخبارات ان خصوصیات سے عاری نظر آتے ہیں۔ مالی منفعت، پیشہ ورانہ مسابقت، اشتہارات سازی اور فحاشی و عریانی کی کبھی نہ ختم ہونے والی دوڑ نے ان تمام اخبارات کو اپنی بنیادی ذمہ داریوں سے بہت دور کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان اخبارات کے تحت شائع ہونے والے علمی و ادبی، اصلاحی و اسلامی سلسلے زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتے، اخبار کی پالیسی ''نہیں'' کہہ کر خیر و برکت اور اصلاح امت کے یہ تمام سلسلے یک جنبش قلم ختم کر دیئے جاتے ہیں۔

اخبارات کی صنعت اور ان کے ذمہ داروں نے ان تمام باتوں کے باوجود فروغ و ترویج نعت میں مثالی کردار ادا کیا ہے۔ عوام کی ذہنی سطح کو بلند کیا۔ انہیں نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب کرنے کے لیے اہم خدمات انجام دیں۔ ان روزناموں نے رمضان المبارک اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مواقع پر خصوصی ایڈیشن شائع کرنے کی روایت کو برقرار رکھا۔ کبھی کبھار نعت کے موضوع پر بھی خصوصی توجہ کر دی جاتی ہے۔ مگر خاص طور پر بڑے اور مقبول روزنامے شعبہ نعت کے لیے ماہنامہ ہفتہ واری یا روزانہ کوئی گوشتہ شائع کرنے سے قاصر ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ ہر بڑا روزنامہ فروغ نعت کی سعادت سے ضرور بہرہ مند ہوگا۔ فیضان نعت سے کوئی بھی محروم نہیں رہے گا۔

ہم آپ کے سامنے صرف دو ایسے روزناموں کا احوال بیان کر رہے ہیں کہ جنھوں نے پاکستان میں اردو نعتیہ شاعری کے فروغ کے لیے مہمیز فراہم کی ہے۔ سعادت سے ہمکنار ہونے والے یہ دو روزنامے روزنامہ ''پبلک'' کراچی [94] اور روزنامہ ڈیلی یارن فیصل آباد [95] ہیں۔ ان کی صرف چند اشاعتوں کا احوال آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ تاکہ آپ نعتیہ شاعری کے فروغ و ارتقا کے سلسلے میں ہونے والی قابل قدر کاوشوں سے واقف ہو سکیں۔ روزناموں کے مجموعی تناظر کے بعد اب ایک اور روزنامہ ''پبلک'' کراچی کو دیکھا جائے گا۔

روزنامہ ''پبلک'' کراچی

روزنامہ ''پبلک'' کراچی ایڈیٹر مشتاق سہیل کی ادارت میں کراچی سے شائع ہوتا ہے۔ روزنامہ ''پبلک'' کراچی کو پاکستانی روزناموں میں یہ افتخار و اعزاز حاصل ہے کہ اس روزنامہ نے ''پبلک نعت گیلری'' کے عنوان سے ایک نعتیہ سلسلہ شروع کیا تھا۔ ''پبلک نعت گیلری'' کے انچارج رفیق انصاری تھے۔ روزنامہ پبلک کراچی

---

94 پبلک کراچی روزنامہ (ایڈیٹر) مشتاق سہیل 12 اکتوبر 1998ء ص 5

95 ڈیلی یارن فیصل آباد روزنامہ (چیف ایڈیٹر) محمد اسلم 8 اپریل 1999ء ص 3

کی انتظامیہ کی نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اپنی جگہ مگر یہ تمام کام رفیق انصاری کی ذاتی دلچسپی سے مشروط تھے۔

اخبار روزنامہ ''پبلک (کراچی) کی اشاعت 12 اکتوبر 1998ء صفحہ 5 بروز پیر ''پبلک نعت گیلری'' میں شعبہ نعت کی مختلف خبریں موجود ہیں۔ [96] اس ''پبلک نعت گیلری'' کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ اسے بہت محبت ومحنت سے ترتیب دیا گیا ہے۔

نعت خواں صابر سلطانی، رانا عبدالحمید سہروردی اور خرم حبیب خان کے تفصیلی تعارف بمع تصاویر کے موجود ہیں۔ ایک محفل نعت کی تصویر ہے جس میں مختلف حضرات کی کارروائی کا ذکر شامل ہے۔ نعتیہ کتب پر تبصرے بھی بہت اہتمام سے شائع کیے گیے ہیں۔ عزیز الدین خاکی القادری کا نعتیہ شعری مجموعہ ''نغمات طیبات'' اور طاہر سلطانی کا مرتب کردہ ''خزینہ حمد'' (حمدیہ انتخاب) کے تفصیلی وتعارفی تبصرے ''پبلک نعت گیلری'' کی زینت ہیں۔ ''پبلک نعت گیلری'' کے عنوان سے ہر پیر کو اخبار روزنامہ پبلک (کراچی) میں یہ نعتیہ سلسلہ شائع ہوتا تھا۔ اس کی مختلف اشاعتوں میں نعتیہ ثقہ حضرات کے مضامین اور نقد ونظر کے حوالے سے معلوماتی اور مفید نعتیہ تبصرے شائع ہوتے رہے۔ ''پبلک نعت گیلری'' کا یہ نعتیہ سلسلہ زیادہ دیر دراز نہیں رہ سکا۔

پبلک نعت گیلری کے محرک رفیق انصاری سے بارہا یہ درخواست کی گئی، کہ انہوں نے نعتیہ خدمات کے حوالے سے جو سلسلے بھی مختلف اخبارات میں شائع کیے تھے۔ وہ تمام اخبارات ہمیں دکھادیں تاکہ ہم ایک مبسوط مضمون اس حوالے سے قلمبند کرسکیں۔ مگر ایسا نہیں ہوسکا۔ سر دست وہ اخبارات بھی اس وقت میرے سامنے نہیں کہ جن میں میرے مضامین شائع ہوئے۔ اس حوالے سے صرف دو اخبار مجھے دستیاب ہوسکے ہیں۔ جس کی تفصیل میں نے یہاں درج کردی ہے۔

اخبار روزنامہ پبلک (کراچی) کی اشاعت یکم جنوری 1999ء صفحہ 4 اور صفحہ 5 بروز جمعۃ المبارک ''سرکار مدینہ نعت ایڈیشن'' کو شعبہ نعت کی مختلف خبروں سے سجایا گیا ہے۔ [97] اس کے انچارج بھی رفیق انصاری ہیں۔ روزنامہ پبلک کراچی کے ''سرکار مدینہ نعت ایڈیشن' میں مختلف شخصیات وتنظیموں کی جانب سے

---

96 محمد رفیق انصاری، ''پبلک نعت گیلری'' مشمولہ ''پبلک'' (کراچی) 12 اکتوبر 1998ء ص 4 تا 5

97 محمد رفیق انصاری، ''سرکار مدینہ نعت ایڈیشن'' مشمولہ ''پبلک'' (کراچی) یکم جنوری 1999ء ص 4 تا 5

اس نعتیہ ایڈیشن کی خصوصی اشاعت پر مبارکباد اور ہدیہ تہنیت کے پیغامات بھی شامل ہیں۔ ''سرکار مدینہ نعت ایڈیشن'' ایک خوب صورت نعتیہ کاوش تھی جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اخبار کا گیٹ اپ اور تزئین شعبہ سے عقیدت کی آئینہ دار ہے۔

''سرکار مدینہ نعت ایڈیشن'' کی اس اشاعت میں یہ کمال دکھایا گیا ہے کہ شعبۂ نعت کے ایک قلمکار ابن جمیل کے نعتیہ کتب پر جو چار تبصرے حاصل کیے گئے تھے۔ وہ مختلف غیر متعلقہ افراد کے ناموں سے شائع کر دیے گئے ہیں۔ امید علی بہلم کا مرتب کردہ ایک خوب صورت اور قابل قدر انتخاب نعت ''نمدیدہ نمدیدہ'' جولائی 1998ء میں حیدرآباد سندھ سے شائع ہوا۔ [98] یہ تبصرہ اخبار میں سرخی بنا کر حاجی صدیق ہنگورجا کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے۔ طاہر سلطانی کا مرتب کردہ حمدیہ کتابی سلسلہ ''جہان حمد'' کراچی جون 1998ء سے شروع ہوا [99] واضح رہے کہ یہ تبصرہ سہ ماہی ''سیرت طیبہ'' کراچی میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس تبصرہ کو بھی منصور الحق کے نام سے سرخی بنا کر شائع کر دیا گیا ہے۔ ''نعت نیر'' مفتی سید ریاض الحسن نیر حامدی ضیائی جودھپوری کا نعتیہ کلام ہے۔ جسے مسرور کیفی مرحوم کے ادارہ ''نعت نما'' سے شائع کیا گیا ہے [100] یہ تبصرہ نعت نیر اور سہ ماہی ''سیرت طیبہ'' کراچی میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس تبصرہ کو بھی محمد عرفان خان کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے۔ قمر وارثی دبستان وارثیہ کراچی کے روح رواں ہیں۔ ان کے مرتب کردہ چار ردیفی انتخاب نعت، خوشبو سے آسماں تک، جلوے حیات آراستہ، آب و تاب رنگ و نور اور جمال اندر جمال پر [101] ابن جمیل کے تبصرے شائع ہوئے جسے سہ ماہی، ''سیرت طیبہ'' کراچی نے پہلے شائع کیا تھا۔ یہ تبصرہ بھی ابوبکر شیخانی کے نام سے موجود ہے۔

''سرکار مدینہ نعت ایڈیشن'' میں شائع شدہ صرف چار تبصروں کا احوال بیان کیا ہے۔ دیگر حضرات کی نعتیہ تحریریں بھی اسی طرح استعمال کی گئی ہیں۔ ایک اور کسی صاحب کا تبصرہ ہے۔ جوادیب رائے پوری کی کتاب ''شرح درود تاج'' پر کیا گیا ہے۔ اسے بھی بشیر میانداد کے نام سے شامل اشاعت کیا ہے۔ ایک نعت رسول مقبول شاعر عثمان غنی کی ہے۔ نعت خواں نوشینہ رفیق کا تعارف ہے۔ صفحہ 4 پر شیخ مقصود احمد کے نام سے قاری وحید ظفر قاسمی کا تعارف، نعت خواں شفیق احمد اور کم سن نعت خواں مبین احمد خان کا تعارف بھی موجود ہے۔ جب

---

98 امید علی بہلم (مرتب) نمدیدہ نمدیدہ جولائی 1988ء ص

99 جہان حمد کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) طاہر سلطانی شمارہ نمبر 1 جون 1998ء ص 448

100 نیر حامدی ضیائی نعت نیر نعت نما کندن اسٹریٹ کراچی

101 قمر وارثی (مرتب) جمال اندر جمال (ردیفی انتخاب نعت) دبستان وارثیہ کراچی

کہ نذرالحسن جلیل کا پیغام تہنیت بھی شامل ہے۔

واضح رہے کہ رمضان المقدس ۱۴۱۹ھ بمطابق 1999ء کے حوالے سے یہ چار خصوصی سپلیمنٹ روزنامہ پبلک کراچی نے ''سرکار مدینہ نعت ایڈیشن'' کے طور پر شائع کیے تھے۔ جس میں کثیر اشتہارات کے حصول ساتھ ساتھ نعتیہ عقیدت بھی جلوہ گر نظر آتی ہے۔ روزنامہ پبلک کراچی کی نعتیہ خدمات کو آپ نے ملاحظہ کیا۔

اب ایک اور روزنامہ ''ڈیلی یارن'' فیصل آباد کو دیکھا جائے گا۔

روزنامہ ''ڈیلی یارن''، فیصل آباد

اخبار روزنامہ ''ڈیلی یارن'' فیصل آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے چیف ایڈیٹر محمد اسلم ہیں۔ روزنامہ ''ڈیلی یارن'' میں تجارتی خبروں کے علاوہ حالات حاضرہ کی خبریں بھی شائع ہوتی ہیں۔ روزنامہ ''ڈیلی یارن'' فیصل آباد ہر ہفتے نعت اور متعلقہ موضوعات کے لیے خصوصی ایڈیشن بہت اہتمام وعقیدت سے شائع کرتا ہے۔ اس خصوصی ہفتہ واری ایڈیشن کو ''حی علیٰ النعت'' کے عنوان سے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ اخبار کا ایک پورا مکمل صفحہ ہوتا ہے۔ جس میں شعبۂ نعت سے متعلق خبریں شائع کی جاتی ہیں۔ اس کے ترتیب کاروں میں ریاض احمد قادری اور محمد مسعود اختر کے نام شامل ہیں۔ اس سلسلے میں محمد مسعود اختر ہی مجھ سے رابطہ کرتے تھے۔ ان کے خطوط راقم کے پاس موجود ہیں۔ وہ اکثر مجھے یاد رکھتے تھے۔ آج کل یہ سلسلہ بالکل منقطع ہے۔ روزنامہ ''ڈیلی یارن'' فیصل آباد کے جو انہوں نے مجھے شمارے عطا کیے تھے۔ اس کی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

اخبار روزنامہ ''ڈیلی یارن'' (فیصل آباد) کی اشاعت 8 اپریل 1999ء صفحہ 3 بروز جمعرات میں نعت اور متعلقہ موضوعات کے لیے خصوصی ہفتہ وار ایڈیشن، حی علیٰ النعت'' کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔[102] جس میں ممتاز ومحترم نعت گو سید محمد امین علی شاہ نقوی کا خصوصی انٹرویو شائع کیا ہے۔ یہ انٹرویو ریاض احمد قادری اور محمد مسعود اختر کی کاوش کا مظہر ہے۔ امین نقوی کا تفصیلی اور معلوماتی انٹرویو بھرپور انداز میں کیا گیا ہے۔ جس سے شاعر موصوف کا نعتیہ کام اور شخصیت نکھر کر سامنے آ گئی ہے۔ اسی انٹرویو کے ساتھ ہی امین نقوی کا بلا الف نعتیہ کلام بھی دیا گیا ہے۔ جب کہ امین نقوی کی تصنیفات کا ذکر بھی ترتیب وار کیا گیا ہے۔ گنبد خضرا کے دلنشین نظاروں سے مزین تصاویر کے علاوہ شاعر محترم امین نقوی کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ عظمت اللہ، شاہد کوثری، اور

102۔ ریاض احمد قادری، محمد مسعود اختر ''حی علیٰ النعت'' مشمولہ ''ڈیلی یارن'' (فیصل آباد) 8 اپریل 1999ء ص 60

محمد مسعود اختر کی نعتیں بھی اس خصوصی ایڈیشن میں شامل ہیں۔

اخبار روزنامہ ''ڈیلی یارن'' (فیصل آباد) [103] کی اشاعت 29 اپریل 1999ء صفحہ 3 بروز جمعرات میں نعت اور متعلقہ موضوعات کے لیے خصوصی ہفتہ وار ایڈیشن ''حی علیٰ النعت'' میں ''بارگاہِ اقدس'' میں کیفیات حضوری کے عنوان سے نعت گو ماہر القادری کی تصنیف ''کاروانِ حجاز'' سے ایک اقتباس دیا گیا ہے۔ یہ خصوصی ایڈیشن بھی مدینہ منورہ کی دیدہ زیب تصاویر سے مزین ہے۔ ترتیب کاروں میں ریاض احمد قادری اور مسعود اختر شامل ہیں۔ مرزا اسد اللہ خان غالب، علی کوثر جعفری، عظمت اللہ خاں، ڈاکٹر شوکت علی قمر، نوشی گیلانی، مسعود اختر کی نعتیں اس میں شامل ہیں۔ جبکہ ''زبان غیر'' کے عنوان سے غیر مسلم شاعر منشی پچھی نرائن کا دربار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نذرانہ عقیدت بھی پیش کیا گیا ہے۔

اخبار روزنامہ ''ڈیلی یارن'' (فیصل آباد) کی [104] اشاعت 13 مئی 1999ء صفحہ 3 بروز جمعرات میں نعت اور متعلقہ موضوعات کے لیے خصوصی ہفتہ وار ایڈیشن ''حی علیٰ النعت''۔ ''حافظ لدھیانوی'' کے لیے مخصوص ہے۔ ریاض احمد قادری اور محمد مسعود اختر نے ''حافظ لدھیانوی ایک نظر میں'' کے عنوان سے یادگار انٹرویو میں کافی معلومات فراہم کی ہیں۔ حافظ لدھیانوی کی دو عدد تصاویر بھی موجود ہیں۔ حافظ لدھیانوی کا نعتیہ کلام بھی اس خصوصی ایڈیشن کی زینت ہے۔ جبکہ منصور ملتانی، انجم نیازی، محمد مسعود اختر کی نعتیں بھی شائع ہوئی ہیں۔ ''زبان غیر سے'' کے عنوان غیر مسلم شاعر مہاراجہ سرکشن پرشاد کا دربار مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نذرانہ عقیدت بھی پیش کیا گیا ہے۔ اس خصوصی ہفتہ واری ایڈیشن کی تیاری میں ہمیشہ کی طرح ریاض احمد قادری اور محمد مسعود اختر کے نام شامل ہیں۔

روزنامہ ''ڈیلی یارن'' فیصل آباد کے ہفتہ واری خصوصی ایڈیشن مجھے محمد مسعود اختر کی نعت دوستی کے طفیل موصول ہوئے۔ جن کا احوال آپ نے ملاحظہ کیا۔ ڈیلی یارن کی اب کیا کیفیت ہے۔ میں اس سے قطعاً بے خبر ہوں۔ ان چند خصوصی ایڈیشن کے بعد سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ خدا جانے کہ یہ روزنامہ شائع بھی ہو رہا ہے یا

---

103. ریاض احمد قادری، محمد مسعود اختر ''حی علیٰ النعت'' مشمولہ ''ڈیلی یارن'' (فیصل آباد) 29 اپریل 1999ء ص 3

104. ایضاً 13 مئی 1999ء ص 3

20 مئی 1999ء جمعرات کا خصوصی ہفتہ وار ایڈیشن ''حی علیٰ النعت'' دوبارہ حافظ لدھیانوی کے ذکر پر مشتمل ہے۔ جب کہ 13 مئی کی اشاعت میں آپ کا ذکر ہو چکا ہے۔

نہیں۔ اگر شائع ہو بھی رہا ہے تو اس میں ''حی علیٰ النعت'' کی کیا صورت ہے۔ راقم یہ سب لکھنے سے عاجز ہے۔

ڈیلی یارن فیصل آباد سے بڑی توقعات وابستہ تھیں۔ یہ روزنامہ شعبۂ نعت میں فیصل آباد کے حوالے سے گرانقدر خدمات انجام دے رہا تھا۔ توقع ہو چلی تھی کہ شاید اس کا دائرہ کار وسیع ہو کر پورے پاکستان کے نعتیہ خدمت گزاروں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتا۔ عموماً روزنامے اتنے اہتمام اور پابندی سے شعبۂ نعت کو تقویت نہیں پہنچاتے۔ محمد مسعود اختر اور ریاض احمد قادری دونوں داد اور ستائش کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اتنی تندہی اور جانفشانی سے اس سلسلہ ''حی علیٰ النعت'' کو برقرار رکھا۔ روزنامہ ''ڈیلی یارن'' فیصل آباد کے بعد اب ایک اور پندرہ روزہ ''فریدی نیوز'' فیصل آباد کو دیکھا جائے گا۔

''فریدی نیوز''، فیصل آباد، پندرہ روزہ

اخبارات کے حوالے سے اب ہم آپ کے سامنے پندرہ روزہ ''فریدی نیوز'' فیصل آباد کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں۔ ''فریدی نیوز'' (فیصل آباد) پندرہ روزہ مینجنگ ایڈیٹر رانا اے آر ساجد قادری چشتی صابری اور ایڈیٹر رانا کاشف شکیل کاشف کی ادارات میں شائع ہوتا ہے۔ فریدی نیوز حالات حاضرہ کے علاوہ دینی اقدار کا بھی نقیب ہے۔ اس میں ملکی اور بین الاقوامی خبروں کے علاوہ ایک پورا صفحہ ''گوشۂ حمد و نعت'' کے لئے بھی مختص کیا گیا ہے۔ گوشۂ حمد و نعت کے مدیر اعزازی پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور ہیں۔ جن کی زیر نگرانی گوشۂ حمد و نعت انتہائی سلیقے سے ترتیب دیا جاتا ہے۔☆ فریدی نیوز، فیصل آباد، پندرہ روزہ، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 4، 16 تا 28 فروری 2006ء کا شمارہ اس وقت میرے پیش نظر ہے۔

☆ ''اردو نعت کا ہیئتی مطالعہ'' کے موضوع پر پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور 2007ء میں ''ڈاکٹریٹ'' کی سند پنجاب یونیورسٹی لاہور سے حاصل کر چکے ہیں۔ پی ایچ ڈی کے اس مقالہ کے نگران ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری تھے۔ یہ تحقیقی و علمی مقالہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ اس مقالے کے سات ابواب ہیں۔ جو اپنے موضوع کو شرح و بسط کے ساتھ تقویت پہنچا رہے ہیں۔ یہ مقالہ نعت ریسرچ سینٹر کراچی کی اہم لائبریری میں موجود ہے۔ جب کہ اس کا ذکر محمد طاہر قریشی کی مرتب کردہ ''فہرست کتب خانہ'' (مطبوعہ نعت ریسرچ سینٹر کراچی 2009ء) کے صفحہ 240 پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ راجا رشید محمود نے ''نعت کے موضوع پر کیا گیا کام'' کے عنوان سے اپنی کتاب (''پاکستان میں نعت'' 1994ء لاہور) میں دیگر حضرات کے کاموں کا ذکر کیا ہے۔ متذکرہ عنوان کے آخری پیراگراف کی آخری لائنوں میں اپنے اور ڈاکٹر عاصی کرنالی کے کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''راقم الحروف ''اردو نعت کا ہیئتی مطالعہ'' کے عنوان سے اور عاصی کرنالی ''اردو حمد و نعت پر فارسی روایت کا اثر'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کے لئے تحقیق کر رہے ہیں

ڈاکٹر عاصی کرنالی تو اپنے موضوع پر پی ایچ ڈی کر کے فارغ ہو گئے۔ شاید راجا رشید محمود نے اس کام کے حوالے سے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ بعد ازاں اسی موضوع پر ڈاکٹر افضال احمد انور نے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کر لی۔ اس حوالے سے راجا رشید محمود نے ڈاکٹر افضال احمد انور کی مکمل معاونت کی ہے۔ (ش۔ ا)

''گوشہ حمد و نعت'' کے مدیر اعزازی پروفیسر افضال احمد انور ''عرض مدیر'' میں رقم طراز ہیں۔

''الحمدللہ! رانا اے آر ساجد چشتی صاحب کی دیرینہ آرزوئیں ''فریدی نیوز'' کی صورت میں جلوہ گر ہو رہی ہیں۔ ان کے مذہبی و روحانی ذوق نے اس اخبار کا ایک صفحہ گوشہ حمد و نعت کے لئے مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا تو اس صفحہ کی اعزازی ادارت کے لئے اس عاجز کا نام منتخب فرمایا۔ میں نے اسے اپنے لئے سعادت سمجھتے ہوئے فوراً لبیک کہا اور اس بابرکت کام کے لئے تگ و دو شروع کر دی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج نعت ہی اہم ترین صنف سخن ہے۔ اس میں اتنا دم خم ہے کہ سب موضوعات سخن اس میں در آئے ہیں۔ اس میں شاعر اپنی عقیدت ہی کا اظہار نہیں کرتا، ادبی سطح پر بھی حیرت و مسرت اور ترفع کا سامنا پیدا کرتا ہے۔ آج نعت ہی ام الانصاف ٹھہری ہے۔ نعت کے ساتھ ساتھ حمد بھی لازمی امر ہے لہٰذا حمد و نعت کی یکجائی سے یہ صفحہ باثروت و توقیر ہے۔ [105]

راقم نے یہاں پر ڈاکٹر افضال انور کا صرف ایک پیراگراف نقل کیا ہے۔ وگرنہ اسی طرح کے یہاں پر تین اور پیراگراف موجود ہین۔ ''عرض مدیر'' کے عنوان سے یہ تمام گفتگو سیر حاصل اور معلوماتی ہے۔ گوشہ حمد و نعت کی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

''عرض مدیر'' کے بعد پروفیسر افضال احمد انور نے اپنا ایک طویل حمدیہ مسدس ''لاشریک لہٗ'' دیا ہے۔ یہ حمدیہ مسدس وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت کا علم بردار ہے۔ اردو حمدیہ ادب کے حوالے سے یہ ایک نایاب اضافہ ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید کی ایک حمد اور ایک نعت بھی اس گوشہ حمد و نعت کی زینت ہے۔ تبصرہ نگاری کے حوالے سے ڈاکٹر ریاض مجید کی ادبی و نعتیہ تخلیق ''اللھم بارک علیٰ محمدؐ'' اور پروفیسر سید ریاض حسین زیدی کا پہلا نعتیہ مجموعہ ''جمال سید لولاک'' منتخب کیا گیا ہے۔ دونوں کتابوں پر ڈاکٹر افضال احمد انور کی بصیرت افروز تبصرہ نگاری موجود ہے۔ محمد یوسف ورک قادری کی ''نعت لائبریری کا اشتہار اور ضروری اعلان برائے قارئین کرام کا اشتہار بھی شامل اشاعت ہے۔ غرض یہ پورا اخبار کا صفحہ پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور کی حمد و نعت شناسی کا مظہر ہے۔

گوشہ حمد و نعت کے اخباری صفحہ کو اخبار کی طرح ترتیب نہیں دیا گیا۔ بہت موٹے پوائنٹ سائز لگا کر پورے صفحہ کو بھرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس سے اخباری اور حمد و نعت کا حسن دونوں متاثر ہو رہے ہیں۔ اتنے بڑے صفحہ پر بہت ساری حمدیہ و نعتیہ کاوشوں کو دیا جا سکتا ہے۔ تصحیح خوانی بھی توجہ کی محتاج رہی ہے۔ [106]

---

105. فریدی نیوز فیصل آباد پندرہ روزہ جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 4، 16 تا 28 فروری 2006 ص 3
106. فریدی نیوز فیصل آباد پندرہ روزہ جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 5 یکم تا 5 مارچ 2006 ص 3

فریدی نیوز، فیصل آباد، پندرہ روزہ اخبار کا دوسرا ''گوشہ حمد ونعت'' جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 5، یکم تا 15، مارچ 2006ء اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے۔ یہ گوشہ حمد ونعت بھی اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ اس گوشہ میں بھی پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور نے اپنی صلاحیتوں کے خوب جوہر دکھائے ہیں۔

''معروضات'' کے عنوان سے اعزازی مدیر نے گزشتہ شمارے کے فنی نقائص اور تصحیح خوانی کی تسامحات کا ذکر کیا ہے۔ اس گوشہ حمد ونعت میں حافظ لدھیانوی کی حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنکھوں کو نور اور دلوں کو سرور بخش رہی ہے۔ پروفیسر افضال انور کی ایک طویل نعت غزل کی ہیت میں دل لبھانے والے انداز میں پیش کی گئی ہے۔ ''نعت میرا بھرم'' از محمود احمد مفتی اور طاہر سلطانی پر پروفیسر صاحب کے تبصرے شامل ہیں۔ ''ضروری اعلان'' کے حوالے سے قارئین کرام کو متوجہ کیا گیا ہے۔ اسی گوشہ حمد ونعت میں پروفیسر محمد ایوب خان کا ایک پنجابی مضمون ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ دیاں خدمتاں'' بھی شامل ہے۔ مدیر اعزازی پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور کا مرتب کردہ یہ گوشہ حمد ونعت بھی ان کے اخلاص کا بین ثبوت ہے۔ موصوف کی ہر تحریر عقیدت کے ساتھ حقیقت اور جوش کے ساتھ ہوش کی علامت ہوتی ہے۔ اس شمارہ میں تصحیح خوانی پر توجہ دی گئی ہے۔ [107] راقم الحروف فریدی نیوز، فیصل آباد، پندرہ روزہ اخبار کے یہ صرف دو شمارے ہی دیکھ سکا ہے، جس کی تفصیل میں نے تحریر کر دی ہے۔ ڈاکٹر افضال احمد انور ایک معروف نعت گو، محقق اور نقاد ہیں۔ جن کی نعتیہ خدمات کو ہمیشہ خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔

ابھی تو ہم نے آپ کے سامنے ایسے روزناموں اور پندرہ روز اخبار کا ذکر کیا۔ جنہوں نے خصوصیت کے ساتھ شعبہ نعت کے حوالے سے خوب صورت اور دیدہ زیب نعتیہ ایڈیشن شائع کئے۔ یقیناً روزنامے سعادت سے ہمکنار ہوئے۔ ان روزناموں کے مالکان اور مدیران سب ہی قابل صد مبارکباد ہیں کہ ان کے ذریعے عوام الناس میں فروغ نعت کی راہیں آسان ہوئیں۔ پاکستان میں نعتیہ شاعری کی فضا کو پروان چڑھانے میں اخبارات کا شروع سے اہم کردار رہا ہے۔ نعتیں قرب رسول کا سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ ان اخبارات نے دراصل اپنی اشاعتوں میں نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یقینی بنا کر بالخصوص امت مسلمہ اور بالعموم پاکستانی

107۔ فریدی نیوز ص 3

عوام کو نعت رسول سے قریب کر دیا ہے۔ اخبارات کی یہ دینی خدمت سب سے زیادہ قابل تعریف اور پسندیدہ ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے ان اخبارات کا ذکر کر رہے ہیں کہ جنھوں نے باقاعدہ شعبۂ نعت کے حوالے سے خصوصی نمبر یا ایڈیشن تو شائع نہیں کیے۔ مگر ان اخبارات کی خصوصی اشاعتیں جو کہ خاص طور پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشروط ہیں۔ اس کے علاوہ رمضان المبارک کی پرنور ساعتوں میں شائع ہونے والے خصوصی ایڈیشن سیرت طیبہ اور اسلامی تعلیمات کا مظہر ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے پاکستان میں نعتیہ شاعری کو قرار واقعی حاصل ہوا ہے۔ الحمدللہ! میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مواقع پر شائع ہونے والے تمام اخبارات کے میلاد النبی ایڈیشن قربت رسول اور تعلیمات رسول کا گنجینہ ہونے کے علاوہ نعت رسول کا بھی انمول خزینہ ہوتے ہیں جس میں تواتر اور تسلسل کے ساتھ عصرِ حاضر اور عہد قدیم کے نعت گو شعرا کی نعتیں قارئین کی مشام جاں کو معطر کرتی ہیں۔

روزناموں کی خصوصی اشاعتوں میں شائع ہونے والے اہم مضامین بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا سب سے موثر ترین ذریعہ ہیں۔ ان اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین قابل ذکر اور اہم قلمکاروں کی اسلامی فکر کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دینِ اسلام کی سربلندی اور پیغمبر اسلام کی بلند اقبالی کے چرچے ورفعنا لک ذکرک کے سائے میں روز افزوں ہیں۔

روزناموں کی اشاعت خاص عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شائع ہونے والے صرف مضامین کے عنوانات ملاحظہ کیجیے۔ 1- جدید دنیا کی سب سے بڑی ضرورت نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات ہیں۔ 2- سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظام حکومت، 3- ہادیٔ برحق رہبرِ کامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 4- دنیا کے پہلے اور آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جنھوں نے خواتین کو معاشرے کا فعال رکن بنادیا۔ 5- نئی پود سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت۔ 6- نور ہدایت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ 7- دیدار سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 8- حضور اکرم کی ایک مسکراہٹ کے سامنے خون آشام تلواریں جھک گئیں۔

غرض یہ کہ ان خصوصی تقریبات کے مواقع پر شائع ہونے والے خصوصی ایڈیشن فکری اور معلوماتی ہونے

کے ساتھ ادبی سنجیدگی اور نظریاتی پختگی کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ان اخبارات کے خصوصی ایڈیشنوں نے لکھنے والوں اور پڑھنے والوں کا ایک خاص حلقہ ابھارا جو روز بروز وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ ۱۲ ربیع الاول کے حوالے سے خصوصی شمارے حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پاکیزہ سیرت سے متعلق مضامین اور معیاری نعتیہ کلام سے آراستہ ہوتے ہیں اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی محبت واطاعت کا فیضان ہے کہ یہ سلسلے دن بدن وسعت پذیر ہیں۔ روزنامے اور پندرہ روزہ ''فریدی نیوز'' فیصل آباد کا آپ نے احوال ملاحظہ کیا۔ اب آئندہ ''نعت نمبروں'' کی روایت کو دیکھا جائے گا۔

دنیائے نعت میں ''نعت نمبروں'' کا آغاز

ہر دور میں نعتیہ شاعری کے حوالے سے اخبارات اور رسائل و جرائد کا ہمیشہ اہم کردار رہا ہے۔ ان اخبارات اور رسائل و جرائد نے سیرت طیبہ کے باب میں قابل قدر اور نمایاں اضافے کیے۔ شمائل وفضائل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختلف گوشوں کو شرح وبسط کے ساتھ اجاگر کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ نعت رسول صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شعبے میں بھی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ غرض یہ کہ ان اخبارات اور رسائل و جرائد نے وقیع ''سیرت نمبر'' میلادالنبی نمبر'' ''رسول نمبر'' اور ''نعت نمبروں'' کا کبھی نہ تھمنے والا سلسلہ شروع کیا۔ اس کے علاوہ دیگر موضوعات اور عنوانات کے تحت خصوصی نمبر شائع کیے۔ جن کے صرف عنوان درج کئے جا رہے ہیں تاکہ خیر وبرکت کے اس سلسلے میں ان متفرق خصوصی نمبروں کی یاد بھی دوبالا ہو جائے۔

''رسول نما نمبر'' تتمہ رسول نما نمبر۔ نبی نمبر۔ پیغمبر نمبر۔ میلاد نمبر، معراج نمبر۔ تذکرہ جمیل، باتصویر میلاد نمبر، رحمۃ للعالمین نمبر۔ خاتم النبیین نمبر۔ حقوق المصطفیٰ نمبر۔ رحمت عالم نمبر، سیرت نمبر، عید میلاد النبی نمبر، خصوصی سیرت نمبر، رسول کریم نمبر، خیر البشر نمبر، سنت نبوی نمبر، معراج النبی نمبر، عید میلاد النبی، مدینۃ النبی نمبر، سیرت مصطفیٰ نمبر، خاتم الانبیاء نمبر، سیرت النبی نمبر، عکس سیرت نمبر، معجزات رسول نمبر، سیرت رحمۃ للعالمین نمبر، اخلاق رسول نمبر، حیات النبی نمبر، ہجرت نمبر، اشاعت اسوۂ حسنہ، میلاد ایڈیشن، رسول رحمت نمبر وغیرہ۔ 108

یہ مختلف رسائل و جرائد کے متفرق عنوانات کے تحت شائع ہونے والے اہم اور قیمتی خصوصی نمبر ہیں ان تمام نمبروں کا مرکز ومحور حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات قدسی صفات ہے۔

---

108. جاوید، محمد اقبال، پروفیسر بیسویں صدی کے رسول نمبر فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ 1999ء ص 592
مذکورہ بالا تمام نمبروں کے نام اسی سے ماخوذ ہیں۔

ان اخبارات اور رسائل و جرائد نے اکثر خصوصیت کے ساتھ ''نعت نمبروں'' کی روایت کو بھی دوام بخشا ہے۔ ان نعت نمبروں کی اولین اشاعتوں نے نعت گوئی، نعت فہمی، تحقیق نعت، تنقید نعت، تعلیم نعت، ترویج نعت اور تشہیر نعت کے لئے مہمیز فراہم کی اور اس شعبے میں مثالی خدمات انجام دیں۔

''نعت نمبروں'' کی کہکشاں سجانے میں کتنے حضرات شامل ہیں۔ کس نے کس سطح پر کام کیا ہے۔ اس خوبصورت روایت کا آغاز سب سے پہلے کہاں سے ہوا۔ اس کے بارے میں ہم آپ کو تفصیل بہم پہنچائیں گے۔ تاکہ موضوع کی وسعت اور حقانیت کا صحیح طور پر حق ادا ہو سکے۔

پاکستان اور پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے محبین نعت نے نعت نمبروں کی قوس وقزح سجانے اس موضوع کو تقویت اور فروغ دینے میں جو مثالی کردار ادا کیا ہے۔ وہ قابل تحسین اور لائق تقلید ہے۔ نعت نمبروں کی روایت کو آگے بڑھانے اور اس شعبے میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں کے اسمائے گرامی بمعہ حوالے کے بالترتیب پیش کیے جا رہے ہیں۔ سب سے پہلے ڈاکٹر ریاض مجید کو پیش کیا جائے گا۔

ڈاکٹر ریاض مجید کی تحقیق......1990ء

پاکستان میں سب سے پہلے ''نعت نمبروں'' کی روایت کا ذکر کرنے والوں میں ڈاکٹر ریاض مجید کا نام سرفہرست ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنے تحقیقی مقالے ''اردو میں نعت گوئی'' میں ''جرائد کے خاص نمبر'' اور عمومی اشاعتوں کی ایک فہرست شائع کی ہے۔[109] جس میں انہوں نے 19 خاص نمبر اور 5 عمومی اشاعتیں شامل کی ہیں۔ جرائد کے خاص نمبر پر گفتگو کی ہے۔ اپنی فہرست اور گفتگو میں پہلے نمبر پر انہوں نے ہفت روزہ ''سیر وسفر'' (نعت نمبر) ملتان اگست 1963ء کو شامل کیا ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید نے اپنی تحقیق کی روشنی میں ہفت روزہ ''سیر وسفر'' (نعت نمبر) ملتان اگست 1963ء کو اولین نعت نمبر قرار دیا ہے۔ جرائد کے خاص نمبر والی فہرست کے آخر میں یعنی 19 ویں نمبر پر قادیانیوں کی طرف سے شائع ہونے والے الفرقان ربوہ (نعت نبوی نمبر) دسمبر 1995ء کو بھی شامل کیا ہے۔

غوث میاں کی تحقیق......1992ء

غوث میاں نے اپنی مرتب کردہ فہرست ''پاکستان میں مطبوعات حمد و نعت 1947ء تا 1992ء''[110] میں کل 10 نعت نمبروں کا ذکر فہرست کے انداز میں کیا ہے۔ اس فہرست میں نعت نمبروں کے حوالے سے

109 ریاض مجید، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، بار اول 1990ء، ص 605

110 حضرت حسان نعت یوارڈ، کراچی مجلہ (مدیر اعلیٰ) غوث میاں، حضرت حسان حمد و نعت بک بینک کراچی 1992ء، ص 152

غوث میاں کی کوئی تحریر موجود نہیں۔ انہوں نے نعت نمبر کی مکمل تعریف پر پورا اترنے والے صریر خامہ کے نعت نمبر 1978ء کو اولیت دی ہے۔ غوث میاں نے اپنی فہرست میں جن 10 نعت نمبروں کا ذکر کیا ہے اس کی فہرست کا انداز یہ ہے۔ پہلے سال اشاعت درج ہے۔ پھر نعت نمبر کا نام دیا ہے اور آخر میں صرف شہر کا نام درج ہے۔ اب آئندہ راجا رشید محمود کو دیکھا جائے گا۔

راجارشید محمود کی تحقیق......1992ء

سہ ماہی فکر ونظر (اسلام آباد) نے 342 صفحات پر مشتمل ایک ''سیرت نمبر'' شائع کیا تھا۔[111] جس کی اشاعت کی سعادت ادارۂ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کو حاصل ہے۔ راجا رشید محمود نے اپنا ایک معلوماتی مضمون ''پاکستان میں فن نعت'' تاریخ وارتقا لکھا، جو سہ ماہی فکر و نظر (اسلام آباد) کے شمارہ میں شائع ہوا۔ اپنے اس معلوماتی مضمون میں شعبۂ نعت کے دیگر موضوعات کے علاوہ راجا رشید محمود نے ''جرائد کے نعت نمبروں'' کے عنوان سے صفحہ 137 پر 16 نعت نمبروں کا ذکر صرف فہرست کے انداز میں کیا ہے۔

سہ ماہی ''فکر ونظر'' (اسلام آباد) میں شائع ہونے والے مضمون ''پاکستان میں فن نعت'' تاریخ وارتقا میں ایک توجہ طلب بات یہ ہے کہ راجا رشید محمود نے جن 16 نعت نمبروں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں ماہنامہ ''نعت'' لاہور شامل نہیں ہے۔ یہ مضمون 1992ء کے آخر میں اشاعت پذیر ہوا تھا جبکہ ماہنامہ ''نعت'' لاہور ''نعت کیا ہے'' فروری 1988ء کا طبع شدہ ہے۔ کیا یہ 1992ء تک ''نعت نمبر'' نہیں بنا تھا۔ پھر اچانک اسے 1994ء میں کیسے ''نعت نمبروں'' میں بزعم خود شامل کر دیا گیا۔ اگر راجا رشید محمود کے نزدیک یہ نعت نمبر تھا تو اسے ''فکر ونظر'' کے مضمون 1992ء میں کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ اب اسی تناظر میں ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی تحقیق......1993ء

ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے اپنا ایک سیر حاصل مضمون ''پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت''[112] لکھا، جو مجلّہ اوج ''نعت نمبر'' (لاہور) کے شمارہ جلد دوم میں شائع ہوا۔ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے ''پاکستان میں

111۔ محمود، راجا رشید، ''پاکستان میں فن نعت'' مشمولہ ''فکر ونظر'' (اسلام آباد) شمارہ 2-1، جولائی، دسمبر 1992ء، ص 109-148

112۔ اوج، لاہور، مجلّہ (گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور) نعت نمبر 2 (ترتیب و تدوین) ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، جلد دوم، 3-1992ء۔ ص 717-727

کے انداز میں کیا ہے۔ واضح رہے کہ پہلے کی طرح اس کو بھی فہرست کے انداز میں ترتیب دینے کے علاوہ بس صرف ایک کالم کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جس میں ''نعت نمبر'' کے مرتب یا مدیر کا نام درج ہے۔ غوث میاں نے اپنی اس اضافہ شدہ فہرست میں بھی صریر خامہ کے نعت نمبر 1978ء کو اولیت دی ہے۔ غوث میاں نے اپنی فہرست میں نعت نمبروں کی تعداد بڑھانے کے لئے نعت نمبر اوج جلد اول کا سال اشاعت از خود 1992ء اور جلد دوم کا سال اشاعت 1993ء لکھ دیا ہے جو کہ درست نہیں۔ واضح رہے کہ یہ دونوں جلدیں ایک ساتھ 1993ء کے آخر میں شائع ہوئی تھیں۔ غوث میاں نے ''نعت نمبروں'' کے حوالے سے اپنی رائے کا اظہار بھی کیا ہے۔ جسے ہم نے ''نقد و قدح'' کی روشنی میں آئندہ کے صفحات میں حقائق کے حوالے سے واضح کیا ہے۔ اب اسی تناظر میں ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کو دیکھا جائے گا۔

ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی مزید تحقیق......1995ء

ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے اپنا ایک اور مضمون ''چند مزید نعت نمبر'' لکھا، جو کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' میں شائع ہوا۔[115] اپنی اس تازہ تحقیق کی روشنی میں 8 مزید نعت نمبروں کا اضافہ کیا ہے۔ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی اپنے اس مضمون کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں''...... تاہم اس تحریر کو اوج کے نعت نمبر جلد دوم کے میرے مضمون ''پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت'' کا تسلسل ہی خیال کیا جائے۔ مندرجہ بالا متذکرہ مضمون، میں بھی ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے اپنی جامع اور معلومات افزا روایت کو برقرار رکھا ہے۔ اب ایک اور نعتیہ خدمت گزار پروفیسر محمد اقبال جاوید کو دیکھا جائے گا۔

پروفیسر محمد اقبال جاوید کی تحقیق......1999ء

پروفیسر محمد اقبال جاوید نے ''چند نعت نمبر...... ایک نظر میں'' (مطبوعہ بیسویں صدی کے رسول نمبر، گوجرانوالہ، 1999ء) کا بھی جائزہ لیا ہے۔[116] وضاحت طلب بات ہے کہ یہ تحقیقی و تعارفی جائزہ رسول

---

115 نقوی، آفتاب احمد، ڈاکٹر، ''چند مزید نعت نمبر'' مشمولہ ''نعت رنگ'' (کراچی) شمارہ نمبر 1، اپریل 1995ء ص 71-74

116 جاوید، محمد اقبال، پروفیسر، بیسویں صدی کے رسول نمبر، ناشر: فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ 1999ء 592 ص

نمبروں سے متعلق ہے۔ رسول نمبروں کے موضوع پر بہت وقیع اور معلوماتی کام ہے۔ جسے تحقیقی انداز سے مرتب کیا گیا ہے۔ پروفیسر اقبال جاوید قابل صد مبارکباد ہیں کہ موصوف نے رسول نمبروں کی منتشر تاریخ کو یکجائی کے حسن سے آراستہ اور نظم ترتیب کے زیور سے آشنا کیا ہے۔ پروفیسر صاحب نے بیسویں صدی کے رسول نمبروں کے اس تحقیقی و تعارفی جائزے میں ''چند نعت نمبر......ایک نظر میں'' کا احوال بھی اپنے انداز میں بیان کیا ہے۔ صاحب کتاب نے اپنی تحقیق کے مطابق مختلف رسائل و جرائد کے نعت نمبر 109 شماروں کا بھی تفصیلی ذکر کیا ہے۔ واضح رہے کہ اس فہرست میں ایسے شماروں کو بھی شامل کر دیا گیا ہے جو کہ ''نعت نمبر'' نہیں۔ مگر انہیں از خود نعت نمبروں کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ ہم نے اس غلط روایت کی جانب حقائق کی روشنی میں توجہ بھی مبذول کرائی ہے اور نعت نمبروں کی حقیقی اور ثقہ تعریف کی روشنی میں اس کی وضاحت بھی کر دی ہے تاکہ آئندہ کوئی دوسرا شخص اس غلط روایت کا اعادہ نہ کر سکے۔ پروفیسر اقبال جاوید نے اپنی تحقیق کی روشنی میں ماہنامہ ''پیشوا'' (دہلی) کے نعت نمبر (حصہ سوم) کے مدیر عزیز حسن بقائی اپریل 1941ء کو اولین قرار دیا ہے۔ جو کہ درست نہیں۔ اب اسی تناظر میں ایک اور خدمت گزار محمد اقبال نجمی کو دیکھا جائے گا۔

محمد اقبال نجمی کی خوب صورت کاوش......2005ء

محمد اقبال نجمی مجلّہ ''مفیض'' کے ذریعے شعبۂ نعت میں گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ نجمی صاحب نے اپنی مرتبہ ''فہرست نعتیہ مضامین''[117] میں مختلف رسائل و جرائد اور نعت نمبروں میں شامل چند اہم مضامین کا ذکر فہرست کے انداز میں بمعہ حوالہ کیا ہے۔ یہ ایک قابل تقلید اور لائق تحسین کوشش ہے۔ اس انداز میں اب تک کوئی کام سامنے نہیں آیا تھا۔ شعبۂ نعت کے موضوع پر کام کرنے والوں کے لئے یہ ''فہرست نعتیہ مضامین'' کسی نعمت سے کم نہیں۔ اقبال نجمی نے اس فہرست میں نام کتاب، مضمون نگار، حوالہ کتب اور سن اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ مرتب نے اس فہرست میں صرف شام وسحر کے نعت نمبروں اور مجلّہ اوج کے نعت نمبروں کو لفظ ''نعت نمبر'' اور تفصیلی مقام اشاعت کے اہتمام سے لکھا ہے۔ مگر صریر خامہ کراچی، نقوش، لاہور، راہ نجات شمارہ نمبر 3 کو لفظ نعت نمبر سے محروم رکھا ہے۔ شعبۂ نعت کے مقتدر حضرات تو اس کیفیت سے واقف ہیں کہ نعت نمبر کون کون سے ہیں۔ مگر ایک

117۔ نجمی، محمد اقبال، مفیض، گوجرانوالہ، سہ ماہی (نعت نمبر) جلد نمبر 15، شمارہ نمبر 24، 2005، ص 40

عام قاری یہ بات سمجھنے سے قاصر رہے گا۔ یہ بات میرے لیے بھی مشکل ہوگئی ہے کہ اقبال نجمی نے اپنی اس ''فہرست نعتیہ مضامین'' میں کتنے نعت نمبروں سے استفادہ کیا ہے، میں اس کی کل تعداد لکھنے سے قاصر ہوں۔ مرتب اپنی اس فہرست کو کتابی شکل دے رہے ہیں۔ اس کے لیے بہت ضروری ہے کہ وہ ہر نعت نمبر کو اپنی دی ہوئی اسی ترتیب سے مزین کریں تو بہت مناسب ہوگا۔ مثلاً شام وسحر لاہور نعت نمبر 6 جنوری فروری 1987ء اور اوج نعت نمبر جلد 1، 93-1992ء گورنمنٹ کالج شاہدرہ لاہور، عصر حاضر میں بلاشبہ ایک عظیم خدمت ہے جو فی زمانہ فروغ نعت کے لیے بہت مفید ثابت ہوسکتی ہے۔

محمد اقبال نجمی کی مزید معلوماتی کوشش...... 2008ء

سہ ماہی ''مفیض'' گوجرانوالہ پاکستان ایک معروف ادبی مجلّہ ہے۔ علمی وفکری تحریک کا علمبردار ہے۔ مفیض نے علم وادب اور شعروسخن کے حوالے سے کئی چراغ روشن کیے ہیں۔ اس کے مدیر اعلیٰ محمد اقبال نجمی کا فروغ نعت کے حوالے سے سفر نہ صرف قابل رشک ہے بلکہ قابل تقلید عمل بھی ہے۔ ان کے ہر کام میں تنوع اور ندرت کی کارفرمائی شامل ہے۔ سہ ماہی ''مفیض'' گوجرانوالہ نے اپنی اشاعت جلد نمبر 18 کا شمارہ نمبر 27، 2008ء میں ''نعت تبصرہ نمبر'' کے طور پر شائع کیا ہے۔[118] 544 صفحات پر مشتمل ''نعت تبصرہ نمبر'' کے مندرجات میں اداریہ، حمدیں، خصوصی مطالعہ، نعتیہ کلام، منتخب کتب پر تبصرے، رسائل وجرائد نعت پر تبصرے بھی شامل ہیں۔ اقبال نجمی نے ''نعت تبصرہ نمبر'' میں خصوصیت کے ساتھ نعتیہ رسائل وجرائد اور نعت نمبروں پر بھی ایک ساتھ تبصرہ کیا ہے۔ ان کی یہ معلوماتی کوشش دنیائے نعت میں ایک نایاب اضافہ ہے۔ اب آئندہ ''پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں شائع ہونے والے نعت نمبر'' کو دیکھا جائے گا۔

پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے نعت نمبر

شعبہ نعت میں ''نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ'' پاکستان کے خصوصی حوالے سے پیش کرنا راقم کا موضوع خاص ہے۔ جس میں ضمناً نعت نمبروں کی روایت بھی بیان ہورہی ہے۔ شعبہ نعت کے چند نعت نمبر ایسے ہیں جو دیگر ممالک سے شائع ہوئے ہیں۔ اگر ان نعت نمبروں کا ذکر نہ کیا جائے تو پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ راقم الحروف نے دیگر ممالک سے شائع ہونے والے ان ''نعت نمبروں'' کا علیحدہ سے اپنی تحریر میں ذکر کرنا ضروری سمجھا ہے۔ تاکہ آئندہ اس موضوع پر تحقیق کرنے والے اگر اپنے

---

118 ''مفیض'' گوجرانوالہ، سہ ماہی (نعت تبصرہ نمبر) (مدیر اعلیٰ) محمد اقبال نجمی) جلد نمبر 18، شمارہ نمبر 27، 2008ء۔ ص 542

موضوع کو وسعت دینا چاہیں تو ان کے لیے یہ تمام ''نعت نمبر'' بھی بہت مفید و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔اب ایک اور نعتیہ خدمت گزار نور احمد میرٹھی کو دیکھا جائے گا۔

نور احمد میرٹھی کی تحقیق۔حقیقی اولین نعت نمبر

نور احمد میرٹھی نعتیہ خدمت گزاروں کی صف اول میں شامل ہیں۔غیر مسلموں کی نعتیہ اور حمدیہ شاعری کے حوالے سے انہیں سند کا درجہ حاصل ہے۔اس موضوع پر نا قابل فراموش کام کیے ہیں۔''بہر زماں بہر زباں'' (صلی اللہ علیہ وسلم) 1996ء نور میرٹھی کی شاہکار تالیف ہے جس میں انہوں نے غیر مسلم نعت گو شعرا کا عالمی تذکرہ و نعتیہ کلام جمع کیا ہے۔نور احمد میرٹھی نے ''غیر مسلموں کی نعتیہ شاعری تاریخ و تجزیہ'' بہر زماں بہر زباں کے مقدمہ کے صفحہ نمبر 74 پر ایک نعت نمبر کا ذکر کیا ہے۔[119] واضح رہے کہ اس کتاب کا جدید اضافہ شدہ ایڈیشن بھی 2006ء میں شائع ہو چکا ہے۔وہ رقم طراز ہیں''...... یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ ماہنامہ ''کیلاش'' ہوشیار پور نے اگست 1940ء میں نعت نمبر شائع کیا تھا جو ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔اس شمارے میں بیش تر نعتیہ کلام غیر مسلم شعرا کا ہے۔''کیلاش'' کے مدیر ایم پی چورسیا تھے اور ادارۂ تحریر میں ساحر ہوشیار پوری اور امر چند قیس کے نام شامل ہیں۔یہ کسی غیر مسلم ماہنامہ کا پہلا ''نعت نمبر'' ہے اور میرے کرم فرما محترم پیرزادہ عاشق کیرانوی کے ذاتی کتب خانہ میں موجود ہے۔''

نور احمد میرٹھی نے صفحہ 75 پر ماہنامہ ''کیلاش'' ہوشیار پور (بھارت) سے طبع ہونے والے ''نعت نمبروں'' کے سرورق کا عکس بھی شائع کیا ہے۔یہ نعت نمبر ابھی تک معلوم و دستیاب نعت نمبروں میں اولین ہے۔اسی سلسلے میں نور احمد میرٹھی نے ایک معلوماتی اور تفصیلی مضمون ماہنامہ ''کیلاش'' ہوشیار پور کا نعت نمبر لکھا، جو نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' (کراچی) کے شمارہ (19) دسمبر 2006ء میں صفحہ 319 تا 330 میں شائع ہوا۔[120] اس اولین نعت نمبر کی تحقیق کے حوالے سے یہ مضمون بہت کار آمد ہے۔اس مضمون میں نور میرٹھی نے نعت نمبر کی تمام خصوصیات کی جانب لطیف اشارے کیے ہیں۔اب آئندہ ایک اور تحقیق نگار پروفیسر محمد اقبال جاوید کو اسی تناظر میں دیکھا جائے گا۔

119۔ میرٹھی، نور احمد، بہر زماں بہر زباں، ادارہ فکر نو کورنگی کراچی، 1996ء، ص 74

120۔ میرٹھی، نور احمد، ''کیلاش ہوشیار پور کا نعت نمبر'' مشمولہ ''نعت رنگ'' (کراچی) شمارہ نمبر 19، دسمبر 2006ء، ص 319-330

پروفیسر محمد اقبال جاوید کی تحقیق اولین نعت نمبر

پروفیسر محمد اقبال جاوید (سابق صدر شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ) شعبۂ نعت کے ابتدائی اور قابل ذکر خدمت گزاروں میں شامل ہیں۔آپ کا مرتب کردہ انتخاب ''مخزن نعت/ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔اس کے علاوہ ''بیسویں صدی کے رسول نمبر'' کا تحقیقی وتعارفی جائزہ'' ''تیراوجود الکتاب'' اولیائے کرام کا ذوق نعت اور ''نعت میں کیسے کہوں'' مضامین پر مشتمل ہے۔آپ کا ہر کام انفرادیت اور منفرد اسلوب کا حامل ہوا کرتا ہے۔آپ کی نور برساتی اور دلوں پر اثر کرتی تحریر قاری سے داد و تحسین کا خراج وصول کرتی ہے۔آپ کی تحریر جذب و اثر سے مرصع ہوتی ہے۔آپ کی تحریر میں جدید نثری لفظیات اور لفظوں کی نشست و برخاست قاری کو اپنے حصار میں لے لیتی ہے۔پروفیسر اقبال جاوید نے اپنی مرتب کردہ کتاب ''بیسویں صدی کے رسول نمبر'' میں نعت نمبروں کا بھی ذکر کیا ہے۔جس میں اولین نعت نمبر ماہنامہ پیشوا، حصہ دوم (دہلی) مدیر عزیز حسن بقائی سن اشاعت اپریل 1941ء کو قرار دیا ہے۔[121]

آپ فرماتے ہیں ''جناب حمایت علی شاعر نے ''صریر خامہ'' کے نعت نمبر کو رسائل کی دنیا میں اولیت کا شرف دیا تھا۔احقر کی تحقیق کے مطابق اپریل 1941ء میں شائع ہونے والا ''پیشوا دہلی'' کا نعت نمبر، اردو رسائل کی دنیا کا اولین نعت نمبر ہے۔''

واضح رہے کہ ''بیسویں صدی کے رسول نمبر'' کا سال اشاعت 1999ء ہے جب کہ نور احمد میرٹھی کا مرتب کردہ غیر مسلم نعت گو شعرا کا عالمی تذکرہ و نعتیہ کلام 1996ء میں ''بہر زماں بہر زباں'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نام سے شائع ہو چکا تھا۔جس میں نور احمد میرٹھی نے ماہنامہ ''کیلاش'' ہوشیار پور کے نعت نمبر کا ذکر بمعہ سرورق کے عکس کے ساتھ کیا ہے۔غالباً یہ تحقیق پروفیسر اقبال جاوید کی نظر سے نہیں گزر سکی۔وگرنہ وہ ماہنامہ پیشوا حصہ دوم (دہلی) کے نعت نمبر جس کی اشاعت اپریل 1941ء میں ہوئی ہے۔اسے اولین نعت نمبر قرار نہیں دیتے۔پروفیسر محمد اقبال جاوید کے بعد ماہنامہ گونج نظام آباد انڈیا کے نعت نمبر کو دیکھا جائے گا۔

''گونج'' نظام آباد (بھارت) ماہنامہ ''نعت نمبر'' 1998ء

عثمان غنی عادل نے ایک تبصرہ ماہنامہ گونج (نعت نمبر) شمارہ جولائی، اگست 1998ء ''حاصل مطالعہ'' کے عنوان سے لکھا،

---

121 جاوید، محمد اقبال، پروفیسر، بیسویں صدی کے رسول نمبر، ناشر: فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ، 1999ء، ص۔592

جو"نعت رنگ" (کراچی) کے شمارہ میں شائع ہوا۔تبصرہ نگار نے ماہنامہ گونج کے نعت نمبر کا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔ [122]

اس کے علاوہ نعت ریسرچ سینٹر کراچی کے زیر اہتمام صبیح رحمانی کی نگرانی میں "فہرست کتب خانہ" مرتبہ محمد طاہر قریشی شائع ہوئی ہے۔ [123] تحقیق کے جدید اصولوں پر مرتبہ یہ فہرست طاہر قریشی کی روز وشب کی محنت کی آئینہ دار ہے۔اس "فہرست کتب خانہ" میں بھی ماہنامہ گونج نظام آباد (بھارت) کے نعت نمبر کا ذکر صفحہ 284 پر کیا گیا ہے۔جس کے ایڈیٹر جمیل نظام آبادی ہیں۔جلد 26 شمارہ 25 پر مشتمل یہ نعت نمبر جولائی، اگست 1998ء میں 176 صفحات پر شائع ہوا ہے۔یہ نعت نمبر بھی نعت نمبروں کی کہکشاں میں ایک دل آویز اضافہ ہے۔ گونج نعت نمبر کے بعد اب دوماہی "گلبن" احمد آباد انڈیا کے نعت نمبر کو دیکھا جائے گا۔

نعت نمبر "گلبن" احمد آباد (بھارت)۔دوماہی 1999ء

احمد آباد ہندوستان سے شائع ہونے والا دوماہی گلبن (نعت نمبر) شمارہ 2-1، جنوری تا اپریل 1999ء میں شائع ہوا۔اس کی ادارت کا شرف ثریا ہاشمی کو حاصل ہے۔یہ رسالہ اپنے ادارتی نوٹ کے مطابق چار حصوں میں منقسم ہے۔منصور ملتانی نے ایک تبصرہ دوماہی گلبن (نعت نمبر) "حاصل مطالعہ" کے عنوان سے لکھا، جو"نعت رنگ" (کراچی) کے شمارہ (8)، ستمبر 1999ء صفحہ 250 تا 251 میں شائع ہوا [124]۔ منصور ملتانی نے حسب روایت گلبن نعت نمبر کا مکمل تعارف نہیں کرایا۔ صفحات، سائز، مندرجات اور ملنے کا پتہ ندارد ہے۔یہ ادھورا تبصرہ ایک خبر کے طور پر شائع ہوا ہے۔ جس میں گلبن نعت نمبر کے شائع ہونے کی خبر موجود ہے۔اگر اس تبصرہ میں ذرا سی اور محنت کر کے متذکرہ تمام چیزیں شامل کر دی جاتیں۔تو یہ بھی کاوش نعت نمبروں کی روایت میں ایک مستحسن اقدام ثابت ہوتی۔اب اسی تناظر میں ماہنامہ "ندائے شاہی" مراد آباد انڈیا کے نعت نمبر کو دیکھا جائے گا۔

"ندائے شاہی" مراد آباد (بھارت) نعت نمبر ماہنامہ اپریل 2005ء

ماہنامہ "ندائے شاہی" مراد آباد (بھارت) کی خصوصی اشاعت "نعت النبی نمبر" پر مشتمل ہے۔محمد سلمان منصور پوری اس کتاب کے مرتب ہیں۔نعت النبی نمبر کی تین اشاعتیں اس وقت تک عمل میں آچکی ہیں۔

122۔ نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) سید صبیح الدین صبیح رحمانی شمارہ نمبر 11 مارچ 2001ء ص 329

123۔ قریشی، محمد طاہر، فہرست کتب خانہ (نعت ریسرچ سینٹر) نعت ریسرچ سینٹر ناظم آباد کراچی 2009ء، ص 284۔

124۔ نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ (مرتب) سید صبیح الدین صبیح رحمانی شمارہ نمبر 8 ستمبر 1999ء ص 250

اس کی اشاعت اول شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ، مطابق اکتوبر 2003ء اور اس کی اشاعت سوم ربیع الاول ۱۴۲۶ھ مطابق اپریل 2005ء اس وقت میرے زیر مطالعہ ہے۔[125] 17x27=8 کے سائز میں شائع ہونے والا یہ "نعت النبی نمبر" 656 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے ناشر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد (یو۔ پی) انڈیا ہیں۔ ہدیہ خصوصی اشاعت مجلّہ =/300 روپے ہے۔

"نعت النبی نمبر" کی غرض وغایت بعنوان "عرض مرتب (طبع اول) صفحہ 15 پر دیکھی جاسکتی ہے۔ اس میں سے صرف ایک اقتباس ہم آپ کی نظر کر رہے ہیں۔ جس کے مرتب محمد سلمان منصور پوری ہیں۔ وہ رقم طراز ہیں "احوال واقعی: ندائے شاہی کے "نعت النبی نمبر" کا داعیہ خاص طور پر دو وجوں سے پیدا ہوا تھا، اولاً یہ کہ عام طور پر جلسوں میں پڑھی جانے والی نعتوں کے مضامین میں عقیدہ کی صحت اور شریعت وسنت کی حدود کا اہتمام نہیں رکھا جاتا، اس لئے ضرورت تھی کہ ایسی منتخب نعتوں کو یکجا کر دیا جائے جن کے مضامین درست ہوں، دوسرے یہ کہ ایک طبقہ کی طرف سے متواتر یہ غلط پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہ نعوذ باللہ علما دیوبند اور ان کے ماننے والے لوگ پیغمبر علیہ السلام سے تعلق نہیں رکھتے، ان کو نعتوں سے دلچسپی نہیں ہے اور درود شریف نہیں پڑھتے وغیرہ۔ اس لئے شدت سے تقاضا ہوا کہ اپنے علما اور ان کے ہم مسلک شعرا کے نعتیہ کلام کو منتخب کر کے پیش کیا جائے تا کہ اس جھوٹے الزام کا دفاع کیا جاسکے۔

ماہنامہ "ندائے شاہی" مراد آباد کی خصوصی اشاعت "نعت النبی نمبر" کی کوشش آپ نے ملاحظہ کی۔ یہ بلاشبہ اچھی کاوش ہے، نعت نمبروں کی دنیا میں اس طبقہ کی جانب سے یہ اعتراف حقیقت بھی قابل تعریف ہے۔ درحقیقت رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا اعتراف ہی ہمارے مکمل اور درست ایمان کی دلیل ہے۔ اب آئندہ ایک اور شکاگو امریکہ سے شائع ہونے والے "نعت نمبر" کو دیکھا جائے گا۔

"نعت نمبر" جولائی 2007ء (شکاگو، امریکہ)

اردو کلچرل سوسائٹی شکاگو (امریکہ) نے بھی ایک "نعت نمبر" دیدہ زیب انداز سے جولائی 2007ء میں شائع کیا تھا۔ بڑے سائز یعنی 23x36=8 میں یہ نعت نمبر 80 صفحات پر مشتمل ہے۔[126] خوب صورت، خوشنما اور عقیدت بھرے انداز سے اس کی طباعت عمل میں آئی ہے۔ اس کے اراکین میں بہت سے افراد کے

125۔ ندائے شاہی مراد آباد (انڈیا) نعت نمبر (مرتب) محمد سلمان منصور پوری جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آبا یو پی (انڈیا) اپریل 2005 ص 656

126۔ نعت نمبر اردو کلچرل سوسائٹی شکاگو (امریکہ) جولائی 2007ء ص 80

نام شامل ہیں۔اس کا باقاعدہ مدیر بھی کوئی نہیں ہے۔اس نعت نمبر میں نثری صفحات کل پانچ ہیں۔''افتتاحیہ'' دو صفحات (1-2) سید حشمت سہیل[127]،''حرفے چند''ایک صفحہ نمبر 3 محمد امین حیدر۔قلم رک جاتا ہے ایک لمحہ کے لیے۔''صفحہ نمبر 4 سید انجم گوہر کا تحریر کردہ ہے۔اس نعت نمبر پر سال اشاعت درج نہیں۔مگر مندرجہ بالا تینوں حضرات کی تحریروں میں جولائی 2007ء ہی درج ہے۔جولائی 2007ء کو ہم نے سال اشاعت فرض کرلیا ہے۔بلاشبہ اسے نعتوں کا ایک اہم انتخاب کہا جاسکتا ہے۔مگر اس پر''نعت نمبر'' لکھ دیا گیا ہے۔صفحہ 5 تا صفحہ 79 تک معیاری نعتیں ہی نعتیں ہیں۔انتخاب بھی لاجواب ہے۔خصوصیت کے ساتھ اس میں صرف شکاگو شہر کے رہنے والے شعرا کی نعتیں بھی شامل کی گئی ہیں۔جسے ایک اچھی کاوش سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔یہ اقدام لائق تحسین ہے۔آخری صفحہ 80 پر''اختتامیہ'' کے عنوان سے''نعت نگاری ایک اہم تجویز'' پر گفتگو موجود ہے۔مکمل نعت نمبر انتہائی عقیدت کا آئینہ دار ہے۔دیگر ممالک کے نعت نمبروں کی روایت کے بعد اب پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت کو دیکھا جائے گا۔

''نعت نمبر'' کی درست تعریف اور وضاحت

''نعت نمبروں'' کے موضوع پر کام کرنے والے قابل ذکر حضرات نے ازخود''نعت نمبر'' کی کوئی باقاعدہ تعریف متعین نہیں کی۔تاہم اس امر سے بھی انکار ممکن نہیں کہ یہ تمام حضرات''نعت نمبر'' کی تعریف اور تشکیل سے ناواقف ہیں جب کہ یہ تمام حضرات شعبہ نعت کے نمائندہ افراد ہیں۔جو نعت'لوازمات نعت اور''نعت نمبروں'' کی روایت سے آگاہ ہیں اور نعت نمبر کی تمام خصوصیات اور مندرجات کا ادراک رکھتے ہیں۔شاید انہوں نے اپنے ذوق کے پیش نظر اس امر کی وضاحت کو ضروری نہیں سمجھا کہ عام مبتدئ نعت کے لیے اس کی تعریف کے خدوخال وضع کردیے جائیں تاکہ واقف ناواقف سب ہی اس سے مکمل طور پر استفادہ کرسکیں۔

بلاشبہ''نعت نمبروں'' کی روایت ابھی ارتقا پذیر ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر شائع ہونے والے تمام''نعت نمبروں'' کا پُرجوش و پُرتپاک انداز میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔قطع نظر اس کے کہ آیا یہ''نعت نمبر'' نعت نمبروں کی تعریف پر پورے اترتے ہیں کہ نہیں۔الحمدللہ!اس موضوع پر کام بہت تیزی سے جاری و ساری ہے۔اب ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ''نعت نمبر'' کی کوئی باقاعدہ اور واضح تعریف مقرر کردی جائے تاکہ نئے آنے والے اس سلسلۂ خیر و برکت کو احسن طور پر بغیر کسی تردد کے آگے بڑھا سکیں۔

---

127 نعت نمبر شکاگو ص2

نعت نمبروں کے موضوع پر کام کرنے والے تمام حضرات نے اشارتاً اور کنایتاً نعت نمبروں کی جانب توجہ دلائی ہے۔ کسی نے بھی واضح طور پر ''نعت نمبر'' کی تعریف کو بیان نہیں کیا۔ اس کمی کو بہت شدت سے محسوس کیا جارہا تھا۔ صرف شعبۂ نعت کے قابل ذکر حضرات میں غوث میاں نے اس جانب اپنی توجہ مبذول کی ہے۔ غوث میاں اپنی مرتب کردہ فہرست ''پاکستان میں مطبوعات حمد و نعت 1947ء 1994ء صفحہ 11 میں ''نعت نمبر'' کی تعریف متعین کرتے ہوئے رقم طراز ہیں ''نعت نمبروں کا جائزہ لینے سے پہلے ضروری ہے کہ نعت نمبر کی کوئی تعریف متعین اور واضح کرلی جائے کیونکہ بعض حضرات نے نعتیہ انتخاب پر ''نعت نمبر'' لکھ کر نعت نمبر اور نعتیہ انتخاب میں فرق مشکل کر دیا ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں ''نعت نمبر'' کی مختصر تعریف یہ ہے ''نعت نمبر وہی کہلائے گا جس میں حمد و نعت کے حوالے سے نثر و نظم دونوں موجود ہوں۔''[128]

غوث میاں کی اگر مندرجہ بالا ''نعت نمبر'' کی متعین کردہ تعریف کو درست مان لیا جائے تو اس مقرر کردہ تعریف کی روشنی میں ہر وہ حمد و نعت کا ماہنامہ، کتابی سلسلہ اور مجلّہ آ سکتا ہے۔ جس میں حمد و نعت کے حوالے سے نثر و نظم دونوں موجود ہوتی ہیں۔ اس تعریف کی روشنی میں اب ہر شخص اپنے کام اور اپنے مرتب و مدون کردہ کتابی سلسلوں، ماہناموں اور نعتیہ مجلوں کو از خود ''نعت نمبر'' سے موسوم کرسکتا ہے۔ جس سے ابہام اور غلط روایت کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوسکتا ہے۔ آئندہ آنے والے وقتوں میں نعتیہ انتخاب، نعتیہ ماہنامے، کتابی سلسلے اور نعتیہ مجلّے اپنی اپنی انفرادیت اور خصوصیت کے تشخص سے محروم ہوتے چلے جائیں گے اور یہ تمیز کرنا مشکل ہوجائے گا کہ ان نعتیہ سلسلوں کا اصل تشخص اور واضح شناخت کیا ہے۔ ان تمام علیحدہ علیحدہ شائع ہونے والے نعتیہ سلسلوں کی انفرادیت برقرار رکھنا اشد ضروری ہے۔ تا کہ حمد و نعت کی کتب اور نعتیہ رسائل و جرائد کا یہ سفر درست انداز میں اپنی منزل مقصود کو پا سکے۔

راقم الحروف کے نزدیک ''نعت نمبر'' کی واضح تعریف یہ ہے ''نعت نمبر'' میں معیاری نعتوں کے انتخاب کے ساتھ نعت کے موضوع، فکر و فن اور ارتقائی جائزے پر مشتمل چند تحقیقی و علمی، تنقیدی و معلوماتی مضامین کے علاوہ لفظ ''نعت نمبر'' کا لکھا ہونا بھی ضروری ہے۔ تا کہ ''نعت نمبر'' کی اہمیت واضح طور پر نمایاں ہوسکے۔''

---

128 حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی مجلّہ (نعت نمبر) (مدیر اعلیٰ) غوث میاں شمارہ نمبر 3، 1994ء ص 11

عصر حاضر میں اگر "نعت نمبر" مذکورہ بالا صحیح تعریف کو عام نہیں کیا گیا اور حقیقی نعت نمبروں پر لفظ "نعت نمبر" لکھنے کا اہتمام نہیں کیا گیا تو آہستہ آہستہ ایسے نعتیہ رسائل و جرائد بھی "نعت نمبروں" میں شامل ہوتے چلے جائیں گے کہ جن کے موضوعات میں حمد و نعت (نثر و نظم) دونوں شامل ہیں۔ مگر وہ باقاعدہ "نعت نمبر" نہیں۔ ان کے مدیران، مرتبین اور ناواقف قلمکار انہیں نعت نمبروں میں شد و مد کے ساتھ شامل کررہے ہیں۔ اس غلط روایت کا آغاز شدت سے فروغ پذیر ہے۔ جس کی صرف چند مثالیں ہم نے آپ کے سامنے پیش کی ہیں۔ ہماری کوشش ہے کہ آپ حضرات بھی اس غلط اور غیر مناسب روایت کے مضمرات سے واقف ہوسکیں۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب میں اس غلط روایت سے اجتناب برتا جائے گا تاکہ پاکستان میں فروغ حمد و نعت کی حقیقی راہیں ہموار ہوں اور درست سمت کی جانب یہ نعتیہ قافلہ رواں دواں رہے۔ نعت نمبر کی درست تعریف کے بعد اب نثری نعت نمبر کو دیکھا جائے گا۔

نثری نعت نمبر

راقم الحروف کی مذکورہ تعریف "نعت نمبر" کے موضوع پر کام کرنے والوں کی رہنمائی کا موثر سبب ہوگی۔ واضح رہے کہ راقم کے نزدیک سیرت طیبہ پر مشتمل "سیرت نمبر" اور فضائل وشمائل رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حوالے سے شائع ہونے والے "رسول نمبر"[129] بھی نثری نعت میں نہ صرف شامل ہیں بلکہ نثری نعت کا اعلیٰ شاہکار بھی ہیں۔ یہ تمام نثری نعت نمبر ہیں جنہیں اذکار رسول اور سیرت پاک صاحب لالک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تناظر میں علیحدہ علیحدہ شکل دے دی جاتی ہے۔ جس میں منظوم نعت کا بھی وقیع حصہ شامل ہوتا ہے۔ یہ سب اسی مقصد کائنات، فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (منظوم و منثور نعت) کا خلاصہ ہیں۔ یہ تمام مختلف عنوانات کے تحت شائع ہونے والے صورت و سیرت کا اجمال ہیں جو کہ نہ صرف خلاصہ کائنات بلکہ روح کائنات ہے۔ سب سے پہلے صورت وجود پاتی ہے۔ پھر کہیں جا کر سیرت پروان چڑھتی ہے۔ غرض یہ کہ صورت و سیرت ایک تصویر کے دو رخ ہیں۔ صورت و سیرت دونوں ایک دوسرے کا پرتو اور لازم و ملزوم ہیں۔ بغیر صورت کے سیرت کا وجود ناممکن ہے۔ صورت کی محتاج سیرت ہے اور سیرت کی جان صورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم، سید عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت بھی بے مثال ہے اور سیرت بھی لازوال ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن مبین اور سیرت دلنشین کے جلوے قرآن کریم میں جگہ جگہ بیان ہوئے ہیں۔

---

129 پروفیسر جاوید اقبال ص 13

ماحصل

نعت نمبروں کی بحث کو سمیٹتے ہوئے اب ہم آپ کے سامنے اس کا ماحصل پیش کر رہے ہیں۔ ہم نے حتیٰ الامکان کوشش کی ہے کہ ہم آپ کے ذوق کے مطابق اس کا اجمالی جائزہ پیش کر سکیں۔ ہماری یہ عاجزانہ کوشش حرف آخر نہیں، بلکہ اسے بارش کا پہلا قطرہ سمجھیے گا۔ ہم نے یہاں صرف مہمیز فراہم کی ہے۔ اس مہمیز کو سنگ میل کا درجہ آنے والے نعتیہ محققین دیں گے۔ نثری نعت نمبروں کے بعد اب اوّلین نعت نمبر کو دیکھا جائے گا۔

شعبۂ نعت کا اولین ''نعت نمبر'' کون سا ہے

شعبۂ نعت میں سب سے اولین ''نعت نمبر'' کا اعزاز نور احمد میرٹھی کی تحقیق کے مطابق ماہ نامہ ''کیلاش'' ہوشیار پور (بھارت) کے ''نعت نمبر'' کو حاصل ہے۔ یہ نعت نمبر مدیر ایم پی چورسیا کی ادارت میں اگست 1940ء میں شائع ہوا تھا۔ [130] جس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں بعنوان ''پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے نعت نمبر'' میں نور احمد میرٹھی کی تحقیق حقیقی اولین ''نعت نمبر'' میں دیکھ سکتے ہیں۔

شعبۂ نعت کا دوسرا ''نعت نمبر''

شعبۂ نعت کا دوسرا ''نعت نمبر'' شواہد و حقائق کی روشنی میں نقش ثانی کے منصب پر فائز ہو چکا ہے۔ پروفیسر محمد اقبال جاوید نے اپنی تحقیق کے مطابق اولین نعت نمبر ماہ نامہ پیشوا، حصہ دوم (دہلی) مدیر عزیز حسن بقائی سن اشاعت اپریل 1941ء کو قرار دیا تھا۔ [131] جس کی تفصیل گزشتہ صفحات میں بعنوان پروفیسر محمد اقبال جاوید کی تحقیق میں دیکھی جا سکتی ہے۔

مندرجہ بالا دونوں نعت نمبروں کا تعلق دیگر ممالک کے ''نعت نمبروں'' یعنی (بھارت) سے ہے۔ اب ہم آپ کے سامنے اپنے اصل موضوع کے مطابق ''پاکستان میں اولین نعت نمبر'' کی روایت بیان کر رہے ہیں۔ دنیائے نعت کے اوّلین نعت نمبر کے بعد اب پاکستان سے شائع ہونے والے اوّلین نعت نمبر کو دیکھا جائے گا۔

پاکستان کا اولین ''نعت نمبر'' کون سا ہے

پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت کا آغاز بیسویں صدی میں ساٹھ کی دہائی سے ہوا۔ پاکستان میں اولین ''نعت نمبر'' کا اعزاز ماہنامہ ''نور و ظہور'' قصور مدیر محمد علی ظہوری اگست، ستمبر 1961ء کو حاصل ہے۔ [132] اولاً راجا رشید محمود اور ثانیاً ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی تحقیق کے مطابق یہی پاکستان کا پہلا نعت نمبر ہے۔ یہ اور بات ہے کہ متذکرہ ''نعت نمبر'' ایک انتخاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ نعت نمبر ''نعت نمبر'' کی صحیح تعریف پر

130۔ میرٹھی نور احمد (مرتب) بہر زماں بہر زباں (ﷺ) ادارہ فکر نو کورنگی، کراچی 1996ء ص 74

131۔ جاوید محمد اقبال پروفیسر بیسویں صدی کے رسول نمبر فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ 1999ء ص 121

132۔ ریاض مجید ڈاکٹر اردو میں نعت گوئی اقبال اکادمی پاکستان لاہور 1990ء ص 605

پورا نہیں اترتا۔ پاکستان میں ابتدائی اور انتخاب نعت ہونے کے باوجود ممتاز تحقیق کاروں نے اسے اولین نعت نمبر ہی قرار دیا ہے۔ لہٰذا پاکستان میں یہ سب سے پہلا نعت نمبر ہے۔ جب کہ پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت بھی اسی نعت نمبر سے آگے بڑھی ہے۔ اگر ہم صرف شعبۂ نعت کی بات کریں گے تو ترتیب کے لحاظ سے یہ تیسرا نعت نمبر کہلائے گا مگر یہاں ہمیں صرف پاکستانی نعت نمبروں کا جائزہ پیش کرنا ہے۔ اوّلین نعت نمبر کے بعد اب پاکستان سے شائع ہونے والے دوسرے "نعت نمبر" کو دیکھا جائے گا۔

پاکستان کا دوسرا "نعت نمبر"

راجا رشید محمود [133] اور پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی مرحوم [134] کی آراء و تحقیق سے پہلے ڈاکٹر ریاض مجید کی تحقیق "اردو میں نعت گوئی" کے مطابق ہفت روزہ سیر وسفر، ملتان کے "نعت نمبر" اگست 1963ء کو اولیت کا شرف حاصل تھا۔ مگر اب جدید تحقیق کی روشنی میں سب سے پہلا نعت نمبر ماہنامہ "نور و ظہور" قصور کا ہے جس کا سال اشاعت ستمبر 1961ء ہے جب کہ ڈاکٹر ریاض مجید [135] کی تحقیق کے مطابق ہفت روزہ "سیر وسفر" ملتان کا "نعت نمبر" اگست 1963ء اب نقش ثانی کے منصب پر فائز ہو چکا ہے۔ اس کے بعد سے راقم الحروف کی فہرست میں اس بات کا التزام رکھا گیا ہے کہ تمام نعت نمبروں کو زمانی ترتیب کے مطابق مرتب کیا جائے۔ تاکہ آئندہ محققین اس سے کما حقہ، استفادہ کر سکیں۔ کسی بھی ابہام کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ پاکستانی نعت نمبروں کے بعد اب نعت نمبروں کی موجودہ فہرست کو دیکھا جائے گا۔

نعت نمبروں کی موجودہ فہرست

پاکستان میں نعت نمبروں کی موجودہ فہرست زمانی اعتبار سے تشکیل دی گئی ہے۔ تاکہ سال بہ سال نعت نمبروں کی رفتار محققین نعت کے سامنے آسکے۔ اس فہرست میں ہماری کوشش رہی ہے کہ نعتیہ تحقیق کاروں نے جنہیں نعت نمبر قرار دے دیا ہے۔ وہ سب نعت نمبر اس فہرست میں شامل ہوں۔ اس کے علاوہ ایسے خصوصی شمارے جو "نعت نمبروں" کے ذیل میں نہیں آتے اور جنہیں چند مرتبین نے از خود نعت نمبروں میں شامل کر دیا ہے۔ اس فہرست میں ایسی غلط روایت سے اجتناب برتا گیا ہے اور آئندہ کے لیے ایسے "خود ساختہ" نعت نمبروں سے آگاہ بھی کر دیا گیا ہے۔ تاکہ اس سلسلے میں کوئی غلط روایت فروغ نہ پا سکے۔ ہم نے اس فہرست کی مدد سے اس موضوع پر کام کرنے والوں کے تسامحات کا ذکر بھی صرف

133۔ محمود راجا رشید پاکستان میں فن نعت (تاریخ و ارتقا) سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد شمارہ نمبر 2-1، جولائی، دسمبر 1992ء ص 109

134۔ اوج لاہور، مجلہ (گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور) نعت نمبر 2 (ترتیب و تدوین) ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی 93-1992ء ص 717

135۔ ریاض مجید، ڈاکٹر اردو میں نعت گوئی اقبال اکادمی پاکستان، لاہور 1990ء ص 605

اس لیے کردیا ہے کہ آئندہ اس موضوع پر کام کرنے والے غلط روایت کو آگے نہ بڑھائیں۔ اس موضوع پر کام کرنے والے تمام حضرات و محققین لائق صد احترام و قابل صد مبارکباد ہیں۔ اس فہرست میں ہم نے حضور اکرم سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی 63 سالہ حیات مبارکہ کے حوالے سے صرف 63 نعت نمبروں کا ذکر کیا ہے۔

نعت نمبروں کی فہرست

نعت نمبروں کی موجودہ فہرست تحقیق کی روشنی میں جدید انداز سے مرتب کی گئی ہے۔ پاکستان اور دیگر ممالک سے شائع ہونے والے نعت نمبروں کی مدد سے اس فہرست کو تیار کیا گیا ہے۔ اس فہرست کے زیادہ تر نعت نمبر مرکز حمد و نعت ریسرچ سینٹر اردو بازار زد سوبھراج اسپتال کراچی کی لائبریری میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ نعت ریسرچ سینٹر کراچی اور حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان کراچی کے نعت نمبروں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

''کیلاش، ہوشیار پور (بھارت) ماہنامہ، نعت نمبر [136]	مدیر: ایم پی چورسیا	اگست 1940ء
پیشوا (حصہ دوم) دہلی (بھارت) ماہنامہ، نعت نمبر [137]	مدیر: عزیز حسن بقائی	اپریل 1941ء
نورِ ظہور، قصور، ماہنامہ، نعت نمبر [138]	مدیر محمد علی ظہوری	اگست، ستمبر، 1961ء
سیر و سفر، ملتان، ہفت روزہ نعت نمبر [139]	مدیر: عارف دہلوی	اگست 1963ء
کتاب لڑی، ''پگڈنڈی'' لاہور، نعت شریف نمبر	مدیر: اختر کاشمیری	دسمبر 1964ء
محبوب، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: صائم چشتی	مئی 1972ء
صریر خامہ، سندھ یونیورسٹی جامشورو، مجلّہ، نعت نمبر	مرتب حمایت علی شاعر	رمضان ۱۳۹۸/1978ء
اقراء، گورنمنٹ ایم اے او کالج لاہور مجلّہ، نعت نمبر	مدیران: حفیظ صدیقی، محمد یونس احقر	1980ء
شام و سحر ماہنامہ لاہور، نعت نمبر	مدیر: خالد بٹ (خالد شفیق)	جنوری، فروری 1981ء
کارواں، گورنمنٹ کالج جھنگ، مجلّہ نعت نمبر	مدیر اردو، پروفیسر محمد حیات خان سیال	1981ء
شام و سحر، ماہنامہ لاہور، نعت نمبر	مدیر: خالد بٹ (خالد شفیق)	جنوری، فروری 1982ء
الہام، بہاولپور، ہفت روزہ، نعت نمبر	مدیر: مسعود حسن شہاب دہلوی	دسمبر 1982ء

136. نور احمد میرٹھی ص 75
137. پروفیسر اقبال جاوید ص 417
138. ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی ص 718
138. راجا رشید محمود ص 17
139. ڈاکٹر ریاض مجید ص 605

شام وسحر، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر: خالد بٹ (خالد شفیق)	جنوری، فروری 1983ء
کتاب لڑی، لکھاری لاہور، نعت نمبر،	اشرف پال، اقبال زخمی، افضل باقی، طفیل خلش	فروری 1983ء
نقوش، رسول نمبر (جلد دہم) لاہور، نعت نمبر	مدیر: محمد طفیل	جنوری 1984ء
تحریریں، ماہنامہ، لاہور، نعت نمبر	مدیر: زاہدہ صدیقی	مارچ اپریل 1984ء
شاعری راولپنڈی، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ اختر امام رضوی	اپریل 1984ء
لفظ ہمارے، لودھراں مجلّہ، نعت نمبر	مدیر: مبشر وسیم لودھی	جون 1984ء
تحریریں، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر: زاہدہ صدیقی	جنوری 1985ء
شام وسحر لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر اعزازی خالد شفیق	جنوری، فروری 1985ء
لکھاری (پنجابی) لاہور، نعت نمبر	مرتبین اقبال زخمی، افضل باقی، انور اداس	اپریل 1985ء
المعارف، لاہور، نعت نمبر [140]	ادارہ ثقافت اسلامیہ	اپریل، مئی 1985
تحریریں، لاہور، ماہنامہ نعت نمبر 3	مدیر: زاہدہ صدیقی	جولائی، اگست 1985ء
شام وسحر، ماہنامہ لاہور، نعت نمبر	مدیر اعزازی: خالد شفیق	جنوری، فروری 1986ء
لکھاری، لاہور، نعت نمبر 3	مرتبین: اقبال زخمی، انور اداس	اکتوبر، نومبر، 1986ء
شام وسحر، ماہنامہ لاہور، نعت نمبر	مدیر اعزازی: خالد شفیق	جنوری، فروری 1987ء
تحریریں ماہنامہ لاہور، نعت نمبر 4	مدیر: زاہدہ صدیقی	اکتوبر 1988ء
اقلیم، ساہیوال، ششماہی، نعتیہ انتخاب نمبر	مدیر: اکرم کلیم	مئی 1989ء
محراب ومنبر، کراچی، سہ ماہی، نعت نمبر	مدیر: صاحبزادہ فرید الدین قادری	اکتوبر تا دسمبر 1989ء
تحریریں، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر 5	مدیر: زاہدہ صدیقی	ستمبر 1991ء
الرشید، (اول۔ دوم) لاہور، ماہنامہ نعت نمبر	مدیر مسئول عبدالرشید ارشد	نومبر 1990ء
اوج، (جلد اول جلد دوم) لاہور، مجلّہ، نعت نمبر	ترتیب وتدوین پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی	1992-93ء
سیرت طیبہ، (حصہ اول) کراچی، سہ ماہی، نعت نمبر	مدیر: عبدالعزیز عرفی ایڈووکیٹ	اگست تا اکتوبر 1993ء

---

140 ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی ص 352

سیرتِ طیبہ، (حصہ دوم) کراچی، سہ ماہی، نعت نمبر	مدیر: عبدالعزیز عرفی ایڈووکیٹ	نومبر 93 تا جنوری 1994ء
القول السدید، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیران، محمد طفیل، جاوید اکبر قادری	مارچ تا مئی 1994ء
ہلال راولپنڈی، نعت نبی المکرّم نمبر	مدیر: محمد ممتاز اقبال ملک	مئی 1994ء
حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی، مجلّہ، نعت نمبر [141]	مدیر اعلیٰ: غوث میاں	۱۴۱۵ھ/1994ء
تحریریں، لاہور ماہنامہ، نعت نمبر 7	ایڈیٹر، زاہدہ صدیقی	فروری 1995ء
تحریریں، لاہور ماہنامہ، نعت نمبر 8	ایڈیٹر، زاہدہ صدیقی	اگست، ستمبر 1995ء
تحریریں، لاہور ماہنامہ، نعت نمبر 9	ایڈیٹر: زاہدہ صدیقی	اکتوبر 1995ء
الفرقان، ربوہ، نعت نبوی نمبر	مدیر: ندارد	دسمبر 1995ء
نوائے انجمن، اسلام آباد، نعت نمبر [142]	ماہنامہ مدیر، سید مقصود علی شاہ	1995ء
نعت، (حصہ اول) لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	ایڈیٹر، راجا رشید محمود	مارچ 1996ء
تحریریں، لاہور ماہنامہ، نعت نمبر 16	ایڈیٹر: زاہدہ صدیقی	جولائی 1997ء، گوجر
نظام آباد، ماہنامہ، نعت نمبر	ایڈیٹر: جمیل نظام آبادی	جولائی، اگست 1998ء
علم و قلم، سیالکوٹ، مجلّہ، نعت نمبر	مدیر: محمد ارشد سلیم قادری	2000ء
جہان حمد، کراچی، کتابی سلسلہ، خواتین حمد و نعت نمبر	مرتب: طاہر حسین طاہر سلطانی	اپریل 2000ء
بیاض، لاہور، ماہنامہ، نعت نمبر	مدیر: خالد احمد، عمران منظور	دسمبر 2000ء، جنوری 2001ء
خیال و فن، لاہور دوحہ، خلیجی نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: محمد ممتاز راشد،	جنوری، مارچ 2001ء
جہان حمد، کراچی، کتابی سلسلہ، نعت نمبر 6	مرتب: طاہر حسین سلطانی	مئی 2001ء
جہان حمد، کراچی، کتابی سلسلہ، نعت نمبر 7	مرتب: طاہر حسین سلطانی	مئی 2001ء
راہ نجات، کراچی، کتابی سلسلہ، نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: غلام مجتبیٰ احدی	مئی 2003ء
دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ، نعت نمبر	مرتب: عزیز الدین خاکی القادری	مارچ 2004ء

---

141 غوث میاں ص73

142 اقبال نجمی ص388

ارمغان حمد، کراچی، ماہنامہ،نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: طاہر حسین طاہر سلطانی	اپریل 2004ء
جہانِ حمد، کراچی، کتابی سلسلہ،نعت نمبر	مرتب: طاہر حسین طاہر سلطانی	مئی 2004ء
مفیض، گوجرانوالہ، سہ ماہی،نعت نمبر	مدیر اعلیٰ: محمد اقبال نجمی	2005ء
ندائے شاہی، مراد آباد (بھارت)،نعت نمبر	مرتب: محمد سلمان منصور پوری	اپریل 2005ء
لکھاری (پنجابی)، لاہور، ماہنامہ،نعت نمبر	ایڈیٹر: میاں اقبال زخمی	اگست 2005ء
کاروانِ نعت، لاہور، ماہنامہ،نعت خوانی نمبر	مدیر: محمد ابرار حنیف مغل	فروری، مارچ 2007ء
اردو کلچرل سوسائٹی شکاگو امریکہ نعت نمبر	مدیر: ندارد	جولائی 2007ء
مفیض، گوجرانوالہ، سہ ماہی،نعت تبصرہ نمبر	مدیر اعلیٰ: محمد اقبال نجمی	2008ء
''المدینہ'' کراچی، ماہنامہ، حمد و نعت نمبر [143]	ایڈیٹر: قاری حامد محمود قادری	فروری تا اپریل 2010ء
الاصلاح، مقام اشاعت ندارد،نعت نمبر	مدیر: ندارد	سال اشاعت: ندارد

نعت نمبروں کی موجودہ فہرست کے بعد اب آئندہ پاکستان میں نعتیہ مجلّوں کی روایت کو دیکھا جائے گا۔

143 پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے اپنے مضمون ''پاکستان میں نعت نمبروں کی روایت'' صفحہ 718 (مطبوعہ اوج، لاہور جلد دوم 1992-93ء) میں مرزائیوں کے اس نعت نمبر کا ذکر کیا ہے۔ (ش۔ا)

پاکستان میں نعتیہ مجلوں کی روایت

چند اہم نعتیہ مجلّے

پاکستان میں نعتیہ مجلوں کی روایت زیادہ پرانی نہیں۔ مجلّہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ جو صفت یعنی رسالہ یا میگزین کے معنوں میں بولا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہر شعبہ جات کے حوالے سے آئے دن مجلّے شائع ہوتے رہتے ہیں۔ یہ مجلّے زیادہ تر اشتہارات کے حصول کے لئے شائع ہوتے ہیں۔ تعلقات عامہ کے نشیب وفراز سے واقف حضرات مجلّاتی صحافت میں بہت کامیاب ہوا کرتے ہیں۔

صحافتی زبان میں مجلّے کی تعریف کچھ اس طرح سے ہے۔ مجلّے میں وقتی دلچسپی کا مواد نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ عموماً مستقل نوعیت کا مواد شامل کیا جاتا ہے۔ مثلاً حمدیں، نعتیں، غزلیں، نظمیں، گیت، افسانے، خاکے، تنقیدی مقالات، تبصرے اور متذکرہ موضوع پر شائع ہونے والے مجلّے میں بنیادی مواد بھی مجلّہ کا حصہ ہوتا ہے۔ مذہب کے حوالے سے شائع ہونے والے مجلّے مذہب کے نقیب اور مذہبی روایت کے علمبردار ہوتے ہیں۔ شعروادب کے حوالے سے شائع ہونے والے مجلّے شعروادب کے فروغ اور ادبی روایات کے حامل ہوا کرتے ہیں۔ جب کہ نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے شائع شدہ مجلّے عشق رسول کے داعی اور شعبۂ نعت کے حوالے سے بنیادی مواد و معلومات کے آئینہ دار ہوا کرتے ہیں۔

پاکستان میں نعتیہ شاعری کی تقویت اور فروغ میں نعتیہ مجلوں نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ نعتیہ مجلوں کی روایت بیسویں صدی میں ستر، اسی اور نوے کی دہائی میں زوروں پر تھی۔ یہ سلسلہ آگے بھی مزید تیزی سے جاری رہا۔ مگر ملک میں مہنگائی، دہشت گردی، قانون کی پامالی، قیمتی جانوں کا ضیاع اور کاروباری صنعت کے متاثر ہونے کے بعد زیادہ تر مالیاتی اداروں نے اشتہارات کے حصول کو بند کردیا۔ جس کے سبب بہت سے رسائل وجرائد اور مجلّے بندش کے عمل پر گامزن ہونے لگے۔

خوشحالی کے دور میں صورتحال یہ تھی کہ اگر کوئی نعتیہ مجموعہ شائع ہورہا ہے تو اس مجموعہ کی تقریب رونمائی کے لیے مجلّہ لازمی جز ہوا کرتا تھا۔ اس موقع پر شائع ہونے والے مجلوں میں اشتہارات کی بھرمار ہوتی تھی۔ یہ اشتہارات کافی مالیت کے ہوا کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے سینکڑوں لوگوں کا کاروبار زوروں پر تھا۔ ان مجلوں

میں مخیر حضرات کی جانب سے بھی ہر سطح پر مالی معاونت شامل ہوا کرتی تھی۔ ملک میں مالی بحران، بجلی کی لوڈشیڈنگ، سیلاب کی تباہ کاریاں، غیر ملکی ریشہ دوانیوں نے مملکت خداداد پاکستان کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ جس کی وجہ سے یہ سلسلہ تعطل کا شکار ہو رہا ہے۔

خوشحالی کے دور میں ایک معمولی سا آدمی بھی کئی ہزار کے اشتہارات حاصل کر لیا کرتا تھا۔ مالیاتی ادارے بخوشی کافی مالیت کے اشتہارات بغیر کسی تردد کے دے دیا کرتے تھے۔ خوشحالی کے اس دور میں دیگر شعبہ جات کی طرح شعبۂ نعت کو بھی قرار واقعی حاصل ہوا۔ اس دور میں بہت زیادہ اور قابل قدر اضافے نعتیہ ادب میں سامنے آئے۔ ان سرکاری اور غیر سرکاری مالیاتی اداروں نے پاکستان میں نعتیہ شاعری کے فروغ کے لیے مثبت کردار ادا کیا۔ ملکی حالات کے پیش نظر اب یہ مجلاتی صحافت بھی خراب حالات کے تحت متاثر ہو رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ حالات کے بہتر ہونے کے فوراً بعد دیگر شعبہ جات کی بہتری کی طرح نعتیہ مجلوں کو بھی دوام حاصل ہوگا۔ یہ مجلاتی صنعت ایک بار پھر اپنا بام عروج دیکھے گی۔ پاکستان میں نعتیہ رسائل و جرائد، نعتیہ کتابی سلسلے، رسائل و جرائد کے نعت نمبر اور شعبۂ نعت کی جانب سے تواتر سے شائع ہونے والے نعتیہ مجلوں نے پاکستان میں نعتیہ شاعری کو استحکام بخشا۔ ان مجلوں نے اپنی سالانہ اشاعتوں میں نعت کے مختلف موضوعات پر سیر حاصل مضامین و مقالات شائع کیے۔ تقریباً ہر انجمن اور ہر نعتیہ ادارہ اپنی سالانہ کارکردگی اور خدمات کو ظاہر کرنے کے لیے ان مجلوں کو اہتمام سے شائع کرتا تھا۔ ان نعتیہ مجلوں نے پاکستان میں فروغ نعت کی فضا کو سازگار بنایا۔

آج بھی مختلف انجمنوں اور اداروں کے نعتیہ مجلے اپنی نمایاں خصوصیات و خدمات کے حوالے سے زیر بحث آتے ہیں۔ صرف چند کے نام آپ کے ذوق طبع کے لیے پیش کیے جا رہے ہیں۔

1- مجلہ (پہلی کل پاکستان محفل نعت)[144] کے حوالے سے بزم فروغ نعت و مناقب نزد چھوٹا میدان ناظم آباد کراچی نے اسے 1966ء میں شائع کیا۔ یہ مجلہ 8=20x30 کے 24 صفحات پر مشتمل تھا۔

2- مجلہ ریاض رسول[145]۔ مدیر سید محمد فصیح الدین سہروردی کی نگرانی میں انجمن عندلیبان ریاض رسول جامع بغدادی مسجد مارٹن کوارٹرز تین ہٹی کراچی نے 1989ء میں 92 صفحات پر شائع کیا۔ اس انجمن کی جانب سے کُل تین مجلہ ریاض رسول شائع ہوئے۔

144۔ مجلہ پہلی کل پاکستان محفل نعت بزم فروغ نعت و مناقب کراچی 1966ء ص 24

145۔ مجلہ ریاض رسول (مدیر) سید محمد فصیح الدین سہروردی بغدادی مسجد مارٹن کوارٹرز تین ہٹی، کراچی 1989ء ص 92

3- مجلّہ "المبشر" [146] کراچی کے مرتبین محمد ناصر رضوان قادری اور سید مختار علی قادری ہیں۔ 1990ء میں انہوں نے 64 صفحات پر مشتمل (حضور اکرم نمبر) شعورا کیڈمی سیکٹر K-9/23-35/B ایریا کورنگی کراچی کے زیراہتمام شائع کیا تھا۔ مجلّہ المبشر کے بعد میں بھی کئی شمارے شائع ہو چکے ہیں۔

4- مجلّہ 1991ء (بسلسلہ نعتیہ مشاعرہ) زیراہتمام بزم ادب نیشنل بینک آف پاکستان آئی آئی چندریگر روڈ کراچی کا شائع کردہ ہے۔ [147] سال اشاعت 1991ء اور صفحات 48 ہیں۔ چند مجلّوں کی مختصر تفصیل کے بعد اب آئندہ مجلّہ لیلۃ النعت کراچی کو دیکھا جائے گا۔

مجلّہ "لیلۃ النعت" کراچی

مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان (ٹرسٹ) کراچی کا قیام 1978ء میں عمل میں آیا تھا۔ اس وقت سے تا حال نعت کونسل اپنے مشن فروغ نعت میں اعلیٰ پیمانے پر خدمات انجام دے رہی ہے۔ نعت کونسل کی مرکزی قیادت کا فریضہ محمد قمر خان رحمانی انجام دے رہے تھے جو ایک بہترین نعت خواں ہونے کے علاوہ اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے مالک بھی ہیں۔ آج کل گل بہار نعت کونسل کے چیئرمین اور مجلّہ "لیلۃ النعت" کراچی کے مدیر اعلیٰ عقیل احمد عباسی ہیں۔ جو اپنی منفرد شخصیت اور اپنے کام کی وجہ سے بہت معروف ہیں۔ اس کے علاوہ صبیح رحمانی نے بھی مجلّہ لیلۃ النعت کراچی کی نوک پلک سنوارنے اور اس کو وقیع سے وقیع تر بنانے کے لیے اپنی خداداد صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کیا۔

"لیلۃ النعت" کی اصطلاح گل بہار نعت کونسل کی وضع کردہ ہے۔ ہر سال شب معراج النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے موقع پر عظیم الشان اور روح پرور محفل نعت کا انعقاد ہوتا ہے جس میں ملک اور بیرون ملک کی مشہور و معروف شخصیات، حضرات علمائے کرام، مشائخ عظام، شعرائے کرام اور نعت خوانوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ ان شخصیات کے روح پرور بیانات اور پرسوز نعتیں ایمان میں حلاوت اور روح میں تازگی کا سبب ہوتی ہیں۔ قابل احترام، شعرائے کرام کی کثیر تعداد شب لیلۃ النعت میں اپنے فکروفن (شعروسخن) کے جوہر دکھاتی ہے۔ مداحان رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلنشیں آوازیں حاضرین محفل کے دلوں کو گداز اور آنکھوں کو نم کرتی ہیں۔

مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان (ٹرسٹ) نے شعبۂ نعت میں نمایاں ترین خدمات انجام دی ہیں۔ مجلّہ "لیلۃ النعت" کراچی نثری نعتیہ خدمات کا بھرپور حوالہ ہے۔ مجلّہ "لیلۃ النعت" میں اسلامی، اصلاحی مضامین

---

146 (مرتب) سید مختار علی قادری — شعورا کیڈمی کورنگی، کراچی — 1990ء ص64

147 مجلّہ (بسلسلہ نعتیہ مشاعرہ) — بزم ادب نیشنل بینک آف پاکستان، کراچی — 1991ء ص48

کے علاوہ نعتیہ مضامین کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہ تمام مضامین معروف ومحترم شخصیات اور ارباب فکرودانش کے تحریر کردہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لیلۃ النعت کراچی کے نعتیہ منظر نامے میں کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ کراچی میں دوسری کوئی ایسی نعتیہ تنظیم یا ادارہ موجود نہیں کہ جس نے فروغ وترویج نعت کے ساتھ ساتھ مجلّے کی صورت میں نعت گوئی اور نعت فہمی کو اس طرح تسلسل کے ساتھ عام کیا ہو۔ یہ اعزاز وافتخار صرف گل بہار نعت کونسل کو حاصل ہے کہ اس نے بیک وقت نعت خوانی، نعت گوئی اور نعت فہمی کو عام کرنے کے لئے مثالی کردار ادا کیا ہے۔ ان طبع شدہ مجلوں کی صرف ایک جھلک آپ کے سامنے پیش کی جارہی ہے۔ اس تفصیل کو دیکھ کر آپ یقیناً محسوس کرلیں گے کہ ان نعتیہ مجلوں نے شعبۂ نعت کی فضا کو ہموار کیا ہے۔ مجلّہ لیلۃ النعت کراچی کے قیام کی غرض وغایت کے بعد اب لیلۃ النعت کراچی کا پہلا شمارہ کو دیکھا جائے گا۔

پہلا مجلّہ ''لیلۃ النعت'' کراچی 1987ء

مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان ٹرسٹ نے اپنا سب سے پہلا مجلّہ ۱۴۰۷/ 1987ء میں شائع کیا۔[148] یہ مجلّہ 40 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا سرورق دو رنگوں میں طبع ہوا ہے۔ سرورق پر گنبد خضرا کی روح پرور اور سادہ سی شبیہ موجود ہے۔ سرورق کی پشت پر اخباری تراشے (جو مختلف اوقات میں خبروں کی صورت میں شائع ہوئے) موجود ہیں۔ یہ مجلّہ 8=20x30 سے بھی چھوٹے سائز میں طبع شدہ ہے۔ اس مجلّہ کی اشاعت صدر دفتر مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان (ٹرسٹ) لیاقت چوک گل بہار نمبر 1، کراچی سے ہوئی۔

یہ پہلا مجلّہ لیلۃ النعت کراچی ہے۔ جس میں شعبہ ادارت موجود نہیں۔ پیغامات دینے والوں میں مفتی ظفر علی نعمانی، حاجی محمد حنیف طیب اور الحاج شمیم الدین شامل ہیں۔ جن شعرائے کرام کی اس مجلّہ میں حمد ونعت شامل ہیں۔ ان میں شاہ انصار الہٰ آبادی، شریف امروہوی، رند بدایونی، عقیل احمد عباسی، عبدالوحید تاج قاسمی، صبیح رحمانی، اقبال قادری اور منظور رحمانی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں اس مجلّہ میں یہ مضامین شامل ہیں۔

گل بہار نعت کونسل اغراض ومقاصد	محمد رفیق قادری	6تا8
فروغ نعت میں گل بہار نعت کونسل کی منفرد پالیسی وپروگرام	محمد قمر خان رحمانی	9تا10
حضور ختمی المرتبت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نعت گوئی	جمیل احمد صدیقی	13 تا 17
نعت گنجینہ صفات، عریضہ نجات	شیخ محمد اقبال قادری	18 تا 21
اصناف سخن میں مقام نعت	حافظ محمد مستقیم خان	23 تا 25

---

148 مجلّہ لیلۃ النعت، کراچی (مدیر) ندارد گل بہار نعت کونسل پاکستان ٹرسٹ کراچی 1987ء ص40

آپ نے مجلّہ لیلۃ النعت کراچی کا تفصیلی احوال ملاحظہ کیا۔ اس مجلّہ کے خوب صورت آغاز سے ہی آپ اندازا لگا سکتے ہیں کہ یہ مجلّہ مستقبل قریب میں نعتیہ ادب میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا۔ کہ مجلّہ لیلۃ النعت کراچی نے نعتیہ تنظیموں کے زیر اہتمام شائع ہونے والے مجلوں میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کر کے دکھایا۔ گل بہار نعت کونسل پاکستان کا یہ مجلّہ صف اوّل میں شامل ہے۔ اس مجلّہ کے ذریعے ہونے والی نعتیہ خدمات کو ہمیشہ سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔ کراچی میں نعتیہ مجلوں کے حوالے سے ہمیں کوئی دوسری ایسی فعال تنظیم نظر نہیں آتی کہ جس نے نعت کے موضوع پر یہ رفیع اور وقیع کام کیا ہو۔

مجلّہ لیلۃ النعت کراچی میں ہر طور پر صبیح رحمانی کا نام ابتدا ہی سے شامل ہے۔ اس کے مدیر اعلیٰ شیخ محمد اقبال قادری مرحوم اور محمد قمر خان رحمانی ہمیشہ سے صبیح رحمانی کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ محمد اقبال قادری مرحوم کی وفات کے بعد صبیح رحمانی ہی اس مجلّہ کے مدیر اعلیٰ رہے۔ انھوں نے شعبہ نعت کی ہر حوالے سے خدمت کی۔ وہ ابتدا سے فروغ نعت اور تشہیر نعت کے لیے کوشاں رہتے تھے۔ مجلّہ لیلۃ النعت کراچی کے زیادہ تر شمارے صبیح رحمانی کی فروغ نعت والی کیفیت کے آئینہ دار ہیں۔ مجلّہ لیلۃ النعت کے حوالے سے اگر میں مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان کے موجودہ چیئرمین اور مدیر اعلیٰ عقیل احمد عباسی کا ذکر نہ کروں تو یہ زیادتی ہوگی۔ صبیح رحمانی کی مصروفیات کے بعد مجلّہ لیلۃ النعت کے تمام شمارے عقیل احمد عباسی کی ذاتی دلچسپی اور کاوش کا مظہر ہیں۔ عقیل احمد عباسی بھی فروغ نعت کے جذبے سے سرشار رہتے ہیں۔ قدرت نے جتنی صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ انھوں نے یہ تمام صلاحیتیں نعت کے فروغ میں استعمال اور وقف کر ڈالی ہیں۔

مجلّہ ''لیلۃ النعت'' کراچی کا ساتواں شمارہ ۱۴۱۳ھ/1993ء میں شائع ہوا۔[149] اس کے مدیر اعلیٰ سید

149 مجلّہ لیلۃ النعت کراچی 1993ء ص80

صبیح الدین صبیح رحمانی ہیں۔ یہاں سے مجلّہ لیلۃ النعت نے شعبہ نعت کے موضوع پر نمایاں اور مثالی نعتیہ خدمات کا آغاز کیا۔ اب میں آپ کے سامنے مجلّہ لیلۃ النعت کا آٹھواں شمارہ 1994ء کا ذکر بوجوہ ضروری سمجھتا ہوں۔ پھر اس کے بعد گلبہار نعت کونسل پاکستان کی سلور جوبلی کے موقع پر شائع ہونے والا مجلّہ لیلۃ النعت (سلور جوبلی) 03-2002ء کا ذکر کروں گا تاکہ کچھ نہ کچھ ان نعتیہ مجلوں کی خدمات کا حق ادا ہو سکے۔

مجلّہ "لیلۃ النعت" کراچی کا آٹھواں شمارہ ۱۴۱۴ھ/1994ء میں 88 صفحات پر شائع ہوا[150]۔ اس کے مدیر سید صبیح الدین صبیح رحمانی تھے۔ فکر صبیح ہر دور میں فروغ نعت کے لیے کوشاں اور نمایاں نظر آتی ہے۔ لیلۃ النعت کے مندرجات آپ کے ذوق طبع کی نذر ہیں۔

میں نے یہاں پر صرف نعتیہ مضامین کی جھلک دکھائی ہے۔ ورنہ اس مجلّہ میں دیگر موضوعات بالخصوص مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان کی سالانہ کارکردگی بھی کئی صفحات پر شائع ہوئی ہے۔

"لیلۃ النعت" کراچی کی سلور جوبلی کے موقع پر ایک عظیم الشان مجلّہ سلور جوبلی "لیلۃ النعت" کراچی 03-2002ء میں شائع کیا گیا۔[151] یہ مجلّہ 168 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور گل بہار نعت کونسل پاکستان کی جانب سے شائع ہونے والے تمام مجلوں میں ضخامت کا حامل بھی ہے۔ مجلّہ لیلۃ النعت کراچی کا بارھواں شمارہ عقیل احمد عباسی کی ادارت میں شائع ہوا ہے۔ عقیل احمد عباسی مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان کے مرکزی چیئرمین بھی ہیں۔ لیلۃ النعت کا یہ مجلّہ آخری اس کے بعد سے اب تک کوئی شمارہ شائع نہیں ہو سکا ہے۔ تاہم عقیل احمد عباسی کے حوصلے اب بھی جوان ہیں۔ وہ ہر سال سالانہ محفل "لیلۃ النعت" کے موقع پر اپنی اس بے چینی اور تڑپ کا اظہار فرماتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ مجلّہ عظیم الشان لیلۃ النعت کی 25ویں سالگرہ کے موقع پر شائع کیا گیا۔

مجلّہ "لیلۃ النعت" کراچی کے بارہویں اور آخری شمارے میں شامل مضامین و مقالات کی تفصیل ملاحظہ کیجیے۔

150۔ مجلّہ لیلۃ النعت 1994ء ص88

151۔ ایضاً 03-2002ء ص168

مجلّہ لیلۃ النعت کا آخری شمارہ جو کہ سلور جوبلی 2002ء کے موقع پر شائع ہوا ہے۔[151] اس میں جو مضامین و مقالات نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمن میں آتے تھے۔ صرف ان کی تفصیل یہاں دی گئی ہے۔ تا کہ اس مجلّہ "لیلۃ النعت" کراچی کی نعتیہ خدمات کے بارے میں مکمل وضاحت ہو سکے۔ یہ مجلّہ اپنی تاسیس کے روز اوّل سے تا آخر اس بات کا داعی ہے کہ اس نے نعتیہ ادب کی تحریک بیدار کرنے اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ میں انمول نقوش یادگار چھوڑے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گل بہار نعت کونسل پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہونے والے مجلّہ "لیلۃ النعت" کراچی کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ مجلّہ لیلۃ النعت کراچی کی جملہ نعتیہ خدمات کے بعد اب ایک اور مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کو دیکھا جائے گا۔

مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ 1991ء

غوث میاں نے حمد و نعت کے فروغ کے لیے جنوری 1988ء[152] میں "حضرت حسان حمد و نعت بک

---

151. مجلّہ لیلۃ النعت ص 3

152. حضرت حسان نعت ایوارڈ، کراچی، مجلّہ نعت نمبر (مدیر اعلیٰ) غوث میاں حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان کراچی 1991ء ص 80

بینک پاکستان کراچی میں قائم کیا۔ موصوف اس کے بانی وصدر ہیں۔ حضرت حسان حمد ونعت بک بینک کی جانب سے ابتدا میں محافل نعت، نعتیہ نشستیں اور دیگر پروگرام منعقد کیے۔ نعت بک بینک کی جانب سے کل تین مجلے شائع کیے گیے۔ اس کی تفصیل جاننا اس لئے ضروری ہے کہ غوث میاں نے اپنے ہر کام کو پیچیدہ بنا کر پیش کیا ہے۔

حضرت حسان حمد ونعت بک بینک پاکستان اپنے آغاز سے ہی حمد ونعت کے موضوع پر شائع شدہ کتب پر ''حضرت حسان نعت ایوارڈ'' کی سعادت سے بہرہ مند ہوتا رہا ہے۔ اس نے کل چار مرتبہ حضرت حسان نعت ایوارڈز تقسیم کیے اور اس موقع پر کل تین مجلے شائع ہوئے۔ ان ایوارڈز کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے۔

1- پہلا ایوارڈ: 1986...... 1987ء کی ان تین کتابوں پر دیا گیا۔ 1- مطلع فاراں از حافظ لدھیانوی [153] 2- نعتوں کے گلاب از عاصی کرنالی، [154] 3- سروشِ سدرہ از ارمان اکبر آبادی مرحوم [155]

2- دوسرا ایوارڈ: 1988ء...... 1989ء کی ان تین کتابوں سے مشروط ہے۔ 1- سجدۂ حرف از مسرور کیفی، [156] 2- صحیفۂ نعت از لطیف اثر، [157] 3- نکہت حرا از راسخ عرفانی مرحوم۔ [158]

3- تیسرا ایوارڈ: 1990ء...... 1991ء کی ان چار کتابوں کو تفویض کیا گیا۔ 1- وسلمو تسلیما از حفیظ تائب، [159] 2- سبحان اللہ وبحمدہ از حافظ لدھیانوی، [160] 3- بدر الدجیٰ از راغب مراد آبادی، [161] 4- اردو میں نعت گوئی (تحقیقی مقالہ) ڈاکٹر ریاض مجید۔ [162]

4- چوتھا اور آخری ایوارڈ: 1992ء...... 1993ء کی ان پانچ کتابوں میں تقسیم کیا گیا۔ 1- رحمت یزداں از طفیل ہوشیار پوری، 163 2- زاد آخرت از مولانا جامی بدایونی مرحوم، 164 3- حرف شیریں از

---

153 حافظ لدھیانوی، مطلع فاراں، ناشر: شاعر خود، بیت الادب فیصل آباد، 1987ء، ص 160
154 عاصی کرنالی، نعتوں کے گلاب، ناشر: کاروان ادب ملتان صدر 1986، ص 112
155 ارمان اکبر آبادی، سروش سدرہ، ناشر: شمیم بک ایجنسی کراچی، 1986، ص 222
156 مسرور کیفی سجدہ حرف، ناشر: ادارہ فروغ ادب کندن اسٹریٹ کراچی، 1988ء، ص 112
157 اثر، لطیف، صحیفۂ نعت، ناشر: کانپورا کیڈمی شادمان ٹاؤن نارتھ کراچی، 1989ء، ص 224
158 راسخ عرفانی، نکہت حرا، ناشر: مکتبہ نور ادب، لاہور، 1989ء، ص 128
159 تائب حفیظ، وسلموا تسلیما، ناشر: مقبول اکیڈمی، لاہور، 1990ء، ص 184
160 حافظ لدھیانوی سبحان اللہ وبحمدہ، ناشر: شاعر خود، بیت الادب فیصل آباد، 1990ء ص 152
161 راغب مراد آبادی، بدر الدجیٰ، ناشر: سفینہ اکیڈمی، کراچی، 1991ء، ص 208
162 ریاض مجید، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی، ناشر: اقبال اکیڈمی، لاہور، 1990ء، ص 718
163 طفیل ہوشیار پوری، رحمت یزداں، ناشر: مقبول سرمد، لاہور، 1992ء، ص 272
164 جامی بدایونی، زاد آخرت

عاصی کرنالی،[165] 4- جادۂ رحمت از صبیح رحمانی،[166] 5- مجلّہ اوج نعت نمبر از ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی مرحوم،[167] اس کے ساتھ ہی 1992ء میں ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی کی سیرت طیبہ پر کتاب ''نور مبین'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی پہلی مرتبہ ''حضرت حسان سیرت ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔

حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان غوث میاں کی نگرانی میں مزید حمدیہ و نعتیہ کتب کے حصول کے لیے کوشاں ہے۔ یہ پاکستان کا وہ واحد بک بینک ہے۔ جس میں سب سے زیادہ حمد و نعت کی کتب موجود ہیں۔ میں یہاں پر صرف حمد و نعت سے متعلق کتب کی تعداد کا ذکر کر رہا ہوں۔ اس بک بینک میں ایسی نادر و نایاب کتب موجود ہیں۔ جس کی کوئی دوسری مثال ہمارے سامنے موجود نہیں۔ یہ غوث میاں کی ذاتی لائبریری ہے اس سے اگر کوئی شخص استفادہ کرنا چاہے تو وہ نہیں کر سکتا۔ یہ کوئی با قاعدہ لائبریری نہیں ہے کہ جب چاہیں اس سے جا کر فیضاب ہوتے رہیں۔ بلکہ اس لائبریری سے فیضاب ہونے کے لیے غوث میاں کی ذاتی مرضی کا بڑا دخل ہے۔ غوث میاں کے مرتب کردہ مجلّوں کی غرض و غایت کے بعد اب اس کے پہلے مجلّے کو دیکھا جائے گا۔

پہلا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ 1988۔1989ء

پہلا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ 1988۔1989ء ''دوسرے حضرت حسان نعت ایوارڈ'' کی تقریب کے موقع پر شائع کیا گیا ہے۔ مجلّہ کے مرکزی سرورق پر 1988۔1989ء درطباعت کی تاریخ کا درست اندازلگایا جا سکے۔ غوث میاں کے مجلّہ کی پیچیدگیاں ملاحظہ کیجیے۔

پہلا حضرت حسان ایوارڈ 1986ء۔1987ء میں دیا گیا۔ اس موقع پر کوئی مجلّہ شائع نہیں ہوا۔ دوسرے حضرت حسان نعت ایوارڈ کی تقریب کے موقع پر یہ پہلا مجلّہ مرکزی سرورق پر تاریخ 1988۔1989ء درج ہے۔ اندرونی سرورق پر مجلّہ ۱۴۱۱ھ/ 1991ء موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت حسان نعت ایوارڈ 1988۔1989ء بیاد مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی مرحوم تحریر ہے۔ ایک عام آدمی ان سب پیچیدگیوں سے الجھ جاتا ہے۔

---

165 عاصی کرنالی، حرف شیریں، ناشر: ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی، 1993ء، 128 ص

166 صبیح رحمانی، جادہ رحمت، ناشر: ممتاز پبلشرز اردو بازار کراچی، 1993ء، 128 ص

167 اوج، لاہور، مجلّہ، نعت نمبر (گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ) (ترتیب و تدوین) پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، جلد اول، دوم 1992-93ء

غوث میاں ایک پنتھ میں کئی کاج کررہے ہیں۔ان کی جانب سے شائع ہونے والا یہ پہلا مجلّہ ہے۔ جس کے مرکزی سرورق پر سال اشاعت ۱۴۱۱ھ/ 1991ء درج کردیا جاتا۔ پہلے اور دوسرے حضرت حسان نعت ایوارڈ کی تاریخ اور تفصیل اندرونی صفحات میں دے دی جاتی تو یہ پیچیدگیاں پیدا نہ ہوتیں۔غوث میاں نے حضرت حسان نعت ایوارڈ کل چار مرتبہ دیئے ہیں۔جب کہ ان تقریبات کے حوالے سے صرف تین مجلّے شائع ہوئے ہیں۔مندرجہ بالا پیچیدگی کے سبب نعتیہ ادب میں غوث میاں کے چار مجلّے لکھے جارہے ہیں۔

پہلا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کے عنوان سے بیاد۔ مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی مرحوم ۱۴۱۱ھ/ 1991ء میں شائع ہوا۔ بزم ادارت میں مدیر اعلیٰ غوث میاں اور مدیران معاون کے طور پر ابرار حسین، راحیل عثمان اور بزم مشاورت میں رشید وارثی، شہزاد احمد، ڈاکٹر حافظ قاری متین احمد، قاضی مقبول حسین، خلیل احمد خان شامل ہیں۔ 20x30=8 کے سائز میں 80 صفحات پر مشتمل یہ مجلّہ حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان 3/1484 شاہ فیصل کالونی کراچی کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔[168]

مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ میں حمد و نعت کے علاوہ دیگر اہم موضوعات پر مضامین بھی شامل کیے گئے ہیں۔اس مجلّہ کا انداز تحریکی بنیادوں پر استوار کیا گیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس مجلّہ کے توسط سے فروغ نعت کی بہت ساری راہیں ہموار ہوئیں۔غوث میاں کے اس اولین مجلّہ کے مضامین کی کیفیات و مندرجات کی تفصیل ملاحظہ کیجئے۔

اظہار خیال	غوث میاں
مسدس در فضیلت چار حرف اسم محمد	مولوی عزیز
متفرق پیغامات	ادارہ
حضرت حسان بن ثابت انصاری	وسیم بیگ
مولانا عبدالقدوس ہاشمی ندوی	نصرت ہاشمی
عہد رسالت مآب میں شاعری اور نعت	ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی
دور فترت میں حمد و نعت کے شواہد	رشید وارثی

168۔ مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ 1991ء ص80

شعبۂ نعت کا اجمالی جائزہ	شہزاد احمد
اردو زبان میں حمد کا پہلا دیوان	ابرار حسین
حضرت حسان نعت ایوارڈ 1988-1989ء کی موصولہ کتب	راحیل عثمانی
دنیائے نعت سے چند خط	عبدالواحد خان
حضرت حسان نعت ایوارڈ کی پہلی تقریب	شہزاد احمد

تقریب کی تصویروں سے اس مجلّہ کو سجایا ہے۔ تقریب کے تمام شرکاء اور سامعین کی خاص خاص تصویروں نے اس تقریب کو یادگار بنا دیا ہے۔ غوث میاں کا مرتبہ یہ پہلا مجلّہ بہت بار آور ثابت ہوا۔ پہلے مجلّہ کے بعد اب دوسرا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی کو دیکھا جائے گا۔

دوسرا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ 1992ء

دوسرا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ ۱۴۱۳ھ/ 1992ء میں شائع ہوا[169]۔ اسے بھی حضرت حسان نعت ایوارڈ 1990-1991ء بیاد: سید محمد محسن کاکوروی کے نام سے معنون کیا گیا ہے۔ 8=20x30 کے سائز میں 152 صفحات پر مشتمل یہ مجلّہ بھی قدر اہتمام کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان 3/1484 شاہ فیصل کالونی کراچی نے اس کی طباعت کا اہتمام کیا ہے۔ واضح رہے کہ تیسرے حضرت حسان نعت ایوارڈ کی تقریب کے موقع پر یہ دوسرا مجلّہ شائع ہوا ہے۔ اس نعتیہ مجلّہ کی تفصیل و ترتیب ملاحظہ کیجیے۔ اس کا آغاز حمد و نعت سے ہوا ہے۔

اظہار تشکر	غوث میاں
متفرق پیغامات	ادارہ
مسدس در فضیلت میم محمد (صحیفہ نور)	عزیز حاصل پوری
نعت ایک جامع لفظ ہے	عبدالنعیم عزیزی علیگ (بھارت)
سید محمد محسن کاکوروی	صبیح رحمانی
فارسی اور اردو میں نعت کی روایت	ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی
اردو نعتیہ شاعری 1947ء کے بعد	ڈاکٹر ابواللیث صدیقی

169 مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ 1992ء ص 152

نعت رسول اور چند غیر مسلم شعرا	ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد فتح پوری
پاکستان میں مطبوعات حمد و نعت 1947ء تا 1992ء	غوث میاں
اردو کے یادگار نعتیہ مجموعے	شہزاد احمد
ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق سے گفتگو	غوث میاں، صبیح رحمانی
پاکستان کے نعت گو شعرا (تذکرہ)	غوث میاں
حضرت حسان نعت ایوارڈ 1990ء 1991ء کتب	راحیل عثمان
جستجو کا سفر نعت کے نام پر	غوث میاں
مکتوبات	رئیس احمد
حضرت حسان نعت ایوارڈ کی دوسری تقریب	ابرار حسین
نعتیہ مشاعرہ	منظر علی عارفی
تصویری خبر نامہ	ادارہ

دوسرا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کا تنوع پہلے مجلّے سے کہیں زیادہ ہے۔ صفحات کی تعداد بھی دوگنا ہے۔ جب کہ مقالات و مضامین بھی منفرد انداز سے شائع ہوئے ہیں۔ اس مجلّے میں ماضی سے زیادہ حال کی روایت بیان ہوئی ہے۔ بہت ساری معلومات یکجا کر دی گئی ہیں۔ یہ مجلّہ ہر طور پر لائق تعریف اور ہمیشہ سراہے جانے کے قابل ہے۔ اس مجلّہ نے تحریک فروغ نعت کو تقویت کا سامان فراہم کیا ہے۔ اب آئندہ مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی کے تیسرے شمارے "نعت نمبر" کو دیکھا جائے گا۔

تیسرا مجلّہ "نعت نمبر" حضرت حسان نعت ایوارڈ...... 1994ء

تیسرا اور اب تک آخری مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ پہلی مرتبہ "نعت نمبر" ۱۴۱۵ھ/ 1994ء کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ حضرت حسان نعت ایوارڈ 1992ء، 1993ء بیاد حضرت امیر مینائی سے ماخوذ ہے۔ یہ تیسرا مجلّہ چوتھے حضرت حسان نعت ایوارڈ کی تقریب کے موقع پر تقسیم ہوا۔[170] اس نعت نمبر کے مدیر اعلیٰ حسب روایت غوث میاں ہیں۔ مدیران معاون اور بزم مشاورت میں رد و بدل کے بعد چند نام پرانے ہیں۔ 20x30=8 کے سائز میں شائع ہونے والا یہ مجلّہ 124 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے ناشر حضرت حسان حمد

170 حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی، مجلّہ (نعت نمبر) (مدیر اعلیٰ) غوث میاں، شمارہ نمبر 3، 1994ء، ص 124

ونعت بک بینک پاکستان 3/1484 شاہ فیصل کالونی کراچی ہیں۔

مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کی خوب صورت روایت جاری تھی کہ نہ جانے کیوں اچانک اس مجلّہ کو ''نعت نمبر'' سے موسوم کردیا گیا ہے۔ سب کچھ وہی ہے صرف علیحدہ سے نعت نمبر کی سرخی جمادی گئی ہے۔ غوث میاں کے مرتبہ اس سے پہلے دونوں مجلّے ہر اعتبار سے لائق تعریف اور نعتیہ ادب میں خوب صورت اضافہ ہیں۔ اگر اس تیسرے مجلّہ کی اہمیت ''نعت نمبر'' لکھ کر بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تو یہ بات درست نہیں۔ غوث میاں کے مرتب کردہ تینوں مجلّے کام کی افادیت اور اہمیت کی وجہ سے ہمیشہ زیر بحث رہیں گے۔ غوث میاں کا تمام کام مجلوں کے حوالے سے ناقابل فراموش ہے۔

نعت نمبر مجلّہ کا آغاز ہمیشہ کی طرح حمد و نعت سے ہوا ہے۔ مضامین کی ترتیب ایک نظر میں ملاحظہ کیجئے۔ 171

اداریہ	غوث میاں
حضرت امیر مینائی کی نعت گوئی	شاہ محمد نعیم ندوی
پاکستان میں مطبوعات حمد و نعت 1947 تا 1994ء	غوث میاں
پاکستان میں نعت کا ارتقا چارٹ کی مدد سے	ادارہ
قلمی نام سے اصل نام تک	غوث میاں
انتساب	غوث میاں
پاکستان میں نعت کا ارتقا	غوث میاں
مکتوبات	رئیس احمد
حضرت حسان نعت ایوارڈ 1992 تا 1993ء	وسیم بیگ
حضرت حسان نعت ایوارڈ کی تیسری تقریب	عبدالواحد خان
نعتیہ نشستیں	صبیح رحمانی، رئیس احمد

تیسرا مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ موسوم بہ ''نعت نمبر'' تمام کام غوث میاں کی نعتیہ خدمات کا مظہر ہے۔ غوث میاں نے تکلفاً دوسرے حضرات کے مضامین شامل کئے ہیں۔ غوث میاں کا کام ہمیشہ توجہ کا مستحق رہا ہے۔

حضرت حسان نعت ایوارڈ کی چار عدد تقریبات منعقد ہوئیں۔ جس میں مصنفین حضرات کے فیصلے کے

171۔ مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ 1994ء ص 124

مطابق تین بہترین نعتیہ مجموعہ ہائے کلام کو ایوارڈ دیے جاتے تھے۔ ان ایوارڈز کی تقسیم میں کسی خاص ترتیب کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جسے ایک مرتبہ حضرت حسان نعت ایوارڈ مل گیا۔ اسے دوبارہ یہ ایوارڈ نہیں ملنا چاہئے تھا۔ منصفین اور غوث میاں دونوں کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے تھی۔ ایوارڈز کی تقسیم میں یہ بے احتیاطی ہمیشہ زیر بحث رہی۔

پہلا حضرت حسان نعت ایوارڈ 1986، 1987ء میں تین کتابوں پر دیا گیا۔ جس میں مطلع فاراں از حافظ لدھیانوی بھی شامل تھی۔ تیسرے حضرت حسان نعت ایوارڈ 1990-1991ء میں چار کتابوں پر ایوارڈ دیئے گئے۔ اس ایوارڈ میں ایک بار پھر سبحان اللہ و بحمدہٖ از حافظ لدھیانوی کو ایوارڈ سے نواز دیا گیا۔ اسی طرح سے پہلے ایوارڈ میں نعتوں کے گلاب از عاصی کرنالی شامل تھے۔ انہیں پھر دوسری مرتبہ چوتھے اور آخری حضرت حسان نعت ایوارڈ منعقدہ 1994ء میں حرف شیریں از عاصی کرنالی کے حوالے سے دوبارہ نواز دیا گیا۔ اسی طرح سے بعض ایسے مستند اور قادر الکلام شعرا کی نعتیہ کتب کو نظر انداز کر کے سطحی شعر کہنے والوں کی کتابوں کو ایوارڈ کا حقدار قرار دے دیا گیا۔ آج بھی چاروں حضرت حسان نعت ایوارڈ کے لیے موصولہ کتب کی فہرست کو دیکھ کر شعرا کے قد و کاٹھ اور قدر و قیمت کو جانچا جا سکتا ہے۔

نوٹ:

راقم تحقیق کے بعد اب اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ پاکستان میں نعتیہ صحافت کے کردار اور فروغ میں ان حضرات نے مثالی کردار ادا کیا ہے کہ جن کا تعلق کسی نہ کسی حوالے سے نعت سے رہا ہے یہ وہ خوش نصیب اور قابل احترام حضرات ہیں کہ جن کا سرمایہ حیات صرف نعت ہے۔ آئندہ باب یعنی باب ہفتم میں "پاکستان میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت" بیان ہوگی اور اس باب میں اس کو مختلف پہلوؤں سے گزارا جائے گا کہ شعبہ نعت میں نعتیہ تذکرہ نگاری اور ان سے وابستہ شخصیات، ان کی خصوصیات، خدمات پر بھی نظر کی جائے گی۔

☆☆☆

باب ہفتم

پاکستان میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت

باب ہفتم

پاکستان میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت

تمہید

چھٹے باب پاکستان میں نعتیہ صحافت کے کردار کے بعد اب پاکستان میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت ساتویں باب میں بیان کی جائے گی مندرجہ بالا باب پاکستان میں نعتیہ شاعری کے تحقیقی جائزے میں بنیادی مآخذ کا درجہ رکھتا ہے۔نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کے بغیر پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ نامکمل رہے گا نعتیہ تذکرہ نگاری کے باب میں مندرجہ ذیل عنوانات زیر بحث آئے ہیں۔لفظ تذکرہ معنی ومفہوم کی روشنی میں،نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کا آغاز، عام اردو غزل گوشعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری،تذکرہ اور تذکرہ نگاری کا فن، چند معروف مشاہیر نعتیہ تذکرہ نگار، نعتیہ تذکرہ نگاری کی حامل کتب، رسائل و جرائد اور نعت نمبروں کی نعتیہ تذکرہ نگاری جیسے موضوعات زیر بحث آئے ہیں۔ ہر عنوان کو تحقیقی طور پر بیان کیا گیا ہے موضوع کی وسعت کے باوجود راقم نے یہ کوشش کی ہے کہ اس حوالے سے تمام موضوعات حاصل مطالعہ رہیں تا کہ کسی بھی پہلو سے کوئی تشنگی باقی نہ رہے۔راقم تحقیق نے حتی الوسع موضوع کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

لفظ ''تذکرہ'' معنی ومفہوم کی روشنی میں

(ت ۔ ذ ۔ ک ۔ ر ۔ ہ) ''تذکرہ'' عربی زبان کا ایک لفظ ہے لغت میں اس کے معنی' ذکر' چرچا' یادداشت، یادگار، بیان' سرگزشت، سوانح عمری کے ہیں۔

''سیرت'' عربی زبان کا لفظ ہے [1] اس کے لفظی معنی عادت، خصلت اور گن وصف وہنر کے ہیں۔ کسی اہم ہستی کے اوصاف کا بیان، اُس کے کردار وعمل کی تصویر کشی اور اس کے کارناموں کی نشاندہی کرنے کو سیرت نگاری کہتے ہیں۔ سیرت نگاری کا نام آتے ہی سیرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور سب سے پہلے ذہن میں اُبھرتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر لوگوں کی سیرت بھی لکھی جاتی ہے مگر سیرت کا لفظ مکمل طور پر خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصار میں آچکا ہے۔

''سوانح'' عربی زبان کا لفظ، اسم اور مذکر ہے [2] اس کے لفظی معنی واقعات، حادثات، روئے داد، حالات

---

1 فیروز الدین' مولوی فیروز اللغات اردو جامع (نیا ایڈیشن) فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ' لاہور (سن ندارد) ص 827

2 ایضاً ص 817

اور سانحہ کی جمع کے ہیں۔ سوانح نگاری کو" خاکہ نگاری" بھی کہتے ہیں۔ یہ بھی اُردو نثر کی ایک صنف ہے۔ جس میں کسی شخص کے حالاتِ زندگی، اس کی خدمات اور کارناموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ سوانح نگاری کے لیے ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ دلچسپ ہو۔ اس لیے سوانح نگار کو زبان و بیان پر کامل دسترس حاصل ہونی چاہیے۔

"شخصیت" کا لفظ بھی عربی زبان کا ایک لفظ ہے۔[3] اس کے معنی شخص ہونے کی خصوصیت، ذات اور درجہ عزت کے ہیں۔ شخصیت نگاری (خاکہ نگاری) اور سوانح عمری میں وہی فرق ہے جو ناول اور افسانے میں ہے۔ سوانح عمری میں انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ لیکن شخصیت نگاری میں زندگی کے صرف مخصوص پہلوؤں پر مرقع نگار کی منشا کے مطابق بحث و مباحثہ کیا جاتا ہے۔ شخصیت نگاری میں جزئیات، طوالت اور غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب برتا جاتا ہے۔ صرف انہی واقعات و حالات کو واضح کیا جاتا ہے جن کے مطالعے سے شخصیت کی اصل روح تک پڑھنے والے کی رسائی ہو جائے۔

تذکرہ نگاری، سیرت نگاری، سوانح نگاری اور شخصیت نگاری ایک ہی خاندان کے مختلف الفاظ ہے۔ جنہیں موقع محل کی مناسبت سے اپنے اپنے مقام پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمارا موضوع یہاں صرف تذکرہ اور تذکرہ نگاری ہے۔ اُردو میں تذکرہ اور تذکرہ نگاری کی روایت میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کرنا مقصود ہے۔ تاکہ اردو کی نعتیہ شاعری میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بیان ہو سکے۔

پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے اپنے مقالے" اُردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری میں" تذکرہ نگاری اور اس کے ارتقاء" کا جائزہ لیتے ہوئے تذکرہ نگاری کے مفہوم کو واضح انداز میں بیان کیا ہے۔

".....تذکروں کی تالیف میں بیاض اور بیاض نگاری کے شوق نے خاص کردار ادا کیا ہے۔ اگر تذکروں کی عام روش کو نظر میں رکھ کر" تذکرہ نگاری" کے مفہوم یا اس کی تعریف کا تعین کرنا چاہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ" بیاض" کی ترقی یافتہ صورت کا نام تذکرہ ہے۔ بیاض میں صرف اشعار کا انتخاب ہوتا ہے، جب اس میں انتخاب اشعار کے ساتھ صاحبانِ اشعار کے نام اور تخلص کا اضافہ کر دیا گیا تو اس کا نام تذکرہ ہو گیا۔ بعد ازاں شعراء کے نام اور تخلص میں خاص ترتیب پیدا کی گئی۔ کہیں ابجدی ترتیب ملحوظ رکھی گئی، کہیں تہجی ترتیب کو ترجیح دی گئی۔ اس کے ساتھ مختصر حالاتِ زندگی اور کلام پر مختصر تبصرے کا اضافہ ہوا اور" تذکرہ" بیاض سے آگے بڑھ کر نیم تاریخی، نیم

3 فیروز اللغات ص838

تنقیدی اور نیم سوانحی فضا میں داخل ہوگیا۔ وقت اور ماحول کے تقاضوں کے تحت تذکرہ پر ادبی تاریخ، تنقید اور سوانح نگاری کا رنگ گہرا ہوتا گیا اور رفتہ رفتہ تین رنگوں کا یہی آمیزہ جسے حقیقی معنوں میں نہ ادبی تاریخ کا نام دے سکتے ہیں، نہ تنقید کہہ سکتے ہیں اور نہ سوانح نگاری سے تعبیر کر سکتے ہیں، تذکرے کا فن قرار پایا، اور شعراء کے مختصر حالات، کلام پر سرسری تبصرہ اور انتخاب اشعار کو اس فن کے عناصر ترکیبی میں شمار کیا گیا۔ [4]

ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے بیان کی روشنی میں آپ نے تذکرہ نگاری کے مفہوم کو یقیناً بہتر طور پر جان لیا ہوگا۔ اب ہم آپ کے سامنے اسی تناظر میں تذکرہ نگاری کی مشکلات کا جائزہ پیش کر رہے ہیں۔

''اب رہ گیا ''تذکرہ'' اور تذکرہ نگاری کی معنوی وسعت و حدود کے تعین کا سوال، تو اس سلسلے میں اردو اور فارسی کے سارے تذکرہ نگار خاموش ہیں۔ ہر تذکرہ نگار نے اپنے پیش رو تذکرہ نگاروں سے فائدہ بھی اٹھایا ہے اور ان کے تذکروں میں کیڑے بھی نکالے ہیں۔ لیکن کسی تذکرہ نگار نے یہ نہیں لکھا ہے کہ تذکرہ دراصل ہے کیا اور اسے کیا ہونا چاہیے؟ حتیٰ کہ دتاسی، عبدالحیٔ صفا بدایونی اور محمد حسین آزاد جنھوں نے اپنے تذکروں میں پچھلے تذکروں کی خامیوں پر وضاحت سے قلم اٹھایا ہے، یہ کہیں نہیں بتایا کہ تذکرہ نگاری کی معنوی حدود کیا ہونی چاہئیں۔ قدیم تذکرہ نگاروں میں صرف کریم الدین نے اس طرف توجہ کی ہے۔'' [5]

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ''اُردو ادب'' میں بھی تذکرہ نگاری کی معنوی حدود کا تعین کتنی مشکل اور کتنی دیر بعد ہو سکا۔ بقول پروفیسر ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے صرف ایک شخصیت ''کریم الدین'' کی سامنے آئی ہے۔ جس نے با قاعدہ تذکرہ نگاری کے خدوخال اور اس کی معنوی حدود کے تعین کی وضاحت کی ہے۔ اسی تناظر میں جب ہم اردو شاعری میں نعتیہ تذکرہ نگاری کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں اس سلسلے میں ایک شخصیت بھی نظر نہیں آتی۔ ہر کوئی تذکرہ نگار ہے، محقق ہے اور اسکالر ہے۔ مگر اس جانب کسی کی بھی کوئی پیش رفت نہیں ہے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری کی معنوی حدود کا تعین بہت ضروری ہے۔ اس کے خدوخال کی بھی نمایاں وضاحت ہونی چاہیے۔

اُردو جامع انسائیکلو پیڈیا جلد اوّل میں تذکرہ اور تذکرہ نگاری کے حوالے سے چند کتب کا ذکر کیا گیا ہے [6] اور ''تذکرہ'' کے عنوان سے یہ تعریف درج ہے جسے ہم تذکرہ کی عام یا آسان تعریف کہہ سکتے ہیں۔

---

4. فرمان فتح پوری، ڈاکٹر اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری مجلس ترقی ادب، لاہور 1972ء ص 11
5. ایضاً ص 13-12
6. شیخ غلام علی اردو جامع انسائیکلو پیڈیا (جلد اول) شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور، 1987ء ص 383

''تذکرہ: (لفظی معنی ''یاد کرنا'') ادب کی اصطلاح میں مشاہیر خصوصاً شعراء کے مختصر سوانح جو حروف تہجی کی ترتیب سے، یا زمانی ترتیب سے مرتب کیے جاتے ہیں۔ شعراء کے حالات کے ساتھ ان کے منتخب اشعار عموماً درج ہوتے ہیں۔ تذکرہ تاریخ (خصوصاً ثقافتی) کا اہم شعبہ بن گیا ہے......''

ان تمہیدی کلمات کے بعد اب ہم آپ کی توجہ عام تذکرہ نگاری کے ضمن میں خصوصیت کے ساتھ نعتیہ تذکرہ نگاری کی جانب بھی مبذول کرائیں گے۔ تاکہ آپ نعتیہ تذکرہ نگاری کے صحیح خدوخال سے واقف ہوسکیں۔

نعت کا مرکز و محور، منبع و مقصد حضور سید عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات، قدسی صفات ہے جب کہ نعتیہ تذکرہ نگاری کا وہ مداحین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کی ساری زندگی سرورِ کشورِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکرِ جمیل، اوصاف حمیدہ اور محامد و محاسن کے بیان میں گزری ہے۔ یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت کا اعجاز ہے کہ یہ مداحین رسول اردو کے نعتیہ ادب کا اہم ترین باب ہیں۔ اُردو کی نعتیہ شاعری کی جب جب تاریخ رقم کی جائے گی تمام مداحین رسول کی نمایاں خدمات کو ہمیشہ خراجِ تحسین پیش کیا جائے گا۔ ان تذکرہ نگاروں کے ذکر کے بغیر اردو کے نعتیہ ادب کی تاریخ مکمل نہیں ہوسکتی۔

اللہ رب العزت جلّ جلالہٗ نے مسلمانوں کو پاکستان کی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ مملکتِ خداداد پاکستان کا قیام درحقیقت دین اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے مشروط ہے۔ اس سرزمین پاک پر اللہ اور اس کے رسول پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں کا غلبہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہ سرزمین توحید کے ترانے اور رسالت کے نغموں سے گونجتی رہتی ہے۔ ورفعنا لک ذکرک [7] ☆ کی صدائیں اس مقدس

---

7 وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (الشراح.4) ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا۔

☆ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اپنے تفسیری حواشی ''خزائن العرفان فی تفسیر القرآن'' (مطبوعہ پاک کمپنی اردو بازار لاہور۔ سن ن۔ میں فرماتے ہیں۔ ''یعنی آخرت دنیا سے بہتر کیونکہ وہاں آپ کے لئے مقام محمود و حوض مورود و خیر موعود اور تمام انبیاء و رسل پر تقدم اور آپ کی امت کا تمام امتوں پر گواہ ہونا اور آپ کی شفاعت سے مومنین کے مرتبے اور درجے بلند ہونا اور بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں جو بیان میں نہیں آتیں اور مفسرین نے اس کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں۔ گویا کہ حق تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے''۔ ص1075

ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر بول بالا ہے ترا ذکر ہے اونچا تیرا

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (1856-1921ء) کا بے مثال نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" (بقیہ اگلے صفحے پر)

سرزمین کا مقدر بن چکی ہیں۔ اسی سبب سے یہاں کی فضا نعتِ پاک کے گلہائے مشک بو سے مہکتی رہتی ہے۔

پاکستان کے قیام کے بعد سے آج تک شعبۂ نعت میں مثالی انداز سے تحریری و تحقیقی کام ہو رہا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی نئی نعتیہ تحقیق جہانِ حمد و نعت میں جلوہ گر ہو جاتی ہے۔ نعت گوئی، نعت فہمی، نعت خوانی، نعتیہ تذکرہ نگاری، نعتیہ صحافت اور نعتیہ تحقیق و تنقید کے تمام شعبے جدید اور نمایاں انداز میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پاک سرزمین دراصل عشقِ رسولِ پاک کے خمیر سے گندھی ہوئی ہے۔ اس کی بنیادوں میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جان کا نذرانہ دینے والوں کا خون شامل ہے۔ انھوں نے اپنے خون سے اس سرسبز و شاداب چمن کی آبیاری کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ پاک سرزمین ہمیشہ توحید و رسالت کے نور سے جگمگاتی رہے گی۔ نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے سرزمینِ پاک کی فضا بہت سازگار و ثمر بار ہے۔ یہاں پر تسلسل

(مطبوعہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی 1999ء) کے نام سے معروف ہے۔ اس کا وصل چہارم غوث الاعظم کی منقبت پر مشتمل ہے۔ اس منقبت کا ساتواں شعر مذکورہ بالا ہے۔ کلام رضا کے شارح اول مولانا مفتی ابوالظفر غلام یٰسین راز امجدی اعظمی ''وثائق بخشش شرح حدائق بخشش'' (مطبوعہ مکتبہ امجدیہ دارالعلوم قادریہ رضویہ ملیر، کراچی 1976ء) میں اس شعر کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شان میں ورفعنا لک ذکرک فرمایا اور آپ کا ذکر اونچا کیا اور چونکہ حضرت غوث پاک قدم بقدم متبع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لئے ورفعنا لک ذکرک کا سایہ ان پر بھی پڑتا ہے۔ ص 83 اعلیٰ حضرت کے دیگر شارحین حدائق بخشش نے بھی یہی معنی مراد لئے ہیں۔

دشت میں، دامن کہسار میں، میدان میں ہے   بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے
چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے   اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے
چشم اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعت شان رفعنا لک ذکرک دیکھے

شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال (1877ء–1938ء) آفاقی شاعر تھے۔ ان کی شاعری کا محور عشق رسول کے تناظر میں امت مسلمہ کی بیداری ہے۔ ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال کی بے مثال شاعری ''کلیات اقبال'' (معہ متن و شرح) مطبوعہ بشیر اینڈ سنز اردو بازار لاہور، سن ن) کے نام سے شائع ہوئی۔ علامہ اقبال کی شہرۂ آفاق نظمیں ''شکوہ'' اور ''جواب شکوہ'' مسدس کی ہیئت میں کہی گئی ہیں۔ مندرجہ بالا مسدس کا چوبیسواں بند بھی ورفعنا لک ذکرک کی اچھوتی فکر کو نمایاں کر رہا ہے۔

مطلب: یہ نام اور شخصیت جو پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اس کا وجود ہر شے میں ہے۔ خواہ صحرا ہوں، پہاڑ ہوں، میدان ہوں، سمندر اور اس کی موجوں کی آغوش میں یا طوفان میں سب میں موجود ہے۔ حتیٰ کہ چین کے شہروں میں مراکش کے بیابانوں میں اور اہل اسلام کے ایمان میں پوشیدہ ہے۔ دنیا بھر کی قومیں قیامت تک یہ منظر دیکھتی رہیں گی کہ رب ذوالجلال نے حضور کا تذکرہ اور مرتبہ بلند رکھنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ کس انداز میں پورا کیا جاتا رہا ہے۔ مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ توحید اور رسالت بھی ہمیشہ قائم رہے گی اور یہ وعدہ ضرور پورا ہوتا رہے گا۔ ص 209

مولانا ضیاء القادری بدایونی فرماتے ہیں۔

کہتا ہے خدا بھی ورفعنا لک ذکرک   ہو کس سے بیاں رفعت سلطان مدینہ   ص۔10

ماہر القادری کی استادی پر راجا رشید محمود کی گرفت، ترتیب صاحبزادہ محمد فیض المصطفیٰ نوری، دسمبر 2006ء، ص 48

اور تواتر سے ہونے والے نعتیہ کاموں کی وجہ سے اسے "نعت کی صدی"[8] سے تعبیر کیا جاتا رہا ہے☆۔ بلاشبہ یہ نعت پاک رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا زرّیں ترین اور سنہرا دور ہے۔

نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کا آغاز

"اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت" شعبۂ نعت میں زیادہ پرانی نہیں ہے۔ البتہ ابتدا سے ہی اِکا دکاَ انفرادی طور پر نعت گو شعرا کا تذکرہ ضرور باصرہ نواز ہوتا ہے۔ جس سے انکار ممکن نہیں۔ اس ضمن میں ہمیں 70ء کی نصف دہائی سے پہلے نعتیہ تذکرہ نگاری کی کوئی روایت اجتماعی یا انفرادی طور پر نظر نہیں آتی۔

انیسویں صدی میں یعنی 70ء کی نصف دہائی میں ڈاکٹر طلحہ رضوی برقؔ کی ہندوستان میں پہلی کتاب "اُردو کی نعتیہ شاعری" (مطبوعہ پٹنہ بھارت، 1974ء)[9] جب کہ پاکستان میں پروفیسر ڈاکٹر فرمانؔ فتح پوری کی پہلی کتاب "اُردو کی نعتیہ شاعری" (مطبوعہ لاہور پاکستان 1974ء)[10] (دونوں میں نام کی یکسانیت پائی جاتی ہے)

پاکستان کراچی سے شائع ہونے والی پروفیسر ڈاکٹر سیّد رفیع الدین اشفاقؔ کی بے مثال تحقیق "اُردو میں نعتیہ شاعری" (مطبوعہ اُردو اکیڈمی کراچی 1976ء)[11] اُردو کے نعتیہ ادب کا سب سے پہلا نعتیہ تحقیقی و علمی مقالہ ہے جس پر فاضل مقالہ نگار کو 1955ء میں "ڈاکٹریٹ" کی سند سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاقؔ کا یہ تحقیقی مقالہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں مرحوم حیدر آباد سندھ (1912ء-2005ء)[12] کی نگرانی میں مکمل ہوا تھا۔ واضح رہے کہ بلاشبہ یہ پہلا نعتیہ تحقیقی و علمی مقالہ ہے مگر سال اشاعت کی ترتیب کے لحاظ سے اسے

☆حضرت وقار صدیقی اجمیری مرحوم صاحبِ طرز شاعر تھے۔ ان کا شمار صفِ اول کے اساتذۂ نعت میں ہوتا ہے۔ مرحوم نظم و نثر دونوں پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ حضور اکرم کی سراپا نگاری اور نعتیہ شاعری میں یدِ طولیٰ رکھتے تھے۔ قمر انجم (1926ء-1999ء) کا سب سے پہلا مجموعہ نعت "حسنت جمیع خصالہ" (مطبوعہ ایوان نعت کراچی 1979ء) شائع ہوا تو اس کا "پیش لفظ" وقار صدیقی نے لکھا۔ اس پیراگراف کو یہاں نقل کرکے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ اس صدی کو "نعت کی صدی" سب سے پہلے وقار صدیقی اجمیری مرحوم نے لکھا اور بعد میں دیگر حضرات نے بڑے بڑے دعوے شروع کر دیئے کہ ہم نے اسے سب سے پہلے نعت کی صدی کہا ہے جو قطعی درست نہیں ہے۔ وقار صدیقی رقم طراز ہیں۔ "نعت کے ذوق و شوق کی اس وسعت پذیری کو دیکھتے ہوئے یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آئندہ صدی ہمارے آقا و مولا کی نعت کی صدی ہوگی۔ پیاسے سیرابی کے لئے مدینہ منورہ ہی کی طرف رخ کریں گے" ص 12 "حسنت جمیع خصالہ" کا "پیش لفظ" حضرت وقار صدیقی اجمیری کے قلم کا منہ بولتا شاہکار ہے۔ نعت کے موضوع پر یہ ایک کارآمد اور مفید مضمون ہے۔ وقار صدیقی نے اس "پیش لفظ" میں ایسے تاریخی اور یادگار جملے رقم کئے جو ان کی بالغ نظری، فراوانی اور قادر الکلامی کے گواہ ہیں۔ بعد میں دیگر حضرات نے بھی اس چراغ (یعنی اس پیراگراف سے خوب خوب استفادہ کیا) سے اپنے دیئے روشن کئے۔ (ش ا)

8 انجم، قمر الدین، حسنت جمیع خصالہ، ایوان نعت اسٹیٹ ویو بلڈنگ آئی آئی چندریگر روڈ کراچی 1979ء ص 12

9 برق، طلحہ رضوی، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، ناشر: دانش اکیڈمی مکلی محلہ آرہ بہار بھارت، جنوری 1974ء ص 100

10 فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، ناشر: آئینہ ادب چوک مینار انارکلی، لاہور 1974ء ص 208

11 اشفاق، سید رفیع الدین، ڈاکٹر، اردو میں نعتیہ شاعری، ناشر: اردو اکیڈمی سندھ، کراچی 1976ء ص 684

12 جعفری، عقیل عباس، پاکستان کرونیکل، ناشر: ورشہ فضلی سنز اردو بازار کراچی، 2010ء ص 954

تیسرے نمبر پر ہی شمار کیا جائے گا۔ ڈاکٹر رفیع الدین اشفاق کے اس مقالے نے پاکستان کی نعتیہ شاعری پر بہت گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔

متذکرہ تینوں نعتیہ کتب میں ''نعتیہ تذکرہ نگاری'' کی روایت شاندار انداز میں موجود ہے۔ اپنے آغاز سے لے کر آج تک اُردو کے نعتیہ ادب میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بہت فروغ پا چکی ہے۔ تذکرہ نگاری کے شعبے میں بے تحاشا کام ہو رہا ہے۔ کام یک جانہ ہونے کی صورت میں کوئی واضح شکل ہمارے سامنے موجود نہیں۔ اگر نعتیہ تذکرہ نگاری کے شعبے پر باقاعدہ توجہ دی جائے تو اس کے خاطر خواہ نتائج ہمارے سامنے آ سکتے ہیں۔

عام اُردو غزل گو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری

''اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت'' سے پہلے ہمیں عام اُردو شعرا کے تذکروں اور تذکرہ نگاروں [13] کے حالات سے آگاہی ضروری ہے۔ ہمارا موضوع اردو شعرا کے لکھے گئے عام اور خاص تذکرے نہیں۔ نعتیہ تذکرہ نگاری سے پہلے ضروری ہے کہ عام تذکرہ نگاری کی روایت کو بیان کر دیا جائے تاکہ ایک واضح اور مربوط شکل ہمارے سامنے آ سکے۔

نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کو واضح کرنے کے لیے، بہت ضروری ہے کہ اس موضوع پر جو کام جہاں بھی ہوا ہے، اسے ایک جگہ مدون کر دیا جائے تاکہ اس موضوع پر آئندہ کام کرنے والے با آسانی استفادہ کر سکیں۔

سترہویں صدی کے نصف سے لکھے گئے اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری ہمارے شعر و ادب کی دنیا کا قیمتی اور ادبی اثاثہ ہے۔ ان ابتدائی اور بنیادی تذکروں نے نقدِ شعر و سخن کے ساتھ ساتھ اُردو ادب میں ادبی تاریخ نویسی، سوانح نگاری، شخصیت نگاری، خاکہ نگاری اور سیرت نگاری کے فن کو بہت عروج بخشا۔ نئی نئی راہیں شعر و سخن کے لیے وضع ہوتی رہیں۔ جس کی وجہ سے بے شمار شعرائے کرام گوشۂ گمنامی میں جانے سے بچ گئے۔

تذکرہ اور تذکرہ نگاری کا فن

یہ بات حقیقت سے قریب ہے کہ اگر تذکرے اور تذکرہ نگاری کا فن متعارف نہ ہوتا تو آج ہمارے شعر و ادب کی ادبی تاریخ نامکمل ہی رہتی اور ہم اپنے شعر و سخن کے عظیم مثالی اور تاریخی سرمائے سے محروم رہتے۔

---

13 فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری، ناشر: مجلس ترقی ادب لاہور، طبع اول نومبر 1972ء، ص 12

تذکروں اور تذکرہ نگاری کے سبب ہمیں معروف وغیر معروف شعرائے کرام اور ان کی قابلِ ذکر ادبی خدمات کے بارے میں مفید اور سیر حاصل معلومات ملتی ہیں۔ یہ تذکرے بلاشبہ ادبی روایات واقدار کے حامل ہیں جو اپنے حال کو ماضی سے جوڑنے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان تذکروں اور تذکرہ نگاروں کا شعروادب کی دنیا میں اہم کردار ہوتا ہے جس کا کماحقہٗ احاطہ اور تفصیلاً ذکر کرنا مشکل ہے۔ مندرجہ ذیل سطور میں صرف چند اہم تذکروں کا ذکر بمعہ مؤلف وسالِ اشاعت مذکور ہے تا کہ آپ ایک نظر میں اس موضوع پر ہونے والے کام کی یکجائی سے واقف ہو سکیں۔

تذکروں اور تذکرہ نگاری کی ترجیحات

تذکروں اور تذکرہ نگاری کی اہمیت وافادیت کے بعد اس تکلیف دہ پہلو کی جانب اشارا بھی بہت ضروری ہے کہ ہمارے تذکرہ نگاروں نے عموماً غزل گوئی کو حقیقی شاعری جانا اور صرف غزل گو شعرا کی ادبی خدمات وحالاتِ زندگی کو اجاگر کیا۔ حمد ونعت اور سلام ومناقب لکھنے والے شعرا کو کوئی اہمیت نہ دی اس غلط روایت کے تسلسل نے حمد ونعت اور سلام ومناقب کے شعبوں کو ناقابلِ تلافی نقصان سے دوچار کیا جس کی وجہ سے اللہ رب العزت کی حمد بیان کرنے والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعت کہنے والے، بارگاہِ خیر الانام میں ہدیۂ درود وسلام کے گلدستے پیش کرنے والے اور اہلِ بیت اطہار، صحابۂ کبار اور اولیائے کرام کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کرنے والے گوشۂ گم نامی سے ہم کنار ہوتے رہے۔ یہ غلط روایت چند سالوں کی نہیں بلکہ صدیوں پر محیط ہے۔ جس کی تلافی کسی بھی صورت میں ممکن نہیں۔

ذکرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شمع کو اللہ تعالیٰ نے خود روشن کیا ☆۔ سب کے نظر انداز کر دینے کے باوجود بھی یہ شمع پوری آب وتاب کے ساتھ روشن رہی۔ ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نورانی شعائیں

☆ مولانا سید حسن مثنیٰ ندوی نے اپنا ایک مضمون "نعت رسول کریم بہ آیات قرآن حکیم" لکھا، جو چودہ سو سالہ نعتوں کے انتخاب "ارمغانِ نعت" مرتبہ شفیق بریلوی (مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی سوم 1979ء) میں صفحہ 31 تا 32 میں شائع ہوا۔ جس میں مرتب موصوف نے نعت رسول کریم بآیات قرآن حکیم کے عنوان سے قرآن مجید کی وہ سورتیں جو صریحاً اور مطلقاً نعت کے زمرے میں شامل ہیں۔ انہیں خوب صورت انداز میں ترتیب دیا ہے۔ پہلے موصوف نے اردو میں نعتیہ خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ پھر قرآن کی آیت دی ہے۔ پارہ نمبر اور آخر میں سورہ کا نام دیا گیا ہے۔ مولانا سید حسن مثنیٰ ندوی کے اسی مضمون سے صریرِ خامہ کے نعت نمبر 1978ء کا آغاز ہوا ہے۔ صرف عنوان سے پہلے یہ ایک شعر کا اضافہ ہے۔

کیا میرا منہ ہے، مری مدح نگاری کیا چیز　　جب خدا خود ہے ثنا خوانِ رسولِ عربی

بہت مختصر کام ہونے کے باوجود بڑے کاموں پر بھاری ہے بلکہ یہ کہا جائے تو زیادہ مناسب ہے کہ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی مرحوم نے اپنا ایک مضمون "قرآن حکیم میں نعت رسول" لکھا، جو اوج، لاہور مجلہ نعت نمبر 1 (مطبوعہ گورنمنٹ کالج، شاہدرہ لاہور 93-1992ء) میں صفحہ 98 تا 129 میں شائع ہوا۔ جس میں ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی نے "نعت گوئی سنت رحمٰن" کے حوالے سے وضاحت کی ہے۔ موصوف کہتے ہیں کہ میرا مقصد تو یہاں محض ان مضامین نعت کا ذکر کرنا ہے، جو قرآن حکیم میں مختلف مواقع پر مختلف آیات میں بیان ہوئے ہیں یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان محامد ومحاسن کی پیشکش ہے، جو خالق کائنات نے اپنے آخری صحیفے میں بیان کئے ہیں۔ یہ مضمون شرح وبسط کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ جو یقیناً شرح صدر کا باعث ہے۔ ش۔ ا

اطراف واکناف عالم کو جگمگاتی رہیں۔ بالآخر یہ صدی نعت کی صدی بن گئی۔ حمد و نعت کو ادب میں شامل نہ کرنے والے، اب پورے اہتمام سے نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ہی اعلیٰ ترین ادب گردان رہے ہیں۔ اپنی بقا کے لیے مجبوراً وہ نعتیں کہہ رہے ہیں۔ اس دور میں اگر وہ نعتیں نہیں کہیں گے تو وہ اعلیٰ ترین ادب حمد و نعت میں شامل ہونے سے رہ جائیں گے۔ حمد و نعت اور سلام و مناقب کو جو افتخار و تواتر، مقام و مرتبہ اسلامی شاعری میں حاصل ہے دوسری کسی اصنافِ سخن کو یہ اعزاز و افتخار میسر نہیں۔

اُردو شاعری کی طرح اردو تذکرہ نگاری کی عمر بھی زیادہ نہیں۔ اردو تذکرہ نگاری میں پہلا تذکرہ "نکات الشعرا" میر تقی میر[14] کو کہا جاتا ہے۔ فارسی زبان میں لکھا جانے والا یہ تذکرہ سترہویں صدی کے نصف 1752ء میں شائع ہوا۔ واضح رہے کہ اردو تذکرہ نگاری، فارسی تذکرہ نگاری کی دستِ نگر ہے۔

اُردو شعرا کے ابتدائی تذکرے زیادہ تر فارسی زبان میں لکھے گیے۔ البتہ اٹھارویں صدی عیسوی (1800ء) میں "گلشن ہند" کے نام سے میرزا علی لطف[15] نے زبانِ اُردو میں تذکرہ قلم بند کیا۔ بعد ازاں فارسی اور اُردو میں تذکرہ نگاری کا تسلسل جاری رہا۔

پاکستان کے قیام سے پہلے اور پاکستان کے قیام کے بعد چند تذکروں کے نام بمعہ مؤلف اور سالِ اشاعت درج کیے جارہے ہیں۔

1	میرؔ، میر تقی	نکات الشعرا (فارسی)	1752ء
2	قاقشالؔ، افضل بیگ	تحفۃ الشعرا (فارسی)	1752ء
3	قائمؔ، قیام الدین	مخزنِ نکات (فارسی)	1754ء
4	شفیقؔ، لچھمی نرائن	چمنستانِ شعرا (فارسی)	1761ء
5	قدرت شوق	طبقات الشعرا (فارسی)	1774ء
6	میر حسن	تذکرۂ شعرائے اُردو (فارسی)	1777ء
7	خلیلؔ، علی ابراہیم	گلزارِ ابراہیم (فارسی)	1783ء
8	مصحفیؔ، غلام ہمدانی	تذکرۂ ہندی گویاں (فارسی)	1794ء

14 فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری، ناشر: مجلس ترقی ادب لاہور، اول 1972ء ص 251

15 ایضاً ص۔ 211

29	شہیدؔ بدایونی	تذکرہ شعرائے بدایوں	1987ء
30	شایاںؔ بریلوی	تاریخ شعرائے روہیل کھنڈ (چار حصے)	1989ء
31	محمود، قاسم سیّد	انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا	1998ء
32	قصوری، محمد صادق	تحریکِ پاکستان اور علمائے کرام	1999ء
33	قادری، عبدالحکیم شرف	تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت	2000ء
34	میرٹھی، نور احمد	تذکرہ شعرائے میرٹھ	2003ء
35	صدیقی، احمد حسین [20]	دبستانوں کا دبستان کراچی (تین حصے)	2003ء - 2010ء
36	سلیجؔ محمد منیر احمد، ڈاکٹر [21]	وفیاتِ ناموران پاکستان	2006ء
37	راشدی، زین العابدین، محمد [22]	انوار علمائے اہل سنّت (سندھ)	2006ء
38	شاعرؔ، شاعر علی [23]	سفیرانِ نعت (چار حصے)	2005-10ء

---

20 صدیقی، احمد حسین، دبستانوں کا دبستان کراچی جلد سوم، ناشر: محمد حسین اکیڈمی فیڈرل بی ایریا کراچی 2010ء ص 410
(نوٹ دبستانوں کا دبستان کراچی، جلد اول 2003ء اور دبستانوں کا دبستان کراچی جلد دوم 2005ء میں شائع ہو چکی ہیں)

21 سلیجؔ، محمد منیر احمد، ڈاکٹر، وفیات ناموران پاکستان، ناشر: اردو سائنس بورڈ اپر مال لاہور 2006ء ص 956
(بعد ازاں ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیج نے "وفیات اہل قلم" بھی مرتب کی ہے۔ جسے اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد نے 2008ء میں شائع کیا ہے۔ جس میں 15 اگست 1947ء تا 14 اگست 2007ء تک رخصت ہو جانے والے پاکستانی اہل قلم کے کوائف اور تواریخ وفات درج ہیں۔ ش۔ا)

22 راشدی، زین العابدین، سید صاحبزادہ، انوار علمائے اہل سنت سندھ، ناشر: زاویہ پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور، 2006ء ص 1088
(سرزمین سندھ سے تعلق رکھنے والے تین سو (300) سے زائد علما و مشائخ کی علمی اور ادبی خدمات کا تذکرہ ہے۔ جسے نہایت جامع انداز میں مؤلف نے ترتیب دیا ہے۔ اس تذکرہ کی ایک نمایاں خوبی یہ بھی ہے کہ وہ علمائے اہلسنت جو نعت گو بھی تھے۔ سندھ میں مدفون یا حیات ہیں۔ ان تمام کے تذکروں کو بھی اہمیت دی گئی ہے۔ مؤلف جوان ہیں۔ انہوں نے اس تذکرہ کی تالیف میں اپنی تمام صلاحیتوں کو استعمال کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تذکرہ مشائخ عظام، علمائے کرام اور نعت گو شعراء کے حوالے سے ایک تحفہ ہے)

23 شاعر، شاعر علی، سفیران نعت (چوتھی کتاب) ناشر: رنگ ادب پبلی کیشنز کراچی 2010ء
(سفیران نعت ایک طویل سلسلہ ہے۔ اس سلسلہ کی سب سے پہلی کتاب سفیران نعت 2005ء دوسری کتاب سفیران نعت 2008ء، تیسری کتاب سفیران نعت 2009ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ جب کہ پانچویں کتاب تیاری کے مراحل سے دوچار ہے۔ شاعر علی شاعری کتابی سلسلہ "رنگ ادب" کراچی کا گیارھواں اور بارھواں شمارہ "نعت نمبر" کے طور پر مارچ 2009ء میں شائع کر چکے ہیں۔ جس میں مدینہ ردیف کی نعتوں کو شامل کیا گیا ہے۔ نعت نمبروں کی قوس و قزح میں یہ ایک نیا اور خوب صورت اضافہ ہے۔ ش۔ا)

یہ بات پہلے بھی عرض کی جا چکی ہے کہ اُردو غزل گو شعرا کے عام و خاص تذکروں میں کسی نعت گو شاعر کا احوال بھی مشکل سے ملتا ہے۔ نور احمد میرٹھی وہ خوش نصیب تذکرہ نگار ہیں کہ جنھوں نے اس غلط روایت کے تسلسل کو توڑا ہے۔ انھوں نے اپنے قابلِ ذکر اور اہم ''تذکرۂ شعرائے میرٹھ'' (مطبوعہ ادارۂ فکرِ نو کراچی 2003ء)[24] میں حمد و نعت سے شعرائے کرام کے کلام کا آغاز کیا ہے۔ بعد میں غزل گوئی بھی زیرِ بحث رہی ہے جو کہ اصل میں اس ''تذکرۂ شعرائے میرٹھ'' کی جان ہے۔ یہ نئی تبدیلی خوش آئند ہونے کے علاوہ ایک نئی اور صحت مند روایت کا آغاز ہے۔ یہ مثبت تبدیلی دیکھ کر اب توقع ہو چکی ہے کہ آئندہ عام تذکرہ نگار بھی اس مؤقر روایت کو ضرور اپنائیں گے۔

اُردو ادب کے تقریباً تمام ہی تذکرہ نگاروں نے نعت گو شعرا کے ذکر کو ضروری نہیں سمجھا۔ شعبۂ نعت میں خالصتاً نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت زیادہ قدیم نہیں۔ دیگر اُردو غزل گو شعرا کے تذکرہ نگاروں نے نعت گو شعرا کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا۔ اگر کہیں پر کسی تذکرہ نگار نے بامرِ مجبوری یا تکلفاً کسی نعت گو شاعر کا ذکر کیا بھی ہے تو سارا زور اُس کی غزل گوئی پر صرف کیا ہے۔ زیادہ تر تذکرہ نگاروں نے تو یہ زحمت بھی نہیں کی کہ یہی لکھ دیتے کہ موصوف نعت گو بھی تھے۔ نعتیہ نمونۂ کلام دینا تو کجا۔

اس غلط روایت کی مثال پیش کر رہا ہوں۔ محمد جمیل احمد نے ''اُردو شاعری پر ایک نظر'' (مطبوعہ غضنفر اکیڈمی کراچی 1985ء)[25] کے عنوان سے شعرائے کرام کا ایک تذکرہ تالیف کیا ہے۔ جس میں اُردو شاعری اور شعرائے کرام کے حوالے سے لائقِ مطالعہ گفتگو کی گئی ہے۔

محمد جمیل احمد نے اپنی کتاب ''اُردو شاعری پر ایک نظر'' میں دیگر شعرا کے علاوہ حضرت امیرؔ احمد مینائی رحمتہ اللہ علیہ کا ذکرِ خیر بھی غزل گو شاعر کی حیثیت سے دورِ دوم، دربار رام پور کے شعرا میں بہت اہتمام سے کیا ہے۔ صفحہ 268 تا 271 یعنی چار صفحات کے اس تعارف میں امیرؔ مینائی کا ابتدائی دور، دوسرا دور، رنگِ تغزل، خمریات، سادگی اور تاثیر، فلسفیانہ خیالات، قصیدہ نگاری سمت تمام خصوصیات کا ذکر بالالتزام موجود ہے۔ ان کا

---

24 میرٹھی، نور احمد، تذکرہ شعرائے میرٹھ، ناشر: ادارہ فکرِ نو کورنگی کراچی، جنوری 2003ء ص 992
(نور احمد میرٹھی نے غیر مسلموں کی نعتیہ، حمدیہ اور رثائی شاعری پر کام کرنے کے بعد تذکرہ شعرائے میرٹھ، مشاہیر میرٹھ اور شخصیات میرٹھ پر بھی کام کا تکملہ فرما دیا ہے۔ نور احمد میرٹھی کے مرتب کردہ تمام تذکرے، شعبہ تذکرہ نگاری کی روایت کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔ ش۔ا)

25 احمد، محمد جمیل، اردو شاعری پر ایک نظر، ناشر: غضنفر اکیڈمی اردو بازار کراچی، 1985ء، ص 268

بنیادی وصف جو انھیں دیگر شعرا سے ممتاز و ممیز کرتا ہے۔ یعنی ''نعت گوئی'' اس کی جانب کوئی ہلکا سا اشارا بھی نہیں ہے۔

حضرت امیرؔ مینائی وہ عظیم اور نابغہ روزگار شخصیت ہیں کہ جنھیں ہر دور میں اُردو نعت گوئی کا ایک اہم ستون سمجھا جاتا ہے۔[26] آپ کے ذکر کے بغیر اُردو نعت گوئی کا تذکرہ نامکمل ہے۔ غزل سے کہیں زیادہ نعت پر کام کیا ہے۔☆ مگر عصرِ حاضر کا تذکرہ نگار آپ کے بنیادی اور قابلِ ذکر وصف سے اغماض برت رہا ہے۔ یہی حال تقریباً تمام تذکروں اور تذکرہ نگاروں کا ہے۔ اِلا ماشاء اللہ۔

اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کا آغاز وارتقاء

شعبۂ نعت میں ''نعتیہ تذکرہ نگاری'' کی روایت کا باقاعدہ آغاز ہمیں 70ء کی نصف دہائی سے ملتا ہے۔ اس سے پہلے نعتیہ تذکرہ نگاری کی کوئی اجتماعی کتابی روایت ہمارے سامنے باضابطہ موجود نہیں۔ البتہ انفرادی طور سے کہیں کہیں نعت گو شعرا کا احوال ضرور ملتا ہے۔

اُردو نعتیہ ادب میں مختلف نعتیہ مقالات و تذکرے اور پی ایچ ڈی کے لیے لکھے گئے تحقیقی و معلوماتی مقالات، نعتیہ شروح و جائزے، نعتیہ ماہنامے، نعتیہ کتابی سلسلے اور مختلف وقتوں میں شائع ہونے والے متفرق نعت نمبر تمام کے تمام نعتیہ تذکرہ نگاری کے فروغ وارتقا میں کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔

چند معروف مشاہیر نعتیہ تذکرہ نگار

اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے چند مشاہیر نعتیہ تذکرہ نگاروں کے اسمائے گرامی ملاحظہ کیجیے۔ یہ ترتیب ان مشاہیر کے نعتیہ کاموں سے اخذ کردہ ہے۔

ڈاکٹر طلحہ رضوی برقؔ، ڈاکٹر فرمانؔ فتح پوری، ڈاکٹر سید رفیع الدین اشفاق، علامہ اخترؔ الحامدی ضیائی [27]،

---

26 ریاض مجید، ڈاکٹر اردو میں نعت گوئی اقبال اکادمی پاکستان لاہور 1990ء ص 362

☆ ڈاکٹر ریاض مجید اپنے تحقیقی مقالے ''اردو میں نعت گوئی'' میں امیر مینائی کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ ''بحیثیت مجموعی امیر مینائی نے نعت گوئی کی تاریخ میں قابلِ ذکر اضافہ کیا۔ وہ اردو نعت کے شعرائے ماقبل (کافی، لطف اور تمنا مرادآبادی وغیرہ) اور شعرائے مابعد خصوصاً محسن کاکوروی و مولانا احمد رضا خاں وغیرہ کے درمیان ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے نعت کے فن کو تشکیلی مراحل سے نکال کر تکمیلی منازل کی طرف گامزن کیا۔ نعت گوئی کو اصناف شعر میں آج جو اہمیت و حیثیت حاصل ہے وہ (محسن سے قبل) امیر مینائی ہی کے ذوقِ نعت کا نتیجہ ہے۔

27 اختر الحامدی ضیائی، امام نعت گویاں، مکتبہ فریدیہ ساہیوال بار دوم 2006ء ص 144

علامہ شمس الحسن صدیقی المعروف شمس بریلوی [28] اور ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی [29] کے اسمائے گرامی اولیت کے حامل ہیں۔

ہم نے ابتدائی طور پر کیے گئے کام کے ساتھ بعد میں ہونے والے کاموں کا ذکر بھی کیا ہے۔

چند تقویت دینے والے نعتیہ تذکرہ نگار

شعبۂ نعت میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بہت تیزی سے آگے بڑھی۔ بعد میں اس موضوع کو تقویت دینے والوں کے اسمائے گرامی بھی ملاحظہ کیجیے۔ یہ نام نہ صرف استحکام وتقویت کا باعث ہیں بلکہ ان حضرات کے ناموں کو قرار واقعی اہمیت وفوقیت حاصل ہے۔ بخت آور' پروفیسر یونس شاہ گیلانی' گوہر ملسیانی' ڈاکٹر انعام الحق کوثر' ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری' پروفیسر اشفاق احمد، ادیب رائے پوری' ڈاکٹر سیّد شمیم گوہر' افضال نقوی فضل فتح پوری' پروفیسر اکرم رضا' ڈاکٹر ریاض مجید' پروفیسر محمد شعیب' ڈاکٹر شاہ رشاد عثمانی' راجا رشید محمود' ڈاکٹر محمد اسماعیل آزاد فتح پوری' ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی' ڈاکٹر مظفر عالم جاوید' ڈاکٹر عاصی کرنالی اور حمایت علی شاعر وغیرہ۔

مستقل لکھنے والے نعتیہ تذکرہ نگار

بعد ازاں تذکرہ نگاری کے شعبے میں نمایاں ترین خدمات انجام دینے اور مستقل لکھنے والوں کے اسمائے گرامی بھی ملاحظہ کیجیے۔ ان حضرات کی تذکرہ نگاری کے حوالے سے کوئی نہ کوئی کاوش ضرور سامنے آتی ہے۔ نور احمد میرٹھی، راجا رشید محمود، پروفیسر شفقت رضوی اور سیّد محمد قاسم ان سب شخصیات نے کسی نہ کسی طور پر نعتیہ تذکرہ نگاری کو تقویت دینے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

نعتیہ تذکرہ نگاری کی حامل کتب

ذیل میں ہم اُن کتب مقالہ جات وانتخاب نعت کی فہرست شائع کر رہے ہیں۔ کہ جن میں "نعتیہ تذکرہ نگاری" کے شواہد موجود ہیں یا یہ کتب نعتیہ تذکرہ نگاری میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

الحمد للہ! "اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری" کا ایک سرسری جائزہ آپ حضرات کے سامنے پیش کیا جارہا ہے جس کی مدد سے آپ اس شعبے میں ہونے والے اہم اور وقیع کاموں کو بہ یک نظر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

---

28 شمس بریلوی علامہ کلام رضا کا تحقیقی وادبی جائزہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی 1976ء ص340

29 ندوی' عبداللہ عباس' ڈاکٹر عربی میں نعتیہ کلام میزان ادب' کراچی بار اوّل 1978ء ص296

بعض کتب پہلی نظر میں دیکھنے پر محسوس ہوں گی کہ یہ تذکرہ نگاری پر مشتمل نہیں مگر ہم نے صرف ایسی کتب کو یکجا کیا ہے۔ جس میں کہیں نہ کہیں تذکرہ نگاری کی روایت شامل ہے اور جو کسی نہ کسی صورت میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے لیے مفید اور مؤثر ہو سکتی ہیں۔ پاک و ہند کی نعتیہ تذکرہ نگاری کی حامل کتب کو یکجا کرنا اس لیے ضروری تھا کہ تذکرہ نگاری کے فروغ اور ارتقا کی واضح شکل ہمارے سامنے آسکے۔

-1	برق، طلحہ رضوی، ڈاکٹر ☆	اردو کی نعتیہ شاعری	جنوری 1974ء
	ناشر: دانش اکیڈمی، ملکی محلہ، آرہ بہار، بھارت		
-2	فرمان فتح پوری، ، ڈاکٹر	اُردو کی نعتیہ شاعری	1974ء
	ناشر: آئینہ ادب، چوک مینار، انارکلی، لاہور		
-3	اشفاق، رفیع الدین، سید، ڈاکٹر	اُردو میں نعتیہ شاعری (ڈاکٹریٹ)	1976ء
	ناشر: اُردو اکیڈمی سندھ، کراچی		
-4	شمس بریلوی، ، علامہ	کلام رضا کا تحقیقی اور ادبی جائزہ	1976ء
	ناشر: مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم اے جناح روڈ کراچی		
-5	اعوان، ملک شیر محمد	مولانا احمد رضا کی نعتیہ شاعری	1976ء
	ناشر: مرکزی مجلس رضا، لاہور، (بار چہارم 1996ء)		
-6	اختر الحامدی ضیائی، علامہ	امام نعت گویاں	1977ء
	ناشر: مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال		
-7	محمود، راجا رشید	اقبال و احمد رضا مدحت گران پیغمبر	1977ء
	ناشر: اختر کتاب گھر، لاہور (آخری ایڈیشن 1987ء)		
-8	ندوی، عبداللہ عباس، ڈاکٹر	عربی میں نعتیہ کلام (ڈاکٹریٹ)	1978ء
	ناشر: میزانِ ادب، کراچی (بار اوّل)		

☆ تذکرہ نگاری کے حوالے سے تیار کردہ فہرست مختلف لائبریریوں اور ذاتی کتب خانوں کی مدد سے تیار کی گئی ہے۔ المیہ ہے کہ یہ تمام کتب ایک جگہ موجود نہیں زیادہ تر کتب ابن جمیل کی اولین نعتیہ لائبریری مرکزی حمد و نعت ریسرچ سینٹر کراچی سے استفادہ ہے۔ اس کے علاوہ مدینۃ الحکمت ہمدرد لائبریری کراچی' بیدل لائبریری بہادر آباد کراچی' بہادر یار جنگ اکیڈمی کراچی' غوث میاں کی ذاتی لائبریری' حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان کراچی اور صبیح رحمانی کے قائم کردہ "نعت ریسرچ سینٹر کراچی" کے منفرد اور افادہ عام کے لئے قائم کئے گئے سینٹر سے مکمل استفادہ ہے (ش۔ا)

9- بخت آور ☆ آنحضرت کے دور کی نعتیہ شاعری 1980ء

ناشر: پاکستان ادبی سنگت لاہور

10- گیلانی، یونس شاہ، سید، پروفیسر تذکرہ نعت گویانِ اُردو (حصہ اوّل) 1982ء

ناشر: مکہ بکس، 5-بخشی اسٹریٹ متصل چوک اُردو بازار لاہور

11- گوہر ملسیانی عصر حاضر کے نعت گو 1983ء

ناشر: گوہر ادب پبلی کیشنز، 367، مظہر فرید کالونی، صادق آباد

12- تائب، عبدالحفیظ[30] گل چیدہ نمبر 1 1983ء

ناشر: سیرت مشن پاکستان، 90 نبی بخش پارک، شاد باغ، لاہور

13- کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر نبی کریم کا ذکر بلوچستان میں 1983ء

ناشر: اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، 13-ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور

14- گیلانی، یونس شاہ، سید، پروفیسر تذکرہ نعت گویانِ اُردو (حصہ دوم) 1984ء

ناشر: مکہ بکس، 5-بخشی اسٹریٹ اُردو بازار، لاہور

15- شاہجہانپوری، ابوسلمان، ڈاکٹر تذکرہ نعت گو شاعرات 1984ء

ناشر: ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان، کراچی

16- اشفاق احمد، پروفیسر شاعری اور حسان بن ثابت 1984ء

ناشر: ثاقب پرنٹرز اینڈ پبلشرز عقب گھنٹہ گھر ملتان،

17- ادیب، لطیف حسین، سید، ڈاکٹر تذکرہ نعت گویانِ بریلی 1986ء

ناشر: روشن پبلی کیشنز روشن محل سوتھا بدایوں (انڈیا)

18- احمد، شہزاد لاکھوں سلام (تذکرہ تضمین نگار شعراء) 1986ء

ناشر: مکتبہ حمد و نعت، 24 نوشین سینٹر، دوسری منزل اُردو بازار کراچی

---

30 باب ششم، "پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار" کتابی سلسلے میں "گل چیدہ نمبر 1" کا تفصیلی تعارف دیکھا جاسکتا ہے۔ ش۔ا

☆ بخت آور کی کتاب "آنحضرت کے دور کی نعتیہ شاعری" 1980ء حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان کراچی کی مدد سے اس فہرست میں شامل کی گئی ہے۔

19- ادیب رائے پوری — مدارج النعت — 1986ء

ناشر: A-837 بلاک ''ایچ'' شمالی ناظم آباد، کراچی

20- آزاد، فتح پوری، محمد اسماعیل ڈاکٹر — نعتیہ شاعری کا ارتقاء — 1988ء

ناشر: صدر شعبہ اُردو، مہاتما گاندھی پوسٹ گریجویٹ کالج (کانپور یونیورسٹی) فتح پور، (یوپی) انڈیا

21- شمس بدایونی، ڈاکٹر — تذکرہ شعرائے بدایوں دربارِ رسول میں — 1988ء

ناشر: محمد عبدالستار بدایونی، کراچی

22- گوہر، شمیم، سیّد، ڈاکٹر ☆ — نعت کے چند شعرائے متقدمین — 1989ء

ناشر: سید ابوطاہر، خانقاہِ حلیمیہ ابوالعلائیہ، 127، چک، نیا حجرہ، الٰہ آباد، انڈیا

23- فضل فتح پوری، افضال حسین نقوی — اردو نعت تاریخ وارتقاء — 1989ء

ناشر: ڈار پبلی کیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، کمرہ نمبر 4، تیسری منزل نیا حصہ کوچین والا مارکیٹ، کراچی نمبر 2

24- رضا، محمد اکرم، پروفیسر — کاروانِ نعت کے حدی خواں — 1989ء

ناشر: فروغ ادب اکادمی، 108-بی، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

25- ریاض مجید، ڈاکٹر — اُردو میں نعت گوئی (ڈاکٹریٹ) — 1990ء

ناشر: اقبال اکادمی پاکستان، لاہور

26- محمود، راجا رشید، — اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (چار حصے) — 1990ء

ناشر: اظہر منزل، مسجد اسٹریٹ نمبر 5، نیو شالا مار کالونی ملتان روڈ، لاہور

27- شعیب، محمد، پروفیسر — اسلامی نعتیہ شاعری اور شاہ ولی اللہ — 1991ء

ناشر: شاہ عنایت قادری اکیڈمی، نوری اسٹریٹ نمبر 1/A، بلال گنج، لاہور

28- عثمانی، شاہ رشاد، ڈاکٹر — اُردو شاعری میں نعت گوئی — 1991ء

(ڈاکٹریٹ، ایک تنقیدی مطالعہ)

ناشر: مجلس مصنفین اسلامی، بیت الرشاد، شانتی باغ، نیا کریم گنج، گیا-823001، بہار (انڈیا)

29- غوث میاں ☆ — پاکستان کے نعت گو شعراء — 1992ء

ناشر: حضرت حسان حمد ونعت بک بینک پاکستان، کراچی

☆ ڈاکٹر سید شمیم گوہر نے ''اردو کا نعتیہ ادب'' اور انتخاب، قصائد نعتیہ ترتیب دیا ہے۔ اردو کا نعتیہ ادب والا مقالہ مفید اور معلوماتی تحریر ہے۔ جسے ڈاکٹر صاحب نے جانفشانی اور عرق ریزی سے تحریر کیا ہے۔ اردو کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے یہ مقالہ کافی اہمیت کا حامل ہے۔ (ش۔ا)

☆ غوث میاں نے اپنا ایک معلوماتی مضمون ''پاکستان کے نعت گو شعرا'' لکھا، جو مجلّہ حضرت حسان نعت ایوارڈ کراچی کے شمارہ نمبر 2 میں صفحہ 107 تا 123 میں شائع ہوا۔ اپنے اس معلوماتی مضمون میں صرف 22 نعت گو شعرا کا تذکرہ جامع انداز میں مرتب کیا ہے۔ صحت معلومات اور درستگی کے حوالے سے یہ مضمون بڑے کاموں پر بھاری ہے۔ (ش۔ا)

30- آزاد، فتح پوری، محمد اسماعیل ڈاکٹر اردو شاعری میں نعت (ڈاکٹریٹ، دو جلدیں، 1992ء
اوّل ابتداء سے عہد محسن تک، دوم حالی سے حال تک)
ناشر: نسیم بک ڈپو، 25-جی بی مارگ، لکھنو، 260018، انڈیا

31- ادیب رائے پوری مشکوٰۃ النعت 1993ء
(اُردو میں عربی کی نعتیہ شاعری کا جائزہ)
ناشر: اے-837 بلاک ''ایچ'' شمالی ناظم آباد، کراچی

32- احمد، شہزاد کراچی کے نعت گو (تذکرہ) 1993ء
ناشر: مجلّہ اوج، لاہور، گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور، مجلّہ ''لیلۃ النعت'' کراچی
مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان ٹرسٹ گلبہار کراچی

33- احمد، شہزاد حیدرآباد (سندھ) کے نعت گو (تذکرہ) 1993ء
ناشر: مجلّہ اوج، لاہور، گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور و مجلّہ ''لیلۃ النعت'' کراچی
مرکزی گل بہار نعت کونسل پاکستان ٹرسٹ گلبہار کراچی

34- قاسم، محمد، سید پاکستان کے نعت گو شعراء (حصہ اوّل) 1993ء
ناشر: ہارون اکیڈمی 8/294 محمد مصطفےٰ کالونی، بلاک ایم، سیکٹر 1/2 11، اورنگی ٹاؤن کراچی

35- آفتاب نقوی، احمد، ڈاکٹر مجلّہ ''اوج'' (ہر دو نعت نمبر) 1992-93ء
ناشر: گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ، لاہور

36- محمود، راجا رشید غیر مسلموں کی نعت گوئی (تذکرہ و انتخاب) 1994ء
ناشر: اظہر منزل مسجد اسٹریٹ نمبر 5، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور-پاکستان

37- محمود، راجا رشید ☆ پاکستان میں نعت 1994ء
ناشر: طارق محمود، ایجوکیشنل ٹریڈرز پبلشرز-اُردو بازار، لاہور

☆ راجا رشید محمود کی کتاب ''پاکستان میں نعت'' 1994ء حضرت رشید وارثی مرحوم کی ذاتی اور قیمتی لائبریری سے اس فہرست میں شامل کی گئی ہے۔ (ش۔ا)

38- رئیس احمد[31] حریم نعت☆ 1995ء

ناشر: اقلیم نعت ٹی اینڈ ٹی فلیٹ فیز 5 شادمان ٹاؤن نارتھ کراچی

39- محمود، راجا رشید خواتین کی نعت گوئی (تذکرہ و انتخاب) 1995ء

ناشر: اظہر منزل مسجد اسٹریٹ نمبر 5، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور- پاکستان

40- قمر وارثی، اختر لکھنوی خوشبو سے آسماں تک (تذکرہ وردیفی انتخاب نعت) 1995ء

ناشر: دبستانِ وارثیہ، 12-ایل، 446، اورنگی ٹاؤن کراچی، فون 0213-6659285

41- احمد، شہزاد بارگاہِ رسالت کے نعت گو 1996ء

ناشر: ماہنامہ "حمد و نعت" کراچی، 24، نوشین سینٹر دوسری منزل اردو بازار کراچی

42- محمد سلیم چودھری شعرائے امرتسر کی نعتیہ شاعری 1996ء

ناشر: مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، 793، این، سمن آباد، لاہور

43- قمر وارثی جلوے حیات آراستہ (تذکرہ وردیفی انتخاب نعت) 1996ء

ناشر: دبستانِ وارثیہ، 12، ایل، 446، اورنگی ٹاؤن، کراچی، فون 0213-6659285

44- میرٹھی، نور احمد بہر زماں بہر زباں ﷺ 1996ء
(غیر مسلم شعراء کا عالمی نعتیہ تذکرہ)

ناشر: ادارہ فکر نو، کراچی-بی-35، 11/78، کورنگی کراچی، فون رہائش: 92-21-35062898

45- قمر وارثی آب و تابِ رنگ و نور (تذکرہ وردیفی انتخاب نعت) 1997ء

ناشر: دبستانِ وارثیہ، 12، ایل، 446، اورنگی ٹاؤن، کراچی، فون 0213-6659285

46- شاکر کنڈان اُردو نعت اور عساکرِ پاکستان 1997ء
(ماہنامہ نعت، کراچی، نومبر 1997ء)

ناشر: اظہر منزل مسجد اسٹریٹ نمبر 5، نیو شالامار کالونی، ملتان روڈ، لاہور

---

31 رئیس احمد (مرتب) حریم نعت اقلیم نعت شادمان ٹاؤن کراچی 1995ء ص 224

☆ رئیس احمد خوش الحان نعت خواں ہیں۔ محفل نعت کے آداب سے بخوبی واقف ہیں۔ پڑھنے پر آئیں تو سماں باندھ دیتے ہیں۔ نعت کا ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔ اپنی تمام تر ریاضتوں کو انہوں نے مرتبہ انتخاب "حریم نعت" میں مقید کر دیا ہے۔ یہ صرف محض انتخاب نعت ہی نہیں بلکہ نعت گو شعراء کے مختصر اور مستند کوائف سے بھی مالا مال ہے۔ نعت کے اچھے اور معیاری منتخبات میں اسے شامل کیا جا سکتا ہے۔ اقلیم نعت کراچی نے اسے 1995ء میں شائع کیا۔ یہ 224 صفحات پر مشتمل مجلد شائع ہوا ہے۔ خوب صورت اور معیاری نعتوں کے ساتھ اس میں شاعروں کے بارے میں مختصر معلومات کا خزانہ بھی موجود ہے۔ (ش۔ا)

47- طاہر سلطانی — اذانِ دیر (غیر مسلم حمد گو شعراء) — 1997ء

ناشر: ادارہ چمنستانِ حمد و نعت 38/26، بی ون ایریا، لیاقت آباد کراچی

48- صدیقی، مظفر عالم جاوید، ڈاکٹر — اُردو میں میلاد النبی (ڈاکٹریٹ) — 1998ء

ناشر: فکشن ہاؤس، 18 مزنگ روڈ، لاہور، فون: 7249218-7237430

49- قمر وارثی ☆ — جمال اندر جمال (تذکرہ و ردیفی انتخاب نعت) — 1998ء

ناشر: دبستانِ وارثیہ، 12، ایل، 446، اورنگی ٹاؤن، کراچی، فون 36659285

50- شاعر، حمایت علی ☆ — عقیدت کا سفر (سات سو سالہ نعتیہ شاعری کا جائزہ) — 1999ء

ناشر: دنیائے ادب، سی بی 45، الفلاح سوسائٹی، شاہ فیصل کالونی کراچی۔75230 پاکستان

51- طاہر سلطانی — حریم ناز میں صدائے اللہ اکبر (شاعرات کی حمد گوئی) — 1999ء

ناشر: ادارہ چمنستانِ حمد و نعت 38/26، بی ون ایریا، لیاقت آباد کراچی

52- نشیطؔ، یحییٰ، سید، ڈاکٹر — اُردو میں حمد و مناجات (حمدیہ نثری ادب) — 2000ء

ناشر: فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ، اُردو بازار کراچی

53- گوہر، سید شمیم احمد، ڈاکٹر — اُردو کا نعتیہ ادب (اور انتخاب، قصائد نعتیہ) — 2001ء

ناشر: سید حیات احمد، 183/127 چک، نیا حجرہ، الٰہ آباد، یوپی، انڈیا

54- عاصی کرنالی، ڈاکٹر — اُردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر (ڈاکٹریٹ) — 2001ء

ناشر: اقلیم نعت کراچی، B-50، سیکٹر 11۔اے نارتھ کراچی، کراچی 75850 پاکستان

☆ قمر وارثی کے اب تک 16 عدد ردیفی انتخاب نعت اور 3 عدد حمدیہ انتخاب شائع ہو چکے ہیں۔ مگر انہوں نے صرف ابتدائی چند منتخبات میں شعرا کے مختصر کوائف دیئے ہیں۔ بعد کے انتخاب سے اس خوب صورت معلوماتی روایت کو ختم کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ اگر یہ مختصر کوائف دینے کی روایت جاری رہتی تو اس کے آئندہ دور رس نتائج برآمد ہوتے۔ ہر انتخاب ہر شخص کے پاس موجود نہیں ہوتا۔ بعد میں شائع ہونے والے تمام ردیفی انتخاب نعت اس خوب صورت معلوماتی روایت سے محروم ہیں۔ (ش۔ا)

☆ حمایت علی شاعر نے ''صریر خامہ'' شعبہ اردو سندھ یونیورسٹی جامشورو کا علمی و ادبی مجلہ 1978ء میں ''نعت نمبر'' کے حوالے سے ترتیب دیا تھا۔ شعبہ نعت میں صریر خامہ کے نعت نمبر کی اہمیت مسلم اور مستند ہے۔ اس میں شامل مضامین فروغ نعت کا خوب صورت آغاز ہیں۔ اردو نعتیہ ادب میں کام کے لحاظ سے صریر خامہ کا نعت نمبر اولیت کا حقدار ہے۔ ''اردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال'' پہلی مرتبہ صریر خامہ کے نعت نمبر میں شائع ہو چکا ہے۔ بعد ازاں اسے کتابی شکل میں ''عقیدت کا سفر'' کے نام سے شائع کر دیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ''خوشبو کا سفر'' کے نام سے یہی سلسلہ ٹی وی سیریل کے حوالے سے بھی نشر ہوا، بلاشبہ مقبول عام پی ٹی وی سیریل تھا۔

55- شفقت رضوی، پروفیسر☆ اُردو میں حمد گوئی (چند گوشے) 2002ء

ناشر: جہان حمد پبلی کیشنز، 38/26 بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی 75900

56- شفقت رضوی، پروفیسر☆ اُردو میں نعت گوئی (چند گوشے) 2002ء

ناشر: جہان حمد پبلی کیشنز، 38/26 بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی 75900

57- قریشی، محمد اسحاق، ڈاکٹر☆ برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری (ڈاکریٹ) 2002ء

ناشر: مرکز معارف اولیاء، محکمہ اوقاف حکومت پنجاب، لاہور

☆ پروفیسر شفقت رضوی مرحوم نے شعبہ نعت کے حوالے سے کافی کام کیے ہیں۔ یہ تمام کام نعتیہ ادب میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ نے مختلف اوقات میں متفرق حمدیہ اور نعتیہ مضامین لکھے جنہیں علیحدہ علیحدہ کتابی شکل میں اردو میں حمد گوئی (چند گوشے) 2002ء اور اردو میں نعت گوئی (چند گوشے) 2002ء کے نام سے جہان حمد پبلی کیشنز کراچی نے شائع کیا ہے۔ دونوں کتابوں میں نام کا ابہام موجود ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ دونوں تحقیقی مقالے ہیں جو شاید نام کی مناسبت سے لکھے گئے ہوں، مگر یہ ایسا نہیں ہے۔ عام حمدیہ اور نعتیہ مضامین کو یہ نام دے دیئے گئے ہیں۔ جس سے آگے چل کر غلط فہمیوں کا امکان موجود ہے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلی غلط فہمی کی صرف ایک مثال ہم آپ کے سامنے پیش کررہے ہیں۔
چوہدری محمد یوسف ورک قادری نے ''فہرست کتب'' نعت لائبریری شاہدرہ (مطبوعہ نعت پبلی کیشنز لاہور 2006ء) شائع کی ہے۔ اس کے صفحہ 24 اور صفحہ 75 پر یوسف ورک قادری نے پروفیسر شفقت رضوی کی کتاب کا نام صرف ''اردو میں حمد گوئی'' اور ''اُردو میں نعت گوئی'' لکھا ہے۔ موصوف نے چند گوشے لکھنے کی زحمت گوارا ہی نہیں کی۔ یہ غلط روایت یونہی فروغ پاتی رہے گی۔ اب ایک عام اور ایک خاص آدمی اسے ''اردو میں حمد گوئی'' اور ''اردو میں نعت گوئی'' کے حوالے سے ایک تحقیقی کتاب ہی سمجھتا رہے گا۔ جب کہ یہ متفرق مضامین ہیں۔ جو مختلف اوقات میں تحریر کئے گئے تھے۔ بس صرف نام ''اردو میں حمد گوئی اور اردو میں نعت گوئی کے چند گوشے کا دے دیا گیا ہے۔ (ش۔ا)

☆ ''برصغیر پاک و ہند میں عربی نعتیہ شاعری'' پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی کا تحقیقی مقالہ ہے۔ جس پر فاضل مقالہ نگار کو پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ ڈی کی سند تفویض ہوئی۔ مصنف نے مستند مصادر و مراجع سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور کوئی بات بلا تحقیق نہیں لکھی۔ اس مقالے میں 3450 سے زائد حوالے اور حواشی موجود ہیں۔ یہ مقالہ ہمارے اسلامی ادب میں عربی نعتیہ شاعری کے حوالے سے بے پناہ اہمیت کا حامل ہے۔ بلاشبہ اس مقالے کے ذریعے برصغیر میں علم و ادب کے بہت سے گوشے پہلی بار منظر عام پر آئے ہیں۔ ڈاکٹر اسحاق قریشی ادب شناس، عربی شناس اور نعت شناس انسان ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موصوف نے اپنے موضوع کا حق ادا فرمایا ہے۔
ڈاکٹر اسحاق قریشی کا تحقیقی مقالہ 1000 صفحات پر مشتمل ہے۔ عام کتابی انداز سے بڑے سائز یعنی یہ مقالہ 8=17x27 میں شائع ہوا ہے۔ دسمبر 2002ء میں اسے مرکز معارف اولیاء محکمہ اوقاف حکومت پنجاب نے شائع کیا ہے۔
واضح رہے کہ مولانا شاہ محمد تبریزی نے بھی 2008ء میں ''عہد نبوی کی نعتیہ شاعری'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کا مقالہ پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری کی نگرانی میں شروع کیا۔ بعدازاں یہ مقالہ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری کی معاونت میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی کا یہ مقالہ ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ فاضل مقالہ نگار کا یہ کام راقم کی نظر سے گزرا ہے۔ سات ابواب پر مشتمل یہ مقالہ دیگر ذیلی عنوانات کے تحت بہت ضخیم ہے۔ عہد نبوی کی نعتیہ شاعری پر مشتمل اس مقالے کو ضرور شائع ہونا چاہئے تاکہ نعتیہ ادب میں ایک اور گرانقدر اور لائق توجہ مقالہ کا اضافہ ہوسکے۔ (ش۔ا)

☆ ''حمد و نعت کی بہاریں'' حفیظ تائب کا ایک مستقل سالانہ سلسلہ تھا۔ جسے وہ ہر سال ترتیب دیتے تھے۔ پھر وہ اسے نئے سال کے شروع میں شائع کیا کرتے تھے۔ انہوں نے چند سال کے یہ سلسلے مجھے روانہ کئے تھے۔ جسے میں نے مختلف رسائل و جرائد میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے)

58- اُجاگر، نثار علی — سدا بہار نعتیں — 2003ء

ناشر: دعوتِ اسلام پبلی کیشنز، ضربِ اسلام ہاؤس، 1/2 نزد آئی آئی چندریگر روڈ کراچی، فون 32623630

59- قمر رعینی — تذکرہ نعت گویانِ راولپنڈی، اسلام آباد — 2004ء

ناشر: انجم پبلشرز، راولپنڈی

60- طاہر سلطانی — اردو حمد کا ارتقاء (حمد گو شعراء کا تذکرہ) — 2004ء

ناشر: جہانِ حمد پبلی کیشنز، 38/26 بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی 75900

61- تائب، حفیظ ☆ — حمد و نعت کی بہاریں — 2004ء

ناشر: روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور میں قسط وار۔ مجلّہ لیلۃ النعت کراچی، میں یکجا شائع ہوا ہے۔

62- طاہر سلطانی — گلشنِ حمد (غیر مسلم حمد گو شعراء کا اولین تذکرہ) — 2005ء

ناشر: جہانِ حمد پبلی کیشنز، 38/26 بی ون ایریا، لیاقت آباد، کراچی 75900

63- شاکر کنڈان — نعت گویانِ سرگودھا — 2006ء

ناشر: ادارۂ فروغِ ادب، 132-بی، استقلال آباد، سرگودھا، موبائل: 0321-6004961

64- میرٹھی، نور احمد — گلبانگِ وحدت (غیر مسلم حمد گو شعراء کا تذکرہ) — 2007ء

ناشر: ادارہ فکرِ نو، کراچی۔ 11/78,35-B، کورنگی کراچی 74900، فون 92-21-35062898

شائع بھی کیا تھا۔ حمد و نعت کی بہاریں کا یہ سلسلہ مجلّہ ''لیلۃ النعت'' کراچی کے شمارہ نمبر 12، 2002ء میں بھی شائع ہوا تھا۔ لیلۃ النعت کراچی کے مجلّہ میں اس کا عنوان ''2002 عیسوی میں حمد و نعت کی بہاریں'' ہے۔ (ش۔ ا)

☆ نور احمد میرٹھی ''غیر مسلموں کی نعتیہ شاعری'' کے حوالے سے پہچانے جاتے تھے۔ انہوں نے غیر مسلموں کی نعتیہ شاعری کے علاوہ غیر مسلموں کی حمدیہ اور رثائیہ شاعری پر بھی قابلِ قدر کام کیے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی خدمات اس شعبے میں ایک سند کا درجہ رکھتی ہے۔ نور میرٹھی کے یہ کام صدیوں یاد رکھے جائیں گے۔

☆ ''گلبانگِ وحدت'' نور احمد میرٹھی کا مرتب کردہ ''غیر مسلم شعرا کا حمدیہ تذکرہ'' ہے۔ جس میں سلیقہ مندی اور نفاست کی کارفرمائی ہے۔ سرورق منفرد، جاذبِ نظر اور پرکشش ہے، گل بانگِ وحدت'' معنوی حوالے سے بھی بہت مستند ہے۔ غیر مسلم شعرا کے حوالے سے نور احمد میرٹھی نورِ سخن (انتخابِ نعت) اور غیر مسلم شعرا کا عالمی تذکرہ بہر زماں بہر زباں (صلی اللہ علیہ وسلم) پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ گلبانگِ وحدت میں 211 شعرا و شاعرات کا تذکرہ و حمدیہ منظوم کلام شامل ہے۔ نور میرٹھی نے کتاب کی معنویت بڑھانے میں اپنے سابقہ تجربات و مشاہدات کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ غیر مسلم شعرا کی فکری رنگت و رنگ وحدت دیکھ کر طمانیت محسوس ہوتی ہے۔ حمدیہ تذکرہ نگاری میں ایک وقیع اور یادگار تذکرے کا اضافہ ہو چکا ہے۔ جسے ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ (ش۔ ا)

65- میرٹھی، نوراحمد بوستانِ عقیدت (غیر مسلم شعراء کا رثائی کلام وتذکرہ) 2007ء

ناشر: ادارہ فکرنو، کراچی۔ 11/78,35-B، کورنگی کراچی 74900، فون 92-21-35062898

66- طاہر سلطانی خوشبوؤں کا سفر (تذکرہ نعت گویانِ پنجاب) 2007ء

ناشر: جہانِ حمد پبلی کیشنز، نوشین سینٹر، سیکنڈ فلور، روم نمبر 19، اردو بازار کراچی

67- قاسم، محمد، سید پاکستان کے نعت گو شعراء (حصہ دوم) 2007ء

ناشر: شبیر احمد انصاری، حرا فاؤنڈیشن پاکستان (رجسٹرڈ) کراچی۔ پی او بکس 7272 کراچی

68- رضا، محمد اکرم، پروفیسر قافلہ شوق کے مسافر 2007ء

(نعت گو شعراسے متعلق نعتیہ مضامین)

ناشر: فروغ ادب اکادمی، 88-بی، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ۔ فون 055-3251603

69- منہاس، عابد چکوال میں نعت گوئی 2008ء

ناشر کشمیر پبلی کیشنز اینڈ بک ڈپو، تلہ گنگ، چکوال

70۔ شوکت زریں چغتائی' ڈاکٹر [32] اردو نعت کے جدید رجحانات ☆ 2011ء

ناشر: بزم تخلیق ادب پاکستان' پوسٹ بکس نمبر 17667' کراچی 75300

مندرجہ بالا کتب میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بیان ہوئی ہے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری کا موضوع ارتقا پذیر ہے۔ اس موضوع پر بہت تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی نعتیہ کاوش تذکرہ نگاری کے حوالے سے شعبہ حمد و نعت میں باصرہ نواز ہوتی ہے۔ اس فہرست کے بعد اب رسائل و جرائد پر نظر ڈالتے ہیں۔

---

32 شوکت زریں چغتائی' ڈاکٹر اردو نعت کے جدید رجحانات بزم تخلیق ادب پاکستان' کراچی 2011ء ص 384

☆ "اردو نعت کے جدید رجحانات" ڈاکٹر شوکت زریں چغتائی کا تحقیقی مقالہ ہے شعبہ نعت میں یہ کسی خاتون کا غالباً سب سے پہلا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ جس پر انہیں "ڈاکٹریٹ" سے نوازا گیا ہے۔ یہ مقالہ 13 ابواب پر مشتمل ہے۔ ایک خاتون خانہ کے حوالے سے یہ کام سراہے جانے کے قابل ہے یہ مقالہ ڈاکٹر نجم الاسلام کی نگرانی میں مکمل ہوا 9 جون 2009ء کو محترمہ کا انتقال حیدر آباد سندھ میں ہو چکا ہے۔ یہ مقالہ ان کے انتقال کے دو سال بعد شائع ہوا ہے۔ اس مقالے میں صحیح خوانی کی بہت اغلاط ہیں۔ جس سے کہیں کہیں نفس مضمون بھی متاثر ہو رہا ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحبہ بقید حیات ہوتیں تو شاید اتنی زیادہ اغلاط اس مقالے میں شامل نہیں ہو سکتی تھیں۔ بیدل لائبریری بہادر آباد' کراچی کی اہم اور یادگار لائبریری سے یہ کتاب مجھے مطالعہ کے لئے دستیاب ہوئی ہے۔ برادرم طاہر قریشی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اس لائبریری تک پہنچایا۔ اس کے بہت محترم لائبریرین محمد زبیر صاحب اور امان صاحب دونوں آنے والے محققین کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے رہتے ہیں۔ بیدل لائبریری میں ایک گوشہ صبیح رحمانی کے نام سے بھی موجود ہے جس میں بڑی تعداد میں کتب نعت کی موجود ہیں۔ صبیح رحمانی کی یہ منفرد کاوش نعت ریسرچ سینٹر کراچی کے علاوہ ہے۔ (ش۔ا)

رسائل و جرائد اور نعت نمبروں کی نعتیہ تذکرہ نگاری

ابھی ہم نے آپ کے سامنے کتابی نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بیان کی ہے۔ اب ہم آپ کے سامنے مختلف رسائل و جرائد کے نعت نمبروں اور نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بیان کریں گے۔ ان رسائل و جرائد اور نعت نمبروں کا کردار اتنا وقیع اور اہم ہے کہ اس کے تذکرے کے بغیر نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ رسائل و جرائد اور یہ نعت نمبر و مجلّے آئے دن اپنی اشاعتوں میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کو نہ صرف مستحکم کر رہے ہیں بلکہ اس شعبے میں مستقل بنیادوں پر احسن طور پر خدمات بھی انجام دے رہے ہیں۔

صریر خامہ/ 1978ء

یہاں ہم سب سے پہلے ''صریر خامہ'' شعبہ اُردو سندھ یونیورسٹی جامشورہ کے علمی و ادبی مجلّہ کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں۔ حمایت علی شاعر کی ادارت میں شائع ہونے والا یہ ''نعت نمبر'' رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ/ 1978ء میں طبع ہوا ہے۔ شعبہ نعت میں ''صریر خامہ'' کی اہمیت مسلم اور مستند ہے۔ اس میں شامل مضامین فروغ نعت کا خوبصورت آغاز ہیں۔

نعت رسول کریم با آیات قرآن، از مولانا سید حسن مثنیٰ ندوی، صحابہ کرام کی نعت گوئی از ڈاکٹر ابوالفتح، اُردو نعت کے مطالعے از ڈاکٹر نجم الاسلام، ہندو شعراء بارگاہِ رسول میں از اظہر قادری، اُردو کے چند کمیاب میلاد نامے از سعید یہ نسیم، قدیم اُردو نعت گوئی از فہمیدہ شیخ، نعتیہ مجموعے اور دواوین عفت بانو، شگفتہ نسرین کے مضامین شعبہ نعتیہ تذکرہ نگاری کے لیے مفید معاون ہیں۔

نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے ''صریر خامہ'' کا سب سے اہم مقالہ ''اردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال[33]'' از حمایت علی شاعر ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اُردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال کا یہ جائزہ اُردو نعت کا مکمل احاطہ نہیں کرتا جس کا اظہار خود حمایت علی شاعر نے ابتدائی صفحات میں کیا ہے۔ اس کے باوجود اُردو نعت کے ابتدائی مطالعات میں یہ جائزہ اور انتخاب مثالی اہمیت کا حامل ہے۔ واضح رہے کہ بعد میں یہ جائزہ اور انتخاب علیحدہ سے کتابی شکل میں ''عقیدت کا سفر'' شائع ہو چکا ہے۔ اس کے ناشر دنیائے ادب سی بی 45، الفلاح سوسائٹی کراچی ہیں۔

مہک 1980ء[34]

مجلّہ مہک گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ 1980ء کا شائع کردہ ہے۔ مہک میں دیگر مضامین کے علاوہ یہ چند

---

33 شاعر، حمایت علی عقیدت کا سفر ناشر: دنیائے ادب الفلاح سوسائٹی کراچی، 1999ء ص 242
34 مفیض، گوجرانوالہ سہ ماہی نعت نمبر (مدیر اعلیٰ) محمد اقبال نجمی، جلد نمبر 15 شمارہ نمبر 24، 2005ء ص 516

اہم مضمون نعتیہ تذکرہ نگاری کے موضوع کو تقویت دے رہے ہیں۔

شعر جاہلی اور خیر القرون میں ارتقائے نعت از پروفیسر غلام رسول عدیم، ایرانی شعراء کی نعت گوئی از حسنین کاظمی، اردو نعت گوئی ایک جائزہ از پروفیسر محمد اقبال جاوید، ہندو شعراء بارگاہِ رسول میں از پروفیسر اظہر قادری۔ یہ مضامین ہمارے موضوع نعتیہ تذکرہ نگاری میں معاونت کا باعث ہیں۔

اس کے علاوہ یہ دو مضامین بھی نعتیہ تذکرہ نگاری کے لیے مفید ہیں جو تاجدارِ حرم اور امروز لاہور میں طبع شدہ ہیں۔[35]

i- بارگاہِ رسالت کے نعت گو شعراء	ناشخ سیفی	تاجدارِ حرم	1981ء
ii- علماء و مشائخ کا نذرانہ نعت	راجا رشید محمود	امروز، لاہور	1981ء

''شام و سحر نعت نمبر'' 1981ء[36]

ماہنامہ ''شام و سحر'' لاہور کے چھ عدد نعت نمبروں نے شعبہ نعت میں گرانقدر خدمات انجام دی ہیں۔ ماہنامہ شام و سحر لاہور کا پہلا نعت نمبر جنوری، فروری 1981ء کا مشترکہ شمارہ ہے۔ 400 صفحات پر محیط اس نعت نمبر کے مدیر اعلیٰ شیخ صفدر علی اور مدیر خالد بٹ ہیں۔ شام و سحر کے مدیر خالد بٹ کا اصل پیدائش نام خالد شفیق ہے۔ خالد شفیق کی بے مثال نعتیہ خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ شام و سحر کے نعت نمبر اور خالد شفیق دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

ماہنامہ ''شام و سحر'' لاہور کے ان نعت نمبروں میں زیادہ تر مضامین اور نعتیہ کلام لاہور کے شاعروں کا شائع ہوا ہے۔ ملک کے دیگر شہروں کی نمائندگی مفقود ہے۔ تاہم ان تمام باتوں کے باوجود ماہنامہ شام و سحر لاہور کے نعت نمبروں کی خدمات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اس ماہنامے میں اُردو اور پنجابی زبان میں مضامین شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس ماہنامے میں دیگر زبانوں سے متعلق بھی معلوماتی مضامین شائع ہوئے ہیں۔

ماہنامہ ''شام و سحر'' لاہور کے ان شائع شدہ نعت نمبروں میں دیگر اہم مضامین کے علاوہ شعبہ نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بھی مستحکم انداز میں بیان ہوئی ہے۔

35۔ مفیض گوجرانوالہ ص 517

36۔ شام و سحر، لاہور، ماہنامہ (پہلا نعت نمبر) (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی، جلد نمبر 7، شمارہ نمبر 2-1 جنوری۔ فروری 1981ء۔ 400 ص

شام وسحر کے نعت نمبروں میں دیگر مضامین کے علاوہ نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے بھی اہم اور وقیع مضامین شائع ہوئے ہیں جن کے تذکرے کے بغیر نعتیہ تذکرہ نگاری کے شعبے کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

تذکرہ عندلیبانِ ریاض رسول از نظیر لدھیانوی، عربی نعتیہ شاعری از خالد بزمی، فارسی میں نعتیہ کلام از علیم ناصری، پنجابی نعتیہ شاعری کا ارتقاء از حفیظ تائب، سندھی نعتیہ شاعری کا جائزہ از ڈاکٹر نواز علی شوق، پشتو میں نعت گوئی از خاطر غزنوی، اعترافِ عظمت رسول، ہندو شعراء کی نظر میں از خالد بزمی وغیرہ۔

تذکرہ عندلیبانِ ریاض رسول از نظیر لدھیانوی ہمارے موضوع کا احاطہ کرتا ہے۔ نعتیہ رسائل و جرائد اور نعتیہ مجلوں و نعتیہ نمبروں میں شائع ہونے والے مضامین میں زیادہ معلومات اور شرح و بسط کے ساتھ نظیر لدھیانوی نے اپنے موضوع کا حق ادا کیا ہے۔

''شام وسحر'' لاہور کے پہلے نعت نمبر کا یہ احوال تھا۔ اب ہم دیگر نعت نمبروں میں بھی صرف نمایاں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کو بیان کریں گے۔ وگرنہ یہ تمام کے تمام نعت نمبر انفرادی اور اجتماعی مضامین کے حوالے سے نعتیہ تذکرہ نگاری کے روایت کے امین ہیں۔

شام وسحر ''نعت نمبر 2'' لاہور کے تذکرہ نگاری کے مضامین بیک نظر ملاحظہ کیجئے واضح رہے کہ یہ شمارہ یعنی نعت نمبر 2 جنوری، فروری 1982ء کا طبع شدہ ہے۔ [37]

جدید اردو نعت گوئی۔ ایک جائزہ از تحسین فراقی، دکن میں اردو نعت گوئی کی روایت از خالد علیم، بلوچی میں نعت گوئی از کامل القادری، براہوی میں نعت گوئی از ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوی، کشمیری میں نعت گوئی از صابر آفاقی، گوجری نعت از غلام حسین اطہر، جدید پشتو ادب میں نعت گوئی از اشرف بخاری، تذکرہ عندلیبانِ ریاض رسول از نظیر لودھیانوی، لاہور کے نعت گو شعراء از محمد دین کلیم خاصے کی تحریریں ہیں۔

''شام وسحر'' لاہور کا تیسرا ''نعت نمبر'' جنوری، فروری 1983ء میں شائع ہوا۔ [38] جس کے نثری حصے میں نعت کے ضمن میں ڈاکٹر ریاض مجید کے ڈاکٹریٹ کے تحقیقی مقالے ''اردو میں نعت گوئی'' کے تین ابواب شائع ہوئے۔ محمد دین کلیم کا مضمون ''لاہور کے نعت گو شعراء'' بھی شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون تذکرہ نگاری کی نعتیہ روایت کا علمبردار ہے۔

''شام وسحر'' لاہور کا چوتھا ''نعت نمبر'' جنوری، فروری 1985ء میں شائع ہوا۔ [39] اس چوتھے نعت نمبر نے

37 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (دوسرا نعت نمبر) (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی، جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 2-1، جنوری فروری 1982ء، ص 416
38 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (تیسرا نعت نمبر (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی، جلد نمبر 9، شمارہ نمبر 2-1، جنوری، فروری 1983ء، ص 360
39 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (چوتھا نعت نمبر) (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی، جلد نمبر 11، شمارہ نمبر 2، جنوری فروری 1985ء، ص 392

اپنی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے فروغِ نعت گوئی کا اہم فریضہ انجام دیا ہے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے محمد دین کلیم کا مضمون ''بھولے بسرے نعت گو'' کافی اہمیت کا حامل ہے۔

''شام وسحر'' لاہور کا پانچواں ''نعت نمبر'' جنوری، فروری 1986ء میں شائع ہوا۔[40] اس پانچویں نعت نمبر میں دیگر مضامین کے علاوہ اُردو نعت میں صلوٰۃ وسلام از راجا رشید محمود، اُردو میں نعتیہ مخمس یا خمسہ از نظیر لدھیانوی اور اُردو نعت نگاری کا ایک جائزہ 1975ء تک از ڈاکٹر انور سدید بھی شامل ہے۔

''شام وسحر'' لاہور کا چھٹا ''نعت نمبر'' جنوری، فروری 1987ء کا طبع شدہ ہے۔[41] شام وسحر کا یہ آخری نعت نمبر اپنی ضخامت کے لحاظ سے ''شام وسحر'' کا سب سے بڑا نعت نمبر ہے۔ یہ شمارہ 628 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس چھٹے نعت نمبر میں دیگر مضامین کے علاوہ اُردو شاعری میں نعتیہ شہر آشوب کی روایت از ڈاکٹر تحسین فراقی، عدم سایہ حضور اور شعراء از راجا رشید محمود، اُردو شاعرات کی نعت گوئی از خالد علیم اور انور جمال کا مضمون ''ملتان کے نعت گو'' شامل ہے۔

میں نے بہت زیادہ اختصار سے کام لیتے ہوئے ماہنامہ ''شام وسحر'' لاہور کے نعت نمبروں سے نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کی جانب صرف اشارے کیے ہیں۔ تاکہ تذکرہ نگاری کی نعتیہ روایت کی واضح شکل ہمارے سامنے آسکے۔

ماہنامہ ''شام وسحر'' لاہور نے خالد شفیق کی ادارت ونگرانی میں دنیائے نعت کو یہ چھ اہم اور وقیع نعت نمبر عطا کیے جو یادگار رہیں گے۔ ان سے استفادہ بھی کیا جاتا رہے گا۔ خالد شفیق کے ساتھ ساتھ ہمیشہ شام وسحر کے نعت نمبروں کو بھی یاد رکھا جائے گا۔ نعت نمبروں کی تاریخ میں یہ ابتدائی اور سب سے زیادہ ضخامت والے نعت نمبر ہیں۔

نقوش ''رسول نمبر'' لاہور (جلد دہم) 1984ء

نقوش ''رسول نمبر'' لاہور[42] کی یوں تو مکمل 13 جلدیں منثور نعت کا عظیم ومنفرد خزانہ ہیں مگر یہ دسویں منظوم ومنثور جلد عام طبع شدہ انتخابی مجموعہ ہائے نعت نظم ونثر سے قطعی مختلف ہے۔ اس میں وہ سب کچھ موجود

---

40 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (پانچواں نعت نمبر) (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی، جلد نمبر 12، شمارہ نمبر 2-1 جنوری، فروری 1986ء ص 380

41 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (چھٹا نعت نمبر) (مدیر اعلیٰ)، شیخ صفدر علی، جلد نمبر 13، شمارہ نمبر 2-1، جنوری فروری 1987ء، ص 668

42 نقوش، لاہور، رسول نمبر (جلد دہم) (مدیر) محمد طفیل، شمارہ نمبر 130، جنوری 1984ء ص 756

ہے جس سے آج تک نعتیہ ادب تشنہ رہا۔ نقوش لاہور نے ادبی و علمی لحاظ سے یادگار اور تاریخی کارنامے مختلف شاہکار نمبروں کی صورت میں انجام دیئے ہیں۔ 756 صفحات پر مشتمل یہ دسویں جلد اُردو نعت کا قیمتی سرمایہ ہے جو بجا طور پر ''نعت نمبر'' کی دنیا میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ☆

بلاشبہ نقوش کا تیرہ جلدوں پر مشتمل ''رسول نمبر'' اسلامی دنیا کے لیے ایک سدابہار تحفہ ہے۔ یہ عظیم اور گرانقدر سرمایہ اُردو زبان میں موجود ہے جس میں اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کی مکمل زندگی کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ بالیقین یہ ایک وقیع اور ممتاز ترین کاوش ہے جسے صدیوں یاد رکھا جائے گا۔

نقوش ''رسول نمبر'' جلد دہم میں دیگر خوبصورت اور قابل ذکر مضامین کے علاوہ اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے بھی قابل قدر مضامین ہیں جو بلاشبہ اس شعبے میں ایک قابل قدر اضافہ ہیں۔

شاکر علیمی	اُردو نعت پر قرآن و حدیث کے اثرات	نقوش، لاہور	1984ء
خورشید، فضل حق	اُردو کے نعتیہ گلدستے	" " "	1984ء
شفا، محمد یحییٰ خان	عربی زبان میں نعتیہ کلام	" " "	1984ء
یزدانی، عبدالحمید	فارسی زبان میں نعتیہ کلام	" " "	1984ء
تائب، حفیظ	اُردو زبان میں نعتیہ کلام	" " "	1984ء

ماہنامہ ''نعت'' لاہور، جنوری 1988ء

ماہنامہ ''نعت'' لاہور [43] کا آغاز جنوری 1988ء سے ہوا۔ اس کے ایڈیٹر راجا رشید محمود ہیں۔ جن کا لحہ لحہ فروغ نعت، ترقی نعت، ترویج نعت، تدوین نعت اور تحریک نعت سے عبارت ہے۔ ماہنامہ نعت لاہور اپنے روزِ اوّل سے تادم تحریر راجا رشید محمود کی ادارت میں پوری آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔

ماہنامہ نعت کا ہر شمارہ ایک خصوصی شمارہ کی حیثیت سے شائع ہوا کرتا ہے۔ راجا رشید محمود شعبہ نعت کے پرانے اور منجھے ہوئے کارکن ہیں۔ نعت کے شعبے میں ہمیشہ مثالی اور منفرد کام کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ راجا

☆ نقوش، رسول نمبر کی یوں تو مکمل 13 جلدیں منثور نعت کا عظیم و منفرد خزانہ ہیں۔ مگر یہ دسویں منظوم جلد عام طبع شدہ، انتخابی مجموعہ ہائے نعت سے قدرے مختلف ہے۔ اس میں وہ سب کچھ موجود ہے۔ (اس دور کے لحاظ سے) جس سے آج تک نعتیہ ادب محروم رہا اور بجا طور پر اس نقوش رسول نمبر کو نثر و نظم ہر دو شعبہ جات میں نعت رسول کا مستند مجموعہ کہا جا سکتا ہے۔ (ش۔ا)

43 نعت لاہور ماہنامہ (مدیر) راجا رشید محمود جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 1 جنوری 1988ء ص 112

وارثیوں کی نعت	" " " "	اگست 1990ء
یا رسول اللہ (مرتبہ: محمد صادق قصوری)		نومبر 1993ء
خواتین کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی) ☆	" " " "	جولائی، اگست 1995ء
غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی) ☆	" " " "	نومبر 1995ء
ضلع اٹک کے نعت گو (مرتبہ: صابر حسین شاہ بخاری) ☆	" " " "	دسمبر 1996ء
گجرات کے پنجابی نعت گو شعراء (مرتبہ: ڈاکٹر منیر احمد سلیچ)	" " " "	ستمبر 1997ء
اُردو نعت اور عساکر پاکستان (مرتبہ: شاکر کنڈان)	" " " "	نومبر 1997ء
ضلع گجرات کے اردو نعت گو شعراء (مرتبہ: ڈاکٹر منیر احمد سلیچ)	" " " "	فروری 1998ء
نعت اور ضلع سرگودھا کے شعرا (مرتبہ: شاکر کنڈان)	" " " "	اگست 1998ء

دیئے گئے ہیں۔ جس سے شاعر کی فکر اور قدرت شعر کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اردو کے صاحب کتاب نعت گو کے چار حصے مختلف اوقات میں نعت، لاہور کی اشاعتوں میں شائع ہوئے۔ اس سلسلے کا آخری حصہ جولائی 1990 میں شائع ہوا۔ یہ تذکرہ 448 صفحات پر مشتمل ہے۔ تذکرہ کی ترتیب حروف تہجی کے انداز میں ہے۔

☆ ''خواتین کی نعت گوئی'' ماہنامہ نعت لاہور کی خصوصی اشاعت ہے جس میں راجا رشید محمود نے 229 نعت گو خواتین کا تذکرہ جامع اور معلوماتی انداز میں کیا ہے۔ اس تذکرہ کی نمایاں خوبیوں میں اہم حوالوں سے مزین 28 صفحات کا تحقیقی مقدمہ، مدیر کی شعبہ نعت سے قوی وابستگی اور بنیادی معلومات کا آئینہ دار ہے جس میں 42 حواشی و تعلیقات بھی معلومات کا سبب ہیں۔ ''خواتین کی نعت گوئی'' کا یہ تذکرہ 448 صفحات پر مشتمل ہے۔ اگر خواتین کی نعتیہ شاعری سے متعلق کافی معلومات درکار ہوں تو اس تذکرہ کا مطالعہ بہت مفید ہوگا۔ (ش۔ا)

☆ راجا رشید محمود نے ''غیر مسلموں کی نعت گوئی'' کے حوالے سے بھی خاطر خواہ کام کیا ہے۔ ماہنامہ ''نعت'' لاہور کی یہ اشاعت خصوصی نومبر 1995ء میں شائع ہو چکی تھی۔ جب کہ بعد میں 1996ء میں نور احمد میرٹھی کا غیر مسلموں کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے شائع ہونے والا عالمی تذکرہ بہر زماں بہر زباں شائع ہوا تھا۔ راجا رشید محمود نے غیر مسلموں کی نعت گوئی کے سلسلے میں تحقیق نعت کا باب رقم کیا ہے۔ ''غیر مسلموں کی نعت گوئی'' میں 189 ہندوؤں، 16 سکھوں، 4 عیسائیوں اور 7 مرزائیوں کی نعت گوئی کا ذکر کیا ہے۔ اس تذکرہ کا محاکمہ و تجزیہ، مقدمہ اور دیباچہ وافر معلومات کا ذریعہ ہیں۔ (ش۔ا)

☆ ماہنامہ ''نعت'' لاہور جنوری 1988ء سے راجا رشید محمود کی سرپرستی و ادارت میں آب و تاب کے ساتھ جاری ہے۔ ماہنامہ نعت لاہور کے ساتھ شعبہ نعت کے کئی اہم افراد شامل ہیں۔ جن کے تحریر کردہ پر مغز مقالات اردو کے نعتیہ ادب میں فقید المثال کارنامے ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر حضرات نے ماہنامہ نعت لاہور کے کئی اہم شمارے بھی راجا رشید محمود کی نگرانی میں ترتیب دیئے ہیں۔ ماہنامہ نعت لاہور کے خصوصی شمارے مرتب کرنے والوں کا نام صرف ایک مرتبہ موجودہ شمارہ میں تو ضرور شامل ہوتا ہے۔ مگر ماہنامہ نعت کی مسلسل شائع ہونے والی فہرست میں ان کے نام کہیں نظر نہیں آتے۔ جس کی تشنگی اکثر محسوس کی جاتی ہے۔ اگر راجا صاحب ''ضلع اٹک کے نعت گو مرتبہ صابر حسین شاہ بخاری اور اسی طرح دیگر مرتبین کے نام شائع فرما دیا کریں تو اس کام کی اہمیت اور بھی دوچند ہو سکتی ہے مزید افراد اس کام کی جانب اپنی خدمات پیش کر سکتے ہیں۔ (ش۔ا)

کراچی کے شعراءِ نعت (مرتبہ: شاکر کنڈان)	"	"	"	"	جنوری 1999ء
سندھ کے نعت گو (مرتبہ: شاکر کنڈان)	"	"	"	"	دسمبر 2000ء
راولپنڈی شہر کے نعت گو (مرتبہ: شاکر کنڈان)	"	"	"	"	دسمبر 2001ء
اسلام آباد کے نعت گو (مرتبہ: شاکر کنڈان)	"	"	"	"	مارچ 2003ء
شاعرانِ نعت	"	"	"	"	جنوری 2009ء
مدحت سرایانِ حضور	"	"	"	"	مئی 2009ء

آپ نے ماہنامہ ''نعت'' لاہور کی نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت ملاحظہ کی۔ ہم نے راجا رشید محمود کے گرانقدر اور لاجواب 'تحائف نعت'' سے چند چیزیں آپ حضرات کے ذوق طبع کی نذر کی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں کہ راجا صاحب بجاطور پر ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے راجا رشید محمود کی نمایاں خدمات کو ہمیشہ خراجِ تحسین پیش کیا جاتا رہے گا۔

مجلّہ ''اوج'' لاہور 93-1992ء

ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید وہ خوش نصیب اور مقبولِ بارگاہ انسان تھے کہ جنہوں نے شعبہ نعت کو دو عظیم یادگار تحفے مجلّہ ''اوج'' لاہور یعنی دو نعت نمبروں کی شکل میں عطا کیے۔ [44] دنیائے نعت اس پر جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔ اتنا عظیم الشان اور فقید المثال تاریخی کارنامہ نعت کے موضوع پر انجام دینے والی کوئی دوسری شخصیت ہمارے سامنے موجود نہیں۔ یہ اعزاز وافتخار پروفیسر ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید کے ماتھے کا جھومر ہے جو ہمیشہ دونوں نعت نمبروں کی صورت میں سجا رہے گا۔

مجلّہ ''اوج'' لاہور کے دونوں نعت نمبروں میں شعبہ نعت کے تمام موضوعات کا احاطہ کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ آپ کو نعت کے جس موضوع پر جو مواد درکار ہو، وہ آپ کو اس میں ضرور مل جائے گا۔ ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی یہ کاوش ہمہ جہت ہے۔ مجلّہ ''اوج'' کے دونوں نعت نمبر شعبہ نعت کو محیط کیے ہوئے ہیں۔ اتنا شاہکار اور مثالی کام اس سے پہلے نہ اس کے بعد ابھی تک ہو سکا ہے۔

اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے ''اوج'' نعت نمبر 1 میں ''نگر نگر میں نعت'' کے عنوان سے دیگر

---

44 ''اوج'' لاہور مجلّہ (نعت نمبر 1 اور 2) ترتیب و تدوین آفتاب احمد نقوی ڈاکٹر 93-1992ء ص 720

علاقوں میں ہونے والے نعت کے کام یکجا ہوئے ہیں۔اس کی کوئی دوسری مثال ہمیں پورے نعتیہ ادب میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ سب تذکرے ہیں جو مختلف نعتیہ تذکرہ نگاروں نے گاہے بگاہے تالیف کیے تھے جسے ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید کی تحریک پر یکجائی نصیب ہوئی۔اس میں بعض تذکرہ نگاروں سے ڈاکٹر صاحب نے ذاتی تعلقات استعمال کرتے ہوئے نئے تذکرے لکھوائے تھے۔

اردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے اتنے سارے تذکرے سوائے مجلّہ ''اوج'' لاہور کے نعت نمبروں کے علاوہ کہیں اور موجود نہیں۔ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اوج کے نعت نمبر کتابی انداز میں نہیں بلکہ بڑے سائز 8=20x30 کے مجلّہ انداز میں شائع ہوئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ مواد ان صفحات کی زینت ہے۔ان تمام تذکروں کی یکجائی کئی سو صفحات پر مشتمل ہے۔اگر ان تذکروں کو شائع کیا جائے تو ایک عظیم اور ضخیم تذکرہ معرض وجود میں آسکتا ہے جس کی کوئی دوسری نظیر ہمارے سامنے موجود نہیں ہوگی۔

مجلّہ ''اوج'' لاہور (نعت نمبر 1) [45]

یہ مجلّہ ''اوج'' 720 صفحات پر مشتمل ہے۔جس سے پہلے ہم ''نگر نگر میں نعت'' کے عنوان سے دیگر علاقوں میں کیے گئے نعتیہ تذکروں اور تذکرہ نگاروں کا ذکر کر رہے ہیں۔یہ تذکرے ہر حوالے سے شعبہ نعت میں کلیدی حیثیت کے حامل ہیں۔

کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر ☆	بلوچستان میں فارسی کے نعت گو	180 تا 182

---

45 اوج، لاہور، مجلّہ (نعت نمبر 1) (ترتیب و تدوین) ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، (گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ) جلد اول 1992-93ء، ص 720

☆ ڈاکٹر انعام الحق کوثر مرحوم نے بلوچستان کے حوالے سے بہت قابل قدر نعتیہ کام متعارف کروائے ہیں۔ان کا سب سے اہم کارنامہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں'' ہے۔1983ء میں اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور نے اسے شائع کیا ہے۔432 صفحات پر مشتمل یہ کتاب اپنے موضوع کا حق ادا کرتی نظر آتی ہے۔قیام پاکستان کے بعد اردو نعت کے ارتقا کی رفتار میں تیزی آئی اور بلوچستان بھی نعت گوئی سے فیض یاب ہوا۔بلوچستان میں مروجہ زبانوں یعنی براہوئی، بلوچی، پشتو، فارسی اور اردو کے قدیم و جدید شعرا ثنائے خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ مصروف عمل رہے، ڈاکٹر انعام الحق کوثر کی یہ کتاب انہی کیفیات اور حقائق کو مدلل اور تحقیقی انداز میں پیش کر رہی ہے۔(ش۔ا)

کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر	بلوچستان میں پشتو کے نعت گو	183 تا 186
راشدی، وفا، ڈاکٹر [46]	سندھ میں اُردو نعتیہ شاعری	194 تا 206
احمد، شہزاد	حیدر آباد (سندھ) کے نعت گو	207 تا 219
صدیقی، محمود شرف،	لاڑکانہ میں نعتیہ شاعری	220 تا 222
احمد، شہزاد	کراچی میں نعت رسول	223 تا 246

اب ہم آپ کے سامنے "پنجاب میں نعت" کے عنوان سے مجلّہ اوج نعت نمبر 1 کے کارہائے نمایاں پیش کر رہے ہیں۔ ان تمام تذکروں اور تذکرہ نگاری کی قوس وقزح سے آپ موضوع کی وسعت کا بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔

عاصی کرنالی، پروفیسر، ڈاکٹر ☆	ملتان میں فروغ نعت	248 تا 250
جعفر بلوچ، پروفیسر [47]	مظفر گڑھ، لیہ کے نعت گو	251 تا 261
فیروز شاہ محمد پروفیسر [48]	میانوالی میں نعت نگاری	262 تا 271
قمر حجازی	اوکاڑہ میں نعتیہ شاعری	272 تا 183

46 وفا، راشدی ڈاکٹر، بنگال میں اردو (تذکرہ) ناشر، مکتبہ اشاعت اردو حیدر آباد (سندھ) بار اول جنوری 1955ء، ص 296
وفا راشدی، ڈاکٹر، تذکرہ علمائے سندھ، ناشر: مکتبہ اشاعت اردو طیر کراچی، بار اول 2000ء، ص 232
ڈاکٹر وفا راشدی کی کتاب تذکرہ علمائے سندھ کے آخری صفحہ 232 پر "مطبوعہ تصنیفات وتالیفات...... ڈاکٹر وفا راشدی کی فہرست میں "کیف وعرفاں" 1961ء کا بھی پتہ چلتا ہے۔ "کیف وعرفاں، حمد، نعت، مناقب کا روح پرور گلدستہ" والی عبادت درج ہے۔ (ش۔ا)

☆ ڈاکٹر عاصی کرنالی مرحوم اردو نعتیہ ادب کے وہ دوسرے خوش نصیب پاکستانی تھے کہ جنہوں نے "اردو حمد ونعت پر فارسی شعری روایت کا اثر" کے عنوان سے پی ایچ ڈی کے لئے مقالہ لکھا۔ "ڈاکٹریٹ" کے لئے لکھا جانے والا یہ مقالہ اقلیم نعت کراچی نے 2001ء میں شائع کیا۔ پانچ ابواب پر مشتمل یہ مقالہ حجم اور وزن زیادہ ہونے کے باوجود توجہ حاصل نہ کر سکا۔ موصوف کی خوشامدانہ تحریر کا رنگ مقالے پر بھی غالب رہا۔ ڈاکٹر صاحب نے اردو کی نعتیہ شاعری کے حوالے سے کتابی صورت میں بہت خدمات انجام دی ہیں۔ جس سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی نعتیں اور نعتیہ شعری مجموعے آج بھی توجہ کا باعث ہیں۔ (ش۔ا)

47 جعفر بلوچ، پروفیسر، بیعت ناشر: یونیورسل بکس 40، اردو بازار، لاہور، 1989ء ص 112
پروفیسر جعفر بلوچ مرحوم معروف نعت گو شعرا کی صف میں شامل تھے۔ "اردو شاعری میں حمد و مناجات" کے موضوع پر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ ڈی کر رہے تھے۔ موضوع بہت اہم اور اہمیت کا حامل تھا مگر موصوف اس موضوع پر پی ایچ ڈی نہ کر سکے۔ (ش۔ا)

48 فیروز شاہ، محمد، پروفیسر، باد ضو آرزو، ناشر پنڈی اسلام آباد سوسائٹی، راولپنڈی 2004ء ص 120

عاطف، اخلاق [49]	سرگودھا میں نعتیہ شاعری	284 تا 286
نجمی، محمد اقبال ☆	گوجرانوالہ کے نعت گو شعراء	287 تا 302
شبیر، رانا غلام، ڈاکٹر	جھنگ کی نعتیہ شاعری	303 تا 320
صدیقی، عادل، پروفیسر	شعرائے سیالکوٹ اور اُردو نعت	321 تا 339
نقوی، عمران	فروغِ نعت میں لاہور کا کردار	340 تا 342
قادری، شبیر احمد، پروفیسر، ڈاکٹر ☆	فروغِ نعت میں فیصل آباد کا کردار	343 تا 349
شاہد، محمد ریاض	جڑانوالہ کی پنجابی نعت	350 تا 352
مقبول، میاں ظفر	شیخوپورہ کے نعت گو	353 تا 362
سلیم چوہدری، محمد، پروفیسر ☆	امرتسر کے چند نعت گو	363 تا 371

اوج کے نعت نمبر 1 میں آپ نے اردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کو ملاحظہ فرمایا۔ جس کا تعلق صوبہ پنجاب سے تھا۔ اس میں سے بعض تذکرے تو بہت ضخیم ہیں جس میں شعرائے کرام کی بھی کثیر تعداد موجود ہے جو تذکرے مختصر بھی ہیں تو ان میں جامعیت کا پہلو ضرور موجود ہے۔ یہ اپنے عنوان کے تحت مزید کام کرنے والوں کو مہمیز فراہم کرتے ہیں۔ ان مختصر جامع تذکروں کی مدد سے ان علاقوں پر تفصیلی، تحقیقی اور معلوماتی کام کو

---

49 نجمی، محمد اقبال، آپ کی باتیں، ناشر، فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ، 1988ء ص 64

☆ محمد اقبال نجمی فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ کے روحِ رواں ہیں۔ متعدد حمد و نعت کی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ تمام صلاحیتیں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ کے لئے بروئے کار لائی جا رہی ہیں۔ سہ ماہی مفیض، گوجرانوالہ کے کئی خصوصی نمبر شائع کر چکے ہیں۔ مفیض حمد نمبر 1، مفیض حمد نمبر 2، مفیض نعت نمبر 1 اور مفیض "نعت تبصرہ نمبر" 2008ء اس حوالے سے سرفہرست ہیں۔

☆ ڈاکٹر شبیر احمد قادری شعبہ نعت کے متحرک خدمت گزار ہیں۔ متعدد ذرائع اور حوالے سے نعتیہ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ تمام حوالے شعبہ نعت سے ہی منسلک ہیں۔ "حافظ لدھیانوی کی نثر اور شاعری" کے موضوع پر 2007ء میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ اردو سے پی ایچ ڈی کر چکے ہیں۔ یہ مقالہ پاکستان کے سب سے پہلے نعتیہ پی ایچ ڈی کرنے والے خوش نصیب پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید (اردو میں نعت گوئی 1990ء) کی نگرانی میں مکمل ہوا۔ ڈاکٹر شبیر قادری کا یہ مقالہ حافظ لدھیانوی کی شخصیت و خدمات کے لحاظ سے ایک نایاب دستاویز ہے۔ سات ابواب پر مشتمل یہ اہم اور قابل ذکر مقالہ ابھی تک تشنۂ طبع ہے۔

☆ پروفیسر محمد سلیم چوہدری نے "شعرائے امرتسر کی نعتیہ شاعری" کے عنوان سے ایک تذکرہ مرتب کیا ہے۔ 336 صفحات پر مشتمل یہ تذکرہ، 1996ء میں مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور سے شائع ہوا۔ پروفیسر سلیم چوہدری تاریخ کے استاد تھے۔ گورنمنٹ کالج راوی روڈ شاہدرہ لاہور سے وابستگی رہی۔ موصوف خود تو پاکستان میں پیدا ہوئے مگر ان کے آباؤ اجداد کا تعلق امرتسر سے تھا۔ انہوں نے امرتسر کے علمی و ادبی کارناموں کے جائزے کا آغاز نعت جیسی بابرکت صنف سے کیا ہے۔ مدحتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے شعرائے امرتسر کی نعتیہ شاعری ایک مستند تذکرہ ہے۔ جسے نعتیہ ادب میں قرار واقعی اہمیت حاصل ہے۔ (ش۔ا)

آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔

مجلّہ اوج نعت نمبر1 کا سب سے زیادہ وقیع اور تازہ ترین کام ''نعت گوشعراء سے قلمی مذاکرہ'' ہے۔ یہ قلمی مذاکرہ شعرائے کرام کے بارے میں بنیادی اور اہم ترین معلومات سے آگاہی کا سبب ہے۔ صفحہ 399 سے شروع ہونے والا یہ قلمی مذاکرہ صفحہ 720 پر اختتام پذیر ہوا ہے۔ جس میں نعت گوشعرائے کرام کی تعداد 141 اور صفحات کی تعداد 321 ہے۔

نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے یہ بہت اہم کام ہے جس کی اہمیت ہر دور میں مسلّم رہے گی۔ مجلّہ اوج کے مرتب ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید نے ''نعت گوشعراء سے قلمی مذاکرہ'' کے لیے بہت ساری دل آزار مشکلات کو برداشت کیا تھا۔ اس قلمی مذاکرہ کے لیے ایک ایک شاعر کو کئی کئی خطوط لکھے تب کہیں جا کر اکثر شعرائے کرام متوجہ اور متحرک ہوئے۔ بعض نے تو جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ بہت ساری مشکلات کے بعد یہ تذکرہ قلمی مذاکرہ کی صورت میں یکجا ہوا۔

نقوی، آفتاب احمد، ڈاکٹر	نعت گوشعراء سے قلمی مذاکرہ	399 تا 720

ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کا نعت گوشعراء سے یہ قلمی مذاکرہ بجّن رجپوری (لاہور) سے شروع ہو کر عزیز الدین خاکی (کراچی) پر اختتام پذیر ہوا ہے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کو بیان کرتے ہوئے ہم نے انتہائی اختصار کی حدوں کو چھوا ہے ورنہ یہ موضوع اپنے دامن میں بہت وسعت رکھتا ہے۔

مجلّہ ''اوج'' لاہور (نعت نمبر2) [50]

مجلّہ ''اوج'' لاہور نعت نمبر2 بھی 736 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں بھی نعتیہ ادب کا بیش بہا منتشر خزانہ یکجا کیا گیا ہے۔ اوج کے دونوں نعت نمبر اپنی مثال آپ ہیں۔ دونوں پر سیر حاصل گفتگو ہو سکتی ہے مگر ہمارا مقصود صرف نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بیان کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم صرف تذکرہ نگاری سے متعلق نعتیہ مضامین کو اجاگر کر رہے ہیں۔

حسرت، محمد یونس، پروفیسر	غیر منقوط نعتیہ شاعری–ایک جائزہ	61 تا 76

---

50 اوج، لاہور، مجلّہ (گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ) (نعت نمبر2) (ترتیب و تدوین) ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی، جلد دوم، 93-1992ء، ص736

میرٹھی، نور احمد	صاحب دیوان شاعرات کی نعت گوئی	114 تا 118
صمدانی، تابش [51]	میرے بزرگوں کی نعتیہ شاعری	125 تا 132
شاکر، امجد علی	اُردو بارہ ماسے میں نعت رسول	133 تا 137

مجلّہ اوج نعت نمبر 2 میں ''عربی نعت گوئی'' کے حوالے سے قابل قدر مضامین بھی شائع ہوئے ہیں۔ ان مضامین میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت بدرجہ اتم موجود ہے جس سے ہمیں اُردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کیساتھ ساتھ عربی میں نعت گوئی سے بھی آگاہی حاصل ہو رہی ہے۔

آسی، محمد حسین، پروفیسر [52]	صحابہ کبار کی نعت نگاری	210 تا 218
نوری، محمد محب اللہ، صاحبزادہ [53]	عربی مولودنامے	219 تا 228
شفا، محمد یحییٰ، خان، حکیم ☆	عربی زبان میں نعتیہ کلام	229 تا 248
قریشی، محمد اسحاق، پروفیسر، ڈاکٹر	برصغیر کی عربی نعتیہ شاعری - ایک جائزہ	249 تا 277

مجلّہ اوج نعت نمبر 2 میں ''پنجابی نعت'' (مطالعہ و انتخاب) کے عنوان سے مضامین شامل اشاعت ہیں۔ یہ مضامین بھی نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کے شاہد ہیں۔

نقوی، آفتاب احمد، ڈاکٹر ☆	پنجابی نعت میں مدینۃ الرسول کا ذکر	279 تا 283
رسالو، راجا	پنجابی شاعری میں واقعہ معراج شریف	284 تا 289

---

51 تابش صمدانی برگ ثنا، ناشر، خلیل صمدانی اکادمی ملتان 1988ء، ص 128
تابش صمدانی مرحبا سیدی ناشر، خلیل صمدانی اکادمی ملتان 2002ء، ص 160

52 آسی، محمد حسین، پروفیسر، نغمات میلاد، ناشر: مکتبہ نقش لاثانی شکرگڑھ، سن ندارد، ص 80

53 نوری، محمد محب اللہ، صاحبزادہ، ارمغان محبت، ناشر: فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور اوکاڑا، جون 2009ء، ص 144
نور الحبیب، بصیر پور، ماہنامہ (مدیر اعلیٰ) صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، جلد نمبر 19، شمارہ نمبر 1، جنوری 2007ء، ص 96

☆ حکیم محمد یحییٰ خان شفا کا یہ مضمون ''عربی زبان میں نعتیہ کلام'' اس سے پہلے نقوش، لاہور، رسول نمبر، جلد دہم صفحہ 121 تا 145 میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ اوج، لاہور، کے اس نعت نمبر 2 میں اسے من و عن شائع کیا گیا ہے۔ (ش۔ا)

☆ ''پنجابی نعت'' (تحقیقی تے تنقیدی جائزہ) ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی مرحوم کا تحقیقی مقالہ ہے، جس پر مقالہ نگار کو پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ''ڈاکٹریٹ'' کی سند سے نوازا ہے۔ پاکستان پنجابی ادبی بورڈ 17/15 آؤٹ فال روڈ لاہور نے اسے پہلی مرتبہ نومبر 2005ء میں شائع کیا۔ یہ تحقیقی مقالہ محکمہ اطلاعات، ثقافت یوتھ افیئرز اور اکادمی ادبیات پاکستان اسلام آباد کی مالی معاونت سے اشاعت پذیر ہوا۔ نو ابواب پر مشتمل یہ مقالہ 384 صفحات پر مشتمل ہے۔ شاید صفحات کم کرنے کی وجہ سے اسے اخباری انداز میں شائع کیا گیا ہے۔ پنجابی زبان میں لکھا جانے والا یہ مقالہ ''پنجابی نعت'' کے حوالے سے تحقیقی و علمی اور تنقیدی جائزہ بنیادی معلومات کا خزینہ ہے جب کہ اس میں نعت کے کلی و جزوی موضوعات بھی زیر بحث آئے ہیں۔ یہ مقالہ پنجابی زبان میں تحریر ہے۔ (ش۔ا)

نقوی، آفتاب احمد، ڈاکٹر	پنجابی نعت دے مطالعے (پنجابی)	290 تا 299

''نعت خواں حضرات سے قلمی مذاکرہ'' یہ بھی ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی کی ایک نمایاں کاوش ہے۔ جس میں انفرادیت کے ساتھ معلومات کا خزانہ بھی موجود ہے۔ اس قلمی مذاکرہ میں کل 47 نعت خوانوں سے گفتگو کی گئی ہے۔ اس قلمی مذاکرے میں صف اوّل کے نعت خواں حضرات بھی شامل ہیں۔ بلاشبہ یہ نعت خوانوں کا ایک حسین گلدستہ ہے جسے مجلّہ اوج کے نعت نمبر 2 میں سجا دیا گیا ہے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت میں نعت خوانوں کے اس قلمی مذاکرے کو بھی اہمیت حاصل ہے۔

نقوی، آفتاب احمد، ڈاکٹر	نعت خواں حضرات سے قلمی مذاکرہ	416 تا 477

مجلّہ اوج نے اردو زبان کے علاوہ ''مختلف زبانوں میں نعت'' سے متعلق بھی مفید اور معیاری مضامین جمع کیے ہیں۔ یہ ایک قابل ستائش اور قابل تقلید کاوش ہے۔ جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

رائے پوری، ادیب، سید حسین علی☆	چینی زبان میں نعت	521 تا 525
سیالوی، محمد شریف، پروفیسر	اندلسی شاعری میں روایت مدح رسول	526 تا 533
بخاری، سید خورشید حسین، پروفیسر	فارسی ادب میں نعت گوئی	534 تا 552
نقوی، آفتاب احمد، ڈاکٹر	پنجابی زبان میں نعتیہ شاعری - تاریخ ور جحانات	553 تا 561
سندھی، میمن عبدالمجید، ڈاکٹر☆	سندھی زبان میں نعتیہ شاعری	562 تا 584
کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر	بلوچی میں نعتیہ شاعری	585 تا 587
آفاقی، صابر، ڈاکٹر	کشمیری میں نعت گوئی	588 تا 599
خاطر غزنوی	پشتو میں نعت گوئی	600 تا 607

☆ اوج لاہور مجلّہ میں مختلف زبانوں کے حوالے سے یہ نعتیہ کوشش مثالی ہے۔ اس حصے میں پاکستان کے علاوہ دیگر بین الاقوامی زبانوں میں ہونے والی نعتیہ شاعری کے نمونے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مختلف زبانوں کا یہ حسین گلدستہ نعت بارگاہ رسالت سے اپنے قوی تعلق کی واضح دلیل ہے۔ اس قدر ملکی اور بین الاقوامی زبانوں کی نعتیہ شاعری کے نمونے کہیں اور دستیاب نہیں، صرف یہ اعزاز بھی اوج، لاہور، کے نعت نمبروں کو ہی حاصل ہے۔ (ش۔ا)

☆ ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی نے ''سندھی میں نعتیہ شاعری'' کے موضوع پر کتاب مرتب کی، جسے اگست 1980ء میں سندھی ادبی اکیڈمی لاڑکانہ سندھ نے شائع کیا ہے۔ 304 صفحات پر مشتمل یہ کتاب سندھی کی نعتیہ شاعری کا ابتدائی اور بہترین جائزہ ہے۔ ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی نے اسے تحقیقی انداز سے ترتیب دیا ہے۔ کاش کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی شائع ہوجاتا تو اس کتاب کی اہمیت مزید دو چند ہو جاتی۔ سندھی میں نعتیہ شاعری کی اس کاوش سے اردو داں طبقہ بھی حظ حاصل کر سکتا تھا۔ (ش۔ا)

اظہر، غلام حسین ڈاکٹر	گوجری نعت	608تا617
کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر	براہوی نعت	618تا620
عبدالحق، مہر، ڈاکٹر	نعت میں کلاسیکی سرائیکی شعراء کا حصہ	621تا626
بخاری، اشرف	جدید پشتو ادب میں نعت گوئی	627تا630
بخاری، ظفر حسین سید	پاکستان میں انگریزی نعت گوئی	631تا646

مجلّہ اوج کے نعت نمبروں کی وساطت سے ہم نے ادنیٰ سی کوشش کی ہے کہ آپ کے سامنے نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کی واضح شکل پیش کر سکیں وگرنہ ان دونوں نعت نمبروں کی خصوصیات کے لیے تو طویل ترین مضمون درکار ہے، جس کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔

''نعت رنگ'' کراچی، 1995ء [54]

نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' کراچی، صبیح رحمانی کی ادارت میں اپریل 1995ء سے تا حال شائع ہو رہا ہے۔ اس کے اب تک 21 شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ جب کہ 22ویں شمارے کی نوید جانفزا اب سے کچھ دیر بعد مشام جاں کو معطر کرنے والی ہے۔ اس کے مرتب سید صبیح الدین صبیح رحمانی عصر حاضر کے خوش گلو نعت خواں، معروف نعت گو، نعت ریسرچ سینٹر کراچی کے ڈائریکٹر اور بے شمار خوبیوں سے مرصع ہیں۔ فروغ نعت میں ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہے ہیں۔

شعبہ نعت میں نعت رنگ نے بے مثال خدمات انجام دی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب صبیح رحمانی اور نعت رنگ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ صبیح رحمانی کو جاننے والا نعت رنگ سے ضرور واقف ہے اور نعت رنگ سے محبت کرنے والا صبیح رحمانی کی جملہ خصوصیات و خدمات سے ضرور واقف ہوگا۔

نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ ''نعت رنگ'' کراچی میں شائع شدہ ایسے مضامین جو ''تذکرہ نگاری'' کے ضمن میں آتے ہیں۔ ان تمام مضامین کو زمانی ترتیب کے تحت یکجا کر دیا گیا ہے۔ ان مضامین کا دورانیہ ''نعت رنگ'' کے سب سے پہلے شمارے 1995ء سے لے کر بیس ویں شمارے اگست 2008ء پر مشتمل ہے۔ صرف ایسے مضامین سے صرفِ نظر کیا گیا ہے کہ جو مضامین تذکرہ نگاری کے مسلّمہ اصولوں کے مطابق نہیں۔ موضوع نعتیہ

---

54 نعت رنگ، کراچی، کتابی سلسلہ (مرتب) صبیح رحمانی، شمارہ نمبر 1، اپریل 1995ء، ص 336

تذکرہ نگاری کو تقویت اور معلومات بہم پہنچانے والے بعض ایسے مضامین کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جو بظاہر تذکرہ نگاری کے ضمن میں تو نہیں آتے، مگر ان سے تذکرہ نگاری کے شعبے میں مدد حاصل کی جا سکتی ہے۔ مستقبل قریب میں یہ مضامین بھی نعتیہ تذکرہ نگاری میں بہت ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

''نعت رنگ'' کی نعتیہ تذکرہ نگاری کے ضمن میں یہ کوئی باقاعدہ کاوش نہیں تھی۔ جیسے جیسے اس موضوع سے متعلق مضامین آتے رہے وہ سب صبیح رحمانی کی ایما پر زیورِ طباعت سے آراستہ ہوتے رہے۔ الحمدللہ! آج اگر یہ تمام مضامین کتابی شکل میں شائع ہو جائیں تو نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت میں ایک اور متنوع، درخشندہ تذکرے کا اضافہ ہو سکتا ہے۔

''نعت رنگ'' میں اُردو کی نعتیہ تذکرہ نگاری کی ایک جھلک ملاحظہ کیجیے۔

شارق، شفیق الدین [55]	عصر حاضر میں نعت نگاری	''نعت رنگ'' شمارہ 2، دسمبر 1995ء
رحمانی، سید صبیح الدین ☆	دبستان کراچی کی نعتیہ شاعری	''نعت رنگ'' شمارہ 2، دسمبر 1995ء
قادری، شبیر احمد، ڈاکٹر [56]	فیصل آباد کا نعتیہ منظر نامہ	''نعت رنگ'' شمارہ 3، دسمبر 1996ء
بیدار، مجید، ڈاکٹر	دکن کی صاحب دیوان نعت گو شاعرات	''نعت رنگ'' شمارہ 4، مئی 1997ء
ندوی، سید ابراہیم	دکن کے چند نعت گو شعراء	''نعت رنگ'' شمارہ 5، فروری 1998ء
حاذق، حلیم (ترتیب: ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی) ☆	تقسیم ہند کے بعد مغربی بنگال میں نعت گوئی	''نعت رنگ'' شمارہ 5، فروری 1998ء

---

55 شارق، شفیق الدین، نزول، ناشر اقلیم نعت کراچی، 1999ء، 144 ص

☆ سید صبیح الدین صبیح رحمانی کا مرتب کردہ اہم انتخاب ''ایوان نعت'' کے نام سے 1993ء میں ممتاز پبلشرز اردو بازار کراچی سے شائع ہوا تھا۔ جس میں دبستان کراچی کی فروغ نعت میں خدمات کے جائزے اور زندہ شعرا کی نعتیں شامل ہیں۔ ایوان نعت میں غزل، نظم، رباعی، ہائیکو اور آزاد نعتیہ نظمیں بھی موجود ہیں۔ حیدر آباد (سندھ)، ملتان، سرگودھا اور لاہور سے بھی اس نوعیت کے انتخاب نعت شائع ہو چکے ہیں۔ صبیح رحمانی کا مرتب کردہ ''ایوان نعت'' ایک تحریک بھی ہے اور ایک تحریک کا آغاز بھی۔ ایوان نعت صرف ایک نعتیہ انتخاب ہی نہیں بلکہ یہ دبستان کراچی کی جانب سے ایک عمدہ مثال اور ایک مستند حوالہ بھی ہے جسے ہم بجا طور سے ایک نمائندہ انتخاب کہہ سکتے ہیں۔ (ش۔ا)

56 قادری، شبیر احمد، ڈاکٹر، نعت رنگ اہل علم کی نظر میں، ناشر: نعت ریسرچ سینٹر، نارتھ کراچی 2009ء، 496 ص

☆ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی ''اردو نعت گوئی اور فاضل بریلوی'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کا مقالہ لکھ چکے ہیں۔ جسے 2008ء میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل کراچی نے بہت اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ 9 ابواب پر منقسم یہ تحقیقی مقالہ 680 صفحات پر مشتمل ہے۔ فاضل مقالہ نگار نے اردو کی نعتیہ شاعری کا بنظر غائر مطالعہ کیا۔ بعد ازاں اردو نعت کی تاریخ میں نعت نگار کی حیثیت سے امام احمد رضا بریلوی کے مقام کا تعین کیا ہے جس میں فاضل بریلوی کی نعت گوئی کے انفرادی خد و خال اور ادبی مقام کو واضح کیا ہے۔ (ش۔ا)

خاطرغزنوی، پروفیسر	ہندکو میں نعت رسول	''نعت رنگ'' شمارہ5، فروری1998ء
میرٹھی، نوراحمد	شعرائے میرٹھ کی نعت نگاری	''نعت رنگ'' شمارہ6، ستمبر 1998ء
قصوری، محمد صادق	سلسلہ جماعتیہ کے نعت گوشعراء	''نعت رنگ'' شمارہ6، ستمبر 1998ء
عزیزی، عبدالنعیم، ڈاکٹر	چند نعت گویانِ بریلی	''نعت رنگ'' شمارہ6، ستمبر 1998ء
صابر، غوث بخش	نعت نبی بلوچی اور براہوی میں	''نعت رنگ'' شمارہ8، ستمبر 1999ء
شاکر کنڈان	نعت رسول مقبول اور شعرائے جلال پور جٹاں	''نعت رنگ'' شمارہ8، ستمبر 1999ء
اصلاحی، ابوسفیان، ڈاکٹر	شعراء الرسول۔ایک تعارف	''نعت رنگ'' شمارہ9، مارچ2000ء
عاصی کرنالی، ڈاکٹر	جنوبی پنجاب میں اُردو نعت گوئی کا پچاس سالہ جائزہ	''نعت رنگ'' شمارہ14، دسمبر2002ء
فیروز شاہ، محمد، پروفیسر	میانوالی میں نعت نگاری	''نعت رنگ'' شمارہ15، مئی 2003ء
ندوی، مسعود الرحمٰن خان	عہد نبوی میں مدحِ رسول	''نعت رنگ'' شمارہ16، فروری2004ء
گوہر ملسیانی[57]	ضلع رحیم یار خان کے نعت گو	''نعت رنگ'' شمارہ17، نومبر2004ء
عالم، افروز (کویت)	کویت میں اُردو نعت	''نعت رنگ'' شمارہ19، دسمبر2006ء
گوہر ملسیانی	تذکرہ نعت گویانِ بہاول پور	''نعت رنگ'' شمارہ19، دسمبر2005ء
اصلاحی، ابوسفیان، ڈاکٹر	نعت نبی میں اندلسی شعراء کی ایک جھلک	''نعت رنگ'' شمارہ20، اگست2008ء
قاسم، غفور شاہ، ڈاکٹر	پاکستان میں نعت گوئی کی تحریک	''نعت رنگ'' شمارہ20، اگست 2008

نعت رنگ کراچی میں اردو نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت آپ نے ملاحظہ کی۔نعت رنگ کے نعتیہ تذکرہ نگاری کے حوالے سے صرف عنوانات اس کے ہمہ جہت ہونے کی گواہی دے رہے ہیں۔نعتیہ ادب کا کتابی سلسلہ''نعت رنگ'' کراچی بھرپور انداز میں فروغ نعت کے لیے کوشاں ہے۔نعت رنگ ہر شعبہ جات میں منفرد طور پر خدمات انجام دے رہا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس کی پذیرائی میں خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔''نعت رنگ'' کے بعد ایک اہم ''حمد و نعت کی بہاریں'' کے اہم شاعر حفیظ تائب موقع محل اور حمد و نعت کے حوالے سے دیکھا جائے گا۔

---

57 گوہر ملسیانی، عصر حاضر کے نعت گو، ناشر: گوہر ادب پبلی کیشنز، صادق آباد 1983ء، ص272

حمد و نعت کی بہاریں 2004ء ☆

اس موقع پر حفیظ تائب کا ذکر کرنا ناگزیر محسوس ہوتا ہے کہ نعت اور نعت گو شعراء کے سلسلے میں ان کی خدمات بہت زیادہ ہیں جنھیں کسی صورت میں بھی بھلایا نہیں جاسکتا۔

حمد و نعت کی بہاریں، 2003ء کا ایک نعتیہ کتابی جائزہ تھا جسے حفیظ تائب نے عمران نقوی کی تحریک پر روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور کے لیے لکھا تھا۔ یہ مکمل جائزہ چار اقساط پر مشتمل تھا۔ پہلی قسط 2 جنوری، دوسری قسط 9 جنوری، تیسری قسط 16 جنوری، چوتھی اور آخری قسط 23 جنوری 2004ء میں ''نوائے وقت'' لاہور میں شائع ہوئی۔ حفیظ تائب نے اخبار کے یہ تمام تراشے راقم کے نام روانہ کیے تھے۔ حمد و نعت کی بہاریں 2003ء کا جائزہ درحقیقت نعت کے موضوع پر کام کرنے والوں کا تذکرہ و خلاصہ ہے۔ جس میں نعت گوئی کا فروغ اور اس جہت میں ہونے والے کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ تذکرہ مختصر مگر جامع ہے۔ حفیظ تائب کا شعبہ نعت سے دیرینہ تعلق اس جائزے سے ظاہر ہے۔

مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں یہ باتیں سامنے آئی ہیں:

1- متحدہ پاکستان اور قیام پاکستان سے اب تک حمد و نعت گو شاعر یہاں محبتِ خدا و رسول کا پیغام عام کرتے رہے وہاں اُمت مسلمہ میں جذبات ملت بیدار کرنے میں پیش پیش نظر آتے ہیں۔

2- اور اس کے علاوہ یہ بات بھی سامنے آئی کہ مسلم تشخص اور مسلم شخصیات جو قیادت و سیادت میں آگے تھیں عوام کو ان سے رابطہ کا اور ان کی اطاعت کے لئے بھی پیہم کیا۔

3- گو کہ میری اس تحقیق کے بعد بھی کئی ایک پہلو باقی رہیں گے جو آئندہ آنے والے محققین انجام دیں گے۔ اس باب کے بعد اب مقالہ کا خلاصہ بیان میں لایا جائے گا۔

☆☆☆

☆ ''حمد و نعت کی بہاریں'' حفیظ تائب کا سال بہ سال شائع ہونے والا ایک مختصر مگر جامع تذکرہ ہے۔ جس میں ہر سال نئی آنے والی نعتیہ کتب کا خیر مقدم اور استقبال کیا جاتا تھا۔ حفیظ تائب معروف نعت گو اور کامیاب تحقیق نگار تھے۔ ان کے مرتب کردہ تمام کام شعبہ نعت کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ حفیظ تائب اس تذکرے میں کم لکھ کر بہت زیادہ معلومات فراہم کر دیتے تھے۔ یہ خاصہ صرف انہی کا تھا جو ان کے ساتھ ہی رخصت ہو گیا۔ (ش۔ا)

باب ہشتم

خلاصہ، بحث اور تجاویز

باب ہشتم

خلاصہ بحث اور تجاویز

پاکستان میں نعتیہ شاعری کا تحقیقی جائزہ (پاکستان کے خصوصی حوالے سے) آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ جس کی مختصر تفصیل ونتائج آنے والے مواد میں دی جارہی ہے۔ اس مقالے کے گزشتہ ابواب میں مقالہ کے مطابق نعتیہ شاعری کے موضوع پر اکھٹا کیا گیا مواد باب اوّل کے شروع میں ''قیام پاکستان اور استحکام پاکستان میں نعت گوشعرا کا حصہ'' پر مشتمل ہے۔ جس میں جدوجہد آزادی، بیسویں صدی کی ابتداء، تحریک پاکستان و قیام پاکستان، عصر حاضر کی نعت اور اس باب میں شریک نعت گوشعراء کی حمد ونعت کے ضمن میں قومی و ملی شاعری کو مثالی انداز سے واضح کیا گیا ہے تاکہ نعتیہ شاعری کے صحیح خدوخال سامنے آئیں اور نعت کی وسعت اور ہمہ گیری بیان ہو سکے۔

اس مقالے کے دوسرے باب میں ''نعت گوئی کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ'' کے ضمن میں نعت کی تعریف، نعت کے لغوی معنی، نعت کے اصطلاحی معنی، اولین نعت، ابتدائی ادوار یعنی بعثت نبوی سے پہلے کی نعتیں؛ قرآن کریم میں نعت، احادیث نبوی میں نعت، حضور اکرمؐ کے رشتے داروں کی نعت، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار کی نعتیں، تابعین و تبع تابعین کی نعتیں، الغرض مختصر طور پر عہد بہ عہد کی نعتیہ شاعری کا اجمالاً ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ خصوصیت کے ساتھ پاکستان میں نعتیہ شاعری کے تمام محرکات واسباب کو بالتفصیل زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس باب میں پرانے محققین نعت کے ساتھ ساتھ چند نئے نعتیہ محققین کو بھی متعارف کرایا گیا ہے تاکہ نعت کی تعریف وتوضیح نئے انداز سے بھی سامنے آئے۔ نعت کی ہر کتاب میں وہی معروف نعتیہ محققین کی آرا وتاثرات شامل کر لئے جاتے ہیں جو برسوں سے نعتیہ قارئین کے زیر مطالعہ ہیں۔ جب کہ عصر حاضر میں نعت کے موضوع پر کام کرنے والے چند نئے نعتیہ محققین بھی خصوصی توجہ کے لائق ہیں۔ مقالہ میں اسی بناء پر ان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کے جدید افکار وخیالات سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ اقدام احسن اور شعبہ نعت کے لئے دوام کا باعث ہوگا۔ ان کے ہاں جدید لہجے کی اثر پذیری اور تازہ وتوانا انداز کا

نعت گوشعرا کی تحریکی خدمات نعتیہ ادب کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

متذکرہ باب میں محافل ذکر رسول کا مسلسل انعقاد اس کے فروغ کا بہترین ذریعہ ہے۔ ان محافل نے اچھی آوازوں کے ساتھ ساتھ اچھے انسان بھی معاشرے کو دیئے ہیں۔ بزرگان دین کے ایام عرس ہائے مبارک کی شکل میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ بزرگان دین سے وابستہ یہ حضرات مختلف مواقعوں پر نعتیہ محافل کا اہتمام بھی خصوصیت سے کرتے ہیں۔ ریڈیو کی بالکل ابتدائی خدمات سے شعبہ نعت کو قرار واقعی حاصل ہوا۔ اس قومی ادارے نے ہر سطح پر نعت کے فروغ کے لئے بنیادی خدمات انجام دیں۔ ریڈیو کی وسعت ٹی وی کی شکل میں جب متعارف ہوئی تو اس نے نعت میں ایک نئے انقلاب کی بنیاد رکھی۔ ٹی وی کے سمعی اور بصری اثرات اس قدر جادو اثر تھے کہ نعت کا شعبہ بھی اس سے مستفیض ہوا۔ ٹی وی کے ذریعے نعت نے مثالی ترقی کی ہے۔

ریڈیو اور ٹی وی کی وسعت میں الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کی برق رفتاری نے اہم کردار ادا کیا۔ پاکستان بھر میں نئے نئے ٹی وی چینل متعارف ہوئے۔ تو اس کے آغاز میں تلاوت کلام الرحمٰن کے فوراً بعد نعت رسول کا کبھی نہ ختم ہونے والا سلسلہ بھی جاری ہوا۔ الیکٹرونک میڈیا کی اس وسعت نے نعت کو اب گھروں اور محلوں سے نکال کر دنیا بھر میں عام کر دیا ہے۔ تقریباً تمام چینل ہی نعت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ اسلامی چینل تو روز و شب نعت کے فروغ میں مصروف ہیں۔ اس کا بہت زیادہ اہتمام ربیع الاول، رمضان المبارک اور محرم الحرام کے مواقع پر دکھائی دیتا ہے۔ عصر حاضر میں سب سے زیادہ موثر کردار الیکٹرونک میڈیا کا ہے۔

چوتھے باب میں ''نعت کے سلسلے میں نمایاں خدمات انجام دینے والی متفرق شخصیات'' کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس باب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نعتیہ تنظیمیں، مکتبے اور ادارے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے شخصی حوالے سے تنظیمی حوالے سے اور کتابی حوالے سے پاکستان میں نعتیہ شاعری کو حقیقی دوام بخش رہے ہیں۔ یہ وہ تمام نعتیہ خدمات ہیں جو تبلیغ نعت اور فروغ نعت کا موثر ذریعہ ہیں۔ پاکستان بھر میں ایسی شخصیات و ادارے موجود ہیں جو اپنی صلاحیتوں کو

صرف نعت کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ باہمی روابط نہ ہونے کے باوجود ہر جگہ نعتیہ خدمات مثالی انداز میں انجام دی جارہی ہیں۔ بعض شخصیات کا کام اتنا بھرپور ہے کہ انہیں شعبہ نعت میں نہ صرف ہمیشہ خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ بلکہ گاہے بگاہے ان کی خدمات کو سراہا بھی جاتا ہے۔ یہ صرف چند شخصیات کا ذکر ان کی بنیادی خدمات کے ذکر میں تو معاون ثابت ہوسکتا ہے مگر اس شعبے سے وابستہ تمام افراد کے مثالی کارہائے نمایاں بیان کرنے سے قاصر ہے۔ نعت ایک ایسا ہمہ صفت موضوع ہے کہ جس کے گلدستے میں یہ تمام حضرات اور ادارے شامل ہیں۔ نعت کسی شخصیت کی محتاج نہیں، بلکہ متفرق شخصیات نعت کی محتاج ہیں۔ اس باب میں ایسے تمام افراد اور ادارے شامل ہیں جن کی شناخت اور سراسر پہچان صرف نعت ہے۔ نعت کی دیگر برکات میں یہ برکت بھی شامل ہے کہ یہ اپنے ذکر اور چرچے کرنے والوں کو نہیں بھولتی۔ ہر گام پر نعتیہ خدمات انجام دینے والوں کے تذکرے مختلف انداز میں ہوتے رہتے ہیں اسی طرح سے یہ سلسلہ ابد تک جاری رہے گا۔ یہ عمل صدیوں سے جاری ہے صرف نام اور علاقے بدلتے رہتے ہیں کام سب کا نعت اور ارتقائے نعت سے مربوط ہے۔

پانچویں باب ''پاکستان میں اُردو نعت گوئی کے آئندہ اثرات'' کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ پاکستان کا مستقبل روشن اور تابناک ہے۔ موجودہ جدید ٹیکنالوجی یعنی الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا نے اس کی برق رفتاری میں اضافہ کر دیا ہے۔ کمپیوٹر اور ٹی وی کے علاوہ انٹرنیٹ نے بھی نعت کی ترویج واشاعت میں اساسی کردار ادا کیا ہے۔ موجودہ دور کی نعتیہ شاعری کے اثرات کئی برسوں پر محیط ہوں گے۔ موجودہ دور کی جھنکار اور دیگر رسومات نے اسے وقتی طور پر ضرور متاثر کیا تھا، نعت کہنے اور نعت پڑھنے کی جو روایت شروع سے چلی آرہی ہے جس کے سننے سے روح میں تازگی، ماحول میں پاکیزگی اور قلب میں گداز پیدا ہوتا ہے، یہی نعت کا اصل رنگ ہے کہ وہ اپنے سننے والے کو تقدس اور پرہیز گاری سے آشنا کرتی ہے۔ نعت پورے اہتمام سے اور اپنے حقیقی معنوں میں پڑھی جائے تو اس کے اثرات بھی بہت واضح اور دیرپا ہوتے ہیں۔ یہ بات بعید از قیاس ہے کہ نعت اپنے اصل رنگ میں پڑھی جائے اور اس کے اثرات سننے والوں پر مرتب نہ ہوں۔ یہ ناممکن ہے۔ حقیقی نعت

صرف ماحول کونہیں بدلا کرتی بلکہ سننے والوں کے دل پر اثرات مرتب کرتی ہے۔نعت کا تعلق رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے ہے۔نعت کہنے والوں نے اپنی اپنی نعتوں میں مقدور بھر اللہ کے رسول کے محامد و محاسن اور اوصاف حمیدہ بیان کئے ہیں۔ان حقیقی نعتوں کے اثرات اس قدر زود اثر اور دلنشیں ہوتے ہیں کہ یہ اپنے سامع کے صرف ظاہر کونہیں بلکہ باطن کے حالات کو بھی بدل کے رکھ دیتے ہیں۔بالعموم عصرِ حاضر کا انسان اور بالخصوص عہد جدید کا نوجوان نعت کے اثرات اور اس کی روحانی کیفیات کو فوری اپنے اندر جذب کر لیتا ہے جس کی وجہ سے اس کا قلب اور ذہن مصطفوی فرمودات اور اسلامی تعلیمات کا پابند ہو جاتا ہے۔بالیقیں آج کی نوجوان نسل اس کیف و سرور اور لذت ایمانی سے سرشار ہے۔بڑے وثوق اور اطمینان سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ پاکستان میں اردو نعت گوئی کے آئندہ اثرات مثبت، مؤثر اور دُور رس ہیں۔

چھٹا باب اس موضوع پر مشتمل ہے کہ ''پاکستان میں نعتیہ صحافت کا کردار'' اپنے ارتقائی مراحل سے گزر رہا ہے۔اس باب میں بتایا گیا ہے کہ نعت کے روشن مستقبل کی طرح پاکستان میں نعتیہ صحافت کا مستقبل بھی بہت درخشاں ہے۔نعتیہ صحافت کی اثر پزیری اور وسعت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔پاکستان کے ہر خطے اور ہر علاقے سے نعتیہ صحافت کی بازگشت وقتاً فوقتاً سنائی دیتی ہے۔نعتیہ صحافت کے موضوع پر ہونے والے کام اس کے فروغ کا مستند حوالہ ہیں۔نعت کی وسعت نے دیگر رسائل و جرائد کو بھی اپنے حصار میں لے لیا ہے۔یہ ضروری نہیں کہ صرف نعتیہ صحافت سے متعلق رسائل و جرائد اس کے پیغام کو عام کر رہے ہیں، بلکہ شعبہ صحافت سے تعلق رکھنے والے زیادہ تر رسائل و جرائد بھی اپنی مختلف اشاعتوں میں نعت کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں۔نعت اب کسی مخصوص حلقے کی نمائندہ نہیں، بلکہ یہ پورے پاکستان کی پہچان اور شناخت بن چکی ہے۔جس کے اثرات اب پوری دنیا میں محسوس کئے جا رہے ہیں۔نعتیہ صحافت کی ترقی و کامیابی میں الیکٹرونک میڈیا کے کردار کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔الیکٹرونک میڈیا کی وسعت نے پوری دنیا کو ایک گلوبل ویلج میں تبدیل کر دیا ہے۔آج پاکستان میں نعتیہ صحافت کے فروغ و ارتقا کی تمام صورتیں الیکٹرونک میڈیا سے مشروط ہو چکی ہیں۔نعتیہ صحافت اپنے ارتقا کی جانب تیزی رواں دواں ہے۔نعتیہ ماہنامے اپنی

اشاعتوں کو صوری اور معنوی حوالے سے مزین کرنے میں مصروف ہیں۔ نعتیہ کتابی سلسلے بھی نئی آن بان کے ساتھ اپنی نعتیہ خدمات کو طشت از بام کر رہے ہیں۔ نعتیہ اخباری روزنامے سعادت کی کسی گھڑی کو اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اپنی اشاعتوں میں نعت کے نئے نئے گوشے سامنے لاتے ہیں۔ ان اخباری روزناموں کا کوئی شمارہ نعت سے خالی نہیں ہوتا۔ وقتاً فوقتاً ہفت روزہ و پندرہ روزہ اخباری سلسلے بھی نعت کے فروغ میں کوشاں ہیں۔

مذکورہ باب میں پاکستان میں رسائل و جرائد کے نعت نمبروں سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔ دنیائے نعت میں نعت نمبروں کی روایت کا آغاز بہت شادکام ہے۔ پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک سے شائع ہونے والے نعت نمبر بھی نعت کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ حقیقی اولین نعت نمبر کی بحث بھی دلچسپی کا مظہر ہے۔ اتنے نعت نمبر تسلسل سے شائع ہونے کے باوجود نعت نمبر کی درست تعریف اور وضاحت کا تعین نہیں ہوسکا۔ اس حوالے سے بھی نعت نمبر کی درست تعریف اور وضاحت بھی اس میں پیش کی گئی ہے۔ نثری نعت نمبر کی اصطلاح اور اس کا تعارف بھی خوش آئند ہے۔ پاکستان کا اولین نعت نمبر کون سا ہے۔ محققین کی آرا کی روشنی میں اس قضیے کو بھی درست سمت عطا کی گئی ہے پاکستان میں نعتیہ مجلوں کی روایت بڑی مستحکم اور توانا ہے۔ اس موضوع پر بھی تاریخی حوالے سے گفتگو کی گئی ہے۔ یہ تمام موضوعات پاکستان میں نعتیہ صحافت کے کردار میں کلیدی اہمیت کے حامل ہیں۔

ساتواں باب ''پاکستان میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت'' پر مشتمل ہے۔ اس موضوع کے تحت شعبہ نعت میں جو تذکرے لکھے گئے ان میں لفظ ''تذکرہ'' کے معنی و مفہوم کو کسی بھی نعتیہ تذکرہ نگار نے واضح نہیں کیا۔ لہٰذا اس باب میں ''تذکرہ'' کے معنی و مفہوم کو وضاحت سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کے آغاز سے پہلے عام اردو غزل گو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری کو موضوع بحث بھی بنایا گیا ہے۔ تذکرہ اور تذکرہ نگاری کے فن کو بھی اجاگر کیا گیا ہے۔ تذکروں اور تذکرہ نگاری کی ترجیحات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔ اردو میں نعتیہ تذکرہ نگاری کی روایت کے آغاز و ارتقا کے حوالے سے معلومات دی گئی ہے۔ اوائل کے شعراء ہونے کی بناء پر معروف مشاہیر نعت کی نعتیہ تذکرہ نگاری کو اولیت کا درجہ دیا گیا ہے۔ شعبہ نعت کو مستقل تقویت اور

تذکرہ جاتی مواد فراہم کرنے والے نعتیہ تذکرہ نگار بھی اس گفتگو کا ماحصل ہیں۔ ان تمام مستقل لکھنے والے نعتیہ تذکرہ نگاروں کی خدمات کو بھی موازنے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ایسی کتب جو نعتیہ تذکرہ نگاری کے ذیل میں آتی ہیں ان کی ایک جامع اور مربوط فہرست بھی شامل کی گئی ہے۔ تا کہ مستقبل کا تذکرہ نگار اس اولین فہرست سے استفادہ کر سکے۔ نعتیہ تذکرہ نگاری کی دیرینہ روایت رسائل و جرائد اور نعت نمبروں کی تذکرہ نگاری کے بغیر ادھوری اور نامکمل ہے۔ ان مختلف رسائل و جرائد اور نعت نمبروں نے اس شعبے کو ثبات و قرار سے آشنا کیا ہے۔ پاکستان میں اجتماعی تذکرہ نگاری پر کتب موجود نہیں تھیں۔ اس وقت یہ رسائل و جرائد اور مختلف نعت نمبر تذکرہ نگاری کی اس کمی کو پورا کررہے تھے۔ اس دور میں یہ ایک ایسی خدمت تھی جس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے متعلق شائع ہونیوالے نعت نمبر اور دیگر رسائل و جرائد اس موضوع پر بنیادی حوالے کے طور پر پیش کیے جاسکتے ہیں۔ ان ابتدائی کاوشوں کے طفیل نعتیہ تذکرہ نگاری کا شعبہ اب ایک تازہ اور توانا ثمر بار درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ جس کی مدد سے نئے چراغ بھی روشن ہورہے ہیں۔ جب کہ اس موضوع پر پرانے چراغوں کی لو بھی مدھم نہیں ہونے پاتی کہ کوئی دوسرا نیا تذکرہ نگار پھر اس کے ذکر کو تازہ کر دیتا ہے۔

راقم نے یہ کوشش کی ہے کہ پاکستان میں نعتیہ شاعری کے تحقیقی جائزے کے خلاصہ کے بعد چند گزارشات بھی سامنے لائی جانا ضروری ہیں جس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

1- یہ پہلو باقی ہیں کہ سہ بیت، دو بیت، رباعی اور تقدس کے پہلو کو مدنظر رکھنے لفظ کا چناؤ اور قرآن و حدیث کے ضمن میں رہتے ہوئے اس موضوع پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

2- پاکستانی معاشرہ اور نعتیہ لگاؤ اور تحریک

3- خواتین و حضرات میں وصف نعت پیدا کرنے کیلیے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی پیروی

4- نعت اکیڈمی اور اس کا نصاب

5- نعت خواں اور نعت نگار کی درجہ بندی

6- نعتیہ شاعری کے کام کو تحقیقی ہمہ پہلو پر جمع کرنا۔

اب آئندہ اس مقالے میں استعمال ہونے والی کتابیات کو دیکھا جائے گا۔

کتابیات

کتابیات

1 القرآن الکریم کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن مع خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، پاک کمپنی لاہور، سن ندارد

2 شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، فرید بک اسٹال، لاہور، جولائی 2008ء

3 جامع ترمذی شریف، محمد محی الدین جہانگیر، شبیر برادرز، لاہور، مارچ 2011ء

4 صحیح بخاری شریف، مفتی محمد ابراہیم حنفی چشتی، شبیر برادرز، لاہور، جولائی 2006ء

5 جامع ترمذی شریف، محمد محی الدین جہانگیر، شبیر برادرز، لاہور، مارچ 2011ء

6 آثر لطیف، طلوع حمد، جہان حمد پبلی کیشنز کراچی، 2000ء

7 آثر لطیف، صحیفۂ نعت ، کانپور اکیڈمی شادمان ٹاؤن نارتھ کراچی، 1989ء

8 اثر لطیف، صحیفۂ حمد، وقاص اکیڈمی بینا ہاؤس نارتھ ناظم آباد، کراچی، 1988

9 اثر عبدالجبار، ثنائے آقا، جہان حمد پبلی کیشنز کراچی، 2000ء

10 احدی غلام مجتبیٰ (مرتب)، پنج سورہ، جامع مسجد غوث الاعظم بفرزون کراچی سن ندارد

11 احدی غلام مجتبیٰ (مرتب)، راہ نجات کراچی کتابی سلسلہ، (نعت نمبر) شمارہ نمبر 3 مئی 2003ء

12 احدی غلام مجتبیٰ (مرتب)، راہ نجات (انتخاب نعت)، جامع مسجد غوث الاعظم بفرزون کراچی 2011ء

13 احدی غلام مجتبیٰ (مرتب)، مجموعہ وظائف، جامع مسجد غوث الاعظم بفرزون کراچی سن ندارد

14 احدی غلام مجتبیٰ (مرتب) راہ نجات کراچی کتابی سلسلہ، شمارہ نمبر، مئی 2002

15 احسان سہارنپوری، عشق رسول، المدینہ دارالاشاعت لاہور، 2003ء

16 احمد دہلوی، سید، فرہنگ آصفیہ (جلد سوم)، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار، لاہور، سن ندارد

17 احمد، محمد جمیل، اردو شاعری پر ایک نظر، ناشر: غضنفر اکیڈمی اردو بازار کراچی، 1985ء

18 احمد سید سعید ڈاکٹر، شہر ادب کانپور، سید اینڈ سید (پبلشرز) کراچی، 2001ء

19 اختر الحامدی، جمال رسول، مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدر آباد (سندھ)، 1960ء،

20 اختر الحامدی، نعت گل، مکتبہ الرضا ٹکسالی گیٹ، لاہور، 1974ء

21 اختر الحامدی، کمال رسول، بزم رضا حیدر آباد (سندھ)، 1960ء

22 اختر الحامدی، امام نعت گویاں، مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساہیوال، 1977ء

23 اختر لکھنوی، حضور (ﷺ)، قلم نشان پاکستان اورنگی ٹاؤن کراچی، 1988ء

24 ادیب رائے پوری، مجلہ سلور جوبلی ایوارڈ کراچی، پاکستان نعت اکیڈمی شمالی ناظم آباد کراچی، 1992ء

25 ادیبؔ رائے پوری، مقصود کائنات، مدحت پبلشرز ناظم آباد، کراچی، 1998ء

26 ادیبؔ رائے پوری (مدیر اعلیٰ)، نوائے نعت کراچی ماہنامہ، شمارہ ستمبر 1990ء،

27 ادیبؔ رائے پوری، اس قدم کے نشاں، اے 837 بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی 1977ء

28 اردو لغت بورڈ، اردو لغت (جلد دوازدہم)، اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ)، کراچی، 1991ء

29 ارمانؔ اکبر آبادی، سروش سدرہ، شمیم بک ایجنسی کراچی،، 1986ء

30 ارمغان حمد، کراچی، ماہنامہ، (مدیر اعلیٰ) طاہر سلطانی، جلد نمبر 7، شمارہ نمبر 85 فروری 2011ء

31 ارمغان حمد، کراچی، ماہنامہ،، (مدیر اعلیٰ) طاہر سلطانی،، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1، فروری 2004ء

32 اسرارؔ عارفی، ہادی برحق، نعت نما کندن اسٹریٹ کراچی، 1997ء

33 اشفاقؔ، سید رفیع الدین، ڈاکٹر، اردو میں نعتیہ شاعری (ڈاکٹریٹ)، اردو اکیڈمی سندھ کراچی، 1976ء

34 اظہر محمود، راجا رشید محمود، ادارہ پاکستان شناسی ملتان روڈ لاہور، 2007ء

35 اعجازؔ رحمانی، اعجاز مصطفیٰ، ناشر: اعجاز رحمانی خود نئی کراچی، کراچی، 1973ء

36 اعظم چشتی، بحر اعظم، مکتبۂ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور، 1981ء

37 اعظم چشتی، کلیات اعظم، خزینۂ علم و ادب اردو بازار لاہور، 2000،

38 افق کاظمی امروہوی، فروغ محامد، ناشر: مطبوعہ ہمدرد پرنٹنگ پریس، ملتان، 1959

39 اقبالؔ صفی پوری، رحمت لقب، مرکز نعت صفی پور ہاؤس ناظم آباد نمبر 1، کراچی، 1988ء

40 اقبالؔ عظیم، قاب قوسین، پنجاب بک ہاؤس اُردو بازار، کراچی، 1984ء

41 اکبر وارثی میرٹھی، میلاد اکبر (اصلی)، شان کمپنی کراچی، (سن ندارد)

42 اکبر وارثی، میلاد اکبر، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، (سن ندارد)

43 اکبر وارثی، گلشنِ وارث یعنی گلزار اکبر (نو ترمیم حصہ چہارم) علی بھائی شرفعلی اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمبئی (سن ندارد)

45 اکبر وارثی، نہال روضۂ اکبر یعنی رحمتِ پیغمبر، علی بھائی شرفعلی اینڈ کمپنی لمیٹڈ بمبئی، 1948ء

46 المبشر، کراچی مجلّہ، (مرتب) سید مختار علی قادری، شعور اکیڈمی کورنگی، کراچی 1990

47 امید علی بھلم (مرتب)، نمدیدہ نمدیدہ،، جولائی 1988ء

48 انتخاب نعتیہ مشاعرہ (مجلّہ)، بزم امجدی رضوی، دار العلوم امجدیہ کراچی، 24 جون 1965ء

49 انجم، قمر، جسنت جمیع خصالہٖ، ایوانِ نعت آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی، 1979ء

50 انجم، زاہد حسین، ہمارے اہلِ قلم، ملک بک ڈپو چوک اردو بازار، لاہور، 1988ء

51 انصارؔ الٰہ آبادی، سراج السالکین، حدیقۂ صلوٰۃ سلام شمالی ناظم آباد کراچی، 1993ء،

52 اوج' لاہور مجلّہ (نعت نمبر جلد دوم) ترتیب وتدوین ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور 93-1992ء

53 ایاز صدیقی، ثنائے محمد، 512 سی گلگشت ملتان، 1993ء

54 ایوان نعت لاہور کتابی سلسلہ (مرتبین) وقار مصطفیٰ'، ملک فاروق احمد، کتابی سلسلہ نمبر 1 نومبر 1987ء

55 ایوان نعت لاہور کتابی سلسلہ (مرتبین) وقار مصطفیٰ'، ملک فاروق احمد، کتابی سلسلہ نمبر 1 نومبر 1987ء

56 ایوان نعت لاہور کتابی سلسلہ، (مرتب) ملک فاروق احمد، سلسلہ نمبر 2 دسمبر 1987ء

57 ایوان نعت لاہور کتابی سلسلہ، (مرتب) ملک فاروق احمد، سلسلہ نمبر 3 جنوری 1988

58 ایوان نعت، لاہور، کتابی سلسلہ، (مرتب) ملک فاروق احمد، سلسلہ نمبر 6 مئی، جون 1988ء

59 ایوان نعت، لاہور، کتابی سلسلہ، (مرتب) ملک فاروق احمد، سلسلہ نمبر 4 فروری 1988ء

60 ایوان نعت، لاہور، کتابی سلسلہ، (مرتب) ملک فاروق احمد، سلسلہ نمبر 5 مارچ، اپریل 1988ء

61 آبروؔ شعیب فیض آبادی، نظر نظر طیبہ، بزم حمد ونعت کندن اسٹریٹ کراچی، 1993ء

62 آزاد فتح پوری، محمد اسمٰعیل، ڈاکٹر، نعتیہ شاعری کا ارتقاء، فائن آرٹ ورکس الٰہ آباد (انڈیا)، 1988ء

63 آزادی کے ترانے (حصّہ اوّل)، جنگ پبلشرز آغا خان روڈ، لاہور، 1989ء

64 آسی، محمد حسین، پروفیسر، نغمات میلاد، ناشر: مکتبہ نقش لاثانی شکر گڑھ، سن ندارد

65 آفتاب احمد نقوی' ڈاکٹر، اوج' لاہور' مجلّہ اول دوم نعت نمبر، گورنمنٹ ڈگری کالج شاہدرہ لاہور 93-1992ء

66 برقؔ' طٰہٰ رضوی، ڈاکٹر، اردو کی نعتیہ شاعری، دانش اکیڈمی ملکی محلہ آرہ بہار انڈیا، جنوری 1974ء

67 بسملؔ آغائی، سلسلہ خواب، مجلس مصنفین حیدرآباد سندھ، 1980ء

68 بہزادؔ لکھنوی، کرم بالائے کرم، مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ، کراچی، (سن ندارد)

69 بہزادؔ لکھنوی، نغمہ روح، پاکستان کوآپریٹیو بک سوسائٹی کراچی (سن ندارد)

70 پبلک کراچی روزنامہ، (ایڈیٹر) مشتاق سہیل، 12 اکتوبر 1998ء

71 پھولؔ' تنویر، زبورِ سخن، جہان حمد پبلی کیشنز' کراچی، 2002ء

72 پیامؔ شاہ جہان پوری، تاریخ نظریۂ پاکستان، کتب خانہ انجمن حمایت اسلام، لاہور، 1970ء

73 تابش صمدانی،، برگ ثنا، ناشر خلیل صمدانی اکادمی ملتان، 1988ء

74 تابش صمدانی، مرحبا سیدی، ناشر خلیل صمدانی اکادمی ملتان، 2002

75 تابشؔ دہلوی، تقدیس، ادب گاہ بلاک 3۔اے 6/9 ناظم آباد، کراچی، 1985ء،

76 تائب' عبدالحفیظ، صلوا علیہ وآلہ، ادب نما' لاہور، (بار دوم) 1991ء،

77 تائبؔ عبدالحفیظ، وسلموا تسلیما، مقبول اکیڈمی، لاہور، 1990ء

78 تائبؔ،عبدالحفیظ، ''اُردو نعت''،مشمولہ''نقوش رسول نمبر(جلد دہم(لاہور)،شمارہ نمبر 130 جنوری1984ء

79 تائبؔ،عبدالحفیظ،گل چیدہ نمبر 1 لاہور،سلسلہ انتخاب سلسلہ نمبر 1 اپریل1983

80 تنویر احمد'خواجہ،محفل نعت (کتابچہ)،مرکزی انجمن فروغ حمد و نعت گنج بازار لاہور،ستمبر 1997

81 جاوید صدیقی'محمد مظفر عالم،ڈاکٹر،اُردو میں میلاد النبی،فکشن ہاؤس 18 مزنگ روڈ،لاہور،مارچ1998ء

82 جاویدؔ،مختار احمد،پروفیسر،خطوط صحافت،ناشر:علمی کتاب خانہ اردو بازار لاہور،طبع اول،2005ء

83 جاوید'محمد اقبال'پروفیسر،بیسویں صدی کے رسول نمبر،فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ،1999ء

84 جعفر بلوچ،پروفیسر،بیعت،ناشر:یونیورسل بکس 40،اردو بازار،لاہور،1989ء

85 جعفری،عقیل عباس،پاکستان کرونیکل،ورشہ و فضلی سنز اردو بازار کراچی،2010ء

86 جمیلؔ عظیم آبادی،وحدت و مدحت،راشد پبلی کیشنز،نارتھ کراچی،کراچی ،1987ء

87 جمیلؔ نقوی،،پرچم کا ہلال جگمگایا،سلطان حسین اینڈ سنز بندر روڈ،کراچی، 1960ء

88 جمیلؔ نقوی،ارمغان جمیل،الیٹ پبلشرز لمیٹڈ سائٹ کراچی،1985ء

89 جنوںؔ بناری،کلیات جنوں،بزم تخلیق ادب پاکستان قصبہ کالونی' کراچی،1994

90 جہان حمد کراچی کتابی سلسلہ،(خواتین حمد و نعت نمبر)،(مرتب) طاہر سلطانی،سلسلہ نمبر 4 اپریل2000ء

91 جہان حمد کراچی کتابی سلسلہ،(مرتب) طاہر سلطانی،شمارہ نمبر 200817

92 جہان حمد کراچی کتابی سلسلہ،(مرتب) طاہر سلطانی،شمارہ نمبر 16 اگست،2006

93 جہان حمد،کراچی،کتابی سلسلہ،(قرآن نمبر)،(مرتب) طاہر سلطانی،سلسلہ نمبر 18،2010ء

94 جہان حمد،کراچی،کتابی سلسلہ،(مدیر) طاہر سلطانی،جلد نمبر 1،شمارہ نمبر 1 جون1998ء

95 چراغ حرا،مسرور کیفی،عروج ادب رمضان اسٹریٹ کراچی،1978ء

96 حافظؔ البرکاتی،برکات محل،مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد سندھ،2004ء

97 حافظؔ لدھیانوی،،مطلع فاراں،ناشر:شاعر خود،بیت الادب فیصل آباد،1987ء

98 حافظؔ لدھیانوی،نشید حضوری،ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور،1979ء

99 حافظؔ مفتی احمد میاں برکاتی،حسان پاکستان اختر الحامدی،ترجمان اہلسنت کراچی،شمارہ نمبر 3 1981

100 حبیبؔ نقشبندی،نذر حبیب،رضوی کتب خانہ اُردو بازار،لاہور،1978ء

101 حجازیؔ،مسکین علی،ڈاکٹر،فن ادارت ناشر:اردو سائنس بورڈ اپر مال روڈ،لاہور،سن ندارد

102 حسنین کاظمی،پروفیسر،تحریک پاکستان کی تاثراتی تاریخ،دادا بھائی فاؤنڈیشن،کراچی،1988ء

103 حضرت حسان نعت ایوارڈ،کراچی،مجلہ،نعت نمبر(مدیر اعلیٰ) غوث میاں،حضرت حسان حمد و نعت بک بینک کراچی1994ء

104 حضرت حسان نعت ایوارڈ، کراچی مجلّہ، (مدیر اعلیٰ) غوث میاں، حضرت حسان حمد و نعت بک بینک کراچی 1992ء

105 حفیظ جالندھری، نعت خواں، ایوانِ اردو سنت نگر، لاہور، (سن ندارد)

106 حمد و نعت کراچی، (مدیر) ابن جمیل، جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 1990ء

107 حمد و نعت کراچی ماہنامہ، (مدیر) ابن جمیل، جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 10-11 اپریل، مئی 1996ء

108 حنیف اسعدی، آپ، اقلیم نعت کراچی، 1996ء

109 حنیفؔ اسعدی، ذکرِ خیر الانام، مکتبہ ارباب قلم گھڑیالی بلڈنگ صدر، کراچی، 1984ء

110 خادمؔی اجمیری، نکہت و نور، بزمِ فروغ ادب حیدر آباد (سندھ)، 1985ء

111 خاکی القادری، دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ، شمارہ نمبر 3، مارچ 2004ء

112 خاکؔی القادری، ذکرِ صلِ علیٰ، تنظیم استحکامِ نعت ٹرسٹ کورنگی کراچی، 1994ء

113 خالد محمود، قدم قدم سجدے، حلقۂ ذکرِ حبیب پاکستان، کراچی، 1982ء

114 خبر نامہ (نوائے نعت) کراچی (دو ورقی خبر نامہ)، (بانی و چیف ایڈیٹر) ادیب رائے پوری، مارچ 1983ء،

115 خلیق الزماں، چودھری، شاہراہِ پاکستان، انجمن اسلامیہ پاکستان، کراچی، 1967ء

116 خلیؔل مارہروی، جمالِ خلیل، مفتی محمد خلیل اکیڈمی حیدر آباد (سندھ)، 1995ء

117 خورؔشید، عبد السلام، ڈاکٹر، داستان صحافت، ناشر: مکتبہ کارواں کچہری روڈ، لاہور، طبع اول، 1987ء

118 خوشبوئے نعت، سرگودھا، کتابی سلسلہ، (مرتب) ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم، سلسلہ نمبر 1 اپریل 2007ء

119 خوشبوئے نعت، سرگودھا، کتابی سلسلہ، (مرتب) ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم، سلسلہ نمبر 3 جون 2008ء

120 خوشبوئے نعت، سرگودھا، کتابی سلسلہ، (مرتب) ڈاکٹر محمد مشرف حسین انجم، سلسلہ نمبر 2 نومبر 2007ء

121 دارؔا طفیل، لاشریک، آئینہ ادب چوک انارکلی لاہور، 1984ء

122 دارؔا طفیل، بعد از خدا، آئینہ ادب چوک انارکلی لاہور، 1982ء

123 دردؔ اسعدی، ہمہ رنگ، بزمِ شعر و ادب لطیف آباد حیدر آباد، 1981ء

124 دردؔ اسعدی (مرتب)، حمد (انتخاب)، خود مرتب لطیف آباد حیدر آباد، 1985ء

125 دردؔ اسعدی (مرتب)، ثنائے خواجہ کونین، خود مرتب لطیف آباد حیدر آباد، 1984ء

126 دنیائے نعت کراچی، کتابی سلسلہ، (نعت نمبر) (مرتب) عزیز الدین خاکی، سلسلہ نمبر 3، مارچ 2004ء

127 دنیائے نعت، کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) عزیز الدین خاکی، سلسلہ نمبر 1، اگست 2001ء

128 دنیائے نعت، کراچی، کتابی سلسلہ، (رفیق عزیزی نمبر) (مرتب) عزیز الدین خاکی، سلسلہ نمبر 12 اکتوبر 2002ء

129 ڈیلی یارن فیصل آباد روزنامہ، (چیف ایڈیٹر) محمد اسلم، 8 اپریل 1999ء

130 راسخ عرفانی، نکہت حرا، مکتبہ نورادب، لاہور، 1989ء

131 راشدی، زین العابدین، انوار علمائے اہلسنت سندھ، زاویہ پبلشرز، لاہور، 2006ء

132 راغب مرادآبادی، بدرالدجیٰ، ناشر: سفینہ اکیڈمی، کراچی، 1991ء

133 راغب مرادآبادی، مدحت خیرالبشر، سفینہ اکیڈمی کراچی، 1979ء

134 راہ نجات، کراچی کتابی سلسلہ، (نعت نمبر) (مرتب) غلام مجتبیٰ احدی، سلسلہ نمبر 3 مئی 2003ء

135 راہ نجات، کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) غلام مجتبیٰ احدی، سلسلہ نمبر 1، مئی 2002ء

136 راہ نجات، کراچی، کتابی سلسلہ، (مرتب) غلام مجتبیٰ احدی، سلسلہ نمبر 2، نومبر 2002ء

137 رشید وارثی، اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ نعت ریسرچ سینٹر کراچی، 2010ء

138 رشید وارثی، خوشبوئے التفات بزمِ وارث شاہ فیصل کالونی نمبر 1' کراچی، 2004ء

139 رضا، محمد اکرم' پروفیسر، فروغ نعت میں نعتیہ صحافت کا کردار، 'نعت رنگ' کراچی کتابی سلسلہ شمارہ نمبر 19، دسمبر 2006ء

140 رفیق انصاری، "سرکار مدینہ نعت ایڈیشن"، مشمولہ "پبلک" (کراچی)، یکم جنوری 1999ء

141 رفیق انصاری، "پبلک نعت گیلری"، مشمولہ "پبلک" (کراچی)، 12 اکتوبر 1998ء

142 رئیس احمد (مرتب)، حریم نعت، اقلیم نعت شادمان ٹاؤن شمالی کراچی، 1995ء

143 رہبر چشتی، رہبر نعت، انجمن رہبر اسلام پاکستان، کراچی، 2004ء

144 رہبر چشتی، نبی الحرمین، انجمن رہبر اسلام پاکستان، کراچی، 1995ء،

145 ریاض احمد قادری، محمد مسعود اختر، "حی علی النعت"، مشمولہ "ڈیلی یارن" (فیصل آباد)، 29 اپریل 1999ء

146 ریاض احمد قادری، محمد مسعود اختر، "حی علی النعت"، مشمولہ "ڈیلی یارن" (فیصل آباد)، 8 اپریل 1999ء

147 ریاض مجید، ڈاکٹر، اردو میں نعت گوئی، ناشر: اقبال اکیڈمی، لاہور، 1990ء

148 ریاض مجید، اَللّٰھُمَّ بارک علیٰ محمد نعت اکادمی فیصل آباد 2005ء

149 ریاض سہروردی، ریاض رسول (حصہ سوم)، رومی پبلشنگ ہاؤس کراچی، 1986ء

150 ریاض رسول مجلہ (مدیر اعلیٰ) سید محمد فصیح الدین سہروردی مرکزی انجمن عندلیبان ریاض رسول کراچی 29 مارچ 1989ء

151 ریاض سہروردی، ریاض رسول (سوم)، رومی پبلشنگ ہاؤس، کراچی، 1986ء،

152 ریاض مجید ڈاکٹر، اللھم صل علی محمد، نعت اکادمی فیصل آباد، 1994ء

153 ریاض، سید حسن، پاکستان ناگزیر تھا، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی، کراچی، 1967ء

154 ستار وارثی، آیہ رحمت، بزمِ وارث شاہ فیصل کالونی نمبر 1، کراچی، 1979ء

155 ستار وارثی، معطر معطر، مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ، کراچی، 1986ء

156 سجاد مرزا، کیف دوام، فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ، 1988ء،

157 سخن سجاد، حاضری وحضوری، ادارہ فکر نو کراچی، 2008ء،

158 سخن سجاد، رب العالمین (حمد)، دبستان وارثیہ کراچی، 2001ء،

159 سرشار صدیقی، اساس، طاہرہ کشفی میموریل سوسائٹی کوئٹہ، 1990ء

160 سرشار صدیقی میثاق (شعر عقیدت)، حرا فاؤنڈیشن پاکستان کراچی 2002ء

161 سرور نقشبندی، مدحت لاہور (حفیظ تائب نمبر)، خصوصی شمارہ نمبر 3 اکتوبر تا مارچ 2011ء

162 سعید وارثی، ورثہ، بزم وارث 190 / 1 شاہ فیصل کالونی کراچی، 1987ء

163 سفیر نعت، کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 2 نومبر 2001ء

164 سفیر نعت، کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 5 دسمبر 2005ء

165 سفیر نعت، کراچی، کتابی سلسلہ، (محسن کاکوروی نمبر) (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 4، ستمبر 2003ء

166 سفیر نعت، کراچی، کتابی سلسلہ، (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 3، جنوری 2003ء

167 سفیر نعت، کراچی، کتابی سلسلہ، (صبیح رحمانی نمبر)، (مرتب) آفتاب کریمی، سلسلہ نمبر 1 جون 2001ء

168 سکندر لکھنوی، نعت حبیب کریم، خلیل بک ڈپو لیاقت آباد، کراچی، 1985ء

169 سکندر لکھنوی، تسکین روح، خلیل بک ڈپو لیاقت آباد، کراچی، 1963ء

170 سلطانہ مہر، آج کی شاعرات، ناشر: محراب ادب 1887، پی آئی بی کالونی کراچی، 1973ء

171 سلیج، محمد منیر احمد، ڈاکٹر، وفیات اہل قلم، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، 2008ء

172 سلیج، محمد منیر احمد، ڈاکٹر، وفیات ناموران پاکستان، اُردو سائنس بورڈ، لاہور، 2006ء

173 سہیل غازی پوری، شہر علم، شعری دائرہ فیڈرل بی ایریا، کراچی، 1987ء

174 سیماب اکبر آبادی، ساز حجاز، سیماب اکیڈمی، کراچی، 1984ء

175 شارب، مقبول، مہر جہاں تاب، بزم فروغ ادب ہیر آباد حیدر آباد سندھ، 1990ء

176 شارق، شفیق الدین، نزول، ناشر اقلیم نعت کراچی، 1999ء

177 شاعر، حمایت علی، اردو میں نعتیہ شاعری کے سات سو سال، صریر خامہ مجلہ سندھ یونیورسٹی جام شورو، 1978ء،

178 شاعر، حمایت علی، عقیدت کا سفر، دنیائے ادب الفلاح سوسائٹی کراچی، 1999ء

179 شاعر، شاعر علی، سفیران سخن (چوتھی کتاب)، ناشر: رنگ ادب پبلی کیشنز کراچی، 2010ء

180 شاکر کنڈان، اُردو نعت اور عساکر پاکستان، نعت، لاہور، ماہنامہ جلد نمبر 10، شمارہ نمبر 11، نومبر 1997ء

181 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (پانچواں نعت نمبر) (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی جلد نمبر 12، شمارہ نمبر 2-1 جنوری، فروری 1986ء

182 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (پہلا نعت نمبر)، (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی، جلد نمبر 7، شمارہ نمبر 2-1 جنوری۔ فروری 1981ء

183 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (تیسرا نعت نمبر)، (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی جلد نمبر 9، شمارہ نمبر 2-1 جنوری، فروری 1983ء

184 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (چوتھا نعت نمبر)، (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی، جلد نمبر 11، شمارہ نمبر 2 جنوری فروری 1985ء

185 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (چھٹا نعت نمبر)، (مدیر اعلیٰ)، شیخ صفدر علی جلد نمبر 13، شمارہ نمبر 2-1 جنوری فروری 1987ء

186 شام وسحر، لاہور، ماہنامہ (دوسرا نعت نمبر)، (مدیر اعلیٰ) شیخ صفدر علی، جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 2-1 جنوری فروری 1982ء

187 شاہجہانپوری، ابو سلمان، ڈاکٹر، تذکرہ نعت گو شاعرات، ادارہ تصنیف و تحقیق پاکستان کراچی، 1984ء

188 شفیق بریلوی، تذکرہ شاعرات پاکستان، مکتبہ خاتونِ پاکستان، کراچی، 1961ء

189 شکور کمبل پوش، دیوان ذوقِ تصوف 1386ھ، صوفی محمد یعقوب شاہ نظامی کمبل پوشی کورنگی کراچی، 1962ء

190 شمس بریلوی، علامہ، کلام رضا کا تحقیقی و ادبی جائزہ، مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی، 1976ء،

191 شوکت زریں چغتائی، ڈاکٹر، اُردو نعت کے جدید رجحانات، بزمِ تخلیقِ ادب پاکستان، کراچی، 2011ء

192 شہرِ نعت، فیصل آباد، کتابی سلسلہ، (مدیر اعلیٰ) شبیر احمد قادری) سلسلہ نمبر 16 ستمبر تا مئی 2011ء

193 شہرِ نعت، فیصل آباد، کتابی سلسلہ، (مدیر اعلیٰ) شبیر احمد قادری، سلسلہ نمبر 2 مئی 2007ء

194 شہرِ نعت، فیصل آباد، کتابی سلسلہ،، (مدیر اعلیٰ) شبیر احمد قادری، سلسلہ نمبر 15 دسمبر 2010ء

195 صابر براری، تاریخ رفتگاں (حصہ اول)، ادارۂ فکرِ نو کورنگی' کراچی، 1986ء

196 صابر براری، تاریخ رفتگاں جلد دوم،، ادارۂ فکرِ نو، کراچی،، 2000ء

197 صبیح رحمانی، جادۂ رحمت، ممتاز پبلشرز اُردو بازار، کراچی، 1993ء

198 صبیح رحمانی، ماہِ طیبہ، انجمن عاشقانِ مصطفیٰ و نظامی اکادمی کراچی، 1989ء

199 صدیقی، احمد حسین، دبستانوں کا دبستان کراچی (حصہ اول)، محمد حسین اکیڈمی فیڈرل بی ایریا کراچی 2003ء

200 صدیقی، احمد حسین، کشورِ اولیاء (امروہہ) محمد حسین اکیڈمی فیڈرل بی ایریا کراچی، (سن ندارد)

201 صدیقی، احمد حسین، دبستانوں کا دبستان کراچی جلد سوم، ناشر: محمد حسین اکیڈمی فیڈرل بی ایریا کراچی، 2010ء

202 ضامن حسنی، ضامنِ حقیقت، بزمِ فروغ ادب ہیر آباد، حیدر آباد، 1986ء

203 ضیاء القادری بدایونی، ستارہ چشت، ناشر ندارد' کراچی، 1951ء،

204 ضیاء القادری، خزینۂ بہشت/ ۱۳۷۹ھ، بزم ضیاء فیڈرل بی ایریا، کراچی، 1959ء

205 طالب زیدی، ادیب رائے پوری فن اور شخصیت، بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی، سن ندارد

206 طاہر سلطانی، نعت میری زندگی، ادارہ چمنستان حمد و نعت ٹرسٹ' کراچی، بار دوم' 1997ء

207 طاہر سلطانی، اذان دیر، ادارہ چمنستان حمد و نعت لیاقت آباد کراچی، دسمبر 1997ء

208 طفیل ہوشیار پوری، رحمتِ یزداں، احسان اکیڈمی شیخ بلڈنگ رائل پارک، لاہور، 1992ء

209 ظفر علی خان، بہارستان، عالمگیر الیکٹرک پریس، لاہور، 1937ء

210 ظفر علی خان، چمنستان، پبلشرز یونائیٹڈ، لاہور، 1944

211 ظہوریؔ، محمد علی، کیسے کیسے تھے ثناء خوان رسول، اوج لاہور نعت نمبر 2، 93-1992

212 عابدؔ بریلوی،، کھلتا ہے دل کا گلشن سرکار کی گلی میں، جہان حمد پبلی کیشنز کراچی،، 2001ء،

213 عارفؔ اکبر آبادی، عرفانیات عارف مرتب: منظر عارفی، 581 شاہ فیصل ٹاؤن 3، کراچی، 2007ء

214 عارفؔ اکبر آبادی، فردوسِ آرزو، بزم جمیل (عارفی قبیلہ) حیدر آباد، سندھ، 1991ء،

215 عاصی کرنالی، ڈاکٹر، اُردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر (ڈاکٹریٹ) اقلیم نعت کراچی شمالی کراچی، جون 2001ء

216 عاصی کرنالی، حرف شیریں، ناشر: ایجوکیشنل پریس پاکستان چوک کراچی، 1993ء

217 عاصیؔ کرنالی، نعتوں کے گلاب، کاروان ادب ملتان صدر، 1986ء،

218 عاطف، خان محمد، ڈاکٹر، پٹھان شاعرات کا تذکرہ، پبلشرز ندارد (انڈیا)، 1983 ء

219 عاقلؔ اکبر آبادی، مولانا، گلدستۂ نعت، مولانا اسد دیوبندی، کراچی، 1986ء

220 عبدالرسول، صاحبزادہ، پاک و ہند کی اسلامی تاریخ، ایم آر برادرز، لاہور، ہفتم 1973ء

221 عبرتؔ صدیقی، موج کوثر، شکیل برادرس لیاقت آباد، کراچی، 1982ء

222 عزیز احسن، شہپر توفیق، نعت ریسرچ سینٹر' کراچی، 2009ء

223 عزیزؔ جے پوری، نغمۂ عندلیب، خواجہ عزیز الاولیاء سلیمانی ٹرسٹ لانڈھی' کراچی، 1998ء

224 عزیزؔ احسن، کرم و نجات کا سلسلہ اقلیم نعت نارتھ کراچی' کراچی، 2009ء،

225 عزیز، نصر اللہ خاں، ملک، کاروانِ شوق، الحمرا ب سمن آباد، لاہور، 1969ء

226 عقیدت، سرگودھا، سہ ماہی، (مرتب) شاکر کنڈان،، سلسلہ نمبر 8 جون 2007ء

227 عقیدت، سرگودھا، سہ ماہی، (مرتب) شاکر کنڈان، سلسلہ نمبر 2004ء

228 عقیل، معین الدین، ڈاکٹر، تحریک آزادی میں اردو کا حصہ، مجلس ترقی ادب، لاہور، 2008ء

229 علیم ناصری، نعتیہ شہر آشوب، ماہنامہ ''شام و سحر'' لاہور (نعت نمبر 3)، جلد نمبر 9، شمارہ نمبر 12، جنوری فروری 1983ء

230 عنبرؔ وارثی'، العشق ھو اللہ، مولانا محمد اکبر وارثی اکادمی لانڈھی' کراچی، 1991ء

231 غزالہؔ عارف کابلی، نذرانہ اشک A-837 بلاک ایچ شمالی ناظم آباد کراچی، 1995ء،

232 غنیؔ جبل پوری، نظامی نیازی، پروفیسر، نغمات عشق (مجموعہ کلام)، 72-1971ء

233 غوث میاں، خواتین کی نعتیہ شاعری، حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان، کراچی، 2002ء

234 غوث میاں، خواتین کی حمدیہ شاعری، حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان، کراچی، 2002ء

235 غوث میاں، انتخابِ حمد، حضرت حسان حمد و نعت بک بینک پاکستان کراچی، 1998ء

236 فدا خالدی، م۔ ص،، بزم یوسفی فیڈرل بی ایریا، کراچی، 1983ء،

237 فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اُردو کی نعتیہ شاعری، آئینہ ادب چوک مینا انارکلی، لاہور، 1974ء

238 فرمان فتح پوری' ڈاکٹر، اردو شعراء کے تذکرے اور تذکرہ نگاری، مجلس ترقی ادب' لاہور، 1972ء

239 فریدی نیوز فیصل آباد پندرہ روزہ، جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 5 یکم تا 5 مارچ 2006ء

240 فریدی نیوز فیصل آباد پندرہ روزہ،، جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 416 تا 28 فروری 2006ء

241 فقیر' محمد افضل، شاہیب الرحمتہ، نعت اکادمی فیصل آباد، 1992ء،

242 فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات (جدید نیا ایڈیشن)، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور، سن ندارد

243 فیروز الدین' مولوی، فیروز اللغات اردو جامع (نیا ایڈیشن)،، فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ' لاہور، (سن ندارد)

244 فیروز شاہ، محمد، پروفیسر،، باد صوا آرزو، ناشر پنڈی اسلام آباد سوسائٹی، راولپنڈی، 2004ء

245 قادری، شبیر احمد، ڈاکٹر، نعت رنگ اہل علم کی نظر میں، ناشر: نعت ریسرچ سینٹر، نارتھ کراچی، 2009ء

246 قاسم، سید محمد، پاکستان کے نعت گو شعراء (حصہ سوم)، جہان حمد پبلی کیشنز اردو بازار کراچی، 2010ء،

247 قاسم، سید محمد، پاکستان کے نعت گو شعراء (جلد دوم)، حرا فاؤنڈیشن پاکستان (رجسٹرڈ)، کراچی، 2007ء

248 قاسم، سیّد محمد، پاکستان کے نعت گو شعرا (جلد اوّل)، ہارون اکیڈمی اورنگی ٹاؤن، کراچی، 1993ء

249 قریشی، محمد طاہر، فہرست کتب خانہ (نعت ریسرچ سینٹر)،، نعت ریسرچ سینٹر نارتھ کراچی، 2009ء

250 قیصری کانپوری، نور ازل، مکتبۂ قیصری لیاقت آباد' کراچی، بار دوم 1982ء

251 قمر رعینی، تذکرہ نعت گویانِ راولپنڈی، اسلام آباد، انجم پبلی کیشنز کمال آباد نمبر 3، راولپنڈی 2003ء

252 قمر وارثی (مرتب)، مالک ارض و سما (انتخاب حمد)، دبستان وارثیہ کراچی، 1999ء،

253 قمر وارثی (مرتب)، جلوے حیات آراستہ، دبستان وارثیہ کراچی، 1996ء،

254 قمر القادری، لمعاتِ قمر، مکتبۂ ذوقی لطیف آباد نمبر 10 حیدر آباد سندھ، 1992ء

255 قمر میرٹھی، شمس و قمر، مکتبۂ علم و ادب، لاہور، 1976ء

256 قمر وارثی، شمس الضحیٰ، بزم اربابِ سخن دولت ہاؤس اورنگی، کراچی، 1986ء

257 قمر وارثی (مرتب)، جمال اندر جمال، دبستان وارثیہ کراچی، 1998ء،

258 قمر وارثی (مرتب)، کیف آفریں تابانیاں، دبستان وارثیہ کراچی، 2007ء،

259 قمر یزدانی، نخلانہ محمد، ناشر: خود شاعر بنوانہ ضلع سیالکوٹ، 1968ء

260 قمر یزدانی، مہر درخشاں، اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ' سیالکوٹ، 1980ء

261 کاروانِ نعت لاہور، کتابی سلسلہ، (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 2،، مارچ 2006ء

262 کاروانِ نعت لاہور، ماہنامہ (تعلق بالرسول نمبر) (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل، جلد نمبر (3) 1 شمارہ نمبر 7-8 (30-31) جولائی اگست 2008ء

263 کاروانِ نعت لاہور، ماہنامہ (نعت خوانی نمبر) (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 13-14 فروری، مارچ 2007ء

264 کاروانِ نعت' لاہور ماہنامہ، (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل، شمارہ نمبر 3-5، اپریل 2009ء

265 کاروانِ نعت' لاہور' ماہنامہ، (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل شمارہ نمبر 7 اگست 2006ء

266 کاروانِ نعت' لاہور کتابی سلسلہ، (چیف ایڈیٹر) شوکت علی، شمارہ نمبر 1 نومبر 2004ء

267 کاروانِ نعت" لاہور، ماہنامہ، (مرتب) محمد ابرار حنیف مغل، جلد نمبر 3 (5) شمارہ نمبر (57) 10 اکتوبر 2010ء

268 کاوش وارثی، نور و نکہت، اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ' سیالکوٹ، 1979ء

269 کرم حیدری، نعم، تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی، 1980ء

270 کشفی' ابوالخیر' ڈاکٹر، سفینۂ نعت، فروغ ادب کندن اسٹریٹ کراچی، 1990ء

271 کلیم محمد دین، لاہور کے نعت گو شعراء، ماہنامہ "شام و سحر" لاہور (نقش ثانی) جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 2-1، جنوری، فروری 1982ء

272 کمالؔ، حسن اکبر، التجا، سیپ پبلی کیشنز' کراچی، 2002ء

273 کوثرؔ بریلوی، یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ، حرا فاؤنڈیشن پاکستان کراچی 1997ء

274 کلیاتِ حفیظ تائب، القمر انٹر پرائز زاردو بازار لاہور، 2005

275 گل چیدہ، لاہور سلسلہ انتخاب، (مدیر) حفیظ تائب، سلسلہ نمبر 1،، اپریل 1983ء

276 گوہرؔ ملسیانی، عصرِ حاضر کے نعت گو، گوہر ادب پبلی کیشنز صادق آباد پنجاب، 1983ء

277 لیلۃ النعت' کراچی مجلّہ، (مدیر) سید صبیح الدین رحمانی، شمارہ نمبر 8 1994ء

278 ماجدؔ خلیل، روشنی ہی روشنی، دبستان وارثیہ' کراچی، 2001ء

279 ماہرؔ القادری، ذکرِ جمیل، بزم فاران ملتان روڈ، لاہور، 1989ء

280 مجلّہ پہلی کل پاکستان محفلِ نعت کراچی، بزم فروغ نعت و مناقب نزد چھوٹا میدان ناظم آباد، کراچی 23 نومبر 1966ء

281 مجلّہ ریاض رسول، (مدیر) سید محمد فصیح الدین سہروردی، بغدادی مسجد مارٹن کوارٹرز تین ہٹی، کراچی، 1989ء

282 مجلّہ لیلۃ النعت، کراچی (مدیر) نمارد، گل بہار نعت کونسل پاکستان ٹرسٹ کراچی 1987ء

283 مجلّہ (بسلسلہ نعتیہ مشاعرہ) بزم ادب نیشنل بینک آف پاکستان، کراچی 1991ء

284 محشر بدایونی، حرف ثنا، مقبول اکیڈمی چوک انارکلی، لاہور، 1986ء

285 محکمۂ قومی تعمیر نو، نمود سحر (تحریک پاکستان کی مصور کہانی)، محکمۂ قومی تعمیر نو، لاہور، 1970ء

286 محمود، راجا رشید، اردو کے صاحب کتاب نعت گو (چار حصے)، نعت لاہور ماہنامہ، 1990ء

287 محمود راجا رشید، نعت کائنات (انتخاب)، جنگ پبلشرز آغا خان روڈ، لاہور، 1993ء

288 محمود، راجا رشید "اردو کے صاحب کتاب نعت گو (اوّل)"، مشمولہ: "ماہنامہ نعت" (لاہور) جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 4، اپریل 1988ء

289 محمود راجا رشید، پاکستان میں نعت، ایجوکیشنل ٹریڈرز اردو بازار لاہور، 1994ء،

290 محمود راجا رشید، ورفعنا لک ذکرک، پاپولر پبلشرز پرانی انارکلی لاہور، 1977ء

291 محمود راجا رشید، حدیث شوق، حامد اینڈ کمپنی اردو بازار، لاہور، 1982ء

292 محمود، راجا رشید، "پاکستان میں فن نعت"، مشمولہ "فکر و نظر" (اسلام آباد) شمارہ 2-1 جولائی، دسمبر 1992ء

293 مدحت، لاہور، کتابی سلسلہ (مرتب) سرور حسین نقشبندی، سلسلہ نمبر 2 جون تا ستمبر 2010ء

294 مدحت، لاہور، کتابی سلسلہ (حفیظ تائب نمبر) (مرتب) سرور حسین نقشبندی، سلسلہ نمبر 3 اکتوبر تا مارچ 2011ء

295 مدحت، لاہور، کتابی سلسلہ (مرتب) سرور حسین نقشبندی، سلسلہ نمبر 1 مارچ تا مئی 2010ء

296 مسرور کیفی، ہالۂ نور، فروغ ادب کندن اسٹریٹ، کراچی، 1985ء،

297 مسرور احمد زئی، حیدر آباد سندھ کے اردو شعرا، سہ ماہی عبارت حیدر آباد، جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 32 2003 ء

298 مسرور کیفی، سجدہ حرف، ادارہ فروغ ادب کندن اسٹریٹ کراچی، 1988ء

299 مسرور کیفی، چراغ حرا، عروج ادب رمضان اسٹریٹ کراچی، 1978ء،

300 مظفر وارثی، نور ازل، ماورا پبلیکیشنز بہاولپور روڈ لاہور، 1984ء،

301 مظفر وارثی، امی لقبی، علم و عرفان پبلشرز 9۔ لوئر مال لاہور، 2000ء،

302 معین ادب، فیصل آباد، ماہنامہ، (مدیر اعلیٰ) شبیر احمد قادری، شمارہ نمبر 1 اپریل 2007ء

303 مفیض، گوجرانوالہ سہ ماہی نعت نمبر، (مدیر اعلیٰ) محمد اقبال نجمی، جلد نمبر 15 شمارہ نمبر 200524ء

304 مفیض، گوجرانوالہ، سہ ماہی (نعت تبصرہ نمبر)، (مدیر اعلیٰ) محمد اقبال نجمی) جلد نمبر 18، شمارہ نمبر 27، 2008ء

305 منور بدایونی، منور غزلیں، گابا بک پوائنٹ گلشن اقبال، کراچی، 1970ء

306 منیر قصوری، آیۂ رحمت، بوصیری منزل فاروق اسٹریٹ اچھرہ لاہور، 1990ء

307 منور بدایونی، کلیات منور، جہان حمد پبلی کیشنز اردو بازار کراچی، 2008ء

308 مہر پیلی بھیتی، تذکرہ شعراء و شاعرات پاکستان، اذکار و افکار گلشن مصطفیٰ کراچی ، 1983ء

309 میرٹھی نور احمد، مرتبہ، صابر براری کی تخلیقات، ناشر: ادارۂ فکر نو کورنگی، کراچی، 1989ء

310 میرٹھی نوراحمد، گل بانگ وحدت، ادارہ فکرنو کراچی، 2007ء،

311 میرٹھی نوراحمد، نورسخن (انتخاب نعت)، ادارہ فکرنو کراچی، 1409ھ،

312 میرٹھی نوراحمد، اذکار وافکار (تذکرہ)، ادارہ فکرنو کراچی، 1987ء،

313 میرٹھی، نوراحمد، تذکرہ شعرائے میرٹھ، ادارہ فکرنو کورنگی، کراچی، 2003ء

314 میرٹھی، نوراحمد، ''کیلاش ہوشیار پور کا نعت نمبر'' مشمولہ ''نعت رنگ'' (کراچی) شمارہ نمبر 19 دسمبر 2006ء

315 میرٹھی، نوراحمد، بہرزماں بہرزباں، ادارہ فکرنو کورنگی کراچی، 1996ء

316 نجمی محمد اقبال، آپ کی باتیں، فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ، 1988ء،

317 نجمی، محمد اقبال رسائل وجرائد پر تبصرے، مفیض گوجرانوالہ سہ ماہی، جلد نمبر 18 شمارہ نمبر 27 2008ء

318 نجمی، محمد اقبال، ، مفیض، گوجرانوالہ، سہ ماہی (نعت نمبر)، جلد نمبر 15، شمارہ نمبر 24، 2005ء

319 نجمی محمد اقبال، خیرات مدحت، فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ، 2003ء،

320 نجمی محمد اقبال، نعتیہ ہائیکو، فروغ ادب اکادمی گوجرانوالہ، 1990ء،

321 نجم سہروردی، ، کتابچہ سوانح وخدمات ریاض سہروردی، جامع مسجد بغدادی تین ہٹی، کراچی، (سن ندارد)

322 ندائے شاہی مراد آباد (انڈیا) نعت نمبر، (مرتب) محمد سلمان منصور پوری جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد یو، پی (انڈیا) اپریل 2005

323 ندوی عبداللہ عباس ڈاکٹر، عربی میں نعتیہ کلام، میزان ادب کراچی بار اول، 1978ء

324 ندیم نقشبندی، ساقی کوثر، انجمن عاشقان مدحت مصطفیٰ حیدرآباد سندھ، 2004ء،

325 نظیر لدھیانوی، تذکرہ عندلیبان ریاض رسول ماہنامہ ''شام وسحر'' لاہور (نعت نمبر 1) جلد نمبر 7، شمارہ 2-1، جنوری، فروری 1981ء

326 نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) سید صبیح الدین صبیح رحمانی، ، کتابی سلسلہ نمبر 1، اپریل 1995ء

327 نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) سید صبیح الدین صبیح رحمانی، شمارہ نمبر 11 مارچ 2001

328 نعت رنگ کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) سید صبیح الدین صبیح رحمانی، شمارہ نمبر 8 ستمبر 1999ء

329 نعت لاہور ماہنامہ، (مدیر) راجا رشید محمود، جلد نمبر 1 شمارہ نمبر 1، جنوری 1988ء

330 نعت لاہور ماہنامہ، (مدیر) راجا رشید محمود، جلد نمبر 13 شمارہ نمبر 5، مئی 2000ء،

331 نعت نمبر، اردو کلچرل سوسائٹی شکاگو (امریکہ)، جولائی 2007ء

332 نعت نیوز کراچی کتابی سلسلہ، (مدیر) محمد ذکریا اشرفی، شمارہ نمبر 4، مارچ 2009ء

333 نعت نیوز کراچی کتابی سلسلہ، (مدیر) محمد ذکریا شیخ، شمارہ نمبر 1 اپریل 2006ء

334 نعت نیوز، کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) محمد ذکریا شیخ الاشرفی، سلسلہ نمبر 2، اگست 2006ء

335 نعت نیوز، کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب محمد زکریا شیخ الاشرفی، سلسلہ نمبر 3، ،نومبر 2008ء

336 نعت نیوز، کراچی کتابی سلسلہ، (مرتب) محمد زکریا شیخ الاشرفی، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1، ، مارچ 2010ء

337 نعت، لاہور، ماہنامہ (حمد باری تعالیٰ)، (مدیر) راجا رشید محمود، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 1 1 جنوری 1988ء

338 نعت، لاہور، ماہنامہ (نعت کیا ہے)، (مدیر) راجا رشید محمود، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 2، فروری 1988ء

339 نقوش، لاہور، رسول نمبر (جلد دہم)، (مدیر) محمد طفیل، شمارہ نمبر 130، ، جنوری 1984ء

340 نقوی، آفتاب احمد، ڈاکٹر، ''چند مزید نعت نمبر''، مشمولہ ''نعت رنگ'' (کراچی) شمارہ نمبر 1 1 اپریل 1995ء

341 نوائے نعت کراچی ماہنامہ، (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری، جلد نمبر ندارد شمارہ نمبر ندارد، نومبر دسمبر 1989ء

342 نوائے نعت کراچی ماہنامہ، (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری، جلد نمبر ندارد شمارہ نمبر ندارد دسمبر 1986 جنوری 1987ء

343 نوائے نعت، کراچی، ماہنامہ، (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری، جلد نمبر 1، شمارہ نمبر 8 اگست 1984ء

344 نوائے نعت، کراچی، ماہنامہ، (مدیر اعلیٰ) ادیب رائے پوری، جلد نمبر 8، شمارہ نمبر 1، فروری، مارچ 1991ء

345 نور الحبیب، بصیر پور، ماہنامہ، (مدیر اعلیٰ) صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، ، جلد نمبر 19، شمارہ نمبر 1، ، جنوری 2007ء

346 نوری، محمد محب اللہ، صاحبزادہ، ارمغان محبت، ناشر: فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا، جون 2009ء

347 نہالؔ اجمیری، تذکرہ شعرائے اُردو حیدرآباد، بزم فروغ ادب حیدرآباد، حیدرآباد، 1970ء

348 نیرؔ حامدی، نعت نیر (بار دوم)، انجمن انوار القادریہ جمشید روڈ کراچی، 2000ء

349 نیرؔ حامدی، نعت نیرؔ، نعت نما کندن اسٹریٹ کراچی، 1997ء

350 نیرؔ، نور الحسن، نور اللغات حصہ اول، نیر پریس پاٹا نالہ لکھنؤ (انڈیا)، 1924ء

351 ہلالؔ جعفری، ہلال حرم، ، مکتبہ اہل قلم ملتان، 1984ء،

352 یامینؔ وارثی، منبع انوار، ، ناشر اور ملنے کا پتہ ندارد ہے، 1978ء،

353 یونس شاہ گیلانی، پروفیسر، تذکرہ نعت گویان اُردو (جلد دوم)، مکہ بکس، 5- اُردو بازار لاہور، نومبر 1984ء